UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226425
UNIVERSAL
LIBRARY

TEXT CUT WITHIN
THE BOOK ONLY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٢٩٧٥٢٥ Accession No. ٢٩٤٤

Author حـ و

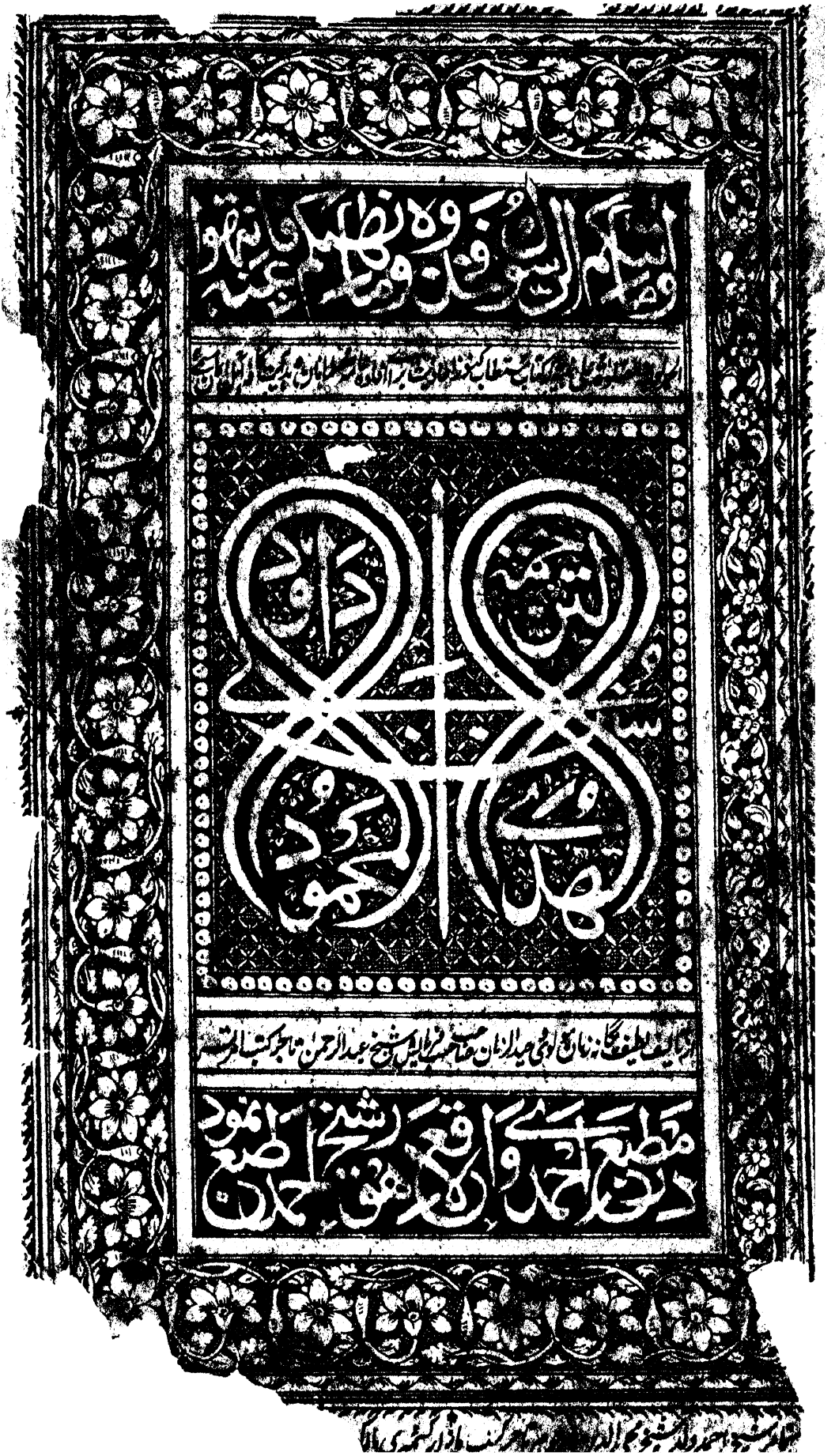
Title الهدى المحمود ترجمة سنن ابي داود

This book should be returned on or before the date last marked below.

رقم الكتاب	اسم الكتاب	رقم الابواب	صفحة
١	الطهارة	١٣٩	١
٢	صلاة	٢٥١	١٠٠
٣	الاستسقاء	١١	٢٧٦
٤	صلاة السفر	٢٠	٣٨٥
		Checked. 1969.	
	تطوع		
٥	تطوع	٢٧	٣٠٠
٦	وسنان	١٠	٣٢٩
٧	سجود	٨	٣٣٧
	وتر		
٨	وتر	٣٢	٣٣٩
٩	زكاة	٤٦	٣٦٦
١٠	لقطة	٢٠ ح	٤٠٥
١١	مناسك	٩٦	٤٠٦
١٢	نكاح	٣٩	٤٩٣
١٣	طلاق	٥٠	٥١٤
١٤	صوم	٦١	٥٥١
١٥	جهاد	١٧٠	٥٩٥
١٦	ابواب الاضاحي	٢٥	
١٧	وصايا	١٧	
١٨	فرائض	١٨	

١٩	خراج الارة النى	٢١
٢٠	جائز	٨٠
٢١	كيان و نذر	٢٥
٢٢	بيوع	٩٠
٢٣	قضاء فقه	٣١
٢٤	علم	١٣
٢٥	اشربه	٢٢
٢٦	الاطعمة	٥٢
٢٧	طلاق	٢٧
٢٨	الحقان	١٠
٢٩	شهادت	٣٩

٣٠	حام	٢
٣١	يبس	٢٥
٣٢	الرمل	٢١
٣٣	خاتم	٨
٣٤	فتن	٧
٣٥	بهرى	١٢
٣٦	سلاح	٢٨
٣٧	مولد	٣٨
٣٨	دبات	٢٨
٣٩	السنة	٣٩
٤٠	الادب	١٦٩



۲۹۷۶۲۵
Checked 1965
1952
Checked 1973
CHECKED 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیک محمد وآلہ واصحابہ صلوٰۃ دائمۃ قائمۃ لا انقطاع لھا ابد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر حقیر کمترین زمانہ مسموم **سید الزمان** خدمت مین ستبعین کتاب و سنت کے عرض کرتا ہے کہ شروع سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام سے منجملہ صحاح ستہ ترجمہ مؤطا اور ترمذی شریف سے فراغت حاصل ہوئی ہر چند دل یہ چاہتا تھا کہ اب ترجمہ صحیح بخاری علیہ الرحمۃ کا شروع کیا جاوے کیونکہ حیات ستعار کا اعتبار نہین ہے معلوم نہین کہ عمر میری ان کتابون کے لیے لکھتی ہوتی ہے یا نہین اور جناب نواب فیض مآب قامع بدعت مروج سنت نواب الاجاہ **امیر الملک بہادر** کا بھی یہی منشا تھا لیکن چونکہ ان دنون میں ہم قطع نظر صعوبات سفر کے افکار گوناگون مین مبتلا تھا اور منجملہ کتب ضروری کے کوئی کتاب ہمراہ نہ رکھتا تھا اور صحیح بخاری علیہ الرحمۃ کے ترجمہ کے واسطے بہت سامان شروح اور حواشی کا درکار تھا اور دل نے نہ مانا کہ اس کتاب عزیز القدر کا ترجمہ یون ہی بطور سرسری کر دیا جاوے اسواسطے حسب اجازت نواب صاحب ممدوح سنن ابوداؤد کا ترجمہ شروع کیا اور سنن ابوداؤد ایک ایسی کتاب ہے جو عامل بالحدیث کے لیے گوہر بے بہا ہے گویا خزینۃ الفقہ ہے تمام احادیث متعلقہ مسائل ضروریہ موجود ہین یہان تک کہ ابن الاعرابی نے کہا اگر کسی کو اللہ جل جلالہ کی کتاب کا علم ہو جاوے اور سنن ابوداؤد کا تو اسکو کفایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ منصف حق پرست کو ایک اللہ کی کتاب اور ایک سنن ابوداؤد کافی ہے پھر تیسری کتاب کی احتیاج نہین اور فی الواقع یہ کتاب تمام صحاح ستہ مین احادیث فقہیہ کی جمع مین ممتاز ہے سنن ابوداؤد کے نسخے قلمی اور مطبوعہ اس قدر آپس مین اختلاف رکھتے ہین اور تقدیم و تاخیر کہ دیکھنے والے کو ایک حیرت ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ابوداؤد علیہ الرحمۃ سے اس کتاب کو مشہور چار آدمیون نے روایت کیا ہے ایک حافظ ابوبکر بن محمد بن بکر بن عبد الرزاق تمار بصری نے جو ابن داسہ کے نام سے معروف ہین یہ روایت اور روایتون کی نسبت بہت مکمل اور جامع ہے دوسرے ابوعلی محمد بن احمد بن عمر لولوی بصری انکا نسخہ ابن داسہ کے نسخہ سے قریب قریب ہے مگر تقدیم و تاخیر اور قلیل کمی بیشی بھی ہے تیسرے [illegible] عمر و ابن اعرابی معروف ہین انکا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن داسہ اور لولوی کے نسخے سے کم ہے چوتھے

اور بلاحم اور حروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث متعلقہ وضو اور صلوۃ اور نکاح اس نسخہ مین ندارد ہین چونکہ ابو عیسے اسحاق بن موسی بن سعید رملی کا نسخہ ابی داؤد نسخہ رائج نہین ہے اور نہ نظر مین آیا البتہ پہلے تین نسخے پائے جاتے ہین لیکن ابن داسکا تو بلاد مغرب مین زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوئی بلاد ہند اور عرب مین مروج ہے اور ہندوستان مین جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا ہے وہ بروایت لولوئی ہے مگر کہین کہین اختلاف روایت ابن داسکا حاشیے پر چڑھا دیا ہے اور مطبوعہ مصر بھی بروایت لولوئی ہے اس کتاب کے ترجمہ کے وقت تین نسخے سنن ابوداؤد کے میرے پاس موجود تھے ایک نسخہ مطبوعہ دہلی جو اغلاط سے چندان محفوظ نہین ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہ نسبت اسکی زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات مین اس ترجمہ مین اسی پر اعتماد کیا ہے تیسرا نسخہ قلمی صحیح حافظ عبد الغنی بن اسمعیل بن نابلسی جسکا مقابلہ دس بارہ نسخون کے ۱۰۹۱ھ ہجری مین کیا گیا یہ نسخہ بہ نسبت اُن دونو نسخون کے زیادہ صحیح اور جامع تھا ہر چند شروح سنن ابوداؤد کی شہر حیدرآباد مین تلاش کیے گئے پر افسوس کوئی شرح دستیاب نہین ہوئی سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی معالم السنن ہے خطابی علیہ الرحمۃ کی اور ایک شرح ہے شیخ محی الدین نووی کی اور ایک حاشیہ ہے حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہے علامہ ابن القیم رح کا جو تحقیقات لائقہ سے بھرا ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطائی کی اور ایک شرح ہے شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہ دونو کامل نہین ہوئین اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی جسے مرقاۃ الصعود وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات مین اُسی سے نقل کیا ہے۔ پر یہ حال ترجمہ شروع ہونے کے وقت ہے انشاء اللہ تعالیٰ اگر اثناء ترجمہ مین کچھ اور حواشی اور شروح ملجاوینگے تو اُنسے بھی نقل کیا جاویگا اس کتاب کے ترجمے مینے اختصار کی رعایت بہت کی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین بالکل متروک کیے الا ماشاء اللہ اگر کہین ہونگے تو اقل قلیل ہونگے صرف ترجمہ معاورے کی زبان مین حدیث کا کیا ہے اگر اس مین کہین اغلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکھکر اسکو رفع کر دیا ہے اور میری نظر مین تو کوئی مقام مینے ایسا نہین چھوڑا جسمین اشکال رہگیا ہو اور اسکو رفع نہین کیا ہو جہان تک ہو سکا آسانی عبارت اور مطلب مین کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کو مضمون اور مطلب کو سمجھ جاوے اور بلا دقت اُسپر عمل کر سکے۔ خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عن بالحدیث بہت رائج ہوگا اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد مین تھی اور اب نسیاً منسیاً ہو گئی اُسکا پھر ظہور ہوگا اُسکے ظہور سے مستصبا تقلید کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہو جاویگی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانے مین یہی کتابین ہو جاوین علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام مین جواب بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز مین سر جھکا کر عالم خلوت مین تصور ذات الٰہی مین مصروف تھا دفعۃ الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت مین نہایت مقبول ہوگا اور اہل اسلام ہند کیواسطے ایک سند محکم شمار کیا جاویگا۔ اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات مین پیدا ہون تو ان ترجمون کو دیکھکر خوش ہونگے اور تہایت پسند کرینگے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہون تو اور مسلمانون کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابون کو حضرت کے ملاحظہ مین لیجاوین انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع

طبع ہونگی اور حضرت ممدوح اپنی دعای مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوینگے واللہ الموفق والمعین اب کچھ تھوڑا سا حوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے **امام ابو داؤد کا حال** کنیت انکی ابو داؤد ہے اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی سجستانی ہی سجستان معرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان مین سندھ اور ہرات کے متصل قندہار کے اس زمانے مین اسکو بلوچستان کہتے ہین - ابن خلکان نے جو لکھا ہے کہ سجستان یا سجستانہ ایک قریہ ہے بصرہ کے قریون مین سے یہ غلط ہے اور خطا ہوئی انسے انکا تولد سنہ دو سو بیسری مین ہوا یعنے امام بخاری رح کے تولد سے چھ سال بعد اور علم حدیث کے حاصل کرنیکے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق اور خراسان وغیرہ مین پہرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور تقوی اور صلاح و احتیاط مین بہت بلند پایہ رکھتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ ابو داؤد ایک دامن بڑا رکھتے تھے اور ایک چھوٹا لوگون نے اسکی وجہ پوچھی انہون نے کہا ایک دامن کشادہ مین نے حدیث کو واسطے رکھا ہی اور دوسرے دامن کا کشادہ کہنا کیا ضرور ہے بالکل اسراف ہے بڑے بڑے شیخ ابو داؤد کے امام احمد بن حنبل اور ابو الولید طیالسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور موسی بن اسمعیل اور مسدد بن مسرہد اور مسلم بن ابراہیم اور ہناد اور محمد بن بشار اور قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم ہین اور ائمہ ستہ مین سے ترمذی اور نسائی نے انسے روایت کی ہی ابو داؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھ حدیثون مین سے انتخاب کیا - اس کتاب مین چار ہزار آٹھ سو حدیثین درج کین جو صحیح ہین یا حسن اور جو انمین سے منکر تھی یا ضعیف اسکو بیان کر دیا ہے اور جس حدیث سے ابو داؤد نے سکوت کیا ہی وہ مقبول ہی ابو داؤد نے اس کتاب کو تصنیف کرکے امام احمد بن حنبل کے روبرو پیش کیا انہون نے بہت پسند کیا حافظ ابو بکر خطیب نے کہا ابو داؤد بصرہ مین رہے اور کئی بار بغداد مین آئے اور اپنے سنن کو وہان نقل کیا اور لوگون نے انسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب سنن ابو داؤد ایک بڑے درجے کی کتاب ہے کہ علم دین مین اسکی مثل کوئی کتاب مرتب نہین ہوئی اور بہت لوگون نے اسکو قبول کیا اور تمام فقہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب مین موجود ہین اور اسی کتاب پر اعتماد ہے اہل عراق اور مصر اور مغرب کا اور قبل سنن ابو داؤد کے جو اور کتابین تصنیف ہوئین نہین اُن مین سنن اور احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ سب موجود ہی مگر یہ کتاب بالکل سنن اور احکام سے مالا مال ہے ابن اعرابی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابو داؤد کے بعد پہر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے خطابی نے کہا اسمین کچھ شک نہین ہے اس کتاب مین اصول علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اسقدر موجود ہین جو کسی کتاب مین نہین ہین نہ متقدم کے نہ متاخر کے نووی رح نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اسکو سنن ابو داؤد دیکھنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام اسمین موجود ہین ابو العلاے نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب مین آپنے فرمایا جو سنن سیکھا چاہی تو ابو داؤد کی کتاب دیکھے - حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن مندہ نے کہا ابو داؤد اور نسائی کی شرط یہ ہے اُن لوگون سے روایت کرتے ہین جنکی ترک پر لوگون نے اجماع نہین کیا اور حدیث صحیح ہو باتصال سند نہ اسمین قطع ہو نہ ارسال خطابی نے کہا ابو داؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور حسن کو اور سقیم مین سے موضوع اور مقلوب اور مجہول سا ابو داؤد کی کتاب خالی ہی ابو داؤد نے کہا

مینے اس کتاب مین ایسی حدیث نہین لکھی جسکے ترک پر لوگون نے اجماع کیا ہو چونکہ بعض اقسام حدیث کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابوداؤد بھی بعض حدیثون کے بعد اُسکی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہین اسلیے مجملاً کچھ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھے دیتا ہون تاکہ پڑہنے والیکو اُسکے سمجھنے مین دقت نہ ہو اور مفصل رسالہ اس باب مین انشاء اللہ تعالی جداگانہ بزبان اردو تالیف کیا جاویگا **تعریفات اقسام حدیث صحیح** وہ حدیث ہی جسکی سند راوی سے لیکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو کوئی چھوٹ نہ گیا ہو اور اسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہون اور اُسمین شذوذ یعنے لوگون کی روایت کا خلاف اور علت یعنے پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہون اور یہ اعلے مرتبہ ہی **ضعیف** وہ حدیث ہی جسکے راویون مین سے کوئی راوی دروغگو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو **حسن** وہ حدیث ہی جسکے راویون مین کسی پر تہمت جھوٹ کی نہ ہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرح سے بھی مروی ہون اُسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر کہنا ہو **متصل** وہ حدیث ہی جسکی سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی جھوٹا نہ ہو **مسند** وہ حدیث ہی جسکے راویون کے نام مذکور ہون **مشہور** وہ حدیث ہی جسکے لیے طریقے دو سے زیادہ ہون اور حد تواتر کو نہ پہونچی ہو **متواتر** وہ حدیث ہی کہ اُسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ انکا اتفاق جھوٹ پر عادۃً محال ہو **موقوف** وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو **مرسل** وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنے ذکر صحابی کا نہ کرے **منقطع** وہ حدیث ہی جسکے اسناد برابر نہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر اُس حدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعی صحابی سے روایت کرے **غریب** وہ حدیث ہی جسکا راوی کسی جگہ روایت مین اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہی **عزیز** وہ حدیث ہی جسکے راوی ہر جگہ دو ہون **شاذ** وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے برخلاف بیان کرے اور مقابل اسکے ہی محفوظ **تعلیق** اُس فعل کو کہتے ہین جسکے اسناد کے شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا جاوے **تدلیس** حدیث مین اُس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اُس سے ملاقات کی ہو یا وہ اُسکا ہمعصر ہو مگر اُس سے اُس روایت کو سُنا نہ ہو اور ایسے لفظون سے بیان کرے کہ جس سے یہ وہم ہو کہ سُنا ہوا کہتا ہے **معلل** وہ حدیث ہی کہ ظاہر مین تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اُسمین پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہون **موضوع** وہ حدیث ہی جسمین طعن ساتہ کذب راوی کے ہو **آحاد** اُسکو کہتے ہین جسکی روایت مین اس قدر کثرت نہ ہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز آحاد مین بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہو تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضل** اُسکو کہتے ہین جسمین دو راوی برابر ساقط ہون **متروک** وہ ہی جسکے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگی ہو **مضطرب** وہ ہے جس مین راویون نے

اختلاف کیا ہو سند یا متن مین **مدرج** وہ ہے جسمین راویون نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث مین شامل کر دیا ہو وے
مقطوع وہ ہے جسکی اسناد تابعی تک پہونچے **معنعن** وہ ہی جو برابر ایک نے دوسرے سے روایت کی ہو **منکر**
وہ ہے کہ روایت کرے اسکو راوی ضعیف مخالف اس کسی کے کہ ضعف اُسکا کمتر ہو وہی اور مقابل منکر کے معروف ہے
مقلوب وہ حدیث ہی جسکی اسناد یا متن مین اُلٹ پُلٹ ہوا ہو **تتمہ احوال ابو داؤد** ابراہیم حربی نے کہا
کہ ابو داؤد کے لیے حدیث نرم ہو گئی تھی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لیئے نرم ہو گیا تھا۔ یحیے ابن زکریا ساجی
نے کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہے۔ لوگون کا اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تھے
یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہین اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان مین ہی کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے طبقات الفقہاء
مین انکو امام احمد کے اصحاب مین سے ذکر کیا ہے۔ حق یہ ہی کہ اُس زمانے مین اس قسم کی تقلید اندنا وندہ جیسے اس زمانے
مین مروج ہے نہ تھی اگر کوئی مقلد تھا وہ بھی برے نام ایک مذہب کی طرف منسوب تھا لیکن ہر بات مین خواہ حدیث کے خلاف
ہو یا موافق پابند اپنے مذہب کا نہ ہوتا بلکہ جو حق معلوم ہوتا اسکا اتباع کرتا ۲۰۰ھ ہجری تک یہی حال رہا بعد اُسکے لوگون
نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہو گئے اور حدیث سے تہدلال کرنا چھوڑ دیا وفات ابو داؤد کی سولہوین شوال ۲۷۵ھ دو سو
پنجہتر ہجری مین ہوئی اور بصرہ مین دفن ہوئے عمر انکی تہتر سال کی تھی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے ترجمے
مین چند باتون کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے بامحاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہین ہے تیسرے
رفع اشکال اور اجمال کے لیئے فوائد ضروری کا بڑہانا چوتھے مذاہب فقہا سے کہین تعرض نہین کیا مگر کسی کسی جگہ شاذ
نادر یا پانچوین اختلاف روایات مین اگر بہت کہلم کہلا اختلاف ہو تو ان روایات کے الفاظ نقل کر کے ترجمہ کیا ہی ورنہ
صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچھ مقصود نہین ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر
منظور ہوتی ہے یا کوئی عبارت اثنای ترجمہ مین بڑہانی ہوتی ہے کبھی **ف** لکھہ کر اسکو بڑہا دیا ہے بعد اُسکے پھر ترجمہ
ت لکھہ کر شروع کیا ہے اور کبھی دو خط تفسیری اس طرح سے ( ) کر کے اُنکے مابین مین لکھدیا ہے تاکہ دیکھنے
والے کو معلوم ہو جاوے کہ یہ عبارت حدیث کی نہین ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑہائی گئی ہی۔ اس کتاب کے بتیس ۳۲
پارے حافظ ابو بکر خطیب نے کیئے ہین مینے ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اُسکے
آخر مین شامل کر دی تاکہ کسی مطلب کے نکالنے مین دقت نہ ہو۔ ہر حدیث کا مطلب ٹھیک ٹھیک لکھہ کر کمال آزادی
سے اُسکے حکم پر بحث کی ہی کسی کے مذہب کی رعایت نہین کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجھی ہے اگر ائمہ اربعہ نے
کسی حدیث کے خلاف کیا ہے تو وہان لکھدیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسپر عمل نہین کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے
اسپر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہین ہو سکتی نہ عمل کرنے والے پر کچھہ طعن ہو سکتا ہے اس واسطے کہ سب امام اور
علما خطا سے معصوم نہین ہین گو کیسے ہی ماہر اور واقف ہون پر غلطی کا ہونا اُنسے بعید نہین ہے خلاف پیغمبر خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے کاموں مین آپکو غلطی پر قائم نہین رہ سکتے تہے اللہ جل جلالہ اُسی وقت مطلع کر دیتا
اور غلطی اور بھول چوک کی اصلاح فرماتا یہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہین ہوا جو شخص کسی مجتہد کے ہر قول یا فعل کو رسول اللہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کیطرح واجب الاتباع جانے اور اُسکی پیروی ضرور سمجھے اُسنے رسالت اور اجتہاد
مین تمیز نہین کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجھا اللہ جل جلالہ سب مسلمانون کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و
قران کی محبت دل مین ڈالے وما علینا الا البلاغ **سند کتاب** ہر چند اسانید اس کتاب کی چارون نسخون
کی علیحدہ علیحدہ ہین اور تحویلات بہت ہین مگر یہان پر ابو علی لولوی کے نسخے کی سند جسطرح سے مترجم کو حاصل ہے لکہہ
دی جاتی ہے کیونکہ اب یہی نسخہ مروج ہے اور اُسی کا ترجمہ ہوا ہے اور اُسکی بہی سندون مین سے صرف ایک سند عالی مرقوم ہوتی
ہے تفصیل کی گنجایش نہین ہے اجازت دی مجہکو سنن ابی داؤد کی میرے شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن عیسے بن ابراہیم
شرقی حنبلی نے انکو اجازت دی شیخ علامہ عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن نے انکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود
جزائری نے انکو اجازت دی اُنکے دادا محمد بن حسین عنابی نے انکو اجازت دی اُنکے باپ حسین بن محمد نے انکو اجازت
دی مصطفے بن رمضان عنابی نے انکو اجازت دی ابی عبد اللہ محمد بن شقرون مقری نے انہون نے ابو الحسن علی الاجہوری
انہون نے عمر بن البجامی الحنفی سے انکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریا بن انصاری نے انکو اجازت دی حافظ شیخ
الاسلام احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے اس سند مین مترجم سے حافظ ابن حجر رح تک دس واسطے ہین پہر علامہ ابن حجر رح
نے روایت کیا اسکو ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہین انکو خبر دی ابو المحاسن یوسف
ابن عمر بن حسین نے انکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد بکری نے ان
دونونے کہا خبر دی ہمکو ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے انکو خبر دی شیخ ابو بدر ابراہیم بن محمد بن
منصور کرخی نے اور شیخ ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونو کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد
ابن علی بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہین انہون نے سنا ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے
انہون نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمر و لولوی سے انہون نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام
زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مولف ہین اس
کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹہہ واسطے ہین اور مترجم کتاب
سے ابو داؤد علیہ الرحمۃ تک اٹہارہ واسطے ہین اللہ امنی
ہوا ان سب نے رگوار دن سے اور ہمارا حشر انکے
ساتہ کرے آمین یا رب العلمین
فقط

پارۂ اول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الطَّھَارَۃِ

کتاب طہارت کے بیان مین **ف** چونکہ نماز افضل ترین اعمال اور نہایت اہم ہے اور طہارت اسکی شرط ہے اسلیئے پہلے طہارت کی کتاب کو کہا **باب** التخلی عند قضاء الحاجۃ قضاحاجت کے واسطے نہانے کی جگہ مین جانا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ذھب المذھب ابعد **ترجمہ** مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو دور جاتے **ف** تاکہ لوگون کی نظر نہ پڑے۔

عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے اتنی دور تک کہ کوئی انکو نہ دیکھتا **باب** الرجل یتبوأ لبولہ پیشاب کے لیے جگہ ڈھونڈنے کا بیان **عن** ابی التیاح حدثنی شیخ قال لما قدم عبد اللہ بن عباس البصرۃ فکان یحدث عن ابی موسی فکتب عبد اللہ الی ابی موسی یسألہ عن اشیاء فکتب الیہ ابو موسی انی کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی جب بصرہ کو آئے تو حدیث نقل کرتے تھے ابو موسی سے سو ایک بار عبد اللہ نے ابو موسی کو لکھا چند مسئلون کا سوال کیا ابو موسی نے جواب مین لکھا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک روز آپنے پیشاب کا ارادہ کیا تو آپنے مین نرم مین ایک دیوار کی جڑ مین آکے اور پیشاب کیا یہ فرمایا جب تم مین سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو ایک جگہ ڈھونڈے پیشاب کے واسطے **ف** جو نرم ہو سخت نہو ورنہ چھینٹین اڑینگی اور ڈھلوان ہو کہ پیشاب ادھر بہ جاوے ادھر نہ آوے ورنہ کپڑے یا بدن گندے ہونگے **باب** مایقول الرجل اذا دخل الخلاء پائخانہ مین جاتے وقت آدمی کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال عن حماد قال اللھم انی اعوذ بک و قال عن عبد الوارث قال اعوذ باللہ من الخبث و الخبائث **ترجمہ** انس بن مالک رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو تو حماد نے روایت کیا یون فرماتے اللھم انی اعوذ بک من الخبث و الخبائث اور عبد الوارث نے کہا یون فرماتے اعوذ باللہ من الخبث و الخبائث **ف** یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ سے شیطانون اور شیطانیون سے یعنے چڑیلون سے یا برائی سے اور شیاطین سے اور پلیدون سے کہا ابو داؤد نے روایت کی ہمسے حسن بن عمرو سدوسی نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے عبد العزیز بن صہیب سے اُنہون نے انس رضی سے اسی حدیث کو اور اُسمین اللھم انی اعوذ بک ہے اور شعبہ نے کہا کبھی انس رضی نے اعوذ باللہ کہا ہے اور وہب نے عبد العزیز بن صہیب سے جو روایت کیا اسمین فلیتعوذ باللہ ہے **عن** زید بن ارقم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث و الخبائث **ترجمہ** زید بن ارقم

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پاخانوں مین اکثر شیاطین آیا کرتے ہین تو جب تم مین سے کوئی پاخانہ کو جاوے کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **باب** کراھیۃ استقبال القبلۃ عند قضاء الحاجۃ پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ کرنا مکروہ ہے **ف** یا پیٹھہ کرنا جنگل مین ہو خواہ شہر مین بعضون کے نزدیک کراہت جنگل مین ہے شہر مین نہین بعضون کے نزدیک صرف مُنہ کرنا منع ہے پیٹھہ کرنا درست ہے بعضون کے نزدیک سب درست ہے **عن** سلمان قال قیل لہ لقد علمکم نبیکم کل شئ حتی الخراءۃ قال اجل لقد نھانا صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ بغائط او بول وان لا یستنجی بالیمین ولا یستنجی احدنا باقل من ثلاثۃ احجار او یستنجی برجیع او عظم **ترجمہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے اُنسے کہا تمہارے نبی نے تمکو سب چیزین سکھادین یہانتک کہ پائخانہ پھرنا بھی سلمان رضی نے کہا ہان البتہ منع کیا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پائخانے یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ کرنیسے اور داہنے ہاتھہ سے استنجا کرنے سے اور تین ڈھیلون سے کم لینے سے استنجے مین اور گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم فاذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرھا ولا یستطب بیمینہ وکان یامرہ بثلاثۃ احجار وینھی عن الروث والرمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تمہارے واسطے مثل باپ کی ہون تمکو سکھاتا ہون جب تم مین سے کوئی پائخانے کو جاوے تو قبلہ کیطرف مُنہ نہ کرے نہ پیٹھہ کرے نہ استنجا کرے ۔۔۔ سے اور آپ حکم کرتے تھے تین ڈھیلے لینے کا اور منع کرتے تھے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنیسے **عن** ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ بغائط ولا بول ولکن شرقوا او غربوا قدمنا الشام فوجدنا مراحیض قد بنیت قبل الکعبۃ فکنا نحرف عنھا ونستغفر اللہ **ترجمہ** ابی ایوب انصاری رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ پاخانہ مین تو مُنہ مت کرو قبلہ کی طرف پاخانہ پھرتے وقت یا پیشاب کرتے وقت لیکن پورب کی طرف مُنہ کرو یا پچھان کی طرف **ف** یہ حکم آپنے مدینے والون کے لیے فرمایا تھا جنکا قبلہ دکھن کیطرف ہے اور جن لوگون کا قبلہ پورب یا پچھان کی طرف ہو انکو دکھن یا اتر کی طرف مُنہ کرنا چاہیئے (خطابی) **ت** ابو ایوب نے کہا جب ہم شام مین آتے تو وہان جاے دیکھا کہ ڈیان قبلہ رخ بنی ہوئی ہین ہم اُس رخ سے پھر جاتے ہین (کہ ہڈی پھینکتے وقت) اور استغفار کرتے ہین اللہ سے **عن** معقل بن ابی معقل الاسدی قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلتین بغائط او بول **ترجمہ** معقل بن ابی معقل اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کعبہ شریف اور بیت المقدس کی طرف مُنہ کرنے سے **ف** خطابی نے کہا بیت المقدس کی حرمت اسواسطے ہے کہ ایک مدت تک قبلہ اہل اسلام کا اُسکیطرف رہا بعضون نے کہا کہ بیت المقدس کی طرف مُنہ کرنے کی ممانعت اس وجہ سے تھی کہ مدینہ مین جب کوئی بیت المقدس کیطرف مُنہ کرتا ہے تو کعبہ کی طرف پشت ہوتی ہے نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے بطور ادب کے نہ تحریمی باتفاق علماء احمد بن حنبل نے کہا یہ ممانعت منسوخ ہے عبداللہ بن عمر رضی کی حدیث سے جو آگے آتی ہے بعضون نے کہا یہ ممانعت اُس وقت تھی جب بیت المقدس

کی طرف نماز پڑھتے تھے بعضوں نے کہا یہ ممانعت خاص ہے اہل مدینہ سے کیونکہ مدینہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنے سے کعبہ کی طرف پشت ہوتی ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** مروان الاصفر قال رایت ابن عمر اناخ راحلتہ مستقبل القبلۃ ثم جلس یبول الیہا فقلت یا ابا عبد الرحمن الیس قد نہی عن ھذا قال بلی انما نہی عن ذلک فی الفضاء فاذا کان بینک وبین القبلۃ شیٔ یسترک فلا باس **ترجمہ** مروان الاصفر سے روایت ہے میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسکی آڑ میں قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے لگے میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا یہ منع نہیں ہے انہوں نے کہا ہاں منع ہے خالی میدان میں اور جب تیرے اور قبلہ کے بیچ میں کچھ آڑ ہو تو کچھ قباحت نہیں **باب** الرخصۃ فی ذلک پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی اجازت **عن** عبد اللہ بن عمر قال لقد ارتقیت علی ظہر البیت فرایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی لبنتین مستقبل بیت المقدس لحاجۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں کوٹھری کے چھت پر چڑھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹوں پر پائخانہ پھرتے ہوئے بیت المقدس کی طرف منہ کیئے تھے **عن** جابر بن عبد اللہ قال نہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ ببول فرایتہ قبل ان یقبض بعام یستقبلہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہؓ نے کہا منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف پیشاب کرنے سے پھر میں نے ایک سال پہلے وفات سے آپ کو دیکھا آپ قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے (پیشاب یا پائخانہ کے وقت) **باب** کیف التکشف عند الحاجۃ پائخانہ کے واسطے ستر کس وقت کھولے **عن** ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد حاجۃ لا یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ پھرنے کا قصد کرتے تو کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین سے نزدیک نہ ہو جاتے **ف** تاکہ ستر کسی کو دکھلائی نہ دے۔ کہا ابو داؤد نے عبد السلام بن حرب نے اس حدیث کو روایت کیا اعمش سے انہوں نے انس بن مالک سے مگر وہ ضعیف روایت ہے **باب** کراھیۃ الکلام عند الخلاء پائخانہ میں باتیں کرنا مکروہ ہے **عن** ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ عزوجل یمقت علی ذلک **ترجمہ** ابی سعیدؓ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب دو مرد پائخانہ پھرنے کو نکلیں ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے ہوئے تو اللہ عزوجل غصے ہوتا ہے اس پر کہا ابو داؤد نے نہیں سنا میں نے کیا اس حدیث کو مگر عکرمہ بن عمار نے **باب** فی الرجل یرد السلام وھو یبول پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا **عن** ابن عمر قال مر رجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ **ترجمہ** ابن عمرؓ نے کہا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر گذرا اور آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا کہا ابو داؤد نے ابن عمر وغیرہ سے روایت ہے کہ آپ نے تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا **عن** المہاجر بن قنفذ قال انہ اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضأ ثم اعتذر الیہ فقال انی کرہت

ان اذکر اللہ تعالیٰ ذکرہ الا علی طہارۃ او قال علی طہارۃ ترجمہ مہاجر بن قنفذؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم پاس آئے اور سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپنے جواب نہ دیا یہانتک کہ وضو کیا بعد وضو کے آپنے عذر کیا اُنسے اور فرمایا مجھے
بُرا معلوم ہوا کہ میں اللہ کا ذکر کروں بغیر طہارت کے **باب** فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طہر بغیر طہارت کے ذکر الٰہی کا
بیان **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ عزوجل علی کل احیانہ ترجمہ حضرت عائشہؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی . . . کرتے تھے سب وقتوں میں **باب** الخاتم فیہ ذکر اللہ یدخل بہ
الخلاء جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو پائخانہ میں اُسکو نہ لیجاوے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل
الخلاء وضع خاتمہ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے اپنی انگوٹھی نکال لیتے کہا ابوداؤد
نے یہ حدیث منکر ہے (یعنے روایت ثقات کے برخلاف ہے) یہ حدیث انس سے اسطرح معروف ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک
انگوٹھی چاندی کی بنائی پھر اُسکو نکال ڈالا وہم کیا اس حدیث میں ہمام نے اور نہیں روایت کیا اسکو مگر ہمام نے **باب**
الاستبراء من البول پیشاب سے پاکی کا بیان **عن** ابن عباس قال مر النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی قبرین فقال
انہما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما ہذا فکان لا یستنزہ من البول واما ہذا فکان یمشی بالنمیمۃ
ثم دعا بعسیب رطب فشقہ باثنین ثم غرس علی ہذا واحدا وعلی ہذا واحدا وقال لعلہ یخفف عنہما
مالم ییبسا قال ہناد یستنزہ مکان یستنزہ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں
پر گذرے آپنے فرمایا ان دونو کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں ہوتا ایک شخص تو پیشاب سے طہارت نہیں کرتا
تھا اور ایک شخص چغل خوری کرتا تھا پھر آپنے ایک تازی ٹہنی کھجور کی منگوائی اور بیچ میں سے چیر کر آدھی اس قبر پر گاڑی اور آدھی
اُس قبر پر گاڑدی اور فرمایا شاید انکا عذاب کم ہو جبتک ٹہنیاں نہ سوکھیں ہناد نے کہا پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا (یعنے
کشف عورت کرتا تھا) **عن** عبد الرحمن بن حسنۃ قال انطلقنا وعمرو بن العاص الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فخرج ومعہ درقۃ فاستتر بہا ثم بال فقلنا انظروا الیہ یبول کما تبول المرأۃ فسمع ذلک فقال الم
تعلموا ما لقی صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابہم البول قطعوا ما اصابہ البول منہم فنہاہم فعذب فی
قبرہ ترجمہ عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت ہے میں اور عمرو بن العاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نکلے اور ایک ڈال سی جو آپ
کے ساتھ تھی اڑکر کے استنجا کرنے لگے ہم لوگوں نے کہا دیکھو آپ ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورتیں پیشاب کرتی ہیں (یعنے چھپ کر)
آپنے یہ سنکر فرمایا کیا تم نہیں جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال ہوا بنی اسرائیل میں سے جب کسی کو پیشاب لگ جاتا تو
وہ اُس مقام کو کاٹ ڈالتے اُس شخص نے منع کیا اُس کو تو عذاب دیا گیا قبر میں **ف** بنی اسرائیل کی شرع میں یہی حکم ہوگا
اُس شخص نے خلاف شرع اُس سے ممانعت کی اس وجہ سے قبر میں اسکو عذاب ہوا حاصل حدیث یہ ہے کہ پیشاب سے جہانتک ہو سکے
احتیاط کرنا چاہیئے **باب** البول قائما کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان **عن** حذیفۃ قال اتی رسول

الله صلے الله علیه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فسمح علی خفیه قال ابو داود قال مسدد قال فقمت
اتباعد فدعانی حتی کنت عند عقبه **ترجمہ** حذیفہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک گھورے پر آئے
آپنے کھڑے کھڑے پیشاب کیا **ف** کیونکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے بعضوں نے کہا آپکے گھٹنوں مین کوئی بیماری تھی
جسکی وجہ سے بیٹھ نہ سکے تھے حاکم اور بیہقی نے ایسا ہی روایت کیا ابوہریرہ رضؓ سے بعضوں نے کہا وہ مکان نجاست سے بھرا ہوا تھا بیٹھنے
مین احتمال تھا نجاست سے ملوث ہونے کا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھڑی ہوکر پیشاب
نہین کیا مگر ایک بار **ف** پھر پانی منگوایا اور مسح کیا موزون پر مین دور ہٹنے لگا آپنے مجھے بلایا یہانتک کہ مین آپ کی ایڑیون
کے پاس تھا **باب** فی الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم یضعه عند ہ رات کو کسی برتن مین پیشاب کرکے اپنے پاس
رہنے دے تو کیسا ہے **عن** امیمة بنت رقیقة انها قالت کان للنبی صلے الله علیه وسلم قدح من عیدان تحت
سریره یبول فیه باللیل **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا
لکڑی کا آپکے تخت کے نیچے رہتا تھا آپ اسمین رات کو پیشاب کرلیا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سردی کی وجہ سے
یا اور کسی عذر سے آدمی رات کو پیشاب کے لیے باہر نہ جاسکے تو کسی برتن مین پیشاب کرلیوے صبح کو پھینک دے **باب**
المواضع التی نهی عن البول فیها جن مقامون مین پیشاب کرنا منع ہے انکا بیان **عن** ابی هریرة قال ان
النبی صلے الله علیه وسلم قال اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول الله قال صلی الله علیه وسلم الذی
یتخلی فی طریق الناس او ظلهم **ترجمہ** ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو دو لعنت کے کاموں
سے صحابہ رضؓ نے کہا وہ کون سے کام ہین آپنے فرمایا جو آدمی لوگون کی راہ مین پاخانہ پھرے یا سایہ کی جگہ مین **ف** راہ مین
اور سایہ دار درخت کے تلے پاخانہ پھرنے سے لوگون کو تکلیف ہوتی ہے لوگ اسپر لعنت کرتے ہین اور برا کہتے ہین تو یہ فعل سبب
ہوئی لعنت کی اسواسطے آپنے منع کیا **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اتقوا الملاعن
الثلاثة البراز فی الموارد وقارعة الطریق والظل **ترجمہ** معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے بچو تین لعنت کے کاموں سے اترنے کی مقامون مین اور سڑک مین اور سایہ کی جگہ مین پاخانہ پھرنے سے **عن** عبد الله
ابن مغفل قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لا یبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه قال احمد ثم
یتوضا فان عامة الوسواس منه **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب
کرے کوئی تم مین سے اپنے نہانے کی جگہ مین پھر غسل کرے اسجگہ یا وضو کرے اسلیے کہ اکثر وسوسہ اسی سے پیدا ہوتا ہے **ف**
کیونکہ نہانے والے کو یا وضو کرنے والے کو اس جگہ وہم ہوجاتا ہے شاید پیشاب پھر گیا ہو یہ جب ہے کہ وہان پیشاب پھرنے کی
اور جگہ نہ ہو **عن** حمید الحمیری وهو ابن عبد الرحمن قال لقد لقیت رجلا صحب النبی صلے الله علیه وسلم
کما صحبه ابو هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسله

ترجمہ حمید بن عبدالرحمن رضی سے روایت ہے اپنے ایک شخص سے ملاقات کی جو صحبت مین رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (اسکا نام معلوم نہین ہوا) جیسے ابوہریرہ رضی تہے وہ کہتا تہا منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگہی کرنے سے یا یہ کہ بول کریں اپنے بہانے کی جگہ مین **ف** یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ترمذی نے شمائل مین روایت کیا حضرت انس رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر سر مین تیل ڈالتے تہے اور اکثر ڈاڑہی مین کنگہی کرتے تہے مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر روز کرتے ہون اور یہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنی ڈاڑہی مین کنگہی دو بار کرتے تہے حدیث کی کتابون مین نہین ملا البتہ غزالی نے احیاء العلوم مین اسکو نقل کیا ہے اور ظاہر ہے کہ احیا مین بے سند حدیثین ہین **عن** عبداللہ بن سرجس قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی ان یبال فی الجحر قال قالوا لقتادۃ ما یکرہ من البول فی الجحر قال کانہ قال انہا مساکن الجن **ترجمہ** عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے سوراخ مین لوگون نے قتادہ سے کہا کیا سبب ہے کہ سوراخ مین پیشاب کرنا مکروہ ہے قتادہ نے کہا لوگ کہا کرتے تہے کہ سوراخون مین جن رہا کرتے ہین **ف** یہان جن سے مراد سانپ ہین **باب** ما یقول الرجل اذا خرج من الخلاء پائخانہ سے نکلکر کیا کہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من الغائط قال غفرانک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ سے نکلتے تو فرماتے غفرانک یعنے چاہتا ہون بخشش تیری **باب** کراہیۃ مس الذکر بالیمین فی الاستبراء استنجے کے وقت ذکر کو داہنے ہاتہ سے نہ پکڑے **عن** عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ واذا اتی الخلاء فلا یتمسح بیمینہ واذا شرب فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی احدکم الخلاء فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرہا **ترجمہ** ابوقتادہ رضی سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم مین سے تو نہ تہلبنے ذکر کو داہنے ہاتہ سے اور جب پائخانہ کو جاوے تو داہنے ہاتہ سے ڈہیلے نہ لیوے اور آب دست نکہے اور جب پانی پیوے تو غٹ غٹ ایک گہونٹ مین نہ چڑہا جاوے **عن** حفصۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یجعل یمینہ لطعامہ وشرابہ وثیابہ ویجعل شمالہ لما سوی ذلک **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتہ کو کہانے اور پینے اور کپڑون کے لیے رکہتے تہے اور بائین ہاتہ کو اور کامون کے لیے **عن** عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الیمنی لطہورہ وطعامہ وکانت ید الیسری لخلائہ وما کان من اذی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہا انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتہ وضو اور کہانے کے واسطے تہا اور بایان ہاتہ پائخانے اور نجاست کے واسطے تہا **باب** الاستتار فی الخلاء پائخانے کے وقت پردہ پوشی کرنا۔ **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانہ فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی آدم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگاوے تو طاق بار لگاوے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور جو ڈھیلے لے تو طاق لیوے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو شخص کھانا کھاوے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اسکو پھینک دے اور جو زبان سے نکالے اسکو نگل جاوے جو ایسا کرے تو اچھا ہے جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔ جو شخص پائخانے کو جاوے تو آڑ میں جاوے اگر کچھ بھی آڑ نہ ہو سکے تو ریتے کا ایک ڈھیر لگا کر اسی کی آڑ میں بیٹھ جاوے اسلیے کہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے **ف** شیطان کے کھیلنے سے یہ مقصود ہے کہ اگر آڑ نہ ہوگی تو پیچھے سے کوئی جانور آنکر ایذا پہونچاویگا یا کوئی آدمی آنکر ٹھٹھے ماریگا **باب** جو شخص ایسا کریگا تو بہتر ہے نہ کریگا تو کچھ حرج نہیں **باب ما ینھی عنہ ان یستنجی بہ** جن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے انکا بیان **عن** شیبان القتبانی قال ان مسلمۃ بن مخلد استعمل رویفع بن ثابت علی اسفل الارض قال شیبان فسرنا معہ من کوم شریک الی علقماء او من علقماء الی کوم شریک یرید علقام فقال رویفع ان کان احدنا فی زمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیاخذ نضو اخیہ علی ان لہ النصف مما یغنم ولنا النصف وان کان احدنا لیطیر لہ النصل والریش وللاخر القدح ثم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بری **ترجمہ** شیبان قتبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے عامل کیا رویفع بن ثابت کو نیچے کی زمین پر (یعنے اُس زمین پر جو نشیب میں واقع تھی) شیبان نے کہا ہم بھی اُنکے ساتھ چلے کوم شریک سے علقماء تک یا علقماء سے کوم شریک تک علقام جلانے کو (کوم شریک اور علقما اور علقام مقاموں کے نام ہیں ملک مصر میں) رویفع نے کہا ہم میں سے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دوسرے شخص کا اونٹ لیتا اس شرط سے کہ جو فائدہ ہوگا اسکا نصف تجھے دونگا اور نصف میں لونگا اور ایک کی ہم میں سے تیر کی لکڑی ہوتی اور دوسرے کا پیکان اور پر ہوتا پھر رویفع نے کہا مجھے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید تیری زندگی دراز ہو تو لوگوں سے کہدینا جس نے گرہ لگائی اپنی ڈاڑھی میں یا گھوڑے کے گلے میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوہ سے یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد اُس سے بیزار ہے **ف** ڈاڑھی کو گرہ دینا یا بالوں کو موڑ کر گھونگرو بنانا یا نظر لگنے کے لیے جانوروں کے گلوں میں تانت کا گنڈا ڈالنا جاہلیت میں مروج تھا آپنے اس سے منع فرمایا۔ کہا ابو داؤد نے شبیم بن بیتان نے اس حدیث کو ابی سالم جیشانی سے بھی روایت کیا ہے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کو جب وہ قلعے پر الیون کے محاصرہ کیے ہوئے تھے اور قلعہ الیون ایک شہر میں ہے پہاڑ پر اور شیبان قتبانی کے باپ کا نام امیہ ہے اور کنیت اسکی ابو حذیفہ ہے قلعہ الیون ملک مصر میں تھا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول نھانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نستنجی بعظم او بعر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں منع فرمایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنی سے استنجا کرنے سے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قدم وفد الجن علی رسول

الله صلی الله علیه وسلم فقالوا یا محمد انه امتك ان یستنجوا بعظم او روثة او حممة فان الله تعالی جعل لنا فیها رزقا قال فنهی النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے جب جماعت جنون کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو انہون نے کہا یا رسول اللہ منع کیجیے اپنی امت کو ہڈی یا گوبر یا کوئلے سے استنجا کرنے سے کیونکہ اللہ تعالی نے ہماری روزی انمین بنائی ہے ف یعنے ہڈی خود انکی اور لید انکے جانورون کی خوراک ہے اور کوئلے سے روشنی کرتے ہونگے یا اور کوئی فائدہ ہوگا اس واسطے اسکو بھی روزی مین داخل کیا ت تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کردیا **باب** الاستنجاء بالحجارة پتھرون سے استنجا کرنے کا بیان **عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیذهب معه بثلاثة احجار یستطیب بهن فانها تجزی عنه ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے پائخانہ کو جاوے تو تین پتھر اپنے ساتھ لیجاوے انسے استنجا کرے وہ کافی ہین ف یعنے پھر پانی لینا ضرور نہین البتہ مستحب ہے **عن** خزیمة بن ثابت قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الاستطابة فقال بثلاثة احجار لیس فیها رجیع ترجمہ خزیمہ بن ثابت رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا استنجے کا آپنے فرمایا استنجا تین پتھرون سے کرنا چاہیے جن مین گوبر نہ ہو **باب** فی الاستبراء پاکی کا بیان **عن** عائشة قالت بال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام عمر خلفه بکوز من ماء فقال ما هذا یا عمر فقال هذا ماء توضاء به قال ما امرت کلما بلت ان اتوضاء ولو فعلت لکانت سنة ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے پیشاب کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رض ایک کوزہ پانی کا پیچھے لیکر کھڑے ہوئے آپنے پوچھا کیا ہے اے عمر حضرت عمر رض کہا پانی ہے وضو کے لیے آپنے فرمایا مجھے ایسا حکم نہین ہوا کہ جب پیشاب کرون وضو بھی کرون اگر مین ایسا کرون تو واجب ہوجاوے **باب** فی الاستنجاء بالماء پانی سے استنجا کرنے کا بیان **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل حائطا ومعه غلام معه میضاة وهو اصغرنا فوضعها عند السدرة فقضی حاجته فخرج علینا وقد استنجی بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغمین گئے اور آپکے ساتھ ایک لڑکا تھا جو پانی کا بدھنا لیے تھا اور ہم سب مین کم سن تھا اس لڑکے نے وہ پانی درخت کے پاس رکھ دیا آپ حاجت سے فارغ ہوکر نکلے اور استنجا کیا تھا اپنے پانی سے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نزلت هذه الایة فی اهل قباء فیه رجال یحبون ان یتطهروا قال کانوا یستنجون بالماء فنزلت فیهم هذه الایة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مسجد قبا کے لوگون کے شان مین اتری ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین یعنے اس مسجد مین وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین خوب پاکی کرنا اور اللہ چاہتا ہے خوب پاکی کرنے والون کو مسجد قبا کے لوگ پانی سے آب دست کیا کرتے تھے جبانکی شان مین یہ آیت اتری **باب** الرجل

یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجا کے اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ دینا **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضاء **ترجمہ** ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو مین پانی لیکر آتا پیالے یا چھاگل مین آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑتے بعد اُسکے مین دوسرے برتن مین پانی لاتا آپ وضو کرتے

باب السواک باب مسواک کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ یرفعہ قال لولا ان اشق علی المؤمنین لامرتہم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی امت پر البتہ حکم کرتا انکو عشا کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے مسواک کرنے کا **عن** زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زید یجلس فی المسجد وان السواک من اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلوۃ استاک **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے، سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہوتا میری امت پر تو مین حکم کرتا انکو ہر نماز پر مسواک کرنے کا **ف** اکثر احادیث مین اسی طرح ہے اس واسطے ہر نماز پر مسواک کرنا مستحب ہے بعضون کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے **ت** ابو سلمہ نے کہا مین نے دیکھا زید کو مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور مسواک اُنکے اُس مقام پر لگے رہتے تھے جہانپر قلم لگا رہتا ہے کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے مسواک کر لیتے **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلت ارایت توضی ابن عمر لکل صلوۃ طاہرا او غیر طاہر عم ذلک فقال حدثتنیہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلۃ ابن ابی عامر حدثتہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء لکل صلوۃ طاہرا او غیر طاہر فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ وکان لا یدع الوضوء لکل صلوۃ **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے. محمد بن یحیے بن حبان نے اُنسے کہا کیا وجہ ہے جو عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہین خواہ باوضو ہون یا بے وضو عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھسے نقل کیا اسماء بنت زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ ابن حنظلہ نے اُنسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کیا کرتا تھا وضو کا ہر نماز کے لیے خواہ وضو سے ہون یا نہ ہو جب آپ پر دشوار ہوا تو آپ کو حکم ہوا مسواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے مین طاقت پاکر ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے **ف** پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لیے وضو کرو پھر دشواری کے سبب سے اُسمین تخفیف ہوئی اور صرف مسواک ہر نماز کے لیے کافی ٹھیری +

باب کیف یستاک کس طرح مسواک کرے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ (ابی موسے اشعری رضؓ) قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ یستاک علی لسانہ قال ابو داؤد قال سلیمان قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یستاک وقد وضع السواک علی طرف لسانہ وہو یقول اہ اہ یتہوع **ترجمہ** ابو بردہ رضؓ سے روایت ہے،

انہون نے اپنے باپ سے یعنے ابو موسے اشعری رضہ سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے کو
مینے دیکھا آپ مسواک کر رہے تہے اپنی زبان پر یہ مسدد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت مین ہے کہ مین گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم پاس آپ مسواک کر رہے تہے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکہکر فرماتے تہے اُخ اُخ جیسے کوئی قے کرتا ہے ف
جب مسواک کو زبان پر ملو حلق کی رطوبت نکالنے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے **باب** فی الرجل یستاک بسواک
غیرہ ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ
رجلان احدھما اکبر من الاخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما قال احمد ھو ابن
حزم قال لنا ابو سعید ھو ابن الاعرابی ھذا مما تفرد بہ اھل المدینۃ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تہے اور آپکے پاس دو شخص تہے ایک بڑا ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی
فضیلت مین اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا ف شاید یہ قصہ خواب مین ہو جیسے ابن عمر رضہ کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکہا اپنے تئین مسواک کرتے ہوئے اتنے مین دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا
تہا دوسرے مینے مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا مینے بڑے کو دیدی کہا ابو داؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا
ہمسے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے **باب** غسل السواک مسواک دہونے
کا بیان **عن** عائشۃ انہا قالت کان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ
فابدأ بہ فاستاک ثم اغسلہ واد فعہ الیہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسواک
کرکے مجہکو دیدیتے دہونے کو مین اس سے مسواک کرتی پہر دہو کر آپ کو دیدیتی **باب** السواک من الفطرۃ مسواک پیدائشی
سنت ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء
اللحیۃ والسواک والاستنشاق بالماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ و
انتقاص الماء یعنی الاستنجاء بالماء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس چیزین پیدائشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھ
کترانا دوسری ڈاڑہی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتہی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے
جوڑون کو دہونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال کہانا آٹہوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے
استنجا کرنا مصعب نے کہا کہ مین دسوین چیز بہول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنے خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں
چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ
والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ زاد والختان قال والانتضح ولم یذکر انتقاص الماء
یعنی الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتون سے کلی کرنا ہے اور ناک

مین پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عائشہ رضؓ کی مانند جو اسی گذری مگر عمار نے ڈاڑھی چھوڑنے کو ذکر نہین کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چھڑکنے کو ازار پر بعد استنجا کے (تاکہ وسواس قطر کا نہ رہی) اور استنجے کو بیان نہین کیا۔ کہا ابو داؤد نے اسی کی مانند ابن عباس رضؓ سے مروی ہے انہون نے پانچ سنتین بیان کین ہین سب سر مین ہین انمین سے ایک مانگ نکالنا ہی اور ڈاڑھی چھوڑنا انمین نہین ہی کہا ابو داؤد نے طلق بن حبیب اور مجاہد اور ابو بکر بن عبد اللہ مزنی سے یہ حدیث منقول ہی انہین کا قول انمین ڈاڑھی چھوڑنا نہین ہے اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی روایت مین ابو سلمہ سے انہون ابو ہریرہ رضؓ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ڈاڑھی چھوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے انمین ڈاڑھی چھوڑنا ہے اور ختنہ کرنا **ف** ان چیزون کو پیدائشی سنت اسلیئے فرمایا کہ یہ سنت قدیمی ہے اور انبیاء سے چلی آتی ہی اور انکے طریقے پر چلنے کا ہمکو حکم ہوا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا۔ فبھدٰھم اقتدہ۔ انکے راہ کی پیروی کر بعضون نے کہا یہ سنتین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہین **باب** السواک لمن قام باللیل جو رات کو بیدار ہو مسواک کرے **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک

ترجمہ حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے اپنا منہ دھوتے مسواک سے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ وسواکہ فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاک

ترجمہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے وضو کا پانی اور مسواک کہدی جاتی جب آپ رات کو اٹھتے استنجے کو جاتے پھر مسواک کرتے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضأ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہین اٹھتے تھے سو کر رات کو یا دن کو مگر مسواک کرتے تھے وضو سے پہلے **ف** پھر وضو کے وقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت پھر کر لیتے تھے کیونکہ پہلی مسواک بیداری کی تھی جب نیند سے ہوشیار ہوا تو مسواک کرنا مسنون ہی **عن** عبد اللہ بن عباس رضؓ قال بتّ لیلۃ عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما استیقظ من منامہ اتی طہورہ فاخذ سواکہ فاستاک ثم تلا ھذہ الآیات ان فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب حتی قارب ان یختم السورۃ او ختمہا ثم توضأ فاتی مصلاہ فصلی رکعتین ثم رجع الی فراشہ فنام ماشاء اللہ ثم استیقظ ففعل مثل ذلک ثم رجع الی فراشہ فنام ثم استیقظ ففعل مثل ذلک کل ذلک یستاک ویصلی رکعتین ثم اوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے مین ایک رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا (حضرت میمونہ رضؓ کے مکان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور عبد اللہ بن عباس رضؓ کی خالہ تھین) آپ سو کر بیدار ہوئے اور وضو کا پانی لے کر مسواک کرنے لگے پھر آپنے یہ آیتین پڑھنا شروع کین ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار یہانتک

کہ قریب ہوا سورت ختم ہوجاوے یا ختم کردی بعد اُسکے آپنے وضو کیا اور نماز پڑہنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتین پڑہین پہر اپنے بچھونے پر جاکر سورہے جب تک کہ خدا کو منظور تہا پہر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اُسکے اپنے بچھونے پر سو رہے پہر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار مسواک کرتے تہے اور دو رکعتین پڑہتے تہے بعد اُسکے آپنے وتر پڑہا۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا اسمین یہ ہے آپنے وضو کیا اور مسواک کی اور آپ یہ آیتین پڑہ رہے تہے یہان تک کہ سورت کو ختم کیا **عن** شریح بن ہانی قال قلت لعائشۃ بای شئ کان یبدأ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت مین نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر مین تشریف لاتے تو پہلے کیا کرتے حضرت عائشہ رضہ نے کہا مسواک کرتے **باب** فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا **عن** ابی الملیح عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقبل اللہ صدقۃ من غلول ولا صلوۃ بغیر طہور **ترجمہ** ابو الملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے اسامہ بن عمیر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قبول کرتا اللہ صدقہ چور کے مال سے نہ قبول ہے نماز بغیر طہارت کے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ صلوۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضأ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ نماز کسی کی تم مین سے جب وہ بے وضو ہو یہان تک کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تیمم کرے **عن** علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر ہے (یعنے جب تکبیر تحریمہ کہی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہین نادرست ہوگئے) اور تحلیل اُسکی سلام ہے (یعنے جب سلام پہیرا تو سب افعال درست ہوگئے) **باب** الرجل یجدد الوضوء من غیر حدث وضو پر وضو کرنے کا بیان **عن** ابی عطیف الہذلی قال کنت عند عبد اللہ ابن عمر فلما نودی بالظہر توضأ فصلی فلما نودی بالعصر توضأ فقلت لہ فقال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من توضأ علی طہر کتب اللہ لہ عشر حسنات **ترجمہ** ابی عطیف ہذلی نے کہا مین عبد اللہ بن عمر رضہ کے پاس تہا ظہر کی اذان ہوئی انہون نے وضو کیا اور نماز پڑہی پہر عصر کی اذان ہوئی پہر انہون نے وضو کیا مین نے اُنسے یہ کیا سبب ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پر وضو کرے تو اللہ جل جلالہ اُسکے لیے دس نیکیان لکہے گا **باب** ما ینجس الماء پانی کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ت** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا جو پانی ایسا ہو جسمین جانور اور درندے آتے جاتے ہون (اسمین سے پیتے ہون اور اسمین پیشاب کرتے ہون اسکا حکم کیا ہے) آپنے

فرمایا جب پانی دو قلتون کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اٹھاویگا **ف** یعنے ناپاک نہ ہوگا دوسری روایت مین اسی کتاب کے ہے اذا کان الماء قلتین فانہ لا ینجس جب پانی دو قلتون کے برابر ہو تو نجس نہ ہوگا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بھی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت اور ضعف مین اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی رح کا مذہب یہی ہے قلہ بڑے مشکے کو کہتے ہین جسمین اڑھائی مشک پانی آتا ہے دو قلتون مین پانچ مشکین پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا چھ من پانی ہے تفصیل اس حدیث کی حاشیہ ابن قیم مین جو اس کتاب پر ہے موجود ہے **باب** ما جاء فی بیر بضاعۃ بیر بضاعہ کا بیان **عن** ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من بیر بضاعۃ وھی بیر یطرح فیھا الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء طھور لا ینجسہ شیء **ترجمہ** ابو سعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے کہا کیا وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایسا کنوان ہے جسمین ڈالے جاتے ہین حیض کے لتے اور کتے اور گندگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی **ف** قلیل ہو یا کثیر جب تک اسکے اوصاف نہ بدلین یعنے رنگ بو مزہ یہی مذہب صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب مین سب حدیثون سے بہتر ہے **عن** ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقال لہ انہ یستقی لک من بیر بضاعۃ وھی بیر یلقی فیھا لحوم الکلاب والمحایض وعذر الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طھور لا ینجسہ شیء **ترجمہ** ابی سعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے کہا آپکے لیے پانی لایا جاتا ہے بیر بضاعہ سے حالانکہ اس کنوئین مین کتون کے گوشت اور حیض کے لتے اور گوہ غلیظ پڑتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی **کہا** ابو داؤد نے مینے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے تھے مینے بیر بضاعہ کے متولی سے پوچھا اسمین کہان تک پانی ہے اسنے کہا بہت ہوتا ہے تو زیر ناف تک مینے کہا جب کم ہوتا ہے تو اسنے کہا ستر سے کم (یعنے گھٹنون تک یا اس سے کم) **کہا** ابو داؤد نے مینے بیر بضاعہ کو اپنی چادر سے ناپا تو چھ ہاتھ اسکا عرض نکلا اور مینے باغ والے سے پوچھا کیا اس کنوئین کا حال کچھ بدل گیا ہے پہلے کی نسبت اسنے کہا نہین اور مینے دیکھا اسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا جن لوگون نے یہ توجیہ کی ہے کہ بیر بضاعہ کا پانی جاری تھا یا وہ دہ در دہ تھا تو انہون نے غلطی کی **باب** الماء لا یجنب پانی جو بچ رہے غسل جنابت کے بعد وہ نجس نہین ہے **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتوضأ منھا او یغتسل فقالت لہ یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یجنب **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (میمونہ) نے غسل کیا

ایک لگن سے (یعنے چلو سے پانی لیکر) اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا بچے ہوئے پانی سے وضو یا
غسل کرنیکا وہ بی بی بول اُٹھین یارسول اللہ مین جنب تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہین ہوتا **ف**
یعنے جو پانی بچ رہا بعد غسل جنابت کے وہ پاک ہے اُس سے وضو یا غسل درست ہے اور دوسری حدیث مین جو اسکی ممانعت آئی ہے
وہ تنزیہی ہے **باب** البول فی الماء الراکد ٹھیرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منہ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹھیرے ہوئے پانی مین پھر اُسمین غسل کرے **ف** ہرچند وہ پانی نجس نہ ہوگا جب
تک اُسکے اوصاف نہ بدل جاوین مگر یہ نہی کراہت سے ہے باتفاق علماء **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ولا یغتسل فیہ من الجنابۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹھیرے ہوئے پانی مین اور نہ غسل کرے اُسمین جنابت کا **ف** یعنے پانی کے
اندر اُتر کر بلکہ باہر کھڑا ہوکر نہالے یہ ممانعت بھی بطور ادب اور تنزیہ کے ہے **باب** الوضوء بسؤر الکلب کتے کے جوٹھے کا بیان
عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طھور اناء احدکم اذا ولغ فیہ الکلب ان یغسلہ سبع مرات
اولھن بالتراب **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن مین کتا مُنہ ڈالکر
اپنی زبان سے پانی پیئے تو اُس برتن کی پاکی یون ہوگی کہ سات بار دھویا جاوے پہلی بار مٹی سے **ف** اکثر علماء کا عمل
ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اُسمین پانی پی جاوے تو اُسکو سات بار دھونا چاہیئے یہی قول ہے شافعی
اور مالک اور احمد کا مگر ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک تین بار دھونا کافی ہے **عن** ابی ھریرۃ بمعناہ وزاد واذا ولغ الھرۃ
غسل مرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے ایسا ہی روایت کیا اور لوگون نے مگر اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب بلّی پی جاوے تو ایک
بار دھونا کافی ہے **ف** یہ ایک بار ہی دھونا استحبابًا ہے نہ وجوبًا کیونکہ بلی کا جوٹھا پاک ہے جیسا آگے آویگا **عن** ابی
ھریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات السابعۃ بالتراب
ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن مین مُنہ ڈالکر زبان گھنگولے تو اسکو
سات بار دھوؤ ساتوین بار مٹی لگاکر دھوؤ **عن** ابن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب
ثم قال مالھم ولھا فرخص فی کلب الصید وفی کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات
والثامنۃ عفروہ بالتراب **ترجمہ** ابن مغفلؓ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے قتل کا پھر فرمایا وہ کیا
بگاڑتے ہین اور رخصت دی آپنے شکاری کتے اور گلے کے کتے کی اور فرمایا آپنے جب برتن مین کتا مُنہ ڈالے تو اُسکو
سات بار دھوڈالو اور آٹھوین بار سوکھی مٹی سے مانجو **باب** سؤر الھرۃ بلی کے جوٹھے کا بیان **عن** کبشۃ بنت
کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل فسکبت لہ وضوءا فجاءت ھرۃ فشربت

منه فاصغی لها الاناء حتی شربت قالت کبشة فرانی انظر الیه فقال اتعجبین یا ابنة اخی فقلت نعم فقال ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال انها لیست بنجس انها من الطوافین علیکم او الطوافات

ترجمہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ ابن ابی قتادہ کے نکاح مین تہین کہ ابو قتادہ آئے مینے اُنکے واسطے وضو کا پانی رکہا بلی آکر اُسمین سے پینے لگی ابو قتادہ نے برتن جہکا دیا کبشہ کہتی ہین ابو قتادہ نے مجہکو دیکہا مین انکو دیکہ رہی تہی تو ابو قتادہ نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہے ای بہتیجی میری مینے کہا ہان ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی نجس نہین ہے وہ تو پہرا کرتی ہے تمہارے اوپر **ف** یعنے شب و روز آتی جاتی رہتی ہے اُس سے احتیاط کہان ہو سکتی ہے اسواسطے اُسکا جوٹھا پاک ہوا **عن** داؤد بن صالح بن دینار التمار عن امه ابن مولاتها ارسلتها بهریسة الی عائشة رضی الله عنها فوجدتها تصلی فاشارت الی ان ضعیها فجاءت هرة فاکلت منها فلما انصرفت اکلت من حیث اکلت الهرة فقالت ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال انها لیست بنجس انما هی من الطوافین علیکم وقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضا بفضلها

ترجمہ داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہے اُسنے نقل کی اپنی ماں سے کہ اُنکے مولاۃ (آزاد کرنے والی) انکو ہریسہ دیکر (ہریسہ ایک کہانا ہوتا ہے) حضرت عائشہ رض پاس بہیجا جب وہ گئین تو دیکہا حضرت عائشہ رض نماز پڑہ رہی ہین اُنہون نے اشارہ سے کہا رکہدو اتنے مین بلی آئی اور اسمین سے کہایا جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کہایا تہا وہین سے کہانے لگین اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہین ہے وہ تو پہرتی رہتی ہے تمپر اور مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ وضو کرتے تہے بلی کے جوٹہے سے

باب الوضوء بفضل المرأة عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا بیان **عن** عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلے الله علیه وسلم من اناء واحد ونحن جنبان

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو ملکر نہاتے تہے ایک برتن سے اور دونو جنب ہوتے تہے **ف** یعنے اُس برتن سے دونو آدمی پانی لیتے جاتے تہے **عن** عائشة قالت اختلفت یدی ویدرسول الله صلے الله علیه وسلم فی الوضوء من اناء واحد

ترجمہ حضرت عائشہ رض نے کہا میرا ہاتہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ ایک برتن مین پڑتا تہا وضو کے واسطے **عن** ابن عمر قال کان الرجال والنساء یتوضؤن فی زمان رسول الله صلے الله علیه وسلم قائمین من الاناء الواحد جمیعا

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تہے سب ملکر **عن** عبد الله بن عمر قال کنا نتوضا نحن والنساء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد ندلی فیه ایدینا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے ہم اور عورتین ملکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین وضو کرتے تہے ایک برتن سے سب اپنے ہاتہ اسی برتن مین ڈالتے تہے **باب** النهی

عن ذلک اسکی ممانعت کا بیان **عن** حمید الحمیری قال لقیت رجلا صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین کما صحبہ ابوھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل الرجل بفضل المرأۃ زاد مسدد ولیغترفا جمیعا **ترجمہ** حمید حمیری سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا تھا چار برس تک جیسے ابوہریرہؓ رہے ہین تو وہ کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہے یا مرد غسل کرے اس پانی سے جو عورت کے غسل سے بچ رہے مسدد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے دونو ایک ساتھ چلو لیتے جاوین **ف** یعنے جورو اور خاوند اگر دونو ملکر نہاوین تو ایک ہی برتن سے انمین ہاتھ ڈال ڈالکر پانی لیتے جانا درست ہے **عن** الحکم بن عمرو وھو الاقرع ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نھی ان یتوضا الرجل بفضل طھور المرأۃ **ترجمہ** حکم بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطابی نے اہل حدیث کے نزدیک ممانعت کی روایات صحیح نہین ہین اگر ہون بھی تو منسوخ ہین **باب** الوضوء بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کا بیان **عن** ابی ھریرۃ یقول سال رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضانا به عطشنا افنتوضا بماء البحر فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماؤہ الحل میتتہ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوا کرتے ہین اور پینے کے لیے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہین اگر اس سے وضو کرین تو پیاسے مرین کیا ہم وضو کرلین سمندر کے پانی سے آپنے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ اسکا حلال ہے **ف** ان لوگون نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آپنے کھانے کی بھی آسانی کردی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے شاید جیسے سمندر مین پانی تمام ہوجاتا ہے کھانا بھی اخیر ہوجاوے تو سمندر کے جانور کھاوے بعض علماء کے نزدیک مچھلی سے خاص ہے دریا کے جانورون مین سے صرف مچھلی درست ہے باقی جانور درست نہین ہین اور بعض علماء کے نزدیک دریا کے تمام جانور درست ہین کیونکہ یہ حدیث عام ہے اور کلام اللہ مین بھی لفظ عام مذکور ہے احل لکم صید البحر وطعامہ حلال ہے تمہارے واسطے شکار دریا کا اور کھانا دریا کا **باب** الوضوء بالنبیذ نبیذ سے وضو کرنے کا بیان **ف** نبیذ کہتے ہین کھجور کے شربت کو یعنے کھجورین پانی مین بھگودی جاوین ایک رات ایک دن اور وہ پانی زنگین اور شیرین ہوجاوے اسمین شدت اور تیزی نہ ہو نبیذ سے وضو کرنا اکثر علماء کے نزدیک درست نہین ہے مگر ابوحنیفہ رح کے نزدیک درست ہے **عن** عبداللہ بن مسعودؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لیلۃ الجن ما فی اداوتک قال نبیذ قال تمرۃ طیبۃ وماء طھور **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اُنسے لیلۃ الجن مین **ف** لیلۃ الجن وہ رات ہے جسمین آپ جنون کی تعلیم اور ہدایت کے لیے باہر تشریف لیگئے تھے صحیح یہ

کہ یہ رات کئی بار واقع ہوئی مگر عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ ہونے مین اختلاف ہی مسلم نے روایت کیا عبداللہ بن مسعودؓ سے
کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلۃ الجن کو **ت** تمہاری جیا گل مین کیا ہے اُنہون نے کہا نبیذ ہے آپنے
فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت مین ہے پھر آپنے اُس سے وضو کیا مگر اس حدیث
کی اسناد مین ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہے اور اس وجہ سے یہ حدیث قابل عمل کے نہین ہی علی الخصوص
جب ابن مسعودؓ کے بسند صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو جیسا کہ آگے آتا ہے **عن** علقمۃ قال قلت لعبد اللہ بن مسعودؓ ھل
کان منکم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن فقال ما کان معہ منا احد ترجمہ علقمہ سے روایت ہے
اپنے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن مین انہون نے کہا ہم مین سے
کوئی نہ تھا آپکے ساتھ **ف** اس روایت سے اُس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن مسعودؓ کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونا لیلۃ الجن مین روایت کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے **عن** عطاء
انہ کرہ الوضوء باللبن والنبیذ وقال ان التیمم اعجب الی منہ ترجمہ عطا مکروہ جانتے تھے وضو کرنے کو
دودھ سے اور نبیذ سے اور کہتے تھے تیمم اُس سے بہتر ہے **عن** ابی خلدۃ قال سالت ابا العالیۃ عن رجل اصابتہ
جنابۃ ولیس عندہ ماء وعندہ نبیذ اغتسل بہ قال لا ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہے کہتا ہے ابو العالیہ سے پوچھا
ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی اسکے پاس پانی نہین ہی مگر نبیذ ہے کیا اُس سے غسل کرلے کہا نہین **باب**
ایصلی الرجل وھو حاقن پیشاب یا پائخانہ کی حاجت ہو اور اس حالت مین آدمی نماز پڑھے تو کیا حکم ہے **عن**
عبداللہ بن ارقمؓ انہ خرج حاجا او معتمرا ومعہ الناس وھو یؤمھم فلما کان ذات یوم اقام الصلوۃ
صلوۃ الصبح ثم قال لیتقدم احدکم وذھب الخلاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا
اراد احدکم ان یذھب الخلاء وقامت الصلوۃ فلیبدا بالخلاء ترجمہ عبداللہ بن ارقمؓ سے روایت ہے وہ حج کو
نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھے وہ اُنکی امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز ہونے لگی صبح کی اُنہون نے کہا کوئی اور تم مین سے
امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہا مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم مین سے پاخانہ
کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہیئے کہ پہلے پاخانہ کو جاوے **عن** عبداللہ بن محمد بن ابی بکر اخی القاسم بن
محمد قال کنا عند عائشۃ فجی بطعامھا فقام القاسم یصلی فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا یصلی بحضرۃ الطعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان ترجمہ عبداللہ بن محمدؒ جو بھائی ہین قاسم بن محمدؒ کے
روایت ہی کہ ہم تھے حضرت عائشہؓ کے پاس اتنے مین اُنکا کھانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت عائشہؓ نے
کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب کھانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑھی جاوے کھانا چھوڑ کر اور نہ
پڑھی جاوے نماز جس حالت مین آدمی کو پائخانہ یا پیشاب لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ثلاث لا یحل لاحد ان یفعلھن لا یؤم رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونھم فان فعل فقد خانھم ولا ینظر فی قعر بیت قبل ان یستاذن فان فعل فقد دخل ولا یصلی وھو حقن حتی یتخفف

ترجمہ ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں ایک تو جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں کے واسطے نہ کرنا اگر ایسا کریگا تو انکی خیانت کی (بلکہ چاہیے کہ اپنے واسطے اور مقتدیوں کے واسطے بھی دعا کرے) دوسرے کسی کے گھر میں جھانکنا بغیر اسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اسکے گھر میں گھس گیا بغیر اجازت کے تیسری نماز پڑھنا پائخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہو جاوے پائخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یصلی وھو حقن حتی یتخفف ثم ساق نحوہ علی ھذا اللفظ قال ولا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یؤم قوما الا باذنھم ولا یخص نفسہ بدعوۃ دونھم فان فعل فقد خانھم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے اس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ نماز پڑھے پیشاب یا پائخانہ روکے ہوئے اور نہیں درست ہے اس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ اور پچھلے دن پر کہ امامت کرے کسی قوم کی مگر انکے اذن سے یا خاص کرے اپنے تئیں دعا میں اگر ایسا کریگا تو گویا انکی چوری کی۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث شام والوں کی ہے اور کوئی اسمیں شریک نہیں **باب** ما یجزی من الماء فی الوضوء وضو کے واسطے کتنا پانی کافی ہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضأ بالمد ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے

ف صاع چار مد کا ہوتا ہے اور مد دو طرح کا ہے ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤ کے دوسرے اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے سیر بھر اسی حساب سے صاع کو بھی سمجھنا چاہیئے تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا۔ اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیئے اور تین چار سیر پانی غسل کے لیئے کافی ہے اگر اسمیں نہ ہو سکے تو کچھ زیادہ سہی مگر بہت پانی بہانا اور وسواس دل میں رکھنا ممنوع ہے **عن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع ویتوضأ بالمد ترجمہ جابر سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **عن** ام عمارۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فاتی باناء فیہ ماء قدر ثلثی المد ترجمہ ام عمارہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن سے جسمیں دو ثلث مد پانی تھا **ف** یعنے قریب ڈیڑھ پاؤ پانی کے اسی روپیہ کے سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جسمیں دو رطل پانی آتا تھا اور غسل کرتے تھے ایک صاع پانی سے۔ کہا ابو داؤد نے روایت

کیا اس حدیث کو شعبہ نے انہون نے عبداللہ بن جبیر سے انہون نے انس رض سے مگر اسمین یہ ہے کہ وضو کرتے تھے آپ
مکوک سے **ف** مکوک بفتح میم وتشدید کاف ایک پیمانہ ہے جسمین ڈیڑھ صاع آتا ہے بغوی نے کہا یہان مراد مکوک سے
ایک مد ہے اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسی کو صحیح رکھا بدلیل دوسری روایت کے جسمین صراحۃً مد مذکور ہے
ت کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو یحیے بن آدم نے شریک سے مگر اس روایت مین بجای عبداللہ بن جبیر کے ابن
جبیر بن عتیک ہے اور روایت کیا اسکو سفیان نے عبداللہ بن عیلے سے اسمین جبیر بن عبداللہ ہے کہا ابوداؤد نے
مینے امام احمد رح سے سنا کہتے تھے صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے یعنے صاع حجازی اور وہی مراد ہے احادیث مین کہا
ابوداؤد نے یہی صاع تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا **باب** الاسراف فی الوضوء وضو مین پانی ضرورت سے زیادہ
بہانے کا بیان **عن** ابی نعامۃ ان عبداللہ بن مغفل سمع ابنہ یقول اللھم انی اسئلک القصر الابیض
عن یمین الجنۃ اذا دخلتھا فقال ای بنی سل اللہ الجنۃ و نعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ھذہ الامۃ قوم یعتدون فی الطھور والدعاء **ترجمہ** ابی نعامہ
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا اے پروردگار مین تجھ سے سفید محل چاہتا ہون بہشت
کی داہنی طرف عبداللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ مینے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے اس امت مین وہ لوگ پیدا ہونگے جو طہارت مین حد سے زیادہ مبالغہ
کرینگے اسی طرح دعا مین **ف** طہارت مین مبالغہ یہ ہے جو اس زمانہ مین عام اور خاص مین مروج ہے پیشاب
کے وقت ضرور بالضرور ڈھیلا لینا کپڑون ڈھیلا سکھاتے ہوئے کپڑے پہرنا کھنکارنا الٹ پلٹ ہونا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرام سے بعد پیشاب ڈھیلا لینا منقول ہے صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن
ابی شیبہ نے باسناد ضعیف ایک اثر حضرت عمر رض سے نقل کیا ہے جسمین یہ عبارت ہے کان عمر اذا بال صب ذکرہ
بالماء او حجر او لم یلبث ما، اس سے صرف دیوار یا پتھر پر گرد بنانا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ گھنٹون ڈھیلا لیے ہوئے
پیر رہا یا پانی ہوتے ہوئے ڈھیلا لینا ضرور جاننا۔ وضو مین پانی حد سے زیادہ بہانا اسی طرح غسل مین یا آبدست مین
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تین پاؤ پانی وضو کے لیے اور اڑھائی سیر پانی غسل کے لیے کافی
ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے دعا مین مبالغہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعائین چھوڑکر اور لوگون کی دعائین جو تکلفات سے اور تحسین عبارات سے بھری ہوئی ہین پڑھنا **باب** فی
اسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رای
قوما واعقابھم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک قوم کو دیکھا کہ ایڑیان وضو مین سوکھی ہی تھین آپنے فرمایا خرابی ہے ایڑیون کی جہنم کی آگ سے

ف یعنے ایڑیان وضو مین اگر سوکھی رہ جاوینگی تو جہنم مین جلائی جاوینگی اسبغوا الوضوء پورا کرو وضو کو **باب** الوضوء فی انیۃ الصفر کانسی کے برتن مین وضو کا بیان **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قدر من شبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کٹھڑی سے جو کانسی کا تھا **عن** عبد اللہ بن زید قال جاءنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی قدر من صفر فتوضا **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ہمنے پانی نکالا آپکے واسطے ایک پیتل کے پیالہ مین آپنے اسی سے وضو کیا **باب** التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع مین بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہین ہے اور وضو نہ ہوگا اسکا جس نے اللہ کا نام نہ لیا اُسپر **ف** یعنے شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے۔ ظاہر حدیث سے فرضیت بسم اللہ کہنے کی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت علما کا اور بعض کے نزدیک مسنون ہے ربیعہ نے اس حدیث کی تفسیر یون کی ہے کہ جس وضو یا غسل مین نیت کی جاوے وہ درست نہین ہوتا مگر یہ تفسیر ظاہر حدیث سے کیمہ تعلق نہین رکھتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہے **باب** فی الرجل یدخل یدہ فی الاناء قبل ان یغسلہا جو شخص سوکر اُٹھے وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈالے جب تک اُسکو دھو نہ لیوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاث مرات فانہ لا یدری این باتت یدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی رات کو سوکر بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈبووے جب تک اُسکو تین بار نہ دھولیوے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھ اُسکا **ف** یہ حکم امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک وجوبا ہے اُس شخص کے لیئے جو رات کو سوکر بیدار ہوا اور باقی ائمہ کے نزدیک استحبابا ہے اب اگر بغیر دھوئے ہاتھ پانی مین ڈالے گا تو اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد رح سے وہ پانی نجس ہوجاویگا اُسکو بہا دینا چاہیئے کیونکہ ایک روایت مین ہے اگر ڈبو دیا اُس نے ہاتھ اپنا دھونے سے پہلے تو بہاوے اُس پانی کو روایت کیا اسکو ابن عدی نے مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہین ہے۔ نووی نے کہا کہ اکثر عرب پاخانہ پھر کر ڈھیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تھے اسواسطے اپنے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بہرجاوے۔ زرقانی نے کہا کہ یہ ممانعت چھوٹے برتن مین ہے اگر بڑا حوض ہو تو اسمین ہاتھ ڈالنا ممنوع نہین ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث قال مرتین او ثلاثا ولم یذکر اباء **ترجمہ** ایک روایت مین ابو ہریرہ رضہ کے یہ ہے جب تک اُسکو تین بار یا دو بار

ہ دھولیوے تنک کے طور پر **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاث مرات فانہ احدکم لا یدری این باتت یدہ او این کانت تطوف یدہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے جاگے سو کر (یہ روایت مطلق ہے رات کو ہو یا دن کو) تو اپنا ہاتہ برتن مین نہ ڈالے جبتک اسکو تین بار نہ دہو کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتہ اسکا یا کدہر پہرتا رہا ہاتہ اسکا **باب** صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان **عن** حمران بن ابان مولی عثمان قال رایت عثمان بن عفان توضأ فافرغ علی یدہ ثلثا فغسلھا ثم مضمض واستنثر ثم غسل وجھہ ثلاثا وغسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم مسح راسہ ثم غسل قدمہ الیمنی ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مثل وضوئی ھذا ثم قال من توضأ مثل وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** حمران بن ابان سے روایت ہے مینے حضرت عثمان کو دیکہا آپنے وضو کیا تو پہلے آپنے دونو ہاتہون پر تین بار پانی ڈالا اور انکو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر منہ کو تین بار دہویا اور داہنے ہاتہ کو کہنی تک تین بار دہویا پہر بایان ہاتہ کو اسیطرح پہر سر پر مسح کیا پہر داہنا پاؤن تین بار دہویا پہر بایان پاؤن اسی طرح پر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اسیطرح آپنے وضو کیا بعد اسکے فرمایا جو شخص اسطرح وضو کرے پہر دو رکعتین (تحیۃ الوضو) پڑہے انمین کچہہ دنیا کا خیال اور وسوسہ نہ آوے تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اسکے اگلے گناہون کو **عن** حمران قال رایت عثمان بن عفان توضأ فذکر نحوہ ولم یذکر المضمضۃ والاستنشاق وقال فیہ ومسح راسہ ثلاثا ثم غسل رجلیہ ثلاثا ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ھکذا وقال من توضأ ھکذا وزاد وھذا کفاہ ولم یذکر امر الصلوۃ **ترجمہ** دوسری روایت مین حمران سے یہ ہے کہ مینے حضرت عثمان کو وضو کرتے دیکہا پہر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اس روایت مین نہین ہے اور اس روایت مین یہ ہے کہ مسح کیا آپنے سر پر تین بار پہر دونو پاؤن تین تین بار دہوئے بعد اسکے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسیطرح وضو کرتے دیکہا اور آپنے فرمایا جو اس سے کم وضو کریگا (یعنے ایک ایک بار اعضا کو دہوئیگا یا دو دو بار) تو یہی کافی ہے اور نماز کا ذکر نہین کیا **عن** عثمان بن عبد الرحمن التیمی قال سئل ابن ابی ملیکۃ عن الوضوء فقال رایت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتی بمیضاۃ فاصغاھا علی یدہ الیمنی ثم ادخلھا فی الاناء فمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الیسری ثلاثا ثم ادخل یدہ فاخذ ماء فمسح براسہ واذنیہ فغسل بطونھما وظھورھما مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلیہ ثم قال این السائلون عن الوضوء ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ **ترجمہ** عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو سے انہون نے کہا مینے حضرت عثمان رضہ کو دیکہا انہونے کسی سے وضو کا پوچہا انہون نے پانی منگوایا ایک مہنا آیا پہلے انہون نے اس مہنے کو اپنے داہنے ہاتہ پر جہکایا یعنے داہنا ہاتہ دہویا) پہر داہنے ہاتہ کو اس برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا اور تین بار منہ دہویا پہر داہنا ہاتہ تین بار دہویا اور بایان ہاتہ تین بار دہویا پہر ہاتہ پانی کے اندر ڈال کر پانی لیا اور اپنے سر اور کانون پر مسح کیا اندر باہر ایک بار پہر کہا کہان ہین پوچہنے والے وضو کے مینے اسیطرح دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے کہا ابو داؤد نے حضرت عثمان رضہ سے جو صحیح حدیثین وضو کے باب مین مروی ہین انسے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایک بار ہے کیونکہ سر کے مسح مین کوئی عدد بیان نہین کیا جیسے اور ارکان مین بیان کیا

عن ابی علقمۃ ان عثمان دعا بماء فتوضأ فافرغ بیدہ الیمنی علی الیسری ثم غسلہما الی الکوعین قال ثم مضمض فاستنشق ثلاثا وذکر الوضوء ثلاثا قال ومسح براسہ ثم غسل رجلیہ وقال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم توضأ مثل ما رایتمونی توضأت ثم ساق نحو حدیث الزہری وفی الم

ترجمہ ابو علقمہ سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونو ہاتھون کو پہونچون تک دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو تین تین بار اور مسح کیا سر پر پھر پاؤن دھوئے اور کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپنے جسطرح تمنے مجھے دیکھا وضو کرتے ہوئے اور بیان کیا مثل روایت زہری کی پورا پورا عن شقیق بن سلمۃ قال رایت عثمان بن عفان غسل ذراعیہ ثلاثا ثلاثا ومسح راسہ ثلاثا ثم قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعل ھذا

ترجمہ شقیق بن سلمہ سے روایت ہے مینے حضرت عثمانؓ کو دیکھا انہون نے دونو ہاتھ وضو مین تین تین بار دھوئے اور سر پر مسح کیا تین بار پھر کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا عن عبد خیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہ وقد صلی فدعا بطہور فقلنا ما یصنع بالطہور وقد صلی ما یرید الا ان یعلمنا فاتی بانائ فیہ ماء وطست فافرغ من الاناء علی یمینہ فغسل یدہ ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا فمضمض

ونثر من الکف الذی یاخذ فیہ ثم غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الشمال ثلاثا ثم جعل یدہ فی الاناء فمسح براسہ مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فھو ھذا

ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت علیؓ آئے اور آپ نماز پڑھ چکے تھے پانی منگوایا ہم لوگون سے کہا اب پانی کیا کرینگے نماز تو پڑھ چکے ہین شاید ہمکو سکھانا مقصود ہے خیر ایک برتن مین پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونو ہاتھون کو (پہونچون تک) تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدھی مین کلی کرتے اور آدھا ناک مین ڈالتے ف ایک ہی چلو سے کلی بھی کرنا بقیہ پانی ناک مین ڈالنا جائز ہے اور علیحدہ علیحدہ چلو لینا ہر ایک کے لیئے افضل ہے ت پھر تین بار منہ دھویا پھر تین بار داہنا ہاتھ دھویا اور بایان ہاتھ بھی تین بار دھویا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنا پاؤن تین بار دھویا اور بایان پاؤن تین بار دھویا پھر کہا جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ معلوم کرنے سے خوش ہو تو وہ یہی ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ حضرت علیؓ صبح کی نماز پڑھ کر رحبے مین گئے (جو ایک مقام ہے کوفے مین) اور آپنے پانی منگوایا ایک رکابی پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپنے پانی کا بدہنا داہنے ہاتھ مین لیا اور بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونو پہونچون کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر پانی لیا) اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی

روایت کی پھر مسح کیا اپنے سر پر آگے اور پیچھے ایک بار پھر اسی طرح حدیث کو نقل کیا تیسری روایت مین یون ہے
عبد خیر نے کہا مینے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رض اُسپر بیٹھے پھر ایک کوزہ پانی کا آیا آپنے تین بار اپنا ہاتھ دھویا
پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث تک چوتھی روایت مین یون ہی کہ حضرت
علی رض سے سوال ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے پھر یہی حدیث بیان کی اور کہا کہ مسح کیا اپنے
سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تھا اور دونو پاؤن تین بار دھوئے پھر کہا ایسا ہی تھا وضو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
پانچوین روایت مین عبد الرحمن ابن ابی لیلے سے یون ہے مینے حضرت علی رض کو دیکھا اُنہون نے وضو کیا تو مُنہ کو
تین بار دھویا اور ہاتھون کو تین بار اور مسح کیا سر پر ایک بار پھر کہا کہ ایسا ہی وضو کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
چھٹی روایت مین ابی حیہ سے یہی ہے مینے حضرت علی رض کو دیکھا اُنہون نے وضو کیا تو سارا وضو تین تین بار بیان کیا پھر
مسح کیا سر پر پھر دھوئے دونو پاؤن ٹخنون تک پھر کہا مجھے منظور تھا کہ مین تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وضو
دکھلاؤن **عن** ابن عباس قال دخل علی علیّ یعنے ابن ابی طالب فدا ھراق الماء فدعا بوضوء فاتیناہ
بتور فیہ ماء حتی وضعناہ بین یدیہ فقال یا ابن عباس الا اریک کیف کان یتوضأ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قلت بلی قال فاصغ الاناء علی یدہ فغسلہا ثم ادخل یدہ الیمنی فافرغ بہا علی الاخری
ثم غسل کفیہ ثم تمضمض و استنثر ثم ادخل یدیہ فی الاناء جمیعا فاخذ بہما حفنۃ من ماء فضرب بہا
علی وجہہ ثم القم بابہامیہ ما اقبل من اذنیہ ثم الثانیۃ ثم الثالثۃ مثل ذلک ثم اخذ بکفہ الیمنی
قبضۃ من ماء فضبہا علی ناصیۃ فترکہا تستن علی وجہہ ثم غسل ذراعیہ الی المرفقین ثلاثا ثلاثا
ثم مسح راسہ وظہور اذنیہ ثم ادخل یدیہ جمیعا فاخذ حفنۃ من ماء فضرب بہا علی رجلہ الیمنی
النعل ففتلہا بہا ثم الاخری مثل ذلک قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی
النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال قلت وفی النعلین **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے میرے پاس
حضرت علی رض تشریف لائے اور استنجا کر چکے تھے اُنہون نے وضو کے لیے پانی مانگا ہم ایک پیالہ مین پانی لے کر آئے اور اُنکے
سامنے رکھدیا اُنہون نے کہا اے ابن عباس رض مین تمہین بتلاؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے مینے
کہا ہان حضرت علی رض نے برتن کو جھکا کر ہاتھ پر پانی ڈالا اور اُسکو دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی کے برتن مین ڈالکر پانی لیا
اور بائین ہاتھ پر ڈالکر دونو پہونچون کو دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر دونو ہاتھ ملا کر برتن کے اندر ڈالے اور چلو
بھر کر پانی لیا اور اپنے منہ پر مارا **ف** پانی منہ پر زور سے مارنا منع ہے شاید یہان مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ) **ت** پھر دو
انگوٹھون کو کانون کے اندر پھیرا یعنے سامنے کے رخ پر **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مُنہ کے ساتھ
کانون کے اندر کا رخ دھولیوے پھر بعد مسح سر کے اُنکے باہر کے رخ پر مسح کرے **ت** پھر دوسری بار ایسا ہی کیا پھر تیسری بار

ایسا ہی کیا پھر داہنے ہاتھ مین ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالا **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب معلوم نہین ہوتا کیونکہ جب تین بار مُنہ دھو چکے پھر جو پہلی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنے اگر کہا جاوے کہ مُنہ کو چار بار دھویا تو یہ خلاف اجماع ہے شاید کوئی مقام پیشانی مین سوکھا رہگیا ہوگا اس وجہ سے اُسکو تر کر لیا مترجم کہتا ہے کہ یہ تاویل بالکل غلط ہے اور لائق التفات نہین ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار مونہ دھونے کے یہ بھی ایک سنت ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر ماتھے پر بہا لیوے۔ **ت** اور اُسکو چھوڑ دیا وہ بہ رہا تھا منہ پر پھر دونو ہاتھ دھوئے کہنیون تک تین تین بار پھر مسح کیا سر پر اور کانون کی پشت پر پھر دونو ہاتھ پانی مین ڈالکر ایک چلو بھر کر لیا اور اپنے پاؤن پر مارا اور پاؤن مین چپل پہنی تھی **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلا ہوتا ہے جسکو چپل کہتے ہین جب پانی پاؤن پر مارا تو وہ سب طرف پہونچ گیا ہوگا **ت** پھر دوسرے پاؤن پر اسی طرح مارا۔ مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپنے فرمایا ہان جوتا پہنے مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپنے فرمایا ہان جوتا پہنے مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپنے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے **کہا** ابوداؤد نے روایت ابن جریج کی شیبہ سے مشابہ ہے حضرت علی رض کی حدیث سے اس روایت مین حجاج نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا تین بار **عن** عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید وھو جد عمرو بن یحیی ھل تستطیع ان تریني کیف کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتوضا فقال عبد اللہ ابن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدا بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدا منہ ثم غسل رجلیہ

ترجمہ عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سُنا انہون نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو دادا تھا عمرو بن یحیی کے کیا تم مجھے دکھا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہان اُنہون نے پانی منگوایا اور اپنے دونو ہاتھون پر پانی ڈالا پھر انکو دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پھر مُنہ کو دھویا تین بار پھر دونو ہاتھ دو دو بار دھوئے کہنیون تک پھر سر پر مسح کیا دونو ہاتھون سے آگے سے لیگئے پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو پہلے شروع کیا مسح سامنے سے اور لیگئے ہاتھون کو گدی تک پھر لوٹا لائے جہان سے لیگئے تھے پھر دونو پاؤن دھوئے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم بھذا الحدیث قال فمضمض واستنشق من کف واحد یفعل ذلک ثلثا ثم ذکر نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی یذکر انہ رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر وضوءہ قال ومسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ وغسل رجلیہ حتی انقاھما **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا تو یہ

کیا سر پر نیا پانی لیکر اس پانی سے نہ کیا جو ہاتہ دہونے کے بعد لگا رہ گیا تہا اور دونو پاؤن کو دہویا یہان تک کہ انکو صاف کیا (یعنے میل کچیل سے) **عن** المقدام بن معدیکرب الکندی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضو فتوضا فغسل کفیہ ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلاثا ثم غسل ذراعیہ ثلثا ثلثا ثم مسح برأسہ واذنیہ ظاہرہما وباطنہما **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی آیا آپنے وضو کیا تو دونو پہونچے دہوئے تین بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور مُنہ تین بار دہویا پہر دونو ہاتہ دہوئے تین تین بار پہر مسح کیا سر پر اور کانون کے باہر اور اندر **ف** باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے اور اندر وہ رخ ہے جو مُنہ سے ملا ہوا ہے **عن** المقدام بن معدیکرب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا فلما بلغ مسح راسہ وضع کفیہ علی مقدم راسہ فامرہما حتی بلغ القفاء ثم ردہما الی المکان الذی بدا منہ **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا وضو کرتے ہوئے جب آپ مسح کرنے لگے تو دونو ہتہیلیون کو پیشانی پر رکہکر انکو پیچہے لیگئے گدی تک پہر وہین لے آئے جہان سے لیگئے تہے وہذا الاسناد قال قال ومسح باذنیہ ظاہرہما وباطنہما زاد ہشام وادخل اصابعہ فی صماخ اذنیہ **ترجمہ** دوسری روایت مین یہ ہے کہ مسح کیا آپنے کانون کے باہر اور اندر اور ہشام کی روایت مین یہ ہے کہ انگلیون کو کانون کے سوراخ مین ڈالا **عن** المغیرۃ بن فروۃ ویزید بن ابی ملک ان معاویۃ توضا للناس کما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا فلما بلغ راسہ غرف غرفۃ من ماء فتلقاہا بشمالہ حتی وضعہا علی وسط راسہ حتی قطر الماء او کاد یقطر ثم مسح من مقدمہ الی مؤخرہ ومن مؤخرہ الی مقدمہ **ترجمہ** مغیرہ بن فروہ اور یزید بن ابی ملک سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے وضو کیا لوگون کو دکہانے کے لیے جیسے دیکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے جب سر کے مسح تک پہونچے تو ایک چلو پانی لیکر بائین ہاتہ سے چندیا پر ڈالا یہانتک کہ پانی بہنے لگا یا قریب بہنے کے ہوا پہر مسح کیا آگے سے پیچہے تک اور پیچہے سے آگے تک **عن** الولید بہذا الاسناد قال فتوضا ثلثا ثلثا وغسل رجلیہ بغیر عد **ترجمہ** ولید سے روایت ہے اسی حدیث مین کہ معاویہ رضؓ نے وضو کیا تین تین بار اور دونو پاؤن دہوئے بے گنتی **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینا فحدثنا انہ قال اسکبی وضوأ فذکرت وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فیہ فغسل کفیہ ثلاثا ووضأ وجہہ ثلثا وتمضمض واستنشق مرۃ ووضأ یدیہ ثلثا ثلثا ومسح براسہ مرتین یبدأ بمؤخر راسہ ثم بمقدمہ وباذنیہ کلتیہما ظہورہما وبطونہما ووضأ رجلیہ ثلثا ثلثا **ترجمہ** ربیع بنت معوذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے ایک بار آپنے کہا وضو کے واسطے پانی لاؤ انہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونو پہونچے دہوئے تین بار اور

اور منہ کو دھویا تین بار اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک بار اور دھوئے دونو ہاتہ تین تین بار اور مسح کیا سر پر دو بار پہلے پیچہے سے شروع کیا پہر آگے سے پیر دونو کانون پر مسح کیا اوپر اور اندر اور دونو پاؤن تین تین بار دھوئے۔ دوسری روایت مین یون ہے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم توضأ عندها فمسح الراس کله من قرن الشعر کل ناحیة لمنصل الشعر لا یحرك الشعر عن هیئته **ترجمہ** ربیع بنت معوذ بن عفرا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا انکے پاس تو ساری سر پر مسح کیا اوپر سے سر کے مسح شروع کرتے ہین اور ہر کونے مین نیچے تک لیجاتے ہین بالون کے روش پر اور نہین حرکت دیتے ہین بالون کو اپنی حالت سے **ف** یعنے ہر ایک جانب مین اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ سے الٹ پلٹ نہین کیا **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت رایت رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم یتوضأ قالت فمسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه واذنیه مرة واحدة **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا وضو کرتے ہوئے آپنے مسح کیا سر بہلے اور پیچہے اور کنپٹیون پر اور کانون پر ایک بار **عن** الربیع ان النبی صلے اللہ علیه وسلم مسح براسه من فضل ماء کان فی یده **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اس تری سے جو بچی تہی اُنکے ہاتہ مین **عن** الربیع بنت معوذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فادخل اصبعیه فی حجری اذنیه **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیون کو کانون کے سوراخ مین ڈالا **عن** طلحة بن مصرف عن ابیه عن جده قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم یمسح راسه مرة واحدة حتی بلغ القذال وهو اول القفا وقال سدد منهم راسه من مقدمه الی مؤخره حتی لمخرج یدیه من تحت اذنیه **ترجمہ** طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنے باپ (مصرف) سے اُنہون نے اُنکے دادا (عمر بن کعب یا می یا کعب بن عمرو) سے کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تہے سر کا ایک بار یہان تک کہ گردن کے سرے تک پہونچ جاتے تہے اور مسدد کی روایت مین یون ہے کہ مسح کیا آپنے اپنے سر پر آگے سے پیچہے تک یہان تک کہ نکالا اپنے دونو ہاتہون کو کانون کے تلے سے **ف** بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال درست نہین کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قائل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ سر کے مسح سے فارغ ہوکر کانون کے مسح کے بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہین ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا ہوگا تو ہاتہ گردن کے شروع آجاویگا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہین کہ وہ صحابی تہے عبد الحق اور ابن القطان اور ابن ابی حاتم اور ابو زرعہ نے اس اسناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر مین جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہین ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث جامع ترمذی مین نہین پائی جاتی سوا اسکے جو اور احادیث ہین وہ سب ضعیف بلکہ قریب بموضوع ہین کہا مسدد نے

ف مسح گردن کا ضعیف ہے

سے یہ حدیث سنیے سے بیان کی انہون نے اسکو منکر کہا کہا ابوداؤد نے سے امام احمد سے سُنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے
اس حدیث سے انکار کیا اور کہا یہ کیسا ہے طلق عن ابیہ عن جدہ **ف** یعنے طلق کے باپ اور دادا دونو مجہول الحال ہین شیخ
الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب مین حضرتؐ سے کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی ہے اور اسلیے جمہور علماء نے
مانند شافعیؒ و مالکؒ و احمدؒ کے اسکو مستحب نہین جانا ہے اور جس نے مستحب کہا ہے اُسنے اسباب مین اعتماد کیا ہے ابوبکرؓ
کے اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے انہ مسح راسہ حتی بلغ القذال اور یہ دونو امر دلیل ہونے کی صلاحیت نہین رکھتے
ہین ہکذا فی فتاوی شیخ الاسلام **عن** ابن عباسؓ رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتوضا فذکر الحدیث
کلہ ثلثا ثلثا قال ومسح برأسہ واذنیہ مسحۃ واحدۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار **عن** ابی امامۃ ذکر وضوء
النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمسح الماقین قال وقال الاذنان من
الراس **ترجمہ** ابوامامہؓ نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھون کے کونون کو اور کہا دونو
کان سر مین داخل ہین - کہا حماد نے نہین جانتا مین کہ کان بھی سر مین سے ہین یہ قول ابی امامہ کا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا **باب** الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنے کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال ان رجلا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف الطہور فدعا بماء فی اناء فغسل کفیہ
ثلثا ثم غسل ذراعیہ ثلثا ثم مسح براسہ وادخل اصبعیہ السباحتین فی اذنیہ ومسح بابہامیہ علی ظاہر
اذنیہ وبالسباحتین باطن اذنیہ ثم غسل رجلیہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء فمن زاد علی ھذا او
نقص فقد اساء وظلم او ظلم واساء **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ شعیب بن محمد بن
عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہون نے اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص) سے بہت محدثین نے اس روایت
کو ضعیف کیا ہے اور بعضون نے مقبول کہا ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ
وضو کیونکر کرنا چاہیے آپنے ایک برتن مین پانی منگوایا اور دونو ہونچون کو تین بار دھویا پھر منہ کو تین بار دھویا پھر دونو
ہاتھون کو تین بار دھویا پھر سر پر مسح کیا اور دونو کلمے کی انگلیون کو کانون کے اندر کیا اور انگوٹھون سے انکے ظاہر کا مسح
کیا (یعنے کانون کے اندر کلمے کی انگلی ڈال کر مسح کیا اور باہر انگوٹھون سے مسح کیا) پھر دونو پاؤن تین تین بار دھوئے
بعد اسکے فرمایا وضو اسطرح ہے جو اس سے بڑھا دے یا گھٹا دے اُسنے بُرا کیا اور حد سے گذرا یا حد سے گذرا اور بُرا کیا **ف**
شیخ ولی الدین نے کہا تین بار سے زیادہ بڑھانا تو مکروہ ہے مگر گھٹانا کیونکر بُرا ہوگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو دو
بار اور ایک ایک بار اعضا کا دھونا ثابت ہے اور سب علماء نے اجماع کیا ہے ایک بار کے جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی
نے باسناد صحیح اسکو عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جو اب اسکا

یہ ہی کہ گہٹانے کا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت مین اسی قدر ہے جو اس سے بڑہا وے
اُسنے بُرا کیا اور ظلم کیا اور یہ نہین ہی جو اس سے گہٹا وے اُسنے برا کیا بعضون نے کہا گہٹانے سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دہووے
یا پورا نہ دہووے **باب** الوضوء مرتین دو دو بار وضو کرنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
توضأ مرتین مرتین **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار **عن** عطاء بن
یسار قال قال لنا ابن عباس رض الا تحبون ان اریکم کیف کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتوضأ فدعا
باناء فیہ ماء فاغترف غرفۃ بیدہ الیمنی فتمضمض واستنشق ثم اخذ اخری فجمع بہا یدیہ ثم غسل
وجہہ ثم اخذ اخری فغسل بہا یدہ الیمنی ثم اخذ اخری فغسل بہا یدہ الیسری ثم قبض قبضۃ من
الماء ثم نفض یدہ ثم مسح برأسہ واذنیہ ثم قبض قبضۃ اخری من الماء فرش علی رجلہ الیمنی و
فیہا النعل ثم مسحہا بیدیہ یدفوق القدم ویدتحت النعل ثم صنع بالیسری مثل ذلک **ترجمہ** عطاء
بن یسار سے روایت ہے ابن عباس رض نے کہا کیا مین تمکو دکہلاؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تہے پہر ایک
برتن منگوایا جسمین پانی تہا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتہ سے لیکر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر ایک اور چلو لیکر بایان ہاتہ
دہویا پہر ایک مٹی مین پانی لیکر اسکو ڈالدیا اور سر اور کانون کا مسح کیا پہر ایک مٹی پانی لیکر داہنے پاؤن پر چہڑک لیا
اور جو تا پہنے ہوئے تہے پہر ایک ہاتہ پاؤن کے اوپر پہیر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر بایین پاؤن کے بہی ایسا ہی کیا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پاؤن پر درست ہے شاید یہ اُس حالت مین ہو جب وہ موزے پہنے ہوئے تہے ایسے
ہی تاویل کی ہے بعض علماء نے اور حضرت علی رض کی حدیث بہی اسی قسم کی اوپر گذر چکی **باب** الوضوء مرۃ ایک
ایک بار وضو کرنے کا بیان **عن** ابن عباس رض قال الا اخبرکم بوضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ
مرۃ مرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رض نے کہا کیا مین تمکو بتاؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وضو کیونکر تہا تو وضو کیا اُنہون
نے ایک ایک بار **باب** فی الفرق بین المضمضۃ والاستنشاق کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین جدائی کرنا۔
(یعنے پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک مین ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولے ہی مگر اکثر علما اسکے مخالف ہین اُنکے نزدیک
ایک ہی چلو لیکر آدہی سی کلی کرے اور آدہا ناک مین ڈالے اور روایات صحیحہ اسی کی مؤید ہین **عن** طلحۃ عن ابیہ
عن جدہ قال دخلت یعنی علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یتوضأ والماء یسیل علی وجہہ ولحیتہ علی
صدرہ فرایتہ یفصل بین المضمضۃ والاستنشاق **ترجمہ** طلحہ نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے اُنکے دادا سے
کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ وضو کر رہے تہے اور پانی آپ کی ڈاڑہی اور مُنہ سے سینے پر بہ رہا تہا اور آپ
جدائی کرتے تہے کلی مین اور ناک مین پانی ڈالنے مین **ف** یہ حدیث ضعیف ہی کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجہول الحال ہین
باب فی الاستنثار ناک چینکنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا

توضأ احدكم فليجعل في انفه ماء ثم لينثر ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے وضو کرے تو اپنی ناک مین پانی ڈالکر ناک چھنکے عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استنثروا مرتین بالغتین او ثلاثا تین ترجمہ عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ناک چھنکو دو بار اچھی طرح سے یا تین بار عن لقیط بن صبرۃ قال کنت وافد بنی المنتفق او فی وفد بنی المنتفق الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فلما قدمنا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم نصادفه في منزله وصادفنا عائشة ام المؤمنين قال فامرت لنا بخزيرة فصنعت لنا قال واتينا بقناع ولم يقل فتيبة القناع والقناع الطبق فيه تمر ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هل اصبتم شيئا او امر لكم بشيء قال فقلنا نعم يا رسول اللہ قال فبينا نحن مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جلوسا اذ دفع الراعي غنمه الى مراح ومعه سخلة تيعر فقال ما ولدت يا فلان قال بهمة قال فاذبح لنا مكانها شاة ثم قال لا تحسبن اذا من اجلك ذبحناها لنا غنم مائة لا نريدان تزيد فاذا ولد الراعي بهمة ذبحنا مكانها شاة قال قلت يا رسول اللہ ان لي امراة وان في لسانها شيئا يعني البذاء قال فطلقها اذا قال قلت يا رسول اللہ ان لها صحبة ولي منها ولد قال فمرها يقول عظها فان يك فيها خير فستفعل ولا تضرب ظعينتك كضربك اميتك فقلت يا رسول اللہ اخبرني عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت ہے مین سردار تہا اُن لوگون کا جو بنی منتفق (ایک قوم ہے) مین سے آئے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس یا اُن لوگون مین تہا جب ہم آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس دیکہا تو آپ اپنی جگہ پر نہین ہین مگر ام المؤمنین عائشہ رضؓ مین انہون نے حکم کیا ہمارے لیے خزیرہ تیار کرنے کا ف خزیرہ اسکو کہتے ہین گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے چربی مین بہت سا پانی ڈالکر جب وہ پک جاوے تو اوپر سے آٹا ڈالین اگر آٹا ہو گوشت نہ ہو تو اسکو عصیدہ کہتے ہین بعضون نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضون نے کہا اگر آٹا اور کبھی کا بنا وین تو خزیرہ ہے ت وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کہجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تم نے کچہ کہایا یا یہ فرمایا تمہارے کہانے کے واسطے کچہ تیار کیا گیا ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ لقیط نے کہا ہم بیٹہے ہوئے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس یکایک چرواہا بکریان مراح کی طرف لیکر چلا (مراح اُس مقام کو کہتے ہین جہان بکریان رات کو رہتی ہین) اور اُسکے پاس ایک بچہ تہا جو چلا رہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا بکی پیدا ہوئی (آپنے یہ پوچہا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اُسنے جواب دیا مادہ ہوئی) آپنے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہمارے لیے ذبح کر پہر فرمایا لا تحسبن نہ لا تحسبن ف مطلب یہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظا لفظ نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہان تک اعراب مین بہی فرق نہین کیا ت

یعنے تو یہ نہ سمجھ کہ ہم اس بکری کو تیرے لیے ذبح کرتے ہین بلکہ ہمارے پاس سو بکریان ہین ہم بڑھانا نہین چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض مین ایک بکری کاٹ ڈالتے ہین لقیط نے کہا یارسول اللہ میری ایک لمبی بی ہے جسکی زبان دراز ہے آپنے فرمایا اسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک مدت تک میرا اُسکا ساتھ رہا اور میری اولاد بھی ہے اُس سے آپنے فرمایا اسکو نصیحت کر اور سمجھا اگر اسمین بہلائی ہے تو سمجھ جاویگی اور مت مار جو رو اپنی کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ کو درست ہے اگر کہنے اور سمجھانے سے نہ سمجھے **ت** پھر نے کہا یارسول اللہ خبر کیجیے مجھکو وضو سے آپنے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر انگلیون مین (تاکہ انگلیون کے اندر سوکھا نہ رہجاوے) اور خوب پونچھ پانی ناک مین مگر یہ کہ تو روزہ دار ہو (اُس وقت ناک مین آہستہ پانی ڈال تا دماغ مین نہ پہونچے) دوسری روایت مین یہ ہے کہ لقیط بن صبرۃ سردار تھا بنی المنتفق کے وہ آئے حضرت عائشہ رضہ پاس آخر حدیث تک تھوڑی دیر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آگے کو جھکتے ہوئے **ف** یعنے جلد چلتے ہوئے آئے بعضون نے کہا ہے کہ چلنے مین داہنے بائین جھکتے جاتے تھے مگر یہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہ مغرورون کی چال ہے **ت** اس روایت مین خزیرہ کی جگہ عصیدہ ہے **ف** یعنے عصیدہ تیار کرنے کا حکم دیا عصیدہ کے معنے اوپر گذر چکے **ت** تیسری روایت مین ابن جریج سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تخلیل اللحیۃ ڈاڑھی کے خلال کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی **ترجمہ** انس بن مالک رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اُسکو ٹھوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے ڈاڑھی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم کیا مجھکو میرے پروردگار نے **باب** المسح علی العمامۃ عمامہ پر مسح کرنے کا بیان **ف** اکثر علما کے نزدیک مسح عمامہ پر درست نہین جب تک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمدؒ اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے **عن** ثوبان قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فاصابھم البرد فلما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم ان یمسحوا علی العصائب والتساخین **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا اُنکو سردی ہوگئی جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپنے اُنکو حکم کیا مسح کرنے کا عمامہ اور موزون پر **عن** انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتوضأ وعلیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقدم راسہ ولم ینقض العمامۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکھا وضو کرتے ہوئے اور آپکے سر مبارک پر عمامہ قطریہ کا تھا (قطر ایک بستی ہے وہان کا بنا ہوا) تو آپنے اپنا ہاتھ عمامہ کے نیچے لیجاکر سر کے سامنے کی جانب پر مسح کیا اور عمامہ کو نہ توڑا **باب** غسل الرجل پاؤن دھونے کا بیان **عن** المستورد بن شداد قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک

اصابع رجلیہ بخنصرہ ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تھے تو اپنے پاؤن کی انگلیون کو ملتے تھے چھنگلیا سے **ف** امام احمد رح کی روایت مین ہے خلال کرتے تھے **باب المسح علی الخفین** موزون پر مسح کرنے کا بیان **ف** اہل سنت نے اسکے جواز پر اتفاق کیا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ مینے کسی سے اسکا انکار نہین دیکھا مگر امام مالک سے ایک روایت مین انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہین ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر ہین کرخی نے کہا جو اسکے جواز کا قائل نہ ہو اسپر کفر کا خوف ہے۔ امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہین ہے جب تک موزے نہ اتارے مسح کرتا چلا جاوے اور جمہور علما کے نزدیک مسافر کے واسطے تین دن رات اور مقیم کے واسطے ایک دن رات تک درست ہے پھر اتار کر پاؤن دھونا چاہیے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ یقول عدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فی غزوۃ تبوک قبل الفجر فعدلت معہ فاناخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبرز ثم جاء فسکبت علی یدیہ من الاداوۃ فغسل کفیہ ثم غسل وجھہ ثم حسر عن ذراعیہ فضاق کمّا جبتہ فاخرج یدیہ فاخرجھما من تحت الجبۃ فغسلھما الی المرفق ومسح برأسہ ثم توضأ علی خفیہ ثم رکب فاقبلنا نسیر حتی یجد الناس فی الصلوۃ قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی بھم حین کان وقت الصلوۃ ووجدنا عبد الرحمن قد رکع بھم رکعۃ من صلوۃ الفجر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصف مع المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن بن عوف الرکعۃ الثانیۃ ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوتہ ففزع المسلمون فاکثر التسبیح لانہم سبقوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھم قد اصبتم او قد احسنتم ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک مین قبل فجر کے مین بھی آپکے ساتھ چلا آپنے اونٹ بٹھایا اور پائخانہ پھر اپھر آئے تو مینے چھاگل سے پانی ڈالا آپکے ہاتھ پر آپنے دونو پہونچون کو دھویا پھر مُنہ کو دھویا پھر آپنے دونو ہاتھ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستینین تنگ تھین اس واسطے آپنے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیے اور دونو ہاتھون کو دھویا کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پھر سوار ہوئے اور ہم چلے جب ہم آئے تو ہمنے لوگون کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہون نے امام بنایا تھا عبد الرحمن بن عوف کو اور عبد الرحمن نے نماز شروع کردی تھی معمولی وقت پر (یعنے جس وقت آپ نماز فجر کی پڑھا کرتے تھے وہ وقت آیا تو صحابہ نے نماز شروع کردی) اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے فجر کی دو رکعتون مین سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کے ساتھ صف مین شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے پڑھی پھر عبد الرحمن نے سلام پھیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی پڑھنے کو کھڑے ہوئے مسلمان گھبرا گئے اس وجہ سے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑھ لی تو انہون نے تسبیح کہنی شروع کی **ف** اس خیال سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کردین

ہم پھر آپکے پیچھے پڑھ لیوین **ت** جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم نے ٹھیک کیا یا اچھا کیا **ف** اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جب نماز کا وقت ہوجاوے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے دوسری افضل کی اقتدا کمتر کے پیچھے درست ہے تیسری پیغمبر کی اقتدا اپنے امتی کے پیچھے درست ہے بزار نے ابوبکر صدیق رضؓ سے مرفوعاً روایت کیا کہ کوئی نبی نہیں مرا جب تک اُسکا امام ایک امتی اُسکا نہ ہوگیا چوتھی سبوق جب اُنہوں کہ امام سلام پھیر چکے علی ہذا۔ سوا اس مقام کے اور ایک امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور کہیں ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑھی ہو **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح ناصیتہ وذکر فوق للعمامۃ وفی روایۃ اخری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین وعلی ناصیتہ وعلی عمامتہ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت میں ہے کہ مسح کرتے تھے آپ موزوں پر اور پیشانی پر اور عمامے پر **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی رکبۃ ومعی اداوۃ فخرج لحاجتہ ثم اقبل فتلقیتہ بالاداوۃ فافرغت علیہ فغسل کفیہ ووجھہ ثم اراد ان یخرج ذراعیہ وعلیہ جبۃ من صوف من جباب الروم ضیقۃ الکمین فضاقت فادرعہما ادراعاً ثم اھویت الی الخفین لانزعہما فقال دعہما فانی ادخلت القدمین الخفین وھما طاھرتان فمسح علیہما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سواروں میں سے میرے ساتھ ایک چھاگل تھی آپ حاجت کو جاکر آئے میں چھاگل لیکر پہونچا اور پانی ڈالا آپنے دونو پہونچوں کو اور مُنہ کو دھویا پھر باہیں نکالنا چاہیں اور آپ ایک اُونی جبہ رومی کے جبوں میں سے پہنے ہوئے تھے جسکی آستینیں تنگ تھیں تو ناچار آپکے اُن میں سے نہ نکل سکے آپنے نیچے سے نکال لیے پھر میں جھکا موزے آپکے پاؤں سے اُتارنے کو آپنے فرمایا چھوڑ دے موزوں کو میں نے انکو طہارت پر پہنا ہے **ف** موزوں پر مسح اُس وقت درست ہے جب پورا وضو کرکے باوضو انکو پہنے **ت** پھر آپنے موزوں پر مسح کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال تخلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر ھذہ القصۃ قال فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بھم الصبح فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاومی الیہ ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ رکعۃ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الرکعۃ التی سبق بھا ولم یزد علیہا شیئا قال ابو داؤد ابو سعید الخدری وابن الزبیر وابن عمر یقولون من ادرک الفذ من الصلوۃ علیہ سجدتا السھو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار پیچھے رہ گئے جماعت سے پھر بیان کیا یہ سب قصہ بعد اسکے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے ہیں فجر کی نماز میں جب اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا

آپنے اشارہ کیا پڑہا ئے جاؤ مغیرہ نے کہا پھر مینے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے ایک رکعت
پڑہی جب عبدالرحمن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ رکعت ادا کی جو عبدالرحمن پہلے پڑہ چکے
تھے اور کچھ زیادہ نہین کیا ابوداؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتھ طاق رکعتین پاوے مثلاً ایک رکعت یا تین رکعتین تو
ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے ہین وہ دو سجدہ کرے (سہو کے) مگر اکثر علماء کے نزدیک سجدہ سہو اس صورت
مین لازم نہین آتا **عن** عبدالرحمن بن عوف یسال بلالا عن وضوء النبی صلے اللہ علیہ وسلم
فقال کان یخرج یقضی حاجته فاتیه بالماء فیتوضا ویمسح علی عمامته وموقیه **ترجمہ** عبدالرحمن بن
عوف پوچھتے ہین بلال رضہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نکلتے ہین حاجت
کو جب حاجت سے ہو آتے پھر مین پانی لاتا آپ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزون پر **عن** ابی حماد عن
ابن عمرو بن جریر ان جریرا بال ثم توضا ومسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رایت رسول
اللہ صلے اللہ علیه وسلم یمسح قالوا انما کان ذلک قبل نزول المائدة قال ما اسلمت الا بعد نزول
المائدة **ترجمہ** ابوزرعہ بن عمرو سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ بجلی نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو مسح کیا موزون پر
اور کہا کیا وجہ ہے جو مین مسح نکروں مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا لوگون نے کہا یہ فعل آپ کا
قبل سورہ مائدہ کے اترنے کے ہوگا **ف** کیونکہ سورہ مائدہ آخر مین اتری ہے اور اسمین پاؤن دہونے کا حکم ہے
ت جریر نے کہا مین تو اسلام لایا بعد اترنے سورہ مائدہ کے **ف** تو یہ فعل آپ کا لامحالہ بعد سورہ مائدہ کے
نزول کے ہوا اس سے معلوم ہوا کہ سورہ مائدہ مین جو آیت پاؤن دہونے کی ہے وہ خاص اس صورت سے جب پاؤن
مین موزے نہ ہون اگر موزے ہونگے تو موزون پر مسح درست ہے بدلیل احادیث صحیحہ متواترہ کے۔ ابوزرعہ عمرو کے
بیٹے ہین اور عمرو جریر بن عبداللہ بجلی کے بیٹے ہین نام ابوزرعہ کا ہرم ہے یا عمرو یا عبداللہ یا عبدالرحمن یا جریر
ثقہ ہین تابعین مین سے اور انکے دادا جریر بن عبداللہ بجلی صحابی مشہور ہین ۵۱ سنہ مین انکا انتقال ہوا یا بعد
اسکے **عن** بریدة بن الحصیب اسلم ان النجاشی اهدی الی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم خفین اسودین
ساذجین فلبسهما ثم توضا ومسح علیهما **ترجمہ** بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بھیجے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو موزے سادے سیاہ آپنے انکو پہنا پھر وضو کیا اور مسح کیا ان موزون پر کہا ابوداؤد نے
اس حدیث کو صرف بصرہ والون نے نقل کیا ہے **عن** المغیرة بن شعبة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مسح
علی الخفین فقلت یا رسول اللہ انسیت فقال بل انت نسیت بهذا امرنی ربی **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزون پر مینے کہا یا رسول اللہ آپ بھول گئے آپنے فرمایا تو بھول گیا مجکو تو
ایسا ہی حکم کیا میرے مالک نے **باب** التوقیت فی المسح مسح کی مدت کا بیان **عن** خزیمة بن ثابت ان النبی

صلے اللہ علیہ وسلم قال المسح علی الخفین للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیہا وللمقیم یوم ولیلۃ قال ابوداؤد رواہ منصور
بن معتمر عن ابراھیم التیمی باسنادہ قال فیہ ولو استزدناہ لزادنا ترجمہ خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے موزوں کے مسح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر ہم آپ سے
زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے **عن** ابی بن عمارۃ قال یحیی بن ابوب وکان قد صلے مع رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم القبلتین انہ قال یا رسول اللہ امسح علی الخفین قال نعم قال یوما قال یوما قال ویومین
قال ویومین قال وثلاثۃ قال نعم وما شئت ترجمہ ابی بن عمارہؓ سے روایت ہے یحیے بن ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے (اور انہون نے دونو قبلون کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تھی) یا رسول اللہ مین
مسح کرون موزون پر آپ نے فرمایا ہان پھر یحیے نے کہا ایک دن تک آپ نے کہا ایک دن تک پھر یحیے نے کہا دو دن تک
آپ نے کہا دو دن تک پھر یحیے نے کہا تین دن تک آپ نے کہا ہان تین دن تک اور جہان تک تو چاہے کہا ابوداؤد
نے دوسری روایت مین یہ ہے کہ یحیے نے سات روز تک کہا اور آپ ہان فرماتے گئے اور یہی کہے گئے جہان تک تو چاہے
لیکن اسحدیث کی اسناد مین اختلاف ہے اور یہ روایت قوی نہین **ف** بلکہ صحیح وہی ہے جو مسلم نے شریح بن ہانی سے
روایت کیا کہ مینے حضرت علیؓ سے پوچھا موزون پر مسح کرنے کو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور
تین راتین مسافر کے واسطے مقرر کین اور ایک دن رات مقیم کے لیے اور روایت کیا اثرم نے سنن مین اور ابن خزیمہ اور
دارقطنی نے ابوبکرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی مسافر کے لیے مسح کرنے کی تین دن تین رات
تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک جب وضو کرکے موزے پہنے ہون خطابی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے۔ ترمذی اور
نسائی نے صفوان بن عسالؓ سے روایت کیا کہ جب ہم مسافر ہوتے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے موزے
نہ اتارنے کا تین دن تین رات تک مگر جنابت سے لیکن پائخانہ یا پیشاب یا سونے سے موزے نکالنے کا حکم نہ کرتے کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** المسح علی الجوربین جراب پر مسح کرنے کا بیان **ف** قاموس مین ہے
جورب کہتے ہین پاؤن کے لفافہ کو جسکو ہندی مین جراب کہتے ہین مقصود اس سے یہ ہوتا ہے کہ پاؤن سردی سے بچے۔
عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین ترجمہ
مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابون پر اور جوتون پر **ف** مثلاً جوتا
جراب کے اوپر ہوگا تو مسح کیا ان دونو پر یا مراد یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبھی جرابون پر مسح کیا کبھی جوتون پر۔ کہا
ابوداؤد نے عبدالرحمن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہین کرتے تھے (اسلیے کہ یہ منکر ہے) مشہور بغیر سے یہ ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزون پر اور ابوموسےٰ اشعریؓ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے مسح کیا جرابون پر مگر اسناد اسکی متصل نہین ہے نہ قوی ہے البتہ جرابون پر مسح کیا ہے علیؓ بن ابیطالب اور

ابن مسعود اور براء بن عازب اور انس بن مالک اور ابو امامہ اور سہل بن سعد اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم نے اور منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے **عن** اوس بن ابی اوس الثقفی انہ رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتی کظامۃ قوم فتوضأ ومسح علی نعلیہ وقدمیہ وقال عباد رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتی کظامۃ قوم یعنی المیضاۃ ولم یذکر مسدد المیضاۃ والکضامۃ ثم اتفقا فتوضأ ومسح علی نعلیہ وقدمیہ **ترجمہ** اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کظامہ پر آئے کظامہ اُن کنوؤں کو کہتے ہیں جو ایک کے پاس ایک کھودی جاویں اور ہر ایک میں پانی جانے کی راہ دوسرے میں پھوڑ دی جاوے یہانتک کہ اخیر میں پانی زمین کے اوپر آجاوے) آپنے وضو کیا اور مسح کیا جوتوں پر اور پاؤں پر مسدد کی روایت میں کظامہ کا ذکر نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ وضو کیا اور مسح کیا دونو جوتوں اور دونو پاؤں پر **ف** بخاری نے کتاب الوضو میں ایک باب منعقد کیا ہے اور اُسکا ترجمہ اس لفظ سے کیا ہے باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین اور اسمیں حدیث عبداللہ بن عمر کی لایا ہے حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس ترجمہ کے تحت میں لکھتے ہیں اشار کیا بخاری نے اسکے ساتھ اُس چیز کی طرف جو روایت کی گئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ اُنہوں نے چپلوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی اور روایت کی گئی ہے اس باب میں حدیث مرفوع تخریج کی اسکی ابوداؤد وغیرہ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی لیکن ضعیف کہا ہے اسکو عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ نے ائمہ میں سے انتہی ما فی الفتح یہاں سے ثابت ہوا کہ حدیث باب ضعیف ہے لائق احتجاج نہیں **باب** کیف المسح موزوں پر کسطرح مسح کرنا چاہیے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین وفی روایۃ علی ظاہر الخفین **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے موزوں پر دوسری روایت میں یوں ہے مسح کرتے تھے موزوں کی پشت پر **ف** یعنے ظاہر پر باطن پر ظاہر سوزے کا وہ جانب ہے جو پاؤں کی پشت پر ہے اور باطن سوزے کا وہ جانب ہے جو تلوے کے نیچے ہے **عن** علی رضی اللہ عنہ قال لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاہر خفیہ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اگر دین قیاس پر ہوتا تو تلوؤں کا مسح پاؤں کے اوپر کے مسح سے مقدم ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے تھے موزوں کے ظاہر پر دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں ہمیشہ تلوؤں کا دھونا مقدم سمجھتا تھا یہانتک کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزوں کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے تیسری روایت میں یوں ہے اگر دین قیاس پر ہوتا تو تلوؤں کا مسح پاؤں کے اوپر کے مسح سے مقدم ہوتا حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں کے ظاہر پر چوتھی روایت میں یوں ہے میں تلوؤں کا مسح پاؤں کے اوپر کے مسح سے بہتر جانتا ہوں یہانتک کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُنکے اوپر مسح کرتے دیکھا کسیع نے کہا یعنے موزوں کے اوپر پانچویں روایت میں عبید خیر

یون ہی مینے حضرت علی رض کو دیکھا اُنھون نے وضو کیا تو دونو پاؤن کے اوپر کی جانب دھوئے اور کہا اگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح اعلی الخفین واسفلھما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے مینے وضو کرایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین تو آپنے مسح کیا موزون کے اوپر اور نیچے **کہا** ابوداؤد نے یہ حدیث منقطع ہی ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوۃ سے نہین سُنا **ف** ترمذی نے کہا یہ حدیث معلول ہے اور کہا پوچھا مینے ابازرعہ اور محمد بن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا حال ان دونونے کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے **باب** فی الانتضاح شرمگاہ پر پانی چھڑک لینے کا بیان **ف** وضو کے بعد تھوڑا سا پانی پاجامہ کے میانے پر چھڑک لیوے تاکہ قطرہ کا وسواس جاتا رہی یہ وسوسہ دور کرنے کی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھلائی **عن** سفیان بن الحکم الثقفی او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح **ترجمہ** سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرکے پانی چھڑک لیتے (اپنی شرمگاہ پر) کہا ابوداؤد نے بعضونے حکم بن سفیان کہا ہے بعضونے سفیان بن حکم کہا ہے **ف** ابن حبان نے کہا اُسکے دونو نام ہین اور راوی چوک گیا ہین اسکے نام مین اور اُسکے باپ کے نام مین منذری نے کہا اختلاف ہی کہ اُس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی یا نہین ابن عبدالبر نے کہا اس ہی ایک یہی حدیث مروی ہے وہ بھی مضطرب الاسناد ہے خطابی نے کہا مراد یہان پانی چھڑکنے سی یہ ہے کہ پانی سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈھیلون پر اکتفا کرتے تھے بعضونے کہا مراد یہ ہے کہ بعد استنجا کے تھوڑا سا پانی شرمگاہ پر چھڑک لینا وسوسہ دور کرنے کے لیے نووی نے کہا جمہور علما نے یہی مراد لیا ہے **عن** مجاھد عن رجل من ثقیف عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بال ثم نضح فرجہ **ترجمہ** مجاہد نے روایت کیا ایک شخص ثقفی سے (وہ حکم بن سفیان ہی) اُسنے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتا تھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے پیشاب کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر **عن** الحکم او ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم توضأ ونضح فرجہ **ترجمہ** حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہی اُسنے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پانی چھڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور دارقطنی نے روایت کیا زید بن حارثہ سے کہ اوائل زمانہ وحی مین جبرئیلؑ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکھایا اور نماز سکھائی تو جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر شرمگاہ پر چھڑک لیا **باب** ما یقول الرجل اذا توضأ وضو کے بعد کیا دعا پڑھے **عن** عقبۃ بن عامر قال کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعایۃ رعایۃ ابلنا فکانت علی رعایۃ الابل فروحتھا بالعشی فادرکت رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم یخطب الناس فسمعتہ یقول ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقوم فیرکع رکعتین یقبل علیہما بقلبہ وبوجھہ الا قد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود ھذہ فقال رجل من بین یدیہ التی قبلھا یا عقبۃ اجود منھا فنظرت فاذا ھو عمر بن الخطابؓ فقلت ما ھی یا ابا حفص قال انہ قال آنفا قبل ان تجئ ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقول حین یفرغ من وضوئہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الا فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل من ایھا

شاء۔ ترجمہ عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چرالے تھے یعنے اپنے اونٹون کو ایک دن میری باری تھی مین انکو لیکر چلا تیسرے پہر کو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہین مین نے سنا آپ فرماتے تھے کوئی تم مین سے ایسا نہین ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑا ہو کر دو رکعتین پڑھے دل لگا کر نگاہ نیچے کیے ہوئے ف یعنے دل کو بھی متوجہ رکھے اور منہ کو بھی ادھر اُدھر نہ پھیرے نیچے دیکھتا ہے غرض یہ ہے کہ قلب بھی خشوع و خضوع ہو اور اعضا سے بھی ت مگر جنت اُسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے مینے کہا واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص تیرے سامنے تھا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپنے بیان کیا وہ اس سے بھی بڑھ کے تھا مینے دیکھا تو وہ عمر بن خطابؓ تھے مینے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی) اُنھون نے کہا ابھی تیرے آنے سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو وضو کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین (ترمذی) ت مگر قیامت کے روز اُسکے واسطے آٹھون دروازے جنت کے کھلے ہونگے جس دروازے سے چاہے جاوے ف نسائی اور حاکم کی روایت مین اتنا اور ہے سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پوری دعا کے معنے یہ ہین۔ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین (نہ ذات مین نہ صفات مین نہ اُسکا کسی کو علم ہے نہ اُسکی سی کسی کو قدرت ہے نہ اُسکی طرح کوئی سنتا ہے نہ اُسکی طرح کوئی دیکھتا ہے) اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے ہین اور اُسکے بھیجے ہوئے ہین اے اللہ تو مجھکو توبہ کرنے والون مین سے کر اور پاک ہونے والون مین سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک تیرے ہی لئے ہے تیرا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے اور تجھ سے معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تجھ سے۔ دوسری روایت مین ابوداؤد کے اونٹون کے چرالے کا ذکر نہین ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر اپنی آنکھ آسمان کی طرف اُٹھاوے اور کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک ف آنکھ آسمان کی طرف اٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا مالک اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانون کے اوپر عرش پر ہے اُسکی طرف توجہ ہو جاوے **باب** الرجل یصلے الصلوات بوضوء

واحد کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان **عن** ابی اسد محمد بن عمرو قال سالت انس بن مالک عن الوضوء فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا لکل صلوۃ وکنا نصلی الصلوات بوضوء واحد **ترجمہ** محمد بن عمرو نے پوچھا انس بن مالک رض سے وضو کا حال اُنہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تہے اور ہم لوگ کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہا کرتے تہے **عن** بریدۃ بن الحصیب الاسلمی قال صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال لہ عمر انی رایتک صنعت شیئا لم تکن تصنعہ قال عمدا صنعتہ **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پانچ نمازون کو ایک وضو سے پڑہا اور مسح کیا موزون پر حضرت عمر رض نے اُنسے کہا مینے آج آپ کو وہ کام کرتے دیکھا جو کبھی آپ نہین کرتے تہے (یعنے ایک وضو سے کئی نماز پڑہنا حالانکہ ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لیئے وضو کرتے تہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جان بوجھ کر یہ کام کیا ہے (تاکہ میری اُمت پر آسانی ہو) **باب** تفریق الوضوء وضو مین کہین خشک رہ جانے کا بیان **عن** انس ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد توضا وترک علی قدمہ مثل موضع الظفر فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس وضو کرکے اور ایک ناخون برابر اُسنے سوکھا چھوڑ دیا تہا اپنے پاؤن مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچھی طرح وضو کر کہا ابوداؤد نے یہ حدیث معروف نہین ہے صرف ابن وہب نے اسکو روایت کیا اور حضرت عمر رض سے بہی ایسا ہی مروی ہے اُمین یہ ہے لوٹ جا اچھی طرح وضو کر **عن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا یصلی وفی ظہر قدمہ لمعۃ قدر الدرہم لم یصبہا الماء فامرہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یعید الوضوء والصلوۃ **ترجمہ** بعض صحابہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا نماز پڑہتے ہوئے اور اُسکے پاؤن مین ایک درم برابر سوکہا رہگیا تہا آپنے اُسکو حکم کیا وضو اور نماز لوٹانے کا **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے **باب** اذا شک فی الحدث حین یتوضا وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی شکی الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم الرجل یجد الشیء فی الصلوۃ حتی یخیل الیہ فقال لا ینفتل حتی یسمع صوتا او یجد ریحا **ترجمہ** عبد اللہ بن زید نے شکایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آدمی کو کبھی نماز مین ایسا شبہ ہوتا ہے کہ گویا وضو اسکا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز نہ توڑے جبتک آواز نہ سُنے یا بو نہ سونگہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الصلوۃ فوجد حرکۃ فی دبرہ احدث او لم یحدث فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کو نماز مین سرین کے اندر کچہ حرکت معلوم ہو پھر یقین نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو وہ نماز نہ توڑے جبتک

صلی اللہ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے **باب** الوضوء من القبلۃ عورت کے بوسہ لینے سے وضو نہین ٹوٹتا **عن** عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قبلھا ولم یتوضا ترجمہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پیار کیا پھر وضو نہین کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منقطع ہے ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ رضؓ سے نہین سنا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل امرأۃ من نسائہ ثم خرج الی الصلوۃ ولم یتوضا قال عروۃ فقلت لھا من ھی الا انت فضحکت ترجمہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کو بوسہ دیا پھر نماز کو نکلے اور وضو نہین کیا عروہ نے کہا مینے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا وہ بی بی کون ہے گی سوا تمہارے تو وہ ہنسنے لگین۔ کہا ابو داؤد نے یحیے ابن سعید القطان نے ایک شخص سے کہا تو مجھ سے نقل کر یہ دونو حدیثین ضعیف ہین ایک تو یہ حدیث اعمش کی حبیب سے بوسے کے باب مین دوسری مستحاضہ کے باب مین ثوری نے کہا حبیب نے ہمسے صرف عروہ مزنی سے حدیث بیان یعنے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث بیان نہین کی۔ کہا ابو داؤد نے لیکن حمزہ زیات نے حبیب سے انہون نے عروۃ بن الزبیر سے انہون نے عائشہ رضؓ سے ایک حدیث صحیح نقل کی ہے **باب** الوضوء من مس الذکر ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان **عن** عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان ومن مس الذکر فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انھا سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من مس الذکر فلیتوضا ترجمہ عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے مین مروان بن الحکم (جو حاکم تہا مدینہ کا پھر آخر میں خلیفہ ہو گیا بنی امیہ مین سے تہا) پاس گیا اور ہمنے بیان کیا اُن چیزون کو جن سے وضو ٹوٹتا ہے مروان نے کہا کہ ذکر سے بھی عروہ نے کہا یہ مجھے معلوم نہین مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان رضؓ نے خبر دی اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تہے آپ جو مس کرے اپنے ذکر کو وہ وضو کرے **ف** یہی قول ہے احمد اور شافعی رح اور مالک رح کا اور حق یہ ہے کہ یہ حکم استحبابی ہے نہ وجوبی اور وضو نہ کرنا رخصت ہے **باب** الرخصۃ فی ذلک ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** طلق بن علی قال قدمنا علی نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجاء رجل کانہ بدوی فقال یا نبی اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضا فقال ھل ھو الا مضغۃ منہ او قال بضعۃ منہ ترجمہ طلق بن علیؓ سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایک شخص آیا گویا بدو تہا اور پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اے نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چھوئے اپنے ذکر کو بعد وضو کے آپنے فرمایا نہین ہے ذکر مگر ایک مچھ یا ٹکڑہ اُسکے بدن کا **ف** یعنے جیسے اور بدن چھونے سے وضو نہین جاتا ویسے ہی ذکر کے بھی چھونے سے وضو نہین جاتا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضون نے بسرہ کی حدیث کو ترجیح دی ہے بعضون نے طلق کی حدیث کو (ولناس فیما یعشقون مذاہب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا مسلک اور طریقہ ہے

عامل بالحدیث کو گنجایش ہے وسعت اور راحت کی وقت بشر کی حدیث پر عمل کرے وقت اور ضرورت کو وقت طلق کی
حدیث پر چلے صحابہ بھی مختلف رہے اس مسئلہ مین بعض قائل تھے اس امر کے کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے جیسے جابرؓ اور ابوہریرہؓ
اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور زید بن خالدؓ اور ابن عباسؓ وغیرہم بعض کہتے تھے وضو لازم نہین آتا جیسے حضرت علیؓ
اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہوا اللہ ان سب سے **باب** الوضوء من لحوم الابل اونٹ کی گوشت
کھانے سے وضو لازم ہونے کا بیان **عن** البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الوضوء
من لحوم الابل فقال توضأوا منها وسئل عن لحوم الغنم فقال لا توضأوا منها وسئل عن الصلوة فی مبارک
الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانها من الشیاطین وسئل عن الصلوة فی مرابض الغنم فقال صلوا
فیها فانها برکة ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کی گوشت کھاکر وضو
کرنے سے آپ نے فرمایا وضو کرو اُس سے اور سوال ہوا اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ مین نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑھو اونٹون
کے بیٹھنے کی جگہ مین وہ شیطانون کی جگہ ہے **ف** یعنے اونٹ شریر ہوتے ہین ایسا نہ ہو یہ نماز پڑھتا ہوا وہ اُٹھنے
حرکت کرین یہ دب جاوے یا مار کھاوے **ت** اور سوال ہوا بکریون کے رہنے کی جگہ مین نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑھو
وہان وہ برکت کی جگہ ہے **باب** الوضوء من مس اللحم النیّ وغسله کچے گوشت چھونے سے یا کچے گوشت دھونے
سے وضو لازم نہ آنے کا بیان **عن** ابی سعیدؓ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مر بغلام وهو یسلخ شاة فقال له
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنح حتی اریك فادخل یده بین الجلد واللحم فدحس بها حتی توارت الی
الابط ثم مضی فصلی للناس ولم یتوضأ قال ابو داود زاد عمرو فی حدیثه یعنی لم یمس ماء ترجمہ ابوسعیدؓ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک لڑکے پر جو کھال اُتار رہا تھا ایک بکری کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تو ہٹ جا مین بتاتا ہون آپنے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے اندر ڈالا اتنا کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ چلے اور نماز پڑھائی
اور وضو نہ کیا عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہے یعنے پانی سے نہ دھویا **باب** ترک الوضوء من مس المیتة مردے
کو چھوکر وضو نہ کرنے کا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة
والناس کنفتیه فمر بجدی اسک میت فتناوله فاخذ باذنیه ثم قال ایکم یحب ان هذا له وساق الحدیث
ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین گئے آرہے تھے عالیہ کے دیہات سے **ف** عالیہ وہ گاؤن ہین جو
مدینہ کے اطراف مین ہین بلندی کی طرف **ت** اور دونو طرف لوگ آپکے ساتھ ہمراہ مین ایک بکری کا بچہ دونو کان پوستہ
ملا آپنے اُسکے کان پکڑ کر اسکو اُٹھایا اور فرمایا کون شخص تم مین سے اسکو لینا چاہتا ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **ف**
صحیح مسلم مین پوری حدیث یون ہے حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ یہ بکری کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا
اُسکو ایک درم کے بدلے مین ملے صحابہؓ نے کہا ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کسی چیز کے بدلے مین ملے اور ہم کیا کرینگے اُسکو

ف اور سوال ہوا بکری کے گوشت کھاکر وضو کرنے سے آپنے فرمایا وضو کرو سے آخر حدیث تک

حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تہا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین یا ملے ہوئے ہین یا مفقود ہین یا کٹے ہوئے ہین تو بھلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مردہ ہے اُسمین جان نہین حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہے یعنے اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ ترکنارہ کرو اس واسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے + تمام ہوا پہلا پارہ سنن ابو داود کے بتیس پارون مین سے الحمد للہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ دوسرا اُسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے +

تم الجزء الاول ویتلوہ الجزء الثانی من تجزیۃ الخطیب رحمہ اللہ

فہرست ابواب پارۂ اول سنن ابو داود علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲	دیباچہ کتاب۔	۱۲	رات کو کسی برتن مین پیشاب کرلینے کا بیان۔	۲۰	جو پانی جو غسل کے چوہڑے کی جس نہین ہے	۳۵	ناک چھنکنے کا بیان۔
۴	ابو داود کا حال۔	۲۱		۲۱	ٹھہرے ہوئے پانی مین پیشاب کا بیان	۳۶	داڑہی کے خلال کا بیان۔
۵	تعریفات اقسام حدیث۔	″	جن مقاموں مین پیشاب کرنا منع ہے	″	کتے کے جوٹھے کا بیان۔	″	ماتھے پر مسح کرنے کا بیان۔
۶	تتمہ احوال ابو داود رح	۱۳	پاخانہ سے نکل کر کیا کہے۔	″	بلی کے جوٹھے کا بیان۔	″	پاؤن دھونے کا بیان۔
″	مصطلحات مترجم۔	″	استنجے کے وقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے۔	۲۲	عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنیکا بیان	۳۸	موزون پر مسح کرنے کا بیان۔
۷	سند کتاب۔	″		۲۳	اسکی ممانعت کا بیان۔	۴۰	مسح کی مدت کا بیان۔
۸	**کتاب الطہارۃ**	″	پاخانہ کے وقت پردہ پوشی کرنا	″	سمندر کے پانی سے وضو کرنیکا	۴۱	جراب پر مسح کرنے کا بیان
″	حاجت کو واسطے تنہائی کی جگہ مین جانا۔	۱۴	جن چیزون سے استنجا کرنا منع ہے	″	نبیذ سے وضو کرنیکا بیان۔	۴۲	موزون پر کس طرح مسح کرنا چاہیے
″	پیشاب کے لیے جگہ ڈہونڈنے کا بیان	۱۵	پتھرون سے استنجا کرنے کا بیان	۲۴	پیشاب یا پاخانہ لگا ہو تو پہلے حاجت سے فارغ ہوکر پھر نماز پڑہے	۴۳	استرسگاہ پر پانی چھڑک لینے کا بیان
″	پاخانہ مین جانے کا وقت کیا کہے۔	″	پاکی کا بیان۔			″	وضو کے بعد کیا دعا پڑہے۔
۹	پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے	″	پانی سے استنجا کرنے کا بیان	۲۵	وضو کے واسطے کتنا پانی کافی ہے	۴۵	نفلی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان
		۱۶	استنجے کے بعد ہاتھ زمین پر رگڑنا	۲۶	وضو مین اسراف کا بیان۔	″	وضو مین کہین خشک ہجانے کا بیان
۱۰	اسکی اجازت کا بیان۔	″	مسواک کا بیان۔	″	وضو پورا کرنے کا بیان۔	″	جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے
″	پاخانہ کے وقت ستر کیسے کھولے	۱۷	کس طرح مسواک کرے۔	۲۷	کانسی کے برتن مین وضو کا بیان	۴۶	عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہین ٹوٹتا
″	پاخانہ مین باتین کرنا مکروہ ہے	″	ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے	″	وضو کے شروع مین بسم اللہ کہنے کا بیان	″	ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان
″	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا	″	مسواک کا دھونے کا بیان۔	″	جو شخص کہ کلی نہ کرے وضو پر تین مرتبہ پانی ڈالے	″	ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان
۱۱	بغیر طہارت کے ذکر الٰہی کا بیان۔	۱۸	مسواک پیدائشی سنت ہے	۲۸	آنحضرت صلعم کے وضو کا بیان	۴۷	اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو لازم ہونے کا بیان۔
″	جس انگوٹہی پر اللہ کا نام ہو اُسے پاخانہ مین نہ لے جایئے۔	″	جو رات کو بیدار ہوکر مسواک کرے	۳۴	تین تین بار وضو کرنے کا بیان		
″	پیشاب سے پاکی کا بیان۔	۱۹	وضو کا فرض ہونا۔	۳۵	دو دو بار وضو کرنے کا بیان۔	″	کچے گوشت چھونے سے یا دھونے سے وضو لازم نہ آنے کا بیان۔
″	کہڑے ہوکر پیشاب کا بیان۔	″	وضو پر وضو کرنے کا بیان۔	″	ایک ایک بار وضو کرنیکا بیان	″	مردہ کو چھوکر وضو کرنے کا بیان
		″	پانی کا بیان۔	″	کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین جدائی کرنیکا بیان یہ روایت ضعیف ہے		تمت
		۲۰	بیر بضاعہ کا بیان۔				

الجزء الثانی

پارۂ دوسرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **باب** فی ترک الوضوء مما مست النار آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم نہ آنا **ف** ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کھانے سے وضو جاتا رہتا تھا بعد اُسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا مگر اونٹ کی گوشت کھانے سے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے **عن** ابن عباس رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلے ولم یتوضا **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال صفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فام بجنب فشوی واخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بھا منہ قال فجاء بلال فاذنہ بالصلوۃ قال فالقی الشفرۃ وقال مالہ ترتب یداہ وقام یصلی زاد الانباری وکان شاربی وفی فقصہ علی سواک او قال اقصہ لک علی سواک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے میں مہمان گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپنے حکم کیا بکری کی ایک ران بھوننے کا وہ بھونی گئی اور آپ چھری لیکر میرے لیئے گوشت کاٹ رہے تھے اتنے میں بلال رض آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپنے چھری ڈالدی اور کہا کیا ہو گیا اسکو خاک آلودہ ہوں ہاتھ اُسکے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے انباری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میری مونچھیں بڑھ گئی تھیں آپنے ایک سواک مونچھوں کے تلے رکھکر انکو کتر دیا **عن** ابن عباس رض قال اکل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلے **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پھر نیچہ لیا اپنا ہاتھ فرش سے جو آپکے نیچے بچھا ہوا تھا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے **عن** ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم انتھش من کتف ثم صلی ولم یتوضا **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دست میں سے کچھ گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **عن** جابر ابن عبد اللہ یقول قربت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزا ولحما فاکل ثم دعا بوضوء فتوضا بہ ثم صلے الظھر ثم دعا بفضل طعامہ فاکل ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپنے کھایا بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا **عن** جابر قال کان اخر الامرین من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہ تھا کہ آپ آگ کی پکی ہوئی چیزوں سے وضو نہیں کرتے تھے کہا ابو داؤد نے یہ خلاصہ ہے حدیث اول کا **عن** عبید بن ثمامۃ المرادی قال قدم علینا مصر عبد اللہ بن الحرث بن جزء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یحدث

فی مسجد مصر قال لقد رایتنی سابع سبعة او سادس ستة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دار رجل فمر بلال فنادا ہ بالصلوٰة فخرجنا فمررنا برجل وبرمته علی النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطابت برمتك قال نعم بابی انت وامی فتناول منها بضعة فلم یزل یعلکها حتی احرم بالصلوٰة وانا انظر الیه **ترجمہ** عبید بن ثمامۃ المرادی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن حارث بن جزء مصر مین ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تھے مسجد مین اُنہون نے کہا مجھ سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمی تھے یا چھ ایک گھر مین اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم سب نکلکر رستہ مین ایک شخص پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر چڑہی ہوئی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولا ہان میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون آپنے اُس گوشت مین سے ایک ٹکڑہ لیا اور اسکو چباتے رہے یہان تک کہ تکبیر کہی نماز کی اور مین دیکھہ رہا تھا **باب** التشدید فی ذلك آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الوضوء مما انضجت النار **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم ہوتا ہے اُس کھانے سے جو آگ سے پکایا جاوے **عن** ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ انه دخل علی ام حبیبة فسقته قدحا من سویق فدعا بماء فتمضمض فقالت یا ابن اختی الا توضأ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال توضؤا مما غیرت النار او قال مما مست النار **ترجمہ** ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے وہ ام المؤمنین ام حبیبہؓ پاس گئے اُنہون نے ایک پیالہ ستو کا انکو پلایا پھر ابوسفیان نے پانی منگاکر کلی کی ام حبیبہؓ نے کہا وضو کیون نہین کرتا اے بھانجے میرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اُن کھانون سے جو آگ سے پکے ہون **باب** فی الوضوء من اللبن دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان **عن** ابن عباسؓ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض ثم قال ان له دسما **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگاکر کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہے **باب** الرخصة فی ذلك اس باب مین رخصت کا بیان **عن** انس بن مالکؓ یقول ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فلم یتمضمض ولم یتوضأ وصلے قال زید دلنی شعبة علی هذا النبیذ **ترجمہ** انس بن مالکؓ کہتے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ پیکر کلی کر ڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بھی درست ہے **باب** الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی فی غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل امراة رجل من المشرکین فحلف ان لا انتهی حتی اهریق دما فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المهاجرین ورجل من الانصار

فقال کونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المهاجری وقام الانصاری یصلی فاتی
الرجل فلما رای شخصه عرف انه ربیئة للقوم فرماه بسهم فوضعه فیه فنزعه حتی رماه بثلاثة
اسهم ثم رکع وسجد ثم انتبه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب فلما رای المهاجری ما بالانصاری
من الدم قال سبحان الله الا انتبهتنی اول ما رمی قال کنت فی سورة اقرؤها فلم احب ان اقطعها

ترجمہ جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ ذات الرقاع مین ایک شخص نے
کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُسنے قسم کہائی مین بازنہ آونگا جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ
کرونگا تو وہ ڈہونڈتے نکلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک منزل مین اُترے اور فرمایا کون ہماری
حفاظت کریگا ایک شخص مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپنے فرمایا جاؤ گہاٹی کے سرے پر رہو دونو آدمی گہاٹی کے
سرے پر پہونچے وہان جاکر مہاجر لیٹ رہا اور انصاری کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے وہ شخص آیا اور اُسنے دیکہہ کر پہچانا یہ
محافظ ہے قوم کا اُسنے ایک تیر مارا وہ اُنکے لگا انہون نے نکال لیا یہان تک کہ اُسنے تین تیر ماری اُس وقت اُنہون نے
رکوع اور سجدہ کرکے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اُس شخص کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہوگئے تو وہ بہاگ گیا
مہاجر نے انصاری سے پوچھا تو نے پہلے تیر مین کیون نہ مجہے ہوشیار نہین کیا انصاری بولا مین ایک سورت پڑہ رہا تہا
میرا جی نہ چاہا توڑنے کو **ف** سبحان اللہ نماز مین اگر خضوع خشوع ہو تو ایسا ہو جب دشمن نے اونے صحابیون کا یہ حال تہا
تو اجلہ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہین ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب**
فی الوضوء من النوم سونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم شغل عنها لیلة فاخرها حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم رقدنا
ثم خرج علینا فقال لیس احد ینتظر الصلوة غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک شب دیر کی عشا کی نماز مین یہان تک کہ ہم سو رہے مسجد مین پہر جاگے پہر سو رہے پہر جاگے پہر سو رہے پہر رسول اللہ صلعم
نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اور کوئی نماز کا انتظار نہین کرتا **ف** پہر آپنے نماز پڑہی عشا کی اور صحابہؓ نے بہی پڑہی مگر وضو
نکیا **عن** انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الاخرة حتی تخفق رؤسهم ثم یصلون
ولا یتوضأون **ترجمہ** انس رضؓ سے روایت ہے کہ کہتے ہین صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تہے عشا کی نماز کا یہانتک کہ
جہک جاتے تہے سر اُنکے (یعنے بیٹہے بیٹہے سو جاتے تہے) پہر نماز پڑہتے تہے اور وضو نہین کرتے تہے **عن** انس بن مالکؓ
قال اقیمت صلوة العشاء فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان لی حاجة فقام یناجیه حتی نعس القوم او بعض
القوم ثم صلی بهم ولم یذکر وضوءا **ترجمہ** انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے مین ایک
شخص کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ مجہے آپ سے کچہ کہنا ہے اور آپ سے سرگوشی کرنے لگا یہان تک کہ لوگ سو گئے بعض لوگ سو گئے

پھر آپنے نماز پڑہی اُن لوگون کے سانہ اور وضو کا ذکر نہین کیا **عن** ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یسجد وینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ قال فقلت لہ صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال انما الوضوء علی من نام مضطجعا او دعثمان وھناد فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تہے اور سو جاتے تہے یہان تک خراٹون کی آواز آتی تہی پہر نماز پڑہتے تہے اور وضو نہین کرتے تہے ایک بار مینے کہا آپنے نماز پڑہی اور وضو نہین کیا حالانکہ آپ سو گئے تہے آپنے فرمایا وضو اُس شخص پر لازم آتا ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے عثمان اور ہناد کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کیونکہ جب کروٹ پر لیٹ کر سوویگا تو اُسکے جوڑ ڈہیلے ہو جاوینگے **ف** اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جانے کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے سے وضو نہین ٹوٹتا مگر چونکہ سونے مین احتمال ہے حدث ہو جانے کا اس واسطے وضو لازم آتا ہے یہ جب ہے کہ کروٹ پر سووے لیٹ کر یا چت سووے۔ اگر بیٹھے بیٹھے یا کہڑے کہڑے یا رکوع یا سجدہ مین سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ کہا ابو داؤد نے وضو اُس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے یہ حدیث منکر ہے **ف** یعنے ثقات نے ایسا نقل نہین کیا **ت** نہین روایت کیا اسکو یزید دالانی نے قتادہ سے اور حدیث مین ہی اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباسؓ ہی سے روایت کی مگر اُسمین یہ مضمون نہین ہے ابن عباسؓ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم محفوظ ہین اُس خواب سے جیسا لوگ خواب کرتے ہین **ف** یعنے جس طرح لوگون کو غفلت ہو جاتی ہے سونے مین ویسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہوتی تہی **ت** اور حضرت عائشہؓ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دو نو آنکہین سوتی ہین پر دل نہین سوتا شعبہؓ نے کہا قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثین سُنی ہین ایک حدیث یونس بن متی دوسری حدیث ابن عمر صلوۃ مین تیسری حدیث القضاۃ ثلثۃ چوتہی حدیث ابن عباس حدثنی رجال مرضیون منہم عمر ارضاہم عندی عمر **ف** اور یہ حدیث بہی قتادہ کی ابی العالیہؓ سے ہی تو یہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث مین کہ منقطع ہی **ف** کہا ابو داؤد نے مینے یہ حدیث یزید دالانی کی احمد بن حنبلؒ سے بیان کی اُنہون نے مجھے جہڑک دیا اس معاملے کو بڑا سمجھکر **ف** اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اُسکے بیان مین گناہ لازم آوے **ت** اور کہا یزید دالانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس گیا اور کچہہ اعتبار نہین کیا اس حدیث کا **عن** علی بن ابی طالبؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ **ترجمہ** علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈانٹ گویا آنکہین ہین (یعنے جب تک آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے اختیار مین رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے **باب** فی الرجل یطأ الاذی برجلہ آدمی نجاست پر چلکر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال عبد اللہ کنا لا نتوضأ من موطئ ولا نکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** شقیقؒ سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا ہم نہین دہوتے تہے پاؤن راستہ مین چلکر (یعنے اُسی

طرح نماز پڑھ لیتے پاؤن نہ دھوتے سبحان اللہ ہمارے دین مین کیا آسانی ہے) اور نہین سمیٹتے تھے بالون کو اور نہ کپڑون کو نماز مین (گرد و غبار سے بچانے کے لیے) **باب** من یحدث فی الصلوۃ نماز مین وضو ٹوٹ جانے کا بیان

عن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا نفسا احدکم فی الصلوۃ فلینصرف ولیعد الصلوۃ ترجمہ علی ابن طلق سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پھسکی مارے کوئی تم مین سے نماز مین تو چاہیئے کہ لوٹے اور وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المذی مذی کے بیان مین **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے وقت نکلتا ہے اور اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ و کنار اور دواعی جماع کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کبھی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجل مذاء فجعلت اغتسل حتی تشقق ظھری فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم او ذکر لہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تفعل اذا رایت المذی فاغسل ذکرک وتوضا وضوءک للصلوۃ فاذا نضخت الماء فاغتسل **ترجمہ** حضرت علی رضؓ سے روایت ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو مین غسل کیا کرتا یہانتک کہ پیٹھ پھٹ گئی (یعنے پانی کی سردی سے نہاتے نہاتے پشت کی کھال تڑخ گئی جیسے ہاتھ پاؤن سردی مین پھٹ جاتے ہین) تو پوچھا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہ کر جب مذی نکلے تو ذکر کو دھو ڈال اور وضو کر لے جیسے نماز کے واسطے وضو کرتے ہین اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر

عن المقداد بن الاسود ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امرہ ان یسال لہ رسول اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اھلہ فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ولیتوضا وضوءہ للصلوۃ **ترجمہ** حضرت علی رضؓ نے مقداد بن اسودؓ کو حکم کیا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر کوئی شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نکل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نکاح مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین (حضرت فاطمہ زہرا رضؓ) اس وجہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے مین مقداد نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسی کو تم مین سے ایسا ہو (یعنے مذی نکل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کر لے جیسا نماز کے لیے وضو ہوتا ہے دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دھو ڈالے اور ابن اسحٰق کی روایت مین فوطون کا ذکر نہین ہے **عن** سہل بن حنیف قال کنت الفی من المذی شدۃ وکنت اکثر منہ الاغتسال فسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال انما یجزیک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ فکیف بما یصیب ثوبی منہ قال یکفیک بان تاخذ کفا من ماء فتنضح بھا من ثوبک حیث تری انہ اصابہ **ترجمہ** سہل بن حنیف سے

روایت ہی مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تہی مین اکثر نہایا کرتا تہا آخر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سکو پوچھا
آپنے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا کافی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کپڑے مین جو لگ جاوے اُسکو کیا کرون آپنے فرمایا
ایک چلو پانی لے کر اُسپر چھڑک دے جہان پر تجھے معلوم ہو کہ مذی لگ گئی ہے **عن** عبداللہ بن سعد الانصاری
قال سالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عما یوجب الغسل وعن الماء یکون بعد الماء فقال ذاک
المذی وکل فحل یمذی فتغسل من ذلک فرجک وانثییک وتوضا وضوئک للصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن
سعد انصاری سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اور جو
پانی بعد نہانے کے ذکر مین سے نکل آوے تو کیا کرے آپنے فرمایا اُسی کو مذی کہتے ہین ہر نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی
نکلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈال اور وضو کرلے جیسے نماز کے واسطے وضو ہوتا ہے **عن** حزام بن
حکیم عن عمہ انہ سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما یحل من امراتی وھی حائض قال لک ما
فوق الازار وذکر مواکلۃ الحائض ایضا وساق الحدیث **ترجمہ** حزام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا اُنہون
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب میری بی بی حائضہ ہو تو مجھے کیا درست ہے آپنے فرمایا بند سے اوپر
تجھے درست ہے **ف** یعنے بوسہ اور کنار اور مساس چھاتیون وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہین ہی **ف**
اور بیان کیا حائضہ کو ساتھ کہلانے کا اور ذکر کیا آخر حدیث تک **عن** معاذ بن جبل قال سالت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عما یحل للرجل من امراتہ وھی حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک
افضل **ترجمہ** معاذ بن جبل رض سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فائدہ اُٹھانا
درست ہی جب وہ حائضہ ہو آپنے فرمایا ازار کے اوپر مزہ اُٹھانا درست ہی اور اس سے بچنا افضل ہے۔ کہا ابو داؤد نے
یہ حدیث قوی نہین ہی اسکی اسناد مین بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہی **باب** فی الاکسال ذکر کو
فرج کے اندر ڈالنے سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہین **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
انما جعل ذلک رخصۃ للناس فی اول الاسلام لقلۃ الثیاب ثم امر بالغسل ونھی عن ذلک **ترجمہ** ابی بن کعب رض
سے روایت ہی ابتداء اسلام مین یہ رخصت تہی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہوتا تہا کپڑون
کی کمی کی وجہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرنے سے **ف** پہلے یون کہا کرتے تہے انما
الماء من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہوا احتلام سے بیداری کی حالت مین دخول
ہوتے ہی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہوا اور حدیث مذکور مین جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب بیان
کی گئی ہے وہ سمجھ مین نہین آتی ہے فلیتامل فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یفتون ان الماء
من الماء کانت رخصۃ رخصہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال

بعد ترجمہ ابی بن کعبؓ کہتے ہیں یہ جو فتوی دیا کرتے ہیں نہانا جب واجب ہوتا ہے کہ منی نکلے ایک رخصت تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتداء اسلام میں پھر آپ نے حکم کیا غسل کرنے کا بعد اسکے (بجرد دخول کے اگرچہ انزال نہ
ہو) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبھا الاربع والزق الختان بالختان
فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹھ جاوے عورت کی
چاروں شاخوں میں یعنے دو پنڈلیاں اور دو رانوں کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ سے ملجاوے (یعنے حشفہ
فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہوگیا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال الماء من الماء وکان ابوسلمۃ یفعل ذلک **ترجمہ** ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا پانی پانی سے ہے (یعنے غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے) اور ابوسلمہ ایسا ہی کرتے تھے **ف** انکے
نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہیں ہوا اور بعض صحابہؓ اسی طرف گئے ہیں جیسے سعد بن ابی وقاصؓ وغیرہ **باب**
فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کرسکتا ہے **عن** انسؓ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طاف
ذات یوم علی نسائہ فی غسل واحد **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن
اپنی تمام عورتوں کے پاس ہوکر آئے ایک ہی غسل سے **باب** الوضوء لمن اراد ان یعود جو شخص جنب ہو
اور پھر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کرلیوے **عن** ابی رافع ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم
علی نسائہ یغتسل عند ھذا وعند ھذا قال فقلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا واحدا قال
ھذا ازکی واطیب واطھر **ترجمہ** ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام
عورتوں پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہوکر ایک بار غسل کیوں نہیں
کرلیتے آپ نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنے ہر ایک جماع کے بعد غسل کرنا۔ کہا ابوداؤدؒ نے
یہ حدیث انسؓ کی اس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی
احدکم اھلہ ثم بدا لہ ان یعاود فلیتوضأ بینھما وضوءا **ترجمہ** ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرے پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کرلیوے
باب الجنب ینام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے **عن** عبد اللہ بن عمرؓ انہ قال ذکر
عمر بن الخطابؓ لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے بیان کیا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے آپ نے فرمایا وضو کرلیا کر اور شرمگاہ دھولیا کر
پھر سو رہا کر **باب** الجنب یاکل جنب کھانا کھاوے **عن** عائشۃؓ قالت ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم

کان اذا اراد ان ینام وھو جنب توضأ وضوءہ للصلوۃ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سونے کا قصد فرماتے حالت جنابت مین تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہین - دوسری روایت مین یون ہے و اذا اراد ان یاکل وھو جنب غسل یدیہ ثم اکل او شرب فرماتے کہانے کا حالت جنابت مین تو دونو ہاتہہ دہو ڈالتے **باب** من قال الجنب یتوضأ جنب کو کہانے وقت یا سونے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضأ یعنی وھو جنب **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانے کا یا سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنے حالت جنابت مین **عن** عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضأ **ترجمہ** عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کہانے یا پینے یا سونے وقت وضو کر لینے کی **ف** یعنے اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کہانا یا پینا یا سو رہنا درست ہے - کہا ابو داؤد نے (یہ اسناد منقطع ہے) یحیے بن یعمر اور عمار بن یاسر کی بیچ مین ایک شخص اور ہے اور حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو کہتے ہین جنب جب کہانے کا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** فی الجنب یؤخر الغسل جنب نہانے مین دیر کر سکتا ہے **عن** عضیف بن الحارث قال قلت لعائشۃ ارایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابۃ فی اول اللیل او فی اخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یجھر بالقرآن ام یخفت بہ قالت ربما جھر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ **ترجمہ** عضیف بن حارث سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ رضہ سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب مین یا آخر شب مین حضرت عائشہ رضہ نے کہا کبہی آپ غسل کرتے اول شب مین اور کبہی غسل کرتے آخر شب مین مینے کہا اللہ اکبر شکر ہے اس خدا کا جسنے کام آسان کیا پہر مینے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول شب مین وتر پڑہتے یا آخر شب مین حضرت عائشہ رضہ نے کہا کبہی آپ وتر پڑہتے تہے اول شب مین اور کبہی آخر شب مین مینے کہا اللہ اکبر شکر ہے اس خدا کا جسنے کام آسان کیا پہر مینے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن پکار کر پڑہتے یا آہستہ پڑہتے حضرت عائشہ رضہ نے کہا کبہی پکار کر پڑہتے اور کبہی آہستہ پڑہتے مینے کہا اللہ اکبر شکر ہے اس خدا کا جس نے کام آسان کیا **عن** علی بن ابی طالبؓ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب **ترجمہ** علیؓ

ابی طالبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جس مین صورت یا کتا یا جنب ہو **ف** خطابی نے کہا مراد فرشتون سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہین نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت مین جدا نہین ہوتے اس حدیث سے جنب کو غسل مین دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنون تک جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل مین تاخیر کی ہے اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو اور جانورون اور کھیتیون کے محافظت کے لیے بھی نہ ہو ورنہ درست ہے اور صورت سے مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چھت یا کپڑے پر اور بعضون نے خاص کیا ہے مجسم سے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب من غیر ان یمس ماء **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سو رہتے جنابت کی حالت مین بغیر نہائے ہوئے کہا ابو داؤد نے مجھ سے حسن بن علی واسطی نے بیان کیا کہا سُنا مینے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تھے یہ حدیث وہم ہے ابی اسحاق سے **ف** ترمذی نے کہا من غیر ان یمس ماء۔ یہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کی **باب** فی الجنب یقرأ جنب کلام اللہ نہ پڑھے **عن** عبد اللہ بن سلمۃ قال دخلت علی علیؓ انا ورجلان رجل منا ورجل من بنی اسد احسبتھما علیؓ وجھا وقال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم قام فدخل المخرج ثم خرج فدعا بماء فاخذ منہ حفنۃ فتمسح بھا ثم جعل یقرأ القران فانکروا ذلک فقال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یخرج من الخلاء فیقرئنا القران ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ او قال یحجزہ عن القران شئی لیس الجنابۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلمہؓ سے روایت ہے مین حضرت علیؓ پاس گیا اور دو آدمی میرے ساتھ اور تھے ایک بنی اسد مین سے شاید اور ایک ہم مین سے حضرت علیؓ نے اُن دونو آدمیون کو ایک طرف بیٹھا اور کہا تم قوی ہو نعد آور تو قوت کرو اپنے دین کے لیئے بعد اُسکے پائخانہ کو گئے وہان سے آکر پانی منگوایا اور ایک چلو سے مُنہ پونچھ کر قرآن پڑھنے لگے لوگون نے اُسکو برا جانا جب حضرت علیؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے نکلکر ہمکو قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور کوئی امر آپکو نہ روکتا قرآن سے سوا جنابت کے **باب** فی الجنب یصافح جنب مصافحہ کرے **عن** حذیفۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لقیہ فاھوی الیہ فقال انی جنب فقال ان المسلم لا ینجس **ترجمہ** حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنسے ملے تو انکی طرف جھکے یعنے مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حذیفہ نے کہا مین جنب ہون آپنے فرمایا مسلمان نجس نہین ہوتا یا مسلمان نجس نہین ہے **ف** یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اُس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہین ہوسکتا اسی واسطے جنب کے ساتھ ملنا بیٹھنا کھانا درست ہے **عن** ابی ھریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طریق من طرق المدینۃ وانا جنب فاخنست فذھبت فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت یا ابا ھریرۃ قال قلت انی کنت

ان المسلم لیس بنجس

جنبا فذکرت ان اجالسک علی غیر طہارۃ فقال سبحان اللہ ان المسلم لا ینجس قال وفی حدیث بشر ثنا حمید احدثنی بکر ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ مین مدینہ کے اور مین جنبی تھا مین پیچھے ہٹ گیا اور چلا گیا غسل کرکے پھر آیا آپنے پوچھا تو کہان تھا ای ابوہریرہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین جنب تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھون بغیر طہارت کے آپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہین ہوتا ف اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ جل جلالہ کے انما المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یون فرماتا فلا تمسوہم یعنے اُنسے مس نکرو حالانکہ یہ فرمایا وہ قریب نہ ہونگے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت مین بتون کو نجس فرمایا۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو رجس کہا تیسری آیت مین فرمایا۔ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ۔ اگر کافر نجس حقیقی ہوتا تو بدون دھوئے سے بھی پاک نہ ہوتا حالانکہ وہ مشرف اسلام سے پاک ہوجاتا ہے پر بعض علماء کے نزدیک مشرک حقیقۃ نجس ہے جیسے سور ابن عباس رضی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور حسن بصری سے مروی ہے جو مشرک سے مصافحہ کرے وہ دھوکرے بخاری مسلم نے روایت کیا عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحابون نے وضو کیا ایک مشرکہ عورت کی پہال سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت کہائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے ہی کافرون کی دعوت اور تحفون کو واللہ اعلم

باب الجنب یدخل المسجد جنب مسجد مین نہ جاوے **عن** عائشۃ تقول جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووجوہ بیوت اصحابہ شارعۃ فی المسجد فقال وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد ثم دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصنع لقوم شیئا رجاء ان ینزل فیہم رخصۃ فخرج الیہم بعد فقال وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو دیکھا اصحاب کے گہرون کے دروازے مسجد کی طرف ہین یعنے دروازے ان گہرون کے مسجد کی طرف ہین تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جاسکین اور ایک رخ والے دوسرے رخ والے مکانون مین مسجد سے ہوکر چلے جاوین آپنے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد سے پھیر دو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگون نے ابھی تک کچھ نہین کیا تھا اس امید سے کہ شاید اُنکے باب مین رخصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپنے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد کی طرف سے پھیر دو کیونکہ مسجد کو مین حلال نہین کرتا حائضہ اور جنب کے واسطے ف اور جب گہرون کا رخ مسجد کی طرف ہوگا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتین مسجد مین سے ہوکر ایک گہر سے دوسرے گہرون کو جاوینگے **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وہو ناس جنب بھولے سے نماز پڑہانے کو کھڑا ہوجاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی صلوۃ الفجر فاومی بیدہ

ان مکانکم ثم جاء وراسه یقطر فصلی بهم ترجمہ ابو بکرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کردی پھر ہاتھ سے اشارہ کیا تم سب اپنی جگہ پر رہو (اور آپ چلے گئے گھر مین) پھر آئے اور بالون سے آپکے پانی ٹپک رہا تھا آپ نہانا بھول گئے تھے اس واسطے نہاکر آئے بعد اسکے آپنے نماز پڑہائی دوسری روایت مین یہ ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تھے پھر جب آپنے دوبارہ آنکر نماز پڑہائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے فرمایا مین بھی آدمی ہون مجھے نہانے کی حاجت تھی تیسری روایت مین یون ہے ابوہریرہؓ سے کہ آپ کھڑی ہوئے مصلے مین اور ہمنے انتظار کیا تکبیر کا اتنے مین آپ چلے اور فرمایا تم اسی طرح جمے رہو چوتھی روایت مین یون ہے کہ آپنے تکبیر کہہ لی پھر اشارہ کیا لوگون کو بیٹھ جاؤ آپ گئے اور غسل کرکے آئے اور امام مالکؒ نے اس حدیث کو عطا بن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی تکبیر کہی آخر حدیث تک **عن** ابی هریرة قال اقیمت الصلوة وصف الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلے الله علیه وسلم حتی اذا قام فی مقامه ذکر انه لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع الی بیته فخرج علینا ینطف راسه قد اغتسل ونحن صفوف وهذا لفظ ابن حرب وقال عیاش فی حدیثه فلم ینزل قیامًا ننتظره حتی خرج علینا وقد اغتسل ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نماز کھڑی ہوئی اور لوگون نے صفین باندہ لین اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام مین کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا مینے غسل نہین کیا آپنے لوگون سے کہا تم یہین جمے رہو پھر آپ گھر مین گئے جب کھڑے آئے تو نہاکر آئے آپکے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف باندہے کھڑے تھے یہ ابن حرب کی روایت ہی عیاش کی روایت مین یون ہے ہم اسی طرح کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جب تک آپ نکلے تو غسل کرکے نکلے ❁

باب فی الرجل یجد البلة فی منامه آدمی سوکر جب اٹھے اور ازار مین تری دیکھے تو غسل کرے **عن** عائشة قالت سئل رسول الله صلے الله علیه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلامًا قال یغتسل وعن الرجل یری انه قد احتلم ولا یجد البلل قال لا غسل علیه فقالت ام سلیم المرأة ترى ذلك علیها غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی پوچھے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے کہ ایک شخص بیدار ہوکر تری دیکھے اور خواب یاد نہ ہو آپنے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو مگر تری نہ دیکھے آپنے فرمایا اسپر غسل نہین ہے ام سلیمؓ نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بھی مثل مرد کی دیکھے یعنے اسکو بھی احتلام ہوا اور تری پاوے کیا غسل اسپر لازم ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان عورتین تو جوڑا ہین مردون کی ف یعنے مثل مردون کی ہین خلقت اور طبیعت مین کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدا آفرینش مین **باب** المرأة ترى ما یرى الرجل عورت کو احتلام ہونے کا بیان **عن** ام سلیم الانصاریة وهی ام انس بن مالك قالت یا رسول الله ان الله عز وجل لا یستحیی من الحق ارایت المرأة اذا رات

في النوم ما يرى الرجل اتغتسل ام لا قالت عائشة فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فلتغتسل اذا وجدت الماء قالت عائشة فاقبلت عليها فقلت اف لك وهل ترى ذلك المرأة فاقبل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تربت يمينك يا عائشة ومن اين يكون الشبه **ترجمہ** ام سلیم نے جو ان ہین انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہین شرم کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے مین ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہین آپنے فرمایا ہان ضرور غسل کرے جب پانی ہو جو ہو حضرت عائشہ رضہ نے کہا مین ام سلیم پاس آئی اور کہا وائے ہے تجھکو کیا عورت کو بھی مثل مرد کی احتلام ہوتا ہے اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگے تیرے داہنے ہاتھ کو اے عائشہ **ف** یہ کلمہ زبان عرب مین موضوع ہے بد دعا کے لیے یعنے تجھپر محتاجی آوے اور فقیری مگر یہان پر مراد بد دعا نہین ہے بلکہ تعجب ہے **ت** پھر کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو ماں سی) **ف** یعنے کبھی بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے کبھی باپ کے اس سی معلوم ہوا کہ دونو کا نطفہ اسمین شریک ہوتا ہے جو غالب ہوا بچہ اسی کے مشابہ ہوا یہ مضمون مسلم کی روایت مین مصرح ہے **باب** مقدار الماء الذی یجزی به الغسل جتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے اسکا بیان **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من اناء واحد هو الفرق من الجنابة **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے **ف** فرق وہ برتن ہے جسمین سولہ رطل پانی آتا ہے اہل حجاز کے تین صاع اسمین آتے ہین یا بارہ مد قریب ساڑھے سات سیر پانی کے ہوا اسی روپیہ کے سیر سے۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ ایسے برتن سی غسل کیا کرتے جسمین اتنا پانی آتا یہ مقصود نہین کہ اسکو بھر کر پانی سے نہاتے یعنے وہ کل پانی غسل مین صرف کرتے ورنہ منافی ہوگا دوسری حدیث کے کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر آپ ایک صاع سے نہاتے ہونگے کبھی کسی وجہ سے ایک فرق سے بھی غسل کرتے ہونگے یا حضرت عائشہ رضہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونو ملکر ایک فرق سے نہاتے ہونگے جیسے کہا ابو داؤد نے سمع نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اسمین یہ ہے کہ مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونو ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تھا کہا ابو داؤد نے ابن عیینہ نے بھی مثل امام مالک کی روایت کیا ہے کہا ابو داؤد نے مینے احمد بن حنبل سی سنا کہتے تھے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذئب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (یہی صاع ہے اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث مین) اور جس نے کہا صاع آٹھ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابو داؤد نے کہا مین نے امام احمد رح سے سنا کہتے تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلون سی پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اس نے پورا دیا لوگون نے کہا

صیحانی (ایک قسم کی کھجور ہے مدینے مین) بہاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجھے معلوم نہین **باب** فی الغسل من الجنابة غسل جنابت کیونکر کرے **عن** جبیر بن مطعم انہم ذکروا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فافیض علی راسی ثلاثا واشار بیدیہ کلتیہما **ترجمہ** جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے صحابہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپنے فرمایا مین تو تین چلو اپنے سر پر ڈالتا ہون اور دونو ہاتھون سے اشارہ کیا **عن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشئ نحو الحلاب فاخذ بکفہ فبدا بشق راسہ الایمن ثم الایسر ثم اخذ بکفیہ فقال بہما علی راسہ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودہ نچوڑنے کا برتن پہر پانی اپنے ہاتھ مین لیکر سر کی داہنی جانب پر ڈالتے پہر بائین جانب پر پہر دونو ہاتھون سے پانی لیکر بیچ سر پر ڈالتے۔

ف حلاب اس حدیث مین حاء مہملہ سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے جسمین اونٹنی کا دودہ نچوڑا جاتا ہے بعضون نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاریؒ نے ترجمہ باب مین یہ بھی ذکر کیا ہے بعضون نے اسکو جلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن** جمیع بن عمیر احد بنی تیم اللہ بن ثعلبة قال دخلت مع امی وخالتی علی عائشة فسالتہا احدہما کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عائشة کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتوضا وضوءہ للصلوة ثم یفیض علی راسہ ثلث مرات ونحن نفیض علی رؤسنا خمسا من اجل الضفر

ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی ماں اور خالہ کے ساتہ حضرت عائشہؓ پاس گیا اُنمین سے ایک نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تہین اُنہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلے وضو کرتے تہے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہین پہر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تہے اور ہم پانچ بار ڈالتی تہین چوٹیون کے سبب سے

ف یعنے ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تہے اور چوٹیان بندہین رہتین تہین اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتی تہین تاکہ پانی خوب بالون کی جڑون مین پہونچ جاوے **عن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة قال سلیمان یبدا فیفرغ من یمینہ علی شمالہ وقال مسدد غسل یدیہ یصب الاناء علی یدہ الیمنی ثم اتفقا فیغسل فرجہ قال مسدد یفرغ علی شمالہ وربما کنت عن الفرج ثم یتوضا وضوءہ للصلوة ثم یدخل یدیہ فی الاناء فیخلل شعرہ حتی اذا رای انہ قد اصاب البشرة او انقی البشرة افرغ علی راسہ ثلاثا فاذا افاض فضلة صبہا علیہ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلے داہنے ہاتہ سے بائین پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت مین ہے دونو ہاتہ دہوتے برتن کو داہنے پر ڈالتے پہر شرمگاہ دہوتے مسدد کی روایت

مین ہے بائین ہاتہ پر پانی ڈالتے کبھی حضرت عائشہ رضنے شرمگاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا ہے پہر وضو کرتے
ہین جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہین پہر دونو ہاتہ برتن مین ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہوجاتا
کہ پانی تمام بدن پر پہونچ گیا یا بدن صاف ہوگیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر جسقدر پانی بچ رہتا اسکو اپنے اوپر
بہا لیتے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدا
بكفيه فغسلهما ثم غسل فرجه واقاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء
ويفيض الماء على راسه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضسے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ
کرتے پہلے دونو ہونچون کو دہوتے پہر جوڑون کو دہوتے (جیسے چڈہی اور کہنیان اور بغلین جہان اکثر میل
جم جاتا ہے یہ اُس صورت مین ہے جب حدیث مین مرافغہ ہو جو جمع ہے رفغ کی اور بعض نسخون مین مرافقہ ہے یعنی کہنیون
کو دہوتے مگر پہلا نسخہ صحیح ہے) اور اُن پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہوجاتے انکو دیوار پر ملتے پہر وضو شروع کرتے
اور اپنے سر پر پانی ڈالتے **عن** عائشة قالت لان شئتم لارينكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة **ترجمہ** حضرت عائشہ رضنے کہا اگر تم چاہو تو مین تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہاتہ کا نشان جلادون دیوار مین جہان آپ غسل کیا کرتے تہے جنابت کا **عن** ميمونة قالت وضعت
لرسول الله صلى الله عليه وسلم غسلا يغتسل به من الجنابة فاكفا الاناء على يده اليمنى فغسلها مرتين
او ثلاثا ثم صب على فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب بيده الارض فمضمض و
استنشق وغسل وجهه ويديه ثم صب على راسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل
فلم يرضها وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرت ذلك لابراهيم فقال كانوا لا يرون بالمنديل
باسا ولكن كانوا يكرهون العادة **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رضسے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے لیے نہانے کا پانی رکہا جنابت سے نہانے کے واسطے آپنے برتن کو جھکا کر داہنے ہاتہ پر پانی ڈالا دو بار یا تین بار
اسکو دہویا پہر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائین ہاتہ سے شرمگاہ کو دہویا پہر اپنا بایان ہاتہ زمین پر ملکر دہویا پہر
کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہ اور ہاتہ دہوئے پہر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اُسکے اُس مقام سے
جدا ہوکر اپنے پاؤن دہوئے مینے کپڑا دیا بدن پونچھنے کو آپنے نہ لیا **ف** اسلیئے کہ نہ پونچھنا افضل ہے یا
جلدی سکہ لینے یا وقت گرمی کا تہا تراوت اُس وقت اچھی معلوم ہوتی ہوگی یا اُس کپڑے مین کچھ شبہ ہوگا
نجاست کا اس سے پونچھنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی **ف** اور اپنے بدن سے پانی جہاڑنے لگے عمش
کہتے ہین مینے ابراہیم سے یہ بیان کیا انہون نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچھنا برا نہین سمجھتے تہے لیکن اسکی عادت
کر لینا برا جانتے تہے **عن** شعبة قال ان ابن عباس كان اذا اغتسل من الجنابة يفرغ بيده اليمنى

علی یدہ الیسری سبع مرار ثم یغسل فرجہ فنسی مرۃ کم افرغ فسألنی کم افرغت فقلت لا ادری فقال لا
ام لک ومایمنعک ان تدری ثم یتوضأ وضوءہ الصلوۃ ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطھر ترجمہ شعبہ رح سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رض جب غسل کرتے جنابت
کا داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے بائین ہاتھ پر سات بار پھر شرمگاہ دھوتے ایک بار وہ بھول گئے کی بار بائی ڈالا تو
مجھ سے پوچھا میں نے کتنی بار پانی ڈالا میں نے کہا مجھے یاد نہیں ہے انہوں نے کہا تیری ماں نہ ہو ف یہ ایک کلمہ ہے
عرب میں تعجب کے وقت کہا کرتے ہیں لام لک لاب لک ت تو نے کیوں یاد نہ رکھا پھر وضو کرتے ہیں جیسے نماز کے
لیے وضو کرتے ہیں پھر اپنے بدن پر پانی بہاتے ہیں پھر کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسیطرح طہارت کرتے
ع عن عبداللہ بن عمر رض قال کانت الصلوۃ خمسین والغسل من الجنابۃ سبع مرار وغسل البول
من الثوب سبع مرار فلم یزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسأل حتی جعلت الصلوۃ خمسا و
الغسل من الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ پہلے پچاس
نمازیں فرض ہوئیں نہیں اور جنابت سے سات بار غسل کرنے کا حکم ہوا اسی طرح پیشاب کپڑے میں لگ جاوے
تو سات بار دھونے کا حکم تھا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمنت پروردگار سے درخواست کرتے ہیں (اور اپنی امت پر
تخفیف چاہتے ہیں) یہانتک کہ نمازیں پانچ رہ گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دھونا کافی ہے ع عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشر ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت ہے تو دھو بالوں کو اور صاف کرو بدن کو کہا ابوداؤد نے
حارث بن وجیہ اسکے اسناد میں ضعیف ہے اور حدیث اسکی منکر ہے ع عن علی قال ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قال من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلھا فعل بھا کذا وکذا من النار قال علی فمن
ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی ومن ثم عادیت راسی وکان یجز شعرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ
حضرت امیرالمومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت
میں اسکو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رض نے کہا اسی وجہ میں اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے میں
اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ انکی

باب الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان ع عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یغسل ویصلی الرکعتین وصلوۃ الغداۃ ولا اراہ یحدث وضوءا بعد الغسل ترجمہ
حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے

اور صبح کی نماز پڑھتے ہتے مگر مین انکو غسل کے بعد پھر تازہ وضو کرتے نہ دیکھتی ہتی **ف** کیونکہ غسل جنابت کے اندر وضو موجود ہے **باب** المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنے بال جو گندھے ہوئے ہون نہ کھولے **عن** ام سلمة قالت ان امراة من المسلمين وقال زهير انها قالت يا رسول الله انى امراة اشد ضفر راسى افانقضه للجنابة قال انما يكفيك ان تحفنى عليه ثلاث وقال زهير تحثى عليه ثلاث حثيات من ماء ثم تفيضى على سائر جسدك فاذا انت قد طهرت **ترجمہ** ایک عورت نے یا ام سلمہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مین اپنی چوٹی مضبوط باندھتی ہون کیا غسل جنابت کے لیے اسکو توڑون آپنے فرمایا تجھکو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت مین ہے تین چلو پانی بھر کر سر پر ڈال پھر سارے بدن پر پانی بہا پس تو پاک ہو گئی - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واغمزی قرونک عند کل حفنة ہر چلو ڈال کر اپنی لٹون کو نچوڑ ڈال **عن** عائشة قالت كانت احدانا اذا اصابتها جنابة اخذت ثلاث حفنات هكذا بكفيها جميعا فتصب على راسها واخذت بيد واحدة فصبتها على هذا الشق والاخرى على الشق الاخر **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم مین سے جب کسی کو نہانے کی حاجت ہوتی تو تین چلو پانی ہاتھ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتی اور ایک ہاتھ سے چلو لیکر ایک سر کی اس جانب پر اور دوسرا چلو سر کی اس جانب پر ڈالتی **عن** عائشة قالت كنا نغتسل وعلينا الضماد ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محلات ومحرمات **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم غسل کرتی تھیں لیپ لگائے ہوئے (سر پر بالون کے جمانے کو لیے یا خوشبو کے واسطے یا پٹی باندھے ہوتین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام مین اور غیر احرام مین **عن** شريح بن عبيد قال افتانى جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة ان نوبان حدثهم انهم استفتوا النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال اما الرجل فلينثر راسه فليغسله حتى يبلغ اصول الشعر واما المراة فلا عليها ان لا تنقضه لتعرف على راسها ثلث غرفات بكفيها **ترجمہ** شریح بن عبید رضہ سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتوی دیا غسل جنابت مین یہ کہ ثوبان نے انسے حدیث بیان کی انہون نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کو آپنے فرمایا مرد تو اپنا سر کھولے اور بالون کو دھوئے یہانتک کہ پانی جڑون تک پہونچ جاوے اور عورت کو سر نہ کھولنا برابر ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دونو ہاتھون سے ڈالیو **باب** فى الجنب يغسل راسه بالخطمى يجزيه ذلك جنب اپنا سر خطمی سے دھو ڈالے تو کافی ہے **عن** عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يغسل راسه بالخطمى وهو جنب يجتزى بذلك ولا يصب عليه الماء **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دھوتے ہتے جنابت مین پھر پانی نہین بہاتے ہتے **باب** فيما يفيض بين الرجل و

المرأ من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی ہے اسکا بیان **ف** یعنے مرد اور عورت نہاتے مین جو پانی ہاتہ سے
لین اور وہ پانی بہکر برتن مین پڑے تو نجس نہین ہے بعضون نے اسکے معنے یہ بیان کیے ہین کہ مرد اور عورت کے
ملنے سے جو منی کپڑے وغیرہ مین لگ جاوے اسکو کسطرح دہوے واللہ اعلم **عن** عائشۃ فیما یفیض بین الرجل
والمرأۃ من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی الماء ثم یاخذ
کفا من ماء ثم یصبہ علیہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے اس باب مین جو پانی مرد اور عورت کے درمیان ہے
انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر اسکو پانی ہی مین ڈالدیتے پہر دوسرا چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے
ف تو چلو لینے سے وہ پانی چلو کا گندا نہین ہوگیا اُس پانی کے برتن مین ڈالنے سے باقی پانی کو کچہہ نقصان
ہوا۔ ہمارے اساتذہ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے خطابی نے معالم السنن مین اس حدیث کی
کچہہ نہین لکہا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکہا ہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنے اس حدیث کے یہ ہین جب
آپکے بدن پر یا کپڑے پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اُسپر ڈالتے پہر دوسرا چلو لیکر اُسپر ڈالتے تاکہ خوب صاف
ہوجاوے واللہ اعلم **باب** مواکلۃ الحائض ومجامعتہا حائضہ عورت کے ساتہ کہانا کہانا یا اُس سے ملکر بیٹہنا
درست ہے **عن** انس بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امرأۃ اخرجوہا من البیوت
ولم یواکلوہا ولم یشاربوہا ولم یجامعوہا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک
فانزل اللہ سبحانہ ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جامعوہن فی البیوت واصنعوا کل شئ غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ہذا الرجل
ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحہن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فبعث فی اثارہما فسقاہما فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
کہ یہودیون کی عورتون مین جب کسی حیض آتا اُسکو گہر سے نکال باہر کرتے نہ اُسکو ساتہ کہلاتے نہ ساتہ بلاتے نہ
اُسکے ساتہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوال کیا اُس وقت اللہ
جل جلالہ نے یہ آیتین اتارین پوچہتے ہین تجہہ سے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے
حیض مین اور مت جماع کرو اُنسے جب تک وہ پاک نہ ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنکے ساتہ رہو ایک گہر
مین اور سب کام کرو (یعنے ساتہ کہاؤ پیو بیٹہو اُٹہو پیار ساس کرو) سو اجماع کے یہودنے یہ سُنکر کہا یہ شخص (یعنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چہوڑے جسمین ہمارا خلاف نہ کرے اتنے مین اُسید بن حضیر اور عباد

بن اشتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہود ایسی ایسی باتین کرتے ہین اگر فرمائیے تو ہم حائضہ عورتون کے ساتھ جماع کیا کرین یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھ ارتکاب معصیت کی جائز نہین ہی) ہمکو گمان ہوا شاید آپ کو ان دونو آدمیون پر غصہ آیا بعد اسکے وہ دونو چل نکلے اُس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس کہین سے دودہ کا ہدیہ آیا آپ نے انکو بلا بھیجا اور دودہ پلایا جب ہمکو معلوم ہوا آپ کا غصہ اُنپر نہ تھا **عن** عائشۃ قالت کنت اتعرق العظم وانا حائض فاعطیہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فیضع فمہ فی الموضع الذی فیہ وضعتہ واشرب الشراب فاناولہ فیضع فمہ فی الموضع الذی کنت اشرب منہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی مین ہڈی چوستی تھی حیض کی حالت مین پھر مین اُس ہڈی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بھی اپنا مُنہ اُس ہڈی مین اُسی مقام پر لگاتے جہان مینے لگایا تھا اور مین پانی پی کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا مُنہ اُسی جگہ رکھہ کر پیتے جہان سے مینے پیا تھا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یضع راسہ فی حجری فیقرأ وانا حائض **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود مین رکھہ کر (قرآن شریف) پڑھتے اور مین حائضہ ہوتی **باب** الحائض تناول من المسجد حائضہ عورت مسجد مین سے کوئی چیز اٹھالے باہر رہ کر تو درست ہے **عن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد فقلت انی حائض فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان حیضتک لیست فی یدک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑھنے کا اٹھالے مینے کہا مین حائضہ ہون آپنے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین ہے **باب** فی الحائض لا تقضی الصلوۃ حائضہ عورت کو بعد پاک ہونے کے نماز کی قضا پڑھنا نہ چاہیے **عن** معاذۃ ان امرأۃ سالت عائشۃ اتقضی الحائض الصلوۃ فقالت احرورۃ انت لقد کنا نحیض عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلا نقضی ولا نؤمر بالقضاء **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہی ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ رضہ سے کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہون نے کہا کیا تو حروریہ ہے **ف** حروریہ ایک قوم ہے خوارج مین سے اُنکے نزدیک حائضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب ہے حروراء کی طرف جو ایک موضع ہے قریب کوفے کے اُنکا سردار وصمم خارجی تھا حضرت علی رضہ نے اُنکا مقابلہ کیا۔ کرانی **ت** ہمکو حیض آتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہین کرتی تھین نماز کی نہ ہمکو حکم ہوتا تھا قضا کا دوسری روایت مین یون ہے ہمکو حکم ہوتا تھا روزون کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا **باب** فی اتیان الحائض حیض مین جماع کرنے کا کفارہ **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس

سو روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سو حالت حیض مین وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے یا آدہا دینار **عن** ابن عباسؓ قال اذا اصابها فی اول الدم فدینار واذا اصابها فی انقطاع الدم فنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس رضؓ نے کہا جب جماع کرے حیض کے شروع مین (جب خون بہت آتا ہو) تو ایک دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہوتے وقت تو آدہا دینار صدقہ دیوے **ف** یہ عبداللہ بن عباس رضؓ نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن** ابن عباسؓ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الرجل باهله وهی حائض فلیتصدق بنصف دینار **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سو حیض مین تو آدہا دینار صدقہ کرے۔ کہا ابوداؤد نے علی بن بذیمہ نے مقسم سے انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہو اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہون نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور یہ مفصل ہو **ف** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہین ایک مقسم دوسرے ابن عباس رضؓ **باب** فی الرجل یصیب منها ما دون الجماع جماع کے سوا اور سب کام حائضہ سے کر سکتا ہے **عن** میمونة قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یباشر المرأة من نسائه وهی حائض اذا کان علیها ازار الی نصف الفخذین او الرکبتین محتجزة **ترجمہ** حضرت میمونہ رضؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتون سے مباشرت کرتے تھے (یعنے اختلاط اور مساس وغیرہ) اور وہ حائضہ ہوتین تھین جب ایک تہ بندہ باندہ لیتی تھین نصف رانون تک یا گھٹنون تک آدھ کر لیتی تھین اس سے **عن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یامر احدنا اذا کانت حائضا ان تتزر ثم یضاجعها زوجها وقال مرة یباشرها **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ہم مین سے کوئی حائضہ ہوتی تو اسکو حکم کرتے تہ بند باندہنے کا پھر اس سے ساتھ لیٹنے اور مباشرت کرنے کی اسکے خاوند کو اجازت دیتے **عن** عائشة تقول کنت انا ورسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا حائض طامث فان اصابه منی شئ غسل مکانه ولم یعده ثم صلی فیه وان اصاب ثوبی منه شئ غسل مکانه ولم یعده ثم صلی فیه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے مین رات کو رہا کرتے اور مین حیض سو ہتی کر میرا خون آپکے بدن مین لگ جاتا تو آپ صرف اسی مقام کو دہو ڈالتے پھر نماز پڑہتے اور اگر کپڑے مین آپ کے لگ جاتا تو آپ اسی جگہ کو فقط دہو کر پھر اسی کپڑے مین نماز پڑہتے **عن** عمارة بن غراب قال ان عمتی حدثته انها سالت عائشة قالت احدنا تحیض ولیس لها ولزوجها الا فراش واحد قالت اخبرک بما صنع رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم دخل فمضی الی مسجده یعنی مسجد بیته فلم ینصرف

حتی غلبتنی عینی واوجعہا البرد فقال ادنی منی فقلت انی حائض فقال وان اکشفی عن فخذیک فکشفت فخذی فوضع خدہ وصدرہ علی فخذی وحنیت علیہ حتی دفئی ونام **ترجمہ** عمارہ بن غراب کی پھوپھی نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے پوچھا ہم مین سے کسی کو حیض آتا ہے اور اسکے پاس جورو اور خاوند کے لیے ایک ہی بچھونا ہوتا ہے وہ کیا کرے حضرت عائشہ رضہ نے کہا مین تجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہون آپ گھر مین تشریف لائے اور نماز پڑھنے کی جگہ مین چلے گئے پھر آپ فارغ نہین ہوئے یہان تک کہ مین اونگھنے لگی اور آپ کو سردی نے ستایا آپنے فرمایا میرے پاس آ اور مین حائضہ تھی (جب آئی) تو آپنے فرمایا اپنی رانین کھول مینے اپنی ران کھولی آپنے اپنا مُنہ اور سینہ میری ران پر رکھدیا اور مین اوپر سے آپ پر جھک گئی یہان تک کہ آپ گرم ہوگئے اور سو رہے **عن** عائشۃ انہا قالت کنت اذا حضت نزلت عن المثال علی الحصیر فلم یقرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولم ندن منہ حتی نطہر **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے مین جب حائضہ ہوتی تو فرش پر سے بوریے پر چلی آتی پھر ہم آپکے نزدیک نہ ہوتین جب تک پاک نہ ہوتین **عن** بعض ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد من الحائض شیئا القی علی فرجہا ثوبا **ترجمہ** بعض بی بیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے آپ جب بی بی سے حالت حیض مین کچھ کرنا چاہتے یعنے مساس وغیرہ) تو اسکی فرج پر ایک کپڑا ڈالدیتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یامرنا فی فوح حیضتنا ان نتزر ثم یباشرنا وایکم یملک اربہ کما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یملک اربہ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے حیض کے شروع مین جب شدت ہوتی تھی تہ بند باندھنے کا پھر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم مین سے کون اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار رکھتے تھے **ف** اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جو مرد اپنے کو روک سکے جو اپنے روکنے پر قادر نہ ہو حائضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہین ہے ایسا نہ ہو نہ رک سکے **باب** فی المرأۃ تستحاض ومن قال تدع الصلوۃ فی عدۃ الایام التی کانت تحیض **استحاضہ کا بیان اور مستحاضہ کو ایام حیض مین نماز مین چھوڑ دینے کا بیان ف** استحاضہ وہ خون ہے جو بند نہ ہو ہمیشہ آیا کرے جو عورت اس بیماری مین مبتلا ہو اسکو چاہیے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنون مین نماز ترک کرے پھر پڑھا کرے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان امراۃ کانت تہراق الدماء علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول اللہ صلعم فقالت تطہر اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے ایک عورت

کا خون بہتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنے استحاضہ ہو گیا تہا) حضرت ام سلمہ رضی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسکا ذکر کیا آپنے فرمایا اسکو چاہیے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینے مین جتنے دن اور رات اُسکو حیض آیا کرتا تہا اُسکو شمار کرے اُتنے دنون ہر مہینے مین نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جاوین تو غسل کرے پہر لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا اور نماز پڑہے **ف** اب نماز پڑہتے مین جو خون نکلے گا اُس سے نہ وضو ٹوٹیگا نہ نماز جاویگی۔ دوسری روایت مین ہے جب وہ دن گذر جاوین اور نماز کا وقت آوے تو غسل کرے **عن** عائشۃ رضی انہا قالت ان ام حبیبۃ سالت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن الدم فقالت عائشۃ رایت مرکنہا ملان دما فقال لہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے ام حبیبہ رضی نے سوال کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خون آنے کا حضرت عائشہ رضی نے کہا مینے اُنکے پانی کا برتن خون سے بہرہوا دیکہا (یعنے اس کثرت سے خون آتا ہے کبہی بند نہین ہوتا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون تک تجھے حیض نماز سے روکتا تہا اتنے دنون تک رہ پہر غسل کر ڈال **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت الیہ الدم فقال لہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق فانظری اذا اتی قروءک فلا تصلی فاذا مر قروءک فتطہری ثم صلی ما بین القرء الی القرء **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خون آنے کی شکایت کی آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے **ت** یعنے یہ خون حیض کا نہین ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اُسمین سے آتا ہے **ت** تو دیکہا کر جب تیرے حیض کے دن آوین نماز مت پڑہ پہر جب حیض کے دن گذر جاوین پاک ہو جا (یعنے غسل کر) پہر نماز پڑہا کر دوسرے حیض تک نماز پڑہتی رہ **عن** عروۃ بن الزبیر قال حدثتنی فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا امرت اسماء او اسماء حدثتنی انہا امرت فاطمۃ بنت ابی حبیش ان تسال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تقعد الایام التی کانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر رضی سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے مجہسے حدیث بیان کی اُنہون نے حکم کیا اسما بنت ابی بکر کو یا اسما نے مجہسے حدیث بیان کی اُنکو حکم کیا تہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا آپنے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے حیض کے لیے بیٹہتی تہی اتنے ہی بیٹہے بعد اُسکے غسل کر لیوے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے عروہ بن الزبیر سے اُنہون نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا آپنے حکم کیا ایام حیض مین نماز چھوڑ دینے کا پہر غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا کہا ابو داؤد نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت مین انہون نے عمرہ سے انہون نے عائشہ رضی سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استحاضہ تہا اُنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا حیض کے دنون مین کہا ابو داؤد نے یہ وہم ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہ عبارت اور

حفاظ کی روایتون مین زہری سے نہین ہے مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت ہین اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اسمین یہ نہین ہے کہ نماز چھوڑدی ایام حیض ہین اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بی بی نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کیا مستحاضہ نماز چھوڑ دی ایام حیض مین پھر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا ایام حیض میز اور ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ رضہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے ابوالیقظان سے اُنہون نے عدی بن ثابت سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے اُنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑدی پھر غسل کرے اور نماز پڑہے اور علاء بن سیب نے حکم سے روایت کیا انہون نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپ نے انکو حکم کیا جب ایام حیض گذر گئے غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس رضہ سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین بیٹہ رہے (یعنے نماز نہ پڑہے) اور ایسا ہی روایت کیا عمار مولے بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے ابن عباس رضہ سے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو معقل خثعمی نے حضرت علی رضہ سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبی نے قمیر مسروق کی جورو سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا ابوداؤد نے یہی قول ہے حسن اور سعید بن المسیب اور عطا اور مکحول اور ابراہیم اور سالم اور قاسم کا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑدیوے کہا ابوداؤد نے قتادہ نے عروہ رضہ سے نہین سُنا **عن** عائشہ رضہ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش جاءت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالت انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ قال انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین ایک عورت ہون مستحاضہ کبھی پاک نہین ہوتی کیا مین نماز چھوڑدون آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے اور حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن نکل جاوین تو خون دہوکر نماز پڑہ دوسری روایت مین ہے جب حیض کے دن آوین تو نماز چھوڑدی پھر جب اُس قدر دن اندازے سے گذر جاوین تو خون دہوڈال اور نماز پڑہ **عن** بہیۃ قالت سمعت امرأۃ تسال عائشۃ عن امرأۃ فسد حیضہا واھریقت دما فامرہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان آمرہا فلتنظر قدر ما کانت تحیض فی کل شہر وحیضہا مستقیم فلتعتد بقدر ذلک الایام ثم لتدع الصلوۃ فیہن وبقدرہن ثم لتغتسل ثم لتستثفر ثوبا ثم لتصلی **ترجمہ** ایک عورت نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا جس عورت کا خون بگڑجاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا تم اسکو حکم کرو اتنے

دنون کو شمار کرے جتنے دنون اسکو ہر مہینے مین حیض آتا تہا جب حیض اُسکا درست تہا پہر اتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چھوڑ دے اُن دنون مین بعد اُسکے غسل کرے اور ایک لنگوٹ باندہ کر نماز پڑہے **عن** عائشۃ قالت ان ام حبیبۃ بنت جحش ختنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذہ لیست بالحیضۃ ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی (زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن) عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین انکو استحاضہ رہا سات برس تک آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہی مگر ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑہ ۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین یون ہی جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پہر جب چلا جاوے تو غسل کر اور نماز پڑہ لیکن اس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری مین سے نہین کہا البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چھوڑ دے حیض کے دنون مین مگر یہ وہم ہے اُنسے انتہے مختصر **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیضۃ فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الاخر فتوضای وصلی فانما ھو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش رض کو استحاضہ ہو گیا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا جب حیض کا خون آوے اسکی پہچان یہ ہے وہ سیاہ ہوتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ وہ ایک رگ سے آتا ہے ۔ کہا ابو داؤد نے کہا محمد بن مثنی نے پہلے اس حدیث کو ابن عدی سے اپنی کتاب سے بیان کیا پہر حفظ سے بیان کیا محمد بن عمرو سے اُنہون نے زہری سے انہون نے عروہ سے اُنہون عائشہ رضہ سے مانند اسکے کہا ابو داؤد نے انس بن سیرین نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا مستحاضہ مین اذا رات الدم البحرانی فلا تصلی واذا رات الطہر ولو ساعۃ فلتغتسل وتصلی یعنے جب خون دیکہے نہایت سرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑہے اور جب پاکی دیکہے اگرچہ ایک ساعت ہو تو غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ مکحول نے کہا عورتون پر حیض چھپا نہین رہتا حیض کا خون غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی اور غلظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑہے کہا ابو داؤد نے حماد بن زید نے یحیے ابن سعید سے روایت کیا انہون نے قعقاع بن حکیم سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑہے اور سمی وغیرہ نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض مین بیٹہی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب حائضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور تیمی نے قتادہ سے روایت کیا

جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہا تیمی نے مین پانچ دن سے کم کرنے لگا یہان تک کہ
دو دن تک پہونچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑھے تو وہ حیض ہی مین شمار کیا جاوے گا اور محمد بن سیرین سے
اسکا سوال ہوا اُنہون نے کہا عورتین اسکو خوب جانتی ہین **عن** حمنہ بنت جحش قالت کنت استحاض
حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فاتیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت
اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ انی امراۃ استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فما تری
فیہا قد منعتنی الصلوۃ والصوم فقال انعت لک الکرسف فانہ یذہب الدم قالت ہو اکثر من
ذلک قال فاتخذی ثوبا فقالت ہو اکثر من ذلک انما اثج ثجا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سآمرک بامرین ایہما فعلت اجزاعنک من الاخر وان قویت علیہما فانت اعلم فقال لہا انما ہذہ
رکضۃ من رکضات الشیطان فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی حتی اذا رایت
انک قد طہرت واستنقأت تصلی ثلاثا وعشرین لیلۃ او اربعا وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی فان
ذلک یجزئک وکذلک فافعلی کل شہر کما تحیض النساء وکما یطہرن میقات حیضہن وطہرہن
وان قویت علی ان تؤخری الظہر وتعجلی العصر فتغتسلین وتجمعین بین الصلوتین الظہر و
العصر وتؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلاتین فافعلی و
تغتسلین مع الفجر فافعلی وصومی ان قدرت علی ذلک قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہذا
اعجب الامرین الی **ترجمہ** حمنہ بنت جحش سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تہا تو آئی مین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھون مین اُنسے اور خبر دون مین انکو تو آنحضرت نے مجھکو میری بہن کے گھر
ملے جنکا نام زینب بنت جحش تہا پھر مینے کہا اے رسول خدا کے مجھے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا
حکم کرتے ہین مجھے تو اُسنے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپنے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو روئی
رکھا کر وہ خون سکھا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپنے فرمایا تو کپڑا رکھا کر حمنہ نے
کہا اس سے بھی کچھ نہین ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین
تمکو دو کامون کا حکم کرتا ہون اُن مین سے جو تو کر لیوے کافی ہے اور جو دو تو کر سکے تو تجھے اپنا حال خوب
معلوم ہے آپنے فرمایا یہ ایک لات ہے ایک شیطان کی لاتون مین سے **ف** یعنے اُسکے سبب سے شیطان
تیری طہارت اور نماز مین فساد ڈالتا ہے اور ضرر پہونچاتا ہے **ف** تو چھ دن یا سات دن اپنے حیض کے
تھیرا جتنے خدا کے علم مین ہون **ف** شاید وہ اپنے عادات کے دن بھول گئی ہون گی یا انکو شک ہو گیا
ہوگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہین تھیرا دیئے اکثر عورتون کی عادت چھ سات

دن ہوتی ہے بلاد عرب مین اور بلاد ہند مین مختلف ہی جنوبی ہندوستان مین اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے اور شمالی غربی مین چھ سات روز کی اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے **ت** پھر غسل کرے جب تو سمجھے مین پاک اور صاف ہو گئی تو تیئیس ۲۳ رات دن (اگر عادت سات روز قرار پائے یا چاند انتیس ۲۹ کا ہو) یا چوبیس رات دن (اگر عادت چھ روز قرار پائی اور چاند تیس ۳۰ کا ہو) نماز پڑھ اور روزے رکھہ۔ تجھے کافی ہے اسی طرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے اور عورتون کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہین اگر تجھہ سے ہو سکے ظہر مین دیر کر اور عصر مین جلدی کر تو ایک غسل کر کے دونو نمازین پڑھ لے ظہر اور عصر اور دیر کر مغرب مین اور جلدی کر عشا مین پھر غسل کر کے اور جمع کر دونو نمازون کو پھر غسل کر فجر کے واسطے اور روزہ رکھہ اور اگر تجھے طاقت ہی تو ایسا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے بہت پسند ہے **ف** کیونکہ یہ آسان ہے اسمین دو نمازین ایک غسل مین ادا ہو جاتی ہین برخلاف امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر کے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرنا ہوتا ہے تو ایک دن ایک رات مین پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی مین تین ہی غسل ہوئے۔ بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے لیکن اسمین بڑی دشواری ہے آسان یہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کرے پھر ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے اور اس سے بھی یہ آسان ہی کہ ایک وضو سے ظہر اور عصر پڑھ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب و عشا ادا کیا کرے جمع کرے ظہر عصر اور مغرب عشا مین اور فجر کے لیے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اسمین ہی کہ حمنہ نے کہا یہ امر مجھے بہت پسند ہے نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

باب ما روی ان المستحاضۃ تغتسل لکل صلوۃ

مستحاضہ کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا بیان

عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان ام حبیبۃ بنت جحش ختنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فاستفتت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذہ لیست بالحیضۃ ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی قالت عائشۃ فکانت تغتسل فی مرکن فی حجرۃ اختھا زینب جحش حتی تعلو حمرۃ الدم الماء ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تھین سات برس تک استحاضہ آیا انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین پوچھا آپ نے فرمایا یہ حیض نہین ہے ایک رگ کھل گئی ہی تو غسل کیا کر اور نماز پڑھا کر۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہین وہ غسل کرتی تھین ایک بڑے کونڈے مین اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے مین اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی دوسری روایت مین ہے قالت عائشۃ فکانت

تغتسل لکل صلوۃ کہا حضرت عائشہ رضنے وہ غسل کیا کرتی تہین ہر نماز کے واسطے تیسری روایت مین بہی ایسا
ہی ہوا ابن علیہ سے بہی ایسا ہی روایت کیا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرنے کا انکو حکم
دیا **عن** عائشۃ ان ام حبیبۃ استحیضت سبع سنین فامرھا رسول اللہ علیہ وسلم ان تغتسل فکانت
تغتسل لکل صلوۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضسے روایت ہے کہ ام حبیبہ رضکو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا غسل کرنے کا وہ غسل کرتی تہین ہر نماز کے لیے **عن** عائشۃ ان ام حبیبۃ بنت
جحش استحیضت فی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فامرھا بالغسل لکل صلوۃ وساق الحدیث
ترجمہ حضرت عائشہ رضسے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کرنے کا اور بیان کیا آخر حدیث تک۔ کہا
ابو داؤد نے روایت کیا اسکو ابو الولید طیالسی نے پر مینے اُنسے نہین سُنا انہون نے سلیمان کثیر سے انہون نے مذہری سے
اُنہون نے عروہ رضسے اُنہون نے عائشہ رضسے کہا استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُنسے کہا غسل کر ہر نماز کے واسطے اور بیان کیا حدیث کو۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو
عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اُسمین ہے کہ وضو کر واسطے ہر نماز کے مگر یہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح
ابو الولید کی روایت ہے یعنے غسل کرنا واسطے ہر نماز کے **عن** یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ قال اخبرتنی
زینب بنت ابی سلمۃ ان امرأۃ کانت تھراق الدم وکانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرھا ان تغتسل عند کل صلوۃ وتصلی واخبرنی ان ام بکر اخبرتہ ان
عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فی المرأۃ تمایر بہا بعد الطہر قال انما ھی او
قال انما ھو عرق او قال عروق **ترجمہ** یحیی بن ابی کثیر سے روایت ہے انہون نے سُنا ابو سلمہ سے اُنہون نے
کہا خبر دی مجھکو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا اور وہ عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہی تو
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ہر ایک نماز کے لیے غسل کرنے کا اور غسل کر کے نماز پڑہنے کا حکم دیا۔
یحیی بن ابی کثیر نے کہا مجھے خبر دی ابو سلمہ رضنے کہا خبر دی مجھکو ام بکر نے کہ حضرت عائشہ رضنے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو جب وہ شک مین پڑے بعد طہر کے (یعنے حیض کے ایام گذر جانیکے بعد
پہر جو خون آوے) وہ ایک رگ ہے یا رگین ہین۔ کہا ابو داؤد نے ابن عقیل کی حدیث مین دو امر (جنمین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تہا) یہ ہی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لیے غسل کرے نہین تو جمع کرے جیسی
قاسم نے اپنی حدیث مین ذکر کیا ہے اور یہ قول مروی ہے سعید بن جبیر رضسے اُنہون نے حضرت علی رضاور ابن
عباس رضسے روایت کیا **باب** من قال یجمع بین الصلوتین وتغتسل لھما غسلا مستحاضہ دو نمازون

جمع کرے ایک غسل سے **عن** عائشۃ قالت استحیضت امرأۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فامرت ان تجعل العصر وتؤخر الظہر وتغتسل لہما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل
لہما غسلا وتغتسل لصلوۃ الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
لا احدثک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشئی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے ایک عورت کو استحاضہ
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی پڑہے اور ظہر کی نماز مین دیر کرے
اور دونو نمازون کے لئے ایک غسل کرلے اور دیر کرے مغرب مین اور جلدی کرے عشا مین اور دونو کے لیے ایک
غسل کرے اور صبح کی نماز کے لیے ایک غسل کرے شعبہ نے کہا مینے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کیا یہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین نقل کرتا **ف** یعنی
مین یہ نہین کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تہا مگر آپ کے زمانہ مین اُس عورت کو ایسا حکم ہوا
تہا ایک نسخہ مین یہ ہے کہ مین تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سُناتا ہون **عن** عائشۃ قالت
ان سہلۃ بنت سہیل استحیضت فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تغتسل عند کل صلوۃ
فلما جہدہا ذلک امرہا ان تجمع بین الظہر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل
للصبح **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئین آپنے حکم کیا غسل کرے ہر نماز کے واسطے جب اُنپر دشوار ہوا تو آپنے حکم کیا جمع کرنے
کا ظہر اور عصر مین ایک غسل سے اور مغرب اور عشا مین ایک غسل سے اور فجر کے لیے ایک غسل کرنے کا **عن**
اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا
فلم تصل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان ہذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا
رات صفرۃ فوق الماء فلتغتسل للظہر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا
وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتتوضأ فیما بین ذلک **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوگیا ہے اتنی مدت سے اُسنے نماز ہی نہین پڑہی آپ
نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شر ہے ایک تہالی مین بیٹہ جاوی جب پانی پر زردی دیکہے تو ظہر اور عصر کے
لیے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشا کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے ایک غسل کرے اُسکے درمیان
مین وضو کرتی رہے۔ کہا ابو داؤد نے اسکو مجاہد رح نے روایت کیا ابن عباس رضہ سے جب غسل اُپر دشوار ہوا
تو آپنے حکم کیا جمع کا کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس رضہ سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی
اور عبد اللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طہر الی طہر مستحاضہ جب حیض سے پاک ہو تو غسل

کرے پھر جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے بیچ مین ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المستحاضۃ تدع الصلوۃ ایام اقرائھا ثم تغتسل و تصلی والوضوء عند کل صلوۃ **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے سُنا اُنہون نے اپنے دادا سے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا نماز چھوڑ دیوے ایام حیض مین پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور وضو کیا کرے ہر نماز کے واسطے - کہا ابو داؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکھے اور نماز پڑھے **عن** عائشۃ قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت خبرھا وقال ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلوۃ وصلی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئین پھر اُن کا حال بیان کیا آپنے حکم کیا غسل کر پھر وضو کیا کر ہر نماز کے واسطے اور نماز پڑھا کر **عن** عائشۃ فی المستحاضۃ تغتسل یعنی مرۃ واحدۃ ثم توضا الی ایام اقرائھا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا ایک بار غسل کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پھر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عائشۃ مثلہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے ایسا ہی مروی ہے - کہا ابو داؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور یہ حدیثین عائشہ رضہ کی سب ضعیف ہین مگر تین روایتین صحیح ہین ایک قمیر کی حضرت عائشہ رضہ سے اور ایک عمار مولی بنی ہاشم کی ابن عباس رضہ سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ سب موقوف ہین اُسمین وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پھر قمیر نے حضرت عائشہ رضہ سے ہر روز غسل کرنا بھی روایت کیا ہے اور ابن عباس رضہ سے بھی غسل معروف ہے انتہے مختصرًا **باب** من قال المستحاضۃ تغتسل من ظہر الی ظہر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک بیچ مین وضو کیا کرے **عن** سمی مولی ابی بکر ان القعقاع وزید بن اسلم ارسلاہ الی سعید بن المسیب یسالہ کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من ظہر الی ظہر وتوضأ لکل صلوۃ فان غلبھا الدم استثفرت بثوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو بھیجا سعید بن المسیب کے پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچھنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک اور وضو کیا کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا - کہا ابو داؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے اُنہون نے ایک عورت سے اُنہون نے قمیر سے اُنہون نے عائشہ رضہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر - یہی مذہب ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطا کا اور کہا مالک نے مین سمجھتا ہون سعید بن المسیب کی حدیث یون ہو گی غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک لوگون نے اُسکو ظہر کر ڈالا اور اسمین وہم ہو گیا مسور بن عبد الملک نے من ظہر الی ظہر روایت کیا ہے اور کہا

لوگون نے اسکو من ظہرالی ظہر کر ڈالا **باب** من قال تغتسل کل یوم مرۃ ولم یقل عند الظہر مستحاضہ
ہر روز ایک بار غسل کیا کرے **عن** علی قال المستحاضۃ اذا انقضی حیضہا اغتسلت کل یوم واتخذت
صرفۃ فیہا سمن او زیت **ترجمہ** حضرت علیؓ نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گذر جاوے تو ہر روز غسل کیا کرے۔
اور ایک کپڑا اگہی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ میں رکہ لیوے **ف** کیونکہ یہ خون کو کم کریگا اور عروق کی تشنج کو جو
باعث ہی خون نکلنے کا نرم کردیگا **باب** من قال تغتسل بین الایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام
کے **عن** محمد بن عثمان انہ سال القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلوۃ ایام اقرائہا ثم
تغتسل فتصلی ثم تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو انہوں نے
کہا ایام حیض مین نماز چھوڑ دے پہر غسل کرے اور نماز پڑہے پہر غسل کرے ایام مین **باب** من قال
توضأ لکل صلوۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا
کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فاذا
کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الاخر فتوضی وصلی **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ
آتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے
تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ شعبہ نے اس حدیث کو موقوفاً
روایت کیا ہے **باب** من لم یر الوضوء الا عند الحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا
ضرور نہین مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عن** عکرمۃ قال ان ام حبیبۃ بنت
جحش استحیضت فامرہا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان تنتظر ایامہا ثم تغتسل وتصلی فان
رات شیئا من ذلک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہؓ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کرنے کا پہر غسل کر کر نماز پڑہنے کا اگر کوئی حدث
دیکہے تو وضو کرے اور نماز پڑہے **عن** ربیعۃ انہ کان لا یری علی المستحاضۃ وضوءا عند کل صلوۃ
الا ان یصیبہا حدث غیر دم فتوضأ **ترجمہ** ربیعہ بن عبدالرحمن کہتے تہے مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو نہ کرے
مگر جب اسکو کوئی اور حدث ہو جاوے سوا استحاضہ کے تو وضو کرے۔ کہا ابوداؤد نے مالک بن انسؓ کا یہی قول
ہی یہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأۃ تری الصفرۃ والکدرۃ بعد الطہر عورت
حیض سے پاک ہو جانے کے بعد زردی یا تیرگی دیکہے **عن** ام عطیۃ وکانت بایعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر شیئا **ترجمہ** ام عطیہؓ سے روایت ہے اُنسے
بیعت کی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ زردی اور تیرگی کو حیض سے پاک ہو جانے بعد کچہ بہی نہین

ف یعنے حیض مین شمار نہ کرتی ہین **باب** المستحاضۃ یغشاھا زوجھا مستحاضہ سے اسکا خاوند جماع کرسکتا ہے **عن** عکرمۃ قال کانت ام حبیبۃ تستحاض فکان زوجھا یغشاھا **ترجمہ** عکرمہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ مستحاضہ تھین اور خاوند اُنکے اُنسے صحبت کرتے تھے **عن** حمنۃ بنت جحش انھا کانت مستحاضۃ و کان زوجھا یجامعھا **ترجمہ** حمنہ بنت جحش مستحاضہ تھین اُنکے خاوند اُنسے جماع کرتے تھے **باب** ما جاء فی وقت النفساء نفاس کا یعنے اُس خون کا جو زچگی کے بعد آتا ہے) بیان **عن** ام سلمۃ قال کانت النفساء علی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تقعد بعد نفاسھا اربعین یوما او اربعین لیلۃ وکنا نطلی علی وجوھنا الورس یعنی من الکلف **ترجمہ** ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین چالیس دن یا چالیس راتین زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تھین اور ہم اپنے منہ پر ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) ملا کرتی تھین چھائین کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہین گرمی کی وجہ سے **عن** مسنۃ الازدیۃ قالت حججت فدخلت علی ام سلمۃ فقلت یا ام المؤمنین ان سمرۃ بن جندب یامر النساء تقضین صلوۃ الحیض فقالت لا تقضین کانت المرأۃ من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقعد فی النفاس اربعین لیلۃ لا یامرھا النبی صلے اللہ علیہ وسلم بقضاء صلوۃ النفاس **ترجمہ** مسنۃ الازدیہ سے روایت ہے کہ مینے حج کیا تو ام سلمہؓ پاس گئی اور مینے کہا اے ام المؤمنین سمرہ بن جندبؓ حکم کرتے ہین عورتون کو حیض کی نمازون کو قضا کرنے کا ام سلمہؓ نے کہا نہ قضا کرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتون مین سے کوئی عورت بیٹھتی تھی نفاس مین چالیس راتون تک آپ اسکو قضا کرنے کا حکم نہ دیتے تھے **باب** الاغتسال من الحیض حیض کا خون کیونکر دھووے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عن** امیۃ بنت ابی الصلت عن امرأۃ من بنی غفار قد سماھا لی قالت اردفنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی حقیبۃ رحلہ قالت فواللہ لنزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبۃ رحلہ فاذا بھا دم منی وکانت اول حیضۃ حضتھا قالت فتقبضت الی الناقۃ واستحییت فلما رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صابی ورای الدم قال لعلک نفست قلت نعم قال فاصلحی من نفسک ثم خذی اناء من ماء فاطرحی فیہ ملحا ثم اغسلی ما اصاب الحقیبۃ من الدم ثم عودی لمرکبک قالت فلما فتح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر رضخ لنا من الفیء قالت وکانت لا تطھر من حیضۃ الا جعلت فی طھورھا ملحا واوصت بہ ان یجعل فی غسلھا حین ماتت **ترجمہ** امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہے اُنھون نے ایک عورت سے سُنا بنی غفار مین سے (نام انکا لیلی تھا یا آمنہ بی بی ابوذر غفاری رضؓ کی) کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر چڑھا لیا پالان کے حقیبے پر **ف** حقیبہ اسکو کہتے ہین جو اونٹ کے پیچھے پالان کے آخر مین باندھتے ہین

اُسپر کوئی آدمی بیٹھ جاوے **ت** پھر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت جب اونٹ آپنے بیٹھایا اور حقیبے پر سے
اترے تو اُسمین خون کا نشان پایا اور یہ میرا پہلا حیض تہا تو مین اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکہا اور خون بہی دیکہا تو فرمایا شاید تجھے حیض آگیا مینے کہا ہان آپنے
فرمایا اپنے تئین درست کرلے (یعنے کچھہ باندہ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پہر ایک برتن پانی کا لیکر اُسمین نمک ملا اور
حقیبے مین جو خون بہر گیا ہے اسکو دہو ڈال پہر اُسی جگہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیبر کو فتح کیا تو ہم
کو بہی ایک حصہ دیا مال غنیمت مین سے پہر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی مین نمک ڈالا کرتی
اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی مین نمک ڈالنا **عن** عائشۃ قالت دخلت اسماء علی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل احدانا اذا طهرت من الحیض قال تاخذ
سدرها وماءها فتوضا ثم تغتسل راسها وتدلکه حتی یبلغ الماء اصول شعرها ثم تفیض علی
جسدها ثم تاخذ فرصتها فتطهر بها قالت یا رسول اللہ کیف اتطهر بها قالت عائشۃ فعرفت
الذی یکنی عنه رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم فقلت لها تتبعین بها اثار الدم **ترجمہ** اسماء بنت
شکل انصاریہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور پوچھا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو
تو کیونکر غسل کرے آپنے فرمایا بیری ملا ہوا پانی لیکر پہلے وضو کرے پہر سر دہووے اور اسکو ملے یہان تک کہ پانی بالون
کی جڑہون تک پہونچ جاوے پہر اپنے سارے پنڈے پر پانی ڈالین پہر اپنا فرصہ لیکر (فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا
اونی کپڑے کا اس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہین بعضون نے اسکو قرصہ یا قرضہ بہی پڑہا ہے) اُس سے
طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرون اُس سے حضرت عائشہ رضہ نے کہا مین سمجہہ گئی
اُس مطلب کو جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کنائے کے طور پر کہا تہا مینے اُس سے کہدیا جہان
جہان خون لگا ہوا اُس سے صاف کر ڈال (یعنے فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈالکر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈالے)
عن عائشۃ انها ذکرت نساء الانصار فاثنت علیهن وقالت لهن معروفا قالت دخلت امراۃ
منهن علی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم فذکر معناه الا انه قال فرصة ممسکة قال مسلم وکان
ابو عوانة یقول فرصة وکان ابو الاحوص یقول قرصة **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ نے انصاریون کی عورتون کا
ذکر کیا تو انکی تعریف کی اور کہا اُنکا احسان ہے سب پر **ف** ساری جہان کی عورتون پر اُنہون نے دین کی بات
مین شرم نہ کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسائل پوچھے اور تحقیق کیے اور عورتون کو بتلائے
ت ایک عورت اُن مین سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پہر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری
مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ یعنے فرصہ مشک لگا ہوا کہا مسلم نے ابو عوانہ نے فرصہ کہا اور ابو الاحوص نے

فرصہ یعنے تھوڑا سا ٹکڑا **عن** عائشۃ ان اسماء سالت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ ممسکۃ
قالت کیف اتطھر بھا قال سبحان اللہ تطھری بھا واستتری بثوب وزاد وسالتہ عن الغسل من الجنابۃ
فقال تاخذین ماءک فتطھرین احسن الطھور وابلغہ ثم تصبین علی راسک الماء ثم تدلکینہ حتی
یبلغ شؤون راسک ثم تفیضین علیک الماء قال وقالت عائشۃ نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعھن
الحیاء ان یسالن عن الدین ویتفقھن فیہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ اسماء بنت شکل نے پوچھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری پھر آپنے فرمایا فرصے جو مشک لگا ہوا ہے
وہ بولی کیونکر طہارت کرون اُس سے آپنے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کرلے اور ایک کپڑا اڈھانپ لے اس روایت
مین اتنا زیادہ ہے پھر آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپنے فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے یعنے
اچھا وضو کر) پھر سر پر پانی ڈال پھر بالون کو مل یہان تک کہ مانگون مین پہونچ جاوے پھر اپنے پنڈی پر پانی
ڈال حضرت عائشہ رضہ نے کہا کیا اچھی عورتین ہین انصار کی وہ مسئلہ دین کا سیکھنے اور پوچھنے مین شرم نہ کرتی
ہین **باب** التیمم تیمم کا بیان **عن** عائشۃ قالت بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسید بن
حضیر وانا اسامعہ فی طلب قلادۃ اضلتھا عائشۃ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فاتوا النبی
صلے اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فانزلت ایۃ التیمم فقال لھا اسید بن حضیر جزاک
اللہ ما نزل بک امر تکرھینہ الا جعل اللہ للمسلمین ولک فیہ فرجا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگون کو اُنکے ساتھ بھیجا مالا ڈھونڈھنے کو جو حضرت عائشہ رضہ
نے گم کردی تھی تو نماز کا وقت آگیا لوگون نے نماز پڑھی بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اس واسطے کہ تیمم کی
آیت ابھی تک اُتری نہین تھی اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص وضو کرسکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑھ لیوے
چنانچہ بخاری نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ت** پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور
آپ سے بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ رضہ سے
کہا رحم کرے تجھ پر اللہ جب تم پر کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم برا جانتی ہو اللہ تمہارے لیے اور مسلمانون کے
لیے اسمین بھلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت مین ہی پھر سب لوگ چلے تو وہ مالا حضرت عائشہ رضہ
کے اونٹ کے تلے سے نکلا **عن** عمار بن یاسر انھم تمسحوا وھم مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالصعید
لصلوۃ الفجر فضربوا بایکفھم الصعید ثم مسحوا وجوھھم مسحۃ واحدۃ ثم عادوا فضربوا بایکفھم
الصعید مرۃ اخری فمسحوا بایدیھم کلھا الی المناکب والاباط من بطون ایدیھم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے
روایت ہی کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مٹی فجر کی نماز کے لیے تو پہلے اپنی ہتھیلیون

کہا مٹی پر اور مُنہ پر پھیرا ایک بار پھر دوبارہ مارا اور ہاتھوں پر پھیرا مونڈھوں اور بغلوں تک ہتھیلیوں سے **ف** شاید یہ اول کا ذکر ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حاصل نہیں ہوئی تھی دوسری روایت میں ہر قام المسلمون فضربوا بایدیھم التراب ولم یقبضوا من التراب شیئا فذکر بخوہ مسلمان کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اٹھایا نہیں پھر ویسا ہی بیان کیا اور مونڈھوں اور بغلوں کا ذکر نہیں کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتھوں کا کہنیوں سے اوپر تک **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرس باولات الجیش ومعہ عائشۃ فانقطع عقد لھا من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدھا ذلک حتی اضاء الفجر ولیس مع الناس ماء فتغیظ علیھا ابوبکر وقال حبست الناس ولیس معھم ماء فانزل اللہ تعالی علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم رخصۃ للتطہر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربوا بایدیھم الی الارض ثم رفعوا ایدیھم ولم یقبضوا من التراب شیئا فمسحوا بھا وجوھھم وایدیھم الی المناکب ومن بطون ایدیھم الی الاباط **ترجمہ** عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق میں) رات کو اترے اولات الجیش میں (ایک موضع ہے مکے اور مدینہ کے درمیان بعضوں نے اسکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپکے ساتھ حضرت عائشہ رضؓ تھیں اُنکے گلے کی مالا جو ظفار عقیق کی تھی (ظفار ایک بستی ہے یمن کی ساحل پر) گر پڑی اُسکی تلاش نے لوگوں کو روک کیا یہاں تک کہ روشنی ہوگئی اور اُنکے ساتھ پانی نہ تھا ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عائشہ رضؓ پر غصہ ہوئے اور کہا تو نے لوگوں کو روکا ہے اور اُنکے ساتھ پانی نہیں ہے اُس وقت اللہ جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کرنے کی آیتیں اتاریں مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنھوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ہاتھ اٹھا لیے مٹی نہ اٹھائی اور مُنہ پر پھیرا اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک اور ہتھیلیوں سے مسح کیا بغلوں تک **ف** ابن یحیے کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگوں کے فعل کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں سکھایا تھا کہ بغلوں اور مونڈھوں تک مسح کریں انھوں نے اپنی رائے سے ایسا کیا) ایک روایت میں دوبار ہاتھ مارنا بھی آیا ہے کذا فی الاصل **عن** شقیق قال کنت جالسا بین عبد اللہ وابی موسی فقال ابو موسی یا اباعبد الرحمن ارایت لو ان رجلا اجنب فلم یجد الماء شھرا اما کان یتیمم فقال لا وان لم یجد الماء شھرا فقال ابو موسی فکیف تصنعون بھذہ الایۃ التی فی سورۃ المائدۃ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فقال عبد اللہ لو رخص لھم فی ھذا لاوشکوا اذا برد علیھم الماء ان یتیمموا بالصعید فقال لہ ابو موسی او انما کرھتم ھذا لھذا قال نعم فقال لہ ابو موسی الم تسمع قول عمار لعمر بعثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد

الماء فتمرغت فی الصعید کما تتمرغ الدابۃ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال
انما کان یکفیک ان تصنع ھکذا فضرب بیدہ علی الارض فنفضھا ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ و
بیمینہ علی شمالہ علی الکفین ثم مسح وجھہ فقال لہ عبد اللہ افلم تر عمر لم یقنع بقول عمار ترجمہ
شقیق سے روایت ہے میں بیٹھا تھا بیچ میں عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابو موسے اشعری رضؓ کے ابو موسے نے کہا
ای ابا عبد الرحمن (کنیت ہے ابن مسعودؓ کی) کیا اگر کسی کو نہانے کی حاجت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پاوے
وہ تیمم کیا کرے عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہیں اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے پر تیمم نہ کرے ابو موسی نے
کہا پھر تم کیا کہتے ہو اس آیت میں جو سورہ مائدہ میں ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (یعنے اگر تم سفر
میں ہو یا بیمار ہو یا تم میں سے کوئی پائخانہ پھر کر آوے یا عورتوں سے مساس کرے پھر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک
خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگوں کو تیمم کی رخصت دی جاوے قریب ہے کہ جب پانی ٹھنڈا ہو تو وہ تیمم
کرنے لگیں ابو موسے رضؓ نے کہا تو اسلیئے تم نے تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا ہاں ف اصل یہ ہے کہ عمر رضؓ کو جنب
کے واسطے تیمم کا جائز ہونا معلوم نہیں ہوا وہ جنب کے لیئے غسل ضرور جانتے تھے عبد اللہ بن مسعودؓ بھی اس مسئلے
میں حضرت عمر رضؓ کے تابع تھے اور آیۃ لامستم النساء کو جماع پر محمول نہ کرتے تھے بلکہ بوس و کنار پر جو ناقض وضو ہے
بعضوں کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اسکی برخلاف تھا اور احادیث بھی جمہور صحابہ کے موافق ہیں تیمم محدث اور
جنب دونو کو درست ہے ف ابو موسے رضؓ نے کہا کیا تم نے عمار بن یاسرؓ کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا کسی کام کو میں راہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو مٹی میں لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے
جب آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا اس طرح کرنا پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور مٹی پھونک
دی پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر مارا اور دائیں کو بائیں دونوں پہونچوں پر پھر مسح کیا منھ کا ف یعنی ایک ہاتھ زمین پر مارا جس میں مٹی لگی اسکو دوسرے
ہاتھ کی ہتھیلی سے بھی لگا لیا اور پہونچوں پر مسح کیا پھر انہیں ہاتھوں کو منہ پر پھیر لیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمم میں ایک
ضرب کافی ہے اسی سے دونو پہونچوں کا اور منہ کا مسح کرلے کہنیوں تک مسح کرنا یا دو ضرب لگانا ضرور نہیں ہے
ف عبد اللہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے حضرت عمر رضؓ نے اس باب میں عمار کے قول پر قناعت نہ کی ف
اسی واسطے حضرت عمر رضؓ جنب کے واسطے تیمم کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی ایسا ہی کہتے تھے لیکن اور
جمہو صحابہ نے اسکو جائز رکھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضؓ کے
عمل نہ کرنے سے وہ حدیثیں غلط نہیں ہو سکتیں اسی واسطے جمہو علماء نے تیمم جنب کے لیے جائز رکھا ہے اس روایت
سے معلوم ہوا کہ کبھی بڑے بڑے عالم اور مجتہدوں پر بعضی ادنے بات مخفی رہجاتی ہے حضرت عمر رضؓ اور عبد اللہ بن
مسعود رضؓ کی کثرت اور وسعت علم مشہور ہے باوجود اسکے یہ مسئلہ انپر پوشیدہ رہا عن عبد الرحمن

ابن ابزی قال کنت عند عمر فجاء رجل فقال انا نکون بالمکان الشهرا والشهرین فقال عمر اما انا فلم اکن اصلی حتی اجد الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ کنت انا وانت فی الابل فاصابتنا جنابة فاما انا فتمعکت فاتینا النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلک له فقال انما کان یکفیک ان تقول هکذا وضرب بیدیه الی الارض ثم نفخهما ثم مسح بهما وجهه ویدیه الی نصف الزراع فقال عمر یا عمار اتق الله فقال یا امیر المؤمنین ان شئت والله لما ذکرته ابدا فقال عمر کلا والله لنولینک من ذلک ما تولیت **ترجمہ** عبد اللہ بن ابزیؒ سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہیں ہمکو ایک ایک دو دو مہینے رہنا ہوتا ہے (اور وہاں جنابت ہوتی ہے اور پانی نہیں ملتا) حضرت عمرؓ نے کہا میں تو نماز نہیں پڑھتا جب تک پانی نہ پاتا تھا عمارؓ نے کہا یا امیر المؤمنین کیا تمکو یاد نہیں ہے جب میں اور تم اونٹوں میں تھے (یعنے جنگل میں) تو مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی میں مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا تجھے کافی تھا یہ دونو ہاتھ اپنے زمین پر مارے پھر اُن کو پھونک دیا اور اپنے مُنہ پر پھیرے اور دونو ہاتھوں پر آدھے ہاتھ تک حضرت عمرؓ نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمارؓ نے کہا اے امیر المؤمنین اگر تمکو منظور ہو تو میں اس حدیث کو کبھی بیان نہ کروں عمرؓ نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کرے گا ہم اُسکو تجھی پر ڈالیں گے **عن** عمار بن یاسر فی هذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیک هکذا ثم ضرب بیدیه الارض ثم ضرب احداهما علی الاخری ثم مسح وجهه والذراعین الی نصف الساعدین ولم یبلغ المرفقین ضربة واحدة **ترجمہ** عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے آپنے فرمایا اے عمار تجھکو کافی تھا یہ پھر مارے دونو ہاتھ اپنے زمین پر پھر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اسکے مُنہ پر مسح کیا اور دونو ہاتھوں پر آدھے ہاتھ تک کہنیوں تک نہیں کیا اور ایک ہی بار ہاتھ مارا **عن** عمار بهذه القصة فقال انما کان یکفیک وضرب النبی صلی الله علیه وسلم بیدیه الی الارض ثم نفخ فیها ومسح بها وجهه وکفیه شک سلمة قال لا ادری فیه الی المرفقین او الی الکفین **ترجمہ** ایک روایت میں عمار بن یاسرؓ سے یہ ہے آپنے فرمایا تجھے کافی تھا یہ اور مارا آپنے ہاتھ اپنا زمین پر پھر اُسکو پھونک دیا اور مسح کیا اس ہاتھ سے مُنہ پر اور دونو ہتھیلیوں پر لیکن سلمہ کو شک ہے اس روایت میں پہونچوں تک کہا یا کہنیوں تک **عن** شعبه باسناده بهذا الحدیث قال ثم نفخ فیها ومسح بها وجهه وکفیه الی المرفقین او الذراعین قال شعبة کان سلمة یقول الکفین والوجه والذراعین فقال له منصور ذات یوم انظر ما تقول فانه لا یذکر الذراعین غیرک **ترجمہ** شعبہؒ نے اس حدیث کو روایت کیا اُسمیں یہ ہے کہ آپنے مار کر پھونکا اور مُنہ پر مسح کیا اور دونو ہاتھوں پر پہونچوں تک یا یا ہنوں تک شعبہ نے

سلمہ کہا کرتے تھے پہونچون پہ اور منہہ پر اور باہنون پر منصور نے اُنسے ایک دن کہا سمجھہ کر کہو سوای تمہارے اور کوئی
باہنون کا ذکر نہین کرتا **عن** عمار فی ھذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلے اللہ علیہ وسلم
انما کان یکفیک ان تضرب بیدیک الی الارض وتمسح بھما وجھک وکفیک وساق الحدیث
ترجمہ عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کافی تھا دونوہاتھہ مارنا زمین پر پھر منہہ پر
اور دونو پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت مین ہے دونوہاتھہ زمین پر مارے اور انکو پہونچون کا **عن** عمار بن یاسر
قال سالت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن التیمم فامرنی ضربۃ واحدۃ للوجہ والکفین **ترجمہ**
عمار بن یاسر سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تیمم کو آپنے حکم دیا ایک بار ہاتھہ مارنے
کا منہہ اور پہونچون کے لیے **ف** اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پہ ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضے
لوگون کا قول یہ ہے کہ دو ضرب لگاوے ایک ضرب سے منہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونوہاتھون پر کہنیون
تک مگر دلائل اُنکے ضعیف ہین **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان المرفقین **ترجمہ**
عمار بن یاسر سے روایت ہے آپنے فرمایا دونو کہنیون تک سکی اسناد مجہول ہے قتادہ نے اُسمین تدلیس کی ہے
باب التیمم فی الحضر حضر مین تیمم کرنے کا بیان **عن** عمیر مولی ابن عباس انہ سمعہ یقول اقبلت
انا وعبد اللہ بن یسار مولی بن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجہیم بن الحرث
ابن الصمۃ الانصاری فقال ابو الجہیم اقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ
رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیہ السلام حتی اتی علی جدار فمسح بوجھہ و
یدیہ ثم رد علیہ السلام **ترجمہ** عمیر سے جو مولے ہین عبد اللہ بن عباس رض کے روایت ہے مین اور عبد اللہ بن
یسار جو مولے ہین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین کے آئے ابو الجہیم بن حارث بن صمۃ انصاری پاس ابو الجہیم نے
کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیر جمل (ایک موضع ہے مدینے کے پاس) کی طرف سے آئے ایک شخص ملا
اُسنے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا یہان تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے منہہ اور دونوہاتھون پر پھر
سلام کا جواب دیا **عن** نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجۃ الی ابن عباس فقضی ابن عمر حاجتہ
فکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سکۃ من السکک
وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتوارٰی فی السکۃ ضرب
بیدیہ علی الحائط ومسح بھما وجھہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام
وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طھر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے مین عبد اللہ
بن عمر رض کے ساتھہ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس رض پاس ابن عمر رضی نے اپنا کام پورا کیا اُس دن عبد اللہ بن

عباس یہ حدیث بیان کرتے ہین ایک شخص گذرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی کوچہ مین اور آپ پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہوکر نکلے ہین اس نے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ مین غائب ہوجاوے آپنے اپنے دونو ہاتھ دیوار پر مارے اور مسح کیا مُنہ پر پھر مارے دوسری بار اور مسح کیا دونو ہاتھون پر بعد اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مینے اس واسطے جواب نہین دیا تھا تجھکو کہ مین ظاہر نہ تھا۔ کہا ابوداؤد نے مینے احمد بن حنبل سے سُنا وہ کہتے تھے محمد بن ثابت نے یہ حدیث مُنکر روایت کی ہے ابوداؤد نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہین کی اور دوبار مارنا نقل نہین کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر رضہ کا فعل روایت کیا ہے **عن** ابن عمر قال اقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الغائط فلقیہ رجل عند بیر جمل فسلم علیہ فلم یرد علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الحائط فمسح وجھہ ویدیہ ثم رد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الرجل السلام **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ ہوکر آئے ایک شخص آپ کو ملا بیر جمل پاس اُسنے سلام کیا آپنے جواب دیا یہان تک کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مُنہ پر اور ہاتھون پر پھر آپنے سلام کا جواب دیا اُس شخص کو **باب** الجنب یتیمم جنب کو تیمم کرنا درست ہے جب پانی نہ ملے **عن** ابی ذر قال اجتمعت غنیمۃ عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا ذر انا بادیۃ وانا فبدرت الی الربذۃ فکانت تصیبنی الجنابۃ فاقیم الخمس فی الیوم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوذر فسکت فقال ثکلتک امک ابا ذر لامک الویل فدعا لی بجاریۃ سوداء فجاءت بعس فیہ ماء فسترتنی بثوب واستترت بالراحلۃ واغتسلت کانی القیت عنی جبلا فقال الصعید الطیب وضوء المسلم ولو الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک فان ذلک خیر وقال مسد غنیمۃ من الصدقۃ **ترجمہ** ابی ذر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بکریان جمع ہوگئین آپنے فرمایا اے ابوذر جنگل مین انکو لیجا مین جنگل کو گیا ربذہ کی طرف (ربذہ ایک قریہ ہے مدینہ کے قریب) وہان مجھکو نہانے کی حاجت ہوا کرتی اور مین پانچ پانچ چھ چھ روز یون ہی رہا کرتا (یعنے غسل نہ کرتا پانی نہ ہونے کی وجہ سے اور نماز پڑھ لیا کرتا) جب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپسے یہ امر بیان کیا) آپنے فرمایا ابوذر مین چپ ہا آپنے فرمایا کھو دی تجھکو ماں تیری اور خرابی ہو تیری ماں کی **ف** یہ ایک مثل ہے عرب مین جو غصے یا رنج یا افسوس کے وقت کہا کرتے ہین اس سے بددعا مقصود نہین ہے آپنے افسوس کیا اُنپر بغیر طہارت کے نماز پڑھنے پر اور تیمم کرکے نہ پڑھنے پر **ف** پھر آپنے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے مین پانی لیکر آئی اُسنے ایک کپڑے کی آڑ کی اور دوسری طرف سے اونٹ کی آڑ کی اور مین نہایا گویا پہاڑ میرے اوپر سے اتر گیا پھر آپنے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کی

لیئے اگرچہ دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اسکو اپنے بدن پر لگالے یہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت
مین ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تھین **عن** رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاھمنی دینی
فاتیت اباذر فقال ابوذر انی اجتویت المدینۃ فامر لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بلذود
ولغلم فقال لی اشرب من البانھا قال واشک فی ابوالھا ھذا اقول حماد فقال ابوذر فسکنت اعزب
عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طھور فاتیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بنصف النھار وھو فی رھط من اصحابہ وھو فی ظل المسجد فقال ابوذر فقلت نعم ھلکت یارسول
اللہ قال وما اھلکک قلت انی کنت اعزب عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر
طھور فامر لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بماء فجاءت بہ جاریۃ سوداء بعس یتخضخض ما
ھو بملان فتسترت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یا اباذر ان الصعید الطیب طھور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ
جلدک **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی عامر مین سے تھا روایت ہے (وہ ابو المہلب حرمی ہے) مین مسلمان ہوا مجھے
دین کے کامون کے سیکھنے کا شوق ہوا تو مین اباذر پاس آیا انہون نے کہا مجھے مدینے کی ہوا موافق نہین
آئی یا مجھے بیماری ہوگئی پیٹ کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا چند اونٹون اور بکریون کے دودھ
پینے کا حماد نے کہا مجھے شک ہے شاید یہ بھی کہا اُنکے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا مین پانی سے دور رہا کرتا تھا
اور میرے ساتھ میرے گھر کے لوگ بھی تھے مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو مین نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تھا اور آپ چند صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے مسجد کے سایہ مین
آپنے فرمایا ابوذر بیٹھے کہا ہان تباہ ہوگیا مین یارسول اللہ آپنے فرمایا کیون بیٹھے کہا مین پانی سے دور تھا میرے
ساتھ میری بی بی بھی تھی مجھے نہانے کی حاجت ہوتی مین نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کے آپنے حکم دیا میرے
واسطے پانی منگوانے کا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے مین وہ ہل رہا تھا پیالہ بھرا ہوا نہ تھا بیٹھے ایک
اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پھر آپ پاس آیا آپنے فرمایا اے ابوذر پاک مٹی پاک کرنے والی ہے اگرچہ تو دس برس
تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن پر بہالے۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے اس حدیث
کو ایوب سے روایت کیا اور اسمین پیشاب پینے کا ذکر نہین کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس رض کی حدیث مین
ہے جسکو صرف اہل بصرہ نے روایت کیا ہے **باب** اذا خاف الجنب البرد ایتیمم جب جنب کو
سردی کا خوف ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھ لیوے **عن** عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلۃ باردۃ
فی غزوۃ ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اھلک فتیممت ثم صلیت باصحابی

الصبح فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت یا صحابک وانت جنب فاخبرتہ بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئا **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہی مجھے احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل مین (جو ایک پانی کا نام ہے) مین ڈرا اگر غسل کیا تو مرجاؤن گا اسلیئے تیمم کرکے صبح کی نماز پڑہائی اپنے ساتہ والون کی انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے مجہہ سے فرمایا اے عمرو تو جنب تہا اور نماز پڑہائی تو نے اپنے لوگون کی اسلیئے غسل نہ کرنے کا سبب بیان کیا اور مینے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئین اللہ تجہپر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور کچہہ نہ کہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت مین اگر خوف ہو ضرر کا غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کرکے نماز پڑہ لیوے پہر دن نکلے غسل کرلے نماز قضا نہ کرے دوسری روایت مین ہی فغسل مغابنہ وتوضأ وضوءہ للصلوۃ ثم صلی بہم اپنے چڈہے دہوئے اور وضو کیا اور نماز پڑہائی اوزاعی کی روایت مین ہے تیمم کیا **باب** الجروح یتیمم زخمی تیمم کرسکتا ہے **عن** جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا جحر فشجہ فی راسہ ثم احتلم فسال اصحابہ فقال ہل تجدون لی رخصۃ فی التیمم فقالوا ما نجد لک رخصۃ وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلک فقال قتلوہ قتلہم اللہ الا سألوا اذا لم یعلموا فانما شفاء العی السوال انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصر او یعصب شک موسی علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہا ویغسل سائر جسدہ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہی کہ ہم سفر کو نکلے ہم مین سے ایک شخص کے پتہر لگا اسکا سر پہوٹ گیا پہر اسکو احتلام ہوا اُسنے لوگون سے پوچہا تم میرے لیئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہون نے کہا نہین تیمم کیونکر درست ہوگا جب تو پانی پر قادر ہے اس نے غسل کیا اور مرگیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپسے بیان کیا آپنے فرمایا ناحق اُن لوگون نے اسکو قتل کیا اللہ انکو قتل کرے جب انکو مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچہہ لینا تہا کیونکہ نہ جاننے کا علاج پوچہنا ہے اُس شخص کو کافی تہا تیمم کرلینا اور اپنے زخم پر ایک کپڑا باندہ کر اُسپر مسح کرنا اور باقی سارا بدن دہو ڈالنا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی نہا اسکے ساتہ بدن کا دہونا بہی ضرور ہوا **عن** عبد اللہ بن عباسؓ قال اصاب رجلا جرح فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قتلوہ قتلہم اللہ الم یکن شفاء العی السوال **ترجمہ** عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے

ایک شخص زخمی ہوگیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسکو احتلام ہوا لوگون نے اسکو نہانے کا حکم کیا وہ نہایا اور مرگیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسکی خبر پہونچی آپنے فرمایا مار ڈالا اسکو ماری اُنکو اللہ کیا نہ جانتے کا علاج پوچھنا نہین ہے **ف** یعنے اُن لوگون کو جنہون نے خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچھکر حکم دینا تہا بے سمجھے پوچھے فتوی دیدیا اور ایک شخص کا خون ہوگیا **باب** المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کرکے نماز پڑہ لیوے پہر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے **عن** ابی سعید الخدری قال خرج رجلان فی سفر فحضرت الصلوۃ ولیس معہما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوۃ والوضوء ولم یعد الاخر ثم اتیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکرا ذلک فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزأتک صلوتک وقال للذی توضأ واعاد لک الاجر مرتین **ترجمہ** ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے دو شخص سفر مین تہے نماز کا وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونونے تیمم کرکے نماز پڑہ لی پہر پانی ملا اور وقت باقی تہا ایک شخص نے وضو کیا اور نماز پہر پڑہی دوسرے نے پہر نہ پڑہی بعد اُسکے دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپسے بیان کیا آپنے فرمایا اُس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑہی تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری پہلی نماز کافی ہی اور جس شخص نے وضو کرکر پہر پڑہی تہی اُس سے فرمایا تجھے دوہرا ثواب ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نماز پہر لوٹانا ضرور نہین ہے اگر پڑہ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے۔ ابوداود نے کہا ابوسعید خدری کا ذکر اس حدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے انکا نام نہین لیا بلکہ اُسکو مرسلاً روایت کیا ہے عطا بن یسار سے۔

باب فی الغسل للجمعۃ جمعہ کے غسل کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب بینما ہو یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل رجل فقال عمر ما ہذہ الساعۃ فقال الرجل ما ہو الا ان سمعت النداء فتوضأت فقال عمر والوضوء ایضا اولم تسمعوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی الجمعۃ فلیغتسل **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے روز اتنے مین ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر رضہ نے کہا تم نماز سے کیا رک گئے وہ شخص بولے میرے کچھ دیر نہین کی مگر اتنی ہے کہ اذان سُنکر مینے وضو کیا حضرت عمر رضہ نے کہا وضو ہی پر اکتفا کیا (یعنے ایک تو دیر مین آئے دوسرے یہ قصور کیا کہ فقط وضو کرکے چلے آئے) کیا تمنے سُنا نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم **ترجمہ** ابی سعید خدری رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر بالغ پر **عن** حفصۃ عن النبی صلے اللہ

علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعۃ وعلی من راح الی الجمعۃ الغسل ترجمہ ام المؤمنین حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لیے جانا واجب ہے اور جو جمعہ کو جاوی اسپر نہانا لازم ہے کہا ابوداؤد نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاویگا اگرچہ وہ غسل جنابت کا ہو (یعنے ہر جمعہ کے لیے دوسرا غسل کرنا ضرور نہین ہے) عن ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلے ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا ترجمہ ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے دونونے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچھے کپڑے اپنے کپڑون مین سے پہنے اور خوشبو اگر اُسکے پاس ہو تو لگاوی پھر جمعہ کے لیے (مسجد مین آوے) لوگون کی گردنین نہ پھاندے (یعنے جہان جگہ ملے وہان بیٹھ جاوے) پھر جو اللہ نے اُسکی قسمت مین لکھا ہے اُسقدر نماز پڑھے اور چپ رہے جب امام نکلے خطبے کو یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے تو وہ کفارہ ہوگا اسکے گناہون کا جو اس جمعے اور پہلے جمعہ کے درمیان ہوئے ہین ف یعنے جس ساعت کو جمعہ پڑھا ہو اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی ساعت تک جتنے گناہ ہونگے معاف کر دیے جاوینگے یہ سات دن ہوئے ابوہریرہؓ نے کہا تین دن کے اور گناہ معاف ہونگے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس دن کے گناہ معاف ہونگے عن ابی سعید الخدریؓ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم والسواک ویمس من الطیب ما قدر لہ ترجمہ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور مسواک لازم ہے اور خوشبو لگاوی جو اسکو نصیب ہو دوسری روایت مین ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے سُنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص نہلاوے جمعہ کے روز اور نہاوی یعنے اپنی بی بی کو صحبت کرے اسکو بھی نہلاوے آپ بھی نہاوے) پھر سویرے جاوی اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیدل جاوی سوار نہ ہووی اور امام سے نزدیک ہو کر خطبہ سُنے اور بیہودہ بات نہ بکے تو اسکو ہر قدم پر ثواب ملے گا ایک برس کے روزون کا اور شب بیداری کا عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امرأتہ ان کان لہا ولبس من صالح ثیابہ ثم

لم یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت
لہ ظہرا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غسل
کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو ہو اسکو لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے پھر لوگون کی گردنین
نہ پھاندے نہ بیہودہ باتین کرے خطبے کے وقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہون کا پہلے جمعہ تک اور
جو بیہودہ بکے گا اور لوگون کی گردنین پھاندے گا وہ جمعہ اسکے لیے ایسا ہوگا جیسے ظہر کی نماز عن عائشۃ
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن
غسل المیت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے
چار چیزون سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کے واسطے تیسرے پچھنے لگا کر چوتھے میت کو نہلا کر عن
علی بن حوشب قال سالت مکحولا عن ہذا القول غسل واغتسل قال غسل راسہ وجسدہ
ترجمہ علی بن حوشب نے کہا میں نے مکحول سے پوچھا اوس حدیث میں جو ہے غسل و اغتسل اسکے کیا
معنے ہین انہون نے کہا دھووے اپنے سر کو اور بدن کو۔ سعید نے بھی اسکے معنے یہی بیان کیے ہین بعضون
نے کہا دونو کے معنے ایک ہین بعضون نے کہا غسل کے معنے یہ ہین دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنے
آپ نہاوے یعنے اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن
راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن
ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ
فاذا خرج الامام حضرت الملئکۃ یستمعون الذکر ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی کے لیے نہاتے ہین (یعنے خوب نہایا پاک صاف کر کے اور
ہر جگہ پانی پہونچایا) پھر دوپہر ڈھلتی اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اسنے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری
گھڑی آیا تو اسنے جیسے ایک گائے قربانی کی اور جو تیسری گھڑی آیا تو اسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی
کیا اور جو چوتھی گھڑی مین آیا تو اسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی مین آیا تو اسنے جیسے ایک انڈا
خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد
مین آجاتے ہین ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون
پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد مین آیا کرین جتنا
جلد آوینگے اتنا بہت ثواب پاوینگے باب الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ جمعہ کے دن نہانے

کی اجازت **عن** عائشۃ قالت کان الناس مھان انفسھم فیروحون الی الجمعۃ بھیئتھم فقیل لھم لو اغتسلتم **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی لوگ اپنا کام آپ کیا کرتے تھے تو جمعہ کے لیے اسی شکل سے جاتے اُنسے کہا جاتا کاش تم نے غسل کیا ہوتا تو بہتر ہوتا **عن** عکرمۃ ان ناسا من اھل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباسؓ اتری الغسل یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ اطھر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب وساخبرکم کیف بدأ الغسل کان الناس مجھودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظھورھم وکان مسجدھم ضیقا مقاربا لسقف انما ھو عریش فخرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلک الصوف حتی ثارت منھم ریاح آذی بذلک بعضھم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الریح قال ایھا الناس اذا کان ھذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دھنہ وطیبہ قال ابن عباسؓ ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدھم وذھب بعض الذی کان یؤذی بعضھم بعضا من العرق **ترجمہ** عکرمہ رضہ سے روایت ہی کچھ لوگ عراق کے رہنے والے آئے اور کہا ای ابن عباس رضؓ کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس رضؓ نے کہا نہیں لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہونے کا باعث ہی اور جو غسل نہ کرے اُسپر واجب نہیں ہی اور میں تمکو بتاتا ہون کہ غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تھے کمبل پہنا کرتے تھے اپنی پیٹھون پر بوجھ لادتے تھے مسجد بھی تنگ تھی چھت اُسکی نیچی تھی وہ تو ایک سنڈواتھا کھجور کی شاخون کا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگون کو کملون میں پسینا آیا اور بدبوئین پھیلین ایک کو دوسرے کی وجہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بو پہنچی آپنے فرمایا ای لوگو جب یہ دن ہوا کرے یعنے جمعہ کا تو نہایا کرو اور اچھے سے اچھا تیل یا خوشبو میسر ہو لگایا کرو ابن عباس رضؓ نے کہا پھر اللہ تعالے نے لوگون کو مالدار کر دیا اور سوا کمل کے اور کپڑے پہننے لگے اور محنت بنگئی (یعنے غلام لونڈیون سے کام لینے لگے) اور مسجد بھی کشادہ ہوگئی اور وہ جو پسینے کی بو سے ایک کو دوسرے سے تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی ہوا اسطرح غسل مین اختیار ہی مگر غسل کرنا اولے ہی لیکن واجب نہین ہے) **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من توضأ فبھا ونعمت ومن اغتسل فھو افضل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمعے کے تو مدنی) تو اُسنے رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سُنت کو لیا اور یہ رخصت اچھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ دوسرا سنن ابوداؤد کے تیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسرا اُسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے واللہ الموفق والمعین تم الجزء الثانی ویتلوہ الجزء الثالث

فہرست ابواب پارۂ ثانی سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۴۹	آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا
۵۰	آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا۔
	دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان۔
	اس باب مین رخصت کا بیان۔
	خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان۔
۵۱	سونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان
۵۲	نجاست پر چلنا۔
۵۳	نماز مین وضو ٹوٹ جانے کا بیان
〃	مذی کے بیان مین۔
۵۴	جماع سے غسل کرنا۔
۵۵	جنب کو پھر جماع کرنا۔
〃	جنب وضو کرکے جماع کرے۔
〃	جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے۔
〃	جنب کھانا کھاوے۔
۵۶	جنب کو کھاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے۔
〃	جنب نہانے مین دیر کرسکتا ہے
۵۷	جنب کلام اللہ پڑھ سکتا ہے
〃	جنب مصافحہ کرسکتا ہے۔

صفحہ	باب
۵۸	جنب مسجد مین نہ جاوے۔
〃	جنب نماز مین اگر سہو شروع کرے
۵۹	غسل تری دیکھنے سے بعد سونے کے۔
〃	عورت کو احتلام ہونے کا بیان
۶۰	کتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے
۶	غسل جنابت کیونکر کرے۔
۶۳	بعد غسل کے وضو نہ کرنے کا بیان
۶۴	غسل مین سر کے بال نہ کھولنا عورت کے لیے۔
〃	جنب اپنا سر خطمی سے دھووے
〃	مرد و زن کے بیچ مین اگر پانی ہے اسکا بیان۔
۶۵	حائضہ کے ساتھ کھانا کھانا۔
۶۶	حائضہ کو مسجد سے کچھ اٹھانا۔
〃	حائضہ پر نماز قضا نہ لیا وے۔
〃	حیض مین جماع کرنے کا کفارہ
۶۷	حائضہ سے بغیر جماع سب کچھ کرنا
۶۸	مستحاضہ حیض مین نماز چھوڑے
۷۳	مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے
۷۴	مستحاضہ ایک غسل سے دو دو نماز جمع کرے۔

صفحہ	باب
۷۵	مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے مگر حیض سے بعد غسل کرے
۷۶	مستحاضہ ہر ظہر کے وقت غسل کرے
۷۷	مستحاضہ روز ایک غسل کرے
〃	مستحاضہ غسل کرے ایام مین۔
〃	مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے
〃	مستحاضہ کو وضو کرنا بغیر اور حدث کے ضرور نہین۔
〃	زردی یا تیرگی بعد حیض کے دیکھے
۷۸	مستحاضہ سے جماع درست ہے
〃	نفاس کا بیان۔
〃	حیض کا غسل اور خون دھونا۔
۸۰	تیمم کا بیان۔
۸۴	حضر مین تیمم کرنے کا بیان۔
۸۵	جنب کو اگر پانی نہ ملے تیمم کرے۔
۸۶	جنب سردی مین تیمم کرے۔
۸۷	زخمی تیمم کرے۔
۸۸	تیمم اگر وقت مین پانی پائے
〃	جمعہ کے غسل کا بیان۔
۹۰	جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت۔

تمت

الجزء الثالث

پارہ تیرا

بسم الله الرحمن الرحيم

باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل جو کافر مسلمان ہوا اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قيس بن عاصم قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم اريد الاسلام فامرني ان اغتسل بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونے کو آپنے حکم کیا مجھے بیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثيم بن كليب عن ابيه عن جده انه جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد اسلمت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم الق عنك شعر الكفر يقول احلق وقال اخبرني آخر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لآخر معه الق عنك شعر الكفر واختتن **ترجمہ** عثیم بن کلیب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے سنا (کثیر سے) اُسنے دادا سے اُس کے (کلیب سے کیونکہ اصل نسب اُسکا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی نسبت کرتے ہین دادا کی طرف تو اُسکو عثیم بن کلیب کہتے ہین یہ راوی مجہول ہے سوا ابو داؤد کے اور کسی نے اس سے روایت نہین کی اور ابو داؤد نے بھی یہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات مین بیان کیا ہے) کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین مسلمان ہوا آپنے فرمایا اچھا کفر کے بالون کو نکال ڈال یعنے سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُسکے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال ڈال اور ختنہ کر **باب** المرأة تغسل بها الذي تلبس في حيضها عورت اپنی اُس لباس کو جو حالت حیض مین پہنی تھی دھووے یا نہ دھووے **عن** معاذة قالت سالت عائشة رضي الله عنها عن الحائض يصيب ثوبها الدم قالت تغسله فان لم يذهب اثره فلتغيره بشيء من صفرة قالت ولقد كنت احيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث حيض جميعا لا اغسل له ثوبا **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا اگر حائضہ کا خون کپڑے مین لگ جاوے تو انہون نے کہا اسکو دھو ڈالے اگر اُسکا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی سی زردی اُسپر لگاوے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت** حضرت عائشہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو مین تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دھوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑون مین خون نہین بہرتا تھا جس کپڑے مین خون نہ لگا ہو اُسکا دھونا ضرور نہین صرف اس خیال سے کہ حالت حیض مین وہ کپڑا پہنا تھا کیونکہ حائضہ کا بدن اور پسینا ناپاک نہین ہے **عن** مجاهد قال قالت عائشة ما كان لاحدانا الا ثوب واحد تحيض فيه فاذا اصابه شيء من دم بلته بريقها ثم قصعته بريقها **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس

ایک ہی ایک کپڑا ہتا اسی کو حیض کی حالت مین بھی پہنتی اگر اسمین کہین حیض کا خون بھر جاتا تو اسکو تھوک لگاکر
مل ڈالتی ناخون سے **ف** کیونکہ وہ خون گاڑھا اور جما ہوا ہوتا ہے تھوک لگانے سے تر ہو جاتا ہی پھر ناخون سے
کھرچ ڈالو تو صاف ہو جاتا ہے **عن** بکار بن یحیی حدثتنی جدتی قالت دخلت علی ام سلمۃ
فسالتہا امراۃ من قریش عن الصلوۃ فی ثوب الحائض فقالت ام سلمۃ قد کان یصیبنا الحیض فعلی عہد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فنلبث احدنا ایام حیضہا ثم تطہر فتنظر الثوب الذی کانت
تقلب فیہ فان اصابہ الدم غسلناہ وصلینا فیہ وان لم یکن اصابہ شئ ترکناہ ولم یمنعنا
ذلک من ان نصلی فیہ واما الممتشطۃ فکانت احدنا تکون ممتشطۃ فاذا اغتسلت لم تنقض
ذلک ولکنہا تحفن علی راسہا ثلاث حفنات فاذا راث البلل فی اصول الشعر دلکتہ ثم
افاضت علی سائر جسدہا **ترجمہ** بکار بن یحیے نے کہا میری دادی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضہ پاس گئی
اُنسے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے کپڑون مین نماز پڑہنے کا ام سلمہ رضہ نے کہا ہمکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حیض آتا تہا جب تک حیض آیا کرتا تہیری رہتی جب پاک ہو جاتی تو اُن کپڑون
کو دیکھتی جو پہنے رہی تہی اگر اسمین کہین خون لگ گیا ہوتا اُسکو دہو ڈالتی پھر انہین کپڑون مین نماز
پڑہتی اور جو کچھہ نہ لگا ہوتا تو چھوڑ دیتی اور انہین مین نماز پڑہا کرتی اور جس عورت کے بال گندہے ہوتے
وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کھولتی البتہ تین لپ پانی کی لیکر اپنے سر پر ڈالتی جب تری بالون کی جڑون
مین پہونچ جاتی تو ملتی اسکو پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت
امراۃ تسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تصنع احدنا بثوبہا اذا رات الطہر اتصلی فیہ
قال تنظر فان رات فیہ دما فلتقرصہ بشئ من ماء ولتنضح ما لم تر ولتصلی فیہ **ترجمہ** اسماء بنت
ابی بکر رضہ سے روایت ہی مینے سُنا ایک عورت نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہم سے کوئی
حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑون کو کیا کرے اُنہین نماز پڑہے آپنے فرمایا اُن کپڑون کو دیکھہ لیوے اگر اُن مین
خون لگا ہو تو مل ڈالے ناخون سے پھر دہو ڈالے پانی سے اور جہان خون معلوم نہ ہو وہان پانی چھڑک دے
پھر انہین کپڑون مین نماز پڑہے **عن** اسماء بنت ابی بکر انہا قالت سالت امراۃ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ارایت احدنا اذا اصاب ثوبہ الدم من الحیضۃ کیف
تصنع قال اذا اصاب احداکن الدم من الحیض فلتقرصہ ثم لتنضحہ بالماء ثم لتصلی **ترجمہ** اسماء
بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہی ایک عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے مین
حیض کا خون لگ جاوے تو کیا کرین آپنے فرمایا جب تم مین سے کسی کے کپڑے مین حیض لگ جاوے تو اسکو چٹکیون

سے ملدیوے پھر پانی سے دھوڈالے بعد اُسکے اُسی کپڑے سے نماز پڑھے دوسری روایت مین یون ہے حتیہ ثم تقرصیہ بالماء ثم انضحیہ یعنے کھرچ ڈال اُسکو پھر پانی ڈال کر مل پھر دھوڈال **عن** ام قیس بنت محصن تقول سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یکون فی الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرین آپنے فرمایا ایک لکڑی سے چھڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دھوڈال **ف** خطابی نے کہا لکڑی سے چھڑانے کو اس واسطے کہا کہ وہ جما ہوا خون چھٹ جاوے پھر پانی سے دھونے سے بالکل اثر جاتا رہے **عن** عائشۃ قالت قد کان یکون لاحدانا الدرع فیہ تحیض وفیہ تصیبہا الجنابۃ ثم تری فیہ قطرۃ من دم فتقصعہ بریقہا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم مین سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اُسی کو حیض مین پہنتی اُسی مین جنابت ہوتی اگر کہین اسمین ایک قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تھوک لگا کر اسکو مل ڈالتی **باب** الصلوۃ فی الثوب الذی یصیب اھلہ فیہ جس کپڑے مین اپنی بی بی سے جماع کرے اُسی کپڑے مین نماز پڑھنا کیسا ہے **عن** معاویۃ بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم .....

..... یصلی فی الثوب الذی یجامعہا فیہ فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذی **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان رضہ نے اپنی بہن ام حبیبہ رضہ سے جو بی بی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کپڑے سے نماز پڑھتے تھے جو پہنکر اُنسے صحبت کرتے تھے ام حبیبہ رضہ نے کہا ان جب اُسمین نجاست معلوم نہ ہوتی **باب** الصلوۃ فی شعر النساء عورتون کے کپڑون پہ نماز نہ پڑھنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے شعار یا لحاف مین نماز نہین پڑھتے تھے **ف** شعار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے لحاف اوڑھنے کی چادر کو کہتے ہین آپنے اس واسطے اُن کپڑون پہ نماز نہین پڑھی شاید اُن مین حیض کا خون لگ گیا ہو **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحفنا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری چادرون پر نماز نہین پڑھتے تھے **ف** یہ حدیث ضعیف ہے اس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عائشہ رضہ سے تو سُنا ہی نہین اور جس سے سُنا اُسکا حال معلوم نہین کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حماد نے سعید بن ابی صدقہ سے سُنا اُنہون نے محمد بن سیرین سے اس حدیث کو پوچھا اُنہون نے بیان نہین کیا اور کہا مینے اسکو ایک مدت ہوئی سُنا تھا معلوم نہین جس سے سنا تھا وہ ثقہ ہے یا نہین تو اُسکی تحقیق کرو **باب** الرخصۃ فی ذالک

عورتون کے کپڑون پر نماز پڑہنے کی اجازت **عن** میمونۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی وعلیہ مرط وعلی بعض ازواجہ منہ وھی حائض وھو یصلی وھو علیہ **ترجمہ** میمونہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک چادر اوڑہ کر جسکو ایک بی بی آپ کی اوڑہی ہوئی تہین اور وہ حائض تہین **ف** یعنے ایک ہی چادر تہی ایک طرف سے بی بی اوڑہی تہین اور کچہہ اور اُسمین سے آپ اوڑہے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبہ وانا حائض وعلی مرط وعلیہ بعضہ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے تہے اور مین حیض کی حالت مین آپکے پہلو مین تہی اور ایک چادر تہی کچہہ میرے پر پڑی تہی کچہہ آپ پر **باب** المنی یصیب الثوب منی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیئے **عن** ھمام بن الحارث انہ کان عند عائشۃ فاحتلم فابصرت جاریۃ لعائشۃ وھو یغسل اثر الجنابۃ من ثوبہ او یغسل ثوبہ فاخبرت فقالت لقد رایتنی وانا افرکہ من ثوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ہمام بن حارث حضرت عائشہ رضہ کے پاس تہے انکو احتلام ہوا ایک لونڈی نے حضرت عائشہ رضہ کی انکو دیکہہ لیا کپڑا دہوتے ہوئے منی سے اُسنے حضرت عائشہ رضہ سے کہدیا انہون نے کہا تو نے مجہکو دیکہا تہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسکو مل ڈالتی ہی **ف** یعنے کہرچ ڈالتے تہے کیونکہ آپ کی منی گاڑہی ہوگی - اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑہی اگر ہو تو اُسکا کہرچ ڈالنا کافی ہے اور رقیق کو دہونا چاہیئے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہے جیسے ناک کا پانی شافعی رح کا یہی قول ہے **عن** عائشۃ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرچ ڈالتی تہی پہر آپ اُسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عن** عائشۃ تقول انہا کانت تغسل المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثم اری فیہ بقعۃ او بقعا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دہوڈالتی پہر دہونے کا ایک نشان یا کئی نشان آپکے کپڑے مین دیکہتی ہی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کپڑے پر پیشاب کردے تو کیا کرنا چاہیے **عن** ام قیس بنت محصن انہا اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ **ترجمہ** ام قیس بنت محصن ایک اپنے بچے کو جو چہوٹا تہا اور ابہی کہانا نہین کہاتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئین آپنے اُسکو لیکر گود مین بہٹایا اُسنے آپکے کپڑون پر پیشاب کردیا آپنے پانی منگوا کر اُسپر چہڑک دیا اچہا دہویا نہین **ف** یہ حدیث اور اُسکی سوا بہت حدیثین

دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اُسکا پیشاب ایسا نجس نہین ہے جس سے کپڑا دھونا پڑے صرف پانی چھڑک دینا کفایت کرتا ہے اس مسئلے سے عورتون کو ضرور خبردار رہنا چاہیئے کیونکہ وہ سمجھتی ہین بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دھوئے ہوئے پاک نہین ہوتا اور دھونے کے وقت سے نماز قضا کر دیتی ہین +

عن لبابۃ بنت الحارث قالت کان حسین بن علی رضی اللہ عنہ فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علیہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر **ترجمہ** لبابہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود مین بیٹھے ہوئے تھے اُنھون نے آپ پر پیشاب کر دیا مینے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجیے اور اپنا تہ بند مجھے دیجیے مین دھو ڈالون آپنے فرمایا لڑکی کے پیشاب سے دھونا چاہیئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے

عن ابی السمح قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا اراد ان یغتسل قال ولنی فاولیہ قفای فاستر بہ فانی تحسن او حسین رضی اللہ عنہما فبال علی صدرہ فجئت اغسلہ فقال یغسل من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام **ترجمہ** ابوالسمح (انکا نام زیاد ہے یہی ایک حدیث اُنسے مروی ہے) سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹھ موڑ کر کھڑا ہو جا مین پیٹھ موڑ کر کھڑا ہوتا اور آڑ کیے رہتا ایک بار حسن یا حسین رض آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا مین دھونے کے لیے آیا آپنے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھونا چاہیئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب سب برابر ہین **عن** علی رض قال یغسل بول الجاریۃ وینضح بول الغلام مالم یطعم **ترجمہ** حضرت علی رض نے کہا لڑکی کا پیشاب دھویا جاویگا اور لڑکے کا پیشاب (دھونا ضرور نہین) پانی اُسپر چھڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کھانا نہ کھاوے۔ دوسری روایت مین مالم یطعم نہین ہے اور اس قدر زیادہ ہے قتادہ نے کہا یہ حکم جب تک ہے کہ دونو کھانا نہ کھاتے ہون جب کھانا کھانے لگین تو دونو کا پیشاب دھونا ضرور ہے

عن الحسن عن امہ انہا ابصرت ام سلمۃ تصب علی بول الغلام مالم یطعم فاذا طعم غسلتہ وکانت تغسل بول الجاریۃ **ترجمہ** حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے اُنھون نے دیکھا حضرت ام سلمہ کو لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیتی تھین جب تک وہ کھانا نہ کھاتا تھا جب کھانا کھانے لگتا تو اُسکو دھوتین اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دھوتین **باب الارض یصیبہا البول** زمین پر پیشاب پڑ جاوے تو کیا کرنا چاہیئے **عن** ابی ھریرۃ ان اعرابیا دخل المسجد ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جالس فصلی فقال اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم یلبث

ابن عبدالرحمن عن ابیہ

ان بال فی ناحیۃ المسجد فاسرع الناس الیہ فنہاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین صبوا علیہ سجلا من ماء او قال ذنوبا من ماء ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے ایک اعرابی مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اُسنے دو رکعتین پڑہین پھر کہا یا اللہ رحم کر محمد پر اور مجھپر اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کشادہ کو تنگ کیا (یعنے اللہ کی رحمت وسیع تھی سب کو شامل تھی اُسکو خاص کر دیا دو آدمیون سے) تھوڑی دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک کونے مین مسجد کے اُسنے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنے کو یا نکالنے کو) آپنے لوگون کو منع کیا (اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بھاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اب تو ایک ہی جگہ گندی ہوی یا پیشاب روکنے سے اُسکو کچھ عارضہ ہوجاویگا) اور فرمایا تم اسواسطے بھیجے گئے کہ آسانی کرو لوگون پر اور اسلئے نہین بھیجے گئے ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہادو ف صحیحین کی روایت مین ہے آپنے اُسکو پھر بلایا اور کہا مسجدین پیشاب پاخانہ کے واسطے نہین بنی ہین وہ تو اللہ کی یاد کے واسطے اور قرآن پڑہنے کے واسطے بنائی گئین ہین ت دوسری روایت مین یون ہے آپنے فرمایا وہان کی مٹی اٹھاکر پھینکدو اور اُسجگہ پانی بہادو مگر یہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سُنا **باب** فی طہور الارض اذا یبست زمین سوک کر پاک ہوجاتی ہے **عن** ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رات کو مسجد مین رہا کرتا اور مین جوان مجرد تھا اور کُتے آتے جاتے مسجد مین پیشاب کرتے تھے کوئی اُنپر پانی نہ بہاتا تھا ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ زمین مین اگر پیشاب وغیرہ پڑجاوے پھر وہ زمین سوکھ جاوے تو پاک ہوجاتی ہے اور یہی معلوم ہوا کہ مسجد مین سونا درست ہے **باب** الاذی یصیب الذیل یلومین نجاست لگ جانے کا بیان **عن** ام ولد لابراھیم بن عبدالرحمن ابن عوف انہا سالت ام سلمۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقالت انی امرأۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یطہرہ ما بعدہ ترجمہ ام سلمہ رضہ سے پوچھا ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کے ام ولد نے میرا پلو بہت لمبا لٹکتا رہتا ہے اور مین پلید مکان مین چلا کرتی ہون ام سلمہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد اُسکے جو پاک زمین آتی ہے وہ اُسکو پاک کر دیتی ہے ف یعنے اُس پلید جگہ کے آخر پاک جگہ بھی آویگی وہان بھی پلید لگے گا پاک ہوجاویگا جیسے پہلی جگہ سے ناپاک ہوگیا تھا۔ اس حدیث سے بڑی آسانی عورتون کے لیے نکلی **عن** امرأۃ من بنی

الاشهل قالت قلت یارسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منتنة فکیف نفعل اذا مطرنا قال لیس
بعدھا طریق ھی اطیب منھا قالت قلت بلی قال فھذہ بھذہ ترجمہ ایک عورت نے بنی عبدالاشہل
مین سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد مین جانے کا غلیظ ہے تو ہم کیا کرین جب پانی
برسے آپ نے فرمایا اُس سے آگے پھر کوئی پاک راستہ بھی ہے بینے کہا ہان آپنے فرمایا پس یہ اسکا جواب ہے
ف یعنے اس راستے مین چلنے سے کپڑا پاک ہوجاویگا جیسے پہلے راستے سے ناپاک ہوگیا تھا **باب الاذی**
یصیب النعل جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے **عن** ابی ھریرة ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم قال اذا وطئ احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طھور ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جوتی سے پلیدی پہ چلے تو مٹی اسکو پاک کردیگی
ف جوتی مین کسی قسم کی نجاست بھر جاوے جب اُسکو زمین پر رگڑ دیا وہ پاک ہوگیا اسکو پہنکر نماز پڑھنا
درست ہے یہی مذہب ہے علماء محققین کا **عن** ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال اذا
وطئ الاذی بخفیہ فطھورھا التراب ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کسی کے موزون مین نجاست بھر جاوے تو مٹی اسکو پاک کردیگی حضرت عائشہ رضہ سے بھی ایسا ہی روایت
ہے **باب** الاعادة من النجاسة یکون فی الثوب نجاست بھرے کپڑے سے نماز پڑھ لینے کا بیان **عن** ام
جعدة العامریة انھا سالت عائشة عن دم الحیض یصیب الثوب فقالت کنت مع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا فوقہ کساء فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اخذ الکساء فلبسہ ثم خرج فصلے الغداة ثم جلس فقال رجل یارسول اللہ ھذہ لمعة من
دم فقبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی ماءلیھا فبعث بھا الی مصرورة فی ید الغلام
فقال اغسلی ھذا واجفیھا ثم ارسلی بھا الی فدعوت بقصعتی فغسلتھا ثم اجففتھا فلحستھا الیہ فصلے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنصف النھار وھی علیہ ترجمہ ام جعدہ عامریہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضہ
سے خون حیض کا اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیئے انہون نے کہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھی اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے اور اوپر سے ایک کنبل ڈال لیا تھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس
کنبل کو اوڑھ کر چلے گئے اور صبح کی نماز پڑھی پھر آپ بیٹھے تو ایک شخص نے کہا یارسول اللہ یہ خون کا نشان ہے
جو ہے اُسکے اُس پاس بھیجی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھ مین دیکر اُسی طرح میرے پاس بھیجا اور کہا اسکو دھوکر سکھا
کر میرے پاس بھیجدو مینے پانی کا کونڈہ منگا کر اسکو دھویا پھر سکھلایا یعنے اُسکے آپ کو بھجوادیا پھر آپ دوپہر کو
تشریف لائے وہی کمل اوڑھے ہوئے ف نماز کے اعادہ کا اس حدیث مین ذکر نہین ہے شاید اسواسطے

ذکر نہ ہوگا کہ حضرت عائشہ رض گھر مین ہین انکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف ہی کیونکہ حضرت عائشہ رض نماز تو آپکے پیچھے پڑہی ہوگی پھر نماز لوٹانے کا حکم دینا ضرور تہا بعضون نے کہا شاید اُنہون نے اُسدن نماز آپکے ساتہ نہ پڑہی ہو بعضون نے کہا وہ نجاست قلیل تہی اُس سے اعادہ لازم نہین ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہی بعضون نے کہا اگر نجس کپڑے سے بے خبری مین نماز پڑہ لیوے تو اعادہ لازم نہین آتا واللہ اعلم **باب** البزاق یصیب الثوب تہوک اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا ہے **عن** ابی نضرۃ قال بزق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ثوبہ وحک بعضہ ببعض **ترجمہ** ابو نضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے مین تہوکا اور اسی مین مل ڈالا۔ دوسری روایت مین موسیٰ بن اسمعیل سے اُنہون نے حماد سے اُنہون نے حمید سے اُنہون نے انس سے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہے۔ اٰخر کتاب الطہارۃ تمام ہوئی کتاب طہارت کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اول کتاب الصلوٰۃ نماز کی کتاب شروع ہوئی

عن طلحۃ بن عبید اللہ یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الراس یسمع دوی صوتہ ولا یفقہ ما یقول حتی دنا فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن قال لا الا ان تطوع قال وذکر لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صیام شہر رمضان قال ھل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصدقۃ قال ھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنے والا (نجد ایک ملک ہے عرب مین) اُسکے سر کے بال پریشان تہے اُسکی آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تہی پر بات سمجھ مین نہین آتی تہی یہان تک وہ نزدیک آیا تب معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھ رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات دن مین اُسنے پوچھا اُسکے سوا اور کچھ نماز ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید واجب نہین ہے سنت ہی جیسا وہ قول ہے اکثر علماء محققین کا **ت** راوی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو رمضان کے روزے بتلائے اُسنے پوچھا اسکے سوا اور بہی کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل۔ راوی نے کہا پہر آپنے اُسکو زکوۃ بتلائی اُسنے پوچھا اُسکے سوا اور بہی کوئی صدقہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہین ہے سنت ہے **ت** راوی نے کہا پہر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا قسم خدا کی مین نہ اس سے زیادہ کرون گا نہ کم آپنے فرمایا اگر سچ کہتا ہے

تو مراد پائی دوسری روایت مین ہی اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی قسم میری باپ کی داخل ہوگا جنت مین قسم میرے باپ کی
اگر سچ کہتا ہے **ف** خطابی نے کہا شاید یہ عادت کے طور پہ قسم آپنے کہائی یا قبل نہی کے ورنہ دوسری حدیث مین
ہی مت قسم کہاؤ اپنے باپ دادون کی جس شخص کو تم مین سے قسم کہانا منظور ہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کہاوے
یا چپ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا شرک نہین ہے بلکہ جب خدا کی مثل اُس شے کو
بزرگ جانکر قسم کہاوے تو شرک ہوگی جیسے اس زمانے مین بعضے لوگون کو اللہ کی قسم کہانے مین کچھہ باک نہین ہے پر
پیر کی قسم کہانے مین بڑی احتیاط کرتے ہین یہ لوگ درحقیقت مشرک ہین اور مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا کیونکر شرک
ہوسکتی ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدر بزرگوار کی قسم کہائی البتہ جب دوسری حدیث مین
آپنے سوا خدا کے اور چیزون کے سا قسم کہانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہوگئی **باب** المواقیت
نماز کے وقتون کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امّنی جبرائیل
علیہ السلام عند البیت مرتین فصلی بی الظھر حین زالت الشمس و کانت قدر الشراک و صلی
بی العصر حین کان ظلہ مثلہ و صلی بی یعنی المغرب حین افطر الصائم و صلی بی العشاء حین غاب
الشفق و صلی بی الفجر حین حرم الطعام و الشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی الظھر حین
کان ظلہ مثلہ و صلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ و صلی بی المغرب حین افطر الصائم و
صلی بی العشاء الی ثلث اللیل و صلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد ھذا وقت الانبیاء
من قبلک و الوقت ما بین ھذین الوقتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ پاس دو بار **ف** تو آپنے نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے پڑہی
یا ایک بار عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت مین گذرا اور کسی کے پیچھے پڑہنا ثابت نہین ہے **ت**
تو نماز پڑہی ظہر کی جب آفتاب ڈہل گیا اور سایہ جوتی کے تسمے کے برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑہی جب سایہ اسکا اُسکے برابر
ہوا **ف** یعنے ایک مثل کے بعد اس سے صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہے **ت**
اور نماز پڑہی مغرب کی جس وقت روزہ دار روزہ کہولتا ہے اور نماز پڑہی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی **ف** یعنے
سرخی جاتی رہی اور سیاہی آگئی **ت** اور نماز پڑہی فجر کی جب روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہوجاتا ہے (یعنے صبح
صادق کے نکلتے ہی) پھر دوسرے روز نماز پڑہی ظہر کی جب ہر چیز کا سایہ اُسکے برابر ہوا **ف** یعنے برابر ہونے
کے قریب ہوا یا برابر ہوگیا سایہ اصلی سمیت **ت** اور نماز پڑہی عصر کی جب سایہ ہر چیز کا دو اتنا ہوا اور نماز
پڑہی مغرب کی جب روزہ دار روزہ کہولتا ہے اور نماز پڑہی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑہی فجر کی روشنی مین
پھر میری طرف متوجہ ہوئے (حضرت جبرئیل علیہ السلام) اور کہا ای محمد یہی وقت ہی تجھسے پہلے پیغمبرون کا

اور نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے ف ایک روز حضرت جبرئیل نے سب نمازوں کو اول وقت پڑھا
دوسرے روز آخر وقت اسلیئے کہ آپ کو وقت کا شروع اور اخیر معلوم ہو جاوے عن ابن شہاب ان عمر بن
عبد العزیز کان قاعدا علی المنبر فاخر العصر شیئا فقال لہ عروۃ بن الزبیر اما ان جبرئیل علیہ السلام
قد اخبر محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت الصلوۃ فقال لہ عمر اعلم ما تقول فقال عروۃ سمعت بشیر
ابن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
نزل جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی بوقت الصلوۃ فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت
معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ..... یحسب بہا صابعہ خمس صلوات فرایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر حین تزول الشمس وربما اخرہا حین تشتد الحر ورایتہ یصلی العصر والشمس مرتفعۃ
بیضاء قبل ان تدخلہا الصفرۃ فینصرف الرجل من الصلوۃ فیاتی ذا الحلیفۃ قبل غروب الشمس ویصلی المغرب حین
تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرہا حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرۃ بغلس ثم
صلی مرۃ اخری فاسفر بہا ثم کانت صلوتہ بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان یسفر ترجمہ
ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منبر پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عصر کی نماز میں
دیر کی عروہ بن زبیر نے کہا کیا تمکو معلوم نہیں جبرئیل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن العزیز نے
کہا سمجھکر کہو ف عمر بن عبد العزیز کو شبہ ہوا اس روایت میں کیونکہ عروہ نے اسکو بلا سند بیان کیا یا یہ شبہ
ہوا کہ کہیں روایت ضعیف نہ ہو یا یہ شبہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا توسط
شب معراج میں بتائے حضرت جبرئیل کا ذریعہ اُسمیں کہاں تھا یا یہ شبہ ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی کیونکر امامت کی حالانکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رتبے میں جناب رسالت مآب سے کم تھے اس واسطے عروہ نے
پھر اس روایت کو سند کے ساتھ بیان کرنا شروع کیا ت عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے
ابو مسعود انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبرئیل آئے
اور انہوں نے مجھے نماز کا وقت بتلایا میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی پھر انکے ساتھ نماز پڑھی پھر انکے ساتھ نماز پڑھی
پھر انکے ساتھ نماز پڑھی پھر انکے ساتھ نماز پڑھی انگلیوں پر اپنے شمار کیا پانچ نمازوں کا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ظہر کی نماز پڑھی آفتاب ڈھلتے ہی اور کبھی دیر کی جب گرمی کی شدت ہوئی اور میں نے دیکھا
آپ کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے اور آفتاب بلند تھا سفید اُسمیں زردی نہیں آئی تھی آدمی عصر کی نماز سے آپ کے
ساتھ فارغ ہو کر ذو الحلیفہ میں پہونچ جاتا آفتاب ڈوبنے سے پہلے ف حالانکہ ذو الحلیفہ دو فرسخ ہے مدینے
سے یعنی چھ میل ت اور مغرب کی نماز پڑھتے آفتاب ڈوبتے ہی اور عشا کی نماز پڑھتے جب کناروں میں آسمان کے

سیاہی آجاتی اور کبھی عشا میں دیر کرتے لوگوں کے جمع ہونے کے لیے اور فجر کی نماز پڑھتے آپ اندھیرے میں ایکبار روشنی میں پڑھی مگر بعد اسکے آپ ہمیشہ اندھیرے میں پڑھتے رہے یہاں تک کہ وفات تک آپنے کبھی روشنی میں نہیں پڑھی ف ایک بار آپنے روشنی میں پڑھ دی بیان جواز کے لیے پر ہمیشہ افضل وقت میں پڑھا کیے عن ابی موسی ان سائلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیأ حتی امر بلالا فاقام الفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجہ صاحبہ وان الرجل لا یعرف من بجنبہ ثم امر بلالا فاقام الظھر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النھار وھو اعلم ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ وامر بلالا فاقام المغرب حتی غابت الشمس وامر بلالا فاقام العشاء حین غاب الشفق فلما کان من الغد صلی الفجر وانصرف فقلنا اطلعت الشمس او قام الظھر فی وقت العصر الذی کان قبلہ وصلی العصر وقد صفرت الشمس قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ الوقت فیما بین ھذین ترجمہ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقتوں کا پوچھا آپنے جواب نہ دیا اور بلال کو حکم کیا پھر نماز پڑھی فجر کی صبح صادق کے نکلتے ہی جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا (یعنے اسکا منہ نہ پہچان سکتا اندھیرے کی وجہ سے) یا اپنے پہلو میں جو شخص ہوتا اسکو نہ پہچان سکتا پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے قائم کیا ظہر کو جب آفتاب ڈھل گیا یہانتک کہ کہنے والے نے کہا کیا دوپہر ہوگئی ہے اور آپ خوب جانتے تھے (یعنے آفتاب ڈھلتے ہی نماز ظہر کی شروع کی یہانتک کہ بعض لوگوں کو شبہ ہوا دوپہر ہونے کا وہ پوچھنے لگے) پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید بلند تھا پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوب گیا جب دوسرا روز ہوا تو آپنے فجر کی نماز پڑھی بعد فراغت کے ہم کہنے لگے کیا آفتاب نکل آیا (آپنے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت پڑھی تعلیم کے واسطے) اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت پہلے روز عصر کی پڑھی تھی اور عصر اس وقت پڑھی جب آفتاب زرد ہوگیا یا شام ہوگئی اور مغرب قبل شفق غائب ہونے کے پڑھی اور عشا تہائی رات کو پڑھی پھر فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے اوقات پوچھتا تھا وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے ف ایک دن آپنے سب نمازیں اول وقت پڑھیں دوسرے روز سب آخر وقت پڑھیں تا لوگوں کو نماز کے وقت کی ابتدا اور انتہا معلوم ہو جاوے۔ یہ تعلیم کے واسطے تھا پھر کبھی آپنے فجر روشنی میں نہیں پڑھی نہ ظہر کی تاخیر کی اس قدر عصر کی نہ مغرب کی۔ کہا ابو داؤد نے سلیمان بن عتیق نے عطا سے انہوں نے جابر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب میں ایسا ہی روایت کیا کہا پھر نماز پڑھی عشا کی تہائی رات تک یا نصف رات تک اور ایسا ہی روایت کیا ابن بریدہ نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال وقت الظھر مالم یحضر العصر ووقت العصر

مالم تصفر الشمس وقت المغرب مالم یسقط نور الشفق ووقت العشاء الی نصف اللیل ووقت الفجر
مالم تطلع الشمس ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت جب تک ہے
کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت جبتک ہی کہ شفق کی روشنی نہ جاوی اور عشا
کا وقت نصف شب تک ہے اور فجر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے **باب** وقت صلوۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم
وکیف کان یصلیہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتون کا بیان اور کیونکر آپ پڑہتے تہی **ف** اوپر کا جو باب
تہا اُسمین مطلق وقت کا بیان تہا اُسکے اول اور آخر کا اب وقات مستحبہ کا بیان ہوتا ہی جن وقتونمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز ادا کیا کرتے تہی اور ان وقتون مین نماز پڑہنا افضل ہے **عن** محمد بن عمرو بن الحسن قال سالنا جابرا
عن وقت صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظہر بالہاجرۃ والعصر والشمس حیۃ والمغرب
اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا ..... قلوا اخر والصبح بغلس ترجمہ محمد بن عمرو بن
الحسن سے روایت ہی ہمنے جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہی انہون
نے کہا ظہر کی نماز دوپہر ڈہلی پڑہتے تہے اور عصر کی نماز اُس وقت پڑہتے تہی کہ آفتاب مین جان ہوتی تہی (یعنے
اُسکی تیزی اور حرارت باقی ہوتی تہی) اور مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہتے تہی اور عشا کی نماز جب آدمی بہت
ہوتے تہی تو جلدی پڑہتے تہی اور جب کم ہوتے تہی تو دیر مین پڑہتے تہی اور صبح کو اندہیرے مین پڑہتے تہی **عن** ابی
برزۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر اذا زالت الشمس ویصلی العصر وان احدنا
لیذہب الی اقصی المدینۃ ویرجع والشمس حیۃ ونسیت المغرب وکان لا یبالی تاخیر العشاء الی ثلث اللیل
قال ثم قال الی شطر اللیل قال وکان یکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان یصلی الصبح ومایعرف
احدنا جلیسہ الذی کان یعرفہ وکان یقرء فیہا من الستین الی المائۃ ترجمہ ابی برزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہی ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاتا اور نماز پڑہتے تہی عصر کی اُس وقت کہ ہم مین سے کوئی آدمی مدینہ
کے کنارے پر ہوکر آجاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنے صاف اور تیز رہتا) اور بہول گیا مین مغرب کو اور عشا کی دیر کرنے
مین آپ کو باک تہا تہائی رات تک کہی آدہی رات تک اور بُرا جانتے تہی آپ سونے کو عشا کی نماز سے پہلے **ف**
شرح السنہ مین ہی کہ اکثر علما مکروہ رکہتے ہین سونے کو عشا سے پہلے اور بعضون نے اجازت دی ہے اور عبداللہ بن
عمر شو یا کرتے تہی عشا سے پہلے اور بعضون نے اجازت دی ہی رمضان مین نووی نے کہا اگر نیند غالب ہو اور نماز کے
قضا ہوجانے کا خوف نہ ہو تو سونے مین مضائقہ نہین **ت** اور باتین کرنیکو عشا کے بعد **ف** یعنے دنیا کی باتین
بیکار اسلیے کہ سونا بہی ..... ایک قسم کی موت ہی تو ذکر الہی پر خاتمہ ہونا بہتر ہے۔ اکثر علما اسکو مکروہ جانتے ہین
اور بعضون نے رخصت دی ہی خصوصًا گہر والون یا مہمان کے ساتہ باتین کرنے کے واسطے **ف** اور آپ نماز پڑہتے

تہی صبح کی ایسے وقت مین کہ آدمی اپنے ساتھی کو نہ پہچانتا جسکو خوب پہچانتا ہے **ف** الذہبی کی وجہ سے **ت** اور فجر کی نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑہتے **باب** وقت صلوۃ الظہر نماز ظہر کا وقت **عن** جابر ابن عبد اللہ قال کنت اصلی الظہر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ قبضۃ من الحصا لتبرد فی کفی اضعہا لجبہتی اسجد علیہا لشدۃ الحر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نماز پڑہتا تہا ظہر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور ایک مٹہی کنکریان اٹہا لیتا دہ ٹہنڈی ہوجاتین میری مٹہی مین جب سجدہ کرتا تو انکو پیشانی کے تلے رکہہ لیتا اپر سجدہ کرتا بسبب گرمی کی وجہ سے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کانت قدر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام فی الشتاء خمسۃ اقدام الی سبعۃ اقدام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ گرمی مین تین قدم سے پانچ قدم تک تہا اور جاڑے مین پانچ قدم سے سات قدم تک **ف** خطابی نے کہا یہ امر مختلف ہے باعتبار اختلاف اقالیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم ثانی مین ہین جو شہر اسی اقلیم مین واقع ہون جیسے حیدر آباد ہندوستان کے شہرون مین ان مین یہی حکم چل سکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم مین ہین جیسے دہلی یا آگرہ یا اوائل اقلیم سوم مین جیسے لکہنؤ وغیرہ ان مین اس سے زیادہ سایہ پر یہ وقت آویگا اور اقلیم اول کے شہرون مین جیسے سودان افریقہ عدن وغیرہ انمین اس سے کم ہین یہ وقت آجاویگا حاصل یہ ہے کہ کمی اور قصر سایے کا اسی قدر ہوگا جتنا آفتاب سمت الراس سے قریب ہوگا اور جتنا مائل ہوگا سمت الراس سے اسی قدر سایہ دراز اور لمبا ہوگا یہان تک کہ جو شہر خاص منطقۃ الشمس کے تحت واقع ہین انمین نصف النہار کے وقت سایہ معدوم ہوجاتا ہے اور جہان ذرا بہی سایہ ہوا معلوم ہوجاتا ہے کہ آفتاب ڈہل گیا بہرحال اس حدیث سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہین پڑہتے تہے کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اسکے سات قدم کے برابر ہوتا ہے کبہی آدہی مثل پر پڑہتے تہے کبہی اس سے زیادہ **عن** ابی ذر یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراد المؤذن ان یؤذن الظہر فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال ابرد مرتین او ثلاثا حتی رأینا فی التلول ثم قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے مؤذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان کہے آپنے فرمایا ٹہنڈک ہونے دے پہر اسنے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو پہر آپنے فرمایا ٹہنڈک ہونے دے اسی طرح دو بار یا تین بار فرمایا یہان تک کہ ٹیلون کا سایہ ہمنے دیکہا پہر آپنے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بہاپ سے ہوتی ہے جب گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹہنڈے وقت پڑہو **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹہنڈے وقت نماز پڑہو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے ابال سے ہے **ف** بعضون نے اسکو معنی حقیقی اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت مین صحیحین کے ہے جہنم کی آگ نے شکایت کی پروردگار سے

میری بعض اجزا بعض کو کہا گئی (شدت سے گرمی کے اور گھٹ سے) پروردگار نے شکوا جازت دی دو سانس کی ایک جاڑے
مین ایک گرمی مین جاڑے مین سانس اندر لیتی ہے اور گرمی مین باہر لیتی ہے بعضون نے کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہے یعنے دنیا
کی گرمی بھی جہنم کا ایک نمونہ ہے ایسے وقت مین نماز پڑھنے سے آنے والون کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز مین خشوع نہین
ہوتا ان حدیثون سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کی شدت مین ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے اسکی تعجیل سے مگر یہ نہین اسکا کہ ایک
مثل کے بعد پڑھے اسلیے کہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کی کچھ ٹھنڈک ہوجاوے اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہے
تو دوپہر کی نسبت کچھ ٹھنڈی ہوجاتی ہے یہ نہین غرض ہے کہ بالکل ٹھنڈک ہوجاوے وہ تو شام تک بھی نہین ہوتی
البتہ آدھی رات کے بعد ہوجاتی ہے **عن** جابر بن سمرۃ ان بلالا کان یوذن الظہر اذا دحضت الشمس **ترجمہ**
جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال رضی اذان دیا کرتے تھے ظہر کی جب آفتاب ڈھل جاتا **باب** وقت العصر نماز عصر کا وقت
عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ حیۃ ویذہب
الذاہب الی العوالی والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز
ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور بلند اور زندہ ہوتا تھا اور آدمی نماز عصر کی پڑھکر عوالی کو جاتا (وہان پہونچکر
جاتا صحیحین) اور آفتاب بلند ہوتا **عن** الزہری قال والعوالی علی میلین او ثلثۃ قال واحسبہ قال او اربعۃ
ترجمہ زہری نے کہا عوالی مدینے سے دو میل ہین یا تین میل ہین۔ راوی نے کہا شاید چار میل بھی کہا **ف** عوالی
ان قریون کو کہتے ہین جو مدینہ کے بلندیون پر واقع ہین صحیحین مین ہے کہ وہ مدینے سے چار میل پر ہین یا مانند اسکے
مجمع البحار مین ہے کہ عوالی مین قریب سے قریب جو قریہ ہے وہ چار میل ہے اور دور سے دور نجد کی طرف آٹھ میل پر ہے
عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی حجرتہا قبل ان تظہر **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دھوپ حجرہ مین ہوتی دیوارون پر
چڑھنے سے پہلے **ف** اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے **عن** علی بن شیبان قال قدمنا
علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ **ترجمہ**
علی بن شیبان سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینے مین آئے آپ دیر کرتے تھے عصر پڑھنے مین جبتک
آفتاب سفید اور صاف رہتا **ف** یہان تک دیر کرنے مین کچھ قباحت نہین ہے **عن** علی رضہ ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملا اللہ بیوتہم وقبورہم نارا
ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز فرمایا روک دیا ہمکو انہون نے رکا فرون نے
صلوۃ الوسطی سے عصر کی نماز سے بھر دیوے اللہ انکی گھرون کو اور قبرون کو جہنم کی آگ سے **ف** جنگ خندق مین آپنے
مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی تھی آپ سے لشکر صحابہ اسمین تھے اور کفار اوسکے پرے تھے بسبب شدت اندر حرب کے آپ کی نہ

نمازین قضا ہوگئین ظہر عصر مغرب پھر آپنے اُن سب کو عشا کے وقت مین پڑہا۔ کلام اللہ مین ہے۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین محافظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر اور کہڑے ہوا کرو اللہ کے واسطے چپ چاپ خضوع خشوع سے۔ علما کا اختلاف ہے کہ صلوۃ الوسطی بیچ کی نماز سے کونسی نماز مراد ہے اکثر کے نزدیک عصر کی نماز مقصود ہے جیسا اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک فجر کی نماز مراد ہے اور بعضون کے نزدیک مغرب کی اور بعضون کے نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک ظہر کی غرض وہ مجمل رہی اس واسطے کہ ہر نماز کو صلوۃ الوسطی سمجھین اور بخوبی اُسکی حفاظت کرہین

عن ابی یونس مولی عائشۃ انہ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ہذہ الایۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین ثم قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابی یونس مولی حضرت عائشہ رضہ کے کہتے ہین مجھے حضرت عائشہ رضہ نے ایک کلام اللہ لکہنے کا حکم کیا اپنے واسطے اور کہا جب تو اس آیت پر پہونچے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تو مجھے خبر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا تو مینے اُنسے کہا انہون نے کہا یون لکہہ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر محافظت کرو نمازون کی اور بیچ والی نماز کی اور عصر کی نماز پھر حضرت عائشہ رضہ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا تہا اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی عصر کی نماز ہی ہے اور کوئی نماز نہیں ہے

عن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلوۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی قال زیدہا صلوتین وبعدہا صلاتین ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑہا کرتے تہے اور یہ نماز سب لوگون پر سب نمازون سے زیادہ سخت تہی اُس وقت یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی (تو صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ٹہہری) زید نے کہا یہ وسطی اسواسطے ہے کہ اس سے پہلی دو نمازین ہین ایک عشا دوسری فجر اور اسکے بعد دو نمازین ہین ایک عصر دوسری مغرب

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عصر کی ایک رکعت پالے آفتاب ڈوبنے سے پہلے اُسنے پایا عصر کی نماز کو اور جو شخص فجر کی ایک رکعت پالیوے آفتاب نکلنے سے پہلے تو اُسنے پایا فجر کی نماز کو ف یعنے فجر اور عصر دو نمازین ادا بہی جاوینگی نہ قضا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہے پھر مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے مگر بعد آفتاب کے زرد ہوجانے کے وقت مکروہ ہے اور مستحب وقت جبتک رہتا ہے کہ آفتاب مین زردی نہ آوے سفید اور صاف اور بلند رہے۔ ابو حنیفہ رح نے عصر کی نمازین تاخیر کی حدیث سے اتفاق کیا ہے مگر فجر کی نماز مین خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کی بیان کی گئی ہے وہ اس قابل نہین ہے کہ

حدیث صحیح کی مخالفت اس سے روا رکھی جاوے اس واسطے حنفیہ پر اس باب میں اپنے امام کا قول ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا چاہیے **عن** العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا علی انس بن مالک بعد الظهر فقام یصلی العصر فلما فرغ من صلوته ذکرنا تعجیل الصلوة او ذکرها فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تلک صلوة المنافقین تلک صلوة المنافقین تلک صلوة المنافقین یجلس احدهم حتی اذا اصفرت الشمس وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر الله فیها الا قلیلا **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک کے پاس گئے ظہر پڑھ کر وہ عصر پڑھنے کو کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے تذکرہ کیا نماز اول وقت پڑھنے کا یا انہوں نے ذکر کیا انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یعنے تم میں سے کوئی بیٹھا رہے جب آفتاب زرد ہونے لگے اور شیطان کی دونو چوٹیوں پر یا اسکی چوٹیوں پر ہو **ف** خطابی کہا علماء نے اسکی تاویل میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے درحقیقت شیطان غروب کے وقت اور طلوع کے وقت اپنا سر آفتاب پر رکھدیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اسی کو واقع ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنی ممانعت ہوئی بعضوں نے کہا شیطان کی چوٹیوں سے مراد اسکی قدرت اور طاقت ہے یعنے وہ اس وقت مشرکوں پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ ان سے آفتاب کو سجدہ کراتا ہے بعضوں نے کہا اسکی چوٹیوں سے مراد اسکے تابعین ہیں جو آفتاب کو پوجتے ہیں **ت** اس وقت کھڑا ہوا اور چار ٹکریں لگالیوے یا چار ٹھونگیں لگالیوے **ف** جیسا پرندہ پے در پے ٹھونگیں لگاتا ہے چیز ٹھیرتا نہیں ایسا ہی دو سجدوں کے بیچ میں نہ ٹھیرے تو گویا ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعتوں میں چار سجدے ہوئے **ت** اللہ کی یاد نہ کرے انہیں مگر تھوڑی **ف** جلدی کی وجہ سے اور بے رغبتی سے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذی تفوته صلوة العصر فکانما وتر اهله وماله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہی **ف** یعنے آفتاب زرد ہو جاوے یا ڈوب جاوے **ت** گویا اسکے لوگ تباہ ہو گئے اور اسکا مال لٹ گیا **ف** یعنے جتنی مصیبت اس امر میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسے ہی عصر کی نماز فوت ہونے میں سمجھی جس سے بچنے ابو داؤد نے اوزاعی سے روایت کیا عصر جانی رہنے سے مراد یہ ہے کہ زرد ہو جاوے **باب وقت المغرب** مغرب کا وقت **عن** انس بن مالک قال کنا نصلی المغرب مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم نرمی فیری احدنا موضع نبله **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے مغرب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیر مارتے تھے تو ہم کو تیر گرنے کی جگہ دکھلائی دیتی تھی **عن** سلمة بن الاکوع کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے مغرب کی آفتاب ڈوبتے ہی جب ڈوب جاتا اوپر کا کنارہ اسکا **عن** مرثد بن عبد الله قال لما قدم علینا ابو ایوب غازیا وعقبة بن عامر یومئذ علی مصر فنخر المغرب فقام الیه ابو ایوب فقال ما هذه الصلوة یا عقبة فقال شغلنا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

یقول لا یزال امتی بخیر او قال علی الفطرۃ مالم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم ترجمہ مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے ابو ایوب ہمارے پاس جہاد کے قصد سے آئے اور عقبہ بن عامر ان دنوں مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی ابو ایوب نے کہا کیا بات ہے اے عقبہ عقبہ نے کہا ہم کو کام ہو گیا ابو ایوب نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے میری امت ہمیشہ بہتری یا سیدھی حالت پر رہیگی جب تک مغرب میں دیر نہ کریں تارے خوب چمکنے تک **باب** وقت العشاء الآخرۃ عشا کی نماز کا وقت **عن النعمان** بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة صلوة العشاء الاخرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں خوب جانتا ہوں عشا کی نماز کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات گئی اسکو پڑھتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے **ف** یعنے تہائی رات کے وقت **عن عبد الله بن عمر** قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء فخرج الينا حين ذهب ثلث الليل او بعده فلا ندري اشي شغله امر غير ذلك فقال حين خرج انتنتظرون هذه الصلوة لولا ان تثقل على امتي لصليت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے ایک رات کو ہم بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہوئے عشا کی نماز کے واسطے آپ نکلے تہائی رات پر یا کچھ زیادہ معلوم نہیں آپ کسی کام میں مشغول تھے یا یوں ہی دیر کی جب آپ نکلے تو آپ نے فرمایا تم انتظار کر رہے ہو اس نماز کا اگر میری امت پر گران نہ گذرتا تو میں اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا پھر آپ نے حکم کیا مؤذن کو اس نے تکبیر کہی نماز کی **عن** معاذ بن جبل يقول بينما النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فتاخر حتى ظن الظان انه ليس بخارج فالقائل منا يقول صلى فانا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال لهم اعتموا بهذه الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم ترجمہ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز میں آپ نے دیر کی یہاں تک کہ کسی نے سمجھا آپ نہ نکلیں گے اور کسی نے کہا آپ پڑھ چکے ہم اسی حال میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگوں نے جیسا کہہ رہے تھے آپ سے بھی کہا آپ نے فرمایا دیر کر کے پڑھو اس نماز کو تم اس نماز کی وجہ سے فضیلت دیئے گئے سب امتوں پر کسی امت نے تمہاری پہلے اس نماز کو نہیں پڑھا **عن ابی سعید** الخدري قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل ترجمہ ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے ہم نے نماز عشا کی پڑھنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلے یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب گذری بعد اسکے نکلے اور فرمایا اپنی اپنی جگہ بیٹھ رہو ہم وہیں بیٹھ رہے تب آپ نے فرمایا لوگوں نے (یعنے اور بندوں نے خدا کے سوا اس امت کے) نماز پڑھ لی اور اپنے سونے کی جگہوں میں سو رہے اور تم نماز ہی میں ہو گے جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے اور اگر مجھے

ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز میں دیر کرتا آدھی رات تک **باب** وقت الصبح فجر کا وقت

عن عائشۃ قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلففات بمروطھن ما یعرفن من الغلس **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر کی نماز بعد اسکے عورتیں نماز سے فارغ ہو کر پلٹتی تھیں چادریں لپیٹی ہوئی پہچانی نہ جاتی تھیں اندھیرے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اندھیرے میں ..... پڑھا کرتے تھے اول وقت **عن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ اعظم لاجورکم او اعظم للاجر **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے، فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روشن کرو صبح کو (یعنے روشنی میں نماز پڑھو فجر کی) اسمیں زیادہ ثواب ہے **ف** جو لوگ فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا بہتر جانتے ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں دوسری روایت میں اسفروا بالفجر تیسری میں ہے نوروا بالفجر معنے ایک ہیں یعنے روشن کرو فجر کو۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنے کیے ہیں کہ قرات لمبی پڑھو نماز فجر میں یہاں تک کہ روشنی ہو جاوے بعضوں نے کہا ہے اصبحوا بالصبح سے مراد یہ ہے کہ صبح صادق کے وقت نماز پڑھو فجر کی اسمیں زیادہ اجر ہے اس صورت میں یہ حدیث دلیل ہوگی اُن لوگوں کی جو تاریکی میں پڑھنا بہتر جانتے ہیں **باب** المحافظۃ علی الصلوات نماز کی محافظت کا بیان **عن** عبداللہ الصنابحی قال زعم ابو محمد ان الوتر واجب فقال عبادۃ بن الصامت کذب ابو محمد اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضھن اللہ تعالیٰ من احسن وضوھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ **ترجمہ** عبداللہ صنابحی سے روایت ہے، ابو محمد نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمد صحابی ہیں نام انکا مسعود بن زید ہے یا مسعود بن اوس یا قیس بن عباد) یہ بات عبادہ بن صامت رضؓ کو پہونچی انہوں نے کہا غلط کہا ابو محمد نے گواہی دیتا ہوں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو فرض کیا اللہ عزوجل نے جو شخص اچھی طرح وضو کریگا اور وقت پر ہر ایک کو ادا کریگا اور رکوع پورا کریگا اور خشوع سے پڑھیگا (یعنے دل لگا کر) تو اللہ جل جلالہ پر اسکا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ کریگا اُسکا عہد اللہ پر نہیں ہے چاہے اسکو بخشے چاہے عذاب کرے **عن** ام فروۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوۃ فی اول وقتھا **ترجمہ** ام فروہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کونسا عمل افضل ہے فرمایا اول وقت نماز پڑھنا **عن** فضالۃ بن عبید قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ علی الصلوات الخمس قال قلت ان ھذہ ساعات لی فیھا اشتغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزأ عنی فقال حافظ علی العصرین وما کانت من لغتنا قلت وما العصران فقال صلوۃ قبل طلوع الشمس وصلوۃ قبل غروبھا **ترجمہ** فضالہ بنت عبید رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا مجھ کو تو یہ بھی سکھایا محافظت کر پانچوں نمازوں پر پھر میں نے کہا ان وقتوں میں مجھے بہت کام ہوتے ہیں تو ایک

ایسی بات بتلایئے جسپر ہمین اسکو کرون کافی ہوجاوے آپنے فرمایا محافظت کر عصرین پر ہماری زبان مین عصرین مروج نہ تہا
مینے پوچھا عصرین کیا ہی آپنے فرمایا دو نمازین ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنے) فجر اور عصر کی نماز پر **عن**
ابی بکر بن عمارۃ بن رویبۃ عن ابیہ قال سالہ رجل من اھل البصرۃ فقال اخبرنی ما سمعت من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس وقبل
ان تغرب قال انت سمعتہ منہ ثلاث مرات قال نعم کل ذلک یقول سمعتہ اذناي ووعاہ قلبی فقال الرجل وانا سمعتہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ذلک ترجمہ ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے جو بصرہ والون مین سے تہا عمارہ بن رویبہ سے پوچھا تو نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہی اُنہون نے کہا مینے آپسے سُنا فرماتے تہے کبھی جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جو نماز پڑہا کرے
آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اُس شخص نے کہا تو نے سنا ہے تین بار انہون نے کہا ہر بار ہان مینے سُنا میرے کانون نے
سُنا اور میرے دل نے اُسکو یاد رکہا پہر وہ شخص بولا مینے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ یہی فرماتے تہے **عن ابی قتادۃ**
ابن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعہدت
عندی عہدا انہ من جاء یحافظ علیہن لوقتہن ادخلتہ الجنۃ ومن لم یحافظ علیہن فلا عہد لہ عندی ترجمہ
ابو قتادہ بن ربعی کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مینے تیری امت پر پانچ نمازین فرض کین
اور مینے عہد کیا ہے جو شخص اُنکی محافظت کریگا اور انکو وقت پر ادا کریگا مین اسکو جنت مین بیجاؤن گا اور جو اُنپر محافظت
نہ کریگا اُسکا مین عہد نہین کرتا **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین ابو الدرداء کی حدیث کے بعد ہے جو آگے آتی ہی اور نسخہ
قلمی مین نہین ہے مگر اسکے حاشیے پر کسی نے لکہدی ہی اور اکثر نسخون مین ابو داؤد کی یہ حدیث اور ابو الدرداء کی حدیث جو
آگے آتی ہے پائی نہین جاتی مگر جن نسخون مین یہ حدیثین ہین وہ باب المحافظۃ علی الصلوات مین ہین نہ باب اذا اخر الامام الصلوۃ
عن الوقت جو آگے آتا ہے نسخہ مطبوعہ دہلی مین جو ان حدیثون کو باب اذا اخر الامام مین ذکر کیا ہی محض غلط ہی **عن ابی الدرداء**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاء بہن مع ایمان دخل الجنۃ من حافظ علی الصلوات الخمس
علی وضوئہن ورکوعہن وسجودہن ومواقیتہن وصام رمضان وحج البیت ان استطاع الیہ سبیلا
واعطی الزکوۃ طیبۃ بہا نفسہ وادی الامانۃ قالوا یا ابا الدرداء ما اداء الامانۃ قال الغسل من الجنابۃ ترجمہ
ابو الدرداء سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین ہین جو انکو کریگا ایمان کے ساتہ داخل ہوگا جنت مین جو شخص
محافظت کریگا پانچون نمازون پر انکے وضو اور رکوع اور سجود اور وقتون پر اور روزے رکہیگا رمضان کے اور حج کریگا خانہ کعبہ کا اگر
طاقت رکہیگا اور زکوۃ دیگا خوشی سے اور ادا کریگا امانت کو لوگون نے کہا یا ابو الدرداء امانتداری کرنیسے کیا مراد ہے کہا غسل کرنا جنابت سے
باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت جب امام نمازین دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے **عن ابی ذر** قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او قال یؤخرون الصلوۃ عن الصلوۃ قلت یا

رسول اللہ فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصلہ فانہا لک نافلۃ ترجمہ ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر تو کیا کریگا جب تیرے اوپر وہ حاکم ہونگے جو نماز کو دیر کرینگے یا نماز کو مار ڈالینگے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں (اس وقت میں) آپ نے فرمایا تو اپنے وقت پر نماز پڑھ لیجیو پھر اگر انکی ساتھ بھی پڑھ لیگا تو وہ تیرے لیے نفل ہوجاویگی ف اب اول وقت کی فضیلت بھی ہاتھ سے نہ جاویگی اور جماعت کا ثواب بھی مل جاویگا ظاہر حدیث عام ہے ہر نماز کے واسطے خواہ فجر ہو یا مغرب یا عصر اور بعضوں نے اس حدیث کو خاص کیا ہے ظہر اور عشاء اور فجر کے بعد اور عصر کے بعد نفل پڑھنا درست نہیں کہا اور مغرب کو مکروہ پڑھنے سے وہ جفت ہوجاویگی جواب اسکا یہ ہے کہ حصر لا صلوۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس و لا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس مراد اس سے یہ ہے کہ اور کوئی نماز جداگانہ نہ پڑھنا چاہیئے وہ اس حال کے فضیلت کے قطع نظر اس سے بعد الفجر و بعد العصر نہیں یعنی غرض یہ ہے کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہو چکی ہو اور یہاں کامل طور سے ادا نہیں ہوئی کیونکہ جماعت فوت ہوگئی ہے یہی ایک نقصان ہے تو اسکی مثال ایسی ہوئی جیسے کوئی فجر یا عصر کی نماز میں کچھ بھول جاوے اور پھر اسکا اعادہ کرے یہ بالاتفاق درست ہے اور مغرب جفت نہیں ہوسکتی کیونکہ پہلے مغرب فرض ہے یہ نفل نفل وتر سے مل نہیں سکتا اگر کوئی کہے کہ نفل کی تین رکعت کیونکر ہوسکتی ہیں جواب یہ ہے کہ اسمیں کچھ استبعاد نہیں ہے وتر نفل ہے بحققین علما کے نزدیک اور اسکی تین رکعتیں اور پانچ رکعتیں ہوسکتی ہیں بلکہ ایک رکعت بھی درست ہے اور جو لوگ وتر کی فرضیت کے قائل ہیں انکی دلیل مضبوط نہیں ہے اور احادیث صحیحہ سے اسکے وجوب کا ابطال ہوتا ہے یہ تحقیق [illegible] رحمہم اللہ کی جو سینہ بسینہ چلی آتی ہے عن عمرو بن میمون الاودی قال قدم علینا معاذ بن جبل من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الینا قال فسمعت تکبیرہ مع الفجر رجل اجش الصوت قال فالفیت علیہ فاحببتہ فما فارقتہ حتی دفنتہ بالشام میتا ثم نظرت الی افقہ الناس بعدہ فاتیتہ فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول قال یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا کانت علیکم امراء یصلون الصلوۃ لغیر میقاتہا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوۃ لمیقاتہا ثم اجعل صلوتک معہم سبحۃ ترجمہ عمرو بن میمون اودی کی روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس معاذ بن جبل یمن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے میں نے فجر کی نماز میں انکی تکبیر سنی ایک آدمی تھا موٹے آواز والے مجھ کو اسنے محبت ہوگئی میں انکو چھوڑا مرتے دم تک یہاں تک کہ میں نے انکو شام میں دفن کیا بعد انکے میں نے سوچا اب سب لوگوں میں زیادہ فقہ جاننے والا کون ہے تو میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا اور انکو نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ مرگئے انہوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم کیا کروگے جب تم پر ایسے امیر ہونگے جو نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑھینگے میں نے کہا جب ایسا زمانہ میرے اوپر آوے تو مجھے آپ کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نماز پڑھا کر اپنے وقت میں اور انکے ساتھ بھی نفل سمجھ کر پڑھ لیا کر

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلہم

اشیاء عن الصلوۃ لوقتہا حتی یذھب وقتہا فصلوا الصلوۃ لوقتہا فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معہم قال نعم ان شئت وقال سفیان ان اردت ہا معہم اصلی معہم قال نعم ان شئت **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمہارے اوپر ایسے امیر ہونگے جو وقت پر نماز پڑھنے سے انکو اُنکے کام روکینگے یہانتک کہ وقت گذر جاویگا تو تم وقت پر نماز پڑھ لیا کرنا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اُنکے ساتھ نماز پڑھوں آپنے فرمایا ہاں پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے سفیان کی روایت میں ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر میں نماز کو اُنکے ساتھ پاؤں تو اُنکے ساتھ پڑھ لوں آپنے فرمایا ہاں پڑھ لے **عن** قبیصۃ بن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون علیکم امراء من بعدی یؤخرون الصلوۃ فہی لکم وہی علیہم فصلوا معہم ما صلوا القبلۃ **ترجمہ** قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمپر ایسے امیر ہونگے جو نماز دیر میں پڑہینگے وہ نماز تمہارے لیے فائدہ ہوگی (کیونکہ تم اپنی نماز اول وقت پڑہ چکے ہوگے اب اُنکے ساتھ پڑہنے میں دوہرا ثواب ہوگا) اور اُنپر وبال ہوگی اُنکے ساتھ نماز پڑہا کرنا جب تک وہ قبلے کی طرف نماز پڑہیں **باب** فیمن نام عن صلوۃ او نسیہا جو شخص سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اُسکو کیا کرے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر فسار لیلۃ حتی اذا ادرکنا الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل قال فغلبت بلالا عیناہ وہو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتی ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولہم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک بابی انت وامی یا رسول اللہ فاقتادوا رواحلہم شیئا ثم توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام لہم الصلوۃ وصلی بہم الصبح فلما قضی الصلوۃ قال من نسی الصلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالی قال اقم الصلوۃ لذکری قال یونس وکان ابن شہاب یقرأہا کذلک قال احمد قال عنبسۃ یعنی عن یونس فی ہذا الحدیث للذکری قال احمد الکری النعاس **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوہ خیبر سے تو رات کو چلے جب ہمکو نیند آنے لگی تو آپ اُتر پڑے اخیر رات میں اور بلال سے فرمایا تم جاگتے رہنا اور رات کا خیال رکھنا بلال کی بھی آنکھیں لگ گئیں وہ اپنے اونٹ سے تکیہ لگائے ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور نہ بلال ہوشیار ہوئے اور کوئی صحابہ میں سے جاگا یہانتک کہ دھوپ پڑنے لگی اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اُٹھے گھبرا کر اور بلال کو پکارا بلال نے کہا پکڑ رکھا میری جان کو اُس شخص نے جس نے روک رکھا آپ کی جان کو **ف** یعنے پروردگار عالم نے آپ کو بھی سولا رکھا اور غافل کر دیا مجھے بھی اُسی نے سُلا دیا یا نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا مجھپر بھی غلبہ کیا **ف** فدا ہوں تیرے باپ اور ماں آپ پر اے رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک اپنی اونٹوں کو وہاں سے لیکر چلے بعد اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی پھر نماز پڑہائی صبح کی جب نماز پڑھ چکے تو آپنے

فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لیوے اُسکو جب یاد آوے اس واسطے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے قائم کر نماز کو جب یاد آوے تجھکو
ابن شہاب یون ہی پڑھتے تھے اس آیت کو یعنے بجاے لذکری کے لذکری پڑھتے تھے۔ مشہور قرارت مین یون ہے لذکری یعنے
قائم کرو نماز کو میری یاد کے واسطے **عن** ابی ھریرۃ فی ھذا الخبر قال فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلکم
عن مکانکم الذی اصابتکم فیہ الغفلۃ قال فامر بلالا فاذن واقام وصلے **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت اسی
حدیث مین ہے کہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسجگہ سے چلنے کو فرمایا جہان یہ غفلت ہوئی تھی پھر حکم کیا بلال
کو انہون نے اذان دی اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی آپنے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور سفیان بن عیینہ
اور اوزاعی اور عبد الرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق نے کسی نے اذان کا ذکر نہین کیا زہری سے مگر اوزاعی اور ابان نے
معمر سے **عن** ابی قتادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر لہ فمال الینا صلے اللہ علیہ وسلم وملنا معہ
فقال انظر فقلت ھذا راکب ھذان راکبان ھؤلاء ثلثۃ حتی صرنا سبعۃ فقال احفظوا علینا صلوتنا
یعنے صلوۃ الفجر فضرب علی اذانھم فما ایقظھم الا حر الشمس فقاموا فساروا ھنیئۃ ثم نزلوا
فتوضأوا واذن بلال فصلوا رکعتی الفجر ثم صلوا الفجر ورکبوا فقال بعضھم لبعض قد فرطنا فی صلوتنا
فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظۃ فاذا سہی احدکم عن
صلوۃ فلیصلھا حین یذکرھا ومن الغد للوقت **ترجمہ** ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر
مین تھے آپ ایک طرف کو مائل ہوئے مین بھی اُسی طرف چلا آپنے فرمایا دیکھو یہ کیا ہے کہا یہ ایک سوار ہے یہ دو ہین یہ تین ہین یہان
تک کہ ہم سات آدمی ہو گئے آپنے فرمایا فجر کی نماز کا خیال رکھنا اُنکے کان بند ہو گئے (یعنے سو رہے) کسی چیز نے انکو نہ
جگایا مگر آفتاب کی تیزی نے پھر اُٹھے اور تھوڑی دیر چلے بعد اُسکے اُترے اور وضو کیا اور بلال نے اذان دی اور فجر کی
دو سنتون کو سب نے پڑھا پھر فرض پڑھی اور سوار ہوئے اب ایک دوسرے سے کہنے لگا ہمنے قصور کیا نماز مین آپنے فرمایا سونے مین
کچھ قصور نہین قصور یہ ہے کہ جاگتا ہو اور نہ پڑھے جب تم مین سے کوئی نماز کو بھول جاوے تو جس وقت یاد کرے اُسکو
پڑھ لیوے اور دوسرے دن بھی اپنے وقت پر پڑھے **ف** یعنے پھر دوسرے دن احتیاط وقت پر بھی اُسکو پڑھ لیوے
اُسکے وجوب کا کوئی قائل نہین ہوا یا مطلب یہ ہے کہ دوسرے دن خیال کرے ایسا نہ ہو کہ پھر قضا ہو جاوے یا قضا کرنے کی عادت
ہو جاوے **عن** ابی قتادۃ الانصاری قال سار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جیش الامراء بھذہ القصۃ قال فلم نوقظنا الا الشمس طالعۃ فقمنا وھلین لصلوتنا فقال النبی
صلے اللہ علیہ وسلم ارادوا یا ارادوا یا اسحق اذا نامت الشمس قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان
منکم یرکع رکعتی الفجر فلیرکعھما فقام من کان یرکعھما ومن لم یکن یرکعھما فرکعھما ثم امر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان ینادی بالصلوۃ فنودی بھا فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصلے بنا فلما

یٰ قال الا انا نحمد اللہ انا لم نکن فی شئی من امور الدنیا یشغلنا عن صلوتنا ولکن ارواحنا کانت بید
عز وجل فارسلہا الی شاء فمن ادرک منکم صلوۃ الغداۃ من غد صالحا فلیقض معہا مثلہا ترجمہ ابی قتادہ
اری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجا اور یہی قصہ بیان کیا ابو قتادہ نے کہا ہمکو کسی چیز نے ہوشیار
ن کیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اٹھے کہرائے ہوئے نماز کے واسطے آپنے فرمایا ہٹیرو ہٹیرو یہانتک کہ جب آفتاب بلند
یا آپنے فرمایا جو شخص تم مین سے فجر کی سنتون کو پڑہا کرتے تہے وہ اُٹھین اور پڑہین تو سب لوگ کہڑے ہوگئے جو پڑہا کرتے
ور جو نہین پڑہا کرتے تہے اور سنت ادا کی بعد اُسکے آپنے حکم دیا اذان دینے کا اذان دی گئی پہر آپ کہڑے ہوئے اور نماز
ی جب فارغ ہوئے نماز سے آپنے فرمایا آگاہ ہو ہم شکر کرتے ہین اللہ جل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام مین نہین پہنسے تہے
نے ہمکو نماز سے باز رکہا لیکن روحین ہماری اللہ جل جلالہ کے ہاتہ مین تہین جب اُسنے چاہا چہوڑا تو جو شخص تم مین سے کل صبح کی
ز اچہے وقت پر پاوے وہ کل کی نماز کی ساتہ ایک اور نماز ویسی ہی پڑہ لیوے عن ابی قتادۃ فی ہذا الخبر قال
قال ان اللہ قبض ارواحکم حیث شاء ورد ہا حیث شاء قم فاذن بالصلوۃ فقاموا فتطہروا حتی اذا ارتفعت
شمس قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ترجمہ ابو قتادہ سے اسی حدیث مین مروی ہے، اللہ جل جلالہ نے روک رکہا
تہاری روحون کو جسطرح چاہا اور چہوڑا جب چاہا کہڑا ہوا اور اذان دے نماز کی تو سب کہڑے ہوگئے اور وضو کیا جب آفتاب بلند
ہوگیا آپ بہی کہڑے ہوئے اور نماز پڑہی دوسری روایت مین ہے آپنے وضو کیا جب آفتاب بلند ہوگیا اور نماز پڑہائی عن ابی
قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ ان توخر صلوۃ حتی یدخل
وقت اخری ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے مین کچہہ قصور نہین بلکہ قصور جاگنے مین ہے
کہ نماز مین دیر کری یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نسی
صلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا لا کفارۃ لہا الا ذلک ترجمہ انس بن مالک رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص بہول جاوے کسی نماز کو تو جب یاد آوے اُسکو پڑہ لیوے سوا اسکے کچہہ کفارہ اُسکا نہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے
دن وقت پر پہر اسکو پڑہنا واجب نہین ہے مستحب ہے عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
فی مسیر لہ فناموا عن صلوۃ الفجر فاستیقظوا بحر الشمس فارتفعوا قلیلا حتی استقلت الشمس ثم امر مؤذنا فاذن
فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام فصلی الفجر ترجمہ عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین ہے تے
لوگ سو رہے فجر کی نماز کو نہ اُٹہے جب آفتاب کی گرمی ہوئی تو جاگے پہر تہوڑی دور چلے یہان تک کہ آفتاب بلند ہوگیا بعد اُسکے آپنے
مؤذن کو حکم دیا اُسنے اذان دی پہر آپنے دو رکعتین سنت کی پڑہین پہر اُسنے تکبیر کہی آپنے فجر کی نماز پڑہائی عن عمرو بن
امیۃ الضمری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فنام عن الصبح حتی طلعت الشمس
فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ترحلوا عن ہذا المکان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضؤا وصلو

رکعتی الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی بہم صلوۃ الصبح ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر مین آپ سو گئے فجر کی نماز کو نہ اٹھے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ جاگے آپنے فرمایا یہانسے چل دو بعد اسکے آپنے حکم کیا بلال کو اذان دینے کا پھر سنتے وضو کیا اور فجر کی دو رکعتین سنت ادا کین پھر بلال کو حکم دیا انہون نے تکبیر کہی آپنے صبح کی نماز پڑہائی عن ذی مخبر الحبشی وکان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الخبر قال فتوضا یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوا لم یلبث منہ الترات ثم امر بلالا فاذن ثم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرکع رکعتین غیر عجل ثم قال لبلال اقم الصلوۃ ثم صلی الفرض وھی غیر عجل ترجمہ ذی مخبر حبشی خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی قصے مین ..... روایت ہے آپنے وضو کیا اس قدر پانی سے کہ زمین مین کیچڑ نہین ہوئی پھر حکم کیا بلال کو اسنے اذان دی بعد اسکے آپ اٹھے اور دو رکعتین پڑہین بغیر جلدی کے پھر بلال سے فرمایا تکبیر کہہ پھر فرض پڑہے بغیر جلدی کے ف یعنی آہستہ آہستہ ٹھیر ٹھیر کر اطمینان سے پڑہے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے فاذن وھو غیر عجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے عن عبداللہ بن مسعود قال قفلنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الحدیبیۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یکلؤنا فقال بلال انا فناموا حتی طلعت الشمس فاستیقظ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال افعلوا کما کنتم تفعلون قال ففعلنا قال فکذلک فافعلوا لمن نام او نسی ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے صلح حدیبیہ کے زمانے مین آپنے فرمایا کون ہمکو جگاویگا بلال نے کہا مین پھر سو رہے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے آپنے فرمایا کرو تم جیسا تم کیا کرتے تھے یعنے معمول کے موافق نماز پڑہو ہمنے ویسا ہی کیا پھر فرمایا آپنے جو کوئی سو جایا کرے یا بھول جاوے وہ ایسا ہی کرے **باب** فی بناء المسجد مسجد کے بنانے کا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنھا کما زخرفت الیھود والنصاری ترجمہ عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم نہین ہوا مسجدون کے بلند کرنے کا ابن عباس رضہ نے کہا تم مسجدون کو ایسا آراستہ کروگے جیسا یہود اور نصاری نے کیا ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یتباھی الناس فی المساجد ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مسجدون پر فخر نہ کرینگے ف یعنے ایک دوسرے پر فخر کریگا کہ میری مسجد بلند اور عمدہ مزین ہے۔ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدون کی آرائش کرنا روشنی کرنا ممنوع ہے۔ بڑی آرایش مسجد کی یہ ہے کہ وہان بوقت نماز باذان و اقامت مطابق سنت کے اپنے وقت پر ہوا کرے امام ایسے شخص کو مقرر کرے جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو مؤذن ایسا ہو جو اذان پر اجرت نہ لیوے عن عثمان بن ابی العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجعل مسجد الطائف حیث کان طواغیتھم

ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا طائف مین مسجد بنانے کا جہان پر ستر کوس تک بت رہا کرتے تہے عن عبد اللہ بن عمر ان المسجد کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبنیا باللبن والجرید قال مجاہد عمدہ خشب النخل فلم یزد فیہ ابو بکر شیئا وزاد فیہ عمر وبناہ علی بنائہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللبن والجرید واعاد عمدہ قال مجاہد عمدہ خشبا وعمدہ عثمان فزاد فیہ زیادۃ کثیرۃ وبنی جدارہ بالحجارۃ المنقوشۃ والقصۃ وجعل عمدہ من حجارۃ منقوشۃ وسقفہ بالساج قال مجاہد وسقفہ الساج

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کچی اینٹ اور کھجور کی شاخون سے بنی ہوئی تہی مجاہد نے کہا اُسکے ستون کھجور کی لکڑی کے تہے حضرت ابو بکر رض نے اسمین کچھ نہ بڑہایا حضرت عمر رض نے اسکو بڑہایا لیکن جیسے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہی ویسی ہی رکہی یعنے کچی اینٹ اور کھجور کی شاخون کی اور اُسکے ستون نئی لکڑی کے لگائے اور حضرت عثمان رض نے اسکو بالکل بدل دیا اور بہت بڑہایا اور اسکی دیوارین چونے اور پتھرون کی تیار کین جسمین نقش بنے ہوئے تہے اور اسکے ستون نقشی پتھرون کے لگائے اور اسکا چھت ساگوان کی لکڑی کا بنایا عن ابن عمر ان مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت سواریہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جذوع النخل اعلاہ مظلل بجرید النخل ثم انہا نخرت فی خلافۃ ابی بکر فبناہا بجذوع النخل وبجرید النخل ثم انہا نخرت فی خلافۃ عثمان فبناہا بالآجر فلم تزل ثابتۃ حتی الآن ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کھجور کی لکڑی کے تہے اور چھت پر سایہ کر دیا تہا کھجور کی شاخون سے وہ گل گئین ابو بکر رض کی خلافت مین انہون نے اور لکڑیان کھجور کی نئی لگائین اور شاخین بہی نئی لگائین پہر وہ بہی گل گئین حضرت عثمان رض کی خلافت مین اُنہون نے مسجد کو پکی اینٹون سے بنایا وہ اب تک قائم ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فنزل فی علو المدینۃ فی حی یقال لہم بنو عمرو بن عوف فاقام فیہم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل الی بنی النجار فجاءوا متقلدین سیوفہم فقال انس فکانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلتہ وابو بکر ردفہ وملا بنی النجار حولہ حتی القی بفناء ابی ایوب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی حیث ادرکتہ الصلوۃ ویصلی فی مرابض الغنم وانہ امر ببناء المسجد فارسل الی بنی النجار قال یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ہذا فقالوا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ عز وجل قال انس وکان فیہ ما اقول لکم کانت فیہ قبور المشرکین وکانت فیہ خرب وکان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقبور المشرکین فنبشت وبالخرب فسویت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد وجعلوا عضادتیہ بحجارۃ وجعلوا ینقلون الصخر وہم یرتجزون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہم ویقول اللہم لا خیر الا خیر الآخرۃ - فانصر الانصار والمہاجرۃ

ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کرکے) تو مدینہ کی بلند جانب مین اترے ایک محلے مین جنکو بنی عمرو بن عوف کہتے تھے وہان چودہ راتین رہے پھر آپنے کسی کو بنو النجار کے پاس کے بھیجا وہ آئے اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے انس نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابوبکر رض آپکے پیچھے ساتھ سوار تھے بنو النجار کے لوگ آپکے گرد تھے یہانتک کہ آپ اترے ابو ایوب کے صحن مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان نماز کا وقت آجاتا تھا نماز پڑھ لیتے تھے اور بکریون کے رہنے کی جگہ مین بھی نماز پڑھ لیتے تھے پھر آپنے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے بنی النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لیلو انہون نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت نہ لینگے مگر اللہ جل جلالہ سے انس رض نے کہا اس زمین مین جو چیزین تھین وہ مین تم سے کہے دیتا ہون اسمین قبرین تھین مشرکون کی اور کئی کھوری تھے اور کچھ درخت تھے کھجور کے آپنے حکم کیا مشرکون کی قبرین کھودی گئین (تاکہ اسمین سے انکی ہڈیان نکلوا کر پھینک دیجاوین) اور کھور کھاف کیے گئے اور درخت کاٹے گئے انکی لکڑیان مسجد کے سامنے لگائی گئین اور اسکے دروازے کی چوکھٹ پتھرون سے بنائی گئی صحابہ پتھر اٹھاتے جاتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انکے ساتھ تھے اور فرماتے تھے اے پروردگار کوئی بہتری کچھ نہین سوا آخرت کی بہتری کے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان موضع المسجد حائطا لبنی النجار فیہ حرث ونخل وقبور المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثامنونی بہ فقالوا لا نبغی بہ ثمنا فقطع النخل وسوی الحرث ونبش قبور المشرکین وساق الحدیث وقال فاغفر لمکان فانصر **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ ایک باغ تھا بنی نجار کا اسمین زراعت بھی تھی اور کھجور کے درخت بھی تھے اور مشرکون کی قبرین تھین آپنے انسے فرمایا مجھ سے اسکی قیمت لو انہون نے کہا ہم قیمت نہین چاہتے تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبرین کھود ڈالین گئین باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گذرا مگر اس حدیث مین مدد کر کی جگہ بخش تو ہے یعنے آپ فرماتے بخش تو انصار اور مہاجرین کو **باب** اتخاذ المساجد فی الدور گھرون مین مسجد بنانے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدین بنانے کا گھرون مین (یعنے نماز کی جگہ مقرر کرنے کا دوسری حدیث مین ہے اپنے گھرون کو قبرین مت بناؤ اور انکو پاک اور صاف رکھنے کا اور معطر کرنے کا **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یامرنا بالمساجد ان نضعہا فی دورنا ونصلح صنعتہا ونطہرہا **ترجمہ** سمرہ بن جندب نے اپنے بیٹون کو لکھا بعد حمد صلوۃ کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے مسجدین بنانے کا اپنے گھرون مین اور انکو درست اور پاک رکھنے کا۔

باب فی السراج فی المساجد مسجدمین چراغ جلانے کا بیان **عن** میمونۃ رض مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہا قالت یارسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ فصلوا فیہ وکانت البلاد اذا اذاک حرب فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ **ترجمہ** میمونہ رض سے روایت ہے اُسنے کہا یارسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو آپنے فرمایا وہان جاؤ اسمین نماز پڑہو اور اُس نہ جانے مین سب شہرون مین لڑائی پھیلی ہوئی ہتی آپنے فرمایا اگر وہان نہ جاسکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجو واُسکی قندیلون مین جلایا جاوے **باب** فی حصا المسجد مسجد کے کنکریون کا بیان **عن** ابی الولید قال سالت ابن عمر عن الحصے الذی فی المسجد فقال مطرنا ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصے فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصلوۃ قال ما احسن ھذا **ترجمہ** ابی الولید سے روایت ہے مینے ابن عمر رض سے پوچھا مسجد کی کنکریون کو انہون نے کہا ایک رات کو پانی برسا تو زمین گیلی ہوگئی ایک شخص اپنے کپڑے مین کنکریان لاکر زمین پر بچھاتا تہا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہ چکے آپنے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُسنے **عن** ابی صالح قال کانوا یقال ان الرجل اذا اخرج الحصی من المسجد بنا شدہ **ترجمہ** ابو صالح رض نے کہا لوگ کہا کرتے تہے جب کوئی کنکریون کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریان اسکو قسم دیتی ہین (اور کہتی ہین ہمکو نہ نکالو) سبحان اللہ کنکریان جو جماد ہین انکو مسجد سے اسقدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے پر انسان کو جو عقل اور سمجھ رکہتا ہے اتنی بہی الفت نہین بڑی افسوس کی بات ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان الخصاۃ لتناشد الذی یخرجہا من المسجد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری قسم دیتی ہے اُس شخص کو جو اسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب** کنس المسجد مسجد مین جہاڑو دینے کا بیان **عن** انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کے یہان تک کہ کوڑے اور خاک کا مسجد مین سے کوئی اسکو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری اُمت کے تو نہ دیکہا مینے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو پہر اُسکو بہلا دے (یعنے دیکہہ کر بہی نہ پڑہ سکے) **باب** فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات وقال غیر عبد الوارث قال عمر وھو اصح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یہ روایت عبد الوارث کی ہے اور دون نے کہا حضرت عمر رض نے فرمایا

اور وہی صحیح ہے) اس دروازے کو ہم عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو بہتر ہے نافع نے کہا یہ سنکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پھر اس دروازے سے کبھی نہ گئے مرتے دم تک۔ دوسری روایت میں نافع سے ہے کہ یہ حضرت عمر رضی نے فرمایا اور یہی صحیح ہے **عن** نافع رضی اللہ عنہ قال ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان ینہی ان یدخل من باب النساء **ترجمہ** نافع رضی سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردوں کو باب النساء میں ہو کر جانے سے (کیونکہ وہ دروازہ مخصوص کر دیا عورتوں کے جانے آنے کو واسطے) **باب** مایقول الرجل عند دخول المسجد مسجد میں جاتے وقت کیا کہے **عن** ابی حمید او ابی اسید الانصاری یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم لیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک فاذا خرج فلیقل اللھم انی اسالک من فضلک **ترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو سلام بھیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر کہے اللھم افتح لی ابواب رحمتک اے پروردگار کھولدے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے پھر جب نکلے تو کہے اللھم انی اسالک من فضلک اے پروردگار میں تیرا فضل چاہتا ہوں **عن** حیوۃ بن شریح قال لقیت عقبۃ بن مسلم فقلت لہ بلغنی انک حدثت عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ کان اذا دخل المسجد قال اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال اذا قال ذلک قال الشیطان حفظ منی الیوم **ترجمہ** حیوۃ بن شریح رحمہ سے روایت ہے میں نے عقبۃ بن مسلم رضی سے ملا میں نے کہا مجھے خبر پہونچی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی سے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب آپ مسجد میں تشریف لیجاتے فرماتے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جو بڑا ہے اور ساتھ اسکے منہ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتھ اسکی سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے کہا بس اتنا ہی بیٹے کہا ہاں عقبہ نے کہا جب کوئی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجھ سے بچ گیا تمام دن تک **باب** ما جاء فی الصلوۃ عند دخول المسجد تحیۃ المسجد کا بیان **عن** ابی قتادۃ قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان یجلس **ترجمہ** ابی قتادہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیوے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنحوہ زاد ثم لیقعد بعد او یتشاغل ولیذھب لحاجتہ **ترجمہ** ابی قتادہ رضی سے روایت ہے مثل اسکی اتنا زیادہ ہے جب دو رکعتیں پڑھ چکے پھر اگر چاہے بیٹھے چاہے اپنے کام میں چلا جاوے **باب** فضل القعود فی المسجد مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال الملئکۃ تصلی علی احدکم مادام فی مصلاہ الذی یصلی فیہ ما لم یحدث او یقوم اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہیں اس شخص کے لیے جو تم میں سے بیٹھا رہتا ہے اپنی مصلے

مین جہان وہ نماز پڑہتا ہے جب تک حدث نہ ہو اسکو یا اٹہہ نہ کہڑا ہو وہان سو فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخشدے
اسکو اے پروردگار رحم کر اُسپر **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تزال احدکم فی صلوۃ ما کانت
الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اھلہ الا الصلوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمیشہ تم مین سے وہ شخص نماز ہی مین رہتا ہے جبتک نماز اسکو روکے ہے اپنے گہر مین نہ جاسکے نماز کے خیال سے
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یزال العبد فی الصلوۃ ما کان فی مصلاہ ینتظر
الصلوۃ تقول الملائکۃ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ حتی ینصرف او یحدث فقیل ما یحدث قال یفسو او
یضرط **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ نماز ہی مین رہتا ہے جبتک اپنے مصلے
(نماز کی جگہ) مین نماز کا انتظار کرتا ہے فرشتے کہا کرتے ہین خداوندا بخشدے اُسکو خداوندا رحم کر اُسپر جب تک فارغ نہ ہو اور
لوٹے نہین یا حدث نہ ہو لوگون نے کہا حدث سے کیا مراد ہے کہا پہسکی ماری یا گوز لگادی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اٰذی المسجد بشئی فھو حظہ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص مسجد مین آوے جس کام کے لیے ویسا ہی بدلا ملے گا **ف** یعنے اگر عبادت کے لیے آوے تو ثواب پاویگا اور دنیا
کے کامون کے واسطے آوے تو وبال ہوگا **باب** فی کراھیۃ انشاد الضالۃ فی المسجد مسجد مین گمی ہوئی چیز نہ ڈہونڈنا
چاہیے **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد
فلیقل لا ردھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے سنا مینے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص سنے کسی کو گمی ہوئی چیز ڈہونڈتے ہوئے مسجد مین تو کہے خدا کرے تیری چیز کبہی نہ ملے
مسجدین اس واسطے نہین بنی ہین **باب** فی کراھیۃ البزاق فی المسجد مسجد مین تہوکنے کی کراہت **عن** انس
ابن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التفل فی المسجد خطیئۃ وکفارتہ ان یواریہ **ترجمہ** انس رضہ بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد مین تہوکنا خطا ہے اور کفارہ اسکا یہ ہے کہ اسکو چھپا دیوے
ف جو مسجدین خام ہوتی ہین وہان تہوکنے مین اذیت نہین تہوکا سکو مٹی مین دبا سکتے ہین مگر جس مسجد کا صحن
پختہ ہو وہان تہوکنا منع ہے اپنے کپڑے یا جوتی مین تہوک لیوے کیونکہ لوگون کو تکلیف ہوگی **عن** انس قال قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ اسکا یہ ہے اسکو دبا دیوے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم النخاعۃ فی المسجد فذکر مثلہ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم جو حلق سے نکلکر مسجد
مین ڈالنا گناہ ہے اسکو دبا دینا کفارہ ہے اسکا **عن** ابی ھریرۃ یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من دخل ھذا المسجد فبزق فیہ او تنخم فلیحفر فلیدفنہ فان لم یفعل فلیبزق فی ثوبہ ثم یخرج

ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جاوے اس مسجد مین یا پھر ہو کے یا بلغم نکالے تو چاہیے مٹی کریدکر اسکو دبا دیوے اگر ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے مین ہوک کر اسکو لیکر نکلے **عن** طارق بن عبداللہ المحاربی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل الی الصلوۃ واذا صلے احدکم فلا یبزقن امامہ ولا عن یمینہ ولکن عن تلقاء یسارہ ان کان فارغا او تحت قدمہ الیسری ثم لیقل ترجمہ طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی نماز کو کھڑا ہوا یا نماز پڑھے تو اپنے آگے اور داہنی طرف نہ ہوکے لیکن بائین طرف اگر جگہ ہو تو ہوک لیوے یا بائین قدم کے تلے ہوک کر اسکو مل دیوے **عن** ابن عمر قال بینما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخطب یوما اذا رای نخامۃ فی قبلۃ المسجد فتغیظ علی الناس ثم حکھا قال واحسبہ قال فدعا بزعفران فلطخہ بہ وقال ان اللہ تعالی قبل وجہ احدکم اذا صلے فلا یبزقن بین یدیہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے ایک ہی ایکا قبلے کی دیوار مین بلغم لگا ہوا دیکھا **ف** اس حدیث مین قبلہ سے مراد محراب نہین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین اور خلفاء راشدین کے زمانے مین محراب بنانے کا دستور نہ تھا اسواسطے تمام سلف نے اسکو مکروہ جانا ہے اول محراب کو عمر بن عبدالعزیز نے نکالا جب مسجد نبوی کو گرا کر از سر نو تعمیر کی ولید بن عبدالملک کے زمانے مین **ت** آپ غصے ہوئے لوگون پر پھر اسکو کھرچ ڈالا اور زعفران منگا کر اُسمین لتھیڑ دی اور فرمایا بے شک اللہ تعالے سامنے ہوتا ہے جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے (یعنے اسکی رحمت سامنے ہوتی ہے جیسے دوسری روایت مین ہے فان الرحمۃ تواجہہ خطابی) تو اپنے سامنے نہ ہوکے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یدہ منہا فدخل المسجد فرای نخامۃ فی قبلۃ المسجد فحکہا ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجہہ ان احدکم اذا استقبل القبلۃ فانما یستقبل ربہ عز وجل والملک عن یمینہ فلا یتفل عن یمینہ ولا فی قبلتہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فان عجل بہ امر فلیقل ہکذا ووصف لنا ابن عجلان ذلک ان یتفل فی ثوبہ ثم یرد بعضہ علی بعض ترجمہ ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھجور کی شاخون کو پسند کیا کرتے تھے اور ہمیشہ آپکے ہاتھ مین ایک شاخ رہتی ایک روز آپ مسجد مین آئے تو قبلہ کی طرف بلغم لگا دیکھا آپنے اُسکو کھرچ ڈالا پھر لوگون پاس آئے غصے مین اور فرمایا کیا تمکو اچھا معلوم ہوتا ہے اپنے مُنہ پر ہوکنا جب تم مین سے کوئی قبلے کی طرف مُنہ کرتا ہے تو اپنے رب عزوجل کی طرف مُنہ کرتا ہے اور فرشتے اسکی داہنی طرف رہتے ہین تو نہ ہوکے داہنی طرف اور نہ سامنے قبلے کی طرف بلکہ ہوکے بائین طرف یا اپنے قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو اسطرح کرے ابن عجلان نے اسکو یون بیان کیا کہ اپنے کپڑے مین ہوک کر اسکو اُلٹ پلٹ کر ڈالے **عن** عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت اتینا جابر

یعنے ابن عبد اللہ وھو فی مسجدہ فقال اتانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی مسجدنا ھذا وفی یدہ عرجون
ابن طاب فنظر فرای فی قبلۃ المسجد نخامۃ فاقبل علیھا فحتھا بالعرجون ثم قال ایکم یحب ان یعرض اللہ
عنہ ثم قال ان احدکم اذا قام یصلی فان اللہ تعالی قبل وجھہ فلا یبصقن قبل وجھہ ولا عن یمینہ
ولیبزق عن یسارہ تحت رجلہ الیسری فان عجلت بہ بادرۃ فلیقل بثوبہ ھکذا ووضعہ علی فیہ ثم رد لکہ
ثم قال ارونی عبیرا فقام فتی من الحی یشتد الی اھلہ فجاء بخلوق فی راحتہ فاخذہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فجعلہ علی راس العرجون ثم لطخ بہ علی اثر النخامۃ قال جابر فمن ھناک جعلتم الخلوق
فی مساجدکم ترجمہ عبادہ بن ولید سے روایت ہی ہم آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس اور وہ اپنی مسجد مین تھے
انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد مین آئے اور آپکے ہاتہ مین ایک ٹہنی تہی ابن طاب کی جو ایک قسم
کی کھجور ہے آپنے دیکہا تو مسجد کے قبلے مین بلغم لگا ہوا ہے آپنے اسکو چھڑا دیا لکڑی سے پہر فرمایا تم مین سے کون یہ چاہتا
ہی کہ اللہ اسکی طرف سے منہ پھیرلے پہر فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز کو کہڑا ہو تو اللہ جل جلالہ اسکے سامنے ہوتا ہے (یعنے قبلہ
اسکا اسکے سامنے ہوتا ہے (خطابی) تو سامنے نہ تہوکے نہ داہنی طرف بلکہ تہوکے بائین طرف بائین پاؤن کے تلے
اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑے سے اسطرح کرے پہر آپنے کپڑے کو اپنے منہ پر رکہا پہر اسکو ملدیا بعد اسکے فرمایا بعیر لاؤ ایک جوان
اٹہا دوڑتا ہوا گیا اپنے گہر مین اور اپنی ہتیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لیکر لکڑی کی نوک مین
لگایا اور جہان بلغم لگا تہا وہان ملدیا جابر نے کہا اسی واسطے تم اپنی مسجدون مین خوشبو لگایا کرتے ہو عن ابی سھلۃ
السائب بن خلاد قال احمد من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان رجلا امر قوما فبصق فی القبلۃ و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد
ذلک ان یصلی فمنعوہ واخبروہ بقول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ ورسولہ ترجمہ ابی سہلہ سائب بن خلاد (احمد نے کہا صحابی
ہین) سے روایت ہی ایک شخص نے امامت کی ایک قوم کی اور تہوکا قبلے کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکہہ رہے تہے
جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپنے قوم سے کہدیا اب وہ تمہاری امامت نکرے بعد اسکے اسنے امامت کا قصد کیا لوگون نے
منع کیا اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا ہان
منع کیا ہے راوی نے کہا مجہکو گمان ہے آپنے یہ بہی فرمایا تو نے ایذا دی اللہ کو اور اسکے رسول کو عن مطرف عن
ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فبزق تحت قدمہ الیسری ترجمہ مطرف سے روایت
ہی اونہون نے سنا اپنے باپ (عبد اللہ بن شخیر بن عوف) سے مین آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ پاس آپ نماز پڑہ رہے
تہے آپنے تہوکا اپنے بائین قدم کے تلے دوسری روایت مین ہی پہر اپنے جوتے سے ملدیا عن ابی سعید قال رایت

واثلة بن الاسقع فی مسجد دمشق بصق علی البوری ثم مسحه برجله فقیل له لم فعلت هذا قال لانی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یفعله **ترجمہ** ابی سعید رضؓ سے روایت ہے میںنے واثلہ بن اسقع کو دیکھا دمشق کی مسجد مین اُنہون نے تھوک دیا بوریے پر پھر پاؤن سے مل ڈالا لوگون نے اُنسے کہا تمنے ایسا کیون کیا اُنہون نے کہا اس واسطے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا کرتے ہوئے **باب** ماجاء فی المشرک یدخل المسجد مشرک مسجد مین جا سکتا ہے **ف** اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام وہ بطریق وعدے اور پیشین گوئی کے ہے یعنے اب مشرکون کا عمل اور تصرف مسجد حرام مین کبھی نہ ہوگا نہ بطور نہی کے اسی طرح نجاست سے مراد نجاست معنوی ہے جو اُسکے قلب مین ہے یعنے کفر کی نجاست دلیل اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی مشک سے وضو کیا نظیر اُسکی کلام اللہ شریف مین دوسری جگہ موجود ہے فاجتنبوا الرجس من الاوثان بچو تم نجاست سے بتون کے اللہ نے بتون کو نجس فرمایا حالانکہ اُن مین کوئی نجاست ظاہری نہین ہے **عن** انس بن مالک یقول دخل رجل علی جمل فاناخه فی المسجد ثم عقله ثم قال لیکم محمد وسلم اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظهرانیهم فقلنا له هذا الابیض المتکی فقال له الرجل یا ابن عبد المطلب فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم قد اجبتک فقال له الرجل یا محمد انی سائلک وساق الحدیث **ترجمہ** انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے ایک شخص اونٹ پر سوار ہوکر آیا اُسنے اپنا اونٹ مسجد مین بٹھایا پھر اُسکو باندہ دیا پھر اسکے پوچھا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کون ہین اور آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اُنکے بیچ ہمنے کہا یہ شخص جو سفید رنگ ہین اور تکیہ لگائے ہوئے ہین پھر اُس شخص نے کہا اے بیٹے عبد المطلب کے آپنے فرمایا مین تو تجھے جواب دے چکا یا دے رہا ہون یا سُن رہا ہون کہہ کیا کہتا ہے پھر وہ شخص بولا یا محمد مین تم سے پوچھتا ہون آخر حدیث تک **ف** حالانکہ وہ شخص مشرک تھا اور مسجد مین آیا آپنے منع نہ کیا **عن** ابن عباسؓ قال بعث بنو سعد بن بکر ضمام بن ثعلبة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقدم علیه فاناخ بعیره عند باب المسجد ثم عقله ثم دخل المسجد فذکر نحوه قال فقال لیکم ابن عبد المطلب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا فقال ابن عبد المطلب یا ابن عبد المطلب وساق الحدیث **ترجمہ** عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ بنی سعد نے اپنی طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا وہ آئے اُنہون نے اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور باندہ دیا پھر مسجد مین گئے بعد اُسکے ویسا ہی بیان کیا (جیسا اوپر گذرا) راوی نے کہا اُنہون نے کہا عبد المطلب کے بیٹے تم مین کون صاحب ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عبد المطلب کا بیٹا ہون اُنہون نے کہا اے بیٹے عبد المطلب کے اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک **عن** ابی هریرة قال الیهود اتوا النبی صلی الله علیه وسلم وهو جالس فی المسجد فی اصحابه فقالوا یا ابا القاسم فی رجل وامراة زنیا منهم **ترجمہ** ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

یہود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اپنے لوگون مین اور کہا اے ابو القاسم مسئلہ پوچھا ایک مرد اور عورت کا اپنے مین سے جنہون نے زنا کیا تھا **ف** اس حدیث سے کافرون کا مسجد مین جانا ثابت ہوتا ہے **باب** فی المواضع التی لا یجوز فیہ الصلوۃ اُن مقامون کا بیان جہان نماز پڑھنا منع ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض طھورا ومسجدا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے زمین پاک کرنے والی ہے **ف** یعنے ہر پاک زمین پر تیمم درست ہے **ت** اور مسجد ہے **عن** ابی صالح الغفاری ان علیا رضی اللہ عنہ مر ببابل وھو یسیر فحانت منہ الموذن یوذن بصلوۃ العصر فلما برز منھا امر المؤذن فاقام الصلوۃ فلما فرغ قال حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم نھانی ان اصلی فی المقبرۃ ونھانی ان اصلی فی ارض بابل فانھا ملعونۃ **ترجمہ** ابی صالح غفاری سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ گذرے بابل پر (بابل ایک شہر تھا عراق کے ملک مین اب مدت سے تباہ ہوگیا بغداد سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر جنوب کی جانب مین اب وہان حلہ آباد ہے) اور آپ جا رہے تھے اتنے مین موذن آیا عصر کی اذان دینے کو جب آپ بابل کی زمین سے پار ہوگئے اُس وقت آپنے موذن کو حکم دیا اُسنے تکبیر کہی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے فرمایا میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مجھکو نماز پڑھنے سے مقبرہ مین **ف** مقبرہ مین نماز پڑھنا بعضون کے نزدیک مکروہ ہے تحریماً بعضون کے نزدیک تنزیہاً اور ظاہر حدیث مذہب اول کو مویدہے بعضون نے کہا اگر مقبرہ مین کوئی جاے علیحدہ نماز کے لیے بنی ہو جہان قبر نہ ہو تو وہان نماز درست ہے **ت** اور منع کیا مجھکو نماز پڑھنے سے بابل کی زمین مین اور فرمایا وہ زمین لعنت کی گئی ہے **ف** کیونکہ وہان بڑے بڑے کافر بادشاہ رہے اور اللہ کا غضب اُنپر نازل ہوا وہ شہر تباہ ہوگیا خطابی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین کفتگو ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے بابل کی زمین مین نماز کو حرام کیا ہو اور معارض ہے اسکے حدیث صحیح جس سے کل روے زمین مین نماز پڑھنا درست ہوتا ہے بعضون نے کہا شاید اس ممانعت سے مقصود یہ ہے کہ بابل مین سکونت اختیار نہ کرے بعضون نے کہا یہ ممانعت خاص تھی علیؓ کے واسطے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہان کے لوگون سے علیؓ کو ضرر پہونچیگا چنانچہ وہ اسی ملک مین ابن ملجم ملعون کے ہاتھ سے شہید ہوئے پھر اور اہل بیت پر آپکے اُسی ملک مین بڑی بڑی صدمے پہونچے **عن** ابی سعید ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الارض کلھا مسجد الا الحمام والمقبرۃ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین نماز پڑھنے کی جگہ ہے سوا حمام اور مقبرے کے **باب** النھی عن الصلوۃ فی مبارک الابل اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ مین نماز پڑھنے کی ممانعت **عن** البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانھا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیھا فانھا برکۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے

روایت ہی سوال ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونٹون کے رہنے کی جگہ مین نماز پڑہنے کا آپنے منع فرمایا اور کہا نماز پڑہنے سی کیونکہ وہ شیاطین کی جگہ ہے **ف** دہان نماز پڑہنے مین خوف ہی صدمے پہونچنے کا کوئی واسطے یا چلے یا لات مارے تو نمازی کو تکلیف ہوگی یا نماز ٹوٹ جاویگی **ت** اور سوال ہوا بکریون کے مندے مین نماز پڑہنے سی آپنے فرمایا وہان نماز پڑہو برکت کی جگہ ہے **باب** متی یؤمر الغلام بالصلوۃ لڑکے کو نماز پڑہنے کا حکم کب کیا جاوی **عن** سبرۃ بن معبد الجھنی قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیہا **ترجمہ** سبرہ بن معبد جہنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑہنے کا جب وہ سات برس کا ہو اور جب دس برس کا ہو تو نماز پڑہنے کیلئے مارو **ف** یہ حکم لڑکے کے اولیا کو ہے اسی طرح لڑکی کا ہی حکم ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیہا وھم ابناء عشر وفرقوا بینہم فی المضاجع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑہنے کا جب وہ سات برس کے ہون اور مارو انکو نماز کے واسطے جب وہ دس برس کے ہون (اور نماز نہ پڑہین) اور جدا سلاؤ انکو۔ اور دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی واذا زوج احدکم خادمہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظر الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ **ترجمہ** اور جب نکاح کردی کوئی تم مین سی اپنی لونڈی کا اپنے غلام یا نوکر سے پہر اسکی ناف کے نیچے اور گھٹنون کے اوپر نہ دیکھے **عن** ھشام بن سعد حدثنی معاذ بن عبد اللہ ابن خبیب الجھنی قال دخلنا علیہ فقال لامراتہ متی یصلی الصبی فقالت کان رجل منا یذکر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن ذلک فقال اذا عرف یمینہ من شمالہ فمروہ بالصلوۃ **ترجمہ** ہشام بن سعد سے روایت ہی ہم گئے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی پاس اُنہون نے اپنی عورت سے کہا لڑکا کب نماز پڑہے وہ بولی ہم مین سے کوئی شخص بیان کرتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال ہوا آپنے فرمایا جب وہ داہنا بایان تمیز کرنے لگے بائین ہاتہ سے اُس وقت اُسکو نماز کا حکم کرو **باب** بدء الاذان اذان کیونکر شروع ہوئی۔ **عن** ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من الانصار قال اھتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ کیف یجمع الناس لہا فقیل لہ انصب رایۃ عند حضور الصلوۃ فاذا رأوھا اٰذن بعضہم بعضا فلم یعجبہ ذلک قال فذکر لہ القنع یعنی الشبور وقال زیادۃ شبور الیہود فلم یعجبہ ذلک وقال ھو من امر الیہود قال فذکر لہ الناقوس فقال ھو من امر النصاری فانصرف عبد اللہ بن زید وھو مھتم لھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ..... فاری الاذان فی منامہ قال فغدا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرہ یا رسول اللہ انی لبین نائم ویقظان اذا تانی اٰت فاراني الاذان قال وکان عمر بن الخطاب قد راٰہ قبل ذلک فکتمہ عشرین یوما قال

ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما منعک ان تخبرنی فقال سبقنی عبد اللہ بن زید فاستحییت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرک بہ عبد اللہ بن زید فافعلہ قال فاذن
بلال قال ابو بشر فاخبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم ان عبد اللہ بن زید لولا انہ کان یومئذ مریضا
لجعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا ترجمہ ابو عمیر بن انس سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے چچاسے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا نماز کا یعنے اس بات کا کہ نماز کے واسطے کیونکر لوگون کو جمع کیا کرین ف یہ اہتمام
سنہ ہجری مین ہوا قبل اسکے بغیر اذان کے نماز ہوا کرتی تہی اور لوگ خود بخود ایک وقت معین پر جمع ہوجایا کرتے
تہے ت لوگون نے کہا ایک جہنڈا بلند کردیا کیجیے نماز کے وقت اسکو دیکہہ کر ایک دوسرے کو خبر کردیگا ف کہ نماز
کا وقت آگیا ت لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ رائے پسند نہ آئی ف اسواسطے کہ اسمین ٹرجر تہا سفر اور حضر مین ہر ایک مسجد کیواسطے ایک
جہنڈا ضرور تہا دوسرے یہ کہ جہنڈا مکانون کے اندر سے کیسے نظر آتا اور ان لوگون کو بہی دکہلائی نہ دیتا جو آڑ مین ہوتے یا بہت
پست ہوتے ت پہر کسی شخص نے کہا یہودیون کی طرح ایک نرسنگا بنالیجیے ف اسکو نماز کے وقت پہونکدینے
سے سب کو آواز پہونچ جاویگی اور لوگ مطلع ہوجاوینگے ت آپ کو یہ تجویز بہی پسند نہین آئی ف اس وجہ سے
کہ اسمین یہود کی مشابہت تہی اور آپ عبادات مین اہل کتاب سے مشابہت پسند نہین فرماتے تہے دوسری یہ کہ اس مین
بہی ایک حرج تہا ہر ایک مسجد کے واسطے ہر ایک قوم کو ایک سینگ کہنا ہوتا سفر مین بہی ساتہ لینا پڑتا ت
اور آپنے فرمایا یہ تو یہودیون کا کام ہے ف اس حدیث سے بعضون نے استدلال کیا ہے یہود اور نصاری کی مشابہت
ممنوع ہونے پر مگر جب مجبوری آن پڑے چنانچہ ایک روایت مین ہے کہ آخر آپ نے مجبور ہوکر ناقوس بنانے کا حکم دیا جو نصاری
مین مروج ہے ت پہر کسی نے ذکر کیا ناقوس کا ف وہ دو لکڑیان ہین ایک بڑی ایک چہوٹی بڑی کو چہوٹی
سے مارتے ہین اس سے آواز پیدا ہوتی ہے (بخار) ت آپنے فرمایا یہ تو نصاری کا کام ہے پہر عبد اللہ بن زید
ف بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ابو محمد مدنی ت وہان سے لوٹے لیکن اسی کا خیال تہا چونکہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تہا انکو خواب مین اذان بتلائی گئی جب صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے
کہا یا رسول اللہ مین کچہہ سوتا نہا کچہہ جاگتا تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور مجہے اذان سکہائی راوی نے کہا حضرت
عمر رض اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب مین سیکہہ چکے تہے لیکن انہون نے کسی سے نہین کہا جب عبد اللہ بن زید کہہ چکے
تو انہون نے بہی کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچہا تم نے پہلے کیون نہ کہا انہون نے کہا مجہہ سے پہلے عبد اللہ
بن زید نے بیان کردیا اس واسطے مجہے شرم آئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اٹہہ جیسا عبد اللہ
بن زید کہین اسی طرح کر بلال نے اذان دی ابو بشر نے کہا مجہہ سے ابو عمیر نے بیان کیا انصار یہ سمجہتے ہین کہ اگر عبد اللہ
بن زید بیمار نہ ہوتے اس دن تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہی کو مؤذن بناتے ف لیکن وہ اتفاق سے ان

ان دونون بیمار ہتی اور یہ فضیلت بلال کی قسمت مین تھی انہی کو ملی پر ہمیشہ وہی موذن رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات تک۔ **باب کیف الاذان** اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ فقلت ندعو بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک فقلت بلی قال فقال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ قال ثم استاخر عنی غیر بعید ثم قال وتقول اذا اقیمت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رایت فقال انھا لرؤیا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رایت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویؤذن بہ قال فسمع ذلک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخرج یجر ردائہ ویقول والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ لقد رایت مثل ما رای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا نماز کی خبر کرنے کو واسطے مجھے سوتے مین ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ مین ناقوس لیے ہوے تھا مین نے اُس سے کہا ای خدا کے بندے ناقوس بیچتا ہے وہ بولا تم کیا کروگے مینے کہا ہم اُس سے لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرینگے وہ بولا مین تجھکو ایسی چیز نہ بتادون جو اس بہتر ہے **ف** اسمین کسی چیز کے ساتھ رہنے کی ضرورت نہین ہے یہ تو دنیا کی بہتری ہے دین کی بہتری یہ ہے کہ ناقوس بجانے مین ثواب نہین ہے اسمین ثواب ہے وہ ذکر الٰہی ہے۔ وہ شخص فرشتہ تھا جو اللہ جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا تھا اذان کی تعلیم کے لیے **ف** مینے کہا کیون نہین اُسنے کہا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ پھر وہ شخص پیچھے ہٹ گیا مگر دور نہین گیا اور کہا جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ جب صبح ہوئی تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جو مینے خواب مین دیکھا تھا بیان کیا آپنے فرمایا یہ خواب سچا ہے اگر خدا چاہے تو اُٹھ بلال کے ساتھ اور جو تو نے سنا ہے اُسکو بتادے وہ اذان دیگا کیونکہ اُسکی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے **ف** اس حدیث

معلوم ہوا کہ مؤذن کا بلند آواز ہونا بہتر ہے **ف** مین بلال کے ساتھ اُٹھہ کہڑا ہوا انکو بتاتا جاتا تہا وہ پکارتے جاتے تہے
جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ سنا وہ اپنے گہر مین تہے جلدی سے چادر کہینچتے ہوئے نکل آئے اور کہنے لگے قسم اُس ذات کی جس نے آپکو
سچا پیغمبر کیا یارسول اللہ مینے بہی خواب مین اسی طرح دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہ فرمایا تمکو خدا کا **ف**
ایک اور گواہ ہوگیا اب خواب کے سچے ہونے مین کوئی شبہ نہین رہا **عن** ابی محذورۃ قالت قلت یارسول اللہ علمنی
سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسی وقال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بہا صوتک
ثم تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد ارسول اللہ اشہد ان محمد ارسول
اللہ تخفض بہا صوتک ثم ترفع صوتک بالشہادۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمد ارسول اللہ اشہد ان محمد ارسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح
فان کان صلوۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

ترجمہ ابو محذورہ (انکا نام اوس یا سمرہ یا سلمہ یا سلمان ہے بن معیر یا عمیر بن نودان مکی جمحی) سے روایت ہے مینے کہا
یارسول اللہ مجہے اذان سکہلاؤ کیونکر کہتے ہین آپنے میرے سر پر آگے کی جانب سے ہاتہہ پہیرا **ف** نسخہ مطبوعہ مصر یہ اور
مطبوعہ دہلی مین یون ہی ہے اور نسخہ قلمی مین فمسح مقدم رأسہ ہے اسکے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہ کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ہاتہہ پہیرا یہ اتفاقات سے ہوگا۔ دوسرے یہ کہ ابو محذورہؓ کے سر پر ہاتہہ پہیرا برکت کے
واسطے تاکہ اذان یاد رہے **ف** اور فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے پہر آہستہ سے کہہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد ارسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پہر بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا
الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ **ف** اس حدیث سے ترجیع یعنے
تکرار شہادتین کی بخوبی ثابت ہوئی اور مردود ہوگئی وہ تاویل کہ یہ صرف تعلیم کیلئے کہا تہا تقریر کے **ف** حی علی الصلوۃ حی علی
الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کی اذان ہو تو اسکے بعد دو بار کہہ الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم
(اور جو دوسری نماز کی اذان ہو تو یہ نہ کہہ) پہر کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ دوسری روایت مین بہی اسی طرح آیا ہے
احسن یہ ہے الصلوۃ خیر من النوم پہلی اذان مین ہے فجر مین کہا ابو داؤد نے مسدد کی روایت اس سے زیادہ صاف
ہے احسن یہ ہے کہ تکبیر اپنے دو بار سکہائی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔
عبد الرزاق نے کہا جب تکبیر کہے تو دو بار کہہ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ تو نے سنا ہی ابو محذورہ اپنی پیشانی
کے بال نہین کترواتے تہے نہ انکو جدا کرتے تہے اس سبب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اُس جگہ پہیرا تہا **عن**
ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ الاذان

اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و
الاقامۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت
الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابو محذورہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی اُنیس کلمے اسطرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور پھر چار بار شہادتین پھر حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور اقامت اسطرح سے سترہ کلمے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اس حدیث سے
بھی صاف ترجیع ثابت ہے **عن** ابی محذورۃ قال القی علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ
فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ثم ارجع فمد من صوتک اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا
الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی
علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابو محذورہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خود آپ مجھے اذان بتائی فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر فرمایا دوبارہ بلند آواز سے کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
ف اس روایت سے بھی ترجیع ثابت ہے **عن** ابی محذورۃ یقول القی علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاذان
حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح
قال وکان یقول فی الفجر الصلوۃ خیر من النوم **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مجھے اذان ایک ایک حرف بتلائی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان

محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح۔ راوی نے کہا تجھ مین کہتے تھے الصلوۃ خیر من النوم **عن** ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان یقول اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم ذکر مثل اذان حدیث ابن جریج عن عبد العزیز بن عبد الملک ومعناہ فی حدیث مالک بن دینار قال سالت ابن ابی محذورۃ قلت حدثنی عن اذان ابیک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فقال اللہ اکبر اللہ اکبر قط وکذلک حدیث جعفر بن سلیمان عن ابی محذورۃ عن عمہ عن جدہ الا انہ قال ثم ترجع فترجع صوتک اللہ اکبر اللہ اکبر **ترجمہ** ایک روایت مین ابی محذورہ سے شروع اذان مین دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر آیا ہے دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے تیسری مین یہ ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر بس تیسری روایت مین ہے کہ پہلے دو بار یون کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر پھر دوبارہ بلند آواز سے کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر **ف** گویا تکبیر مین ترجیع ہے اس وجہ سے چار بار کہنا چاہیے دو بار پہلے آہستہ آواز سے پھر دو بار بلند آواز سے **عن** ابن ابی لیلی قال احیلت الصلوۃ ثلثۃ احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد اعجبنی ان تکون صلوۃ المسلمین او قال المؤمنین واحدۃ حتی لقد ہممت ان ازایت رجالا فی الدور ینادون الناس بحین الصلوۃ وحتی ہممت ان امر رجالا یقومون علی الاطام ینادون المسلمین بحین الصلوۃ حتی نفسوا او کادوا ان ینفسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ انی لما رجعت لما رایت من اہتمامک رایت رجلا کان علیہ ثوبان اخضران فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدۃ ثم قام فقال مثلہا الا انہ یقول قد قامت الصلوۃ ولولا ان تقول الناس قال ابن المثنی ان تقولوا القلب انی کنت یقظانا غیر نائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن المثنی لقد راک اللہ عز وجل خیرا ولم یقل عمرو لقد راک اللہ خیرا فمر بلالا فلیؤذن قال فقال عمر اما انی قد رایت مثل الذی رای ولکنی لما سبقت استحییت قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا جاء یسال فیخبر بما سبق من صلاتہ وانہم قاموا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین قائم وراکع وقاعد ومصل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن المثنی قال عمرو وحدثنی بہا حصین عن ابن ابی لیلی حتی جاء معاذ فقام شعبۃ سمعتہا من حصین فقال لا اراہ علی حال الا وقد کان قبلہا او بعدہا ثم ساق الحدیث عمرو بن مرزوق قال فجاء معاذ فاشاروا الیہ قال شعبۃ وہذہ سمعتہا من حصین قال فقال معاذ لا اراہ علی حال الا کنت علیہا قال فقال ان معاذا قد سن لکم سنۃ کذلک فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ امرہم بصیام ثلاثۃ ثم انزل رمضان وکانوا قوما لم یتعودوا الصیام وکان الصیام علیہم شدیدا فکان من لم یصم اطعم مسکینا فنزلت ہذہ الآیۃ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ فکانت الرخصۃ للمریض والمسافر فامروا بالصیام قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا افطر فنام قبل ان یاکل لم یاکل

حتی یصبح قال فجاء عمر بن الخطاب فاراد امراته فقالت انی قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من
الانصار فاراد الطعام فقالوا حتی نجعل لک شیئا فنام فلما اصبحوا انزلت علیه هذه الآیة احل لکم لیلة
الصیام الرفث الی نسائکم ترجمہ ابن ابی لیلے سے روایت ہے کہ نماز کی تین حالتین بدلین ہمارے لوگون نے ہمسے حدیث
بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پہلی معلوم ہوتی ہے کہ سب مسلمان ملکر نماز پڑہا کرین اور ایک
جماعت ہوا کرے یہان تک کہ مینے قصد کیا لوگون کو بیجد یا کردن پکار آیا کرین گہرون پر نماز کا وقت آگیا اور مینے
یہی قصد کیا لوگ بلند مقامون پر کہڑے ہوکر مسلمانون کو پکار دیا کرین نماز کا وقت آگیا یہان تک کہ وہ ناقوس بجانے
لگے یا قریب ہوئے ناقوس بجانے کو اتنے مین ایک شخص انصاری آیا اور بولا یارسول اللہ جب مین آپکے پاس سے گیا مجھے
اسی کا خیال رہا جسکا آپ اہتمام کر رہے تہے مینے ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دو کپڑے سبز رنگ کے پہنے ہوئے ہے وہ مسجد پر
کہڑا ہوا اُسنے اذان دی پہر تہوڑی دیر بیٹھ کر پہر کہڑا ہوا اور جو کلمے اذان مین کہے تہے وہی پہر کہے مگر قد قامت الصلوٰة
زیادہ کیا اور اگر لوگ مجھے جہوٹا نہ کہین تو مین یہ کہہ سکتا ہون مین جاگتا تہا سوتا نہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھے بہتر خواب دکہایا تو بلال کو حکم کر وہ اذان دیوے لتنے مین حضرت عمرؓ نے کہا مینے بہی ایسا ہی
دیکہا لیکن چونکہ وہ پہلے کہہ چکے اس واسطے مینے کہنے مین شرم کی اور میرے لوگون نے مجھہ سے حدیث بیان . . . کی کہ
پہلے جب کوئی شخص مسجد مین آتا اور دیکہتا جماعت ہو رہی ہے تو پوچھتا کتنی رکعتین ہوئین ہین ف اُس شخص سے
پوچھتا جو پہلے سے مسجد مین آیا ہے لیکن ابہی نماز مین شریک نہین ہوا یا نماز پڑہنے والون سے پوچھ لیتا اُسوقت
تک نماز مین بات کرنا درست ہوگا ف پہر وہ اس قدر نماز پڑہ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچہے لوگون کے حال مختلف ہوئے کوئی کہڑا ہے کوئی رکوع مین ہے کوئی قعدہ مین ہے کوئی آپکے ساتہ پڑہ رہا ہے ف
حاصل یہ ہے کہ مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز ادا کرکے پہر آپکے ساتہ شریک ہوتا یہ نہا کہ آتے ہی امام کیساتہ شریک ہو کہ جب امام
سلام پہیرے تو اُس وقت گئی ہوئی نماز ادا کرلیوے ت لتنے مین معاذ بن جبلؓ آئے اُنہون نے کہا مین تو جس حال
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہونگا وہی کرونگا (یعنے آتے ہی نماز مین شریک ہوجاؤنگا) رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ نے تمہارے واسطے ایک سنت مقرر کی تو ایسا ہی کیا کرو ف جب سے دستور ہوا کہ مسبوق
آکر نماز مین شریک ہوجاوے پہر امام کی فراغت کے بعد اپنی باقی نماز پڑہ لیوے ت اور میرے لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے انکو تین روزون کا حکم کیا پہر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور اُن
لوگون کو روزون کی عادت نہی روزہ اُنپر نہایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ رکہتا وہ ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا
ف اوائل اسلام مین چند روز تک فرض اختیاری رہا خواہ روزہ رکہے یا فدیہ دے بعد اُسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا۔
ت پہر یہ آیت اُتری جو شخص تم مین سے رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزے رکہے پہر رخصت نہ رہی مگر مریض اور مسافر کے

واسطے باقی سب لوگون کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا اور تیسرے لوگون نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام مین جب کوئی آدمی روزہ کھولکر سو رہتا اور کھانا نہ کھاتا تو پھر دوسرے روز کے افطار تک اسکو کھانا درست نہ ہوتا ایک بار حضرت عمرؓ نے اپنی بی بی سے صحبت کا قصد کیا وہ بولی مین سو گئی تھی **ف** روزہ کھولکر تو اب وطی ناجائز ہے **ت** حضرت عمر رضیہ سمجھے بہانہ کرتی ہے انہون نے اُس سے جماع کیا اور ایک مرد انصاری نے کھانے کا ارادہ کیا بعد افطار کے لوگون نے کہا ذرہ ٹھیرو ہم کھانا گرم کرلین وہ سو گیا جب صبح ہوئی تو یہ آیت اُتری احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ یعنے حلال ہے تمہارے واسطے روزہ کی راتون مین جماع کرنا اپنی عورتون سے **عن** معاذ بن جبل قال احیلت الصلوۃ ثلاثۃ احوال واحیل الصیام ثلاثۃ احوال وساق نصر الحدیث بطولہ واقتص ابن المثنی منہ قصۃ صلاتہم نحو بیت المقدس قط قال الحال الثالث ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصلے یعنی نحو بیت المقدس ثلاثۃ عشر شھرا فانزل اللہ تعالی ھذہ الآیۃ قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ فوجھہ اللہ تعالی الی الکعبۃ وتم حدیثہ وسمی نصر فی الرؤیا قال فجاء عبد اللہ بن زید رجل من الانصار وقال فیہ فاستقبل القبلۃ قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ ... حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم امھل ھنیۃ ثم قام فقال مثلھا الا انہ قال زاد بعد ما قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قال فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقنھا بلالا فاذن بھا بلال وقال فی الصوم قال فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر ویصوم یوم عاشوراء فانزل اللہ تعالی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم الی قولہ طعام مسکین فکان من شاء ان یصوم صام ومن شاء ان یفطر ویطعم کل یوم مسکینا اجزاہ ذلک فھذا حول فانزل اللہ تعالی شھر رمضان الذی انزل فیہ القران الی یام اخر فثبت الصیام علی من شھد الشھر وعلی المسافر ان یقضی وثبت الطعام للشیخ الکبیر والعجوز اللذین لا یستطیعان الصوم فجاء صرمۃ وقد عمل یومہ وساق الحدیث **ترجمہ** معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نماز کے تین حال بدلے اسیطرح روزے کے تین حال بدلے پھر حدیث بیان کی اسیطرح طول سے اور ابن مثنی نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کا قصہ بیان کیا تیسرا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے آپنے بیت المقدس کی طرف تیرہ مہینے تک نماز پڑھی پھر اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری ہم تیرا نظر اٹھانا آسمان کی طرف دیکھتے ہین اب ہم بدلی دیتے ہین تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہے پھیر تو پھیر منہ اپنا مسجد حرام کی طرف اور جہان پر تم ہو اُسی طرف منہ پھیرو تو اللہ جل جلالہ نے منہ آپ کلکے کیطرف کردیا تمام ہوگئی حدیث ابن مثنی کی اور نصر بن مہاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن زید ایک شخص تھے

انصار مین سے اس روایت مین یہ ہے کہ اُس شخص نے مُنہ کیا قبلے کی طرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ دوبار حی علی الفلاح دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ پھر تھوڑی دیر تک ٹھیرا رہا بعد اُسکے کھڑا ہوا اور ایسا ہی کہا مگر بعد حی علی الفلاح کے قد قامت الصلوۃ
قد قامت الصلوۃ کہا راوی نے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا بلال کو یہ سکھا دو بلال نے اذان دی اور روزے
مین بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرتے اور عاشورا کے دن روزہ رکھتے تب اللہ تعالے
نے یہ آیت اتاری فرض ہوئے تمپر روزے جیسے فرض ہوئے اُن لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ بچو تم گناہون سے چند دنون تک
تو جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا مسافر وہ شمار کرلے اور دنون مین اُسی حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دین
ایک مسکین کا کھانا پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا ہر روزے کے بدلے
مین ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا تھا ایک سال تک یہی حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ نے یہ حکم اتارا شہر رمضان الذی انزل
فیہ القرآن الآیۃ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جسمین قرآن اترا (عرش سے آسمان دنیا پر لاکر رکھا گیا) جو ہدایت ہے لوگون
کے واسطے اور دلیلین ہین ہدایت کی اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم مین سے پاوے اس مہینے کو وہ روزے رکھے
اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرلے اتنے دنون کے حساب سے اور دنون مین پھر فرض ہوگیا روزہ ہر ایک شخص پر جو پاوے ماہ
رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہوگیا بڈھے یا بڑھیا کے لیے جو روزہ نہ رکھہ سکتے ہون آخر حدیث تک

باب فی الاقامۃ تکبیر کے بیان مین **عن** انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ زاد حماد فی حدیثہ
الا الاقامۃ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا **ف** یعنے ایک ایک
بار کہنے کا یہ مذہب ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین مین سے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رح **ت** حماد کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے سوا اقامت کے **ف** یعنے قد قامت الصلوۃ کے وہ دوبار کہے اسی طرح تکبیر بھی اول و آخر مین دو دو بار کہے باقی سب
کلمے ایک ایک بار اسطرح اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت
الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **عن** ابن عمر قال انما کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ فاذا سمعنا الاقامۃ
توضانا ثم خرجنا الی الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اذان دو دو
بار ہوتی اور تکبیر ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوۃ کے اُسکو دو بار کہتے تو جب ہم تکبیر سنتے وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے

باب الرجل یؤذن ویقیم اخر ایک شخص اذان دے دوسرا تکبیر کہے درست ہے **عن** عبداللہ بن زید قال اراد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یضرب بالناقوس فی الاذان اشیاء لم یصنع منہا شیئا قال فاری عبداللہ بن زید الاذان فی المنام
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال لقہ علی بلال فالقاہ علیہ فاذن بلال فقال عبداللہ

انا رایته وانا کنت اریدقال فاقم انت ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں چند کاموں کے کرنے کا قصد کیا (جیسے ناقوس بوق جھنڈا وغیرہ) لیکن کوئی کام نہیں کیا پھر عبداللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھلائی دی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انکو خبر دی آپنے فرمایا بلال کو سکھا دے انہوں نے بلال کو سکھا دیا عبداللہ نے کہا میںنے خواب میں اذان دیکھی تھی میں چاہتا تھا خود کہوں آپنے فرمایا تو تکبیر کہہ عن زیاد بن الحارث الصدائی قال لما کان اول اذان الصبح امرنی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت فجعلت اقول اقیم یا رسول اللہ فجعل ینظر الی ناحیۃ المشرق الی الفجر فیقول لا حتی اذا طلع الفجر نزل فبرز ثم انصرف الی وقد تلاحق اصحابہ یعنی فتوضأ فاراد بلال ان یقیم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء ھو اذن ومن اذن فھو یقیم قال فاقمت ترجمہ زیاد بن الحارث صدای سے روایت ہے پہلی اذان صبح کی مجھنے دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جب اذان دے چکا بعد اسکے میں تکبیر کہنا چاہتا تھا آپ پورب کیطرف فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے ابھی نہیں جب فجر ہوگئی تو آپ اترے اور وضو کیا آپکے اصحاب آن کر آپ سے ملگئے بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپنے فرمایا صدائی نے اذان دی ہے جو اذان دے وہی تکبیر کہے ف دوسرا تکبیر نہ کہے مگر ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں ت صدائی نے کہا پھر میںنے تکبیر کہی **باب** رفع الصوت بالاذان بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ ویشھد لہ کل رطب و یابس وشاھد الصلوۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلوۃ ویکفر عنہ ما بینھما ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن کے لیے بخشا جاتا ہے جہان تک اسکی آواز جاتی ہے ف یعنے اسقدر مغفرت اسکے لیے وسیع ہوتی ہے یا اتنے گناہ اسکے بخشدیے جاتے ہیں جو اتنی جگہ تک ساموں ت اور گواہ ہو جاتے ہیں اسکے لیے سب چیزیں تر اور خشک اور جو شخص جماعت میں حاضر ہوتا ہے اسکے واسطے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ اسکے معاف ہو جاتے ہیں عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان لا یدری کم صلی ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پاد تا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ہو جاتی ہے پھر آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے جب تکبیر ہو جاتی ہے آدمی کے دل میں ادھر ادھر کے خیالات ڈالتا ہے جو اسکو کبھی نہ آتے تھے یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں **باب** ما یجب علی المؤذن من تعاھد الوقت موذن کو وقت کا خیال کرنا چاہیے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن

اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام نماز
ہے ف یہی مقتدیون کی نماز کی صحت اُسکی نماز کی صحت پر موقوف ہے اُسکو چاہیئے طہارت مین احتیاط کرے اور شرائط
نماز کے اچھی طرح ادا کرے یہ مراد نہین ہے کہ اُسپر تاوان لازم ہوگا ت اور مؤذن کی امانت سپرد ہے ف لوگ اُسکے
آواز پر اعتماد کرتے ہین نماز پڑھ لیتے ہین روزہ کھول لیتے ہین اسکو چاہیئے وقت کا خوب خیال رکھے وقت سے پہلے اذان
نہ دے نہ دیر کرے ت اے پروردگار ہدایت کر تو اماموں کو (توفیق دے انکو علم اور عمل کی) اور بخشدے مؤذنون کو (جو اُنسے
قصور ہوجاوے بھول چوک مین) باب الاذان فوق المنارۃ مینار کے اوپر اذان دینے کا بیان عن امراۃ من بنی النجار
قال کان بیتی من اطول بیت حول المسجد وکان بلال یؤذن علیہ الفجر فیاتی سحر فیجلس علی البیت ینظر
الی الفجر فاذا راٰہ تمطی ثم قال اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک قالت ثم یؤذن
قالت واللہ ما علمتہ کان ترکھا لیلۃ واحدۃ ھذہ الکلمات ترجمہ ایک عورت سے بنی نجار کے روایت ہے میرا گھر سب
گھرون مین جو مسجد کے گرد تھا اونچا تھا اور بلال اُسپر آن کر فجر کی اذان دیا کرتے تھے ف اس سے معلوم ہوا کہ بلند جگہ پر اذان
دینا جیسے مینار پر مستحب ہے تاکہ آواز دور تک پہونچے ت تو وہ پہلی رات سے آکر وہان بیٹھتے صبح صادق کو دیکھتے تھے جب صبح
صادق ہوجاتی انگڑائی لیتے یا جمائی (کیونکہ بیٹھے بیٹھے نیند تنگ جاتے تھے) پھر فرماتے اے پروردگار مین تیرا شکر کرتا ہون اور تجھ سے
مدد مانگتا ہون قریش پر تاکہ وہ قائم کرین تیرے دین کو (یعنے مسلمان ہوجاوین) پھر اذان دیتے تھے قسم خدا کی مینے کبھی نہ دیکھا
بلال کو یہ کلمات نہ کہین (یعنے ہر رات کو یہ دعا مانگتے تھے کبھی ناغہ نہین کرتے تھے) ف قریش اس زمانے مین عرب کے ملک
مین نہایت قوی اور معزز قوم تھی اور اکثر لوگ انمین کافر تھے اس وجہ سے دین اسلام کو قوت نہ ہوتی تھی بلکہ ضرر ہی پہنچتا
رہتا تھا بعد کو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا قبول کی اور بہت اُن مین سے مسلمان ہوگئے اور کچھ مارے گئے کچھ ذلیل و خوار ہوئے تب فتح ہوگئی
اسلام کی شوکت خوب ہوگئی باب المؤذن یستدیر فی اذانہ مؤذن اذان مین گھوم جاوے یا نہ گھومے عن ابی جحیفۃ
قال اتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بمکۃ وھو فی قبۃ حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمہ
ھھنا وھھنا قال ثم خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہ حلۃ حمراء برود یمانیۃ قطری وقال موسی
قال رایت بلالا خرج الی الابطح فاذن فلما بلغ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح لوی عنقہ یمینا وشمالا ولم
یستدر ثم دخل فخرج العنزۃ وساق الحدیث ترجمہ ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ بن وہب سوائی معروف بہ وہب
الخیر) سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مکے مین آیا آپ ایک ڈیرے مین تھے جو سرخ چمڑے کا تھا بلال نکلے
انہون نے اذان دی مین اُنکے منہ کو دیکھتا تھا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے چادرین
یمن کی گویا قطر کی بنی ہوئین تھین اور ڈھے تھے موسے بن اسمٰعیل کی روایت مین یہ بھی ہے بلال کو دیکھا وہ ابطح کی طرف گئے
اور اذان کہی پھر جب حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح پر پہونچے تو اپنی گردن داہنی بائین پھیری اور گھومے نہیں پھر گئے اور برچھی لے کر

آگے اسکے بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب** فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا
کرنے کا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ
ترجمہ انس بن مالک رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا رد نہین کیجاتی یعنے
ضرور قبول ہوتی ہے دنیا مین یا آخرت مین اسکا ثواب ملتا ہے **باب** ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر
دے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن
ترجمہ ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو جیسا مؤذن کہے ویسا تم بھی
کہو **ف** یعنے جو کلمہ مؤذن کہتا جاوے وہ تم بھی کہتے جاؤ مگر جب مؤذن حی علی الصلوۃ کہے یا حی علی الفلاح تو سننے والا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العظیم کہے اور جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو سننے والا کہے صدقت وبررت وبالحق نطقت (مرقاۃ) **عن** عبد اللہ
ابن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی
فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا ینبغی الا
لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ھو فمن سال اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
بن العاص رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم اذان کو تو کہو جو کہتا ہے مؤذن پھر درود بھیجو میرے اوپر جو
شخص میرے اوپر ایک درود بھیجے اللہ جل جلالہ اسپر دس بار اپنی رحمت نازل کریگا بعد اسکے اللہ جل جلالہ سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ
وسیلہ ایک درجہ ہے جنت مین جو کسی کو نہ ملے گا سوا ایک بندے کے اور مجھے امید ہے وہ بندہ مین ہونگا **ف** یہ آپنے اسوقت فرمایا تھا
جب آپ پر وحی نہ آتی تھی بعد اسکے آپکو معلوم ہوگیا کہ وسیلہ میری واسطے ہے اب دعا سے پہلے فائدہ ہے کہ اس درجہ میں اور ترقی ہو تو دی نے کہا وسیلہ ایک
بڑا رتبہ ہے جیسے وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے ساتھ **ت** جو میرے لئے اللہ سے وسیلہ کا سوال کریگا میری شفاعت کا ضمن ہوگا **عن** عبد اللہ بن عمرو
ان رجلا قال یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا
انتھیت فسل تعطہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہے
(تو ہمکو بھی کوئی کام بتایئے جسکی وجہ سے ہم اسکے درجہ کو پہونچین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ جیسا وہ کہتا ہے جب اذان
ختم ہوجاوے تو دعا کر جو مانگے گا تجھکو ملے گا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من
قال حین یسمع المؤذن وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت
باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اذان سنتے وقت یہ کہے مین بھی گواہی دیتا ہون اس بات کا کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اسکا کوئی شریک نہین
ہے اور محمد اسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہین اللہ کے رب ہونے سے اور محمد کے رسول ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اسکے گناہ
بخشدیئے جاوینگے **ف** جس وقت شہادتین سنے یہ دعا پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ **عن** عائشۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سنتے مؤذن کو شہادتین کہتے ہوئے فرماتے اور مین بہی گواہی ہون مین بہی گواہ ہون عن
عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر
اللہ اکبر فاذا قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فاذا قال اشہد ان محمدا رسول اللہ
قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال
لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ
الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ ترجمہ حضرت عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ
اکبر اللہ اکبر کہے اور سننے والا بہی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے یہ بہی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب وہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ کہے یہ بہی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے جب وہ حی علی الصلوۃ کہے یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب وہ حی علی الفلاح
کہے یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے یہ بہی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بہی لا الہ الا اللہ
کہے اپنے دل سے تو جنت مین جاویگا باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ جب اقامت سنے تو کیا کہے عن ابی امامۃ
او عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا اخذ فی الاقامۃ فلما ان قال قد قامت الصلوۃ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامہا اللہ وادامہا وقال فی سائر الاقامۃ نحو حدیث عمر فی الاذان ترجمہ
ابو امامہ (انکا نام ایاس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن سہل) سے یا اور کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال نے
تکبیر شروع کی جب وہ قد قامت الصلوۃ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقامہا اللہ وادامہا یعنے قائم رکہے نماز کو
اللہ جلالہ اور ہمیشہ رکہے اسکو باقی کلمون مین تکبیر کے اسی طرح جواب دیا جیسا ابہی عمر رضہ کی حدیث مین گذرا باب ما جاء فی الدعاء
عند الاذان اذان کے بعد کیا دعا پڑہے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قال حین
یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما
محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیمۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑہے اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ الخ تو اسکو قیامت مین
میری شفاعت پہونچیگی یعنے مین اسکو بخشواؤنگا۔ اس دعا کے یہ معنے ہین اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز
کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی اور پہونچا اسکو مقام محمود پر جسکا تو نے وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنے ثواب کی تاثیر میں
پوری ہو سدا رہنے والی نماز یعنے قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف نہ ہوگا وسیلہ بہشت مین ایک عمدہ مکان ہے کہ وہ خاص
حضرت کے واسطے ہے مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب بغیر جواب دیدینگے
کسی کی سفارش نہ کرسکینگے اسوقت آپ حضرت دیر تک خدا کے سامنے مسجدہ مین جاوینگے پہر حکم ہوگا اپنا سر اٹہا جو تو مانگے گا ہم

دینگے اور جسکی سفارش کریگا ہم قبول کرینگے اسوقت آپ سر اٹھاوینگے اور گنہ گاران امت کی شفاعت فرماوینگے یا اللہ تو اپنے ایسے بندے اور رسول اور حبیب پر سدا اپنی رحمت کاملہ نازل فرما اور انکی شفاعت سے ہمکو محروم نہ فرما۔ بیہقی کی روایت مین بعدہ عدم کے اتک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور یہ جو لوگ اب یاد کرتے ہین اور زقنا شفاعتہ یا ارحم الراحمین یہ حدیث کی کتابون مین نہین ہے (تحفہ الاحوذی و مظاہر حق) عن ام سلمۃ قلت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللھم ان ھذا اقبال لیلک و ادبار نھارک و اصوات دعاتک فاغفر لی ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا مین کہا کرون مغرب کی اذان کے وقت یا الٰہی وقت ہے تیری رات آنے کا اور تیرا دن جانیکا اور آوازین ہین تیرے پکارنے والون کی تو بخش مجھکو۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے پڑھے یا اثنار جواب مین پڑھے فقط تمام ہوا پارہ تیسرا سنن ابوداؤد کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ چوتھا اسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے وہی اعانت کرنیوالا ہے اور وہی تمام کرنیوالا

تم الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع انشاء اللہ تعالی۔

فہرست ابواب پارۂ سوم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۹۳	جو کافر مسلمان ہوا اسکو غسل کرنا چاہیے	۱۰۴	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کن وقت نماز پڑھتے تھے۔	۱۲۴	مشرک مسجد مین جا سکتا ہے
〃	عورت اپنے اس لباس کو جو حالت حیض مین پہنے ہو دھو دے یا نہ دھوے	۱۰۵	ظہر کا وقت۔	۱۲۵	ان مقامون کا بیان جہان نماز پڑھنا منع ہے۔
۹۵	جس کپڑے مین اپنی بی بی سے جماع کرے	۱۰۶	عصر کا وقت۔	〃	اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ مین نماز پڑھنے کی ممانعت۔
	اس کپڑے مین نماز پڑھنا کیسا ہے	۱۰۸	مغرب کا وقت۔		لڑکے کو نماز پڑھنے کا حکم کب کیا جاوے
〃	عورتون کے کپڑون پر نماز نہ پڑھنے کا بیان۔	۱۰۹	عشار کا وقت	۱۲۶	اذان کیون کر شروع ہوئی۔
〃	عورتون کے کپڑون پر نماز پڑھنے کی اجازت۔	۱۱۰	فجر کا وقت۔	〃	اذان کیونکر دینا چاہیے۔
۹۶	سوے کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے	〃	نماز کی محافظت کا بیان۔	۱۲۸	تکبیر کے بیان مین۔
〃	لڑکا کپڑے پر پیشاب کردے تو کیا کرنا چاہیے۔	۱۱۱	جب امام نماز مین دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے۔	۱۳۴	ایک شخص اذان دے دوسرا تکبیر کہے تو درست ہے مگر اولے یہ ہے جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔
۹۷	زمین پر پیشاب پڑ جاوے تو کیا کرنا چاہیے۔	۱۱۳	جو شخص سو جاوے یا بھول جاوے نماز کو وہ کیا کرے۔		
۹۸	زمین سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے۔	۱۱۶	مسجد کے بنانے کا بیان	۱۳۵	بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان
〃	بلو مین نجاست لگ جانے کا بیان۔	۱۱۹	مسجد مین چراغ جلانے کا بیان۔	〃	مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے
۹۹	جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے	〃	مسجد کی کنکریون کا بیان۔	۱۳۶	مینار کے اوپر اذان دینے کا بیان
〃	نجاست بھرے کپڑے سے نماز پڑھ لینے کا بیان۔	۱۲۰	مسجد مین جھاڑو دینے کا بیان۔	〃	مؤذن اذان مین گھوم جاوے پاؤن گھومے۔
۱۰۰	ہتوک اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیسا کرے	〃	مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا	۱۳۷	اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا کرنے کا بیان۔
〃	کتاب الصلوٰۃ	〃	مسجد مین جاتے وقت کیا کہے۔		اذان کا جواب کیونکر دے۔
〃	فرض نمازون کا بیان۔	۱۲۱	تحیۃ المسجد کا بیان۔	۱۳۸	جب اقامت سنے تو کیا کہے۔
۱۰۱	نماز کے وقتون کا بیان۔	〃	مسجد مین بیٹھے رہنے کی فضیلت کا بیان	〃	اذان کے بعد کیا دعا پڑھے۔
		〃	مسجد مین گمی ہوئی چیز نہ ڈھونڈھنا چاہیے۔		تمت
		〃	مسجد مین تھوکنے کی کراہت۔		

الجزء الرابع

پارۂ چوتھا (۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم **باب** اخذ الاجر علی التاذین اذان پر اجرت لینے کا بیان **عن** عثمان ابن ابی العاص قال یارسول اللہ اجعلنی امام قومی قال انت امامہم واقتد باضعفہم واتخذ موذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص نے کہا یارسول اللہ مجھے امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو انکا امام ہے لیکن رعایت کر اسکی جو سب سے کمزور ہو **ف** یعنے جو مقتدیون مین سے زیادہ ضعیف ہو اسکی رعایت سے قرارت کیا کر کہ وہ بھی جماعت مین شریک ہو سکے یعنے چھوٹی چھوٹی سورتین پڑھا کر مقتدیون کی حالت اور قوت اور ضعف کے لحاظ سے **ت** اور مؤذن ایسا مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیوے **باب** فی الاذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے اذان دیدے تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابن عمر ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا ان العبد نام الا ان العبد نام زاد موسی فرجع فنادی الا ان العبد نام **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے بلال رضہ نے اذان دی فجر نکلنے سے پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا پکار آؤ بندہ سو گیا تھا بندہ سو گیا تھا (اسوجہ سے غلطی ہو گئی) موسے کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ بلال لوٹے اور یہی پکارا **عن** مؤذن لعمر یقال لہ مسروح اذن قبل الصبح فامرہ عمر فذکر نحوہ **ترجمہ** ایک مؤذن تھا حضرت عمر رضہ کا اسکا نام مسروح تھا اُسنے اذان دی قبل صبح صادق کے حضرت عمر رضہ نے ایسا ہی حکم کیا **عن** بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لا تؤذن حتی یستبین لک الفجر ہکذا ومد یدیہ عرضا **ترجمہ** بلال رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مت اذان دیا کر جب تک فجر کی روشنی تجھے معلوم نہ ہو اسطرح اور پسارا ہاتھ کو اپنے عرض مین **باب** الاذان للاعمی اندھے کی اذان کا بیان **عن** عائشۃ ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعمی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ اندھے تھے **باب** الخروج من المسجد بعد الاذان بعد اذان کے مسجد سے نکلجانا منع ہے **عن** ابی الشعثاء قال کنا مع ابی ھریرۃ فی المسجد فخرج رجل حین اذن المؤذن للعصر فقال ابوھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم علیہ السلام **ترجمہ** ابی الشعثاء سے روایت ہے کہ ہم مسجد مین ابی ہریرہ رضہ کے ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کہہ چکا عصر کی تب باہر چلا ابوہریرہ رضہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فی المؤذن ینتظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کے آنے کا انتظار کرے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان بلال لا یؤذن حتی یجلس فاذا رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہے

بلال رضؓ اذان دیتے پھر اذان دیکر ٹھیرتے جب دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو تکبیر کہتے **باب** فی التثویب
تثویب کا بیان **ف** تثویب کہتے ہین اذان کے بعد پھر لوگون کو آگاہ کرنا نماز کے واسطے جیسے اس زمانے مین دستور
ہی مؤذن امرا یا حکام کے دروازون پر آکر کہتے ہین الصلوۃ رحمکم اللہ یا مسجد مین اذان اور اقامت کے بیچمین لوگون سے
اسطرح کہتے ہین کبھی تثویب تکبیر کو بھی کہتے ہین کبھی الصلوۃ خیر من النوم کو لیکن تکبیر تو ہر نماز کے واسطے سنت ہی اور
الصلوۃ خیر من النوم فجر کی اذان مین سنت ہی اور نمازون مین کہنا بدعت ہے **عن** مجاھد قال کنت مع ابن عمر فثوب
رجل فی الظھر او العصر قال اخرج بنا فان ھذہ بدعۃ **ترجمہ** مجاہد رحؒ سے روایت ہی مین عبداللہ بن عمر رضؓ کے ساتھ
تھا ایک شخص نے تثویب کہی ظہر یا عصر مین (یعنے بعد اذان کے پھر اعلام کیا اور الصلوۃ رحمکم اللہ کہا یا الصلوۃ خیر من النوم
کہا) عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا نکل چل اس مسجد سے (ترمذی کی روایت مین ہی نکل چل اس بدعتی کے پاس سے) کیونکہ یہ بدعت
ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسی ہی پرانی ہو اور کیسی ہی علمانے اسپر اتفاق کیا ہو یا کیسے ہی زمانے مین نکالی
گئی ہو ہر طرح خبیث اور ناپاک ہے کسی صورت سے جائز نہین ہو سکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ رضؓ کو بدعت سے کتنی نفرت تھی
اتنی ادنے بات پر اس مسجد سے چلے گئے اور مجاہد کو بھی نکال لیگئے **باب** فی الصلوۃ تقام ولم یات الامام ینتظرونہ
تقوم اجب تکبیر ہوجاوے اور امام نہ آوے تو لوگ بیٹھے بیٹھے امام کا انتظار کرین کھڑے نہ ہون **عن** ابی قتادۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی **ترجمہ** ابی قتادہ رضؓ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ کھڑے ہو یہان تک کہ مجھکو دیکھو اور دوسری روایت مین ہی لازم کرو اطمینان
کو اپنے اوپر **عن** ابی ھریرۃ ان الصلوۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاخذ الناس مقامھم
قبل ان یاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے جب تکبیر ہوتی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مین تو لوگ اپنے اپنے مقام پر جم جاتے قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر آوین **عن**
حمید قال سالت ثابت البنانی عن رجل یتکلم بعد ما تقام الصلوۃ فحدثنی عن انس اقیمت الصلوۃ فعرض
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل فحبسہ بعد ما اقیمت الصلوۃ **ترجمہ** حمید رضؓ سے روایت ہے مین نے ثابت
بنانی سے پوچھا کوئی شخص بات کرے بعد تکبیر کے تو کیسا ہی انہون نے حدیث بیان کی انس رضؓ سے کہ تکبیر ہوئی نماز کی
ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو روکے رہا بعد تکبیر کے (اللہ باتین کیا کیا) **عن** مسلم بن الحسن
قال قمنا الی الصلوۃ بمنی والامام لم یخرج فقعد بعضنا فقال لی شیخ من اھل الکوفۃ ما یقعدک قلت
ابن بریدۃ قال السمود فقال الشیخ حدثنی عبدالرحمن بن عوسجۃ عن البراء بن عازب قال کنا نقوم فی
الصفوف علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویلا قبل ان یکبر قال وقال ان اللہ وملئکتہ
یصلون علی الذین یلون الصفوف الاول وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ یمشیھا یصل بھا صفا

ترجمہ کہمس بن حسن سے روایت ہے ہم نماز کو کہڑے ہوئے سنا مین اور امام نہین نکلا تہا بعضے لوگ ہم مین سے بیٹہ گئے (مین بہی بیٹہ گیا) ایک شخص کوفے کا رہنے والا بولا تو کیون بیٹہ گیا مین نے کہا ابن بریدہ نے کہا امام کی انتظار مین کہڑا رہنا اسکو سمود کہتے ہین ف اور سمود منع ہے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ سمود کو مکروہ جانتے تہے ایک بار حضرت علی رض آئے دیکہا لوگ نماز کے لیے کہڑے ہوئے انکا انتظار کر رہے ہین انہون نے فرمایا کیا ہے مین عکو سمود کرتے ہوئے دیکہتا ہون کلام اللہ مین ہو وانتم سامدون اے مستکبرون ف وہ شخص بولا مجہ سے حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عوسجہ نے انہون نے سنا براء بن عازب سے کہا ہم کہڑے ہوتے تہے صفون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دیر تک آپ کی تکبیر کہنے سے پہلے ف مگر اس سے ثابت نہین ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان نہ ہوتے ہون شاید یہ فعل آپ کی حضور مین ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث ضعیف ہے یہ شخص کوفے کا مجہول ہے تو نہ معارض ہوگی اس حدیث کی لاتقوموا حتی ترونی ت اور کہا براء نے کہ اللہ عزوجل رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہین اون لوگون کے لیے جو نزدیک ہوتے ہین پہلی صفون کے اور اللہ کے نزدیک کوئی ایک قدم چلنا اس سے زیادہ پسند نہین ہے کہ صف مین ملنے کے لیے چلے عن انس قال اقیمت الصلوۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجی فی جانب المسجد فما قام الی الصلوۃ حتی نام القوم ترجمہ انس رض سے روایت ہے عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتین کر رہے ہتے مسجد کے کونے مین آپ نے نماز شروع نہ کی یہان تک لوگ سو گئے عن سالم ابی النضر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقام الصلوۃ فی المسجد اذا راھم قلیلا جلس لم یصل واذا راھم جماعۃ صلی ترجمہ سالم ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر ہو جاتی نماز کی اور دیکہتے لوگ کم آئے ہین تو بیٹہ جاتے نماز نہین شروع کرتے اور جب دیکہتے جماعت پوری ہے تو نماز شروع کر دیتے عن علی رض مثل ذلک ترجمہ حضرت علی رض سے بہی ایسا ہی مروی ہے باب التشدید فی ترک الجماعۃ جماعت کی تاکید عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیھم الصلوۃ الا قد استحوذ علیھم الشیطان فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ ابو الدرداء رض سے روایت ہے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہتے جو تین آدمی کسی بستی یا جنگل مین ہون پہر وہ جماعت سے نماز نہ پڑہین تو شیطان انپر مسلط ہو جاتا ہے لازم سمجہ جماعت کو کیونکہ بہیڑیا اسی بکری کو کہاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو ف اسی طرح شیطان اسی کو بہکاتا ہے جو اکیلا ہو جماعت پر اسکا زور نہین چلتا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان امر بالصلوۃ فتقام ثم امر رجلا فیصلی ثم انطلق برجال معھم حزم من حطب الی قوم لا یشھدون الصلوۃ فاحرق علیھم بیوتھم بالنار ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے قصد کیا حکم دون مین نماز کہڑا کرنے کا اور ایک شخص کو نماز پڑہانے کا بعد اسکے مین جاون کئی آدمیون کو لیکر جنکے ساتہ لکڑیون کے گٹہے ہون ان لوگون پاس جو جماعت مین نہین آئے اور جلا دون انکے گہر انگار سے عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان

فتیتی فیجمعوا لحزمات من حطب ثم اتی قوما یصلون فی بیوتھم لیست لھم علۃ فاحرقھا علیھم قلت لیزید
بن الاصم یا اباعوف الجمعۃ عنا او غیرھا قال صمتا ادنای ان لم اکن سمعت اباھریرۃ یاثرہ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما ذکر جمعۃ ولا غیرھا ترجمہ ابوہریرہ رضہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میںنے قصد کیا
اپنے جوانون کو لکڑیون کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دون پھر مین اُن لوگون پاس جاؤن جو بغیر عذر کے اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرتے
ہین اُنکے گھرون کو جلادون یزید بن یزید نے کہا مینے یزید بن الاصم سے پوچھا ای اباعوف کیا مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس
جماعت سے جمعہ ہے انہون نے کہا میرے کان بہرے ہوجاوین اگر مینے نہ سنا ہو ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اُنہون نے نہ جمعہ کا ذکر کیا نہ اور کسی کا ف تو معلوم ہوا کہ ہر جماعت مراد ہے اسیواسطے جماعت سے نماز پڑھنا فرض عین ہے اگر بغیر
عذر کے کوئی اکیلے گھر مین نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی یہ قول ہے عطا اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر
اور ابن حبان کا اور اسی کے قائل ہین ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا کہ بدون جماعت کے نماز ہوتی ہی نہین اور طیبی نے کہا کہ ظاہر
اقوال شافعی سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور متقدمین شافعیہ اور حنفیہ اور مالکیہ کا قول یہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ
ہے عن عبداللہ بن مسعود قال حافظوا علی ھؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بھن فانھن من سنن الھدی
وان اللہ شرع لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سنن الھدی ولقد رایتنا وما یتخلف عنھا الا منافق بین النفاق
ولقد رایتنا وان الرجل لیھادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف وما منکم من احد الا وله مسجد فی بیته
ولو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکتم سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم لکفرتم ترجمہ عبداللہ بن مسعود
سے روایت ہے انہون نے کہا محافظت کرو پانچون نمازون پر اذان کے وقت کیونکہ یہ نمازین ہدایت کی راہین ہین ہم تو سمجھتے
ہین کہ جماعت مین کوئی غیر حاضر نہ ہوتا تھا سوا منافق کے جسکا نفاق کھلم کھلا تھا اور ہم دیکھتے ہین کہ بعضے آدمی کو دو آدمیون
پر ٹیکہ دیتے ہوئے (بوجہ بیماری وغیرہ کے) لاتے ہین اور اسکو صف مین کھڑا کر دیتے ہین اور تم مین سے ایسا کوئی نہین ہے جسکی مسجد
اُسکے گھر مین نہ ہو لیکن اگر تم گھرون مین نماز پڑھا کرو اور مسجدون کو چھوڑ دو تو چھوڑ دوگے تم اپنے نبی کے طریق کو اور اگر چھوڑ
دوگے تم اپنے نبی کے طریق کو تو کافر ہوجاؤگے ف یعنے کافرون کا سا حال تمہارا بھی ہوجائیگا جیسے انکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنتون سے کچھ کام نہین ہے تم بھی ویسے ہی ہوجاؤگے۔ اس حدیث سے بھی جماعت کی بڑی تاکید ثابت ہوتی ہے
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما العذر قال
خوف او مرض لم تقبل منہ الصلوۃ التی صلی ترجمہ عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اذان کے آواز سنے پھر کوئی عذر نہ رکھتا ہو اور نماز کو نہ جاوے لوگون نے پوچھا عذر سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا
خوف ہو یا مرض تو اسکی نماز تنہا قبول نہ ہوگی عن عبداللہ بن ام مکتوم انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل ضریر البصر شاسع الدار ولی قائد لا یلاؤمنی فھل لی رخصۃ

ان اصلی فی بیتی قال هل تسمع النداء قال نعم قال لا اجد لک رخصة ترجمہ عبداللہ بن ام مکتوم نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اندھا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور جو شخص مجھے کھینچکر لاتا ہے وہ میرے تابع نہیں ہے
آپ مجھکو اجازت دیتے ہیں گھر میں نماز پڑھنے کی آپنے فرمایا تو اذان کی آواز سنتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا پھر تو تیرے
لیے رخصت نہیں ملتی **عن** ابن ام مکتوم قال یا رسول اللہ ان المدینة کثیرة الهوام والسباع فقال
النبی صلی اللہ علیه وسلم تسمع حی علی الصلوة حی علی الفلاح فی هلا ترجمہ ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول
اللہ مدینے میں کیڑے اور درندے بہت ہیں تو آپ مجھکو اجازت دیجئے گھر میں نماز پڑھنے کی کیونکہ میں اندھا ہوں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حی علی الصلوة حی علی الفلاح سنتا ہے پھر آضرور **باب** فی فضل الجماعة جماعت کی
فضیلت کا بیان **عن** ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوما الصبح فقال شاهد
فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتین الصلاتین اثقل الصلوات علی المنافقین ولو
تعلمون ما فیهما لاتیتموها ولو حبوا علی الرکب وان الصف الاول علی مثل صف الملائکة ولو علمتم ما
فضیلته لابتدرتموه وان صلوة الرجل مع الرجل ازکی من صلوته وحده وصلوته مع الرجلین ازکی من صلوته
مع الرجل وما کثر فهو احب الی اللہ تعالی ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک دن فجر کی تو فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنے نام اسکا لیا صحابہ نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا حاضر ہے فلانا۔
یعنے کسی اور کا نام لیا صحابہ نے عرض کیا نہیں فرمایا تحقیق یہ دونو نمازیں یعنے فجر اور عشا بہت بھاری ہوتی ہیں نماز میں منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونو میں البتہ آتے تم ان دونو نمازوں کے لیے گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے
اور تحقیق پہلی صف مثل فرشتوں کی صف کی ہے یعنے ثواب میں اور اگر جانتے تم کتنا ثواب ہے اسکا البتہ جلدی کرتے تم اسکے
میں ہونیکے لیے اور نماز ایک شخص کی دوسرے کے ساتھ بہتر ہے اکیلے سے اور نماز اسکی دو شخصوں کو ساتھ بہتر ہے ایک شخص
کے ساتھ سے اور جسقدر جماعت کثیر ہو اسی قدر اللہ کو زیادہ پسند ہے **عن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم من صلی العشاء فی جماعة کان کقیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة کان
کقیام لیلة ترجمہ عثمان بن عفان رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے
ادا کرے گویا اُسنے آدھی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے ادا کرے اُسنے گویا ساری رات عبادت
کی **باب** ما جاء فی فضل المشی الی الصلوة نماز کو پیدل جانے کی فضیلت **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم
قال لا بعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا ترجمہ ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد
سے دور رہتا ہے اسیقدر ثواب بڑھتا ہے **ف** کیونکہ اسیقدر مسجد میں آنے میں قدم زیادہ ہوتے ہیں اور نیکیاں زیادہ لکھی
جاتی ہیں **عن** ابی بن کعب قال کان رجل لا اعلم احدا من الناس ممن یصلی القبلة من اهل المدینة ابعد

منزلا من المسجد من ذلك الرجل وكان لا تخطئه صلوة في المسجد فقلت لو اشتريت حمارا تركبه في الرمضاء والظلمة فقال ما احب ان منزلي الى جنب المسجد فتما الحديث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فساله عن قوله ذلك فقال ردت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكتب لي اقبالي الى المسجد ورجوعي الى اهلي اذا رجعت فقال اعطاك الله ذلك كله اعطاك الله جل وعز ما احتسبت كله اجمع ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے میری نظر مین مدینہ کے لوگون مین نمازیون مین سے کسی کا مکان مسجد سے اتنا دور نہ تھا جتنا ایک شخص کا تھا اسپر بھی اسکی جماعت ناغہ نہ ہوتی تھی ایک بار مینے اُس سے کہا تم اگر ایک گدھا خرید لو اُسپر سوار ہو کے آیا کرو گرمی مین یا تاریکی مین تو مناسب ہے اُسنے کہا مین نہین چاہتا ہون میرا گھر مسجد سے ملا ہوا ہو یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی آپ نے اُس شخص سے پوچھا تیری نیت اس کلام سے کیا تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض یہ تھی کہ مجھے مسجد مین آنے کا اور پھر لوٹ کر جانے کا ثواب ملے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھ کو یہ سب عنایت فرمایا جو تو نے خذ کے واسطے کیا **عن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خرج من بیتہ متطهرا الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ایاہ فاجرہ کاجر المعتمر وصلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے نکلے گا تو اسکو اتنا ثواب ملے گا جیسے حج کرنے کو نکلے احرام باندھے ہوئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے اُسی کے لیے تکلیف اٹھاوے اسکو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ مین کوئی بیکار کام نہو تو وہ لکھی جاویگی علیین مین **ف** علیین ایک دفتر ہے خداوند کریم پاس جسمین اعمال صالحہ لکھے جاتے ہین اور چاشت کی نماز جسکو صلوۃ الضحی کہتے ہین مراد اس سے نفل نماز ہے جو بعد بلند ہونے آفتاب کے پڑھی جاتی ہے جسکو بعض لوگ اشراق کی نماز کہتے ہین اور وہ نماز جو بعد اشراق کے لوگ پڑھا کرتے ہین اور اسکو چاشت سمجھتے ہین احادیث صحیحہ سے ثابت نہین ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلوتہ فی بیتہ وصلوتہ فی سوقہ خمسا وعشرین درجۃ وذلک بان احدکم اذا توضا فاحسن الوضوء واتی المسجد لا یریدہ الا الصلوۃ ولا ینہزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفع لہ بہا درجۃ او حط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ ہی تحبسہ والملئکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقول اللہم ارحمہ اللہم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ او یحدث فیہ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی نماز جماعت سے بہتر ہے اسکی اکیلی نماز پڑھنے سے یا بازار مین نماز پڑھنے سے **ف** یعنے اپنی دکان مین جہان تجارت کو لیے بیٹھا ہے **ت** پچیس درجے زیادہ کیونکہ تم مین سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نماز ہی کے واسطے نہ اور کسی کام کیلیے تو اب ہر ایک قدم کے بدلے مین اسکا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جب تک مسجد مین پہونچے

جب مسجد مین پہونچا تو گویا وہ نماز پڑہ رہا ہے جب تک نماز کے واسطے رکا ہوا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہین اسکے لیے جب تک اسی جگہ بیٹہا رہے جہان اُسنے نماز پڑہی کہتے ہین اے پروردگار بخشدے اُسکو اے پروردگار رحم کر اُسپر اے پروردگار قبول کر توبہ اسکی جب تک کسی کو ایذا نہ دے **ف** یعنے لڑے یا جھگڑے یا گالی دے مارے پیٹے **ت** یا وضو نہ ٹوٹے **ف** جب کسی کو ایذا دیوے یا وضو ٹوٹ جاوے یا اس جگہ سے اُٹہکر اور کہین جا بیٹہے یا چلا جاوے تو فرشتون کی دعا موقوف ہوجاویگی **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فی جماعۃ تعدل خمسا وعشرین صلوۃ فاذا صلاھا فی فلاۃ فاتم رکوعھا وسجودھا بلغت خمسین صلوۃ **ترجمہ** ابی سعید خدری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز پچیس نمازون کے برابر ہے اور جب نماز جنگل مین پڑہی جاوے اور رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا کیا جاوے تو پچاس نمازون کا ثواب ملیگا **ف** جب اذان اور اقامت کہکر نماز پڑہے اسواسطے کہ فرشتے کہ اُسکے ساتہ شریک ہوجاتے ہین **باب** ماجاء فی المشی الی الصلوۃ فی الظلم اندہیری راتون مین مسجد مین جانے کی فضیلت **عن** بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ **ترجمہ** بریدہ رضہ سے روایت ہے، فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی اندہیری مین مسجد جانیوالون کو قیامت کے دن پوری روشنی کی **ف** یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنے دوڑتا ہوگا نور آگے مومنون کے اور داہنے اُنکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا **باب** ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ جب وضو کرکے مسجد کو نماز کے لیے جاوے تو کسطرح جاوے **عن** ابی ثمامۃ الحناط ان کعب بن عجرۃ ادرکہ وھو یرید المسجد ادرک احدھما صاحبہ قال فوجدنی وانا مشبک بیدی فنھانی عن ذلک وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضا احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ **ترجمہ** ابو ثمامہ سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے انکو پایا مسجد مین جاتے ہوئے اور وہ تشبیک کیے ہوئے تہے **ف** تشبیک کہتے ہین ایک ہاتہہ کی انگلیون کو دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین ڈالنا چٹخانے کے لیے یا بے کاری یا سستی کے سبب سے **ت** اُنہون نے منع کیا اُس سے اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز کے اندر ہے **ف** یعنے جو کوئی نماز کے قصد سے نکلا اسکو نماز کا ثواب مل رہا ہے گویا نماز پڑہ رہا ہے تو کوئی فعل منافی نماز کے نہ کرے جسکی ضرورت نہ ہو **عن** سعید بن المسیب قال حضر رجلا من الانصار الموت فقال انی محدثکم حدیثا ما احدثکموہ الا احتسابا سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضا احدکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوۃ لم یرفع قدمہ الیمنی الا کتب اللہ عز وجل لہ حسنۃ ولم یضع قدمہ الیسری الا حط اللہ عز وجل عنہ سیئۃ فلیقرب احدکم او لیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفر لہ فان اتی المسجد وقد صلوا بعضا وبقی بعض صلی ما ادرک واتم ما بقی کان ذلک فان اتی المسجد وقد صلوا اقامتہ الصلوۃ کان

ذلك ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مرنے لگا اُسنے کہا مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون خدا کے واسطے جسکو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے اچھی طرح وضو کرکے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اُٹہاتے وقت اسکے لیے اللہ ایک نیکی لکہے گا اور بایان قدم رکہتے وقت ایک برائی اُسکی میٹ دیگا اب اختیار ہے تم مین سے جسکا جی چاہے مسجد سے دور رہے یا نزدیک رہے ف یعنے دور رہنے مین ثواب زیادہ ہے جتنے قدم زیادہ ہونگے اتنی نیکیان زیادہ لکہی جاوینگی اور اتنی ہی برائیان محو ہونگی ف پہر جب وہ مسجد مین آیا اور جماعت سے نماز پڑہی بخشدیا جاویگا اگر مسجد مین اُس وقت آیا کہ جماعت شروع ہوگئی تہی اور کچہہ نماز لوگ پڑہ چکے تہے اور کچہہ باقی تہی اُسنے جتنی پائی جماعت کے ساتہ پڑہی جتنی نہ پائی اسکو بعد پڑہ لی تب بہی بخشدیا جاویگا اگر مسجد مین اُسوقت آیا جب جماعت بالکل ہوگئی اور اُسنے اکیلے اپنی نماز پڑہی تب بہی بخشدیا جاویگا **باب** فی من خرج یرید الصلوۃ فسبق بها جو شخص نماز کے لیے جاوے پہر دیکہے جماعت ہوگئی ہے تو اسکو بہی جماعت کا ثواب ملیگا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ فاحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاه الله جل وعز مثل اجر من صلاها وحضرها لا ینقص ذلك من اجورهم شیئا **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچہی طرح سے وضو کرے پہر مسجد کو چلے جب وہان پہونچے تو دیکہے جماعت ہوچکی ہے اللہ جل جلالہ اسکو اتنا ہی ثواب دیگا جتنا اُس شخص کو ملا ہے جسنے جماعت سے نماز پڑہی اُس سے کچہہ کم نہ ہوگا **باب** ماجاء فی خروج النساء الی المساجد مسجد مین عورتون کا جانا **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تمنعوا اماء الله مساجد الله ولکن لیخرجن وهن تفلات **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیون کو مسجدون مین جانے سے لیکن وہ جب نکلین کہ خوشبو نہ لگائے ہون ف عورت کو خوشبو لگاکر نکلنا ناجائز ہے اور بغیر خوشبو لگائے نکلنا مختلف فیہ ہے بعضون نے مطلقا جائز رکہا ہے بعضون نے جوان عورتون کو منع کیا ہے بڑہیون کو جائز رکہا ہے بعضون نے فجر اور عشا کی نماز مین جائز رکہا ہے بعضون نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہ زمانہ فساد کا ہے دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین عورتون کا جانا سائل دین سیکہنے کی لیے ضرورت تہا اب وہ ضرورت جاتی رہی **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تمنعوا اماء الله مساجد الله **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیون کو مسجدون مین جانے سے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتهن خیر لهن **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتون کو مسجد مین جانے سے لیکن اُنکے گہر اُنکے لیے بہتر ہین ف نماز ادا کرنے کے واسطے مگر طواف حج یا عمرہ کا کرنا ضرور ہے اسکے واسطے مسجد مین جانا چاہیے اس حدیث کو ابوداؤد نے ضعیف نہین کہا منذری نے بلکہ حاکم نے کہا صحیح ہے شیخین کی شرط پر **عن** مجاهد قال قال عبد الله بن عمر قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تمنعوا

للنساء الی المسجد باللیل فقال ابن له واللہ لانأذن لھن فیتخذنه دغلا واللہ لانأذن لھن قال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم ائذنوا لھن وتقول لانأذن لھن ترجمہ مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو مسجد مین جانے کی رات کو ایک بیٹا انکا (بلال) بولا قسم خدا کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے انکو وہ مگر کرینگی (انکو مسجد کے بہانے سے اور کہین جایا کرینگی) قسم خدا کی ہم کبھی اجازت دین گے عبداللہ بن عمر نے اسکو بہت سخت کہا اور غصے ہوئے کہا مین تو رسول اللہ صلعم کا قول بیان کرتا ہون انکو اجازت دو اور تو کہتا ہی ہم اجازت نہ دین گے ف گویا تو مقابلہ کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو مین کفر کا خوف ہی۔ افسوس ہے اس زمانے مین لوگون کو کچھ باک نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کرو تو بجائے تسلیم اور رضا کے مخالفت پر مستعد ہوتے ہین اور صاف یہ کہتے ہین ہم اس حدیث پر عمل نہین کرتے کیونکہ ہمارے امام نے اسپر عمل نہین کیا میری نزدیک یہ کلمہ بہت برا ہی کبرت کلمة تخرج من افواھہم ان یقولون الا کذبا۔ انکے اماموں کا خود یہی قول تہا جب حدیث پاؤ میرا قول چھوڑ دو پہینک دو نانو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو ایسے مقلد اپنے امام کے طریقے پر ہرگز نہین ہین وہ تو صراحتہ اپنے امام کے ارشاد سے خلاف کرتے ہین جسکے دل مین امام کے قول کی وقعت حدیث سے زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اس وقت قابل اعتماد سمجھے کہ اسکے امام کے موافق ہو ورنہ قابل اعتماد نہ سمجھے وہ بالکل کافر ہے اسکا دین مین کچھ حظ نہین عن عائشة رضہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت لو ادرک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قال یحیی فقلت لعمرة اصنعت النساء بنی اسرائیل قالت نعم ترجمہ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھتے جو اب عورتون نے نکالا ہی (خوشبو لگانا زینت کرنا بے پردگی) البتہ منع کر دیتے انکو مسجد مین آنے سے جیسے منع کی گئی ہین بنی اسرائیل کی عورتین یحیے نے کہا مینے عمرہ سے کہا کیا بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئی ہین انہون نے کہا ہان عن عبداللہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوة المرأة فی بیتھا افضل من صلوتھا فی حجرتھا وصلوتھا فی مخدعھا افضل من صلوتھا فی بیتھا ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری مین بہتر ہے اسکی نماز سے گہر مین اور نماز اسکی چوبدالان مین بہتر ہے اسکی نماز سے کوٹھری مین ف یعنے جہان تک پردہ اور ستر ہو سکے وہین تک بہتر ہے گہر سے زیادہ کوٹھری ہے کوٹھری سے زیادہ چور خانہ ہے جو چھوٹی کوٹھری ہوتی اسکے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا ام حمید ساعدیہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہا مین چاہتی ہون آپکے ساتھ نماز پڑہا کرون آپنے فرمایا تو جانتی ہی تیری نماز کوٹھری مین بہتر ہے حجرے سے اور حجرے مین بہتر ہے انگن سے اور انگن مین اپنے گہر کے بہتر ہے محلے کی مسجد سے اور محلے کی مسجد مین بہتر ہے جامع مسجد سے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منه ابن عمر حتی مات ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے نافع نے کہا اس روز سے عبداللہ بن عمر

مرتے دم تک اس دروازے سے نہ گئے **ف** سبحان اللہ کیا احتیاط تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی
کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب رضی نے
یہ کہا اگر اس دروازے کو ہم عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب** السعی الی الصلوۃ نماز کے واسطے
دوڑنا چاہیئے **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوۃ فلا تاتوھا
تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی تو مت آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اطمینان سے
جو ملجاوے اسکو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اسکو پورا کرلو **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوۃ
وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آؤ تم نماز کے لیے اطمینان سے پڑھو جتنی پاؤ پھر پڑھ لو اسکو جو جاتی رہی **باب** فی الجمع فی المسجد مرتین مسجد میں
دوبار جماعت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی وحدہ فقال
الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہیں دیتا یعنے اسکے ساتھ نماز پڑھے **ف** گویا چھپیس نمازوں
کا ثواب اسکو صدقہ دیا اس واسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں ستائیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے **باب** فیمن صلی
فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ یصلیھا معھم جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبار پڑھ لیوے **عن** یزید
ابن الاسود انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو غلام شاب فلما صلی اذا رجلان لم یصلیا فی
ناحیۃ المسجد فدعا بھما فجئی بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا
فقال لا تفعلوا اذا صلی احدکم فی رحلہ ثم ادرک الامام ولم یصل فلیصل معہ فانھا لہ نافلۃ **ترجمہ**
یزید بن الاسود سے روایت ہے اسنے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ جوان لڑکا تھا جب آپنے نماز پڑھی
تو دو آدمی مسجد کے کونے میں بیٹھے رہے انہوں نے نماز نہیں پڑھی آپنے انکو بلایا وہ آئے انکی پسلی کا گوشت پھڑک رہا تھا آپنے
آپنے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے اپنے گھروں میں آپنے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم میں
کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیوے پھر امام پاس آوے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اسکے ساتھ نماز پڑھ لیوے وہ نفل ہو جاویگی **عن**
یزید بن عامر قال جئت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوۃ قال فانصرف علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای یزید جالسا فقال الم تسلم یا یزید قال بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما
منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتھم قال انی کنت صلیت فی منزلی وانا احسب انکم قد صلیتم فقال اذا جئت الی
الصلوۃ فوجدت الناس فصل معھم وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وھذہ مکتوبۃ **ترجمہ** یزید بن عامر

روایت ہی مین آیا رسول اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہی تہے مین بیٹھ گیا اور اُنکے ساتہ نماز مین شریک نہین ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اپنے یزید کو بیٹہا دیکہکر بلایا اور کہا ای یزید تو مسلمان نہین ہوا بینے کہا کیون نہین یا رسول اللہ مین تو اسلام لایا ہون آپنے فرمایا پہر تو لوگون کیساتہ نماز مین کیون شریک نہین ہوا بینے کہا مین اپنے مکان مین نماز پڑہ چکا تہا اور مجہے یہ گمان تہا کہ لوگ بہی پڑہ چکے ہونگے آپنے فرمایا جب تو لوگون پاس آوے اور انکو نماز پڑہتے ہوئے دیکہے تو اُنکے ساتہ نماز پڑہ لے اگر تو پہلے پڑہ چکا ہوگا وہ نفل ہوجاویگی یہ فرض ہوگی **عن** رجل من بنی اسد بن خزیمۃ انہ سال ابا ایوب الانصاری فقال یصلی احدنا فی منزلہ الصلوۃ ثم یاتی المسجد و تقام الصلوۃ فاصلی معہم فاجد فی نفسی من ذلک شیئا فقال ابو ایوب سالنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک لہ سہم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ مین سے ہے) روایت ہے کہ اسنے ابو ایوب انصاری سے پوچہا ایک شخص ہم مین سے اپنے گہر مین نماز پڑہ لیوے پہر مسجد مین آوے وہان جماعت ہو اگر مین اُنکے ساتہ پہر پڑہون تو میری دل کو اُسمین ایک شبہ ہوتا ہے ابو ایوب نے کہا ہمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا اُسکے لیے ایک حصہ غنیمت کا (یعنے اور زیادہ ثواب ہے) کچہہ قباحت نہین ہے **باب** اذا صلی فی جماعۃ ثم ادرک جماعۃ یعید اگر جماعت سے نماز پڑہ چکا ہو تو پہر دوبارہ دوسری جماعت مین شریک ہویا نہو **عن** سلیمان یعنی مولی میمونۃ قال اتیت ابن عمر علی البلاط وہم یصلون فقلت الا تصلی معہم قال قد صلیت انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا صلاۃ فی یوم مرتین **ترجمہ** سلیمان سے جو مولی ہین میمونہ رضہ کے روایت ہے مین آیا عبد اللہ بن عمر پاس بلاط مین (ایک مقام ہے مدینہ مین) اور لوگ نماز پڑہ رہے تہے مینے کہا آپ کیون نہین پڑہتے اُنکے ساتہ انہون نے کہا مین پڑہ چکا ہون مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے ایک نماز ایک دن مین دو بار مت پڑہو **ف** دار قطنی نے کہا متفرد ہوا ساتہ اسحدیث کے حسین معلم عمرو بن شعیب سے تقریب مین ہے کہ حسین ان ذکوان معلم بصری ثقہ ہے مگر کبہی وہم اسکو ہوتا ہے بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو محمول ہے اُس صورت پر جب ایک بار جماعت نماز پڑہ چکا ہو تو پہر دوسری بار اُسکو نہ پڑہے مین کہتا ہون معارض ہے اُسکی حدیث صحیح بخاری کی ابو سعید خدری سے جسمین آپنے فرمایا کون ہے جو اس پر صدقہ کرتا ہے اسپر مگر یہ جواب ہوسکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کیساتہ شریک ہونا چاہیے اگر شخص اکیلے پڑہتا ہو تو اُسکے ساتہ شریک ہوسکتا ہے واللہ اعلم **باب** فی جماع الامامۃ وفضلہا امامت کی فضیلت کا بیان **عن** عقبۃ بن عامر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ام الناس فاصاب الوقت فلہ ولہم ومن انتقص من ذلک شیئا فعلیہ ولا علیہم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص امامت کرے لوگون کی وقت پر تو اسکو بہی ثواب ملیگا اور مقتدیون کو بہی اور جو وقت مین دیر کری تو اُسکا گناہ امام پر ہوگا نہ مقتدیون پر **باب** فی کراہیۃ التدافع عن الامامۃ امامت کرنے مین ایک دوسرے سے جہگڑنا نہین **عن** سلامۃ بنت الحر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ

ان یتدافع اھل المسجد لا یجدون اماما یصلی بھم ترجمہ سلامہ بنت الحر سے روایت ہے مینے سُنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانی ہے یہ بات لوگ ایکدوسرے سے امامت کے واسطے کہینگے کوئی امام انکو نہ
ملیگا جو نماز پڑہاوے ف جو آدمی امامت کے لائق ہو اسکو امامت سے انکار کرنا اور خواہ مخواہ جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہے باب من
احق بالامامۃ امامت کا مستحق کون ہے عن ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ واقدمھم قراءۃ فان کانوا فی القراءۃ سواء فلیؤمھم اقدمھم ھجرۃ فان کانوا
فی الھجرۃ سواء فلیؤمھم اکبرھم سنا ولا یؤم الرجل فی بیتہ ولا فی سلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ الا باذنہ
قال شعبۃ فقلت لاسماعیل ما تکرمتہ قال فراشہ ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ امامت کرے قوم کی جو ان مین قرآن کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر وہ لوگ قراءۃ مین برابر ہون تو امامت
کرے جس نے اُن مین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اُن مین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے
ایک مرد دوسرے کے گہر مین نہ اسکی حکومت کی جگہ مین اور نہ بیٹھے اسکی خاص جگہ پر (یعنے مسند وغیرہ پر جو اُسکی عزت کی جگہ
ہو) بغیر اُسکے اذن کے ف ہجرت کی تقدیم وتاخیر کا لحاظ صحابہ مین تہا اب اسکا خیال نہین بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے
جو قرآن کو اچھی طرح پڑہتا ہو پہر جو علم حدیث وقرآن زیادہ جانتا ہے پہر جسکا سن زیادہ ہو بعضون کے نزدیک جو علم کتاب و
سنت کا زیادہ رکہتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے اگرچہ قراءۃ مین کم ہو یہی قول ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ کا
عن ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ
فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ ولم یقل فاقدمھم قراءۃ ترجمہ ابو مسعود رضؓ سے روایت ہے اس حدیث مین اگر
قراءۃ مین برابر ہون تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اسمین بہی برابر ہون تو جسکی ہجرت پہلے ہو اُس روایت
مین یہ نہین کہ جسکی قرأت مقدم ہو عن عمرو بن سلمۃ قال کنا بحاضر یمر بنا الناس اذا اتوا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فکانوا اذا رجعوا مروا بنا فاخبرونا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کذا وکذا وکنت غلاما
حافظا فحفظت من ذلک قرانا کثیرا فانطلق ابی وافد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من قومہ
فعلمھم الصلوۃ فقال یؤمکم اقرؤکم وکنت اقرؤھم لما کنت احفظ فقدمونی فکنت اؤمھم وعلی بردۃ
لی صغیرۃ صفراء فکنت اذا سجدت تکشفت عنی فقالت امرأۃ من النساء واروا عنا عورۃ قارئکم فاشتروا
لی قمیصا عمانیا فما فرحت بشیء بعد الاسلام فرحی بہ فکنت اؤمھم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین
ترجمہ عمرو بن سلمہؓ سے روایت ہے ہم ایسے مقام مین تہے جہان لوگ آتے جاتے ٹہیرتے تہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس سے لوٹ کر آتے ہمارے پاس ہو کر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا اور میں
اُس زمانے مین لڑکا تہا اچھا حافظے والا تو مینے (سُن سُنکر) بہت سا قرآن یاد کر لیا ایک بار میرے باپ چند لوگون کے

ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپنے انکو نماز سکھلائی اور فرمایا امامت وہ شخص کرے جو سب مین زیادہ قرآن جانتا ہتا کیونکہ مجھے بہت یاد تہا ان لوگون نے مجھے امام بنایا مین انکی امامت کرتا تہا اور ایک چادر چھوٹی زرد پہنے ہوئے تہا جب مین سجدہ کرتا تو میری شرمگاہ کہلجاتی ایک عورت نے کہا اپنے قاری کی شرمگاہ ہم سے چھپاؤ انہون نے میرے واسطے ایک کرتہ عمان کا (جو ایک موضع ہے بحرین پاس) بنا ہوا خریدا مین کسی چیز سے اتنا خوش نہین ہوا سوا اسلام کے جتنا اُس کرتے سے خوش ہوا تو مین انکی امامت کرتا تہا اور مین سات برس کا تہا یا آٹہ برس کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا امام ہو سکتا ہے فرض اور نفل مین اور یہی قول ہے شافعی کا اور جن لوگون کے نزدیک لڑکے کی امامت فرض مین درست نہین ہے وہ یہ کہتے ہین کہ یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطلاع سے نہ تہا نہ آپ کے حکم سے تو کچھ حجت نہین ہے اسمین اصل یہ ہے کہ یہ اختلاف متفرع ہے دوسرے اختلاف پر وہ یہ ہے کہ فرض پڑہنے والے کا اقتدا نفل پڑہنے والے کے ساتہ درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک درست ہے بعضون کے نزدیک درست نہین ہے لیکن احادیث صحیحہ مؤید ہین مذہب اول کو **عن** عمرو بن سلمة بهذا الخبر قال فكنت اؤمهم في بردة موصلة فيها فتق فكنت اذا سجدت خرجت استی **ترجمہ** عمرو بن سلمہؓ سے دوسری روایت مین ہے انکی امامت مین کیا کرتا تہا ایک چادر سے جسمین جوڑ لگا تہا اور بہٹی ہوئی تہی جب مین سجدہ کرتا تو میری [redacted] کہل جاتی **عن** عمرو بن سلمة عن ابيه انهم وفدوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فلما اراد وان ينصرفوا قالوا يا رسول الله من يؤمنا قال اكثركم جمعا للقران او اخذا قال فلم يكن احد من القوم جمع ما جمعته قال فقدموني وانا غلام وعلي شملة لي فما شهدت مجمعا من جرم الا كنت امامهم وكنت اصلي على جنائزهم الى يومي هذا **ترجمہ** عمرو بن سلمہؓ سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب لوٹنے لگے تو پوچھا یا رسول اللہ ہماری امامت کون کرے آپنے فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کسی کو یاد نہ تہا انہون نے مجھی کو آگے کیا اور مین ایک تہ بند باندہے تہا پھر مین کسی قبیلے کے مجمع مین اُنکے سامنے نہ ہوتا مگر مین ہی اُنکا امام ہوتا اور مین اُنکے جنازون پر نماز پڑہاتا رہا آجکے دن تک کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہون نے عمرو بن سلمہ سے اُسمین اُنکے باپ کا ذکر نہین ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ امام عمرو بن سلمہ تہے نہ اُنکے باپ) **عن** ابن عمر انه لما قدم المهاجرون الاولون نزلوا العصبة قبل مقدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وكان اكثرهم قرانا زاد الهيثم وفيهم عمر بن الخطاب وابو سلمة بن عبد الاسد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے جب مہاجرین مدینہ منورہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر آئے تو عصبہ مین اترے عصبہ ایک مقام ہے مدینے مین متصل قبا کے) تو اُنکی امامت سالم جو مولے تہے ابو حذیفہ کے کیا کرتے تہے اور اُنکو سب سے زیادہ قرآن یاد تہا ہیثم نے اتنا زیادہ کیا کہ ان لوگون مین عمر بن الخطابؓ اور ابو سلمہؓ بن عبد الاسد بہی موجود تہے (حالانکہ عمر بن الخطابؓ کے درجے کا کوئی شخص اُن مین نہ تہا مگر انکو امام نہ بنایا) **عن** مالك بن الحويرث انه اتى النبي صلى الله

علیہ وسلم قال له اولصاحبك اذا حضرت الصلوة فاذنا ثم اقيما ثم ليؤمكما اكبركما وفي حديث مسلم
قال وكنا يومئذ متقاربين في العلم وقال في حديث اسمعيل قال خالد قلت لابي قلابة فاين القراءة
قال انهما كانا متقاربين ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یا انکے ساتھی کو
کہا جب نماز کا وقت آوے تو اذان دو اور تکبیر کہو پھر امامت وہ کرے جو تم دونو مین بڑا ہو (یعنے معلم مین) مسلم کی روایت مین ہے
ان دنون مین ہم دونو علم مین برابر تھے (اس واسطے آپ نے عمر کی رعایت کی) اور اسمعیل کی روایت مین ہے خالد نے کہا مینے ابوقلابہ سے
کہا قرآن کہان گیا (یعنے آنحضرت نے یہ کیون نہ فرمایا وہ امامت کرے جو تم دونو مین قرآن زیادہ جانتا ہو) ابوقلابہ نے کہا قرآن
جاننے مین دونو برابر تھے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ليؤذن اخياركم وليؤمكم
قراؤكم ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ دین تم مین سے جو بہتر ہون (یعنے
وقت کو خوب پہچانتے ہون اور پرہیزگار ہون) اور امامت وہ لوگ کرین جو قرارت کو خوب جانتے ہون ف قرارت مین
کم سے کم دو باتون کی رعایت ضرور ہے ایک تو حروف کو اپنے مخارج سے نکالے دوسری یہ کہ اخفا اور اظہار وغیرہ کی رعایت
بخوبی رکھے اور اوقاف کو خوب پہچانے علی الخصوص وقوف لازمہ کو جہان پر وقف نہ کرنیسے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقاف تھے یعنے وقف بہت کیا کرتے تھے اکثر حروف مین تمیز آسان ہے مگر ضاد مین اور ظا
مین اکثر لوگ تمیز نہین کرتے اگر ضاد کو ظای معجمہ کے مشابہ پڑہے تو نماز ہو جاتی ہے کیونکہ یہ دونو حرف صفات مین بہت
مشابہ ہین مگر بعض لوگ ضاد کو دال مفخم ادا کرتے ہین یا بالکل دال پڑہتے ہین یہ غلط ہے اسمین نماز جانے کا خوف
ہے جس کسی سے ضاد اچھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اسکو ظای معجمہ کی طرح پڑہ لیوے اس زمانے مین یہ بلا بہت پھیلی ہے اکثر
لوگ ضاد کو دال پڑہتے ہین یا اسکو تھوڑا سا پر کر دیتے ہین حالانکہ یہ صوت ضاد کی کسی صورت سے صحیح نہین ہو سکتی

باب امامة النساء عورتون کی امامت کا بیان عن ام ورقة بنت نوفل ان النبي صلى الله عليه
وسلم لما غزا بدرا قالت قلت له يا رسول الله ائذن لي في الغزو معك امرض مرضاكم لعل الله ان
يرزقني شهادة قال قري في بيتك فان الله تعالى يرزقك الشهادة قال فكانت تسمى الشهيدة قال
وكانت قد قرات القران فاستاذنت النبي صلى الله عليه وسلم ان تتخذ في دارها مؤذنا فيؤذن لها
قال وكانت دبرت غلاما لها وجارية فقاما اليها بالليل فغماها بقطيفة لها حتى ماتت وذهبا فاصبح عمر
فقام في الناس فقال من عنده من هذين علم او من راها فليجئ بهما فاشر بهما فصلبا فكانا اول مصلوب
بالمدينة ترجمہ ام ورقہ بنت نوفل سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑائی مین گئے مینے کہا یا رسول
اللہ مجھے اجازت دیجیے آپکے ساتھ جہاد مین چلنے کی جو مجاہدین مین سے بیمار ہوگا اسکی خدمت کرونگی شاید اللہ جل جلالہ
مجھے بھی شہادت عنایت فرماوے آپنے فرمایا تو اپنے گھر مین بیٹھے رہ اللہ جل جلالہ تجھے شہادت عطا کریگا راوی نے

کہا اس روز سے انکا نام شہیدہ ہوگیا انہون نے قرآن پڑہا تھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اپنے گھر
مین مؤذن مقرر کرنے کی آپنے اجازت دی اُنہون نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا تھا (یعنے اپنے مرنے کے بعد انکو
آزاد کردیا تھا) وہ دونو رات کو کہڑے ہوئے اور ایک چادر سے انکو گہونٹا یہان تک کہ وہ مرگئین پہر دونو چلدیے
(یعنے بہاگ نکلی) جب صبح ہوئی حضرت عمر رضہ نے کہا (انکی خلافت کا زمانہ تہا) لوگون مین جس شخص کو ان دونو کا
حال معلوم ہو وہ انکو لاوے (پہر وہ پکڑے ہوئے آئے) حضرت عمر رضہ نے حکم کیا دونو سولی دیے گئے مدینے مین پہلی سولی انہین
کو ہوئی دوسری روایت مین یہ عبارت ہے وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یزورھا فی بیتھا وجعل
لھا مؤذنا یؤذن لھا وامرھا ان تؤم اھل دارھا قال عبد الرحمن فانا رایت مؤذنھا شیخا کبیرا
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی ملاقات کو لیے اُنکے گہر تشریف لیجاتے اور اُنکے لیے ایک مؤذن مقرر کردیا تہا جو اذان
کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تہین اپنے گہر والون کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اس
بات کی کہ عورت کو امامت کرنا اپنے گہر والون کی درست ہے اگرچہ اُسمین مرد بہی ہون کیونکہ ام ورقہ کا مؤذن اور غلام انہی
کے پیچہے نماز پڑہتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا جابر رضہ سے امامت کرے عورت مرد کی آخر حدیث تک لیکن اسناد اسکی
ضعیف ہے اور صحت امامت کے قائل ہین ابو ثور اور مزنی اور طبری لیکن جمہور علما کا مذہب اسکی خلاف ہے وہ کہتے ہین عورت کو مرد
کی امامت درست نہین ہے لیکن عورتون کی امامت بالاتفاق درست ہے الا اس صورت مین عورت کو صف کی بیچ مین مقتدیون
کے برابر کہڑے ہونا چاہیے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا حضرت عائشہ رضہ سے انہون
نے امامت کی عورتون کی اور کہڑی ہوئین درمیان مین صف کے اسیطرح مرد کو نری عورتون کی امامت درست ہے ابی بن کعب نے
امامت کی صرف عورتون کی تراویح مین روایت کیا اسکو عبد اللہ بن احمد نے اور ابو یعلے اور طبرانی نے اور اسناد اسکی
حسن ہے **باب** لرجل یؤم القوم وھم لہ کارھون جب مقتدی ناراض ہون کسی کی امامت سے تو امامت کرنا
اسکو درست نہین **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقول ثلثۃ لا یقبل اللہ
منہم صلوۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون ورجل اتی الصلوۃ دبارا والدبار ان یاتیہا بعد ان تفوتہ
ورجل اعتبد محررہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کی نماز
خدا قبول نہین کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اسکی امامت سے ناراض ہون دوسرے وہ شخص جو نماز کو آوے وقت
قضا ہوجانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنا لیوے آزاد عورت کو یا غلام بنا لیوے آزاد مرد کو **باب** امامۃ البر و
الفاجر ہر نیک و بد کے پیچہے نماز درست ہونے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
الصلوۃ المکتوبۃ واجبۃ خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچہے پڑہ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو **ف** یہ حدیث

صحیح نہین ہے اور اُسکے سب طرق ضعیف ہین بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز پڑہنا اکثر علما کے نزدیک جائز نہین ہے وہ
کہتے ہین صحیح حدیث مین ہے ولیؤکم خیارکم امامت کرین تم مین وہ لوگ جو بہتر ہون تم مین روایت کیا اسکو حاکم نے اور دارقطنی
نے روایت کیا اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگون کو کرو اور بعض علما کے نزدیک نماز درست ہو جاویگی لیکن مکروہ
ہوگی اور مشرک کے پیچھے ہرگز درست نہین ہے اگرچہ نام کا مسلمان ہو فقط **باب** امامۃ الاعمے اندہے کی امامت
کا بیان **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی **ترجمہ** انس سے
روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبداللہ بن ام مکتوم کو (مدینے مین جب آپ جنگ تبوک مین جانے لگے) وہ لوگون
کی امامت کیا کرتے تہے حالانکہ وہ اندہے تہے **باب** امامۃ الزائر جو شخص ایک قوم کی ملاقات کو جاوے وہ
انکی امامت نہ کرے **عن** ابی عطیۃ قال کان مالک ابن الحویرث یاتینا الی مصلانا ھذا فاقیمت الصلوٰۃ
فقلنا لہ تقدم فصل فقال لنا قد موا رجلا منکم یصلی بکم وساحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمہم ولیؤمہم رجل منھم **ترجمہ** ابی عطیہ سے روایت ہے
مالک بن الحویرث ہماری نماز پڑہنے کی جگہ مین آتے ایک روز آئے اور نماز کہڑی ہوئی ہمنے کہا امامت کرو انہون نے کہا
تم اپنے لوگون مین سے کسی کو کہو جو نماز پڑہاوے اور مین تم سے ایک حدیث بیان کرونگا جس وجہ سے مین نماز نہین پڑہاتا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے وہ انکا امام نہ بنے بلکہ انہین مین سے
کوئی امامت کرے **ف** اور اگر وہ لوگ اصرار کرین اور دل سے انکا امام ہونا چاہین اور یہ شخص امامت کا مستحق بہی ہو تو امامت
کرے **باب** الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم امام بلند جگہ پر کہڑا ہو اور مقتدی نیچے کہڑے ہون تو کیسا
ہے **عن** ھمام ان حذیفۃ امّ الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود بقمیصہ فجبذہ فلما فرغ
من صلاتہ قال الم تعلم انھم کانوا ینھون عن ذلک قال بلی قد ذکرت حین مددتنی **ترجمہ** ہمام سے
روایت ہے حذیفہؓ نے امامت کی لوگون کی مدائن مین (ایک شہر تہا کوفے کے پاس) ایک دکان پر کہڑے ہو کر (اور لوگ
نیچے تہے) ابومسعود نے انکا کرتہ پکڑ کر انکو کہسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا تمکو معلوم نہین لوگ اس امر سے منع کیے جاتے
تہے انہون نے کہا ہان مجھے بہی یاد آیا جب تم نے مجھے پکڑ کر گہسیٹا **ف** امام مقتدیون سے اونچی جگہ پر کہڑا نہ ہو اسمین
مشابہت ہے یہود سے انکے امام ایک چبوترے پر کہڑے ہوتے ہین اور مقتدی نیچے اور امام مقتدیون سے نیچے کہڑا ہو یہ بہی مکروہ
ہے اسمین امام کی ذلت ہے جس صورت مین امام کے ساتہ کچہ مقتدی بہی اونچی یا نیچی پر ہون پہر مکروہ نہین ہے **عن**
عدی بن ثابت الانصاری حدثنی رجل انہ کان مع عمار بن یاسر بالمدائن فاقیمت الصلوٰۃ فتقدم
عمار وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منہ فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبعہ عمار حتی انزلہ
حذیفۃ فلما فرغ عمار من صلوتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا

ام الرجل لقوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامهم او نحو ذلك قال عمار لذلك اتبعتك حین اخذت علی ید

ترجمہ عدی بن ثابت سے روایت ہے مجھسے ایک شخص نے بیان کیا جو عمار بن یاسر کے ساتھ تھا مدائن مین نماز کہڑی ہوئی عمار آگے بڑہے اور ایک دوکان پر کہڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے اور لوگ نیچے تھے حذیفہ آگے بڑہے اور عمار کے دونو ہاتھ پکڑ کر عمار نے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہان تک کہ دوکان سے اتار دیا انکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ ہوئے حذیفہ نے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی امامت کرے کسی قوم کی تو اُنسے بلند مقام مین کہڑا نہو یا کچھہ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسی واسطے مین پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتھ پکڑے **باب** امامة من صلی بقوم وقد صلی تلك الصلوة جو شخص نماز پڑہ کر آوے پھر وہی نماز اپنے لوگون کو جاکر پڑہاوے **ف** یعنے ایک بار اس نماز کو پڑہ آیا اب پھر اسی نماز مین دوسری جگہ امامت کرے **عن** جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء ثم یاتی قومه فیصلی بهم تلك الصلوة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے معاذ بن جبل نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی پھر اپنے قوم پاس آتے اور عشا کی نماز پڑہاتے **ف** تو معاذ کی دوسری نماز نفل ہوتی اور مقتدیون کی فرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑہنے والے کی اقتدا نفل پڑہنے والے کے پیچھے درست ہے **عن** عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد الله یقول ان معاذا کان یصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم یرجع فیؤم قومه **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے انہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے معاذ بن جبل نماز پڑہ لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتے اور اپنی قوم کی امامت کرتے **باب** الامام یصلی من قعود امام بیٹہ کر نماز پڑہے تو مقتدی کیا کرین **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکب فرسا فضرع عنه فجحش شقه الایمن فصلی صلوة من الصلوة وهو قاعد فصلینا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پھر گر پڑے آپ گھوڑے سے تو چھل گئی داہنی کروٹ آپنے نماز پڑہی بیٹھہ کر ہم لوگون نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑہی بیٹھہ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسلیے ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے جب وہ کہڑے ہو کر نماز پڑہے تو تم بھی کہڑے ہو کر پڑہو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹہاوے تم بھی سر اٹہاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو اور جب بیٹہ کر نماز پڑہے تم بھی سب بیٹھہ کر نماز پڑہو **ف** خطابی نے کہا ابو داؤد نے اس باب مین جتنی حدیثین بیان کین وہ اوائل بیان کین جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہین اور آخر حدیث مرض موت جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھہ کر نماز پڑہی اور صحابہ نے آپکے پیچھے کہڑے ہو کر پڑہی نقل نہین کی حالانکہ اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے مگر احمد اور اوزاعی کا یہی قول ہے کہ امام جب بیٹھہ کر نماز پڑہے تو مقتدی بھی بیٹھہ کر پڑہین اگرچہ مقتدیون کو کوئی عذر نہ ہو **عن** جابر قال رکب رسول الله

صلے اللہ علیہ وسلم فرسا بالمدینۃ فصرعہ علی جذم نخلۃ فانفکت قدمہ فاتیناہ نعودہ فوجدناہ
فی مشربۃ لعائشۃ یسبح جالسا قال فقمنا خلفہ فسکت عنا ثم اتیناہ مرۃ اخری نعودہ فصلی المکتوبۃ
جالسا فقمنا خلفہ فاشار الینا فقعدنا فقال فلما قضی الصلوۃ قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا و
اذا صلی الامام قائما فصلوا قیاما ولا تفعلوا کما یفعل اھل فارس بعظمائھا **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑی پر مدینے مین اُسنے آپ کو گرا دیا ایک درخت کی جڑ پر آپکے پاؤن مین چوٹ آئی تو ہم آپکی عیادت
کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہؓ کے بنگلے مین تسبیح پڑھ رہے ہین بیٹھے بیٹھے ہم بھی آپکے پیچھے کھڑے ہوئے آپ چپ ہوئے
پھر دوسری بار ہم عیادت کو آئے تو آپنے فرض نماز بیٹھ کر ادا کی ہم لوگ آپکے پیچھے کھڑے ہوئے آپنے اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے
جب نماز پڑھ چکے تو آپنے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام کھڑے ہوکر پڑھے تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو
اور ایسا مت کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے سرداروں سے کرتے ہین **ف** وہ بیٹھ رہتے ہین اور لوگ کھڑے رہتے ہین۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا
ولا تکبروا حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا
لک الحمد قال مسلم ولک الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا قیاما و
اذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام اسلیے
ہے کہ اسکی پیروی کی جاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب تک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب تک
وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو مسلم کی روایت مین یون ہے اللھم
ربنا ولک الحمد کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تم بھی
کھڑے ہوکر نماز پڑھو جب وہ بیٹھ کر پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے فاذا قرأ
فانصتوا جب امام پڑھے تو تم چپ رہو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہین ہے ہمارے نزدیک وہم ہوگیا ہے ابوخالد سے

عن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بیتہ وھو جالس فصلی وراءہ قوم قیاما
فاشار الیھم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا
واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
اپنے گھر مین بیٹھ کر لوگون نے آپکے پیچھے کھڑے ہوکر پڑھی آپنے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا امام
اسلیے ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے
تم بھی بیٹھ کر پڑھو **عن** جابرؓ قال اشتکی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فصلینا وراءہ وھو قاعد وابوبکر یسمع
الناس تکبیرہ ثم ساق الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے

ہمنے آپکے پیچھے نماز پڑہی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر تکبیر کہتے جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنین آخر حدیث تک **عن** اسید بن حضیر انہ کان یؤمہم قال فجاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعودہ فقالوا یا رسول اللہ ازامنا مریض فقال اذا صلی قاعدا فصلوا قعودا **ترجمہ** اسید بن حضیر رض سے روایت ہے وہ امامت کیا کرتے تھے (ایک بار بیمار ہوئے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو آئے اُنہون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام بیمار ہے، آپنے فرمایا جب امام بیٹھکر پڑہے تم بہی بیٹھکر پڑہو۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث متصل نہین ہے **باب** الرجلین یؤم احدھما صاحبہ کیف یقومان جب دو آدمیون مین سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہان کہڑا ہو **عن** انس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی ام حرام فاتوہ بسمن و تمر فقال ردوا ھذا فی وعائہ وھذا فی سقائہ فانی صائم ثم قام فصلی بنا رکعتین تطوعا فقامت ام سلیم وام حرام خلفنا قال ثابت ولا اعلمہ الا قال اقامنی عن یمینہ علی بساط **ترجمہ** حضرت انس رض سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ام حرام (بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام الانصاری خالہ ہین انس رض کے) پاس اُنہون نے گہی اور کہجور سامنے کیا آپنے فرمایا کہجور کو اپنے برتن مین ڈالدو اور گہی کو مشک مین پہر دو مین روزے سے ہون پہر آپ کہڑے ہوئے اور دو رکعتین نفل پڑہین تو ام سلیم (بنت ملحان بن خالد انصاریہ والدہ ہین حضرت انس رض کی انکا نام سہلہ ہے یا رمیلہ یا مدینہ یا للیکہ یا اور کچہ) اور ام حرام ہمارے پیچھے کہڑی ہوئین ثابت نے کہا میں یہی سمجہتا ہون کہ انس نے یہ کہا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی داہنی طرف کہڑا کیا فرش پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتہ ایک ہی مرد ہو تو وہ داہنی طرف کہڑا ہو اور یہ بہی معلوم ہوا کہ دن کو نفل پڑہنا جماعت سے درست ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ روزہ دار کو عذر کردینا درست ہے اگرچہ افضل ہے نفل روزہ توڑ دالے دعوت کیلیے مگر یہان دعوت نہ تہی اس واسطے آپنے نہ توڑا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مرد صرف عورتون اور بچون کی امامت کرسکتا ہے کیونکہ انس اس وقت مین نابالغ تہے اور ام سلیم اور ام حرام عورتین تہین **عن** انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امہ و امرأۃ منہم فجعلہ عن یمینہ والمرأۃ خلف ذلک **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی امامت کی اور ایک عورت کی تو انکو داہنی طرف کہڑا کیا اور عورت کو پیچھے کہڑا کیا **عن** ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اللیل فاطلق القربۃ فتوضا ثم اوکا القربۃ ثم قام الی الصلوۃ فقمت فتوضات کما توضا ثم جئت فقمت عن یسارہ فاخذنی بیمینہ فادارنی من ورائہ فاقامنی عن یمینہ فصلیت معہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے مین شب کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹہے اور مشک کا منہ کہولکر وضو کیا پہر اُسمین منہ لگا دیا بعد اسکے نماز کے واسطے کہڑے ہوئے مین بہی اُٹہا اور وضو کیا جیسے آپنے وضو کیا تہا پہر آیا اور آپ کی بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا داہنا جانب پکڑکر پیچھے سے پہراکر داہنی طرف کہڑا کیا مینے بہی آپکے ساتہ نماز پڑہی دوسری روایت مین ہے، فاخذ براسی اوبذوابتی فاقامنی عن یمینہ

آپنے میرا سر یا بال پکڑکر مجھے داہنی طرف اپنے کھڑا کیا **باب** اذا کانوا ثلثۃ کیف یقومون جب تین آدمی ہون تو کیونکر کھڑے ہون **عن** انس بن مالک قال ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ فاکل منہ ثم قال قوموا فلاصلی لکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحتہ بماء فقام علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت انا ویتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی لنا رکعتین ثم انصرف صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے اسحاق بن عبداللہ کی دادی ملیکہ (جو حضرت انسؓ کی نانی ہین یا انکی دادی ہین) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانیکے لیے جسکو تیار کیا تھا انہون نے آپنے کھایا پھر فرمایا کھڑی ہو مین تمکو پڑھاؤن یا تمہاری واسطے نماز پڑھون (تاکہ برکت ہو تمہارے گھر مین) انس رضؓ نے کہا مین اٹھا اور ایک بوریا جو مدت سے کام مین آتے آتے کالا ہوگیا تھا اُسپر پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر کھڑے ہوئے اور مین اور ایک یتیم لڑکا (حضرت انسؓ کا بھائی) آپکے پیچھے کھڑی ہوئی اور بڑھیا ہماری پیچھے آپنے دو رکعتین پڑھین پھر فارغ ہوئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرش پر نماز پڑھنا درست ہے جبتک اُسکی نجاست بالیقین معلوم نہ ہو اور عورتون کو لڑکون کے پیچھے کھڑا کرنا چاہیے اور اگر ایک مرد ہو اور ایک لڑکا تو وہ لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو **عن** عبدالرحمن بن الاسود قال استاذن علقمۃ و الاسود علی عبداللہ وقد کنا اطلنا القعود علی بابہ فخرجت الجاریۃ فاستاذنت لھما فاذن لھما فقام فصلے بینی و بینہ ثم قال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل **ترجمہ** عبدالرحمن بن الاسود سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر آنے کی عبداللہ بن مسعودؓ کے گھر پر اور وہ دیر تک بیٹھے رہے اُنکے دروازے پر اتنے مین ایک لونڈی نکلی اور اُسنے اطلاع کی انکی اُنہون نے اجازت دی پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز پڑھی بیچ مین علقمہ اور اسود کے (یعنے ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچمین کھڑے ہوئے) بعد اسکے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا آپنے ویسا ہی کیا **ف** معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو خواہ امام آگے بڑھ جاوے اُن دونو کو پیچھے کھڑا کرے یا داہنے بائین انکو کھڑا کرے آپ بیچمین کھڑا ہو مگر جب تین آدمی ہون یا زیادہ تو امام کا آگے بڑھنا ضرور ہے **باب** الامام ینحرف بعد التسلیم بعد سلام کے امام قبلے کی طرف سے پھر جاوے **عن** یزید بن الاسود قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا انصرف انحرف **ترجمہ** یزید بن اسودؓ سے روایت ہے مینے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو قبلے کیطرف پھر گئے **عن** البراء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ فیقبل علینا بوجھہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** براء بن عازبؓ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم یہ چاہتے کہ آپ کی داہنی طرف ہون آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلے کی طرف پیٹھ کرتے) **باب** الامام یتطوع فی مکانہ امام نے جہان فرض پڑھے وہان نفل پڑھے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی

المو ضع الذی صلی فیہ حتی یحول ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جگہ امام نماز پڑہاوے پھر وہان نماز نہ پڑہی جب تک اس جگہ سے ہٹ نہ جاوے کہا ابوداؤد نے عطا خراسانی نے مغیرہ بن شعبہ سے نہین سُنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الامام یحدث بعد ما یرفع راسہ جب امام اخیر رکعت کی سجدے سے فارغ ہوکر سر اٹہاوے اور بیٹھ جاوے پھر اسکو حدث ہو تو نماز پوری ہوگئی یا نہین **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی الامام الصلوۃ وقعد فاحدث قبل ان یتکلم فقد تمت صلوتہ ومن کان خلفہ ممن اتم الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑہ چکے اور قعدہ اخیرہ کرے پھر اُسکا وضو ٹوٹ جاوے بات کرنے سے پہلے اسکی نماز تمام ہوگئی اور مقتدیون کی نماز بہی تمام ہوگئی جو پورا کر چکے ہین اپنی نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض نہین ہے یہی ابوحنیفہ رح کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل انکی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے **عن** علی رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے **ف** یعنے جب تکبیر کہے تو جو کام نماز کے منافی تہے وہ حرام ہوگئے اسیواسطے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہین **ت** اور تحلیل نماز کی سلام ہے **ف** یعنے جب سلام پہیرا تو اب جتنے کام حرام ہوگئے تہے وہ سب حلال ہوگئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما یؤمر بہ المأموم من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **عن** معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تبادرونی برکوع ولا بسجود فانہ مہما اسبقکم بہ اذا رکعت تدرکونی بہ اذا رفعت انی قد بدنت **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے آگے رکوع اور سجود مت کرو جس قدر مین تم سے اول رکوع مین جاؤن گا اتنا تم پالوگے جب مین تم سے پہلے سر اٹہاؤن گا کیونکہ مین موٹا ہوگیا ہون **ف** تو جب تک مین رکوع سے سر اٹہاؤنگا تم رکوع ہی مین رہوگے یہ عوض ہوجاویگا اُس قدر دیر کا جو تم بعد میرے رکوع مین گئے تہے **عن** البراء انہم کانوا اذا رفعوا رؤسہم من الرکوع مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاموا قیاما فاذا رأوہ قد سجد سجدوا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے جب صحابہ رکوع سے سر اٹہاتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہڑے ہوجاتے تہے جب دیکہتے تہے آپ سجدے مین گئے اُس وقت سجدہ کرتے تہے **عن** البراء قال کنا نصلی مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلا یحنو احد منا ظہرہ حتی یری النبی صلے اللہ علیہ وسلم یضع **ترجمہ** براء سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کوئی ہم مین سے پیٹہ خم نہ کرتا تہا رکوع کے واسطے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکہہ لیتا رکوع مین **عن** البراء انہم کانوا یصلون مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاذا

رکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ لم نزل قیاما حتی یرونہ قد وضع جبہتہ بالارض ثم یتبعونہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے صحابہؓ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتے تھے وہ بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو وہ کھڑے دیکھتے رہتے تھے جب آپ سجدہ میں جاتے اُس وقت وہ بھی سجدہ کرتے **باب** التشدید فیمن یرفع قبل الامام ویضع قبل جو شخص امام کے پہلے سر اُٹھاوے یا رکھے اُسکے عذاب کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی او لا یخشی احدکم اذا رفع راسہ قبل الامام ساجدان یحول اللہ راس حمار او صورتہ صورۃ حمار **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا تم میں سے کوئی جب سر اُٹھاتا ہے سجدے سے اور امام سجدہ میں ہوتا ہے اس بات سے کہ اللہ جل جلالہ اُسکا سر گدھے کا سر کر دیوے یا اسکی صورت گدھے کی صورت ہو جاوے **ف** یعنے قیامت کے روز یا دنیا میں نقل ہے کہ ایک شخص نے امتحان کی واسطے ایسا ہی کیا اُسی وقت اُسکا منہ گدھے کا سا ہو گیا نعوذ باللہ منہ **باب** فیمن ینصرف قبل الامام امام سے پہلے اُٹھکر چلے جانے کا بیان **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضھم علی الصلوۃ ونھاھم ان ینصرفوا قبل انصرافہ من الصلوۃ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑھنے کی اور منع کیا انکو امام سے پہلے جانے سے **ف** آپ نماز پڑھکر بہڑے رہتے جب عورتیں چلی جاتیں اسوقت آپ اُٹھتے اور مرد بھی اُٹھتے تاکہ مرد عورتوں سے چلنے میں ملیں اس واسطے مردوں کو اپنے پہلے اُٹھنے سے منع کیا (خطابی) **باب** جماع ابواب ما یصلی فیہ کتنے کپڑوں میں نماز درست ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال لیتبے صلی اللہ علیہ وسلم او لکلکم الثوبان **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک کپڑے میں نماز درست ہے اسمیں کسی کا خلاف نہیں ہے لیکن دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبیہ منہ شیء **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھے کوئی تم میں سے اسطرح پر کہ کندھے پر اسکے کچھ نہ ہو **ف** بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسمیں ایسا کرے جیسے آگے حدیث میں آتا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فی ثوب فلیخالف بطرفیہ علی عاتقیہ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسکے داہنے کنارے کو بائیں کندھے پر ڈال لیوے اور بائیں کو داہنے پر **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا مخالفا بین طرفیہ علی منکبیہ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اُس کپڑے کو لپیٹ لیا تھا اسطرح پر کہ بایاں کنارہ اُسکا بائیں بغل کے نیچے سے لیجا کر داہنے کندھے پر اور داہنا کنارہ اسکا داہنی بغل کے نیچے سے لیجا کر بائیں کندھے پر ڈال لیا تھا اسی کو اشتمال کہتے ہیں اور تو شح بھی

کہتے ہین دونو کناروں کو ملاکر سینے پر گرہ دیلیتے ہین **عن** طلق بن علی قال قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل
فقال یا نبی اللہ ما تری فی الصلوۃ فی الثوب الواحد قال فاطلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ازارہ طارق بہ رداءہ فاشتمل
بہما ثم قام فصلی بنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرف قال وکلکم یجد ثوبین **ترجمہ** طلق بن علی رضی سے روایت ہے
ہم آئے رسول اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا اے نبی اللہ کیا فرماتے ہین آپ ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنی تہ بند اور چادر کو ایک کرلیا (یعنے ایک کو دوسرے پر منطبق کرلیا) اور اسکو لپیٹ کر کھڑی ہوئی اور نماز پڑہائی جب نماز
پڑہ چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم مین سے دو کپڑے پاتا ہے **ف** یعنے ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہے تو ایک کپڑے مین نماز درست کیونکر نہ ہوگی
باب الرجل یعتقد الثوب فی قفاہ ثم یصلی ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندہ کر نماز پڑہے تو کیسا ہے **عن** سہل بن سعد
قال قد رایت الرجال عاقدی ازرھم فی اعناقھم من ضیق الازر خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ امثال
الصبیان فقال قائل یا معشر النساء لا ترفعن رؤسکن حتی یرفع الرجال **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے مینے لوگون کو دیکھا
اپنی ازارین (تہ بند) اپنی گردنون مین باندہے ہوئے تھے اسقدر تنگ تھین (اگر کشادہ ہوتین تو سینے پر باندہتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے لڑکون کی طرح ایک شخص بولا اے عورتو تم اپنا سر مت اٹہایا کرو جب تک مرد سر اٹہائین (ورنہ شاید ستر پر نظر پڑجاوے) **باب**
الرجل یصلی فی ثوب بعضہ علی غیرہ ایک شخص نماز پڑہے ایک کپڑے مین جسمین سے کچھ دوسرے شخص پر ہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب بعضہ علی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک
کپڑے مین جسمین کا ایک حصہ مین اوڑہے تہے **باب** الرجل یصلی فی قمیص واحد ایک کرتہ ہی پہنکر نماز پڑہنا کیسا ہے **عن**
سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رجل اصید فاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازرہ ولو
بشوکۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ مین شکاری ہون ایک کرتہ مین نماز پڑہا کرون آپنے فرمایا ہان
لیکن اسکو باندہ لے اگرچہ کانٹے سے ہو **ف** تاکہ ستر کہل نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال امنا جابر بن عبد اللہ فی
قمیص لیس علیہ رداء فلما انصرف قال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی قمیص **ترجمہ** عبد الرحمن بن
ابی بکر سے روایت ہے امامت کی ہماری جابر بن عبد اللہ نے ایک کرتہ پہنکر چادر نہین پہنتے تہے جب فارغ ہوئے تو کہا مینے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتے مین نماز پڑہتے دیکہا **ف** کرتہ جب بڑا ہو کہ ستر اس سے بخوبی ڈہک جاوے تو پہر دوسرے کپڑے کی ضرورت
نہین اسی سے نماز درست ہے **عن** عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت قال اتینا جابرا یعنی ابن عبد اللہ قال سرت
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فقام یصلی وکانت علی بردۃ ذہبت اخالف بین طرفیہا فلم تبلغ لی وکانت لہا
ذبا ذب فنکستہا ثم خالفت بین طرفیہا ثم تواقصت علیہا لا تسقط ثم جئت حتی قمت عن یسار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ فجاء ابن صخر حتی قام عن یسارہ فاخذ بایدینا جمیعا
حتی اقامنا خلفہ قال وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمقنی وانا لا اشعر ثم فطنت بہ فاشار الی ان ائتزر

فلما فرغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یا جابر قال قلت لبیک یا رسول اللہ قال اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ
واذا کان ضیقا فاشدد علی حقوک ترجمہ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم آئے جابر بن عبد اللہ انصاری
پاس اُنہون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لیے گیا آپ کھڑی ہوئی نماز پڑہنے کو میری پاس ایک چادر تہی مین
اسکے کنارون کو الٹنے لگا (یعنے اشتمال کرنے لگا) اُسمین گنجایش نہین ہوئی (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تہی) لیکن اُسمین کناری لگے تہے
مینے اُلٹ کر اسکو اشتمال کیا اور جہک گیا اور گردن سے اُسکو کر ناکہین گر نہ پڑے پہر مین آنکر آپکی بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا ہاتہ پکڑکے مجہکو گہماکر
داہنی طرف کہڑا کیا پہر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کہڑا ہوا آپنے اُپنے دونون ہاتہون سے ہم دونو کو پکڑ کر اپنے پیچہے کیا ف اسحدیث سے معلوم
ہوا کہ امام کے ساتہ دو آدمی ہون تو امام آگے کہڑا ہو اور مقتدی پیچہے کہڑے ہون اور داہنے بائین بہی کہڑا ہونا درست ہے ت اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کنکیون سے مجہے دیکہتے تہے پر مین سمجہا ہی نہین تہا پہر مین سمجہ گیا آپنے اشارہ کیا تہ بند باندہنے کا (چونکہ وہ چادر چہوٹی تہی اسواسطے
اشتمال مین کلیف ہی جہکنا پڑتا تہا کہلنے کے ڈر سے آپنے اشارہ کیا اسکے تہ بند کرلے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے جابر مین
نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جب تنگ ہو تو اسکو کمر پہ باندہ لے عن ابن مسعود قال سمعت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلوتہ خیلاء فلیس من اللہ فی حل ولا حرام ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تہے جو شخص اپنی تہ بند لٹکاوے (ٹخنون سے نیچے) نماز مین غرور کی راہ سے تو اللہ جل جلالہ نہ اسکے
واسطے جنت حلال کریگا نہ اُسپر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اسکے نہ بخشے گا اور برے کامون سے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ سے جدا ہو گیا اسکو حرام حلال سے
کچہہ غرض نہ رہی۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوفا ان مین سے ہین حماد بن سلمہ اور حماد بن
زید اور ابو الاحوص اور ابو معاویہ **باب** من قال یتزر اذا کان ضیقا جب کپڑا تنگ ہو تو اسکی تہ بند کرے **عن** ابن عمر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن
الا ثوب فلیتزر بہ ولا یشتمل اشتمال الیہود ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر رضہ نے
کہا جب تم سے کسی کے پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑہے انکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسکا تہ بند باندہ لیوے اور اسکو یہودیون کی طرح
نہ لٹکاوے ف یہودی کپڑے کو لیکر اوڑہ لیتے ہین اور دونو کناری اسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کی وقت **عن**
بریدۃ قال نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی لحاف لا یتوشح بہ والاحزان یصلی فسراویل ولیس علیہ رداء
ترجمہ بریدہ رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے سے ایک چادر مین جب توشیح نہ کیجاوے (توشیح کے معنے یہ
ہین ایک کناری کو کپڑے کی بائین ہاتہ سے نیچے سے لیکر داہنے کندہے پر ڈالے اور جو بائین کندہے پر ہو اسکو داہنے کندہے کے نیچے سے
لیکر سینے پر گرہ دیلیوے) اور منع کیا آپنے فقط ازار پہنکر نماز پڑہنے سے بغیر چادر کے **عن** ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ
اذ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذہب فتوضأ (قال اذہب فتوضأ) ثم جاء فقال
لہ رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ فقال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ تعالی لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے

روایت ہو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنی ازار لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جاؤ وضو کرو وہ وضو کر کے پھر آیا آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرکے آؤ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اسکو وضو کرنے کا کیوں حکم دیا آپ نے فرمایا اس واسطے کہ وہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا تھا اور اللہ قبول نہیں کرتا اس شخص کی نماز جو اپنی ازار لٹکا دے **ف** وضو کا حکم سو اسطے دیا کہ دل اسکا ناپاک تھا تکبر اور غرور کی نجاست سے آپ نے طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا ہی **باب** فی کم تصلی المرأۃ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے **عن** محمد بن زید بن قنفذ عن امہ انہا سالت ام سلمۃ ماذا تصلی فیہ المرأۃ من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظہور قدمیہا **ترجمہ** محمد بن زید کی ماں نے حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے پوچھا عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے کہا ایک سربند میں اور ایک کرتے میں پڑھ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پاؤں اسکی چھپے رہیں **عن** ام سلمۃ انہا سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا **ترجمہ** ام سلمہؓ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑھ لے ایک سربند اور ایک کرتے میں آپ نے فرمایا ہاں جب کرتہ پورا ہو چھپالے اسکے پاؤں کو (تو ازار کی ضرورت نہیں بے ازار نماز ہو جاویگی ورنہ ازار ضرور ہے) کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو مالک بن انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور اسمٰعیل بن جعفر اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہؓ سے موقوفاً کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قول بیان نہیں کیا **باب** المرأۃ تصلی بغیر خمار عورت کو بغیر سر ڈھانکے نماز درست نہیں ہے **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقبل اللہ صلوۃ حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہؓ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سربند ہو کے **ف** کیونکہ سر عورت کا ستر ہے ابو داؤد نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اسنے حسن سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** محمد ان عائشۃ نزلت علی صفیۃ ام طلحۃ الطلحات فرأت بنات لہا فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل وفی حجرتی جاریۃ فالقی لی حقوہ وقال شققیہ بشقین فاعطی ہذہ نصفا والفتاۃ التی عند ام سلمۃ نصفا فما رأیتہا الا قد حاضت ولا رأیتہا الا قد حاضتا **ترجمہ** محمدؒ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ گئیں صفیہ ام طلحہ کے پاس انکے لڑکیوں کو دیکھا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے میرے پاس ایک لڑکی تھی آپ نے اپنی تہنگی مجھے دی اور کہا اسے پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دے ایک ٹکڑا اس لڑکی کو دے جو ام سلمہ کے پاس ہے کیونکہ میں اسکو یا ان دونوں کو جوان سمجھتا ہوں **باب** السدل فی الصلوۃ سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہ ہے کہ کپڑے کو چھوڑ دے وہ زمین تک لٹکتا رہے اور تکبر سے نہایہ میں ہے سدل اسکو کہتے ہیں کپڑا اوپر سے اوڑھ کر چھوڑ دے جیسے یہودی کیا کرتی تھیں بعضوں نے کہا سر سے چادر اوڑھکر اسکو لٹکنے دے بجل یا ری بعضوں نے کہا سدل جبہ میں یہ ہے کہ اسکو اوڑھ لے اور ہاتھ آستینوں کے اندر نہ کرے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوۃ وان یغطی الرجل فاہ **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سی نماز مین اور منع کیا مُنہ بند کرنے سے نماز مین **ف** جیسے عرب کی عادت تھی عامون سو مُنہ پر ڈاٹہ باندہ لیا کرتے تہے ابن جریج نے کہا مینے عطا کو دیکہا سدل کرتے تہے نماز مین وہ سدل کو جب مکروہ جانتے تہے کہ مصلی پر اوڑہ کپڑا نہ ہو **باب الصلوة فی شعر النساء** عورتون کے کپڑی پر نماز نہ پڑہنا **عن** عائشة رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا قال عبد اللہ شک ابی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندرونی کپڑون یا چادرون پر نماز نہین پڑہتے تہے **ف** یہ حدیث کتاب الطہارت مین مع فائدہ گذر چکی **باب الرجل یصلی عاقصا شعرہ** کوئی شخص جوڑا باندہ کر نماز پڑہے تو کیسا ہے **عن** ابی رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رأی الحسن بن علی علیہما السلام وھو یصلی قائما وقد عقص ضفرہ فی قفاہ فحلھا ابو رافع فالتفت الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک کفل الشیطان یعنی مقعص ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولے تہے امام حسن علیہ السلام پر گذرے اور وہ کہڑے تہے نماز مین انہون نے اپنے بالون کا جوڑا گردن کے پیچہے باندہ لیا تہا ابو رافع نے اسکو کہولدیا امام حسن علیہ السلام نے انکی طرف غصے سی دیکہا ابو رافع نے کہا نماز پڑہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سُنا یہ شیطان کی بیٹہک ہے **عن** کریب مولی ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی وراسہ معقوص من ورائہ فقام وراءہ فجعل یحلہ واقبل الاخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال مالک ورأسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی ابن عبد اللہ بن عباس رض کے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس رض نے عبد اللہ بن الحارث کو نماز پڑہتے دیکہا اور انکے سر مین پیچہے جوڑا باندہا تہا عبد اللہ بن عباس انکے پیچہے کہڑی ہو کر جوڑا کہولنے لگے وہ چپ ہو رہے جب نماز سے فارغ ہوئے ابن عباس پاس آئے اور کہا تمنے میرا سر کیون کہولا انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تہے جو شخص بالون کا جوڑا باندہ کر نماز پڑہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے ہاتہ پیچہے بندہے ہون اور وہ نماز پڑہے **باب الصلوة فی النعل** جوتی اتار کر اور جوتی سمیت نماز پڑہنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا نماز پڑہتے تہے بمکہ حسدن فتح ہوا اور جوتی انکی بائین طرف کہی تہی **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سی ظاہر ہے اور اسکے بعد کی حدیث کی مناسبت سے بیان کی گئی یا اس لیے کہ یہ روایت ضعیف ہی کیونکہ دوسری روایت مین جسکو چند لوگون نے عبد اللہ بن سائب سی روایت کیا جوتی اتارنے کا ذکر نہین ہی **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکة فاستفتح سورة المؤمنین حتی اذا جاء ذکر موسی وھارون او ذکر موسی وعیسی غمز عبادیتہ او اختلفوا اخذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعلة فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہی ۔ ۔ ۔ ۔ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہائی جسدن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپنے سورہ مومنون کو جب موسے اور ہارون کے قصے پر پہونچے یا عیسے کے راوی کو شک ہے یا اُسنے اختلاف سے سُنا (یعنے ابن عباسؓ کی اس روایت مین تین شیخ ہین انہون نے اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کہانسی آئی آپنے قرارت چہوڑدی اور رکوع کیا عبداللہ بن سائب اُسوقت موجود تھے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلے باصحابہ اذ خلع نعلیہ فوضعہما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما قضے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ قذرا او اذی فلیمسحہ ولیصل فیہما **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابون کے ساتہ نماز پڑہ رہے تہے آپنے اپنی جوتی اتاری اور بائین طرف کہہ لی جب لوگون نے دیکہا انہونے بہی اپنے جوتی نکال ڈالی **ف** اس خیال سے کہ شاید جوتون سمیت پڑہنا منع ہوگیا **ت** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے آپنے فرمایا تم نے اپنے جوتی کیون اتاری انہون نے کہا ہمنے دیکہا آپنے جوتے اتاری تو ہم نے بہی اتار ڈالے آپنے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس گئے انہون نے بیان کیا کہ تمہاری جوتون مین نجاست لگی ہے **ف** اسواسطے مین نے اتار ڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر نجس کپڑے یا نجس جوتی یا نجس جگہہ پر نماز پڑہ لیوے تو نماز ہوجاویگی یہی قول قدیم ہے شافعی رحکا اور یہی مستفاد ہے اس حدیث سے **ت** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو دیکہے اپنے جوتون کو اگر ان مین نجاست پاوے تو زمین پر رگڑدیوے پہر انکو پہنکر نماز پڑہ لیوے **عن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیون کا وہ نماز نہین پڑہتے اپنے جوتون اور موزون مین **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومنتعلا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پاؤن **باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما** نمازی اپنے جوتون کو جب اتارے تو کہان رکہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم سے نماز پڑہے تو اپنی جوتی داہنی طرف نہ رکہے نہ بائین طرف کیونکہ دوسرے نمازی کا وہ داہنا طرف ہے مگر جب کوئی اُسکی بائین طرف نہ ہو (تو بائین طرف رکہہ لیوے) بلکہ جوتون کو دونو پاؤن کے بیچمیں رکہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فخلع نعلیہ فلا یؤذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ اولیصل فیہما **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے

اور اپنی جوتے اتاری تو کسی کو تکلیف نہ دی اُن جوتوں کو سب سے بلکہ انکو اپنے دونو پاؤں کے بیچمین رکھ لیوی یا جوتا پہنے پہنے پڑھے

باب الصلوٰۃ علی الخمرۃ چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی الخمرۃ **ترجمہ** میمونہ

بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپ کے برابر ہوتی تھی حالت حیض مین کبھی آپ کا

کپڑا مجھ سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑھتے تھے چھوٹے بوریے پر **باب الصلوٰۃ علی الحصیر** بوریے پر

نماز پڑھنے کا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما استطیع

ان اصلی معک وصنع لہ طعاما ودعاہ الی بیتہ فصلی حتی اراک کیف تصلی فاقتدی بک فنضحی لہ طرف حصیر

لھم فقام فصلی رکعتین قال فلان بن الجارود لانس بن مالک اکان یصلی الضحی قال لم ارہ صلی الا یومئذ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے کہا یا رسول اللہ مین موٹا آدمی ہون مجھی اتنی طاقت نہین کہ آپکے ساتھ

نماز پڑھا کرون اسنے آپکے واسطے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر پر بلایا اور کہا یا رسول اللہ یہان آپ نماز پڑھیئے تاکہ مجھی معلوم ہوجاوے آپ کسطرح

نماز پڑھتے ہین مین آپ کی پیروی کیا کرون پھر لوگون نے ایک بوریے کا کنارہ دھویا آپنے کھڑے ہوکر اسپر دو رکعتین پڑھین ابن الجارود

نے انس سے کہا کیا آپ صلوٰۃ الضحے پڑھتے تھے انہون نے کہا مینے تو آپکے سوا اُس دن کے کبھی پڑھتے نہین دیکھا **عن** انس بن مالک

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکہ الصلوٰۃ احیانا فیصلی علی بساط لنا وھو حصیر تنضحہ

بالماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے ام سلیم کی کبھی نماز کا وقت آجاتا تو ہمارے

ایک فرش پر جو بوریے کا تھا نماز پڑھ لیتے ام سلیم اسکو پانی سے دھو ڈالتین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال کان رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم یصلی علی الحصیر والفروۃ المدبوغۃ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے

پر اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا ہوتا نماز پڑھ لیتے **باب الرجل یسجد علی ثوبہ** کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان **عن**

انس بن مالک قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجھہ

من الارض بسط ثوبہ فسجد علیہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

گرمی کی شدت مین جب کوئی ہم مین سے سجدہ نہ کرسکتا زمین پر (گرمی کی وجہ سے) تو اپنا کپڑا بچھا کر اُسپر سجدہ کرتا **باب تسویۃ**

الصفوف صفین برابر کرنے کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما

تصف الملائکۃ عند ربھم قال یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفین نہین باندھتے جیسے فرشتے صفین باندھتے ہین اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگون نے

کہا فرشتے کیونکر صفین باندھتے ہین اپنے پروردگار

پاس آپنے فرمایا پہلے پورا کرتے ہین صف اول کو پھر اسکے بعد والی کو پھر ایسا کرتے ہین بعد والی کو اسیطرح اور صف مین ایک دوسرے سے ملکر کھڑے ہوتے ہین۔

ف فنا کیف نصف اللہ عند ربھم

عن النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرایت الرجل یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعب صاحبہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگون پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنی صفون کو قسم خدا کی تم اپنی صفون کو برابر کرو ورنہ اللہ تمہاری دلون مین پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہین مینے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے مونڈھی سے مونڈھا اور گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملاکر کھڑا ہوتا عن النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسوینا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلک عنہ وفقھنا اقبل ذات یوم بوجھہ اذا رجل منتبذ بصدرہ فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ترجمہ نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہمکو صفون مین جیسے برابر کرتے ہین تیر کی لکڑی کو جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایک بار آپ متوجہ ہوئے دیکھا تو ایک شخص اپنا سینہ آگے نکالے ہوئے آپ نے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو اللہ پھوٹ ڈال دیگا تمہارے ارادون مین ف کیونکہ مخالفت ظاہر مؤید ہے مخالفت باطنی کو اور ذریعہ ہے اُس کا افسوس اس زمانے مین لوگون نے صفون کا اہتمام چھوڑ دیا اللہ تعالے نے اُنکے عوض مین انکا جتھا توڑ دیا عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصف من ناحیۃ الی ناحیۃ یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصفوف الاول ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر آتے تھے ادھر اور اُدھر سے اور ہمارے سینون اور مونڈھون کو برابر کرتے اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تمہارے دل بھی مختلف ہوجاوینگے اور فرماتے تھے اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہین پہلی صفون پر عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الصلوٰۃ فاذا استوینا کبر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفون کو جب ہم کھڑی ہوتے تھے نماز کے واسطے جب صفین برابر ہوجاتین آپ تکبیر کہتے عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قائم کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈھون کو اور بند کرو اُن جگہون کو جو خالی رہجاوین اور نرم ہوجاؤ اپنے بھائیون کے ہاتھون مین ف یعنے اگر کوئی تم کو ناحق سے آگے بڑھاوے یا پیچھے ہٹاوے تو بڑھ جاؤ یا ہٹ جاؤ سختی نہ کرو ت اور شیطان کو واسطے صفون کے بیچمین جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملاویگا اللہ بھی اُسکو ملاویگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹے گا اللہ بھی اپنی رحمت سے اسکو کاٹ دیگا عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوا صفوفکم وقاربوا بینھا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل

الصف کانها الحذف ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب ملکر کھڑے ہو صفون میں اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنون کو بھی برابر رکھو قسم اُس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے مین دیکھتا ہون شیطان کو صف کے اندر جو جگہ خالی ہوتی ہے وہان سے گھس آتا ہے گویا وہ بکری کا بچہ ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفون کو کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے **ف** یعنے صف برابر کرنا فضول نہ سمجھو بلکہ جیسے نماز کا اہتمام کرتے ہو ایسے ہی اسکا بھی اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے یہ حدیث پڑھ دیتا ہے مگر اسکے موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر کرنے کی لیے مقرر ہین بارہا حرمین مین دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفون مین جگہ باقی ہے اور لوگ پچھلی صفون مین کھڑے ہین اور صفین بھی ٹیڑھی سیدھی آگے پیچھے بیچمین جا بجا فرجے کوئی نہین پوچھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہے **عن** محمد بن مسلم ابن السائب المقصورۃ قال صلیت الی جنب انس بن مالک فقال هل تدری لم صنع هذا العود فقلت لا والله قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدیہ علیہ فیقول استووا واعدلوا صفوفکم ترجمہ محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے مین نے نماز پڑھی انس بن مالک کے پہلو مین انہون نے کہا تجھے معلوم ہے یہ لکڑی کیون رکھی ہے مینے کہا نہین انہون نے کہا قسم ہے اللہ کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے برابر ہو جاؤ اور سیدھا کرو صفونکو۔ دوسری روایت مین ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوۃ اخذہ بیمینہ ثم التفت فقال اعتدلوا سوا صفوفکم ثم اخذہ بیساره فقال اعتدلوا سوا صفوفکم ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے اس لکڑی کو داہنے ہاتھ مین لیکر متوجہ ہوتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ برابر کرو صفون کو پھر بائین ہاتھ مین لیکر یہی فرماتے **عن** انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال تموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرلو پھر اگر کچھ نقص رہے تو دوسری صف مین رہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ لوگ ہین جنکی سونڈھی نرم ہین نماز مین **ف** یعنے کوئی بڑھتا ہی تو بڑھ جاتے ہین ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتے ہین بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ ادہر اُدہر نہین دیکھتے قبلے کیطرف دیکھا کرتے ہین یا دوسرے نمازیون کو تکلیف نہین پہونچاتے **باب الصفوف بین السواری** ستونون کے بیچمین صف کرنیکا بیان **عن** عبدالحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا نتقی هذا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے ہمنے انس بن مالک سے ساتھ جمعہ پڑھا ہجوم کے سبب سے ہم ستونون کے بیچمین ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہو گئے انس رضؓ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اس سے بچتے تھے **باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراهیۃ التاخر** امام کے قریب رہنا مستحب ہے **عن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنهی

ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم **ترجمہ** ابو مسعود رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے قریب ہین وہ لوگ جو
بالغ ہین عقلمند پھر جو انسے قریب ہین پھر جو انسے قریب ہین **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد ولا تغلفوا
فتختلف قلوبکم وایاکم وھیشات الاسواق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ سے ایسا ہی روایت ہی اسمین اتنا زیادہ ہی کہ اختلاف نکرو
یعنے آگے پیچھے ہو ورنہ تمہارے دلونمین بھی اختلاف ہوجاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانے سے یعنے مسجدون مین غل مت کرو
آہستہ سے اگر ضرورت ہو تو بات کرلو **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون
علی میامن الصفوف **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جلالہ اپنی رحمت اتارتا
ہے صف کی داہنی جانب مین اور فرشتے بھی دعا کرتے ہین **ف** حتی المقدور صف اول مین شریک ہو پھر اگر صف اول مین
داہنا جانب ملجاوے تو نور علی نور ہی **باب** مقام الصبیان من الصف لڑکے کہان پر کھڑے ہون **عن** ابی مالک الاشجعی
الا احدثکم بصلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاقام الصلوۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی
بھم فذکر صلوتہ ثم قال ھکذا صلوۃ قال عبد الاعلی لا احسبہ قال صلوۃ امتی **ترجمہ** ابو مالک اشجعی نے کہا مین
تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤن آپ کھڑے ہوئے نماز کو پہلے مردونے صف باندھی پھر لڑکون نے بعد اسکے آپنے نماز پڑہی
پھر فرمایا یہی میری امت کی نماز یہی ہے **باب** صف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتون کی صفون کا بیان اور صف اول
مین شریک ہونے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا اخرھا
وخیر صفوف النساء اخرھا وشرھا اولھا **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی
صفون مین بہتر پہلی صف ہے (کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتون سے) اور بری پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتون سے) اور
عورتون کی صفون مین بری پہلی صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے مردون سے) اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ دور ہے مردون سے)
عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرھم اللہ
فی النار **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہینگے
یہانتک کہ اللہ بھی انکو جہنم مین سب کے پیچھے کریگا **ف** وہان عذاب کی شدت زیادہ ہوگی بہ نسبت آگے کی اسحدیث سے
صف اول مین شریک ہونے کی بڑی تاکید نکلی **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی
اصحابہ تاخرا فقال لھم تقدموا فاتموا بی ولیاتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون یؤخرھم اللہ عز و
جل **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے
ہوئے فرمایا آگے آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہین وہ تمہاری پیروی کرین اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے
اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے ڈالدیگا **باب** مقام الامام من الصف امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں کو **باب** الرجل یصلی خلف الصف وحدہ جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اسکی نماز درست نہیں ہوتی **عن** وابصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید قال سلیمان الصلوۃ **ترجمہ** وابصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا **ف** کیونکہ جو شخص صف میں ہوتے ہوئے شریک نہ ہوا اور پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھے اسکی نماز درست نہ ہوگی امام احمد رح کا یہی قول ہے اور ائمہ باقیہ کہتے ہیں درست ہو جاویگی مگر مکروہ ہے **باب** الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع میں دیکھ کر جلدی کرکے صف سے پیچھے رکوع نہ کرے **عن** ابی بکرۃ انہ دخل المسجد ونبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد **ترجمہ** ابوبکرہؓ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کی) پھر ایسا نہ کرنا۔ **عن** الحسن ان ابا بکرۃ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی الی الصف فقال ابوبکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد **ترجمہ** حسنؒ سے روایت ہے ابوبکرہؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر آیا صف میں ابوبکرہؓ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا **ف** بعضوں نے لا تعد کے معنے یہ کیے ہیں اب مت دوڑنا بعضوں نے یہ کہا ہے اب دیر نہ کیجیو نماز میں آنے کے واسطے تاکہ پھر اسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنے پھر ایسا نہ کرنا کہ صف کے پیچھے سے رکوع کرلے بلکہ جب تک صف میں شریک ہو جا رکوع نہ کر **باب** ما یستر المصلی ستر کا بیان **عن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے سامنے رکھلے پالان کے پچھلی لکڑی کے برابر اب تجھ سامنے سے جانا کسی کا نقصان نہ پہونچاویگا **ف** یعنے تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے جانے والا گدھا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد رح کے نزدیک عورت اور گدھے کے سامنے سے گذرنے سے نماز مشکوک ہو جاتی ہے اور کالے کتے کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک عورت اور گدھے اور کتے تینوں کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی پر سامنے جانیوالا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہے۔ ستر کھڑا کرنے سے یہ سب خرابیاں موقوف ہو جاتی ہیں نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں بگڑتی اور سامنے جانیوالا جو ستر کے پار جاوے گنہگار نہیں ہوتا **عن** عطاء قال اخرۃ الرحل ذراع فما فوقہ **ترجمہ** عطاء نے کہا پالان کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ کی ہوتی ہے یا اس سے کچھ زیادہ **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ

فتوضع بین یدیہ فیصلی الیھا والناس وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذھا الامراء ترجمہ
ابن عمرؓ سے روایت ہی رسول اللہ علیہ وسلم جب عید کے روز نکلتے حکم کرتے برچھا لانے کا وہ سامنے کھڑا کیا جاتا آپ اسکی طرف
نماز پڑھتے اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے لیکن آپ سفر مین کرتے اب حاکمون نے اسی وجہ سی برچھا ساتھ رکھنا اختیار کیا ہی ف اور نماز
کو چھوڑ دیا گیا خوب جو چیز اصل تھی وہ بھولگئے اور جو تبع تھی اسکو ضرور سمجھ لیا اسحدیث سی معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر ستر ہ
ہو تو کافی ہے مقتدیون کے واسطے بھی عن ابی جحیفۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلے بہم بالبطحاء وبین یدیہ
عنزۃ الظھر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزۃ المرأۃ والحمار ترجمہ ابی جحیفہ رضی سی روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھائی بطحا مین اور آپکے سامنے ایک برچھی تھی ظہر کی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین برچھی کے اس پار عورتین جاتی تھین
اور گدھے جاتے تھی باب الخط اذا لم یجد عصا جب لکڑی نہ ہو تو ایک لکیر کرلے زمین پر عن ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجھہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصا
فان لم یکن معہ عصا فلیخط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ ترجمہ ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز پڑھے تو اپنے منکے سامنے کوئی چیز رکھ لیوے اگر کچھ نہ پاوی تو ایک لکڑی کھڑی کرلے اگر لکڑی بھی نہ ہو تو
ایک لکیر کھینچ لیوی پھر جو چیز سامنے سی جاویگی اسکو نقصان نہ پہونچاویگی ف یہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہی اسی لیے
بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضون کے نزدیک لکیر کھینچنا کافی نہین ہے لکیر کی کیفیت یہ ہے مصلے یا یہ مصلے یا یہ مصلے کہا سفیان
نے ہمنے کوئی دلیل ایسی نہ پائی جس سے اس حدیث کو مضبوط کرین اور یہ حدیث نہین مروی ہی مگر اسی اسناد سے عن
سفیان بن عیینۃ قال رایت شریکا صلے بنا فی جنازۃ العصر فوضع قلنسوتہ بین یدیہ یعنی فی فریضۃ حضر ترجمہ
سفیان بن عیینہ سے روایت ہی مینے شریک کو دیکھا انہون نے ہمارے ساتھ ایک جنازے مین عصر کی نماز پڑھی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھ
لی باب الصلوۃ الی الراحلۃ اونٹ کی طرف نماز پڑھنے کا بیان عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی
الی بعیرہ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے تھے باب اذا صلی الی ساریۃ
او نحوھا ایرجحلھا منہ شہ کو کس چیز کے مقابل کرے عن المقداد بن الاسود قال ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبہ الایمن او الایسر ولا یصمد لہ صمدا ترجمہ مقداد بن اسود رضی سے
روایت ہی کہ رسول جب نماز پڑھتے کھڑی یا ستون یا درخت کی طرف تو اس کو اپنے داہنے ابرو یا بائین ابرو کے مقابل کرتے اور اسکو اپنی دونون آنکھون کے بیچ مین نہ کرتے
ف نا کہ بت پرستون کے مشابہ ہو یہ حدیث ضعیف ہے باب الصلوۃ الی المتحدثین والنیام جو شخص باتین کرتا ہو یا سوتا ہو اس کے پیچھے
نماز پڑھنا کیسا ہے عن عبد اللہ بن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سی روایت ہی کہ نبی صلعم
نے فرمایا مت نماز پڑھو اس شخص کے پیچھے جو سوتا ہو یا باتین کرتا ہو باب الرجل ینام فی المسجد ہو سونے کا بیان عن سھل بن ابی حثمۃ
یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم الی سترۃ فلیدن منھا لا یقطع الشیطان علیہ صلوتہ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سی روایت ہی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ستری کی آڑ مین نماز پڑہے تو ستری سے نزدیک ہوجاوے تاکہ شیطان اسکی نماز نہ توڑے
ف کیونکہ اگر ستری سے دور کہڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدہا اسکے اندر ہوکر جاویگا عن سہل قال کان بین مقام النبی
صلے اللہ علیہ وسلم وبین القبلۃ ممر عنز ترجمہ سہل سے روایت ہے کہ رسول اللہ قبلے سے اتنا نزدیک کہڑے ہوتے کہ ایک بکری
کی جگہ رہتی باب مایؤمر المصلی ان یدرأ عن المر بین یدیہ اگر کوئی نمازی کے سامنے سے جانے لگے تو اسکو روکے عن
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیہ و
لیدرأہ ما استطاع فان ابی فلیقاتل فانما ھو شیطان ترجمہ ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اور جہانتک ہوسکے اسکو روکے اگر وہ نمانے تو اس سے
لڑے وہ شیطان ہے ف یعنے شیطان کا سا کام کرتا ہے کہے سے بھی نہین مانتا اسکو مارنا ہی علاج ہے عن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیصل الی سترۃ ولیدن منھا ثم لا یدع معناہ ترجمہ ابوسعید
خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی نماز پڑہے تو ستری کی آڑ مین پڑہے اور اس سے نزدیک کہڑا ہو
پہر ویسے ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری عن ابی عبید حاجب بن سلیمان قال رایت عطاء بن یزید اللیثی قائما
یصلی فذھبت امر بین یدیہ فردنی ثم قال حدثنی ابوسعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیستطع
منکم ان لا یحول بینہ وبین قبلتہ احد فلیفعل ترجمہ حاجب بن سلیمان سے روایت ہے مینے عطا بن یزید لیثی کو کہڑے ہوئے نماز
پڑہتے دیکہا مین انکے سامنے سے جانے لگا انہون نے مجہے پہیر دیا پہر کہا حدیث بیان کی مجہسے ابوسعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے یہ کرسکے کہ کسی شخص کو اپنے اور قبلے کے بیچ مین سے نہ جانے دے تو وہ کرے عن ابی صالح قال
دخل ابوسعید علی مروان فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلی احدکم الی شیء یستترہ من الناس
فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفع فی نحرہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان ترجمہ ابوصالح سے روایت ہے ابوسعید
مروان پاس گئے اور کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص تم مین سے ستری کی آڑ مین نماز پڑہے پہر کوئی
شخص اسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اسکے سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے ف لڑنے سے یہ مراد ہے کہ
اسکو تنبیہ کرے سختی سے سمجہادیوے لیکن بعد نماز کے اندر اشارے سے منع کرے باب ما ینھی عنہ من المرور بین یدی المصلی
نمازی کے سامنے سے جانے کی ممانعت عن بسر بن سعید ان زید بن خالد الجہنی ارسلہ الی ابی جہیم یسالہ ماذا سمع
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی المصلی فقال ابو جہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار
بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین
یوما او شھرا او سنۃ ترجمہ بسر بن سعید کو زید بن خالد نے ابوالجہیم پاس بہیجا پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا فرمایا ہے اس شخص کے حق مین جو نمازی کے سامنے سے گذرے ابوجہیم نے کہا آپنے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا

جانے جو اُسپر عذاب ہوگا تو اسکو چالیس تک کہڑا رہنا بہتر ہو سامنے چلے جانے سے ابو النضر نے کہا مجھے یاد نہیں انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس **باب** ما یقطع الصلوۃ کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقطع صلوۃ الرجل اذا لم یکن بین یدیہ قید اٰخرۃ الرحل الحمار والکلب الاسود والمرأۃ فقلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض فقال یا ابن اخی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما سالتنی فقال الکلب الاسود شیطان **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اسکے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر نہ ہو اور گدھا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے مینے کہا کالے کی کیا خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد یا سفید ہو تو کیسا انہوں نے کہا ای بیٹے میری بھائی کے تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی آپنے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے **عن** ابن عباس رفعہ شعبۃ قال یقطع الصلوۃ المرأۃ الحائض والکلب **ترجمہ** ابن عباس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے جوان عورت یا کتا نکل جاوے **ف** اس حدیث کو سعید نے اور ہشام اور ہمام نے موقوفا روایت کیا ہے اور شعبہ نے مرفوعا **عن** ابن عباس قال احسبہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا صلے احدکم الی غیر سترۃ فانہ یقطع صلوتہ الکلب والحمار والخنزیر والیہودی والمجوسی والمرأۃ ویجزئ عنہ اذا مر وابین یدیہ علی قدر فتبحص **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے، عکرمہ نے کہا میں سمجھتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے بغیر سترہ کے تو اسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھے اور سور اور یہودی اور پارسی اور عورت کے سامنے نکلنے سے البتہ اگر یہ چیزیں ایک ڈھیلے کی مار سے پرے ہو کر نکلیں تو بس ہو جاویگی **عن** زید بن ثمان قال رایت رجلا بتبوک مقعدا فقال مررت بین ید النبی صلے اللہ علیہ وسلم وانا علی حمار وھو یصلی فقال اللھم اقطع اثرہ فما مشیت علیھا بعد **ترجمہ** زید بن ثمان سے روایت ہے، مینے ایک شخص کو تبوک میں دیکھا جو لنجا تھا اسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے میں گدھے پر سوار ہو کر آپکے سامنے سے گذرا آپنے فرمایا اللہ کاٹ دے یا اون اسکا پھر میں اس دن سے چل نہ سکا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اسنے ہماری نماز کو کاٹ دے اللہ قدم اسکا **عن** غزوان انہ نزل بتبوک وھو حاج فاذا ھو برجل مقعد فسالہ عن امرہ فقال سلحمل تلک حدیثا فلا تحدث بہ ما سمعت انی حی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نزل بتبوک الی النخلۃ فقال ھذہ قبلتنا ثم صلے الیھا فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بین یدیہ وبینھا فقال قطع صلوتنا قطع اللہ اثرہ فما قمت علیھا الی الیوم ھذا **ترجمہ** غزوان سے روایت ہے وہ اُتری تبوک میں حج کے ارادے سے اُنہوں نے ایک لنجا آدمی دیکھا اس سے حال پوچھا وہ بولا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں بشرطیکہ جبتک میں زندہ رہوں تم اُسکو کسی سے بیان نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں اترے تھے ایک درخت کی آڑ میں اور آپنے فرمایا یہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی اسطرف اور میں آیا دوڑتا ہوا اور حالیکہ میں لڑکا تھا یہانتک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور درخت کے بیچ میں سے ہو کر گذرا آپنے فرمایا تو ڈی اُسنے نماز ہماری کاٹ دی اللہ نشان اُسکا اُس روز سے میں

کھڑا نہ ہوسکا (بجا ہوگیا) **باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ** امام کا سترہ مقتدیون کو بھی کفایت کرتا ہی **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنیۃ اذاخر فحضرت الصلوۃ یعنی فصلی الی جدار فاتخذہ قبلۃ ونحن خلفہ فجاءت بھیمۃ تمر بین یدیہ فما زال یدارئھا حتی لصق بطنہ بالجدار ومرت من ورائہ او کما قال مسدد **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اترے اذاخر کی گھاٹی سے (ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کی طرف نماز پڑہی اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک جانور آیا سامنے سے جانیکو آپ اسکو روکے رہے یہانتک کہ آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیا تاکہ وہ سامنے سے نہ جاسکے آخر وہ آپکے پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فذھبت بھیمۃ بین یدیہ فحال بینہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانے لگا آپ اسکو روکتے رہی **باب من قال المرأۃ لا تقطع الصلوۃ** عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت کنت بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین القبلۃ قال شعبۃ واحسبھا قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی بین درمیان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے تہی شعبہ نے کہا مین سمجھتا ہون انہون نے یہ بہی کہا اور مین اس وقت حائضہ تہی۔ کہا ابوداؤد نے اور بہت لوگون نے اس حدیث کو روایت کیا اسمین یہ نہین ہی مین حائضہ تہی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی صلوتہ من اللیل وھی معترضۃ بینہ وبین القبلۃ راقدۃ علی الفراش الذی یرقد علیہ حتی اذا اراد ان یوتر ایقظھا فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہا کرتے اور وہ آپکے اور قبلہ کے بیچ لیٹی رہتین اس بچھونے پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تہے جب آپ وتر پڑہنا چاہتے تہے تو انکو جگا دیتے وہ بہی وتر پڑہ لیتین **عن** عائشۃ قالت بئس ما عدلتمونا بالحمار والکلب لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا معترضۃ بین یدیہ فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فضممتھا الی ثم یسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ رض نے کہا بڑا کیا تمنے برابر کردیا ہمکو گدہی اور کتے کی تمنے یہ کہا کہ عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز جاتی رہتی ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا نماز پڑہتے تہے آپ اور مین آپکے سامنے لیٹی تہی جب آپ سجدہ کرنے لگتے میری پاؤن دبا دیتے مین پاؤن ہٹا لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشۃ انہا قالت کنت نائمۃ ورجلای بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی من اللیل فاذا اراد ان یسجد ضرب رجلی فقبضتھما **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی مین سوتی رہتی تہی اور پاؤن میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور آپ رات کو نماز پڑہا کرتے جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میری پاؤن کو مار دیتے مین انکو سمیٹ لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشۃ انہا قالت کنت انام وانا معترضۃ فی قبلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا امامہ اذا اراد ان یوتر زاد عثمان غنزی ثم انتفا فقال تنحی **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی مین سوتی رہتی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی طرف آپ نماز پڑہا کرتے اور مین آپکے آگے ہوتی جب آپ وتر پڑہنے لگتے فرماتے سرک جا **باب من قال الحمار لا یقطع الصلوۃ** گدہی کے سامنے جانے

نماز نہ ٹوٹنے کا بیان عن ابن عباس قال قبلت اکبا علی اتان فی اناس مذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
بالناس بمنی فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک احد ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور دن کے قریب بلوغ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے منا میں بن سامنے سے صف کے گذرا پھر گدھی
پر سے اُترا وہ چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا کسی نے مجھ پر انکار نہیں کیا ف شاید اس وجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ امام کے سامنے سے ہو کر
وہ گدھی نہیں نکلی تھی تو کچھ حرج نہیں ہوا کیونکہ امام کا سترہ مقتدیوں کو کافی ہے اور شاید اس وجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ گدھی کے سامنے جانیکو لوگ
مفسد نماز نہ سمجھتے ہونگے عن ابی الصہباء قال لذکرنا ما یقطع الصلوۃ عندنا ابن عباس قال جئت انا وغلام من بنی عبد المطلب علی حمار و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فنزلت ونزلت فترکنا الحمار امام الصف فما بالا ہ وجاء ت جاریتان من بنی عبد المطلب فدخلتا بین
الصف فما بالی ذلک ترجمہ ابو الصہباء (صہیب ہیں ابن عباس کے شاگرد ہیں) سے روایت ہے ہمنے ذکر کیا ان چیزوں کا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ابن عباس رضی
کہا میں اور ایک لڑکا عبد المطلب کی اولاد سے گدھی پر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی اترا میں بھی اترا اور گدھی کو صف
کے آگے چھوڑ دیا آپ نے کچھ پرواہ نہ کی پھر دو لڑکیاں آئیں عبد المطلب کی اولاد سے وہ صف کے بیچ میں ملی آئیں آپ نے کچھ پرواہ نہ کی
دوسری روایت میں ہے فجاءت جاریتان من بنی عبد المطلب فتسابقتا فاخذھما قال عثمان ففرع بینھما وقال اود ففزع احدھما من الآخر
فما بالی ذلک ترجمہ دو لڑکیاں عبد المطلب کی اولاد میں سے لڑتی ہوئیں آئیں آپ نے انکو پکڑ لیا یا جدا کر دیا پھر کچھ پرواہ نہ کی **باب** من قال الکلب لا یقطع
الصلوۃ کتے کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان عن الفضل بن عباس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بادیۃ لنا ومعہ
عباس فصلی فی صحراء لیس بین یدیہ سترۃ حمارۃ لنا وکلبۃ تعبثان بین یدیہ فما بالی ذلک ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے جنگل میں اور آپ کے ساتھ عباس بن عبد المطلب تھے آپ نے جنگل میں نماز پڑھی اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا اور گدھی
اور کتیا ہماری آپ کے سامنے کھیلتی تھیں آپ نے کچھ پرواہ نہ کی **باب** من قال لا یقطع الصلوۃ شئی کسی چیز کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا
بیان عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع الصلوۃ شئی وادرؤا ما استطعتم فانما ھو شیطان ترجمہ ابو سعید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جہانتک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے عن ابی الوداک قال مر شاب من قریش بین
یدی ابی سعید الخدری وھو یصلی فدفعہ ثم عاد فدفعہ ثلث مرات فلما انصرف قال ان الصلوۃ لا یقطعھا شئی ولکن قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرؤا ما استطعتم فانہ شیطان ترجمہ ابو الوداک سے روایت ہے ایک جوان قریشی ابو سعید خدری کے سامنے سے جانے
لگا نماز میں ابو سعید نے اسکو دھکا پھر آیا پھر دھکا پھر آیا پھر دھکا تین بار دھکا دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہانتک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے۔ کہا ابو داؤد نے جب احادیث میں تعارض ہو تو اب صحابہ کا فعل
دیکھا جاویگا۔ صحابہ مذہبی مختلف ہیں لیکن اکثر کا قول یہی ہے کہ نماز کسی شئی کے سامنے جانے سے نہیں ٹوٹتی۔ تمام ہوا پارہ
چوتھا سنن ابی داؤد کے تیئس پارہ میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ پانچواں اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام پر توکل کر کے بعونہ تعالیٰ

تم الجزء الرابع ویتلوہ الجزء الخامس ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارۂ چہارم سنن ابوداؤد رحمہ اللہ

صفحہ	باب
۱۴۰	اذان پر اجرت لینے کا بیان۔
〃	وقت سے پہلے اذان دیدے تو کیا کرے
〃	اندھے کی اذان کا بیان۔
〃	بعد اذان کے مسجد میں سے نکلنا منع ہے
〃	مؤذن بعد اذان کے امام کے آنے کا انتظار کرے
〃	ترتیب کا بیان۔
۱۴۱	جب یکبارگی ہو جاوے اور امام نہ آوے تو لوگ بیٹھ رہیں
۱۴۲	جماعت کی تاکید۔
۱۴۴	جماعت کی فضیلت کا بیان۔
〃	نماز کو پیدل جانے کی فضیلت
۱۴۶	مذہبی رانوں میں مسجد میں جانے کی فضیلت
〃	جب وضو کر کے مسجد کو نماز کے لیے جاوے تو آہستہ آہستہ اطمینان سے جاوے
۱۴۷	جو شخص نماز کے لیے جاوے پھر دیکھے جماعت ہو گئی ہے تو اسکو بھی جماعت کا ثواب ملے گا۔
〃	مسجد میں عورتوں کا جانا۔
۱۴۹	نماز کے واسطے دوڑنا نہ چاہیے
〃	مسجد میں دوبارہ جماعت کا بیان
〃	جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے۔
۱۵۰	اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوبارہ دوسری جماعت
〃	امامت کی فضیلت کا بیان۔
〃	امامت کرنے میں ایکدوسرے سے جھگڑے نہیں۔
۱۵۱	امامت کا مستحق کون ہے۔
۱۵۳	عورتوں کی امامت کا بیان۔
۱۵۴	جب مقتدی ناراض ہوں کسی کی امامت سے تو امامت
〃	ہر نیک بد کے پیچھے نماز درست ہونے کا بیان
۱۵۵	مذہبی کی امامت کا بیان۔
〃	جو شخص ایک قوم کی ملاقات کرے اور وہ اسکی امامت

صفحہ	باب
۱۵۵	امام بلند جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں تو کیسا ہے۔
۱۵۶	جو شخص نماز پڑھ کر آوے پھر وہی نماز اپنی لوگوں کو
〃	امام بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں
۱۵۸	جب دو آدمیوں سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہاں کھڑا ہو
۱۵۹	جب تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں
〃	بعد سلام کے امام قبلے کی طرف سے پھر جاوے
〃	امام نے جہاں فرض پڑھی ہوں وہاں نفل نہ پڑھے
۱۶۰	جب امام اخیر رکعت سے سر اٹھاوے اور بیٹھ جاوے پھر اسکو حدث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں
〃	مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے
۱۶۱	جو شخص امام کے پہلے سر اٹھاوے یا رکھے اسکے عذاب کا بیان۔
〃	امام سے پہلے اٹھکر چلے جانے کا بیان
〃	کتنے کپڑوں میں نماز درست ہے۔
۱۶۲	ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا ہے۔
〃	ایک شخص نماز پڑھے ایک کپڑے میں جس میں سے کچھ دوسرے شخص پر ہو۔
〃	ایک کرتہ پہنکر نماز پڑھنا کیسا ہے۔
۱۶۳	جب کپڑا تنگ ہو تو اسکی تہ بند کرلے۔
۱۶۴	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے
〃	عورت کو بغیر سر ڈھانکے نماز درست نہیں
〃	سدل کی ممانعت۔
۱۶۵	عورتوں کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا۔
〃	کوئی شخص جوڑا باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا ہے
〃	جوتی اتار کر اور جوتوں سمیت نماز پڑھنے کا بیان۔
۱۶۶	نمازی اگر اپنے جوتوں کو اتارے تو کہاں رکھے
۱۶۷	چمڑے کے پوتیے پر نماز پڑھنے کا بیان۔

صفحہ	باب
۱۶۷	بوریئے پر نماز پڑھنے کا بیان۔
〃	کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان۔
〃	صفیں برابر کرنے کا بیان۔
۱۶۹	ستونوں کو بیچمیں صف کرنیکے بیان میں۔
〃	امام کے قریب رہنا مستحب ہے۔
۱۷۰	لڑکے کہاں پر کھڑے ہوں۔
〃	عورتوں کی صفوں کا بیان اور صف اول میں شریک ہونے کا بیان۔
〃	امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے۔
۱۷۱	جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے اسکا بیان
〃	امام کو رکوع میں دیکھ کر جلدی کے مارے صف کے پیچھے رکوع نہ کرے۔
〃	سترے کا بیان۔
۱۷۲	جب لکڑی نہ ہو تو زمین پر ایک لکیر کھینچ لے
〃	اونٹ کی طرف نماز پڑھنے کا بیان۔
〃	سترہ کو کس چیز کے مقابل کرے۔
〃	بات کرنے والے یا سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا بیان۔
〃	سترہ سے نزدیک کھڑے ہونے کا بیان
۱۷۳	اگر کوئی نماز کے سامنے سے جانے لگے تو اسکو روکے۔
〃	نمازی کے سامنے جانے کی ممانعت
۱۷۴	کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
۱۷۵	امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے
〃	عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان
〃	گدھے کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنا۔
۱۷۶	کتے کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنا۔
〃	کسی چیز کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنا

تمت

الجزء الخامس

پارہ پانچوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب استفتاح الصلوۃ نماز شروع کرنے کا بیان **باب** رفع الیدین دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان۔

ف احادیث صحیحہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اُٹھانا کئی مقاموں پر ثابت ہے پہلے تکبیر تحریمہ کے وقت دوسری کوع کرتے وقت تیسری رکوع سے کھڑے ہوتے وقت چوتھے تیسری رکعت کے ہاتھ باندھنے سے پہلے اور جو روایتیں اسکے خلاف میں آئی ہیں وہ ضعیف ہیں دوسرے یہ کہ ان روایات سے رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات میں ثابت ہوتا ہے یہ نہیں نکلتا کہ رفع یدین درست نہیں ہے ..... یا کبھی نہ کرنا چاہیئے البتہ یہ روایات اس وقت ہمارے خلاف ہوتیں جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتے ہم تو اُسکو مستحب کہتے ہیں پھر استحباب کا ثبوت صاف عیان ہے جب احادیث صحیحہ سے کرنا اُسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہے **عن** ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ اذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع وقال سفیان مرۃ واذا رفع راسہ واکثر ما کان یقول بعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اُٹھاتے مونڈھوں تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب اُٹھاتے رکوع سے اور نہیں ہاتھ اٹھاتے تھے دونوں سجدوں کے بیچمیں **عن** عبداللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر وھما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبہ فعلھما حتی تکونا حذو منکبیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ولا یرفع یدیہ فی السجود ویرفعھما فی کل تکبیرۃ یکبرھا قبل الرکوع حتی تنقضی صلوتہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک پھر تکبیر کہتے اور ہاتھ دونوں سمتی پھر رکوع کرتے پھر جب سر اٹھاتے رکوع سے ہاتھوں کو اٹھاتے مونڈھوں تک پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اور نہیں ہاتھ اٹھاتے تھے دونوں سجدوں میں بلکہ اٹھاتے تھے ہر رکعت میں جب تکبیر کہتے رکوع کرنے کے لیے یہاں تک کہ پوری ہو جاتی نماز آپ کی **عن** وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر رفع یدیہ قال ثم التحف ثم اخذ شمالہ بیمینہ واذا اراد ان یرکع اخرج یدیہ ثم رفعھما واذا اراد ان یرفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ ثم سجد ووضع وجھہ بین کفیہ واذا رفع راسہ من السجود ایضا رفع یدیہ حتی فرغ من صلوتہ قال محمد فذکرت ذلک للحسن بن ابی الحسن فقال ھی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل من فعل وترک من ترک **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میںنے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے جب تکبیر کہی دونوں ہاتھ اٹھائے پھر دونوں ہاتھ اندر کر لیے پھر جب

ف یعنے ہاتہ اٹہاتے وقت دونو ہاتہون کو باہر نکالا کپڑے سے پہر باندہتے وقت اندر کرلیے سردی کی سبب سے ت پہر داہنے ہاتھ سے بائین ہاتہ کو پکڑا اور دونو ہاتہ کپڑے کے اندر کرلیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونو ہاتہ باہر نکالکر انکو اٹہایا اسی طرح جب رکوع سے سر اٹہانے لگے دونو ہاتہون کو اٹہایا پہر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونو پہونچون کے بیچمین رکہا اور جب سجدہ سے سر اٹہایا دونو ہاتہون کو اٹہایا ف صحیح روایت مین سجدون کے بیچ مین ہاتہ اٹہانا نہین ہے اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے ت محمد نے کہا مینے یزید بن ابی الحسن سے کہا انہون نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرنیوالون نے ایسا ہی کیا اور چہوڑنے والون نے چہوڑ دیا۔

عن وائل بن حجر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع التکبیر ترجمہ وائل بن حجر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہاتہ اٹہاتے دیکہا تکبیر کے وقت عن وائل بن حجر انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی کانتا بحیال منکبیہ وحاذی بابہامیہ اذنیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے لیے کہڑے ہوتے دونو ہاتہ اپنے اٹہاتے مونڈہون تک اور انگوٹھے کانون کی برابر کیے پہر تکبیر کہی

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ثم وضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع رأسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک فلما سجد وضع رأسہ بذلک المنزل من بین یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ہکذا وحلق بشر الابہام والوسطی واشار باسبابہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصدًا دیکہا آپ کیونکر پڑہتے ہین تو پہلے آپ کہڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اللہ اکبر کہا دونو ہاتہ اٹہائے کانون تک پہر بائین ہاتہ کو دائین ہاتہ سے پکڑا جب رکوع کا قصد کیا اسیطرح دونو ہاتہون کو اٹہایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتہون کے بیچ مین رکہا پہر دونو ہاتہ اپنے گہٹنون پر رکہے جب رکوع سے سر اٹہایا اسی طرح دونو ہاتہون کو اٹہایا پہر بیٹہے تو بائین پیر کو بچہایا اور بایان ہاتہ اپنے بائین ران پر رکہا اور داہنے ہاتہ کی کہنی داہنے ران سے جدا رکہی اور دو انگلیون کو بند کرلیا اور ایک حلقہ بنالیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور دیکہا مینے انکو اسطرح کہتے ہوئے اور بشر نے بتایا انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے ثم وضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری والرسغ والساعد وقال فیہ ثم جئت بعد ذلک فی زمان فیہ برد شدید فرایت الناس علیہم جل الثیاب تحرک ایدیہم تحت الثیاب ترجمہ پہر داہنا ہاتہ بائین کف پر رکہا یا بائین پہونچے پر یا بائین بانہہ پر اسی روایت مین یہ ہے پہر مین آیا سخت جاڑے مین تو مینے لوگون کو دیکہا بہت کپڑے پہنے ہوئے اسکے اندر انکے ہاتہ ہلتے ہین (رفع یدین کے وقت) عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ قال ثم اتیتہم فرایتہم یرفعون ایدیہم الی صدورہم فی افتتاح الصلوۃ وعلیہم برانس وکسیۃ ترجمہ وائل بن حجر رضہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے جب نماز شروع

ص وضع یدہ الیسری

دونو ہاتھ اٹھائے کانون تک وائل نے کہا پھر جو میں آیا تو سینے لوگون کو دیکھا اپنے ہاتھ اٹھاتے ہتے سینے تک نماز شروع کرنے کے وقت اور وہ جبے اوڑھے اور کمل اوڑھے ہتے **باب** افتتاح الصلوۃ نماز کے شروع کرنے کا بیان **عن** وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرایت اصحابہ یرفعون ایدیھم فی ثیابھم فی الصلوۃ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے میں آیا میں نے دیکھا آپکے اصحاب کو اٹھاتے ہتے اپنے ہاتھ کپڑون کے اندر **ف** سردی کی وجہ سے باہر نکالتے ہتے کیونکہ ہاتھون کا باہر نکالنا واجب نہین ہے مستحب ہے **عن** ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فلم فواللہ ما کنت بأکثرنا لہ تبعۃ ولا اقدمنا لہ صحبۃ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصیب راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یھوی الی الارض فجافی یدیہ عن جنبیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد وسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلوتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیھا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر قالوا صدقت ھکذا کان یصلی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیون مین بیٹھے ہوئے ہتے اُن مین ابو قتادہ بھی ہتے ابو حمید نے کہا مین تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہون اُن لوگون نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ پیروی نہین کرتے ہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت مین آئے ہتے ابو حمید نے کہا ہان یہ ٹھیک ہے **ف** مگر یہ ضرور نہین کہ تم مجھسے زیادہ صحبت رکھتے ہتے تو نماز کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسلیے ہوسکتا ہے مین نے خوب غور کیا ہو اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تم کو اُسکا خیال نہ رہا ہو **ف** اُن لوگون نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے دونو ہاتھ اُٹھاتے اپنے مونڈھون تک پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنے مقام پر آجاتی اعتدال سے تو آپ قرات شروع کرتے پھر تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اُٹھاتے مونڈھون تک پھر رکوع کرتے اور دونو ہتھیلیان اپنی اپنے گھٹنون پر رکھتے اور پیٹھ سیدھی رکھتے اور سر کو پیٹھ کے برابر کرتے) نہ جھکاتے نہ اونچا رکھتے پھر سر اُٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونو ہاتھ اٹھاتے اپنے مونڈھون تک سیدھے کھڑے ہوکر پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے تو دونو ہاتھون کو اپنے پہلون سے جدا رکھتے پھر اپنا سر سجدے سے اور بائین پاؤن کو بچھا کر اُسپر بیٹھتے اور سجدہ کے وقت اپنی انگلیون کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اللہ اکبر کہکے پھر سر اٹھاتے سجدے سے اور بائین پیر کو بچھا کر اُسپر بیٹھتے اتنی دیر تک ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے آجاتی (بعد اُسکے کھڑے ہوتے) اور دوسری

رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتون سے فارغ ہوکر کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہتے اور دونو ہاتھ اٹھاتے مونڈھون تک جیسا شروع نماز کے وقت اٹھائے تھے پھر باقی نماز مین ایسا ہی کرتے یہان تک کہ جب اخیر سجدے سے فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہوتا ہی نکالتے بایان پاؤن اپنا اور بیٹھتے بائین کولے پر۔ اُن صحابہ نے یہ سنکر کہا سچ کہا تو نے اسیطرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے **عن** محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکروا صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض ھذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیہ من رکبتیہ وفرج بین اصابعہ ثم صر ظھرہ غیر مقنع راسہ ولا صاف بخدہ وقال فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی فاذا کان فی الرابعۃ افضی بورکہ الیسری الی الارض واخرج قدمیہ من ناحیۃ واحدۃ **ترجمہ** محمد بن عمرو عامری سے روایت ہے مین ایک مجلس مین تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اُنہون نے آپ کی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے کہا پھر وہی حدیث بیان کی اور کہا جب آپنے رکوع کیا تو اپنی ہتہیلیون کو گہٹنون پر جمایا اور انگلیان کشادہ کہین پھر پیٹ کو خم کیا اور سر کو اونچا نہ کیا نہ کسی طرف داہنے بائین مُنہ کو موڑا بلکہ سیدہا قبلے کی طرف رکہا جب دو رکعتون کے بعد بیٹھے تو بائین پاؤن کے تلوے پر بیٹھے اور داہنے پاؤن کو کہڑا کیا جب چوتہی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائین سرین کو زمین پر رکہدیا اور دونو پاؤن کو ایک طرف نکالدیا **عن** محمد بن عمرو بن عطاء نحو ھذا قال فاذا سجد وضع یدیہ غیر مفترش ولا قابضہما واستقبل باطراف اصابعہ القبلۃ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء سے ایسا ہی مروی ہے اُسمین یہ ہے جب آپنے سجدہ کیا تو نہ اپنے ہاتہون کو بچہایا زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیون کا مُنہ قبلے کی طرف کیا **عن** عباس وعیاش بن سہل الساعدی انہ کان فی مجلس فیہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفی المجلس ابو ھریرۃ وابو حمید الساعدی وابو اسید بھذا الخبر یزید او ینقص قال فیہ ثم یرفع راسہ یعنی من الرکوع فقال سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ورفع یدیہ قال اللہ اکبر فسجد فانتصب علی کفیہ وکبتیہ صدور قدمیہ وھو ساجد ثم کبر فجلس فتورک ونصب قدمہ الاخری ثم کبر فسجد ثم کبر فقام ولم یتورک ثم ساق الحدیث ثم قال جلس بعد الرکعتین حتی اذا ھوی لیدا ان ینہض للقیام قام بتکبیرۃ ثم رکع الرکعتین الاخریین ولم یکن لیتورک فی التشہد **ترجمہ** عباس عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس مین تہے جسمین انکے باپ صحابی تہے اور ابو ہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تہے پھر یہی حدیث بیان کی کچھ کم و بیش کہا پھر آپنے سر اٹہایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد اور دونو ہاتہ اٹہائے پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین پر اپنے ہتہیلیون کو اور گہٹنون کو اور انگلیون کے سرون کو سجدے مین پھر تکبیر کہی جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک قدم کو کہڑا کیا پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر بیٹھے اور کہڑے ہوگئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یہان تک کہا بیٹھے دو رکعتین پڑہکر جب اٹہنے کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کہڑی ہوئی پھر پچھلی دو رکعتین پڑہین اور نہین ذکر کیا تورک کا تشہد مین تورک کہتے ہین سرین پر بیٹھنے کو اور دونو پاؤن ایک طرف نکالدینے کو **عن** عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید وابو اسید و

سهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا فاذكر بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فنحاهما عن جنبيه قال ثم سجد فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في موضعه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه **ترجمہ** عباس بن سہل سے روایت ہے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وذکر کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں آپ کی نماز کو پہر یہی حدیث بیان کی بعد اسکے کہا پہر آپ نے رکوع کیا اور دونو ہاتھوں کو دونو گھٹنوں پر رکھا گویا انکو پکڑ لیا .... اور دونو ہاتھوں کو سیدھا کیا گویا کمان کے چلے ہوگئے اور جدا رکھا پہلوؤں سے پہر سجدہ کیا اور اپنے ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونو ہاتھوں کو جدا رکھا پہلوؤں سے اور دونو ہتیلیوں سے کو مونڈھوں کے برابر رکھا پہر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنے ٹھکانے پر آگئی (پہر دوسرا سجدہ کیا اور اس سے) فارغ ہوئے پہر بیٹھے بایاں پاؤں بچھا کر اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا اور اسکی انگلیوں کو قبلہ کیطرف کیا اور اپنی داہنی ہتیلی کو داہنے گھٹنے پر رکھا اور بائیں ہتیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور انگلی سے اشارہ کیا **عن ابی حمید** بهذا الحديث قال واذا سجد فرج بين فخذيه غير حامل بطنه على شيء من فخذيه **ترجمہ** دوسری روایت میں ہے جب سجدہ کیا تو دونو رانوں کو کشادہ رکھا اور پیٹ کو رانوں سے نہ لگایا **عن وائل بن حجر** عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا الحديث قال فلما سجد وضع ركبتاه الى الارض قبل ان تقع كفاه قال فلما سجد وضع جبهته بين كفيه وجافى عن ابطيه قال حجاج وقال همام وحدثنا شقيق حدثني عاصم بن كليب عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل هذا وفي حديث احدهما واكبر علمي انه حديث محمد بن جحادة واذا اهوى لهض على ركبتيه واعتمد على فخذيه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے اسی حدیث میں جب آپ سجدہ کرتے تو گھٹنے آپکے زمین پر ہاتھوں سے پہلے لگتے جب سجدہ میں جاتے تو اپنی پیشانی دونو ہاتھوں کے بیچمیں رکھتے اور اپنی بغلیں کہلی رکھتے دوسری روایت میں ہے جب آپ اٹھتے تو اپنے گھٹنوں پر اٹھتے اور بوجھ ڈالتے رانوں پر **عن وائل بن حجر** قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع ابهاميه في الصلوة الى شحمة اذنيه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتے تھے اپنے دونو انگوٹھوں کو (یا تھے کے) کانوں کی لو تک **ف** نماز شروع کرتے وقت ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے **عن ابی هريرة** انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر للصلوة جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع فعل مثل ذلك واذا رفع للسجود فعل مثل ذلك واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك **ترجمہ** ابی ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونو ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے جب رکوع سے فارغ ہو کر سیدھے کھڑے ہوتے سجدے کے واسطے تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے تو ایسا ہی کرتے **عن میمون المكي** انه راى عبد الله بن الزبير وصلى بهم يشير بكفيه حين يقوم و

حین یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم فینثنی بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رایت
ابن الزبیر صلی صلوة لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه الاشارة فقال ان اجبت ان تنظر الی صلوة رسول الله صلی
الله علیه وسلم فاقتد بصلوة عبد الله بن الزبیر **ترجمہ** میمونؒ کی سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن الزبیر کو دیکھا نماز پڑھا کر
اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (رفع یدین کیا) کھڑی ہوتے وقت اور رکوع کے وقت اور سجدہ کے وقت اور پھر کھڑی ہوتے وقت
کھڑی ہوئی اور اشارہ کیا ہاتھوں سے وہ گئے عبد اللہ بن عباسؓ پاس اور اُنسے کہا میںنے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑھتے دیکھا
کہ کسی کو اسطرح پڑھتے نہ دیکھا اور یہ بیان کیا ہاتھوں سے اشارہ کرنے کا عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا اگر تو چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبد اللہ بن الزبیر کی نماز کی **عن** النضر بن کثیر یعنی السعدی قال صلی الی جنبی عبد الله
ابن طاؤس فی مسجد الخیف فکان اذا سجد سجدة الاولی فرفع راسه منها رفع یدیه تلقاء وجهه فانکرت ذلک
فقلت لوهیب بن خالد فقال له وهیب بن خالد تصنع شیئا لم ار احدا یصنعه فقال ابن طاؤس رایت ابی یصنعه وقال ابی
رایت ابن عباس یصنعه ولا اعلم الا انه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصنعه **ترجمہ** نضر بن کثیر سعدی کی روایت ہے
میرے پہلو میں نماز پڑھی عبد اللہ بن طاؤس نے مسجد خیف میں جب انہوں نے سجدہ کیا پہلا اور اپنا سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اپنے
منہ کے سامنے میں نے اسکا انکار کیا (اور وہیب بن خالد سے ذکر کیا وہیب بن خالد نے عبد اللہ سے کہا تم ایسی بات کرتے ہو جو میں نے
کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میںنے اپنے باپ طاؤس کو یہ کرتے دیکھا اور طاؤس نے کہا میںنے ابن عباسؓ کو ایسا کرتے
دیکھا اور میں نہیں جانتا مگر انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اوائل میں پھر آپنے دونو سجدوں
کے بیچ میں ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا **عن** ابن عمر انه کان اذا دخل فی الصلوة کبر ورفع یدیه واذا رکع واذا قال سمع الله
لمن حمده واذا قام من الرکعتین رفع یدیه ویرفع ذلک الی رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے
جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر
کھڑے ہوتے دونو ہاتھ اٹھاتے اور بیان کرتے تھے یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث سوتوفا صحیح ہے
مرفوع نہیں ہے دوسری روایت میں یوں ہے واذا قام من الرکعتین یرفعهما الی ثدییه **ترجمہ** جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے
دونو ہاتھ اٹھاتے چھاتیوں تک تیسری روایت میں ہے ابن جریج نے کہا میںنے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر پہلی بار میں ہاتھ اونچے اٹھاتے
تھے انہوں نے کہا نہیں سب بار ایکسان اٹھاتے تھے میںنے کہا مجھکو بتاؤ انہوں نے اشارہ کیا چھاتیوں تک یا اس سے بھی کچھ نیچے **عن**
نافع ان عبد الله بن عمر کان اذا ابتدأ الصلوة یرفع یدیه حذو منکبیه واذا رفع راسه من الرکوع رفعهما دون
ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تھے اپنے دونو ہاتھوں کو اٹھاتے تھے مونڈھوں تک اور جب رکوع
سے سر اٹھاتے تھے تو اس سے کم ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ کہا ابوداؤد نے یہ سوا مالک کے کسی نے روایت نہیں کیا کہ رکوع سے سر اٹھاتے
وقت اس سے کم اٹھاتے تھے **ف** بلکہ اور لوگوں نے ایکسان روایت کیا ہے جتنا شروع میں اٹھاتے تھے اتنا ہی پھر **عن**

ابن عمر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر و رفع یدیہ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین پڑھکر اٹھتے تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اٹھاتے عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کبر و رفع یدیہ حذو منکبیہ و یصنع مثل ذلک اذا قضی قراتہ و اراد ان یرکع و یصنعہ اذا رفع من الرکوع و لا یرفع یدیہ فی شئی من صلوتہ وھو قاعد و اذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک و کبر ترجمہ علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے تو دونو ہاتھ اٹھاتے مونڈھون تک اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتے تو اسیطرح ہاتھون کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسیطرح ہاتھون کو اٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت مین ہاتھون کو نہ اٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھکر اٹھتے تو دونو ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ کہا ابوداؤد نے ابوحمید ساعدی کی حدیث مین ہے جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اٹھاتے مونڈھون تک جیسی تکبیر کہی تھی شروع نماز مین۔ اسکے بیان کرنیسے یہ غرض ہے کہ حضرت علیؓ کی روایت مین واذا قام من السجدتین کے معنے واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہمنے اسی طرح ترجمہ کیا ہے عن مالک ابن الحویرث قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر و اذا رکع و اذا رفع راسہ من الرکوع حتی یبلغ بھما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر تحریمہ کہتے آپ دونو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہان تک پہونچتے دونو ہاتھ کانون کی لونتک عن بشیر بن نھیک قال قال ابوھریرۃ لو کنت قدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرایت ابطیہ زاد ابن معاذ قال یقول لاحق الا تری انہ فی الصلوٰۃ لا یستطیع ان یکون قدام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وزاد موسی یعنی اذا کبر و رفع یدیہ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو انکی بغل دیکھتا (یعنے اتنا ہاتھ اپنا الگ رکھتے ہتے) لاحق نے کہا بھلا نماز مین ابوہریرہؓ کیونکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آگے ہوسکتے ہتے موسے نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتے تو دونو ہاتھ اٹھاتے عن علقمۃ قال قال عبداللہ علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ فکبر و رفع یدیہ فلما رکع طبق یدیہ بین رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعدا فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا یعنی الامساک علی الرکبتین ترجمہ علقمہؓ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکھائی تو تکبیر کہی اور دونو ہاتھ اٹھائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتھون کو جوڑکر دونو گھٹنون کے بیچمین کہہ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم پہر منسوخ ہوگیا) جب یہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی انہون نے کہا سچ کہا میرے بھائی (عبداللہ بن مسعودؓ) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے ہتے پہر ہم کو حکم ہوا دونو ہاتھ گھٹنون پر رکھنے کا **باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع** رکوع کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کا بیان عن علقمۃ قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی لکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھکر نہ بتاؤن پہر انہون نماز پڑھی تو ہاتھ نہین اٹھائے مگر ایک بار **ف** یعنے شروع نماز مین

امام احمدؒ اور بخاریؒ نے اسحدیث کو ضعیف کہا بوجہ عاصم بن کلیب کے لیکن توثیق کی ابن معین نے اور حسن کہا اسحدیث کو ترمذی نے لیکن یہہ حدیث معارض نہین ہوسکتی ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے جن سے رفع ثابت ہے اسواسطے کہ رفعیدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ترک بھی کیا ہوگا عبداللہ بن مسعودؓ کو یہی یاد رہا دوسری یہ کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے یاد نہ رکھنے سے لازم نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہوجاوے کیونکہ اجلای صحابہؓ نے رفعیدین نقل کیا ہے ان مین سے ہین حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون نے کہا کہ عشرہ مبشرہ نے اسکو روایت کیا ہے بخاریؒ نے کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہے کہ اُنیس صحابہؓ نے رفعیدین کی حدیثون کو نقل کیا ہے اور عبداللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہگئے ہین شاید یہہ اُن مین سے ہو جیسے تیمم جنب کے واسطے اور تطبیق کا منسوخ ہونا وغیر ذلک باوجود اسکے شک نہین ہے کسی کو عبداللہ بن مسعودؓ کی کثرت اور وسعت علم اور افقہ ہونے مین راضی ہوا اللہ اُنسے اور تمام صحابہؓ سے دوسری روایت مین ہے فرفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضہم مرۃ واحدۃ یعنے ایک ہی بار ہاتھ اٹھایا یا پہلی بار مین ہاتھ اُٹھایا **عن البراء** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود **ترجمہ** براءؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے اُٹھاتے دونو ہاتھ اپنے کانون کے قریب تک پھر نہ اٹھاتے **ف** اس حدیث کو ضعیف کہا ابن مدینی اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اسکو بخاری نے اور اسکی اسناد مین شریک ہے جو اکثر غلطی کیا کرتا ہے اسی نے غلطی سے ثم لا یعود کا لفظ کہدیا سفیان نے روایت کیا یزید سے اسمین نہین ہے ثم لا یعود لیکن سفیان نے کہا بعد یزید نے کہا کوفے مین ثم لا یعود کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسحدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے اور ثم لا یعود نہین کہا بخاری نے کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنے مین اور ابن القطان نے بھی ایسے ہی کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دارقطنی نے کہا ثم لا یعود کی زیادت منکر ہے۔ مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہوتی ہے **عن البراء** بن عازب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوۃ ثم لم یرفعہما حتی انصرف **ترجمہ** براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے ہاتھ اُٹھائے جب نماز شروع کی پھر نہین اُٹھائے نماز سے فارغ ہونے تک **ف** ابوداؤد نے کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر اسکے صحیح نہ ہونے کی کوئی وجہ بیان نہین کی **عن ابی ھریرۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے دونو ہاتھ اٹھاتے لمبے کرکے **باب** وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا نماز مین **عن زرعۃ** بن عبدالرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع الید علی الید من السنۃ **ترجمہ** زرعہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے مینے عبداللہ بن الزبیرؓ سے سنا کہتے تھے برابر رکھنا قدمون کا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت سے ہے **عن** ابن مسعود انہ کان یصلی فوضع یدہ الیسری علی الیمنی فراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی الیسری **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے، وہ نماز پڑھتے تھے انہون نے اپنا بایان ہاتھ داہنے کے اوپر رکھا

تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو انکا داہنا ہاتہہ بائین ہاتہ کے اوپر کہدیا **عن ابی جحیفۃ** از علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابی جحیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا سنت یہ ہی رکہنا پہونچی کا دوسرے پہونچی پر نماز مین ناف کے نیچے **ف** روایت کیا اس اثر کو احمد اور دار قطنی اور بیہقی نے بہی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق کوفی ہے اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ آپنے اپنا داہنا ہاتہہ بائین ہاتہ پر رکہا سینے پر اور معارض ہے اسکی جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنے داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہا ناف کے نیچے - بہرحال سینے پر ہاتہ باندہنا حدیث صحیح سے ثابت ہی مگر کیفیت اسکی یہ ہے کہ پورا داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہے اس طرح سے کہ داہنے ہاتہ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتہ کی کہنی پر ہو اور بایان ہاتہ بغل کے تلے اور یہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتی ہے جسکو بخاری نے روایت کیا **عن جزیر الضبی** قال رایت علیا رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ **ترجمہ** جریر ضبی سے روایت ہی کہ مینے حضرت علی رضہ کو دیکہا وہ بائین ہاتہ کو داہنے ہاتہ سے پکڑتے تہے پہونچے کو ناف کے اوپر **ف** یعنے ناف کے اوپر اور سینے کے نیچے شافعی رح کا یہی مذہب ہے - کہا ابو داؤد نے سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہی اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہے اور ابو ہریرہ سے بہی اس باب مین مروی ہی مگر وہ قوی نہین ہے **عن ابی وائل** قال قال ابو ہریرۃ اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے ابو ہریرہ نے کہا پہونچے پر پہونچا رکہنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیئے **ف** اسکی اسناد مین بہی عبد الرحمن بن اسحاق ہے - کہا ابو داؤد نے مینے احمد بن حنبل سے سنا وہ ضعیف کہتے تہے عبد الرحمن بن اسحاق کوفی کو **باب** ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء نماز کے شروع مین کون سی دعا پڑہی جاوے **عن علی بن ابیطالب** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا لا یصرف سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک واذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی واذا رفع قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملا السموات والارض وما بینہما وملا ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال اللھم لک سجدت و بک امنت ولک اسلمت سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ وتبارک اللہ احسن الخالقین واذا سلم من الصلوۃ قال اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت

وما انت اعلم به منی انت المقدم والمؤخر لا الٰہ الا انت **ترجمہ** حضرت علی رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض اخیر تک یعنی اپنا منہ کیا اسکی طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین ایک طرف کا ہوکر اور نہیں میں سنا جہار کہنے والوں میں **ف** یعنے سوائے خدا کے کسی کی طرف میں توجہ نہیں کرتا نہ میں اسکا شریک ساجھی کسی کو سمجھتا ہوں **ت** میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ کے لیے ہی جو مالک ہے سارے جہان کا کوئی اُسکا شریک نہیں مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں اے خدا تو ہی بادشاہ ہی کوئی معبود نہیں سچا سوا تیری تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا بخشدے تو میرے سب گناہ کو سوا تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا اور مجھے بتا تو نیک خصلتیں کوئی نہیں بتاتا نیک خصلتیں سوا تیرے اور دور کر مجھ سے بُری عادتوں کو کوئی دور نہیں کرتا بری عادتوں کو سوا تیرے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور بجا لاتا ہوں تیرا حکم جتنی بھلائی ہی سب تیری اختیار میں ہے میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانا تیرے ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بہت اونچے درجے والا ہے بخشش چاہتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تجھ پاس اور جب رکوع کرتے تو فرماتے اللھم لک رکعت اخیر تک اے خدا میں تیرے لیے جھکا اور تجھ پر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا عاجزی میں ہے تیری واسطے کان میرا اور آنکھ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے اور جب سر اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اخیر تک سنتا ہے اللہ اُس شخص کی جو اُسکی تعریف کرے اے پروردگار ہمارے تیرے لیے ہے حمد آسمانوں بھر اور زمین بھر اور آسمان زمین کی بیچ جو کچھ ہے اُس بھر اور جو کچھ اس بھر تو چاہے بعد اسکے اور جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت اخیر تک اے پروردگار میرے تیری واسطے جھکنا زمین پر رکھنا تجھ پر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منہ زمین سے لگ گیا اُس شخص کے واسطے جس نے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور کان آنکھ کھولے بڑی برکت والا ہے اللہ بہت اچھا بنانے والا اور جب سلام پھیرتے کہتے فرماتے اللھم اغفر لی ما قدمت اخیر تک اے خدا بخش میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ اور جو زیادتی کی میں نے اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا تیرے **عن** علی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ثم یضع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع ویضعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیئ من صلوتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر وربما رفع حدیث عبد العزیز فی الدعاء یزید وینقص الشیئ ویذکر والخیر فی یدیک والشر لیس الیک وزادفیہ ویقول عند انصرافہ من الصلوۃ اللھم اغفر لی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الٰھی لا الٰہ الا انت **ترجمہ** حضرت علی رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے مونڈھوں تک اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور تکبیر کہتے اور دعا مانگتے جیسے اوپر گذری کچھ کم و بیش اسمیں یہ نہیں ہی والخیر کلہ بیدیک والشر لیس الیک اور اسمیں زیادہ ہے کہ جب نماز سے

فارغ ہوتے تو کہتے اللھم اغفرلی ماقدمت واخرت واسررت واعلنت انت الٰہی لا الٰہ الا انت **عن** شعیب بن ابی حمزۃ
قال قال لی ابن المنکدر وابن ابی فروۃ وغیرھما من فقھاء اھل المدینۃ فاذا قلت انت ذالک فقل وانا من المسلمین
یعنی قولہ وانا اول المسلمین **ترجمہ** شعیب بن ابی حمزہ سے روایت ہی مجھہ سے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا ان کے اور
مدینہ کے فقیھون نے کہا جب تو اس دعا کو پڑہے تو بجای وانا اول المسلمین کے وانا من المسلمین پڑہ **ف** اسلیے کہ اول المسلمین رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے نہ یہ شخص **عن** انس بن مالک ان رجلا جاء الی الصلوۃ قد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد
للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فانہ
لم یقل باسا فقال الرجل انا یا رسول اللہ جئت وقد حفزنی النفس فقلتھا فقال لقد رایت اثنی عشر ملکا
یبتدرونھا ایھم یرفعھا وزاد حمید فیہ واذا جاء احدکم فلیمش نحوما کان یمشی فلیصل ما ادرکہ ولیقض
ما سبقہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص آیا نماز کو اسکے سانس پہول گئے تہے (دوڑتا ہوا آیا تہا) وہ بولا اللہ اکبر الحمد للہ
حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے آپنے فرمایا کس نے یہ کہا تہا اس نے کچہہ برا نہین کہا (یہ اس
واسطے آپنے فرمایا تاکہ کہنے والا اقرار کرلے اور ڈرے نہین) وہ شخص بولا یا رسول اللہ میںنے کہا تہا مین آیا اور میرے سانس پہول گئے
تہے تو مینے اسکو کہا آپنے فرمایا مین نے بارہ فرشتون کو دیکہا سب جلدی کر رہے تہے کون ان کلمون کو اٹہالے جاوے **ف** اللہ جل
جلالہ پاس آسحدیث سے معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتے خوش ہوتے ہین اور ہر ایک چاہتا ہے مین اسکو اٹہاکر اللہ کے پاس
لیجاؤن **ف** حمید نے اتنا زیادہ کیا پہر آپنے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز کو آوے تو معمولی چال سے چلے جو ملے اسکو پڑہ لیوے
اور جو نہ ملے اسکو بعد ادا کرلیوے **عن** جبیر بن مطعم انہ رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ قال عمرو لا
ادری ای صلوۃ ھی فقال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا سبحان
اللہ بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللہ من الشیطان من نفخہ ونفثہ وھمزہ قال نفثہ الشعر ونفخہ الکبر وھمزہ
الموتۃ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نماز پڑہتے تہے عمرو نے کہا مین نہین جانتا
کونسی نماز تہی آپنے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا مین باللہ
اعوذ باللہ من الشیطان ... من نفخہ ونفثہ وہمزہ (یعنے پناہ مانگتا ہون مین شیطان کے غرور اور اشعار اور وسوسے سے
دوسری روایت مین ہی کہ آپ نفل نماز مین یہ کہتے تہے **عن** عاصم بن حمید قال سالت عائشۃ بای شیء کان یفتتح
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیام اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیء ما سالنی عنہ احد قبلک کان اذا قام کبر
عشرا وحمد اللہ عشرا وسبح عشرا وھلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللھم اغفرلی واھدنی وارزقنی وعافنی
ویتعوذ من ضیق المقام یوم القیمۃ **ترجمہ** عاصم بن حمید سے روایت ہے مینے پوچہا حضرت عائشہ رضی سے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس دعا سے شروع کرتے تہے رات کے نفلون کو انہون نے کہا تم نے مجہہ سے ایسی بات پوچہی جو کسی نے نہین

پوچھی تم سے پہلے آپ جب کھڑے ہوتے تو دس بار تکبیر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور دس بار سبحان اللہ کہتے اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتے اور دس بار استغفار پڑھتے اور فرماتے اللھم اغفرلی واھدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتے تھے قیامت کے دن کھڑے ہونے کی تنگی سے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف قال سالت عائشۃ بای شئی کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل یفتتح صلوتہ اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے میں نے عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے کیا دعا پڑھتے انہوں نے کہا یہ پڑھتے اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم ابوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچھ قباحت نہیں ہے نماز میں دعا کرنے میں خواہ شروع میں کرے یا بیچ میں یا آخر میں فرض میں ہو یا نفل میں عن رفاعۃ بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من المتکلم بھا انفا فقال الرجل انا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایت بضعۃ وثلاثین ملکا یبتدرونھا ایھم یکتبھا اول ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نے سر اٹھایا رکوع سے فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص نے جو آپ کے پیچھے تھا کہا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کس شخص نے یہ کہا تھا وہ شخص بولا میں نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا جلدی کر رہے تھے کون اسکو پہلے لکھے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوۃ من جوف اللیل یقول اللھم لک الحمد انت نور السموات والارض ولک الحمد انت قیام السموات والارض ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیھن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقائک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الٰھی لا الٰہ الا انت ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آدھی رات کو نماز پڑھنے کے لیے تو فرماتے اللھم لک الحمد اخیر تک دوسری روایت میں ہے جب تہجد کے لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہکے یہی دعا پڑھتے عن رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس رفاعۃ فلم یقل قتیبۃ رفاعۃ فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم

فی الصلوۃ ثم ذکر نحو حدیث مالک وانتہ منہ ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجھکو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے کہا کس نے یہ کہا تھا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے گذری اور اس سے بھی زیادہ **عن** عامر بن ربیعۃ قال عطس شاب من الانصار خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوۃ فقال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والاخرۃ فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من القائل الکلمۃ قال فسکت الشاب ثم قال من القائل الکلمۃ فانہ لم یقل باسا فقال یا رسول اللہ انا قلتہا لم ارد بہا الا خیرا قال فانتاھت دون عرش الرحمن تبارک وتعالی ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ایک جوان انصار میں سے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو اس نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرۃ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے پوچھا کس نے یہ کہا تھا وہ جوان چپ رہا پھر آپ نے فرمایا کس نے یہ کلمہ کہا تھا اور کچھ برا نہیں کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے آپ نے فرمایا (یہ کلمہ چڑھتا چلا گیا) اور یہیں تک عرش کے تلے بلکہ عرش سے لگ گیا اور رحمن پاس پہونچ گیا **باب** من رای الاستفتاح ببحانک جن لوگوں کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک اللھم پڑھنا چاہیے انکے دلیل **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلاثا ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثلاثا .....

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ ثم یقرأ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے نماز کے واسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پھر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ بعد اسکے قرأت کرتے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث علی بن علی کی حسن سے مرسلا صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کی اسناد میں یحیی بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی رفاعی میں اور کہا احمد نے نہیں صحیح ہے یہ حدیث انتہے مگر توثیق کی وکیع ابن معین اور ابو زرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ رض اور جابر اور عمر بن سعود رض سے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عبد السلام بن حرب سے کسی نے روایت نہیں کیا سوا طلق بن غنام کے اور بدیل سے سوا عبد السلام کے اور لوگوں نے نماز کا حال نقل کیا اسمین یہ دعا نہیں ہے **ف** عبد السلام بن حرب کو تقریب میں لکھا ہے ثقہ حافظ مناکیر عبد السلام ثقہ ہے حافظ ہے مگر چند حدیثیں خلاف ثقات کی روایت کو نقل کرتا ہے شاید یہ حدیث بھی ان میں سے ہو اور شاید نہ ہو سیوطی نے صحیح کہا اس حدیث کو

محدث فیروزآبادی نے **باب السکتۃ عند الافتتاح** نماز کے شروع کرنے کے وقت سکتہ کرنے کا بیان **ف** سفر السعادت
میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو جگہ چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے پہلی سکتے
سے یہ غرض ہے کہ مقتدی نیت کر لیں اور تکبیر کہہ لیں اور انکو فراغت ہو جاوے پوری فاتحہ کے سننے کی واسطے دوسرے سکتے سے یہ غرض ہے
کہ مقتدی اس سکتے میں سورۂ فاتحہ پڑھ لیں بعضوں نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرارت کے ہوتا کہ شروع کرنے سے پہلے یہی مذہب ہے امام احمد
اور اسحاق اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیئے بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑھنے کی واسطے **عن الحسن قال قال**
سمرۃ حفظت سکتتین فی الصلوۃ سکتۃ اذا کبر الا مام حتی یقرأ وسکتۃ اذا فرغ من فاتحۃ الکتاب وسورۃ عند الرکوع قال فانکر علیہ عمران بن حصین قال
فکتبوا فی ذلک الی ابی بن کعب فصدق سمرۃ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہا سمرہ نے مینے دو سکتے یاد رکھے ہیں ایک سکتہ جب امام تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت تک دوسرے
جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اس بابت میں لکھا مدینہ میں ابی بن کعب کو انہوں نے تصدیق کی سمرہ کی **عن سمرۃ بن**
جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلیھما ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے کرتے
ایک شروع نماز میں دوسرے جب قرأت سے بالکل فارغ ہوتے **عن الحسن ان سمرۃ بن جندب وعمران بن حصین تذاکرا فحدث**
سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ واذا فرغ من قراءۃ
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فحفظ ذلک سمرۃ وانکر علیہ عمران بن حصین فکتبا فی ذلک الی ابی بن کعب
فکان فی کتابہ الیھما او فی ردہ علیھما ان سمرۃ قد حفظ ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین
نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے ہیں ایک سکتہ تحریمہ تکبیر کے بعد دوسرا سکتہ
ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نہ مانا دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا۔
عن سمرۃ قال سکتتان حفظتھما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیہ قال سعید قلنا لقتادۃ ما
ھاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلوتہ واذا فرغ من القراءۃ ثم قال بعد واذا قال غیر المغضوب علیھم و
لا الضالین ترجمہ سمرہ سے روایت ہے مجھ کو دو سکتے یاد ہیں رسول اللہ کے سعید نے کہا قتادہ سے وہ دو سکتے کون سے ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کرے دوسرے
جب قرأت سے فارغ ہو پھر ہی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنی قرأت سے فارغ ہونے سے یہی مقصود ہے کہ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوئے اور تیسرا سکتہ ہے **عن ابی ھریرۃ**
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر فی الصلوۃ سکت بین التکبیر والقراءۃ فقلت لہ بابی انت و
امی ارایت سکوتک بین التکبیر والقراءۃ اخبرنی ما تقول قال اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت
بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من خطایای کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسلنی بالثلج والماء البرد
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے (تھوڑی دیر) پھر قرأت کرتے
مینے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میرے ماں باپ آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں آپ نے فرمایا اللھم باعد بینی الخ **ف**
راقم کہتا ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اسمیں بجائے انقنی کے نقنی ہے یوں اللھم نقنی من الخطا کما ینقی الثوب الابیض من

الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد - یہ حدیث استفتاح کی دعاؤن مین سب سے زیادہ صحیح ہی اور ہمارے مشایخ نے اس دعا کو اختیار کیا ہے **باب** من لم یر الجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر نہ پڑھنے کا بیان **ف** یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور احمد اور اسحاق رح اور اکثر اہلحدیث کا اور یہی صحیح ہے باعتبار قوت دلائل اور کثرت روایت کے اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہین **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابا بکر و عمر و عثمان کانوا یفتتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العلمین **ترجمہ** انس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض قرات شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ **ف** یعنے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہین پڑھتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العلمین و کان اذا رکع لم یشخص راسہ ولم یصوبہ ولکن بین ذلک و کان اذا رفع راسہ من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما و کان اذا رفع راسہ من السجود لم یسجد حتی یستوی قاعدا و کان یقول فی کل رکعتین التحیات و کان اذا جلس یفرش رجلہ الیسری و ینصب رجلہ الیمنی و کان ینھی عن عقب الشیطان و عن فرشۃ السبع و کان یختم الصلوۃ بالتسلیم **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتے تھے قرارت کو الحمد للہ رب العلمین سے اور جب کو ع کرتے تھے تو نہ سر کو اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ درمیان مین اور جب کو ع سے سر اٹھاتے تھے تو سجدہ نہ کرتے تھے جب تک سیدھے نہ کھڑے ہو جاتے اسی طرح جب ایک سجدہ کرکے سر اٹھاتے تھے تو پھر سجدہ نہ کرتے تھے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتون کے بعد التحیات پڑھتے جب بیٹھتے تو بایان پاؤن بچھاتے اور داہنا پاؤن کھڑا کرتے اور منع کرتے تھے شیطان کی نشست سے **ف** وہ یہ ہے دونو پاؤن کھڑے کر دی اور چوتڑ زمین پر لگا دی جیسے کتا بیٹھتا ہی بعضون نے کہا مراد یہ ہے دونو پاؤن کی ایڑیون پر سرین رکھی اور پاؤن کو کھڑا رکھے جلدی کے ماری اور اطمینان سے نہ بیٹھے **ف** اور جانور کی طرح ہاتھ بچھا دینے سے **ف** سجدے کے اندر یعنے ہاتھون کو زمین پر لگا دی اور کتے کی طرح زمین پر پڑ جاوی **ف** اور ختم کرتے تھے نماز کو سلام سے **عن** انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت علی انفا سورۃ فقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی ختمھا قال ھل تدرون ما الکوثر قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نھر وعدنیہ ربی فی الجنۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابھی اتری ہے مجھ پر ایک سورت پھر پڑھا اسکو فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخیر تک پھر لوگون سے پوچھا تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے انھون نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے میرے پروردگار نے جنت مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا جزو ہے تو اسکو پکار کر پڑھنا چاہیے مگر یہ استدلال جب صحیح ہو سکتا ہے کہ آپ نے تبرک و استحباب کے طور پر نہ پڑھا ہو اور جو اس وجہ سے پڑھا ہو کہ بسم اللہ کلام اللہ شروع کرتے وقت پڑھنا مسنون ہے تو پھر اس استدلال کو گنجایش نہین اسی واسطے اسکے بعد کی حدیث لایا کہ دہان رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم نے کلام اللہ پڑہا اور بسم اللہ نہ پڑہی جواب یہ ہے کہ بسم اللہ شروع سورت مین آپ پڑہا کرتے تہے فصل کے واسطے تاکہ معلوم ہو یہ دوسری سورت شروع ہوئی **عن** عن عروۃ عن عائشۃ وذکر الافک قالت جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکشف عن وجھہ وقال اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی اُنہون نے نقل کیا حضرت عائشہ رضہ سے اور بیان کیا قصہ انکی تہمت کا انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور اپنا مُنہ کہولا اور فرمایا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ کوثر مین بسم اللہ جزو ہے سورہ کا ورنہ اگر تبرک کے طور پر پڑہتے تو یہان بہی پڑہتے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منکر ہے اُسکو ایک جماعت نے زہری سے روایت کیا انہون نے اسطرح نہین نقل کیا اور مین ڈرتا ہون کہ اعوذ باللہ شاید حمید کا قول ہو **باب** من جہر بہا بسم اللہ کو پکار کر پڑہنا **عن** یزید الفارسی قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملکم ان عمدتم الی براءۃ وہی من المئین والی الانفال وہی من المثانی فجعلتموہا فی السبع الطوال ولم تکتبوا بینہما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما ینزل علیہ الایات فیدعو بعض من کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ہذہ الایۃ فی السورۃ التی یذکر فیہا کذا وکذا وتنزل علیہ الایۃ والایتان فیقول مثل ذلک وکانت الانفال من اول ما انزل علیہ بالمدینۃ وکانت براءۃ من اخر ما نزل من القران وکانت قصتہا شبیہۃ بقصتہا فظننت انہا منہا فمن ہناک وضعتہا فی السبع الطول ولم اکتب بینہما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم **ترجمہ** یزید فارسی سے روایت ہی مینے سُنا ابن عباس سے کہتے تہے مین نے حضرت عثمان رض سے کہا تم نے سورہ براۃ کو جو مئین مین سے ہے **ف** مئین اُن سورتون کو کہتے ہین جنکی آیتین سو سے زیادہ ہین **ت** انفال سے ملادیا حالانکہ وہ مثانی مین سے ہے **ف** مثانی وہ سورتین جو مئین سے چھوٹی ہین **ت** اور تم نے انفال کو سات لمبی سورتون مین کردیا **ف** جنکو ہم طوال کہتے ہین بقرہ - ال عمران - نساء - مائدہ - انعام - اعراف - توبہ - یا - یونس مطلب یہ ہے کہ سورہ انفال چھوٹی سورت تہی اسکو بڑی سورتون کے بیچمین کیون کہدیا **ت** اور انفال اور برارت کو بیچمین بسم اللہ کیون نہ لکہی حضرت عثمان رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیتین اتر اکرتین آپ کاتب کو بلاتے اور اُس سے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت مین رکہہ جسمین فلان قصہ مذکور ہے اور آپ پر ایک ایک دو آیتین اُترا کرتین آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینے کے آنے کے بعد پہلے اتری اور برارۃ آخر مین اتری اور برارۃ کا قصہ انفال کے مشابہ ہی (دونو سورتون مین جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہے) اس وجہ سے گمان ہوا کہ برارت شاید انفال مین داخل ہے اسواسطے مینے انفال کو سبع طوال مین رکہا اور دونو کے بیچمین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین لکہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر سورت کی جزو ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیون کرتے اُسکے چھوڑ دینے پر جواب یہ دیا کہ اس سے جزو ہونا نہین نکلتا بلکہ بسم اللہ فصل کے لیے مقرر ہوئی ہی جیسا آگے آتا ہے دوسری روایت مین ہی فقبض

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انقضا منہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا اور آپ نے بیان نہیں
کیا کہ سورہ براۃ انفال میں سے ہے کہا ابوداؤد نے کہا شعبی اور ابومالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہانتک کہ سورہ نمل اتری **ف** کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ نمل کی جزو ہے نہ اور سورتوں کی
عن ابن عباس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی تنزل علیہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت کا جدا شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ پر اترتی **باب** تخفیف الصلوۃ للامر یحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا
درست ہے **عن** ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی لاقوم الی الصلوۃ وانا اریدان اطول
فیہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز کراہیۃ ان اشق علی امہ ترجمہ ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں کھڑا ہوتا ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قرارت زیادہ کرنے کا (یعنے طول صلوۃ کا) پھر بچے کا رونا سنکر تمام
کر دیتا ہوں تاکہ شاق نہ گذرے اسکی ماں پر **باب** ما جاء فی نقصان الصلوۃ نماز میں کمی ہونے کا بیان **عن** عمار بن
یاسر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل لینصرف وما کتب لہ الا عشر صلوتہ تسعہا ثمنہا
سبعہا سدسہا خمسہا ربعہا ثلثہا نصفہا ترجمہ عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ کبھی ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں یا
چوتھا یا تیسرا یا نصف اسکے واسطے لکھا جاتا ہے **ف** یعنے جب نماز میں کسی طرح کا قصور اسکے شرائط اور ارکان یا
خضوع یا خشوع میں ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہیں لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہوجاتا ہے کبھی نماز بالکل الٹ کر منہ پر
پھینک دی جاتی ہے نعوذ باللہ منہ **باب** تخفیف الصلوۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان **عن** جابر کان معاذ یصلی مع النبی
صلے اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخر النبی صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ الصلوۃ
وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومہ فقرا البقرۃ فاعتزل رجل من القوم
فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذا یصلی معک
ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانہ جاء یؤمنا فقرا
بسورۃ البقرۃ فقال یا معاذ افتان انت اقرا بکذا قال ابوالزبیر یسبح اسم ربک الاعلی واللیل اذا یغشی فذکرنا
لعمرو فقال اراہ قد ذکرہ ترجمہ روایت ہے جابرؓ سے معاذ بن جبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے
پھر لوٹ کر ہماری امامت کیا کرتے یا لوٹ کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے
کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے **ت** ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو نماز میں دیر کی ایک روایت
میں ہے عشا کی نماز میں دیر کی ..... معاذ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

نماز پڑہی پہر اپنی قوم کی امامت کرنے آئی تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہوگیا (اور سلام پہیر کر اپنی) نماز پڑہ لی (اکیلے) لوگون نے کہا تو منافق ہوگیا اُس نے کہا مین کہی منافق نہین ہوا وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتہ نماز پڑہ کے یہان سے جاتے ہین اور ہماری امامت کرتے ہین اور ہم لوگ دن بہر اونٹون سے پانی سینچتے ہین اور ہاتہون سے محنت کرتے ہین (تہکے ماندہ ہوتے ہین) انہون نے آج سورہ بقرہ شروع کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا ای معاذ تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا پڑہ فلان فلان سورۃ ابوالزبیر نے کہا سبح اسم ربک الاعلے اور واللیل اذا یغشے ف صحیحین مین ہے والشمس وضحٰہا اور دوسری روایت مین ہے اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج والطارق عن حزم بن ابی بن کعب انہ اتی معاذ بن جبل وھو یصلی بقوم صلوۃ المغرب فی

ھذا الخبر فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانہ یصلی وراءک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ والمسافر ترجمہ حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑہا رہے تہے مغرب کی اسی حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای معاذ تو فتنے مین مت ڈال لوگون کو تیرے پیچہے بڈہے اور ضعیف اور کام کاج والے اور مسافر نماز پڑہتے ہین عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تقول فی الصلوۃ

قال اتشہد واقول اللھم انی اسالک الجنۃ واعوذ بک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولہا ندندن ترجمہ بعضے صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز مین کیا کہتا ہی وہ بولا مین تشہد پڑہتا ہون پہر کہتا ہون یا اللہ مانگتا ہون مین تجہہ سے جنت اور پناہ مانگتا ہون تیری جہنم سے لیکن مین نہین سمجہتا آپکے آواز کو نہ معاذ کی آواز کو یعنے معلوم نہین آپ اور معاذ کونسی دعا مانگتے ہین صرف آواز آتی ہی لیکن الفاظ سمجہ مین نہین آتے) آپنے فرمایا ہم بہی اُسی جنت اور جہنم کے گرد پہرتے ہین ف یعنے اسی قسم کی دعا مانگتی ہین جسکا حاصل یہ ہے جنت کا طلب کرنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا عن جابر ذکر قصۃ معاذ قال قال النبی صلے اللہ

علیہ وسلم کیف تصنع یا ابن اخی اذا صلیت قال اقرا بفاتحۃ الکتاب واسال اللہ الجنۃ واعوذ بہ من النار واما لا ادری ما دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی ومعاذ حولہا ہاتین او نحو ہذا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے انہون نے معاذ کا قصہ بیان کیا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای بیٹے میری بہائی کے تو کیا کرتا ہے جب نماز پڑہتا ہے وہ بولا مین سورہ فاتحہ پڑہتا ہون اور اللہ سے جنت مانگتا ہون اور جہنم سے پناہ مانگتا ہون لیکن مین نہین سمجہتا آپکی آواز کو اور معاذ کی آواز کو آپنے فرمایا مین اور معاذ دونو اسی کے گرد ہین یا اسکی مانند کچہہ کہا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والشیخ الکبیر وذا الحاجۃ ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہاوے تو ہلکی نماز پڑہاوے اس واسطے کہ مقتدیون مین بعضے بیمار ہوتے ہین بعضے بڈہے ہوتے ہین بعضے ضرورت والے **باب القراءۃ فی الظہر** ظہر کی

قرارت کا بیان **عن** عطاء بن ابی رباح ان ابا ھریرۃ رض قال فی کل صلوۃ یقرأ فما اسمعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسمعناکم وما اخفی علینا اخفینا علیکم **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے ابوہریرہ رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز مین قرأت کرتے تھے جسمین آپنے پکار کر پڑہا اور ہمکو سنایا ہم نے بھی تمکو سنایا اور جسمین آپنے آہستہ پڑہا ہمنے بھی آہستہ پڑہا **عن** ابی قتادۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظھر والعصر فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورتین ویسمعنا الایۃ احیانا وکان یطول الرکعۃ الاولی من الظھر ویقصر الثانیۃ وکذلک فی الصبح **ترجمہ** ابوقتادہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے تھے تو ظہر اور عصر مین پہلی دو رکعتون مین فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑہتے تھے کبھی ہمکو ایک آدہ آیت سنا دیتے تھے **ف** جو بے اختیاری مین پکار کر نکلجاتی قصداً آپ جہر نکرتے تھے ظہر اور عصر مین **ف** اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی ہوتی دوسری رکعت سے اور ایسا ہی آپ صبح کی نماز مین کرتے **ف** تاکہ لوگون کو جماعت ملجاوے اس واسطے پہلی رکعت مین قرأت زیادہ کرتے تھے اور دوسری رکعت مین کم دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے وفی الاخیرین بفاتحۃ الکتاب یعنے پچھلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ پڑہتے تھے۔ اس روایت مین یہ بھی ہے کہ آپ پہلی رکعت مین طول کرتے تھے اور اتنا دوسری رکعت مین نہین کرتے تھے اور ایسا ہی عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین کرتے تھے **عن** ابی قتادۃ قال فظننا انہ یرید بذلک ان یدرک الناس الرکعۃ الاولی **ترجمہ** ابوقتادہ رض نے کہا پہلی رکعت مین طول کرنے سے یہ غرض تھی کہ لوگ پہلی رکعت پالیوین **عن** ابی معمر قال قلنا لخباب ھل کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم تعرفون قال باضطراب لحیتہ **ترجمہ** ابی معمر رض سے روایت ہے مینے خباب سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین قرأت کرتے تھے انہون نے کہا ہان مینے کہا تمہین کیونکر معلوم ہوا انہون نے کہا آپ کی ریش مبارک ہلتی تھی **عن** عبداللہ بن ابی اوفی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یقوم فی الرکعۃ الاولی من صلوۃ الظھر حتی لا یسمع وقع قدم **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے پہلی رکعت مین ظہر کی اتنی دیر تک کہ کسی قدم کی آواز نہ آتی **ف** یعنے جماعت مین آنے والی سب آچکتے کوئی باقی نہ تھا **باب** تخفیف الاخریین پچھلی دو رکعتون مین طول کرنا **عن** جابر بن سمرۃ قال قال عمر لسعد قد شکاک الناس فی کل شیء حتی فی الصلوۃ قال اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا الوما اقتدیت بہ من صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ذاک الظن بک **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رض نے فرمایا سعد (بن ابی وقاص) سے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہین ہر بات مین یہان تک کہ نماز مین بھی انہون نے کہا مین تو پہلی دو رکعتون کو لمبا پڑہتا ہون اور پچھلی رکعتون کو چھوٹا اور مین کوتاہی نہین کرتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین حضرت عمر رض نے کہا تمہاری بابت مجھکو یہی گمان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الظھر والعصر فحزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین من الظھر

قدر ثلاثین ایۃ قدر الم تنزیل السجدۃ وحزرنا قیامہ فی الاخریین علی النصف من ذلک فحزرنا قیامہ فی
فی الاولیین من العصر علی قدر الاخریین من الظہر وحزرنا قیامہ فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی ہمنے اندازہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنی دیر تک کہڑے ہوتے ہتے ظہر اور عصر
مین تو معلوم ہوا ظہر کی پہلی دو رکعتون مین اتنی دیر تک قیام کرتے ہتے جتنی دیر مین کوئی تیس آیتین پڑہے جیسے سورہ الم تنزیل
السجدہ پڑہی اور پچھلی دو رکعتون مین اسکے نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ظہر کی پچھلی رکعتون کے برابر اور پچھلی رکعتون
مین اسکے نصف **باب** قدر القراءۃ فی صلوۃ الظہر والعصر ظہر اور عصر مین کونسی سورتین پڑہے **عن** جابر بن سمرۃ
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظہر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوھا
من السور ترجمہ جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین والسماء والطارق والسماء ذات
البروج اور انکے برابر سورتین پڑہتے ہتے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دحضت الشمس
صلے الظہر وقرأ بنحو من واللیل اذا یغشی والعصر کذلک والصلوات الا الصبح فانہ کان یطیلھا ترجمہ
جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے جب آفتاب ڈہل جاتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑہتے ہتے اور جیسے واللیل اذا یغشی
ہے ایسی سورتین پڑہتے پھر عصر اور کل نمازون مین ایسی سورتین پڑہتے سوا فجر کے اسمین طول کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سجد فی صلوۃ الظہر ثم قام فرکع فرأینا انہ قرأ تنزیل السجدۃ قال ابن عیسی لم یذکر امیۃ احدا
معتمر ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز مین پھر کہڑے ہوئے اور رکوع کیا
ہمنے جانا آپنے الم تنزیل السجدہ پڑہی ہی **عن** عبداللہ بن عبید اللہ قال دخلت علی ابن عباس فی شباب من بنی ہاشم
فقلنا لشاب منا سل ابن عباس کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر فقال لا لا
فقیل لہ فلعلہ کان یقرأ فی نفسہ فقال خمسا ھذہ شر من الاولی کان عبدا مولی بلغ ما امر بہ وما
امر بہ ان لا یقرأ الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا نأکل الصدقۃ ولا ننزی الحمار
علی الفرس ترجمہ عبداللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہا ان عبداللہ بن عباسؓ سن بنی ہاشم کے کئی جوانون کے ساتہ گیا ہمنے ایک
جوان سے کہا تم ابن عباسؓ سے پوچھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین قرارت کرتے ہتے ابن عباسؓ نے کہا نہین
لوگون نے کہا شاید چپکے پڑہتے ہونگے انہون نے کہا تیرا منہ خدا کرے کہرا ہو (یہ بد دعا ہے) یہ تو پہلے سے بھی برا ہی آپ ایک
بندہ تھے خدا کے جو حکم ہوا وہ لوگون کو پہونچا دیا ہے اور خاص بنی ہاشم کو کوئی حکم نہین دیا سوا تین باتون کے ایک تو وضو کا
کرنے کا دوسری زکوۃ نہ لینے کا تیسرے گدہی کو گھوڑی سے جفت نہ کرنے کا **ف** ابن عباسؓ بوجہ کم سنی کے دور کہڑے ہوتے
ہونگے انکو معلوم نہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آہستہ قرارت کرتے ہتے ظہر اور عصر مین **عن** ابن عباس قال لا ادری
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر امر لا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہی مجھے نہین معلوم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین کچھ پڑہتے تہے یا نہین **ف** یعنے اس قدر آہستہ پڑہتے تہے بالکل آواز
نہین آتی تہی یہ حدیث مؤید ہے اس تاویل کو جو ابہی مذکور ہوئی **باب** قدر القراءۃ فی المغرب مغرب مین کونسی سورتین
پڑہے **عن** ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعتہ وھو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت یا بنی لقد ذکرتنی
بقرأتک ھذہ السورۃ انہا لاٰخر ما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فی المغرب **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے ام الفضل نے انکو سورۂ المرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے تم نے مجہے یاد دلایا اس سورۃ کو پڑہکر
مینے یہ سورت سب سے آخر مین سنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے اسکو مغرب مین پڑہا تہا **ف** ابن ماجہ نے روایت کیا
ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز مین قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ پڑہے **عن**
جبیر بن مطعم انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت
ہے مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ سورہ طور پڑہتے تہے مغرب مین **عن** مروان بن الحکم قال قال لے
زید بن ثابت مالک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب
بطولی الطولیین قال ما ھی قلت الاعراف الاعراف والاخر الانعام او سالت ابن ابی ملیکۃ فقال لی من قبل نفسہ المائدۃ و
الاعراف **ترجمہ** مروان بن الحکم سے زید بن ثابت نے کہا تم مغرب مین چہوٹی سورتین کیون پڑہتے ہو حالانکہ مینے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب مین دو لمبی چوڑی سورتین پڑہتے دیکہا مروان نے کہا وہ کونسی سورتین ہین انہون نے کہا
اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا مینے ابن ابی ملیکہ سے پوچہا وہ سورتین کونسی ہین انہون نے اپنے دل سے کہا مائدہ اور
اعراف **باب** من رای التخفیف فیہا مغرب مین چہوٹی سورتین پڑہنے کا بیان **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ
کان یقرأ فی صلوۃ المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات فنحو ھا من السور **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے
انکے باپ عروہ بن الزبیر مغرب کی نماز مین ایسی ہی سورتین پڑہتے تہے جیسے تم پڑہتے ہو والعادیات یا مانند اسکی
کہا ابو داؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثین سورہ مائدہ اور اعراف یا انعام پڑہنے کی منسوخ ہین اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے
اس سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال عامن المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا وقد سمعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یؤم الناس بہا فی المکتوبۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہا مفصل مین (یعنے سورہ حجرات سے
آخر قرآن تک) جتنی سورتین ہین چہوٹی یا بڑی مینے ایک ایک ان مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا پڑہتے فرض
نماز مین **عن** ابی عثمان النہدی انہ صلے خلف ابن مسعود المغرب فقرأ قل ھو اللہ احد **ترجمہ** ابی عثمان ہندی سے
روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑہائی اسمین قل ہو اللہ احد پڑہی **باب** الرجل یعید سورۃ واحدۃ
فی الرکعتین پہلی رکعت مین جو سورہ پڑہے اسکو دوسری رکعت مین پڑہنے کا بیان **عن** معاذ بن عبد اللہ الجہنی ان
رجلا من جہینۃ اخبرہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الصبح اذا زلزلت الارض فی الرکعتین کلتیہما

فلا ادری انسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام قرأ ذلک عمدًا ترجمہ معاذ بن عبداللہ جہنی سے روایت ہے انہون نے ایک شخص سے سنا جو جہینہ مین سے تہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فجر کی نماز مین اذا زلزلت الارض پڑہا دونو رکعتون مین یہی سورت پڑہی لیکن معلوم نہین آپ نے بہولکر ایسا کیا یا قصدًا کیا **باب القرأۃ فی الفجر** فجر مین کونسی سورت پڑہے **عن عمرو بن حریث** قال کانی اسمع صوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی صلوۃ الغداۃ فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے گویا مین سُن رہا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز مین پڑہتے تہے فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس **ف** یعنے یہی آیت پڑہتے تہے یا پوری سورہ اذا الشمس کورت پڑہتے تہے **باب من ترک القرأۃ فی صلوتہ** جو شخص نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑہے یا قرأت نہ کرے اُسکا حکم **عن ابی سعید** قال امرنا ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب وما تیسر ترجمہ ابو سعید رضہ سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن مین سے پڑہنے کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتہ سورت ملانا ضرور ہے بعضون کے نزدیک مستحب ہے **عن ابی ہریرۃ** قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخرج فناد فی المدینۃ لا صلوۃ الا بقرآن ولو بفاتحۃ الکتاب فما زاد ولو بفاتحۃ الکتاب فما زاد ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُٹہہ پکار آ مدینے مین نماز درست نہین ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچہہ زیادہ کے **عن ابی ہریرۃ** قال امرنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان انادی انہ لا صلوۃ الا بقرأۃ فاتحۃ الکتاب فما زاد ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے مجھکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار دینے کا یہ بات نماز درست نہین بغیر سورہ فاتحہ اور کچہہ زیادہ کے **عن ابی ہریرۃ** یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج غیر تمام قال فقلت یا ابا ہریرۃ انی اکون وراء الامام فقال فغمز ذراعی وقال اقرأ بہا یا فارسی فی نفسک فانی سمعت سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ما سال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقرأوا یقول العبد الحمد للہ رب العلمین یقول اللہ عز وجل حمدنی عبدی یقول الرحمن الرحیم یقول اللہ عز وجل اثنی علی عبدی یقول العبد مالک یوم الدین یقول اللہ عز وجل مجدنی عبدی یقول العبد ایاک نعبد وایاک نستعین یقول اللہ وہذہ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سال یقول العبد اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین یقول اللہ فہؤلاء لعبدی ولعبدی ما سال ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑہے بغیر سورہ فاتحہ کے اُسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہین ہے راوی نے کہا مین نے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کبہی مین امام کے پیچہے ہوتا ہون اُنہون نے میرا بازو دبا دیا اور کہا اپنے دل مین پڑہ لے اے فارسی **ف** یعنے جب امام کے پیچہے ہو تو آہستہ پڑہ لے۔ اس مسئلہ مین تین مذہب ہین ایک سورہ فاتحہ پڑہے امام کے پیچہے سرّی اور جہری نماز مین دوسری یہ کہ سرّی مین پڑہی اور جہری مین نہ پڑہے تیسری یہ کہ امام کے پیچہے کسی نماز مین نہ پڑہی محدثین کا

ف یہ حدیث سورہ فاتحہ واجب ہونے کی دلیل ہے

پہلا مذہب ہے اور یہی احوط ہے ت کیونکہ مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتے ہین
نماز بانٹ دی گئی ہے یا مینے اسکو بانٹ دیا اپنے اور بندے کے درمیان مین آدھون آدھ آدھی میری ہے اور آدھی بندے کے واسطے
ہے اور میرے بندے کو جو کچھ مانگے گا ملے گا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین سب تعریف
اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا۔ اللہ جل جلالہ کہتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی پھر بندہ کہتا ہے الرحمن
الرحیم رحم کرنے والا نہایت مہربان اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مجھکو سراہا میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین
مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین
ہم تجھ ہی کو پوجتے ہین اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہین یہ آیت میرے اور بندے میرے کے درمیان مین ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا
مین دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدھی سچی راہ صراط الذین نعمت علیہم ان لوگون کی راہ
جنپر تونے احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ نہ ان لوگون کی راہ جنپر تو نے غصہ کیا اور نہ ان لوگون کی راہ
جو گمراہ ہو گئے یہ تینون باتین میرے بندے کے لیے ہین اور میرے بندے کو جو مانگے گا ملے گا عن عبادۃ الصامت یبلغ بہ
النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا قال سفیان لمن یصلی وحدہ ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اس شخص کی جو سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ
پڑھے عن عبادۃ بن الصامت قال کنا خلف رسول اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الفجر فقرأ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فثقلت علیہ القرأۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم ھذا یا
رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بھا ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے فجر کی آپ نے قرأت کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑھنا قرآن کا جب نماز سے
فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا شاید تم پڑھا کرتے ہو اپنے امام کے پیچھے ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ ایسا ہی آپ نے فرمایا مت پڑھا
کرو سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز نہین ہوتی عن نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال نافع
ابطأ عبادۃ بن الصامت عن صلوۃ الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلوۃ فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادۃ
وانا معہ حتی صففنا خلف ابی نعیم وابو نعیم یجھر بالقرأۃ فجعل عبادۃ یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادۃ
سمعتک تقرأ بام القرآن وابو نعیم یجھر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجھر
فیھا القراءۃ قال فالتبست علیہ القراءۃ فلما انصرف اقبل علینا بوجھہ وقال ھل تقرؤن اذا جھرت بالقراءۃ
فقال بعضنا انا نصنع ذلک قال فلا وانا اقول مالی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جھرت الا بام القرآن ترجمہ نافع بن
محمود بن ربیع الانصاری سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامت نے دیر کی فجر کی نماز کے واسطے نکلنے مین تو ابو نعیم مؤذن نے
تکبیر کہکر نماز پڑھانا شروع کی اتنے مین عبادہ بھی آئے اور مین بھی انکے ساتھ ہمنے صف باندھی ابو نعیم کے پیچھے اور

ابو نعیم پکار کر قرات کر رہے تھے عبادہ سورہ فاتحہ پڑھنے لگے جب نماز سے فارغ ہوئے مینے عبادہ سے کہا مینے تمکو سورہ فاتحہ پڑھتے
سنا حالانکہ ابو نعیم پکار کر قرات کرتے تھے عبادہ نے کہا ہان البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑہائی جہری آپ قرات
سے رکنے لگے (لوگون کی قرات کے سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کیا تم پڑہا کرتے ہو
جب مین پکار کر پڑہتا ہون بعض لوگون نے ہم مین سے کہا ہان ہم تو ایسا ہی کرتے ہین آپ نے فرمایا مت پڑہا کرو جب ہی مین
کہتا تھا کیا ہوا ہے مجھکو کوئی چھینے لیتا ہے قران مجید سے تو مت پڑہا کرو قرآن کو جب مین تم کیا کرو سوا سورۂ فاتحہ کے

عن عبادة نحو حديث الربيع بن سليمان قال فكان مكحول يقرأ في المغرب والعشاء والصبح بفاتحة الكتاب
في كل ركعة سرا قال مكحول اقرأ فيما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الكتاب ويسكت سرا فان لم يسكت اقرأ بها
قبله ومعه وبعده لا تترك بها على حال ترجمہ عبادہ رضہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ
پڑہتے تھے مغرب اور عشا اور فجر مین ہر رکعت مین آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑہ کر سکتہ کرے جہری نماز
مین تو اس وقت سورہ فاتحہ پڑہ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نہ کرے تو امام سے پہلے یا اسکے ساتھ یا اسکے بعد سورۂ فاتحہ پڑہ لے
چھوڑنہ دے **باب** من رای القراءة اذا لم يجهر جہری نماز مین قراءة نہ کرنے کا بیان **عن** ابی هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرء معي احد منكم انفا فقال رجل نعم
يا رسول الله قال اني اقول مالي انازع القران قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه و
سلم فيما جهر به النبي صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه
وسلم ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک نماز جہری سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کسی
نے تم مین سے میرے ساتھ قرات کی تھی ابھی ایک شخص بولا ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا جب ہی مین کہتا تھا کیا ہوا ہے
مجھکو کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے راوی نے کہا پھر اگر بار آئے قرات سے جہری نماز مین جب سے یہ سنا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے **فی** یعنے سوا سورۂ فاتحہ کے اور سورتون کے پڑہنے سے تو موافق ہوئی یہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت ہین
رہی اسمین اس شخص کے لیے جو فاتحہ پڑہنے کو منع کرتا ہے امام کے پیچھے **عن** ابی هريرة يقول صلى بنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلوة نظن انها الصبح بمعناه الى قوله مالي انازع القران ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے، نماز پڑہائی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کی پھر روایت کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری یہان تک کہ فرمایا کیا ہوا
مجھکو مین چھینا جاتا ہون قرآن سے سدد کی روایت مین ہے فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم لوگون نے قرات چھوڑ دی جہری نماز مین ابن السرح نے معمر سے انہون نے زہری سے روایت کیا یہ قول
ابوہریرہ رضہ کا اور اوزاعی کی روایت مین یہ قول زہری کا ہے فاتعظ المسلمون بذلك فلم يكونوا يقرؤن معه فيما جهر
صلى الله عليه وسلم یعنے اس وعظ سے مسلمانون کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز مین قرات نہ کرتے تھے کہا ابوداؤد نے

یعنے محمد بن یحیے ابن فارس سے سُنا کہتے تھے فانتھے الناس ہری کا کلام ہے **باب** من رای القراءۃ اذا لم یجھر جب جھر نہ ہو تو قرارت کرنا چاہیئے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر فجاء رجل فقرأ خلفہ بسبح اسم ربک الاعلی فلما فرغ قال ایکم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضکم خالجنیھا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے آکے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگون نے کہا ایک شخص نے آپنے فرمایا مین یہ سمجھا تم مین سے کسی نے قرآن مجھ سے چھین لیا ابوالولید کی روایت مین ہے شعبہ نے کہا مینے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہین کہا جب قرآن پڑھا جاوے تو چپ رہو انہون نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوے ابن کثیر کی روایت مین ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرارت کو برا جانا قتادہ نے کہا اگر برا جانتے تو اس سے منع کرتے **عن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم الظھر فلما انفتل قال ایکم قرأ بسبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا فقال علمت ان بعضکم خالجنیھا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو پوچھا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑھا ایک شخص بولا مینے پڑھا آپنے فرمایا مین سمجھا مجھ سے کلام اللہ رپٹا جاتا ہے **باب** ما یجزی الامی والاعجمی من القراءۃ امی اور عجمی کو کتنی قرارت کافی ہے **ف** امی وہ شخص جو اپنڑھ ہے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنے والا نہین ہے اور لکھون کا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن وسیجیء اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم مین اعرابی (جنگلی) لوگ بھی تھے اور پردیسی بھی تھے آپنے فرمایا پڑھو سب اچھا ہے قریب ہے ایسی قومین پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کی طرح درست کرینگی (یعنے تجوید مین مبالغہ کرینگی) جلدی پڑھین گی اور ٹھیر ٹھیر کر نہ پڑھین گی (یا جلدی دنیا مین اسکا بدلا پاوینگے اور آخرت مین انکو ثواب نہ ملے گا) **عن** سھل بن سعد الساعدی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ونحن نقترئ فقال الحمد للہ کتاب اللہ واحد وفیکم الاحمر وفیکم الابیض وفیکم الاسود اقرؤا قبل ان یقرأہ اقوام یقیمونہ کما یقوم القدح یتعجل اجرہ ولا یتاجلہ **ترجمہ** سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑھنے والے سرخ اور سفید اور سیاہ سب طرح کے ہین پڑھو اسکو اُس سے پہلے کہ کئی قومین آوینگی اور قرآن کو مضبوط کرینگے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے پر دنیا مین اُسکا بدلا لینگے عقبے کے لیے نہ رکھینگے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منہ فقال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذا للہ فما لی قال قل اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی
فلما قام قال ھکذا بیدہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد ملأ یدہ من الخیر ترجمہ
عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ علیہ وسلم پاس بولا یا رسول اللہ مین قرآن یاد نہین کرسکتا
کچھ بھی تو مجھے کوئی چیز ایسی بتلایئے جو قرآن سے کافی ہو آپنے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ
اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ وہ شخص بولا یہ اللہ کی تعریف ہوئی میرے فائدے کے لیے بتلایئے آپنے فرمایا اللھم ارحمنی
وارزقنی وعافنی واھدنی ای پروردگار مجھہ پر رحم کر اور مجھے روزی دے اور تندرستی اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اُٹھا تو اسنے
ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنے مینے بڑی دولت کمائی) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا (اسکو یاد کرنا)
پھر فرمایا آپنے اُس شخص نے اپنا ہاتھ بھر لیا خیر سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ
ہوسکے وہ نماز مین یہی پڑھ لیا کرے نماز درست ہوجاویگی بعضون نے کہا یہ ورد وظیفے کے واسطے ہے نماز مین قرأت
تھوڑا بہت پڑھنا ضرور ہے عن جابر بن عبداللہ قال کنا نصلی التطوع ندعوا قیاما وقعودا ونسجد رکوعا و
سجودا ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی نے کہا ہم نفل نماز مین کھڑے اور بیٹھے دعا کرلیتے تھے اور رکوع سجدے مین تسبیح پڑھتے
تھے ف اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز مین قرأت فرض نہین ہے دوسری روایت مین ہے قال کان الحسن یقرأ
فی الظھر والعصر اماما او خلف امام بفاتحۃ الکتاب ویسبح ویکبر ویھلل قدر قاف والذاریات ترجمہ
حسن قرأت کرتے تھے ظہر اور عصر مین امام ہونے کی صورت مین یا امام کے پیچھے ہونے کی صورت مین سورہ فاتحہ کی اور
تسبیح کہتے تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک **باب تمام التکبیر** تکبیر کون کون سے مقام پر کہے
نماز مین عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فکان اذا سجد
کبر واذا رکع کبر واذا نھض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا اخذ عمران بیدی وقال لقد صلی ھذا او قال
لقد صلی بنا ھذا فقبل صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ مطرف سے روایت ہے مینے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی
حضرت امیر المؤمنین مرتضے علی رضی کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑھکر
اُٹھتے تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اُنھون نے ایسی نماز پڑھی جیسے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم پڑھتے تھے عن ابی بکر بن عبدالرحمن و ابی سلمۃ ان ابا ھریرۃ کان یکبر فی کل صلوۃ من المکتوبۃ وغیرھا
یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا ولک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ
اکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین
یقوم من الجلوس فی اثنتین ففعل ذلک فی کل رکعۃ حتی یفرغ من الصلوۃ ثم یقول حین ینصرف والذی
نفسی بیدہ انی لاقربکم شبھا بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت لصلوتہ حتی فارق الدنیا

ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابی ہریرہ تکبیر کہتے تھے ہر نماز مین فرض مین اور غیر فرض مین پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے تھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بعد اسکے ربنا ولک الحمد کہتے پہلے جب سجدے کو جھکتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے مین جانے لگتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعت پڑھکر قعدہ کرکے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے ایسا ہی ہر رکعت مین کرتے نماز سے فارغ ہونے تک بعد اسکے کہتے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی آپ کی نماز تھی یہان تک کہ آپنے دنیا کو رخصت کیا **عن** عبد الرحمن بن ابزی انہ صلی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ تمام نہین کہتے تھے تکبیر کو۔ کہا ابو داؤد نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو تکبیر نہین کہتے تھے (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہین کہتے تھے جب سجدے سے کھڑے ہوتے **ف** پر اس روایت پر عمل نہین ہی سوا رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اور رکعت مین اللہ اکبر کہنا ثابت ہے **باب** کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنون کو زمین پر رکھے یا ہاتھون کو **ف** مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب یہ ہے کہ پہلے ہاتھون کو زمین پر رکھے پھر گھٹنون کو اور ابو حنیفہ رح اور شافعی رح اور احمد بن حنبل رح اور بہو علماء کا قول یہ ہے کہ پہلے گھٹنون کو زمین پر رکھے پھر ہاتھون کو سجدہ کرتے وقت **عن** وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو دونو گھٹنے ہاتھون سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھ پہلے اٹھاتے گھٹنون سے دوسری روایت مین ہے فلما سجد وضع رکبتاہ الی الارض قبل ان یقع کفاہ جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے زمین پر پہلے پڑتے ہاتھون سے ایک روایت مین ہے واذا نھض نھض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذیہ یعنی جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو ٹیکا کرتے اپنی دونو رانون پر اور گھٹنون کے اوپر اٹھتے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنون سے پہلے رکھے **ف** یہ حدیث مالک اور اوزاعی کی دلیل ہے کرمانی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہ ضعیف نہین ہوسکتی رجال اسکے ثقات ہین خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے زیادہ صحیح ہے اگر کوئی کہے وائل کی حدیث کی اسناد مین شریک قاضی ہی جو ضعیف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ شریک سے روایت کیا مسلم نے اور توثیق کی اسکی ائمہ حدیث نے پر یہ کہا دکثیر الغلط ہے اور اس حدیث کی دوسرے اور تیسرے طریقے مین شریک نہین ہی **سفر السعادت** مین ہے کہ ابو ہریرہ رضہ کی حدیث مخالف ہے آخر اسکا اسکے اول سے اسلیے کہ جب ہاتھون کو گھٹنے سے پہلے رکھیگا تو اونٹ کا سا

بیٹھنا ہوگا اسلیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ ہی رکھتا ہے جواب یہ ہے کہ چار پایون مین اُنکے چارون پاؤن گھٹنے جاتے ہین عرف کے اعتبار سے
تو جب گھٹنے پہلے رکھے اونٹ سے مشابہت ہوئی اس باب مین کہ وہ بھی مین پہلے اپنے پاؤن رکھتا ہے حنفیون نے ابوہریرہؓ کی حدیث کو منسوخ کہا ہے ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے ہم ہاتھ گھٹنون کے پہلے رکھتے تھے
پھر حکم ہوا گھٹنے پہلے رکھنے کا واللہ اعلم **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **یعمد احدکم فی صلوتہ**
فیبرک کما یبرک البعیر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی شخص نماز مین اس طرح
بیٹھتا ہے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے **باب النہوض فی الفرد** پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر کس طرح اُٹھے **ف** جب پہلی
اور تیسری رکعت کے اخیر سجدہ سے سر اٹھا دی تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوی پھر کھڑا ہو اس جلسہ کو جلسہ استراحت کہتے ہین شافعی
اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سے اٹھکر بیٹھنا نہ چاہیئے بلکہ سیدھا کھڑا ہو جانا چاہیئے اگرچہ
آثار صحابہ کے اس باب مین موجود ہین پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سے ائمہ ثلاثہ کے قول کو تائید نہین ہوتی ایک ابوہریرہؓ
کی حدیث ہے جسکو ترمذی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین قدمون کے کنارے پر اٹھتے تھے کہا ترمذی نے
اسپر عمل ہے اہل علم کا مگر یہ حدیث ضعیف ہے بسبب خالد بن الیاس کے **عن ابی قلابۃ** قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن
الحویرث الی مسجدنا فقال واللہ لاصلی وما ارید الصلوۃ ولکنی اریدان اریکم کیف رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت لابی قلابۃ کیف صلی قال مثل صلوۃ شیخنا ھذا یعنی عمر بن سلمۃ امامھم فی
ذکرانہ کان اذا رفع راسہ من السجدۃ الاخرۃ فی الرکعۃ الاولی قعد ثم قام ترجمہ ابی قلابہؓ سے روایت ہے
. . . . . ابو سلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد مین آئے انہون نے کہا قسم خدا کی مین نماز پڑھونگا اور
مین نہین پڑھتا ہون مگر اس ارادی سے کہ تمکو دکھلاؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے ابو قلابہ نے کہا مین
نے ابو قلابہ سے پوچھا پھر کیونکر نماز پڑھی مالک بن الحویرث نے انہون نے کہا جیسے ہمارے امام عمر بن سلمہ پڑھتے ہین
انہون نے یہ بھی بیان کیا کہ جب وہ اپنا سر اٹھاتے تھے دوسرے سجدہ سے پہلی رکعت کے تو بیٹھ کر کھڑے ہوتے **عن**
ابی قلابۃ قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلوۃ
ولکنی ارید ان اریکم کیف رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال ففعد فی الرکعۃ الاولی حین
رفع راسہ من السجدۃ الاخرۃ ترجمہ ابو قلابہؓ سے روایت ہے ہماری مسجد مین مالک بن الحویرث آئے اور کہا مین نماز
پڑھونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤن کسطرح مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا راوی نے کہا وہ ایک رکعت
پڑھ کر بیٹھے جب سر اٹھایا اخیر سجدہ سے **عن مالک بن الحویرث** انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدا ترجمہ مالک بن الحویرث نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اُٹھتے تو کھڑے نہ ہوتے جبتک سیدھا بیٹھ نہ لیتے **باب الاقعاء بین السجدتین**

دونو سجدون کے بیچ مین اقعا کرنے کا بیان **ف** خطابی نے کہا یہان اقعا سے یہ مراد ہے کہ سجدہ سے اٹھکر اطمینان سے نہ بیٹھے بلکہ دونو سرین کو ایڑیون پر رکھے اور پنجون کو کھڑا کرلے یہ مشہور معنے اقعا کے یہ ہین دونو پنڈلیان اور ران مین کھڑی کردے اور سرین نہ مین سے لگاوے بہرحال اکثر علما نے اس فعل کو نماز مین مکروہ کہا ہے اور تاویل کی ہے اس حدیث کی جو آگے آتی ہے اس طرح پر کہ زمانہ پیری اور ضعف مین یہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اسکی یہ ہے جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علی رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی مین جو اپنے لیے پسند کرتا ہون تیرے واسطے پسند کرتا ہون اور جو اپنے لیے برا جانتا ہون تیرے واسطے برا جانتا ہون تو اقعا نہ کیا کر دونو سجدون کے بیچ مین **عن** طاوس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین فی السجود فقال هی السنة قال قلنا انا لنراه جفاء بالرجل فقال ابن عباس هی سنة نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** طاوس رحمہ سے روایت ہے ہمنے ابن عباس رضہ سے ذکر کیا اقعا کا سجدہ مین انہون نے کہا یہ سنت ہے ہمنے کہا ہم تو اسکو ظلم جانتے ہین پاؤن پر **ف** کیونکہ پاؤن پر سارا زور پڑتا ہے اور نیچے کھڑے رہنے کے سبب سے پاؤن کو تکلیف ہوتی ہے **ف** ابن عباس رضہ نے کہا یہ سنت ہے تیرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **باب ما یقول اذا رفع راسہ من الرکوع** جب رکوع سے سر اٹھاوے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع یقول سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول حین یقول سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملأ السماء قال مؤمل ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ثم اتفقوا ولا ینفع ذا الجد منک الجد وقال شریر ربنا لک الحمد لم یقل اللھم لم یقل محمود اللھم قال ربنا لک الحمد **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللھم ربنا لک الحمد یا ربنا لک الحمد ملأ السماء یا ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت الخ **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتون کے قول سے لگ جاوے گا اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے **عن** عامر قال لا یقول القوم خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ولکن یقولون ربنا لک الحمد **ترجمہ** عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہین بلکہ ربنا لک الحمد کہین **باب الدعاء بین السجدتین** دونو سجدون کے درمیان کونسی دعا مانگے **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم

اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونو
سجدوں کے بیچمین فرماتے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی **باب** رفع النساء اذا کن مع الامام
رؤسھن من السجدۃ عورتین جب جماعت مین ہون تو مردون کے بعد سر اٹھاوین سجدے سے **عن** اسماء بنت ابی بکر قال
سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کان منکن یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا ترفع راسھا
حتی یرفع الرجال رؤسھم کراھیۃ ان یرین من عورات الرجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے سنا رسول اللہ سے فرماتے
تھے جو عورتین تم مین سے ایسا اللہ پر اور پچھلے دن تو اپنا سر اٹھاوے جب تک مرد اپنا سر اٹھاوین تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر **ف** اس وقت مین وہ
باندھتے تھے ازار بند مین سجدے کی حالت مین کہی ستر کہلاتا ہے اسواسطے عورتون کو مردون سے پہلے سر اٹھانیکو منع فرمایا **باب** طول القیام من الرکوع فی
التنجد تین رکوع اتنی دیر تک کہ ہر ہر رکوع اور سجدون کے بیچ مین کسقدر بیٹھے **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان سجودہ ورکوعہ وقعودہ مابین
قریبا من السواء ترجمہ براءؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونون سجدون کے بیچ مین بیٹھنا سب قریب برابر کے ہوتا **ف**
یعنے جتنی دیر مین آپ سجدہ کرتے اتنا ہی یا اس سے کچھ کم سجدے سے اٹھکر بیٹھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے
عن انس بن مالک قال ما صلیت خلف احد اوجز صلوۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی
تمام وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوھم ثم یکبر ویسجد
وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوھم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مینے کسی کے پیچھے نماز نہین
پڑہی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پھر پوری نماز پڑہتا ہو **ف** آپ کی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضون
مین چھوٹی چھوٹی سورتین پڑہتے اور پوری ہوتی یعنے ارکان کو اچھی طرح سے ادا کرتے رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے
اور ٹھیرتے تھوڑی دیر تک پھر سجدہ کرتے دونو سجدون کے بیچمین بھی اچھی طرح بیٹھتے دم لیتے دعا کرتے بعضون نے
کہا ہے کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اسکو مختصر سمجھتے حالانکہ وہ نماز
ایسی مختصر نہ ہوتی **ف** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہان تک کہ ہم سمجھتے آپ بھول
گئے **ف** یعنے رکوع بھول گئے پھر قیام مین مصروف ہوئے **ف** پھر آپ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونو سجدون کے
درمیان آپ اتنا بیٹھتے کہ ہم سمجھتے آپ بھول گئے **عن** البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلے اللہ علیہ وسلم وقال
ابو کامل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ فوجد قیامہ کرکعتہ وسجدتہ واعتدالہ فی الرکعۃ کسجدتہ
وجلستہ بین السجدتین فسجدتہ ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابو داود قال مسلۃ غیر
واعتدالہ بین الرکعتین فسجدتہ فجلستہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب
سے روایت ہے مینے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکھا نماز مین تو مینے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کی مانند اسیطرح رکوع
کو سجدے کی مانند اور دونو سجدون کے درمیان بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا برابر برابر کے قریب پایا **ف** یعنے کچھ

ف بین السجدتین فسجدتہ فجلستہ

بہت فرق نہ تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے اور خوب فاصلہ کرتے تھے درمیان رکوع اور سجدے کے اسی طرح دونو سجدون کے یہ ہیں شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے بغیر اسکے نماز درست نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے واجب بھی مثل فرض کی ہے عمل میں **باب** صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود جو شخص نماز میں اچھی طرح ٹھیر کر رکوع اور سجدہ نہ کرے اسکی نماز نہیں ہوتی **عن** ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوۃ الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود ترجمہ ابو مسعود بدری کی روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی نماز درست نہیں ہوتی جب تک اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجود میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلے ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلث مرار فقال الرجل والذی بعثک بالحق ما احسن غیر ھذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرا ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلوتک کلھا قال لقعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ وقال فی آخرہ فاذا فعلت ھذا فقد تمت صلوتک وما انتقصت ھذا فانما انتقصتہ من صلوتک وقال فیہ اذا اقمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اس شخص نے نماز پڑھی پھر نماز پڑھ کر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص گیا اور پھر پڑھ کر آیا جیسے پہلے پڑھی تھی اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین بار ایسا ہوا جب وہ شخص بولا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا ہے سچائی کر کے میں تو دوسری طرح نماز پڑھنا نہیں جانتا مجھے سکھائیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے اٹھے تکبیر کہہ پھر جو کچھ ہو سکے قرآن سے پڑھ پھر رکوع کر اطمینان سے پھر الٹا سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر بیٹھ اطمینان سے پھر ایسا ہی کر ساری نماز میں قعنبی کی روایت میں ہے جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہو گئی اور جو تو نے اسمیں سے کچھ کم کیا تو اپنی نماز میں سے کم کیا اور اسمیں یہ بھی ہے آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے دوسری روایت میں ہے ان رجلا دخل المسجد ذکر نحوہ قال فیہ فقال لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ لا تتم صلوۃ لاحد من الناس حتی یتوضا فیضع الوضوء یعنی مواضعہ ثم یکبر ویحمد اللہ عز وجل ویثنی علیہ ویقرا بما شاء من القرآن ثم یقول اللہ اکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول اللہ اکبر ویرفع راسہ

ترجمہ فعل اس میں اللہ عز وجل کی حمد کرے یعنی مفاصلہ کھل جائیں اور تطمئن مفاصلہ

حتی یستوی قاعدا ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یرفع راسہ فیکبر فاذا فعل ذلک فقد تمت صلوتہ ترجمہ ایک شخص مسجد مین آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی نماز تمام نہین ہوتی جب تک وضو نہ کرے پورا وضو پھر تکبیر کہے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اسکو سراہے اور پڑھے جتنا چاہے قرآن مین سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہ پر آجاوین پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہوجاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے جوڑون کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اٹھاوی یہان تک کہ سیدھا بیٹھ جاوے ..... پھر اللہ اکبر کہکے دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے پھر سر اٹھاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اسکی نماز پوری ہوگئی عن رفاعۃ بن رافع بمعناہ قال فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہا لا تتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ تعالی فیغسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح براسہ ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عزوجل ویحمدہ ثم یقرء من القرآن ما اذن لہ فیہ وتیسر فذکر نحو حماد قال ثم یکبر فیسجد فیمکن وجہہ قال حماد وربما قال جبہتہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر فیستوی قاعدا علی مقعدہ ویقیم صلبہ فوصف الصلوۃ ھکذا اربع رکعات حتی فرغ لا تتم صلوۃ احدکم حتی یفعل ذلک ترجمہ رفاعہ بن رافع رضی سے ایسا ہی روایت ہے یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی تم مین سے نماز پوری نہین ہوتی جب تک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اسکو حکم کیا پھر دھوے مُنہ اپنا اور ہاتھون کو کہنیون تک اور مسح کرے سر کو اور (دھووی) دونو پاؤن کو ٹخنون تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کی اور تعریف کہو اُسکی پھر جہان تک ہوسکے قرآن پڑھے پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اُسکے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا مُنہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگاوے اطمینان سے یہان تک کہ جوڑ آرام پاوین اور ڈھیلے ہوجاوین پھر تکبیر کہے اور سیدھا بیٹھے اپنی بیٹھک پر اور بیٹھے کو سیدھا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چارون رکعتون کو فارغ ہونے تک نہین تمام ہوتی نماز کسی کی تم مین سے جب تک ایسا نہ کرے دوسری روایت مین ہے عن رفاعۃ بن رافع بہذہ القصۃ قال اذا قمت فتوجہت الی القبلۃ فکبر ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء اللہ ان تقرأ واذا رکعت فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظہرک وقال اذا سجدت فمکن لسجودک فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اُسمین یہ ہے جب تو کھڑا ہو اور مُنہ کرے قبلہ کی طرف تکبیر کہہ اور سورہ فاتحہ پڑھ اور جو اللہ چاہے قرآن مین سے پڑھ جب رکوع کرے تو اپنی دونو ہتھیلیون کو اپنے گھٹنون پر رکھ اور اپنے پیٹھ کو پھیلا اور برابر رکھ اور جب سجدہ کرے تو ٹھہر جا اپنے سجدے مین جب سر اٹھاوی تو بیٹھ اپنے بائین ران پر۔ تیسری روایت مین ہے۔ عن رفاعۃ بن رافع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذہ القصۃ قال اذا انت قمت فی صلوتک فکبر اللہ عزوجل ثم اقرأ ما تیسر علیک من القرآن وقال فیہ فاذا جلست فی وسط الصلوۃ فاطمئن وافترش

فحذاك اليسرى ثم تشهد ثم اذا اقمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اس
مین ہے جب تو نماز کو کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اللہ عزوجل کی پھر جو کچھہ آسانی سے ہو سکے قرآن پڑہ کہا راوی نے جب بیٹھو تو پہلے
قعدہ مین تو اطمینان سے بیٹھ اور بائین ران کو بچھا دے پھر تشہد پڑہ پھر جب کھڑا ہو تو ایسا ہی کر یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے
چوتھی روایت مین ہے عن رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قص ھذا الحدیث قال فیہ
تتوضأ کما امرک اللہ ثم تشہد فاقم ثم کبر فان کان معک قرآن فاقرأ بہ والا فاحمد اللہ عزوجل و
کبرہ وھللہ وقال فیہ وان انتقصت منہ شیئا انتقصت من صلوتک ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ
اسمین ہے آپنے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجھکو حکم دیا پھر تشہد پڑہ بعد اسکے تکبیر کہہ اور اللہ اکبر کہکر
اگر تجھو... قرآن یاد ہو تو پڑہ نہین تو الحمد للہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ اگر تو نے اسمین کچھہ کم کیا تو اپنی نماز مین سے
کم کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو سورہ فاتحہ اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہین ہو سکتی ہو تو اسکو یہ
سکھا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ قائم مقام قرآن کے ہے عن عبد الرحمن بن شبل
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل المکان فی المسجد
کما یوطن البعیر ترجمہ عبد الرحمن بن شبلؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوے کی طرح ٹھونگ
مارنیسے ف یعنے جلدی سے سجدہ کرنا پھر جلدی سے دوسرے سجدے مین جانا ف اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے
ف یعنے سجدے مین دونو ہاتھ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بھی رانون سے ملا لینا ف اور مسجد مین ایک جگہ مقرر
کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے ف ہر روز اسی جگہ نماز پڑہے دوسری جگہ نہ پڑہے یہ مکروہ ہے بعضون نے
کہا مراد یہ ہے کہ اونٹ کی طرح سجدے مین پہلے دونو گھٹنے بچھا دے پھر ہاتھ اور اسکا بیان تفصیل سے اوپر گذر چکا عن
سالم البراد قال اتینا عقبۃ بن عمرو الانصاری ابا مسعود فقلنا لہ حدثنا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقام بین ایدینا فی المسجد فکبر فلما رکع وضع یدیہ علی رکبتیہ وجعل اصابعہ اسفل من ذلک وجافی
بین مرفقیہ حتی استقر کل شئ منہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ فقام حتی استقر کل شئ منہ ثم کبر وسجد
ووضع کفیہ علی الارض ثم جافی بین مرفقیہ حتی استقر کل شئ منہ ثم رفع راسہ فجلس حتی استقر
کل شئ منہ ففعل مثل ذلک ایضا ثم صلی اربع رکعات مثل ھذہ الرکعۃ فصلی صلوتہ ثم قال ھکذا راینا
رسول اللہ علیہ وسلم ترجمہ سالم سے روایت ہے ہم ابی مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری پاس گئے اور اُنسے کہا ہمکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے مسجد مین اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونو ہاتھون کو دونو گھٹنون
پر رکھا اور انگلیون کو اُنسے نیچا رکھا اور کہنیون کو جدا رکھا یہان تک کہ ہر ایک عضو اپنے مقام پر جم گیا پھر سمع اللہ لمن
حمدہ کہا اور کھڑے ہوئے یہان تک کہ ہر عضو تھم گیا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونو ہاتھون کو زمین پر رکھا اور کہنیان

جدا رکھین یہان تک کہ ہر عضو اپنے مقام پر تھم گیا پھر سر اٹھایا اور بیٹھے یہان تک کہ ہر عضو اپنے مقام پر تھم گیا پھر دوبارہ ایسا
ہی کیا پھر چار رکعتین اسی طرح پڑھین بعد نماز کے کہا ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا
باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ جسکے فرض ناقص ہونگے تو وہ نقصان
نفلون مین سے پورا کیا جاویگا **عن** انس بن حکیم الضبی قال خاف من زیاد او ابن زیاد فاتی المدینۃ
فلقی ابا ھریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال یا فتی الا احدثک حدیثا قال قلت بلی رحمک اللہ
قال یونس و احسبہ ذکرہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب الناس بہ یوم القیمۃ
من اعمالھم الصلوۃ قال یقول ربنا عز وجل للملئکۃ وھو اعلم انظروا فی صلوۃ عبدی اتمہا ام نقصہا
فان کانت تامۃ کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منہا شیئا قال انظروا ھل لعبدی من تطوع فان کان
لہ تطوع قال اتموا لعبدی فریضتہ من تطوعہ ثم تؤخذ الاعمال علی ذلک **ترجمہ** انس بن حکیم ضبی ابن زیاد
یا زیاد کا خوف کرکے مدینہ مین آئے وہان ابو ہریرہؓ سے ملے انہون نے اپنا نسب انسے کہا یا وہ انسے ملگئے ایک دن ابو ہریرہؓ نے انسے
کہا اے جوان مین تجھ سے ایک حدیث بیان نہ کرون انہون نے کہا کیون نہین بیان کرو اللہ تمپر رحم کرے یونس نے
کہا مین یہی سمجھتا ہون کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملون من قیامت
کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار جل جلالہ فرشتون سے فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکھو میرے بندے کی
نماز کامل ہے یا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب لکھا جاویگا اور جو ناقص ہوگی تو اللہ جل جلالہ فرشتون سے فرماویگا
دیکھو میرے بندے پاس نفل ہین اگر نفل ہون تو وہ فرض نفلون مین سے پورا کرو پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا ف
مثلاً زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزون سے اسکی تکمیل ہوگی **عن** تمیم
الداری عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی قال ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم تؤخذ الاعمال علی
حسب ذلک **ترجمہ** تمیم داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اسمین اتنا زیادہ ہے کہ پھر زکوۃ کا یہی حال ہوگا پھر تمام اعمال کا حساب
اسی طور سے ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونو گھٹنون پر ہاتھ رکھنا رکوع مین **عن** مصعب بن سعد قال
صلیت الی جنبی فجعلت یدی بین رکبتی فنہانی عن ذلک فعدت فقال لا تصنع ھذا فانا کنا نفعلہ فنہینا
عن ذلک و امرنا ان نضع ایدینا علی الرکب **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مینے نماز پڑہی اپنے باپ کے پہلو مین تو
مینے دونو ہاتھون کو دونو گھٹنون کے بیچمین رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین) میرے باپ (سعد بن ابی وقاص) نے مجھے منع کیا اس سے
پھر مینے ویسا ہی کیا انہون نے کہا مت کر ایسا پہلے ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے بعد اسکے ہمکو ممانعت ہوئی اسکی اور حکم ہوا گھٹنو
پر ہاتھ رکھنے کا **عن** عبد اللہ قال اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ علی فخذیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی اختلاف
اصابع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا جب کوئی تم مین رکوع کرے تو دونو ہاتھ رانون سے

لگالیوے اور دونو ہتھیلیان ملاکر جوڑلیوے گویا مین اس وقت دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیون کے اختلاف کو
ف اسی کو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پہر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور گھٹنون پر ہاتھ رکہنے کا حکم ہوا اگر
عبداللہ بن مسعودؓ کو پہلا ہی حکم یاد رہا **باب** مایقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ آدمی رکوع اور سجدے مین کیا کہے **عن**
عقبۃ بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا فی رکوعکم فلما نزلت سبح
اسم ربک الاعلی قال اجعلوھا فی سجودکم **ترجمہ** عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری فسبح باسم ربک العظیم یعنے سبحان ربی
العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع مین کہا کرو جب آیت اتری سبح اسم ربک الاعلی یعنے سبحان ربی الاعلی کہہ آپنے فرمایا اسکو سجدے
مین کہا کرو **عن** عقبۃ بن عامر بمعناہ زاد قال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم و
بحمدہ ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی و بحمدہ ثلاثا قال ابوداؤد وھذہ الزیادۃ نخاف ان لا تکون
محفوظۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامرؓ سے ایسا ہی روایت ہے اسمین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تین بار
سبحان ربی العظیم و بحمدہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی و بحمدہ کہتے ابوداؤد نے کہا ہمکو خوف ہے کہ بحمدہ کی
زیادت محفوظ نہ ہو **عن** حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم و فی
سجودہ سبحان ربی الاعلی وما مر بایۃ رحمۃ الا وقف عندھا فسال و لا بایۃ عذاب الا وقف عندھا فتعوذ
ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ وہ رکوع مین کہتے سبحان ربی العظیم اور سجدے
مین کہتے سبحان ربی الاعلی اور جس آیت مین رحمت کا ذکر ہوتا وہان ٹہیرتے اور دعا کرتے اور جس آیت مین عذاب کا ذکر ہوتا
وہان ٹہیرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ و رکوعہ
سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے اور رکوع
مین سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تہے **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیلۃ فقام فقرأ سورۃ البقرۃ لا یمر بایۃ رحمۃ الا وقف فسال و لا یمر بایۃ عذاب الا وقف فتعوذ قال
ثم رکع بقدر قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ثم سجد بقدر قیامہ
ثم قال فی سجودہ مثل ذلک ثم قام فقرأ بال عمران ثم قرأ سورۃ سورۃ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک رات کو کہڑا ہوا آپنے سورہ بقرہ پڑہی جب کسی رحمت کی آیت پر گذرتے تو
وہان ٹہیرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گذرتے وہان ٹہیرتے اور پناہ مانگتے پہر آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک
قیام کیا تہا آپ رکوع مین کہتے تہے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پہر سجدہ کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا
پہر سجدے مین ایسا ہی کہا بعد اسکے کہڑے ہوے اور سورہ ال عمران پڑہی پہر ایک ایک سورت پڑہی **عن** حذیفۃ انہ رای
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء و

العظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم
ثم رفع رأسه من الركوع فكان قيامه نحوا من ركوعه يقول لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه
فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع رأسه من سجوده وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده
وكان يقول رب اغفر لي رب اغفر لي فصلى اربع ركعات فقرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة والانعام شك شعبة

ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپ نے اللہ اکبر تین بار کہا ذو الملکوت
والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر آپ نے سورہ بقرہ شروع کی بعد اسکے رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ سبحان ربی العظیم
سبحان ربی العظیم کہتے رہے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو قریب قریب اتنی ہی دیر تک کھڑے رہے لربی الحمد کہا کیے پھر سجدہ کیا قریب قریب
قیام کے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا کیے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اسکی جتنی دیر تک
سجدے میں رہے تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورہ بقرہ اور آل عمران
اور نساء اور مائدہ یا انعام پڑھی شک ہے شعبہ کو **باب الدعاء في الركوع والسجود** رکوع اور سجدے میں دعا کرنے کا بیان

عن ابی هریرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے میں تو دعا زیادہ
کیا کرو اسمیں **ف** سجدہ بڑی عبادت ہے اور اسمیں انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسواسطے خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اسکو
گوارا نہیں کہ سجدہ سوا اسکے کسی دوسرے کے لیے کیا جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اسکو پروردگار سے
نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اس وقت بہت دعا کرے کہ قبول ہووے **عن** ابن عباس رضی الله عنهما قال كشف النبي صلى الله
عليه وسلم الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا
الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له وانى نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا فاما الركوع فعظموا الرب فيه
واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا (اپنی بیماری میں حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے کا جسمیں آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا تو لوگ صف
باندھے ہوئے ہیں ابوبکرؓ کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں سے اب کوئی چیز نہ رہی (کیونکہ
نبوت ہی ختم ہوگئی) سوا نیک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اسکے واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام
اللہ پڑھنے کی رکوع یا سجدے میں رکوع میں پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول
کی جاوے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه وسجوده سبحانك
اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہت وقت رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی فرماتے اور قرآن کے یہی معنے کرتے **ف**

یعنے قرآن مین جو آیا ہی فسبح بحمد ربک و استغفرہ پاکی کر اپنے رب کی تعریف سی اور مغفرت مانگ اس سے اسکے یہی معنے ہین..

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واخرہ زاد ابن السرح وعلانیتہ وسرہ ترجمہ ابوہریرہ رضسے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدی مین یہ دعا مانگتے اللھم اغفر لی الخ یا خدا بخش تو میرے گناہ چھوٹے اور بڑی اور اگلے اور پچھلے اور کہلے اور چھپے عن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلمست المسجد فاذا ھو ساجد وقدماہ منصوبتان وھو یقول اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ترجمہ حضرت عائشہ رضسے ولیت ہی کہ مینے ایک رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد مین ڈہونڈہا تو آپ سجدے مین تھے اور کہڑی ہوئی تھے آپ فرماتے تہے اعوذ برضاک من سخطک الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہون تیرے غصے سے تیری رضامندی کے اور پناہ مانگتا ہون تیرے عذاب سی تیری عفو کی پناہ مانگتا ہون مین تجھہ سے تیری مین تیری تعریف کر نہین سکتا تو ایسا ہی جیسے تو نے آپ اپنی تعریف کی ہے باب الدعاء فی الصلوۃ نماز مین دعا مانگنے کا بیان عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی صلوتہ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ مسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم فقال قائل ما اکثر تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ رضسے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین یہ دعا پڑہتے تہے اللھم انی اعوذ بک الخ ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تجھہ سی قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری دجال کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کی فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہون تیری گناہ سے اور قرض سی ایک شخص نے کہا آپ اکثر قرض سی پناہ کیون مانگتے ہین آپنے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتین بناتا ہے جھوٹ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے عن ابی لیلے قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ تطوع فسمعتہ یقول اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار ترجمہ ابولیلے (انکا بلال یا بلیل یا داؤد یا یسار یا اوس ہے) سے روایت ہی مینے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین نفل نماز مین نے سنا آپ فرماتے تہے اعوذ باللہ من النار ویل لاہل النار پناہ مانگتا ہون مین جہنم سے خرابی ہے جہنم والون کی عن ابی ہریرۃ قال قام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ وقمنا معہ فقال اعرابی فی الصلوۃ اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی لقد حجرت واسعا یرید رحمۃ اللہ عز وجل ترجمہ ابوہریرہ رضسے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو کہڑے ہوئے ہم بہی آپکے ساتہ کہڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز مین دعا مانگی ای پروردگار رحم کر مجھپر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہمارے ساتہ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیرا اس اعرابی سے کہا تو نے اللہ کی رحمت کو جو وسیع ہتی تنگ کر دیا عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم

کان اذا قرا سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی عن موسی بن ابی عائشۃ قال کان رجل یصلی فوق بیتہ وکان اذا قرا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی قال سبحانک فبلی فسالوہ عن ذلک فقال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ موسی بن ابی عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتا جب اس آیت پر پہونچا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تو سبحانک فبلی کہتا لوگون نے اسکی وجہ پوچھی اسنے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا امام احمدؒ نے مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے فرض مین وہ دعا پڑھنا جو کلام اللہ مین آئی ہے **باب** مقدار الرکوع والسجود رکوع اور سجدے مین کتنی دیر کرنا چاہیئے عن السعدی عن ابیہ او عن عمہ قال مقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوتہ فکان یتمکن فی رکوعہ وسجودہ قد ما یقول سبحان اللہ وبحمدہ ثلاثا ترجمہ سعدی سے روایت ہے اسنے باپ یا چچا سے سنا (اسکے باپ یا چچا کا نام معلوم نہین ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع اور سجدے مین اتنا ٹھیرتے جتنی دیر مین تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاوے عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناہ واذا سجد فلیقل سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رکوع کرے تو چاہیئے کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہے یہ ادنا اسکا ہے اور جب سجدہ کرے تو چاہیئے سبحان ربی الاعلی تین بار کہے اور یہ ادنا اسکا ہے عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا منکم والتین والزیتون فانتھی الی اخرھا الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاھدین ومن قرا لا اقسم بیوم القیمۃ فانتھی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرا والمرسلات فبلغ بای حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل آمنا باللہ قال اسمعیل بن امیۃ ذھبت اعید علی الرجل الاعرابی وانظر لعلہ فقال یا ابن اخی انظن ان لم احفظ لقد سمعت منہ سبعین حجۃ ما منھا حجۃ الا وانا اعرف البعیر الذی حجت علیہ ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے والتین والزیتون پڑھے پھر اسکے آخر کی آیت یعنے الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہونچے تو اسکے بعد بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہے اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمۃ پڑھے پھر الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچے تو اسکے بعد بلی کہے اور جو والمرسلات پڑھے پھر اس آیت پر پہونچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اسکے بعد کہے آمنا باللہ۔ اسمعیل بن امیہ نے کہا یہ حدیث مین نے ایک اعرابی سے سنی (اسکا نام معلوم نہین تو اسناد مجہول ہے) تو پھر مین دوبارہ اسکے پاس گیا تاکہ پھر اس حدیث کو سنون اور اسکی غلطی کو آڑاؤن وہ اعرابی بولا اے میرے بھائی کے بیٹے تو سمجھتا ہے مین بھول گیا حالانکہ مینے ساٹھ حج کیئے ہین اور ہر ایک حج مین جس اونٹ پر مین چڑھا تھا اسکو پہچانتا ہون عن انس بن مالک رضی یقول ما صلیت وراء

احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعنى عمر بن عبد العزيز قال فحزرنا فى ركوعه عشر تسبيحات وفى سجوده عشر تسبيحات ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کسی نے کسی جوان کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو زیادہ عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے کہا ہمنے رکوع کا انکے اندازہ کیا دس تسبیحون کا اور سجدے کا دس تسبیحون کا **باب** الرجل يدرك الامام ساجدا جب امام کو سجدے مین پاوے تو کیا کرے

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتيتم الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوها شيئا ومن ادرك الركعة فقد ادرك الصلوة ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم نماز کو واسطے آؤ اور ہم سجدے مین ہون تو سجدہ کرلو مگر وہ شمار مین نہ ہوگا (یعنے اس رکعت کو پورا پڑھنا پڑیگا وہ سجدہ حساب مین نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اسنے نماز پائی **ف** یعنے وہ رکعت پالی یہی مذہب ہے جمہور کا اور قرأت فاتحہ اسکے ذمے ساقط ہو جاویگی اور بعضون کے نزدیک رکوع پانے سے وہ رکعت نہین ملتی جب تک سورہ فاتحہ نہ پڑھے اور یہی راجح ہے محدثین کی ایک جماعت کے نزدیک اور تفصیل اس مسئلے کی **قاضی محمد** بن علی شوکانی نے نیل الاوطار مین کی ہے من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب سے جو جمہور نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہے یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ اس تقدیر سے عدول حقیقت سے بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہے اول لفظ رکعت مین کہ اس سے مراد رکوع لینا پڑتا ہے دوسرے لفظ صلوۃ مین کہ اس سے مراد رکعت لینا پڑتی ہے **باب** اعضاء السجود سجدے مین کون کون سے عضو زمین سے لگانا چاہیے

عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال امرت قال حماد امر نبيكم صلى الله عليه وسلم ان يسجد على سبعة ولا يكف شعرا ولا ثوبا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کرنے کو سات اعضا پر (منہ اور دونو ہاتھ اور دونو گھٹنے اور دونو پاؤن پر) اور منع کیا بالون کے اکٹھا کرنے سے اور کپڑون کے جوڑنے سے نماز مین عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال امرت وربما قال امر نبيكم ان يسجد على سبعة اراب ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا **ف** مگر منہ مین پیشانی اور ناک دونو داخل ہین لیکن اگر ناک نہ مین پر نہ لگے تو سجدہ درست ہو جاویگا مگر پیشانی لگنا ضرور ہے کیونکہ سجدے کے معنے بغیر پیشانی کے مستحق نہین ہوتے۔ بالون کا اکٹھا کرنا ستار وغیرہ مین یا جوڑا باندھ لینا نماز مین مکروہ ہے اسی طرح کپڑون کو جوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کے واسطے عن العباس عبد المطلب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة اراب وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه ترجمہ حضرت عباسؓ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے اسکے ساتھ سات اعضا اسکے سجدہ کرتے ہین منہ اور دونو ہتھیلیان اور دونو گھٹنے اور دونو پاؤن عن ابن عمر رفعه قال ان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه فاذا وضع احدكم وجهه فليضع يديه واذا رفع فليرفعهما ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے نے فرمایا دونو ہاتھ سجدہ کرتے

ہم انسب صنوف رسول صلے اللہ علیہ وسلم

ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہی جب کوئی تم مین سی اپنا منہ زمین پر رکھی تو دونو ہاتہ بہی رکہی اور جب منہ اٹہاوی دونو ہاتہون کو بہی اٹہاوی
ف یہ حدیث موقوف صحیح ہے ابن عمر پر مالک نے اسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب** السجود علی الانف والجبهة ناک
اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای علی جبهته وعلی
ارنبته اثر طین من صلوة صلاها بالناس **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماتہے اور ناک
پر مٹی کا نشان تہا نماز پڑہانے سی **باب** صفة السجود سجدہ کیونکر کرے **عن** ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن
عازب فوضع یدیه واعتمد علی رکبتیه ورفع عجیزته وقال هکذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسجد
ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہی براء بن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنے دونو ہاتہ زمین پر رکہی اور گہٹنون پر ٹیکا لگایا اور سرین کو
بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح سجدہ کرتے تہی **عن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اعتدلوا فی السجود
ولا یفترش احدکم ذراعیه افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتدال کرو سجدے
مین **ف** یعنے پیٹہ کو ہموار رکہو اور دونو ہاتہون کو زمین پر لگاؤ اور کہنیون کو پہلوؤن سے جدا رکہو اسی طرح پیٹ کو رانون سی الگ
رکہو بعضون نے اعتدلوا کے یہ معنے کیے ہین اطمینان سی ٹہیر کر سجدہ کرو **ت** اور نہ بچہاؤ کوئی تم مین سی ہاتہ اپنے کتے کی طرح
(یعنے زمین سے لگاوی) **عن** میمونة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیه حتی لو ان بهمة ارادت
ان تمر تحت یدیه مرت **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے دونو ہاتہون کو بغلون سے
جدا رکہتے اتنا کہ بکری کا بچہ چاہے تو ہاتہون کے نیچے سی چلا جاوے **عن** ابن عباس قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم
من خلفه فرایت بیاض ابطیه وهو مجخ قد فرج بین یدیه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا (آپ سجدے مین تہے) مینے آپ کی بغلون کی سفیدی کو دیکہا آپ اپنے دونو بازؤن کو جدا کیے ہوئے تہے پسلیون سے اور
اپنی پیٹ کو اٹہائے ہوئے تہے زمین سی (خطابی نے) مجخ کے معنے یہ لکہے ہین کہ سرین کو اٹہائے ہوئے تہی اور ایک طرف کو ذرا سا
جہکے ہوئے تہے) **عن** احمر بن جزء صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتی
ناوی له **ترجمہ** احمر بن جزء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونو بازؤن کو اپنے پہلوؤن سے جدا
رکہتے یہان تک کہ ہمکو رحم آجاتا (آپکی تکلیف اور مشقت پر) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سجد احدکم
فلا یفترش یدیه افتراش الکلب ولیضم فخذیه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سی کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتہ کتے کی طرح نہ بچہاوی اور دونو رانون کو ملا رکہے **باب** الرخصة فی ذلك سجدے مین کہنیون
کو زمین پر لگانے کی اجازت **عن** ابی هریرة قال شکا اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم مشقة السجود علیهم اذا انفرجوا
فقال استعینوا بالرکب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے اصحاب نے شکایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ سجدے مین
ہمکو تکلیف ہوتی ہی جب ہم پہیلکر سجدہ کرتے ہین آپنے فرمایا کہنیون پر ٹیکا دیا کرو **باب** التحضر والاقعاء کہڑے ہوتہ

رکھنا نماز مین منع ہے عن زیاد بن صبیح الحنفی قال صلیت الی جنب ابن عمر فوضعت یدی علی خاصرتی فلما صلی قال ھذا الصلب فی الصلوۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عنہ ترجمہ زیاد بن صبیح سے روایت ہے مین نے عبداللہ بن عمرؓ کے پہلو مین نماز پڑہی تو مین نے اپنا ہاتہ کمر پہ رکھا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یہ صلب ہے نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع کرتے تہے (صلب ہے یعنے سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑہتا ہے اسکے ہاتہ اسیطرح سے رکہے جاتے ہین)

باب البکاء فی الصلوۃ نماز مین رونے کا بیان عن عبداللہ بن الشخیر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز الرحی من البکاء ترجمہ عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا نماز پڑہتے تہے اور آپکے سینے مین سے ایسی آواز آتی تہی جیسے چکی کی آواز رونے سے ف احمدؒ کی روایت مین ہے کہ آپ نماز پڑہتے تہے اور آپکے اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنے روتے تہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہین جاتی باب کراھیۃ الوسوسۃ وحدیث النفس فی الصلوۃ دل مین وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت نماز مین عن زید بن خالد الجھنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین لا یسھو فیھما غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پہر دو رکعتین پڑہے اُن مین کہین بہولے اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہین عن عقبۃ بن عامر الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ویصلی رکعتین یقبل بقلبہ ووجھہ علیھما الا وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہین جو اچہی طرح وضو کرے پہر دو رکعتین پڑہے دل اور منہ کو متوجہ کرکے مگر اسکے واسطے جنت واجب ہوجاویگی باب الفتح علی الامام فی الصلوۃ نماز مین امام کو بتانے کا بیان عن المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی وربما قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوۃ فترک شیئا لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللہ ترکت آیۃ کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا اذکرتنیھا قال سلیمان فی حدیثہ قال کنت ارا ھا نسخت ترجمہ مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ آپنے پڑہنے مین کچہہ آیتین چھوڑدین (بہولے سے) ایک شخص (بعد نماز کے) بولا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان آیت چھوڑدی آپنے فرمایا تو نے مجہے یاد کیون نہ دلادی وہ شخص بولا مین یہ سمجہا شاید اسکا پڑہنا منسوخ ہوگیا ف اس حدیث سے مطلقاً امام کو بتانا درست ہونا نکلتا ہے عن عبداللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ فقرأ فیھا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑہی آپ کلام اللہ پڑہتے پڑہتے بہول گئے جب نماز سے فارغ ہوئے ابی بن کعب سے کہا تم نے میرے پیچہے نماز پڑہی تہی انہون نے کہا ہان آپنے فرمایا پہر تم نے کیون نہین بتلایا باب امام کو بتانے کی ممانعت عن

ابی اسحاق عن الحارث عن علی رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوۃ
ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے انہوں نے سنا حارث سے انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی رض سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے
علی مت بتا امام کو نماز مین کہا ابو داؤد نے ابو اسحاق نے حارث سے نہین سنی مگر چار حدیثین یہ حدیث ان مین سے نہین ہے تو
یہ حدیث منقطع ٹھہری دوسری یہ کہ حارث اعور ضعیف ہے شعبی نے کہا وہ جھوٹا ہے بعضون نے کہا رافضی تھا **باب الالتفات**
فی الصلوۃ نماز مین گردن موڑ کر دیکھنا ادہر اودہر مکروہ ہے **عن ابی ذر** قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یزال اللہ
عز وجل مقبلا علی العبد ھو فی صلوتہ مالم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف نماز مین جب تک وہ ادہر اودہر نہ دیکھے جب ادہر اودہر دیکھتا
ہے اسکی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے **ف** ایک حدیث صحیح مین ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین داہنے بائین دیکھتے تھے لیکن
گردن اپنی نہ موڑتے تھے پیٹھ کی طرف روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے ایسا التفات درست ہے اور جو منع ہے وہ یہ ہے
کہ گردن موڑ کر دیکھے بعضون نے بے گردن موڑے بھی ادہر اودہر دیکھنا مکروہ رکھا ہے بعض نے فرض مین مکروہ کہا ہے نفل مین درست
رکھا ہے **عن عائشۃ** قالت سالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوۃ فقال ھو اختلاس
یختلسہ الشیطان من صلوۃ العبد **ترجمہ** حضرت عائشہ رض نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین ادہر اودہر دیکھنے کو انہون
نے کہا یہ شیطان کا اوچک لے جانا ہے بندے کی نماز مین سے یعنے اسکے ثواب مین سے ایک حصہ اوڑا لیتا ہے **باب السجود علی**
الانف ناک پر سجدہ کرنے کا بیان **عن ابی سعید** الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رای علی جبھتہ و علی
ارنبتہ اثر طین من صلوۃ صلاھا بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور
ناک پر مٹی کا داغ دیکھا گیا آپنے نماز پڑہائی تھی لوگون کو **ف** یہ حدیث اوپر گذر چکی ابو علی لولوئی نے کہا ابو داؤد نے
جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑہا تو اس حدیث کو نہین پڑہا **باب النظر فی الصلوۃ** نماز مین کسی طرف دیکھنے کا بیان
عن جابر بن سمرۃ قال عثمان قال دخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المسجد فرای فینا ساسا یصلون رافعی ایدیھم
الی السماء ثم اتفقا فقال لینتھین رجال یتخطفون ابصارھم الی السماء قال مسدد فی الصلوۃ او لا ترجع الیھم
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو لوگ نماز مین اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر
دعا کر رہے ہین آپنے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھون سے آسمان کی طرف دیکھتے ہین چاہیئے اس سے باز آوین شاید انکی بینائی جاتی رہے
عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مابال اقوام یرفعون ابصارھم فی صلاتھم فاشتد
قولہ فی ذلک فقال لینتھین عن ذلک او لتخطفن ابصارھم **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا اپنی نگاہین نماز مین آسمان کی طرف اٹھاتے ہین پھر آپنے سختی سے فرمایا اس سے
باز آوین ورنہ اوچک لے جاوینگے نگاہین انکی (یعنے اندہی ہو جاوینگے) **عن عائشۃ** قالت صلے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم فی خمیصتہ لھا اعلام فقال شغلتنی اعلام ھذہ اذھبوا بھا الی ابی جھم وائتونی بانبجانیتہ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑہی اُسمین نقش بنے ہوئے تہے آپنے فرمایا مجھے ان نقشون نے نماز بہلادی لیجاؤ اسکو ابوجہم پاس (ابوجہم نے وہ چادر آپ کو تحفہ دی تہی) اور لے آؤ اُس سے کمل اسکا دوسری روایت مین واخذ کردیا کان لابی جھم فقیل یارسول اللہ الخمیصتہ کانت خیرا من الکردی آپنے ایک چادر ابوجہم کی کردکی بنی ہوئی لیلی لوگون نے کہا یارسول اللہ وہ چادر اس سے اچہی تہی **باب الرخصتہ فی ذلک** ادہر اُدہر دیکہنا بے گردن موڑے نماز مین درست ہے **عن** سہل بن الحنظلیۃ قال ثوب بالصلوۃ یعنی صلوۃ الصبح فجعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی وھو یلتفت الی الشعب قال ابو داؤد وکان ارسل فارسا الی الشعب من اللیل یحرس **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے جاتے تہے اور گہاٹی کی طرف دیکہتے جاتے تہے ابوداؤد نے کہا آپنے اُدہر ایک سوار بہیجا تہا رات کو گہاٹی کے واسطے **ف** کیونکہ اُدہر سے خوف تہا کفار کے آنے کا **باب العمل فی الصلوۃ** نماز مین کونسا کام درست ہے **عن** ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی وھو حامل امامۃ بنت زینب ابنۃ رسول اللہ فاذا سجد وضعھا واذا قام حملھا **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی) اٹہائے ہوئے تہے جب آپ سجدہ کرتے اسکو بیٹہا دیتے اور جب کہڑے ہوتے پہر اسکو اٹہا لیتے **ف** زینب صاحبزادی تہین رسول اللہ صلعم کی اور امامہ انکی بیٹی تہین ابوالعاص سے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کرے اور نماز نہ پڑہنے دے تو اسکو گود مین اٹہا کر یا کندہے پر بیٹہا کر نماز پڑہنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ یقول بینا نحن فی المسجد جلوس اذ خرج علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یحمل امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع وامھا زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھی صبیۃ یحملھا علی عاتقہ فصلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھی علی عاتقہ یضعھا اذا رکع ویعیدھا اذا قام حتی قضی صلوتہ یفعل بھا **ترجمہ** ابوقتادہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپ کی صاحبزادی زینب کی بیٹی تہین اپنے کندہے پر اٹہائے ہوئے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور وہ آپکے کاندہے پر رہین جب آپ رکوع کرتے انکو بیٹہا دیتے پہر جب کہڑے ہوتے اسکو اٹہا لیتے اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے **عن** ابی قتادۃ الانصاری یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی للناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عنقہ فاذا سجد وضعھا **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری رضہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نماز پڑہاتے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر سوار تہین جب آپ سجدہ کرتے انکو بیٹہا دیتے۔ کہا ابوداؤد نے مخرمہ نے اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سنی (تو یہ حدیث مرسل ہے) **عن** ابی قتادۃ صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال بینما نحن ننتظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم للصلوۃ فی الظھر او العصر وقد دعاہ بلال للصلوۃ اذا خرج الینا

وامامة بنت ابی العاص بنت بنته علی عنقه فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مصلاه وقمنا خلفه و
هی فی مکانها الذی هی فیه قال فکبر فکبرنا قال حتی اذا اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرکع اخذها فوضعها
ثم رکع وسجد حتی اذا فرغ من سجوده ثم قام اخذها فردها فی مکانها فما زال رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع
بها ذلک فی کل رکعة حتی فرغ من صلوته صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابی قتادہ رضی سے روایت ہے ہم انتظار کر رہے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا ظہر یا عصر کے واسطے اور بلال آپ کو بلا چکے تھے نماز کے لیے اتنے مین آپ نکلے امامہ اپنی نواسی کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ مین کھڑے ہوئے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے لیکن امامہ اسی جگہ پر رہین بعد اسکے آپ نے تکبیر کہی ہم نے بھی تکبیر کہی جب آپ نے رکوع
کا ارادہ کیا تو امامہ کو اتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا
ایسا ہی کرتے رہے آپ ہر رکعت مین یہان تک کہ فارغ ہوئے نماز سے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اقتلوا الاسودین فی الصلوة الحیة والعقرب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارڈالو دو کالون
کو سانپ اور بچھو کو نماز مین **ف** دو کالون کو اس واسطے فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ زہردار ہوتا ہے انکا مارنا بہت ضرور
ہے معلوم ہوا کہ سانپ اور بچھو کے مارنے سے نماز نہین ٹوٹتی بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کرے **عن** عائشة قالت کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی والباب علیه مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاه و
ذکر ان الباب کان فی القبلة **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ
بند تھا مین آئی دروازہ کھولنے کو کہا آپ نے چلکر دروازہ کھولا پھر اپنے مصلے پر آکر نماز پڑھنے لگے اور دروازہ قبلے کی طرف تھا
ف ان حدیثون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کو واسطے چلا جانا یا دروازہ کھولنا یا لاٹھی اٹھا کر سانپ بچھو مارنا یا کسی
کو گود مین اٹھا لینا پھر بٹھا دینا یہ سب افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے ان حدیثون کی یہ تاویل کی ہے کہ شاید یہ فعل کثیر
نہ ہو انسے پوچھنا چاہیئے کہ پہلے اسکو تو ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہے پھر یہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنی اور
مصداق کیا ہے خود تم لوگ فعل کثیر کے معنے مین اختلاف کثیر رکھتے ہو اور بڑے تعجب کی یہ بات ہے کہ فعل کثیر سے نماز
ٹوٹ جانے کے جو قائل ہین وہی اس بات کے قائل ہین کہ جب نماز مین حدث ہو جاوے تو وضو کر آوے اور پھر بنا کرے
نماز پر اسنے کہنا چاہیئے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہان سے لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہ فعل
کثیر نہین ہے **باب** رد السلام فی الصلوة نماز مین سلام کا جواب دینا **عن** عبد الله قال کنا نسلم علی رسول الله صلی
الله علیه وسلم وهو فی الصلوة فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیه فلم یرد علینا وقال ان فی
الصلوة لشغلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے جب حضرت نماز
پڑھتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہمنے آپ کو سلام کیا (معمول
کے موافق آپ نماز مین تھے) آپنے جواب نہ دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے **عن** عبد الله قال کنا نسلم

فی الصلوۃ ونامرنا حاجتنا فقدمت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما تقدم وما حدث فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال ان اللہ عز وجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالی قد احدث ان لا تکلموا فی الصلوۃ فرد علی السلام **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے تہے اور اپنے کام کاج کی باتین کر لیتے تہے مین آیا حبشے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑہ رہے تہے مینے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا مجھے فکر پیدا ہوئی پرانی اور نئی باتون کی (مینے کیا قصور کیا جو آپنے جواب نہ دیا) جب آپ نماز پڑہ چکے تو آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اتارتا ہے اب اسنے نیا حکم کیا ہے نماز مین باتین نہ کرو پہر میرے سلام کا جواب دیا **عن صہیب** انہ قال مررت برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فرد اشارۃ قال لا اعلمہ الا قال اشارۃ باصبعہ **ترجمہ صہیب** سے روایت ہے مین گذرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑہ رہے تہے مینے سلام کیا آپنے انگلی کے اشارے سے جواب دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے **عن جابر** قال ارسلنی بنی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق فاتیتہ وھو یصلی علی بعیرہ فکلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا فکلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا انا سمعہ یقرأ ویومی برأسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا کنت اصلی **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے مجھکو بہیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑہ رہے تہے اپنے اونٹ پر مینے آپسے بات کی آپنے ہاتہ سے اشارہ کیا پہر مینے بات کی آپنے ہاتہ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تہا آپ کلام اللہ پڑہ رہے تہے اور سر سے اشارہ کرتے تہے (رکوع اور سجدے کے واسطے) جب آپ فارغ ہوئے تو آپنے پوچہا تم نے کیا کیا اس کام کو جس کے لیے مینے تمکو بہیجا تہا اور مینے تم سے اسواسطے بات نہین کی کہ مین نماز پڑہ رہا تہا **عن عبداللہ بن عمر** یقول خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قباء یصلی فیہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وھو یصلی قال فقلت لبلال کیف رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرد علیہم حین کانوا یسلمون علیہ وھو یصلی قال یقول ھکذا وبسط کفہ وبسط جعفر بن عون کفہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظہرہ الی فوق **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین نماز پڑہنے کو گئے انصار آئے اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑہ رہے تہے مینے بلال سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تہے انہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون نے اسکو بتلایا ہتیلی کو نیچے کیا اور اسکی پشت کو اوپر **عن ابی ھریرۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا عزار فی صلوۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغمز الرجل بصلوتہ فینصرف وھو فیہا شاک **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین خصلت ہے نماز مین اور سلام مین **ف** امام احمد نے اسکی تفسیر کی ہے سلام مین نقصان یہ ہے کہ تو کسی کو سلام کرے وہ جواب نہ دے نماز مین نقصان یہ ہے کہ آدمی کو شک ہو مینے تین رکعتین پڑہین ہین یا چار پہر وہ اکثر لوے لی اور نماز

لوٹ آوے حالانکہ اسکو شک ہے بعضون نے کہا سلام مین نقصان ہے تجھکو کوئی کہے السلام علیک و رحمۃ اللہ تو اسکے جواب مین اتنا ہی کہدے وعلیک السلام یہ نقصان ہو چاہیے اُتنا ہی کہنا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرارہ ہے کہ سو جاوے اسکے ارکان سے غفلت کرے واللہ اعلم۔ کہا ابوداؤد نے دوسری روایت مین یون ہے لا غرار فی تسلیم ولا صلوۃ مگر ابن فضیل نے روایت کیا عبدالرحمن بن مہدی کی طرح موقوفاً ابوہریرہ پر۔ فقط

اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچون ابوداؤد کے تیئیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چھٹا اسکے فضل اور احسان کے بھروسے پر مجھکو طاقت کچھ نہین ہے بغیر اسکی مدد کے فقط تم الجزء الخامس ویتلوہ الجزء السادس ان شاء اللہ تعالی

صفحہ	باب
۱۷۸	نماز شروع کرنے کا بیان۔
″	دونو ہاتھ اٹھانے کا بیان۔
۱۸۰	نماز کے شروع کرنے کا بیان۔
۱۸۴	رکوع کے وقت ہاتھ نہ اٹھانیکا بیان
۱۸۵	داہنا ہاتھ بائین پر باندھنا
۱۸۶	نماز شروع کرتے وقت کیا دعا پڑھے
۱۹۰	سبحانک اللھم سے نماز شروع کرنا۔
۱۹۱	نماز کے شروع مین سکتے کا بیان۔
۱۹۲	بسم اللہ پکار کر نہ پڑھنے کا بیان۔
۱۹۳	بسم اللہ پکار کر پڑھنے کا بیان۔
۱۹۴	کوئی حادثہ ہو جاوے تو نماز جلدی تمام کرے
″	نماز مین کمی ہونے کا بیان۔
″	نماز کو ہلکا کرنے کا بیان۔
۱۹۵	ظہر کے قرارت کا بیان۔
۱۹۶	پہلی دو رکعتون مین طول نہ کرنا۔
۱۹۷	ظہر اور عصر مین کونسی سورتین پڑھے
۱۹۸	مغرب مین کونسی سورتین پڑھے
″	مغرب مین چھوٹی سورتین پڑھنا
″	پہلی رکعت مین جو سورت پڑھی اُسی کو دوسری مین پڑھنا۔
۱۹۹	فجر مین کونسی سورتین پڑھے۔
″	جو شخص نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑھے یا قرارت نہ کرے اسکا حکم

صفحہ	باب
۲۰۱	جہری نماز مین قرارت نہ کرنے کا بیان
۲۰۲	جب جہر نہ ہو تو قرارت کرنا چاہیئے۔
″	امی اور اعجمی کو کتنی قرارت کافی ہے۔
۲۰۳	تکبیر کون کونسے مقام پر کہی نماز مین
۲۰۴	سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنون کو زمین پر رکھے یا ہاتھون کو۔
۲۰۵	پہلی اور تیسری رکعت پڑھکر کسطرح اُٹھے
″	دونو سجدون مین اقعا کرنا۔
۲۰۶	جب رکوع سے سر اٹھاوے تو کیا کہے۔
″	دونو سجدون کے درمیان کون سی دعا مانگے۔
۲۰۷	عورتین جب جماعت مین ہون تو مردون کے بعد سر اٹھاوین سجدے سے
″	رکوع سے اٹھکر کتنی دیر تک ٹھہرا رہے
″	اور دونو سجدون کے بیچمین کسقدر بیٹھے
۲۰۸	جو شخص نماز مین اچھی طرح ٹھیر کر رکوع اور سجدہ نہ کرے اسکی نماز نہین ہوتی
۲۱۱	جسکی فرض ناقص ہونگی تو وہ نقصان نفلون مین سے پورا کیا جاویگا۔
″	دونو گھٹنون پر ہاتھ رکھنا رکوع مین
۲۱۲	رکوع اور سجدے مین کیا کہے۔
۲۱۳	رکوع اور سجدے مین دعا کرنے کا بیان
۲۱۴	نماز مین دعا مانگنے کا بیان۔

صفحہ	باب
۲۱۵	رکوع اور سجدے کا مقدار۔
۲۱۶	جب امام کو سجدے مین پاوے تو کیا کرے
″	کون کون سے اعضا کو سجدے مین زمین پر لگاوے۔
۲۱۷	سجدہ ناک اور پیشانی پر کرنا۔
″	سجدہ کیونکر کرے۔
″	سجدے مین کہنیون کو زمین پر لگانے کی اجازت۔
″	کمر پر ہاتھ رکھنے کی نماز مین ممانعت
۲۱۸	نماز مین رونے کا بیان۔
″	دل مین وسوسہ اور خیالات فاسد نماز مین لانا مکروہ ہے۔
″	نماز مین امام کو بتانے کا بیان۔
″	امام کو بتانے کی ممانعت۔
۲۱۹	نماز مین گردن موڑکر ادھر اُدھر دیکھنا مکروہ ہے۔
″	ناک پر سجدہ کرنے کا بیان۔
۲۱۹	نماز مین کسی طرف دیکھنے کا بیان
۲۲۰	ادھر اُدھر سر دیکھنا بے گردن موڑے درست ہے۔
″	نماز مین کونسا کام درست ہے
۲۲۱	نماز مین سلام کا جواب دینا۔
	تمت

الجزء السادس

پارہ چھٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب تشمیت العاطس فی الصلوۃ نماز مین چھینک کا جواب دینا چاہیئے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرماانی القوم بابصارھم فقلت وا ثکل امیاہ ماشانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیہم علی افخاذھم فعرفت انہم یصمتونی فقال عثمان فلما رایتہم یسکتونی لکنی سکت قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی وامی ماضربنی ولا کھرنی ولا سبنی ثم قال ان ھذہ الصلوۃ لایحل فیہا شئی من کلام الناس ھذا انما ھو التسبیح والتکبیر وقرأۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یارسول اللہ انا قوم حدیث عہد بجاھلیۃ وقد جاء نا اللہ بالاسلام ومنا رجال یاتون الکھان قال فلا تاتہم قال قلت ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شئی یجدونہ فی صدورھم فلا یصدھم قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لی کانت ترعی غنیمات قبل احد والجوانیۃ اذا طلعت علیہا اطلاعۃ فاذا الذئب قد ذھب بشاۃ منہا وانا من بنی ادم اسف کما یاسفون لکنی صککتہا صکۃ فعظم ذلک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقہا قال ائتنی بہا قال فجئتہ بہا فقال این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مؤمنۃ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی رضی سے روایت ہے کہ مین نماز پڑہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ دفعۃ ایک شخص نے چھینکا قوم مین سے تو مینے کہا یرحمک اللہ تو اسپر مجہے لوگ گہورنے لگے یعنے نماز مین چھینک کا جواب دینے کے سبب مینے کہا یعنے اپنے دل مین غم کیجیو تجہکو ماں تیری (یہ بد دعا ہے اپنے لیے یعنے تو مرجاوے اور تیری ماں تجہکو رووے) تمہارا کیا حال ہے کہ میری طرف دیکہتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتہ مارنا شروع کیا تو مینے جانا کہ یہ لوگ مجہے چپ ہونے کو کہتے ہین مین چپ ہوگیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو فدا ہون میرے باپ اور مان نے آپ نے مجہے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہ نماز ہے اسمین بات کرنا درست نہین ہوا تسبیح یا تکبیر قرآن پڑہنے کے یا کچہہ ایسا ہی مینے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون اللہ جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون پاس جاتے ہین آپ نے فرمایا تو مت جا انکے پاس مینے کہا بعض لوگ ہم مین سے شگون بد لیتے ہین آپ نے فرمایا یہ انکے دلون کا وہم ہے (اور یہ بالکل غلط ہے) تو اپنے کام سے باز نہ رہین (یعنے جو ارادہ ہو اسکو کرین شگون بد کے ڈر سے اس کام سے رک جاوین) مینے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کہینچتے ہین **ف** یعنے خطوط کہینچ کر آیندہ

کا احوال دریافت کرتے ہین مراد علم جفر ہے یا رمل **ف** آپنے فرمایا یہ معجزہ تہا ایک پیغمبر (ادریس یا دانیال علیہما السلام) کا
اب جس کسی کا خط اسکے موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہے **ف** اور موافق ہونا ہرگز ممکن نہین اس واسطے کہ وہ معجزہ تہا
کسی کو اُسکا قاعدہ اچھی طرح معلوم نہین ہے اگر کبھی اتفاق سے موافق ہو جاتا ہے تو صحیح پڑتا ہے اکثر غلط نکلتا ہے مین نے بہت سے
رمالون کو دیکھا اور اُنکا امتحان لیا کچھ اصل نہ پائی۔ بعضون نے کہا خط کھینچنے سے مراد یہ ہے کہ عرب مین یہ دستور تہا کوئی شخص
فال نکالنے کے واسطے عراف پاس جاتا وہ ایک لڑکے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پہر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو
بچتین تو فال نیک سمجہتے مطلب براری کا یقین کرتے جو ایک لکیر بچتی تو نامرادی کا یقین ہو جاتا اس خیال کو آپنے
غلط کر دیا اور بیان فرمایا کہ یہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا دوسرے کو حاصل نہین ہو سکتا **ت** مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان
چراتی تہی احد اور جوانیہ (احد ایک پہاڑ ہے مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہے) پاس ایک بار مین جو وہان پہونچا تو
دیکہا ایک بکری کو بہیڑیا لے گیا ہے آخر مین آدمی تہا مجہے رنج ہوتا ہے جیسے آدمیون کو ہوا کرتا ہے مین نے اسکو ایک ہی
دفعہ کوٹ دیا پس گران گذرا یہ حضرت مہ پر پس کہا مینے کیا مین اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اُس لونڈی کو میرے پاس لیکر آ
مین اُسکو آپکے پاس لے گیا آپنے پوچھا خدا کہان ہے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ سوال درست ہے خدا کہان ہے
اور کس جگہ ہے **ت** وہ بولی آسمان پر ہے **ف** یعنے آسمان کے اوپر عرش پر اس حدیث سے ذات الٰہی کا اوپر ہونا
ثابت ہوتا ہے **ت** پہر آپنے پوچھا مین کون ہون بولی آپ رسول اللہ کے آپنے فرمایا اسکو آزاد کر دے یہ مومن ہے
ف یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اور ذہبی نے کتاب العرش و العلو مین اس حدیث کو متعدد
طریقون سے نقل کیا ہے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال لما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت ابواب
من امور الاسلام فکان فیما علمنی ان قال لی اذا عطست فاحمد اللہ واذا عطس العاطس فحمد اللہ فقل
یرحمک اللہ قال فبینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ فاذا عطس رجل فحمد اللہ فقلت
یرحمک اللہ رافعا بها صوتی فرماني الناس بابصارهم حتی احتمانی ذلک فقلت مالکم تنظرون الی باعین
شزر قال فسبحوا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال من المتکلم قیل ها انا الاعرابی فدعانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما الصلوۃ لقرأۃ القرآن وذکر اللہ جل وعز فاذا کنت فیها فلیکن ذلک
شانک فما رایت معلما قط ارفق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مینے چند باتین اسلام کی سیکہین ایک اُن مین یہ تہا جب تجہکو چھینک آوے الحمد للہ کہہ
اور جب کوئی دوسرا چھینکے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ ایک بار مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہ رہا تہا اتنے
مین ایک شخص چھینکا اُسنے الحمد للہ کہا مینے یرحمک اللہ بلند آواز سے کہا لوگون نے میری طرف دیکہنا شروع کیا مجہے برا
معلوم ہوا مینے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکیون سے دیکہتے ہو انہون نے سبحان اللہ کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

فارغ ہوئے آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی ہتی لوگون نے کہا اس اعرابی نے آپنے مجھکو بلایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑہنے کو واسطے ہے اور اللہ کے یاد کے واسطے پھر جب تو نماز مین ہو تو تیرا یہی کام رہے (یعنے اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑہا کر دنیا کی باتین کیا کر) تو مینے کوئی معلم (سکہلانے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکہا نرمی اور ملائمت سے سکہانے مین

باب التامین وراء الامام امام کے پیچہے آمین کہنے کا بیان **ف** شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث اور اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر آمین کہے اور مقتدی بہی پکار کر آمین کہین اس باب مین احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہین جو آگے آتے ہین بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا ہے دو سو صحابہ کو پایا آمین پکار کر کہتے ہوئے۔ اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ رح کے اس باب مین قوی نہین ہین صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہے کہ آمین پکار کر کہی جاوے **عن** وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال امین ورفع بہا صوتہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑہتے اُسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے **ف** شعبہ نے اسی اسناد سے وائل سے روایت کیا کہ آپ آہستہ سے آمین کہتے اور ابن ابی شیبہ نے سفیان سے روایت کیا اسی اسناد سے کہ آپنے آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے آمین خطا کی صحیح یہ ہے کہ آپنے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ روایت ثابت بہی ہو تب بہی حنیفہ کی دلیل نہین ہو سکتی اسلیے کہ آہستہ کہنے سے یہ مراد نہین ہے کہ کسی نے نہین سُنا ورنہ وائل بن حجر کیونکر سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہ مقصود ہے کہ آپنے بہت چلا کر نہ کہا کہ سب صفون مین آواز جائے بلکہ پاس والون نے سُنا چنانچہ دوسری روایت مین آتا ہے کہ آپ آمین اس طرح سے فرماتے کہ پہلی صف والے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اسقدر آواز بہی جہر مین داخل ہے نہ سر مین پھر حنفیہ کا دعوی کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب رہی اُنکے پاس مگر آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتے ہین احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اس صورت مین جب بہت سے صحابہ بہی جہر کے قائل ہون **عن** وائل بن حجر انہ صلے خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بامین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رایت بیاض خدہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے آپنے پکار کر آمین کہی اور سلام پہیرا داہنے اور بائین یہانتک کہ مینے آپکے رخسار کی سفیدی دیکہی **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال امین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑہ چکتے آمین کہتے یہان تک کہ صف اول کے لوگ جو نزدیک ہوتے آپ سے سُن لیتے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو جسکا قول فرشتون کے قول سے

لڑجاویگا (یعنے انکے ساتہ برابر ہوجاویگا) اسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیے جاوینگے ف دوسری حدیث مین ہے جب
تم آمین کہتے ہو فرشتے آسمان سے آمین کہتے ہین (صحیحین) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا
امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول آمین ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام
آمین کہے تم بہی آمین کہو کیونکہ جسکی آمین فرشتون کی آمین سے لڑجاویگی اسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے ابن شہاب
نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہی آمین کہا کرتے ہتے عن بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین ترجمہ
بلال رضہ سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ مجہہ سے آگے آپ آمین نہ کہلیجئے ف یعنے اتنی مہلت دیا کیجئے کہ مین سورہ
فاتحہ سے فارغ ہوجاون تو آپ کی اور میری آمین ساتہ ہوا کرے عن ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زہیر
النمیری وکان من الصحابۃ فیحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین
مثل الطابع علی الصحیفۃ قال ابو زہیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ
فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستمع منہ فقال لنبی صلی اللہ علیہ و
سلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء یختم قال بآمین فانہ ان ختم بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی
سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین وابشر وہذا لفظ محمود ترجمہ
ابی مصبح المقرائی سے روایت ہے ہم بیٹہا کرتے ہتے ابوزہیر نمیری پاس جو صحابی ہتے اور اچہی اچہی حدیثین سنایا کرتے
ہتے ایک بار ہم مین سے کسی شخص نے دعا کی انہون نے کہا ختم کر اسکو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہے کتاب پر ابوزہیر نے
کہا مین تمکو اسکا حال سناتا ہون ایک بار ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے ایک شخص کے پاس پہونچے جو
نہایت عاجزی سے دعا کر رہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر سننے لگے آپنے فرمایا اسکی دعا قبول ہوگی اگر
ختم کریگا ایک شخص نے پوچہا یا رسول اللہ کس چیز سے ختم کریگا تو اسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے یہ سنکر اس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تہا اور اس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پر اور خوش ہوجا۔ کہا ابوداؤد
نے مقرائی ایک قبیلہ ہے حمیر مین سے باب التصفیق فی الصلوۃ نماز مین دستک مارنے کا بیان عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کے واسطے تسبیح ہے اور عورتون کے واسطے دستک مارنا ہے ف جب نماز مین کوئی واقعہ
پیش آوے مثلاً کوئی پکارے یا کچہہ آگاہ کرنا ہو تو مرد سبحان اللہ کہدین اور عورت ایک ہتیلی کو دوسرے ہاتہ کی پشت
پر مارے عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینہم فحانت
الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال اتصلی یا لناس فاقیم قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ

ف یعنے آمین سے آگے دعا مانگنا مناسب ہے

الله صلے الله علیه وسلم والناس فی الصلوة فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق الناس وکان ابوبکر لایلتفت فی الصلوة فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول الله صلے الله علیه وسلم فاشار الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امکث مکانک فرفع ابوبکر یدیه فحمد الله علی ما امره به رسول الله صلے الله علیه وسلم من ذلک ثم استاخر ابوبکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول الله صلے الله علیه وسلم فصلے فلما انصرف قال یا ابابکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابوبکر ما کان لابن ابی قحافة ان یصلے بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال رسول الله صلے الله علیه وسلم مالی رایتکم اکثرتم من التصفیح من نابه شیئ فی صلاته فلیسبح فانه اذا سبح التفت الیه وانما التصفیح للنساء

ترجمہ سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف (جو ایک بطن ہے قبیلۂ انصار سے) کی پاس گئے اُنکے درمیان صلح کرانے کو (انکی آپس مین کچھ لڑائی ہوئی تھی) اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور مؤذن (بلال) ابوبکر صدیقؓ پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑھاتے ہو مین تکبیر کہون ابوبکرؓ نے کہا ہان پھر ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے آپ صفون کو چیرتے ہوئے صف اول مین آکر کھڑے ہوئے لوگون نے دستک یا نماز شروع کیا **ف** اسلیے کہ ابوبکر مطلع ہوجاوین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے **ت** مگر ابوبکر نماز مین کسی طرف خیال نہ کرتے تھے جب لوگون نے بہت تالیان بجائین انہون نے مڑکر دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنے اشارہ کیا اپنی جگہ پہ کھڑے رہو **ف** یعنے نماز پڑھاؤ اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہؓ پر ثابت ہوتی ہے **ت** ابوبکرؓ نے دونو ہاتھ اُٹھاکر خدا کا شکر کیا اس بات پہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑھانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین دونو ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا درست ہے (زرقانی) **ت** پھر پیچھے ہٹ آئے اور صف مین شریک ہوگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور آپنے نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابوبکر تم کیون اپنی جگہ پر قائم نہ رہے جب مین نے تمکو اشارہ کیا ابوبکرؓ نے کہا ابوقحافہ کے بیٹے کا یہ درجہ نہین ہوسکتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھاؤ **ف** ابوقحافہ ابوبکرؓ کے باپ کا نام تھا ہرچند ابوبکر کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کھڑے رہنے کا تو ان کو امامت درست ہوگئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب رسالت مآب کے سامنے اسی کو مقتضی تھا جو ابوبکرؓ نے کیا اور الامر فوق الادب صحیح ہے مگر بیان قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری تھا جب تو رسول اللہ صفون کو چیر کر صف اول مین آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تھا ابوبکرؓ نے جو آپکے دل مین تھا اسی پر عمل کیا **ت** پھر اپنے لوگون سے فرمایا کیا ہوا تم کو مینے دیکھا بہت تالیان بجاتے ہو اگر کوئی حادثہ نماز مین پیش آوے تو تسبیح کہو جب تسبیح کہوگے اوپر خیال ہوگا اور تالی بجانا عورتون کے واسطے ہے **عن** سہل بن سعد قال کان قتال بین بنی عمرو بن عوف فبلغ ذلک النبی صلے الله علیه وسلم فاتاهم لیصلح بینهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت صلوة العصر ولم ات ابا

فمر ابابکر فلیصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابابکر فتقدم قال فی اخره
اذانا بکم شئ فی الصلوة فلیسبح الرجال ولیصفح النساء ترجمہ سہل بن سعدؓ سے روایت ہی عمرو بن عوف کی آپس مین
کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپ اُنکے پاس صلح کرانے کو گئے بعد ظہر کے اور بلال سے
فرما گئے اگر نماز کا وقت آجاوے اور مین نہ اؤن تو ابوبکرؓ سے کہنا نماز پڑہا دین جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی پہر تکبیر کہی
اور ابوبکرؓ کو حکم کیا نماز پڑہانے کا وہ آگے بڑہے پہر ویسی ہی حدیث بیان کی مگر اسمین یہ ہے آپنے یہ فرمایا جب
کوئی حادثہ پیش آوے نماز مین تو مرد تسبیح کہین اور عورتین دستک دین عن عیسے بن ایوب قال قولہ التصفیح
للنساء تضرب باصبعین من یمینها علی کفها الیسری ترجمہ عیسے بن ایوب نے کہا دستک سے یہ مراد ہے کہ داہنے ہاتھ
کی دو انگلیون کو بائین ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے باب الاشارة فی الصلوة نماز مین اشارہ کرنے کا بیان عن انس بن مالک
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یشیر فی الصلوة ترجمہ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز
مین عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال یعنی فی الصلوة والتصفیح للنساء
من اشار فی صلوته اشارة تفهم عنه فلیعد لها یعنی الصلوة ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سلم نے فرمایا سبحان اللہ کہنا مردون کے واسطے ہی اور دستک مارنا عورتون کے واسطے ہی نماز مین جو کوئی اشارہ کرے ایسا
جس سے کوئی مضمون سمجھا جاوے تو وہ اپنی نماز لوٹاوے کہا ابوداؤد نے یہ حدیث وہم ہے ف اسکا اعتبار نہین
ہی مخالف ہے حدیث صحیح کے انس ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین اشارہ کرتے تھے اور مخالف ہی اُن احادیث
صحیحہ کے جو اوپر گذرین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین سلام کا جواب اشارہ سے دیتے تھے باب مسح الحصی فی
الصلوة نماز کے اندر کنکریان ہٹانے کا بیان عن ابی ذر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم الی
الصلوة فان الرحمة تواجهه فلا یمسح الحصا ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم مین سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اسکے سامنے ہوتی ہے چاہیئے کہ کنکریان نہ ہٹاوے عن معیقیب ان النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال لا تمسح وانت تصلی فان کنت لابد فاعلا فواحدة تسویة الحصا ترجمہ معیقیبؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریان نہ ہٹا نماز پڑہنے مین اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹالے باب الرجل
یصلی مختصرا کمر پہ ہاتھ رکہکے نماز پڑہنے کا بیان عن ابی هریرة قال نهی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الاختصار
فی الصلوة ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کمر پہ ہاتھ رکہکے نماز پڑہنے سے باب
الرجل یعتمد فی الصلوة علی عصا نماز مین لکڑی پہ ٹیکا لگانے کا بیان عن هلال بن یساف قال قدمت الرقة
فقال لی بعض اصحابی هل لک فی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت غنیمة فدفعنا الی
دابة قلت لصاحبی بدأ فنظر الی دابة فاذا علیه قلنسوة لاطیة بذات اذنین فی برنس خز اغبر واذا هو

معتمد علی عصا فی صلوتہ فقلنا بعد ان سلمنا فقال حدثتنی ام قیس بنت محصن ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا فی مصلاہ یعتمد علیہ ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے ہمین رقہ مین آیا (رقہ ایک بستی ہی شام مین) میرے ایک یار نے کہا تمکو کسی صحابی سے ملنے کی آرزو ہی ہے کہا کیون نہین غنیمت ہے پھر ہم گئے واثلہ پاس ہمنے اپنے ساتھی سے کہا پہلے ہم اُسکی وضع دیکھین تو دو ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی دوکان والی پہنے تھی اور ایک باران پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑھے تھی اور نماز مین ٹیکا لگائے ہوئے تھی ایک لکڑی پر جب ہم نے سلام پھیرا تو اسکی وجہ پوچھی انہون نے کہا ام قیس بنت محصن نے مجھ سے بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جب سن زیادہ ہوگیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے مصلے مین کھڑا کر لیا اُسپر ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے

باب النہی عن الکلام فی الصلوۃ نماز مین بات کرنے کی ممانعت **عن** زید بن ارقم قال کان احدنا یکلم الرجل الی جنبہ فی الصلوۃ فنزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہی ہم مین سے ہر ایک آدمی اپنے برابر والے سے نماز مین بات کیا کرتا اُس وقت یہ آیت اتری وقوموا للہ قانتین کھڑے ہوا للہ کے واسطے چپ چاپ ہمکو سکوت کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنے کی **باب** فی صلوۃ القاعد بیٹھکر نماز پڑھنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الرجل قاعدا نصف الصلوۃ فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسی فقال مالک یا عبداللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلوۃ الرجل قاعدا نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے مینے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھکر نماز پڑھنا آدھا ثواب کہتا ہے تو مین آپ پاس آیا آپ کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا مینے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے ای عبداللہ بن عمرو مینے کہا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھکر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہین آپ نے فرمایا ہان سچ ہے لیکن مین تمہارہی کسی کے مثل نہین ہون **ف** مجھے بیٹھکر نماز پڑھنے مین بھی پورا ثواب ہے یہ آپ کی خصوصیات مین سے تھا **عن** عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ الرجل قاعدا فقال صلوتہ قائما افضل من صلوتہ قاعدا وصلوتہ قاعدا علی النصف من صلوتہ قائما وصلوتہ نائما علی النصف من صلوتہ قاعدا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی انہون نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیٹھکر نماز پڑھنے کو آپ نے فرمایا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا بیٹھکر نماز پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھکر پڑھنے مین کھڑے ہونے کا آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹکر پڑھنے مین بیٹھکر پڑھنے کا آدھا ثواب ملتا ہے **ف** خطابی نے کہا مینے کسی اہل علم سے نہین سنا جسنے نفل نماز لیٹکر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھکر نہ پڑھ سکے انتہے مین کہتا ہون یہ روایت صحیح ہے مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے

سب طرح درست ہے لیکن ثواب مین کمی اور بیشی ہے **عن** عمران بن حصین قال کان بی الناصور فسالت النبی صلے
اللہ علیہ وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فعلے جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے مجھے ناصور ہوگیا تھا
مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کھڑے ہوکر نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھکر نہ پڑھ سکے تو لیٹکر
کروٹ پر پڑھ **عن** عائشۃ قالت ما رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرا فی شئی من صلوۃ اللیل جالسا قط
حتی دخل فی السن فکان یجلس فیقرا حتی اذا بقی اربعین او ثلاثین اٰیۃ قام فقرأھا ثم سجد **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز کبھی بیٹھکر پڑھتے نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف
ہوگئے تو بیٹھکر کلام اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑے ہوتے پھر انکو پڑھکر رکوع کرتے
عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس واذا
بقی من قرأتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأھا وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ
الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے کلام
اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑے ہوجاتے پھر اُن آیتون کو پڑھکر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر دوسری
رکعت مین اسی طرح کرتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا
طویلا قاعدا فاذا صلے قائما رکع قائما واذا صلے قاعدا رکع قاعدا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھکر نماز پڑھتے جب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے
تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب بیٹھکر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھکر کرتے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ
اکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ السورۃ فی رکعۃ قالت المفصل قال قلت فکان یصلی قاعدا قالت
حین حطمہ الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سورت پڑھتے تھے ایک رکعت مین انہونے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھکر نماز پڑھتے تھے انہون نے
کہا جب لوگون نے انکو بڈھا کردیا تو بیٹھکر پڑھنے لگے **باب** کیف الجلوس فی التشھد تشہد کے لیے کسطرح بیٹھے **عن**
وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع
رفعھما مثل ذلک قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی
علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار
بالسبابۃ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مینے کہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھون گا آپ کیونکر
پڑھتے ہین تو آپ کھڑے ہوئے اور آپنے منہ کیا قبلے کی طرف اور تکبیر کہی اور دونو ہاتھ اُٹھائے کانون تک پھر باین ہاتھ

کو داہنے ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون کو اٹھایا کانون تک یہان تک کہ آپ بیٹھے تو آپنے بایان پاؤن بچھایا اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنے ران سے اٹھا ہوا رکھا اور دو انگلیون کو بند کر لیا (یعنے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور مینے دیکھا انکو اسطرح کرتے ہوئے

. . . . . پھر بشر نے اسکو بتایا بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کیا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے اور جتنی حدیثین اشارہ کے باب مین آئی ہین اُنسے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شروع سے آپ اسی طرح بیٹھتے تھے اغارہ کی شکل پر نہ یہ کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پر انگلی اٹھاتے تھے **باب** من ذکر النورک فی الرابعۃ چوتھی رکعت کے بعد سرین پر بیٹھنے کا بیان **عن** ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض فذکر الحدیث قال ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یضع فی الاخری مثل ذلک فذکر الحدیث قال حتی اذا کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر زاد احمد قالوا صدقت ھکذا کان یصلی ولم یذکر ابو قتادۃ فی حدیثہما الجلوس فی الثنتین کیف جلس **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیون مین بیٹھے ہوئے تھے ان مین سے ہین ابو قتادہ ابو حمید نے کہا مین تم سب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کو خوب جانتا ہون انہون نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث کو یہان تک کہ کہا آپ جب سجدہ کرتے تو پاؤن کی انگلیون کو کھلا رکھتے پھر اللہ اکبر کہتے اور سر اٹھاتے اور بائین پاؤن کو ٹیڑھا کر کے اسپر بیٹھتے پھر دوسری رکعت مین ایسا ہی کرتے اخیر حدیث تک جب اُس سجدے سے فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہے تو بایان پاؤن ایک طرف نکال دیتے اور بائین سرین پر ٹیکا دیکر بیٹھتے احمد بن حنبل کی روایت مین اتنا زیادہ ہے پھر ان صحابیون نے کہا تمنے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونو نے یہ نہین بیان کیا کہ دو رکعت پڑھ کر کس طرح بیٹھتے تھے **عن** محمد بن عمرو بن عطاء انہ کان جالسا مع نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولم یذکر ابا قتادۃ قال فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجلہ الیسری فاذا جلس فی الرکعۃ الاخیرۃ قدم رجلہ الیسری وجلس علی مقعدتہ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطا چند صحابیون کے پاس بیٹھے تھے پھر یہی حدیث بیان کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہین کیا کہا جب آپ دو رکعتون کے بعد بیٹھتے تو بائین پاؤن پر بیٹھتے اور جب اخیر رکعت کو بعد بیٹھتے تو بائین پاؤن کو باہر نکالدیا اور سرین پر بیٹھے **عن** محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس بھذا الحدیث قال فیہ فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی فاذا کانت

الرابعة افضى بوركه اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة ترجمہ اس روایت مین یہ ہے جب آپ دو رکعتین پڑھکر بیٹھے تو بائین قدم کے تلوے پر بیٹھے اور داہنے پاؤن کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھے تو اپنی بائین سرین زمین سے لگا دی اور دونو پاؤن کو ایک طرف نکالدیا عن عباس او عیاش بن سهل الساعدی انه كان في مجلس فيه ابوه فذكر فيه قال فجعد فاستقبل على كفيه وركبتيه وصدر قدميه وهو جالس فتورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فقام ولم يتورك ثم عاد فركع الركعة الاخرى فكبر كذلك ثم جلس بعد الركعتين حتى اذا هوى اراد ان ينهض للقيام قام بتكبير ثم ركع الركعتين الاخريين فلما سلم سلم عن يمينه وعن شماله ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے وہ ایک مجلس مین تھے اُسمین اُنکے باپ بھی تھے (پھر یہی حدیث بیان کی) اور کہا کہ آپنے سجدہ کیا تو آپنے اعتماد کیا دونو ہتھیلیون پر اور گھٹنون پر اور پاؤن کے سرون پر جب آپ بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور دوسرے قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہین پھر دوسری رکعت مین اسی طرح دوبارہ کیا ایسا ہی تکبیر کہی پھر دو رکعتین پڑھکر بیٹھے جب اُٹھنے لگے تکبیر کہکر اُٹھے پھر پچھلی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا داہنے اور بائین طرف۔ کہا ابو داؤد نے اسمین سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اُٹھانے کا جب دو رکعت پڑھکر اُٹھے ذکر نہین ہے عن عباس ابن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكر هذا الحديث لم يذكر الرفع اذا قام من ثنتين ولا الجلوس قال حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اُسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع ہوئے پھر یہی حدیث بیان کی نہ اٹھین ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے کھڑے ہوتے وقت نہ بیٹھنے کا بلکہ یہ ہے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بایان پاؤن بچھایا اور داہنے پاؤن کی انگلیان قبلے کی طرف کین پھر بیٹھے ف ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے **باب التشهد** التحیات کا بیان عن عبد الله بن مسعود قال كنا اذا جلسنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على فلان وفلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن اذا جلس احدكم فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانكم اذا قلتم ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض او بين السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير احدكم من الدعاء اعجبه اليه فيدعو به ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مین بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ یعنے سلام ہو اللہ پر بندون سے پہلے یا بندون کی طرف سے السلام علی فلان وفلان سلام ہے فلانے پر سلام ہے فلانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ کہو سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ وہی سلام ہے ف یعنے سلام اللہ کا نام بھی ہے جب کہا کہ سلام ہے اللہ پر تو معلوم ہوا

سلام اور کوئی چیز ہے یا یہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور سب آفتون سے بچانے والا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبون سے پاک ہے اسکو نقصان نہین ہونچ سکتا پھر اُسکے لیے سلامتی کی دعا بے کار ہے **ف** لیکن جب تم مین سے کوئی نماز مین بیٹھے تو کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب تم کہوگے تو ہر نیک بندے کو آسمان مین ہو یا زمین مین ہو یا دونو کے بیچمین ہو اسکا ثواب پہونچے گا پھر یہ کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو **ف** یہ تشہد عبداللہ بن مسعود رض کا سب تشہدون سے زیادہ صحیح ہے اتفاق کیا ہے اسپر ائمہ ستہ نے لفظا و معنے پر السلام علیک ایہا النبی - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت حیات مین کہا جاتا تہا اب یون کہنا چاہیئے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے یعنی انہی نے کہا ظاہر اس حدیث سے یہی ہے کہ صحابہ رض آپ کی حیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے تہے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن حجر رح نے کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہوا بغیر شک کے **عن** عبداللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا فی الصلوۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے پہلے ہمکو معلوم نہ تہا ہم کیا کہین جب بیٹھے ہم نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکہایا پھر ویسے ہی حدیث بیان کی **عن** عبداللہ بمثلہ قال وکان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناہن کما یعلمنا التشہد اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واہدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا واتمہا علینا ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے ایسا ہی روایت ہے اُسمین یہ ہے اور یہی چند کلمے آپ نے ہم کو سکہائے لیکن اسطرح نہین سکہائے جیسے تشہد سکہایا وہ یہ ہے اللہم الف بین قلوبنا اخیر تک **عن** القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان عبداللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبداللہ فعلمہ التشہد فی الصلوۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ہذا او قضیت ہذا فقد قضیت صلوتک ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتہ پکڑا اور کہا عبداللہ بن مسعود نے میرا ہاتہ پکڑا اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود کا ہاتہ پکڑا اور انکو تشہد پڑہنا سکہایا جیسے اوپر گذرا بعد اسکے فرمایا جب تو یہ پڑہ چکا تو تیری نماز پوری ہوگئی - اب چاہے اُٹہہ کہڑا ہو چاہے بیٹہا رہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہین ہے جیسے ابو حنیفہ رح کا قول ہے **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قال قال ابن عمر زدت فیہا وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ

الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ قال ابن عمر زدت فیہا وحدہ لا شریک لہ واشہدان محمدا
عبدہ ورسولہ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا التحیات للہ الصلوات
الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ابن عمر رضہ نے کہا برکاتہ مینے بڑہا دیا) السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ (ابن عمر رضہ نے کہا مینے بڑہا دیا وحدہ لا شریک لہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ عن
حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری فلما جلس فی اخر صلوتہ قال رجل من القوم
اقرب الصلوۃ بالبر والزکوۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم قال ایکم القائل کلمۃ کذا و
کذا فأرم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم قال فلعلک یا حطان قلتہا قال ما
قلتہا ولقد رہبت ان تبکعنی بہا قال فقال رجل من القوم انا قلتہا وما اردت بہا الا الخیر
فقال ابو موسی اما تعلمون کیف تقولون فی صلوتکم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبنا فعلمنا
وبین لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا
واذا قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ واذا کبر ورکع فکبروا وارکعوا
فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا قال
سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ تعالی قال علی لسان نبیہ صلے
اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ واذا کبر وسجد فکبروا واسجدوا فان الامام یسجد قبلکم ویرفع
قبلکم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک فاذا کان عند القعدۃ فلیکن من اول قول احدکم
ان یقول التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ لم یقل احمد وبرکاتہ
ولا قال واشہد قال واشہد ان محمدا ترجمہ حطان بن عبد اللہ رقاشی سے روایت ہے ابو موسے اشعری نے نماز پڑہائی
جب اخیر نماز مین بیٹھے ایک شخص بول اٹہا نماز مقرر کی گئی ہے نیکی اور پاکی کے ساتہ جب ابو موسے نماز سے لوٹے تو لوگون
سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تہا سب لوگ چپ ہو رہے پہر انہون نے پوچھا سب لوگ چپ ہو رہے ابو موسے نے کہا اے
حطان شاید تو نے کہا حطان نے کہا مینے نہین کہا مین تو ڈرتا ہون کہین تم مجھکو سزا نہ دو ایک شخص بول اٹہا
مینے کہا اور میری نیت بہتر تہی ابو موسے نے کہا تم نہین جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہمکو بتایا اور سکہایا اور طریقہ دکہلایا اور نماز تعلیم کی آپنے فرمایا جب تم نماز پڑہنے کا قصد کرو پہلے صفون
کو درست کرو پہر کوئی تم مین سے امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم بہی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کہو تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بہی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع

کریگا اور تم سے پہلے سر اُٹھاویگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسکا عوض اُدھر آجاویگا ف یعنے تم رکوع مین امام کے بعد جاؤ گے تو سر اُٹھانے مین امام سے دیر کروگے اتنا ہی رکوع تمکو ملیگا اور جتنا امام نے پڑھا ہی رکوع مین تم بھی پڑھ سکوگے ف اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کی زبان پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ سنتا ہی اُسکی جو کوئی اُسکی تعریف کری اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کری تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اُٹھاویگا آپنے فرمایا یہ اُسکا عوض ہوجاویگا اور جب امام بیٹھے تو تم تین کی ہر ایک پہلے یہی کہی التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ امام احمد رح کی روایت مین یون ہی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی مگر اتنا زیادہ ہے فاذا قرأ فانصتوا جب امام قرأت کری تو تم چپ ہو اور تشہد مین اتنا زیادہ ہے بعد اشہدان لا الہ الا اللہ کے وحدہ لا شریک لہ کہا ابوداؤد نے انصتوا کا لفظ محفوظ نہین ہے صرف اسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہی اس حدیث مین عن ابن عباس انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن وکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا ..... رسولہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اسطرح سکھاتے جسطرح قرآن کی سورت سکھاتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ ف عبد اللہ بن مسعود کے تشہد کے بعد یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے عن سمرۃ بن جندب اما بعد امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وسط الصلوۃ او حین انقضائہا فابدؤا قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات واللہ للہ ثم سلموا عن الیمین ثم سلموا علی قارئکم وعلی انفسکم ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہی ہمکو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہم بیچ نماز مین بیٹھین یا اخیر مین بیٹھین تو قبل سلام کے یہ کہین التحیات الطیبات والصلوات واللہ للہ پھر سلام پھیرو داہنی طرف پھر سلام کرو اپنے امام پر اور اپنے اوپر

باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد بعد تشہد کے درود پڑھنے کا بیان عن کعب بن عجرۃ قال قلنا او قالوا یا رسول اللہ امرتنا ان نصلی علیک وان نسلم علیک فاما السلام فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہی ہم نے کہا یا لوگون نے کہا یا رسول اللہ

آپ نے حکم کیا ہے کہ مجھپر درود اور سلام بھیجا کرو تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہوگیا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو
اللھم صل علے محمد وآل محمد کما صلیت علے ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ دوسری روایت
مین ہے۔ اللھم صل علے محمد وعلے آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم۔ تیسری روایت مین ہے اللھم صل علے محمد وعلے آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلے آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ زبیر
بن عدی کی روایت مین ہے کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ عن ابی حمید الساعدی انھم
قالوا یا رسول اللہ کیف نصلے علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علے
ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید ترجمہ ابی حمید
ساعدی سے روایت ہے لوگون نے کہا یارسول اللہ ہم کیونکر درود بھیجین آپ پر آپنے فرمایا کہو اللھم صل علے محمد و
ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید عن
ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال
بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلے علیک یا رسول اللہ فکیف نصلے علیک فسکت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسالہ ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قولوا فذکر معنی حدیث
کعب بن عجرۃ زاد فی اخرہ فی العالمین انک حمید مجید ترجمہ ابی مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد بن عبادہ کی مجلس مین تو بشیر بن سعد نے کہا یارسول اللہ جل جلالہ نے
ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین ہم آپ پر آپ چپ ہورہے یہان تک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ
پوچھتے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گذرا کعب بن عجرہ کی روایت مین اتنا
آخر مین زیادہ ہے فی العالمین انک حمید مجید عن عقبۃ بن عمرو بھذا الخبر قال قولوا اللھم صل علی محمد
النبی الامی وعلے آل محمد ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث مین یون کہو اللھم صل علے محمد النبی الامی
وعلے آل محمد عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلے
علینا اھل البیت فلیقل اللھم صل علی محمد النبی وازواجہ امھات المؤمنین وذریتہ واھل
بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
کو یہ امر معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا درود بھیجنے کا ہم اہل بیت پر تو یون کہے اللھم صل علے محمد النبی وازواجہ امہات
المؤمنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الاخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جھنم ومن عذاب
القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے
قبر کے عذاب سے تیسرے زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھی مسیح دجال کے فتنے سے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ کان یقول بعد التشہد اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر و
اعوذ بک من فتنۃ الدجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تشہد کے بعد اللھم سے اعوذ بک اخیر تک **عن** مجمن بن الاوزع قال دخل رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المسجد فاذا ھو برجل قد قضی صلاتہ وھو یتشہد وھو یقول اللھم انی اسالک
یا اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور
الرحیم قال فقال قد غفر لہ قد غفر لہ ثلثا **ترجمہ** مجمن بن الاوزع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
میں تشریف لائے دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللھم انی اسالک یا اللہ الاحد
الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا یہ بخشدیا گیا یہ بخشدیا گیا
تین بار **باب** اخفاء التشہد تشہد آہستہ پڑھنا **عن** عبداللہ قال من السنۃ ان یخفی التشہد **ترجمہ**
عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا سنت ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا **باب** الاشارۃ فی التشہد انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان
عن علی بن عبدالرحمن المعاوی قال رأنی عبداللہ بن عمر وانا اعبث بالحصی فی الصلوۃ فلما انصرفت
نھانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلھا و
اشار باصبعہ التی تلی الابھام ووضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری **ترجمہ** علی بن عبدالرحمن المعاوی سے روایت
ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا کنکریوں سے کھیلتے ہوئے نماز میں جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے منع کیا اور کہا وہ
کیا کر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا آپ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو داہنا
ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے لیکن کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر
رکھتے **عن** عبداللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی الصلوۃ جعل قدمہ الیسری
تحت فخذہ الیمنی وساقہ وفرش قدمہ الیمنی وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی
فخذہ الیمنی واشار باصبعہ ارانا عبدالواحد واشار بالسبابۃ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں داہنی ران اور داہنی پنڈلی کے نیچے کرتے اور داہنا پاؤں
بچھا دیتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبدالواحد نے
اسکو بتایا کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا **عن** عبداللہ بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یشیر

باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا قال ابن جریج وزاد عمرو بن دینار قال اخبرنی عامر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اکذلک ویتعامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ الیسری علی فخذہ الیسری ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اسکو حرکت نہیں دیتے تھے ف اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اور مالک رح کے نزدیک ملانا مسنون ہے بدلیل حدیث وائل بن حجر کے۔ دوسری روایت میں ہے عبداللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسیطرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایاں ہاتھ اپنا بائیں ان پر رکھتے تھے ایک روایت میں ہے لا یجاوز بصرہ اشارتہ اپنی نگاہ اشارہ کے مقام پر رکھتے یعنے اسی طرف دیکھتے عن نمیر الخزاعی قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناھا شیئا ترجمہ نمیر خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمہ کی انگلی کو اٹھائے ہوئے تھے تھوڑا سا جھکائے ہوئے باب کراھیۃ الاعتماد علی الید فی الصلوۃ نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت ف یعنے بیٹھے ہوئے ایک طرف زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا کھڑے ہوتے وقت دونو ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے مگر یہ اخیر امر ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضوں نے کہا یہ فعل آپ کا ضعیفی میں تھا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وھو معتمد علی یدہ وقال ابن شبویۃ نہی ان یعتمد الرجل علی یدہ فی الصلوۃ وقال ابن رافع نھی ان یصلی الرجل وھو معتمد علی یدہ وذکرہ فی باب الرفع من السجود وقال ابن عبد الملک نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نھض فی الصلوۃ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (امام احمد کی روایت) بیٹھنے سے نماز میں ہاتھ پر ٹیکا دیکر (ابن شبویہ کی روایت) منع کیا ہاتھ پر ٹیکا دینے سے نماز میں (ابن رافع کی روایت) منع کیا نماز پڑھنے سے ہاتھوں پر ٹیکا دیکر اور بیان کیا اسکو سجدے سے اٹھتے وقت (ابن عبد الملک نے کہا) منع کیا ہاتھوں پر ٹیکا دینے سے کھڑے ہوتے وقت نماز میں ف ابن شبویہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبد الملک کی روایت سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے کہ سجدے سے ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھنا چاہیے اور اسمیں گنجایش نہیں ہے اس تاویل کی کہ مراد ہاتھ ٹیکنا ہے قعود کی حالت میں جو لوگ سجدے سے دونو ہاتھ ٹیک کر اٹھنا بہتر جانتے ہیں وہ دلیل لاتے ہیں مالک بن الحویرث کی حدیث سے واذا رفع راسہ عن السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سر اٹھاتے اپنا دوسرے سجدے سے بیٹھتے اور زمین پر ٹیکا لگا کر کھڑے ہوتے یعنے ہاتھ زمین پر ٹیکتے روایت کیا اسکو بخاری نے عن اسمعیل بن امیۃ قال سالت نافعا عن الرجل یصلی وھو مشبک یدیہ قال قال ابن عمر تلک صلوۃ المغضوب علیھم ترجمہ اسمعیل بن امیہ سے روایت ہے میں نے نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر (یعنے اس ہاتھ کی انگلیاں اس ہاتھ کی گھائیوں میں ڈالے

اور اُس ہاتہ کی اس ہاتہ کی گہائیون مین) اُنہون نے کہا ابن عمر نے کہا یہ نماز منعوب علیہم کی ہے (یعنے اُن لوگون کی جنپر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہین یا اور کوئی قوم مراد ہے) عن ابن عمر انہ رای رجلا یتکی علی یدہ الیسری وھو قاعد فی الصلوۃ وقال ھارون بن زید ما قط علی شقہ الایسر ثم اتفقا فقال لا تجلس ھکذا فان ھکذا یجلس الذین یعذبون ترجمہ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکہا کہ نماز مین ہاتہ پر ٹیکہ لگائے بائین ہاتہ پر بیٹہے ہے دیکہا نماز مین ہارون بن زید کی روایت مین ہے بائین کروٹ پر پڑا ہوا دیکہا تو کہا مت بیٹہ اسطرح یہ اُن لوگون کی نشست ہے جو عذاب دیے جاوینگے **باب** فی تخفیف القعود قعدہ اولے مین تخفیف کا بیان عن عبداللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف قال قلنا حتی یقوم قال حتی یقوم ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلے قعدے مین گویا گرم پتھر پر بیٹہے ہے کہڑے ہونے تک **ف** یعنے جلدی اُٹہہ کہڑے ہوتے ہے اسواسطے کہ صرف تشہد پڑہتے ہے یا تشہد اور درود پڑہتے ہے دعا نہ کرتے ہے برخلاف قعدہ اخیرہ کے اسمین تشہد اور دعا، اور درود سب ہوتی **باب** فی السلام سلام پہیرنے کا بیان عن عبداللہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یسلم علی یمینہ وعن شمالہ حتی یری بیاض خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتے تہے داہنی اور بائین طرف یہان تک کہ آپکے رخسار کی سفیدی نظر آتی تہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ **ف** حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کہ سلام داہنی اور بائین طرف پہیرے اور بعضون کے نزدیک ایک ہی سلام سامنے کری پر تہوڑا سا داہنی طرف مڑجاوے عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعن شمالہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہی آپ داہنی طرف سلام پہیرتے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائین طرف کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسلم احدنا اشار بیدہ من عن یمینہ ومن عن یسارہ فلما صلے قال ما بال احدکم یرمی بیدیہ کانہا اذناب خیل شمس انما یکفی احدکم او لا یکفی احدکم ان یقول ھکذا واشار اصبعہ یسلم علی اخیہ من عن یمینہ ومن عن شمالہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے پہر ہم مین سے کوئی سلام پہیرتا تو اشارہ کرتا اپنے ہاتہ سے داہنے والے اور بائین والے کو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتہون سے اشارہ کرتا ہے ایک تم مین کا گویا وہ دُمین ہین شریر گہوڑون کی کافی ہے ایک تم مین کو اسطرح پر کرنا اور اشارہ کیا آپنے اپنی انگلی سے سلام کرے اپنی داہنی طرف والے بہائی کو اور بائین طرف والے کو دوسری روایت مین ہے اما یکفی احدکم او احدھم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من عن یمینہ ومن

عن شمالہ کیا کافی نہین ہے تم مین سے کسی کو اپنا ہاتھ رکھ رہے ران پر اور سلام کرے اُس شخص کو جو اسکی داہنی طرف ہے
اور اُس شخص کو جو اُسکی بائین طرف ہے تیسری روایت مین ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال دخل علینا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم والناس رافعوا ایدیہم قال فہیر اراہ قال فی الصلوۃ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا
اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس آئے اور لوگ اپنے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے (زہیر نے کہا مین سمجھتا ہون نماز مین) آپ نے فرمایا کیا ہے مین تمکو دیکھتا
ہون ہاتھ اُٹھاتے ہوئے گویا وہ دُمین ہین شریر گھوڑون کی نماز مین سکون اختیار کرو یعنے تھمنا حرکت نہ کرنا ف
ان حدیثون مین سلام کے وقت ہاتھ اُٹھانے کو منع فرمایا یہ نہین مراد ہے کہ رکوع کے وقت یا رکوع سے اُٹھتے
وقت ہاتھ نہ اُٹھاؤ بعض حنفیہ نے جنکو علم حدیث سے مس نہین ہے ان حدیثون کو رفع یدین عند الرکوع کی ممانعت
مین ذکر کیا ہے حالانکہ ان حدیثون کو اُس سے کچھ تعلق نہین **باب** الرد علی الامام امام کو سلام کا جواب
دینا **عن** سمرۃ قال امرنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام وان نتحاب وان یسلم بعضنا علی
بعض **ترجمہ** سمرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا ف
جو شخص امام کی داہنی طرف ہو وہ بائین سلام مین اور جو بائین طرف ہو وہ داہنے سلام مین امام کی نیت کرلے
اور جو امام کے پیچھے ہو وہ پہلے سلام مین امام کی نیت کرلے۔ بعضون نے کہا تین سلام کرے ایک سامنے امام کو
اسکے سلام کا جواب دیکر دوسرا داہنے والون کو تیسرا بائین والون کو ف اور آپس مین دوستی رکھنے کا اور
ایک دوسرے کو سلام کرنے کا **عن** ابن عباس قال کان یعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بالتکبیر **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اُس وقت معلوم ہوتا
ہے جب تکبیر ہوتی ف بعد نماز کے لوگ ذکر الٰہی کرتے پکار کر اُس وقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑھ چکے لیکن اکثر
لوگون نے اسپر عمل نہین کیا اور جہر بالذکر کو بعد نماز کے مکروہ کہا ہے مگر ابن حزم ظاہری نے مسنون کہا ہے
عن ابی معبد مولی ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان
ذلک علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک
واسمعہ **ترجمہ** ابو معبد سے جو مولے ابن عباس رضہ کے ہین روایت ہے انہون نے کہا پکار کر ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھا اور ابن عباس رضہ کہتے تھے مجھے اس ذکر کے سننے سے معلوم ہوتا کہ لوگ نماز
فارغ ہوئے اور مین اسکو سنا کرتا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احذف السلام
سنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سلام کا مختصر کرنا سنت ہے ف یعنے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز بڑھا کر نہ کہے اُسمین مد نہ کرے **باب** اذا احدث فی صلوتہ نماز مین وضو ٹوٹ جاوے

تو کیا کرے **عن** علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلوۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد صلوتہ ترجمہ علی بن طلق سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز مین پھسکے ماری تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے **ف** یعنے سری سے پڑھے یا اسی نماز پر بنا کر لیوے اگر کسی سے بات نہ کی ہو جیسے ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت مین ہے **باب** فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی فیہ المکتوبۃ جہان پر فرض پڑھے ہون وہان نفل نہ پڑھے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم قال عن عبد الوارث ان یتقدم او یتاخر او عن یمینہ او عن شمالہ زاد فی حدیث حماد فی الصلوۃ یعنی فی السبحۃ ترجمہ ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنی طرف یا بائین طرف چلا جاوے نفل کی نماز پڑھنے کے **ف** یعنے جہان پر فرض پڑھی ہے وہان نفل نہ پڑھے آگے یا پیچھے یا دائین بائین ہٹ کر پڑھے **عن** الارزق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابا رمثۃ فقال صلیت ھذہ الصلوۃ او مثل ھذہ صلے اللہ علیہ وسلم قال وکان ابو بکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شھد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ فصلے نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی راینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع فوثب الیہ عمر فاخذ بمنکبیہ فھزہ ثم قال اجلس فانہ لم یھلک اھل الکتاب الا انھم لم یکن بین صلوتھم فصل فرفع النبی صلے اللہ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب ترجمہ ارزق بن قیس سے روایت ہے ہماری نماز پڑھائی امام نے جسکا نام ابو رمثہ تہا پھر اسنے کہا مین نے یہی نماز یا ایسی ہی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہی کہا اسنے ابو بکرؓ اور عمرؓ پہلی صف مین کہڑے ہوتے داہنی طرف اور ایک شخص تکبیر اولے پا چکا تہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے آپنے سلام پہیرا داہنی طرف یہانتک کہ ہمنے آپ کی گالون کی سفیدی دیکہی پہر آپ اُٹہہ کہڑے ہوئے جیسے ابو رمثہ اُٹہہ کہڑا ہوا اب وہ شخص جسنے تکبیر اولے پائی تہی لگا دوگانہ پڑہنے حضرت عمرؓ رہنے کو دیکر اسکے مونڈہے پکڑے اور اسکو ہلا کر بٹہا دیا اور کہا اہل کتاب (یہود اور نصاری) اسی واسطے تباہ ہو گئے انہون نے ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُدہر آنکہہ کر دیکہا اور فرمایا اللہ نے تجہی ٹہیک بات کہنے کی توفیق دی ای خطاب کے بیٹے **باب** السہو فی السجدتین سجدہ سہو کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی الظھر او العصر قال فصلے بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدیہ علیھا احداھما علی الاخری یعرف فی وجھہ الغضب ثم خرج سرعان الناس وھم یقولون قصرت الصلوۃ وفی الناس

ابو بکر و عمر فهابا ان یکلماه فقام رجل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسمیه ذا الیدین فقال یا رسول الله انسیت ام قصرت الصلوة قال لم انس ولم تقصر الصلوة قال بلی نسیت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی القوم فقال صدق ذو الیدین فاومؤا ای نعم فرجع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی مقامه فصلی رکعتین الباقیتین ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وکبر ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وکبر قال فقیل لمحمد سلم فی السهو فقال لم احفظه عن ابی هریرة ولکن نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن دونو نمازون مین سے جو دو پر ڈہلنے کے بعد پڑہی جاتی ہین یعنے ظہر اور عصر مین سے کوئی نماز پڑہائی مگر دو ہی رکعتین پڑہکر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کی طرف جو مسجد کے آگے لگی ہوئی تہی گئے اور دونو ہاتہ تلے اوپر اُسپر رکہے آپکے چہرے سے اُس وقت غصہ معلوم ہوتا تہا جو لوگ جلد باز تہے وہ تو (مسجد کے دروازون سے) نکلکر چلدیئے (جلد باز سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرتے ہی چلے جاتے تہے بعد نماز کے ذکر اور دعا کے لیے مسجد مین نہین ٹہیرتے تہے) اور باقی لوگ کہنے لگے نماز کم ہوگئی گہٹ گئی (بجائے چار رکعتون کے دو ہی رکعتین رہگئین) اُن لوگون مین ابُو بکر رضؓ اور عمر رضؓ بہی تہے وہ دونو ڈرکے مارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض نہ کرسکے (کیونکہ اُس وقت آپ غصے مین تہے) ایک شخص کہڑا ہوا جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تہے (ذوالیدین یعنے دو ہاتہ والا اُسکے ہاتہ بڑے بڑے تہے اس واسطے یہ اُسکا نام ہوگیا) اور بولا یا رسول اللہ آپ بہول گئے یا نماز کم ہوگئی آپنے فرمایا نہ مین بہولا نہ نماز کم ہوگئی وہ بولا آپ بہول گئے یا رسول اللہ اُس وقت آپ لوگون کی طرف مخاطب ہوئے اور پوچہا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگون نے اشارے سے کہا ہان آپ پہر امامت کی جگہ پر آئے اور دو رکعتین جو باقی رہگئی تہین پڑہین پہر سلام پھیرا بعد اسکے اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچہہ لمبا پہر سر اُٹہایا اور اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچہہ لمبا پہر سر اُٹہایا اللہ اکبر کہکر کسی نے پوچہا محمد بن سیرین سے جو اس حدیث کے راوی ہین کیا سجدہ سہو کرکے پہر سلام پھیرا اُنہون نے کہا ابو ہریرہ سے تو مجہے یاد نہین لیکن مجہے خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پہر آپنے سلام پھیرا (دوبارہ بعد سجدہ سہو کے) دوسری روایت مین ہے قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یقل بنا ولم یقل فاومؤا قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم یقل وکبر ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وتحدیثه لم یذکر ما بعده ولم یذکروا ومؤا الا حماد بن زید ترجمہ آپنے نماز پڑہی یہ نہین کہا کہ ہمارے ساتہ پڑہی نہ یہ کہا لوگون نے اشارہ کیا بلکہ لوگون نے ہان کہا پہر آپنے سر اُٹہایا اور یہ نہین کہا کہ آپنے اللہ اکبر کہا پہر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچہہ لمبا پہر سر اٹہایا پہر حدیث پوری ہوگئی اسکے بعد کا مضمون کچہہ نہین بیان کیا اور اشاروں کا ذکر کسی نے نہین کیا سوائے حماد بن زید کے

تیسری روایت مین ہی عن ابی ہریرۃ قال صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے حماد کلہ الی اخر قولہ
نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم قال قلت فالتشہد قال لم اسمع فی التشہد واحب الی ان یتشہد
ولم یذکر کان یسمیہ ذا الیدین ولا ذکر فاومؤا ولا ذکر الغضب حدیث ایوب تم ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے
روایت ہی نماز پڑہائی ہمارے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل روایت حماد کی اخیر تک کہا پہر آپنے سلام
پہیر دیا کہا تشہد انہون نے کہا مین نے تشہد مین کچہہ نہین سنا لیکن میرے نزدیک تشہد پڑہنا بہتر ہے لیکن
اس روایت مین ذوالیدین نام رکہنے کا ذکر نہین ہے نہ اشارہ کا ذکر ہے نہ غصے کا اور حدیث حماد کی پوری
ہے چوتہی روایت مین ہی کبر ثم کبر وسجد تکبیر کہی پہر تکبیر کہی پہر سجدہ کیا مگر یہ کسی نے نقل نہین کیا سوا حماد کے
ہشام سے۔ پانچوین روایت مین ہی ولم یسجد سجدتی السہو حتی یقنہ اللہ ذلک آپنے سجدہ سہو نہ کیا یہانتک کہ
آپ کو یقین ہوگیا (دو رکعت نہ پڑہنے کا) ایک روایت مین ہی ولم یسجد السجدتین اللتین تسجدان اذا شک
حتی لقاہ الناس آپنے سجدے تک نہ کیے جب تک لوگون نے ملکر بیان نہین کیا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ
علیہ وسلم صلے الظہر فسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقصت الصلوۃ فصلے رکعتین ثم سجد سجدتین
ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی دو رکعتون کے بعد سلام پہیر دیا لوگون
نے کہا نماز گہٹ گئی یا آپنے گہٹادی آپنے دو رکعتین اور پڑہین اور دو سجدے کیے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلے
اللہ علیہ وسلم انصرف من الرکعتین من صلوۃ المکتوبۃ فقال لہ رجل اقصرت الصلوۃ یا رسول
اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم افعل فقال الناس قد فعلت ذلک یا رسول اللہ م فرکع رکعتین
اخریین ثم انصرف ولم یسجد سجدتی السہو ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرض
کی دو رکعتین پڑہ کر اٹہہ کہڑے ہوئے ایک شخص بولا کیا نماز گہٹ گئی یا رسول اللہ یا آپ بہول گئے آپنے فرمایا کوئی
بات نہین کی مینے لوگ بولے یا رسول اللہ آپنے یہ کیا (یعنے کم پڑہا نماز کو) آپنے پہر دو رکعتین پڑہین اور اٹہہ کہ
ہوئے سجدہ سہو نہین کیا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد بن الحصین نے ابوسفیان مولے ابی احمد سے
انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی قصہ اسمین یہ ہے کہ آپنے دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے
بعد سلام کے عن ابی ہریرۃ بہذا الخبر قال ثم سجد سجدتی السہو بعد ما سلم ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
یہی حدیث اسمین یہ ہے پہر آپنے دو سجدے کیے بعد سلام کے عن ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فسلم فی الرکعتین فذکر نحو حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال ثم سلم ثم سجد سجدتی السہو
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی دو رکعت کے بعد سلام پہیر دیا پہر یہی
قصہ بیان کیا اور کہا پہر آپنے سلام پہیرا اور دو سجدے سہو کے کیے عن عمران بن حصین قال سلم رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلمۃ الحجر فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق کان طویل الیدین فقال اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر ردآءہ فقال اصدق قالوا نعم فصلے تلک الرکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت عصر کی پڑہکر سلام پھیر دیا مسدد نے مسلمہ سے نقل کیا پھر آپ حجرہ مین چلے گئے ایک شخص کہڑا ہوا جسکا نام خرباق تہا اور اسکے دونو ہاتہ بڑے تہے بولا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی آپ غصہ مین نکلے چادر کہینچتے ہوئے اور پوچہا یہ سچ کہتا ہے لوگون نے کہا ہان آپنے اُس رکعت کو جو رہ گئی تہی پڑہا پہر سلام پھیرا پہر دو سجدہ کیے پہر سلام پھیرا **باب** اذا صلے خمسا جب چار کی پانچ پڑہ لے تو کیا کرے **عن** عبد اللہ قال صلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوۃ قال وما ذاک قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم ترجمہ عبد اللہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین لوگون نے کہا کیا نماز مین کچہہ بڑہ گیا آپنے فرمایا کیونکر کہا آپنے پانچ رکعتین پڑہین تو آپنے دو سجدے کر لیے بعد سلام کے **ف** اختلاف ہی سجدہ قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے شافعی رہ نے قبل سلام کہا ہے ابو حنیفہ نے بعد سلام کہا ہے مالک نے زیادت کی صورت مین بعد سلام کے اور کمی کی صورت مین قبل سلام کے کہا ہی ہمارے مشائخ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ جن مقامات مین سجدہ سہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی وہان جیسے آپنے کیا ہے ویسا ہی کرے قبل سلام کے کیا ہے تو قبل سلام کے بعد سلام کے کیا ہے تو بعد سلام کے سوا انکے اور مقامات مین اختیار رہے چاہے قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے **عن** ابراھیم عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ابراھیم فلا ادری زاد او نقص فلما سلم قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شئ قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنے رجلہ واستقبل القبلۃ فسجد سجدتین ثم سلم فلما انفتل اقبل علینا بوجھہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث فی الصلوۃ شئ انبأتکم بہ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہی اُنہون نے سنا علقمہ سے اُنہون نے سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم نے کہا انہین معلوم آپنے اُسمین زیادہ کر دیا یا کم کر دیا (بہولے سے) جب سلام پہیرا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز مین کوئی نئی بات ہوئی فرمایا آپنے کیا اُنہون نے کہا آپنے اتنی رکعتین پڑہین آپنے اپنا پاؤن جہکایا اور قبلے کی طرف مُنہ کیا اور دو سجدہ کیے پہر سلام پہیرا جب فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر نماز مین کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو مین تمکو خبر کرتا لیکن مین بہی آدمی ہون بہول جاتا ہون جیسے تم بہولجاتے موجب مین بہول جایا کرون مجہے یاد دلایا کرو اور

فرمایا آپ نے جب تم مین سے کوئی شک کرے نماز مین تو سوچے ٹھیک کیا ہی پھر اُسی حساب سے نماز کو پورا کرے بعد اسکے سلام پھیرے
پھر دو سجدہ کرے۔ دوسری روایت مین ہی فاذا نسی احدکم فلیسجد سجدتین ثم تحول فسجد سجدتین جب تم مین
سے کوئی بھول جاوے تو دو سجدے کرے پھر آپ پلٹ گئے اور دو سجدے کیے عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلے بنا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خمسا فلما انفتل توشوش القوم بینہم فقال ما شانکم قالوا یا رسول اللہ ھل
زید فی الصلوۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت خمسا فانفتل فسجد سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر
انسی کما تنسون ترجمہ علقمہ رح سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا نماز پڑھائی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
تو پانچ رکعتین پڑھین جب آپ فارغ ہوئے لوگون نے کہس پس شروع کی آپنے فرمایا کیا کہتے ہو لوگون نے عرض کیا یا
رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہے آپنے فرمایا نہین لوگون نے کہا پھر آپنے پانچ رکعتین پڑھین آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام
پھیرا بعد اُسکے فرمایا مین آدمی ہون بھول جاتا ہون جیسے تم بھول جاتے ہو عن معاویۃ بن حدیج ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم صلے یوما فسلم وقد بقیت من الصلوۃ رکعۃ فادرکہ رجل فقال نسیت من الصلوۃ رکعۃ
فرجع فدخل المسجد وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی للناس رکعۃ فاخبرت بذلک الناس فقالوا الی تصرف
الرجل قلت لا الا ان اراہ فمر بی فقلت ھذا ھو فقالوا ھذا طلحۃ بن عبید اللہ ترجمہ معاویہ بن حدیج کی روایت
ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو سلام پھیرا حالانکہ ایک رکعت باقی تھی (اور آپ چلے) ایک شخص
آپ سے جا کر ملا اور بولا آپ ایک رکعت بھول گئے نماز مین آپ لوٹے اور مسجد مین آئے اور حکم کیا بلال کو اُنھون نے تکبیر کہی
آپنے ایک رکعت ادا کی مینے یہ لوگون سے بیان کیا اُنھون نے کہا تو جانتا ہے وہ شخص کون تھا مینے کہا نہین البتہ اگر دیکھون
تو پہچان لونگا پھر وہی شخص میرے سامنے سے گذرا مینے کہا یہ شخص تھا لوگون نے کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہین **باب** اذا
شک فی الثنتین او الثلاث من قال یلقی الشک جب شک ہو دو رکعتین پڑھی ہین یا تین (یا ایک پڑھی ہے یا دو)
تو شک کو دور کرے **ف** اس مقام مین تین مذہب ہین۔ ایک یہ کہ جب شک ہو تعداد رکعات مین تو دو سجدے کرلے
یہی کافی ہی یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرے یہ کہ شک کو دور کرے کم کو اختیار کرے یعنے ایک اور دو مین شک ہو تو ایک
سمجھے دو تین مین شک ہو تو دو سمجھے تین چار مین شک ہو تو تین سمجھے یہ مذہب نہایت صحیح اور مختار اور محتاط ہے
تیسری یہ کہ غلبۂ ظن پر عمل کرے ورنہ کم کو اختیار کرے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیلق الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد سجدتین فان
کانت صلوتہ تامۃ کانت الرکعۃ نافلۃ والسجدتان وان کانت ناقصۃ کانت الرکعۃ تمام الصلوتہ و
کانت السجدتان مرغمتی الشیطان ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین تو شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد ڈالے جب اُسکو یقین ہو جاوے نماز

پوری ہوجانیکا تو دو سجدے کرے اب دو صورتین ہین یا نماز اسکی درحقیقت پوری ہوچکی ہتی تو یہ رکعت نفل ہوجاویگی اور سجدے بھی نفل ہوجاوینگے یا نماز پوری نہین ہوئی ہتی تو اس رکعت سے پوری ہوجاویگی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرینگے ف اسلیے کہ اسکے بہکانے سے کچھ نقصان نہین ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدون کا ثواب زیادہ ملا عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سمی سجدتی السھو المرغمتین ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدون سہو کا نام مرغمتین رکھا یعنے ذلیل کرنے والے شیطان کے عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا شك احدکم فی صلوتہ فلا یدری کم صلے ثلثا او اربعا فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعھا بھاتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین پھر اسکو یاد نہ رہی مین نے تین رکعتین پڑھین ہین یا چار رکعتین پڑھین ہین تو ایک رکعت اور پڑھ لی اور دو سجدے کرلے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اب اگر وہ رکعت درحقیقت پانچوین ہوگی تو یہ دو سجدے نفل ہوجاوینگے اور اگر چوتھی ہوگی تو دو سجدے ذلیل کرینگے شیطان کو عن زید بن اسلم باسناد مالك قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا شك احدکم فی صلوتہ فلم یستیقن ان قد صلے ثلثا فلیقم فلیتم رکعۃ بسجودھا ثم یجلس فیتشھد فاذا فرغ فلم یبق الا ان یسلم فلیسجد سجدتین وھو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنے مالك ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین اگر یقین نہ ہوجاوے کہ مینے تین رکعتین پڑھی ہین تو کھڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑھکر بیٹھے تشہد پڑھے پھر جب فارغ ہو (سب کاموں سے) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے - پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث مین گذرا **باب** من قال یتم علی اکثر ظنہ جسکو شک ہو وہ غلبہ ظن پر عمل کرے عن عبداللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت فی صلوۃ وشککت فی ثلاث او اربع واکبر ظنك علی اربع تشھدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس قبل ان تسلم ثم تشھدت ایضا ثم تسلم ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز مین ہو اور شک کرے تین رکعتین ہوئی ہین یا چار لیکن گمان غالب ہو کہ چار ہوئین ہین تو تشہد پڑھ پھر دو سجدے کر بیٹھ کر قبل سلام کے پھر تشہد پڑھ پھر سلام پھیر ف یہ حدیث عبدالواحد نے موقوف روایت کی اور موافقت کی عبدالواحد کی سفیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث مین اور سند مین لیا اسکو ابو عبیدہ نے ابن مسعود سے نہین سنا اس واسطے منقطع ہوئے - اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ بعد سجدون سہو کے تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے ائمہ اربعہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگون کے نزدیک تشہد پڑھنا ضرور نہین ہے سجدون سہو کے بعد سلام پھیرے عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا صلے احدکم فلم یدر

زادام نقص فلیسجد سجدتین وھو قاعد فاذا اقامہ الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الا ما وجد ریحا بانفہ او صوتا باذنہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے پھر اُسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑھی ہے یا کم تو دو سجدے کرلے بیٹھ کر جب شیطان آوے اور اس سے کہے۔ (یعنے دل مین وسوسہ ڈالے) تیرا وضو ٹوٹ گیا تھا تو کہے تو جھوٹا ہے مگر جب ناک سے بو سونگھے یا کان سے آواز سُنے (تو وضو ٹوٹ جاویگا) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وھو جالس ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اُسکے پاس آتا ہے اور اسکو بہلا دیتا ہے یہان تک کہ اسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑھین جب ایسا ہو تم مین سے کسی کو تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے۔ دوسری روایت مین ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے۔ تیسری روایت مین ہے فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم لیسلم دو سجدے کرے سلام سے پہلے پھر سلام کرے **باب من** قال بعد التسلیم سجدہ سہو بعد سلام کے کرنے کا بیان عن عبداللہ بن جعفر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلوتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز مین تو دو سجدے کرے بعد سلام کے **باب من** قام من ثنتین ولم یتشھد جو شخص دو رکعتین پڑھکر اُٹھ کھڑا ہوا اور تشہد نہ پڑھے وہ کیا کرے عن عبداللہ بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ وانتظرنا التسلیم کبر فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم ترجمہ عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی دو رکعتین پڑھکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپکے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے آپنے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پھیرا۔ دوسری روایت مین ہے وکان منا المتشھد فی قیامہ بعض لوگون نے ہم مین سے کھڑے کھڑے تشہد پڑھا۔ کہا ابو داؤد نے ابن الزبیر نے بھی دو سجدے کیے جب دو رکعتین پڑھکر کھڑے ہوگئے تھے سلام سے پہلے زہری کا یہی قول ہے **باب من** نسی ان یتشھد وھو جالس جو شخص بیچ کا قعدہ بھول جاوے وہ کیا کرے ف یہ بعینہ وہی باب ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اسکو پھر سے دوبارہ ذکر کیا بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھے لیکن تشہد بھول جاوے اگرچہ معنے ظاہری اسی کو مقتضی ہین پر حدیثین اسپر منطبق نہین ہوتین عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السھو ترجمہ مغیرہ

بن شعبہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جاوے پھر اسکو یاد آوے سیدھا کھڑے ہونے سے پہلے تو بیٹھ جاوے اگر سیدھا ہو جانے کے بعد یاد آجاوے تو نہ بیٹھے اور دو سجدہ سہو کرلے ف اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہی اسکی اسناد مین جابر بن یزید بن حارث جعفی ہے جو رافضی ہونے کے علاوہ متہم بالکذب بھی ہے اور ابوداؤد نے اپنی ساری کتاب مین سوا اس مقام کے اور کہین جابر جعفی سے روایت نہین کیا لیکن شاہد ہے اسکی حدیث عبداللہ بن بحینہ کی جو اوپر گذری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کی جو آگے آتی ہے عن زیاد بن علاقۃ قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنھض فی الرکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومضی فلما اتم صلوتہ وسلم سجد سجدتین للسھو فلما انصرف قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما صنعت ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے نماز پڑہائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اٹھہ کھڑے دو رکعت پڑہکر (قعدہ اولے نہ کیا) ہمنے کہا سبحان اللہ انہون نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑہی گئی جب پورا کرچکے نماز کو اور سلام پھیرا تو دو سجدے سہو کے کیے جب فارغ ہوئے تو کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابوداؤد نے سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین اور ضحاک بن قیس اور معاویہ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبدالعزیز نے ایسا ہی فتوی دیا عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سھو سجدتان بعد ما یسلم ترجمہ ثوبانؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے ف اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اگر یہ صحیح ہوتا تو بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا راجح ہوتا

باب سجدتی السھو فیھما تشھد وتسلیم سجدہ سہو کرکے تشہد پڑہی پھر سلام پھیرے عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فسھی فسجد سجدتین ثم تشھد ثم سلم ترجمہ عمران بن حصینؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی پھر بھول گئی تو دو سجدے کیے بعد انکے تشہد پڑہا پھر سلام پھیرا **باب** انصراف النساء قبل الرجال من الصلوۃ پہلے عورتون کو نماز سے فارغ ہوکر چلا جانا چاہیئے بعد اسکے مردون کو اٹھنا چاہیئے ف کیونکہ عورتین مردون کے ساتھ اٹھنے مین ہجوم ہوگا احتمال ہے نظر بد پڑنے کا یا کسی عضو کے مس ہو جانے کا عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قلیلا وکانوا یرون ان ذلک کیما ینفذ النساء قبل الرجال ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر ٹہیر جاتے لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتین مردون سے پہلے چلی جاوین **باب** کیف الانصراف من الصلوۃ نماز سے فارغ ہوکر کس طرف اٹھنا چاہیئے ف یعنے دائین طرف جانا چاہیے یا بائین طرف عن ھلب انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ینصرف عن شقیہ ترجمہ ہلب سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دونو طرف پھرا کرتے ف یعنے نماز سے فارغ ہوکر کبھی

عن قدامة بن وبرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم من فاته الجمعة من غیر عذر فلیتصدق بدرهم
او نصف درهم او صاع حنطة او نصف صاع ترجمہ قدامہ بن وبرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص قصداً کردے جمعہ کو بغیر عذر کے تو ایک درہم یا آدھا درہم صدقہ دی یا ایک صاع گیہون یا آدھا صاع گیہون
صدقہ دیوی۔ ایک روایت مین ہی مد او نصف مد ایک مد صدقہ دی یا آدھا مد۔ مد اور صاع کا بیان کتاب الطہارۃ مین
گذرا **باب** من تجب علیهم الجمعة کن لوگون پر جمعہ واجب ہے **عن** عائشة زوج النبی صلے الله علیه وسلم انها
قالت کان الناس ینتابون الجمعة من منازلهم ومن العوالی ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی لوگ جمعہ کے
لیے حاضر ہوتے اپنے اپنے مکانون سے اور عوالی سے آتے **ف** عوالی چند دیہات ہین مدینے کی اطراف مین بعضے تین میل پر
بعضے پانچ میل پر بعضے اس سے بھی زیادہ **عن** عبد الله بن عمرو عن النبی صلے الله علیه وسلم قال الجمعة علی کل
من سمع النداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اُس شخص پر ہے جو سنے
اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ وہان اذان کی آواز نہ جاوے اسپر جمعہ واجب نہین ہے اگر چلا آوے تو ثواب ہے
باب الجمعة فی الیوم المطیر جس دن پانی پڑ رہا ہو جمعہ کے آنا واجب نہین **عن** ابی ملیح عن ابیه ان یوم حنین
کان یوم مطر فامر النبی صلی الله علیه وسلم منادیه ان الصلوة فی الرحال ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے
انہون نے اپنے باپ سے سُنا (اسامہ بن عمیر ہذلی سے) کہ حنین کے روز پانی برس رہا تھا آپنے حکم کیا منادی کو پکار دینے کا نماز
اپنے اپنے ڈیرون مین پڑھ لو۔ ابو الملیح سے روایت ہی۔ ان ذلک کان یوم جمعة۔ دن جمعہ کا تھا **عن** ابی ملیح عن ابیه
شهد النبی صلے الله علیه وسلم زمن الحدیبیة فی یوم جمعة واصابهم مطر لم تبتل اسفل نعلهم فامرهم
ان یصلوا فی رحالهم ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہی انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے
صلح حدیبیہ مین جمعے کے روز اس دن بارش ہوئی مگر اتنی کہ لوگون کے جوتون کے تلے بھی نہ بھیگے آپنے حکم کیا انکو اپنے اپنے
ٹھکانون مین نماز پڑھ لینے **ف** سبحان اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسقدر شفقت اور آسانی اپنی امت پر منظور
تھی کہ ذرا سی تکلیف کو بھی گوارا نہ کیا **باب** التخلف عن الجماعة فی اللیلة الباردة سردی مین شب کو جماعت معاف
ہونا **عن** ایوب عن نافع ان ابن عمر نزل بضجنان فی لیلة باردة فامر المنادی فنادی ان الصلوة فی الرحال
قال ایوب وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کان اذا کانت لیلة باردة او مطیرة
امر المنادی فنادی الصلوة فی الرحال ترجمہ ایوب سے روایت ہی انہون نے سُنا نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر ضجنان (ایک مقام
ہی درمیان مین مکے اور مدینے کے) مین اتری ٹھنڈی رات مین انہون نے حکم کیا منادی کو ندا کرنے کا نماز پڑھ لو اپنے
اپنے ٹھکانون مین کہا ایوب نے حدیث بیان کی نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کی رات مین
منادی کو حکم کرتے آواز کر دینے کا الصلوة فی الرحال یعنے پڑھ لو نماز اپنے ٹھکانون مین **عن** نافع قال نادی ابن

عمر بالصلوة بضجنان ثم نادی ان صلوا فی رحالکم قال فیه ثم حدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یامر المنادی فینادی بالصلوة ثم ینادی ان صلوا فی رحالکم فی اللیلة الباردة وفی اللیلة المطیرة فی السفر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضہ نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پہر رکھا کہ نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین پہر حدیث بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تہے اذان دینے والے کو پہلے اذان دیتا نماز کی پہر کہا پہر دیتا نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین سردی کی رات یا بارش کی رات سفر مین۔ دوسری روایت مین ہے فی السفر فی اللیلة القرة او المطیرة سفر مین سردی کی رات یا بارش کی رات مین عن ابن عمر انه نادی بالصلوة بضجنان فی لیلة ذات برد وریح فقال فی آخر ندائه الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة باردة او ذات مطر فی سفر یقول الا صلوا فی رحالکم ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے انہون نے اذان دی ضجنان مین سردی اور آندہی کی رات مین پہر بعد اذان کے یہ کہا اے لوگو پڑہ لو نماز اپنے اپنے ٹہکانون مین بعد اسکے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے مؤذن کو سردی یا بارش کی رات مین سفر مین یہ کہنے کا اے لوگو نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین عن نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة فی لیلة ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة باردة او ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر رضہ نے اذان دی نماز کی سردی اور آندہی کی رات کو بعد اسکے کہا آگاہ ہو نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین پہر کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم کرتے سردی یا بارش کی رات مین یہ کہنے کا یعنے نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین عن ابن عمر قال نادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم بذلک فی المدینة فی اللیلة المطیرة و العذاة القرة ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے مدینہ مین ایسی ہی رات کی بارش کی رات مین یا سردی کی صبح مین دوسری روایت مین ہے سفر مین عن جابر بن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فمطرنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصل من شاء منکم فی رحله ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے سفر مین پانی برسنے لگا آپنے فرمایا تم مین سے جسکا جی چاہے اپنے ٹہکانے مین نماز پڑہے عن عبد الله بن الحارث بن عم محمد بن سیرین ان ابن عباس قال لمؤذنه فی یوم مطیر اذا قلت اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حی علی الصلوة قل صلوا فی بیوتکم فکان الناس استنکروا ذلک فقال قد فعل ذا من هو خیر منی ان الجمعة عزمة وانی کرهت ان احرجکم فتمشون فی الطین والمطر ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضہ نے اپنے مؤذن سے کہا بارش کے دن جب تو محمد رسول اللہ کہے تو تو حی علی الصلوة نہ کہنا بلکہ یون کہہ صلوا فی بیوتکم نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین لوگون نے اسکو برا جانا ابن عباس رضہ نے کہا یہ اس شخص نے کیا جو مجہ سے

وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی قال
قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلوتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ
عز وجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تمہاری بہتر دنون مین جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن انکا انتقال ہوا اسی
دن صور پھونکا جاویگا اسی دن سب لوگ بے ہوش ہونگے اسلیئے اس دن مجھپر درود بہت بھیجا کرو کیونکہ تمہارا
درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش کیا جاویگا
جب آپ کا بدن گل کر خاک ہوجاویگا **ف** یعنے بعد وفات کے **ت** آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبرون
کے بدن زمین پر حرام کردیے ہین **ف** تو وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین کلام اور سلام سنتے ہین اعمال انکی
امت کے اُنپر پیش کیئے جاتے ہین درود شریف سامنے لایا جاتا ہے وہ خوش ہوتے ہین دعا کرتے ہین۔
اگرچہ باقی اہل قبور بھی بربنای مذہب صحیح اہل سنت وجماعت سنتے ہین مگر یہ سننا انکا صرف روحانی ہے اور
انبیاء کی حیات روحانی اور جسمانی دونو طرح ہے مگر اُسمین اور دنیا کی حیات مین ایک فرق دقیق ہے جسکو ہر شخص
نہین سمجھ سکتا نہ اُسکے بیان کی یہان گنجایش ہے **باب** الاجابۃ ایۃ ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ ساعت
جمعہ جسمین دعا قبول ہوتی ہے کس وقت ہی **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
انہ قال یوم الجمعۃ ثنتا عشرۃ یرید ساعۃ لا یوجد مسلم یسال اللہ عز وجل شیئا الا اتاہ اللہ
عز وجل فالتمسوھا آخر ساعۃ بعد العصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہے انمین ایک ایسی ساعت ہے جسمین کوئی مسلمان ایسا
نہین جو اللہ سے کچھ مانگے مگر اللہ اُسکو نہ دیوے اُس ساعت کو ڈھونڈھو بعد عصر کے **عن** ابی بردۃ بن ابی موسی
الاشعری قال قال لی عبد اللہ بن عمر اسمعت اباک یحدث عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شان
الجمعۃ یعنی الساعۃ قال قلت نعم سمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ھی ما
بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلوۃ ترجمہ ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے روایت ہی مجھسے عبد اللہ
بن عمر نے پوچھا تمنے اپنے باپ سے کچھ سنا ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہی جمعہ کی
ساعت کے باب مین مینے کہا ہان مین نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے ہی جمعہ کی ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے **باب** فضل الجمعۃ جمعہ کی
فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من توضا فاحسن الوضوء
ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بین الجمعۃ الی الجمعۃ وزیادۃ ثلاثۃ ایام ومن مس الحصی

فقد لغا ترجمہ ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لیے آوے اور خطبہ سُنے اور چپ رہے تو اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہ اسکے بخشدیے جاوینگے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص کنکریاں ہٹاوے اُسنے بیہودہ حرکت کی عن عطاء الخراسانی عن مولاۃ امرأتہ ام عثمان قال سمعت علیا رضی اللہ عنہ علی منبر الکوفۃ یقول اذا کان یوم الجمعۃ غدت الشیاطین برایاتھا الی الاسواق فیرمون الناس بالترابیث او الریائث ویثبطونہم عن الجمعۃ وتغدو الملائکۃ فیجلسون علی ابواب المسجد فیکتبون الرجل من ساعۃ والرجل من ساعتین حتی یخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا یستمکن فیہ من الاستماع والنظر فانصت ولم یلغ کان لہ کفلان من الاجر وان جلس مجلسا یستمکن فیہ من الاستماع والنظر فلغا ولم ینصت کان لہ کفل من وزر ومن قال یوم الجمعۃ لصاحبہ صہ فقد لغا ومن لغا فلیس لہ فی جمعتہ تلک شئ ثم یقول فی اخر ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ترجمہ عطا خراسانی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی بی بی ام عثمان کے مولی (غلام آزاد) سے اُسنے کہا میںنے سُنا امیر المومنین علی رضی سے آپ فرماتے تھے کوفے کے منبر پر جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنے جھنڈے لیکر بازاروں میں جاتے ہیں اور لوگوں کو روکتے ہیں ضرورتوں اور حاجتوں میں جمعے میں آنے سے اور فرشتے سویرے سے مسجدوں کے دروازے پر آنکر بیٹھتے ہیں اور لکھتے جاتے ہیں لوگوں کو یہ پہلی ساعت میں آیا یہ دوسری ساعت میں آیا یہاں تک کہ امام نکلتا ہے پھر جو آدمی ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ سکتا ہے اور چپ رہتا ہے کوئی بات بیہودہ نہیں کرتا تو اسکو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک نسخے میں اتنی عبارت اور ہے فان نای وجلس حیث لا یسمع فانصت ولم یلغ کان لہ کفل من الاجر اگر دور بیٹھا۔ جہاں سے خطبہ سُنائی نہیں دیتا پھر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اسکو ایک حصہ ثواب کا ملتا ہے اگر ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھتا ہے لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ رہا تو اُسپر ایک حصہ گناہ کا لادا جاتا ہے اور جس شخص نے جمعے کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی بیہودہ بکا اور جس نے بیہودہ بکا اسکو جمعے کا ثواب کچھ نہ ملے گا یہ کہکر اخیر میں فرمایا میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سُنا **باب التشدید فی ترک الجمعۃ** جمعے کے نہ پڑھنے کا عذاب عن ابی الجعد الضمری وکانت لہ صحبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تھاونا بھا طبع اللہ علی قلبہ ترجمہ ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعے چھوڑ دیگا سُستی سے مہر کر دیگا اللہ اُسکے دل پر **باب کفارۃ من ترکھا** جمعہ قضا ہوجانے کا کفارہ عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فنصف دینار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ ایک دینار صدقہ دے اگر ایک دینار نہ ہوسکے تو نصف دینار صدقہ دے

طرف اٹہہ کر چلے جاتے کبھی بائین طرف **عن** عبداللہ قال لایجعل احدکم نصیبا للشیطان من صلوتہ
ان لا ینصرف الا عن یمینہ وقد رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر ما ینصرف عن شمالہ قال عمارۃ
اتیت المدینۃ بعد فرایت منازل النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن یسارہ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہی کوئی تم مین سے
ایک حصہ اپنی نماز مین سے شیطان کو نہ دے یعنے خواہ مخواہ جب ہو تو داہنی طرف اٹہکر چلے **ف** اسکا التزام کرنا
خلاف سنت اور شیطانی حرکت ہی **ف** حالانکہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اکثر بائین طرف اٹہکر
جاتے عمارہ نے کہا مین مدینے مین آیا تو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر آپ کے بائین طرف دیکہے (اس سے
بہی معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائین طرف اٹہکر جاتے ہونگے **باب** صلوۃ الرجل التطوع فی بیتہ نفل گہر مین پڑہنا
بہتر ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلوتکم ولا تتخذوہا
قبورا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گہرون مین نماز پڑہا کرو انکو
قبرین مت بناؤ **ف** جیسے قبرون مین نماز نہین ہوتی ویسے ہی جب گہر مین نماز نہ ہوئی وہ بہی قبر ہو گیا **عن**
زید بن ثابت ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی
ھذا الا المکتوبۃ ترجمہ زید بن ... ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہر مین نماز
پڑہنا بہتر ہے میری مسجد مین نماز پڑہنے سے مگر فرض **ف** یعنے فرض مسجد مین پڑہنا بہتر ہے **باب** من صلے
لغیر القبلۃ ثم علم جو شخص قبلے کو نہ جانکر نماز پڑہتا ہو پہر نماز مین معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو کیا کرے
عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا یصلون نحو بیت المقدس فلما نزلت ھذہ
الآیۃ فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ فمر رجل من بنی سلمۃ
فنادا ھم وھم رکوع فی صلوۃ الفجر نحو بیت المقدس الا ان القبلۃ قد حولت الی الکعبۃ مرتین فمالوا
کما ھم رکوع الی الکعبۃ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نماز پڑہتے تہے بیت
المقدس کی طرف جب یہ آیت اتری فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ یعنے پہیرے منہ اپنا
طرف خانہ کعبہ کی اور جہان تم ہو اسی طرف منہ کیا کرو (یہ حکم سنکر) ایک شخص بنی سلمہ پہ ہو کر گذرا وہ نماز فجر کی رکوع
مین تہے اور منہ انکا (معمول کے موافق) بیت المقدس کی طرف تہا اسنے پکارا آگاہ ہو جاؤ قبلہ پہر گیا کعبہ کی طرف وہ
لوگ اسی طرح رکوع مین کعبے کی طرف پہر گئے **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر نماز انہون نے نادانستہ بیت المقدس
کی طرف پڑہی وہ درست ہو گئی **باب** تفریع ابواب الجمعۃ جمعہ کے احکام کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ
تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین یصبح حتی

تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس و فيه ساعة لا يصادفها عبد مسلم و هو يصلي يسأل الله
حاجة الا اعطاه اياها قال كعب ذلك في كل سنة يوم فقلت بل في كل جمعة قال فقرأ كعب التوراة
فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة ثم لقيت عبد الله بن سلام فحدثته
بمجلسي مع كعب فقال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي قال ابو هريرة فقلت له فاخبرنيها
فقال عبد الله بن سلام هي اخر ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي اخر الساعة من يوم الجمعة و قد
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم و هو يصلي و تلك الساعة لا يصلي فيها فقال
عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلوة فهو في الصلوة
حتى يصلي قال فقلت بلى قال هو ذاك ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جتنے دنون مین آفتاب نکلا ہے سب مین بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا کیے گئے اسی دن جنت سے
اتارے گئے اسی دن انکا قصور معاف ہوا اسی دن مرے اسی دن قیامت ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہین ہے جو جمعے
کے دن کان نہ لگائے رہتا ہو صبح سے آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے سوا جن اور انس کے اور جمعے کے دن ایک
ساعت ہے جو مسلمان بندہ اسکو پالیوے نماز پڑھتے ہوئے پھر اللہ سے کچھ مانگے اللہ اسکو دیگا کعب الاحبار نے کہا
یہ ساعت ہر سال مین ایک بار ہوتی ہے مینے کہا نہین بلکہ ہر جمعے مین ہوتی ہے پھر کعب نے توریت کو پڑھا اور کہا سچ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے پھر مین عبد اللہ بن سلام سے ملا اور مینے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال
بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون اس ساعت کو مینے کہا مجھے بتا دو عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ
اخیر ساعت ہے جمعے کے دن مینے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا جو مسلمان
بندہ اسکو پالیوے نماز پڑھتے ہوئے اور اخیر ساعت مین نماز کب پڑھی جاتی ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا جو شخص بیٹھا رہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین ہے جب تک
نماز شروع کرے مینے کہا کیون نہین انہون نے کہا پھر یہی سمجھ لو یعنے نماز پڑھتے ہوئے سے یہ مراد نہین
ہے کہ درحقیقت اس وقت نماز پڑھتا ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے اس ساعت
مین بڑا اختلاف ہے۔ بعضون نے عبد اللہ بن سلام کے قول کو صحیح کہا ہے بعضون نے کہا وہ ساعت امام جب خطبے
کے واسطے بیٹھے اس وقت سے شروع ہوتی ہے نماز کے تمام ہونے تک یہ مضمون خود حدیث مین مصرح ہے
اور اسی کو صواب کہا ہے اکثر علماء نے بعضون نے کچھ اور بیان کیا ہے غرض اسمین بیالیس قول ہین جو فتح الباری
مین مصرح ہین مطلب اسکے چھپانے سے یہ ہے کہ جمعہ کو سارا دن عبادت اور دعا مین مشغول رہے عن اوس بن
اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق ادم

بہتر تہا (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) جمعہ فرض ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا تمکو تکلیف دینا کیچڑ اور پانی مین تمہارا چلنا

باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہین ہے **عن طارق بن شہاب عن النبی صلی اللہ**
علیہ وسلم قال الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض ترجمہ
طارق بن شہاب سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے مگر چار آدمیون پر
ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسرے لڑکے پر چوتھے بیمار پر ف پانچوین مسافر پر باتفاق علماء۔ کہا ابو داؤد نے طارق
بن شہاب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا مگر انسے سنا نہین (تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اسکو مسند
روایت کیا ہے طارق بن شہاب سے انسنے ابو موسے سے اور دار قطنی نے جابر رضہ سے ایسا ہی روایت کیا **باب الجمعۃ**
فی القری گاؤن مین جمعہ پڑہنے کا بیان **عن ابن عباس قال ان اول جمعۃ جمعت فی الاسلام بعد جمعۃ**
جمعت فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ لجمعۃ جمعت بجواثا قریۃ من قری البحرین قال
عثمان قریۃ من قری عبد القیس ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی پہلا جمعہ جو پڑہا گیا اسلام مین بعد اس جمعے
کے جو پڑہا گیا مسجد نبوی مین وہ جمعہ ہے جو پڑہا گیا جواثا مین (جواثا ایک گاؤن ہی بحرین کے گاؤن مین سے عثمان نے
کہا وہ گاؤن ہے عبد القیس کے گاؤن مین سے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ گاؤن مین پڑہنا درست ہے
مگر یہ استدلال موقوف ہی اس بات پر کہ جواثے کا گاؤن ہونا ثابت ہو جاوے حنفیہ نے ابو عبید بکری سے نقل کیا ہے کہ
جواثے ایک مشہور شہر ہے بحرین مین عبد القیس کا اور جوہری نے صحاح مین لکہا ہے کہ جواثا ایک قلعہ ہے بحرین مین
اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہایہ مین مگر وکیع نے جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو قریہ کہا اور قریے کا اطلاق زبان
عرب مین گاؤن اور شہر دونو پر ہوتا ہے پس اس نظر سے اس حدیث سے استدلال تمام نہین ہو سکتا **عن کعب بن مالک**
انہ کان اذا سمع النداء یوم الجمعۃ ترحم لاسعد بن زرارۃ فقلت لہ اذا سمعت النداء ترحمت لاسعد
ابن زرارۃ قال لانہ اول من جمع بنا فی ہزم النبیت من حرۃ بنی بیاضۃ فی نقیع الخضمات قلت کم انتم
یومئذ قال اربعون ترجمہ کعب بن مالک جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کے واسطے دعاء مانگتے عبد الرحمن
انکے بیٹے نے کہا کیا وجہ ہے جب تم اذان سنتے ہو اسعد بن زرارہ کے واسطے دعاء مانگتے ہو انہون نے کہا اس واسطے
کہ پہلے جمعہ انہون نے قائم کیا ہزم النبیت (ایک موضع ہے مدینے مین بنی بیاضہ کی زمینون مین سے) مین ایک نقیع
مین (نقیع وہ مقام ہے جہان پانی بہرا رہتا ہے) جسکا نام نقیع الخضمات تہا مینے پوچہا اس دن تم کتنے آدمی تہے
انہون نے کہا چالیس آدمی ف اس حدیث سے بہی یہ امر اچھی طرح ثابت نہین ہو سکتا کہ جمعہ گاؤن مین درست ہے
کیونکہ ہزم النبیت متعلقات مدینے مین سے تہا نہ خارج مدینے سے۔ اچھا طریقہ استدلال کا یہ ہے کہ جمعے کی فرضیت
آیت اور حدیث سے مطلق ثابت ہی اسمین شہر کی قید نہین ہے پہر شہر کی قید بڑہانا زیادتی ہے کتاب اللہ پر اور وہ نہیں

جائز ہے مگر حدیث مشہور سے حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت علی رضہ سے کہ نہیں تشریق ہے اور جمعہ مگر شہر میں روایت کیا اسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے موقوف ہے پہر حدیث موقوف سے کیونکر زیادتی ہو سکتی ہے علاوہ اسکے ابن ابی شیبہ نے اسکے خلاف روایت کیا حضرت عمر رضہ سے کہ جمعہ پڑہو تم جہاں ہو صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نے حضرت عمر رضہ سے اور بیہقی نے مرفوعا روایت کیا کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر اگرچہ نہ ہوں اسمیں سوائے چار کے اور ایسا ہی منقول ہے ابن مسعود سے اور صحابہ رضہ سے جمعہ پڑہنا جنگل اور شہر دونو جگہون میں ثابت ہے یہی قول ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اذا وافق یوم الجمعۃ یوم عید جب عید اور جمعہ ایک دن پڑے تو کیا کرنا چاہیے **عن** ایاس بن ابی رملۃ الشامی قال شہدت معاویۃ بن ابی سفیان وھو یسأل زید بن ارقم قال شہدت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدین اجتمعا فی یوم قال فما فکیف صنع قال صلے العید ثم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یصلی فلیصل **ترجمہ** ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہے مین موجود تہا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن ارقم رضہ سے تمنے کبہی جمعہ اور عید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ایک دن مین پایا ہے انہون نے کہا ہان معاویہ نے پوچھا آپنے کسطرح کیا زید نے کہا آپنے عید کی نماز پڑہ لی پہر جمعہ مین رخصت دی اور فرمایا جسکا جی چاہے جمعہ پڑہے **ف** اور جسکا جی چاہے نہ پڑہے مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن المدینی نے مگر بعض لوگون نے اسکی اسناد مین کلام کیا ہے بوجہ ایاس بن ابی رملہ کے اور کہا وہ مجہول ہے **عن** عطاء بن ابی رباح قال صلی بنا ابن الزبیر فی یوم عید فی یوم الجمعۃ اول النہار ثم رحنا الی الجمعۃ فلم یخرج الینا فصلینا وحدنا وکان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلک لہ فقال اصاب السنۃ **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر نے نماز پڑہائی عید کی جمعہ کے دن سویرے پہر جب ہم آئے جمعے کے واسطے تو وہ نہ نکلے آخر ہمنے اکیلے پڑہ لیا **ف** جمعے کو ابن عباس رضہ کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ اکیلے کا صحیح ہے اور ابراہیم نخعی اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہ ہے کہ دو آدمیون کی جماعت کافی ہے ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علماء کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہین **ف** ابن عباس رضہ اس وقت طائف مین تہے جب آئے تو ہمنے اُنسے یہ بیان کیا انہون نے کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کے موافق کیا **عن** ابن جریج قال قال عطاء اجتمع یوم جمعۃ ویوم فطر علی عہد ابن الزبیر فقال عیدان اجتمعا فی یوم واحد فجمعہما جمیعا فصلاہما رکعتین بکرۃ لم یزد علیہما حتی صلی العصر **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہے عطاء نے کہا جمعہ اور عید ایک دن جمع ہوئے عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے مین انہون نے کہا دو عیدین جمع ہوئین ایک دن مین اُنہون نے دونو کو ملا کر پڑہ لیا صبح کو دو رکعتین زیادہ کیا اُنپر یہان تک کہ نماز پڑہی عصر کی **ف** یعنے عید اور جمعہ دونو صبح کو ادا کر لیے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ

قال قد اجمعتم فی یومکم هذا عیدان فمن شاء اجزاه من الجمعة وانا مجمعون ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن دو عیدین جمع ہوگئین ہین جو شخص چاہے جمعہ نہ پڑہے ہم تو پڑہینگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑہنا بہتر ہے اگر نہ پڑہے صرف عید کی نماز پر اکتفا کرے تو بہی درست ہی مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے اکثر علماء کے نزدیک بعضون کے نزدیک جمعہ عید مین داخل ہوجاویگا یعنے عید کی دو رکعتین جمعہ سے بہی کافی ہونگی - اب ظہر پڑہنا ضرور نہین جیسے ابن حریج کی روایت مین گذرا **باب** ما یقرأ فی صلوة الصبح یوم الجمعة جمعہ کے دن صبح کی نماز مین کونسی سورت پڑہے **عن** ابن عباسؓ ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کان یقرأ فی صلوة الفجر یوم الجمعة تنزیل السجدة وهل اتی علی الانسان حین من الدهر ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر مین جمعے کی روز الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑہتے تہے - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی اور جمعے کی نماز مین سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑہتے ہے **باب** اللبس للجمعة جمعہ کے کپڑون کا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلة سیراء یعنی تباع عند باب المسجد فقال یا رسول الله لو اشتریت هذه فلبستها یوم الجمعة وللوفد اذا قدموا علیك فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم انما یلبس هذه من لا خلاق له فی الاخرة ثم جاءت رسول الله صلے الله علیه وسلم منها حلل فاعطی عمر بن الخطاب منها حلة فقال عمر کسوتنیها یا رسول الله وقد قلت فی حلة عطارد ما قلت فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم انی لم اکسکها لتلبسها فکساها عمر اخا له مشرکا بمکة ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن الخطاب نے ایک کپڑا ریشمی مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکہا اُنہون نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اسکو خرید لیتے اور پہنا کرین جمعے کے روز اور جب لوگ آیا کرین آپ پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہنے گا جسکو آخرت مین کچہ حصہ نہ ملے گا پہر اسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے اُن مین سے ایک کپڑا حضرت عمرؓ کو دیا عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ مجہے یہ کپڑا پہننے کو دیتے ہین حالانکہ پیشتر آپنے عطارد کے کپڑے مین فرمایا تہا جو فرمایا تہا عطارد نام تہا اس شخص کا جو وہ کپڑا بیچتا تہا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تجہے اسواسطے نہین دیا کہ تو پہنے پہر حضرت عمرؓ نے وہ کپڑا اپنے ایک بہائی کو جو مشرک تہا اور مکے مین رہتا تہا پہننے کو دیدیا **عن** عبد الله بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلة استبرق تباع بالسوق فاخذها فاتی بها رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال ابتع هذه تجمل بها للعید وللوفد ثم ساق الحدیث والاول اتم ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی حضرت عمرؓ نے ایک کپڑا ریشمی بازار مین بکتا ہوا پایا وہ اسکو لے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا اسکو خرید لیجیے زینت کی واسطے عید کو پہنا کیجیے یا جب لوگ آپ پاس آیا کرین پہر بیان کیا

حدیث کو اخیر تک **عن** محمد بن یحیی بن حبان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما علی احدکم ان وجد وما علی احدکم ان وجد ثم ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ قال عمرو واخبرنی ابن ابی حبیب عن موسی بن سعد عن ابن حبان عن ابن السلام انہ سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ذلک علی المنبر ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوجائیگا ایک تم مین کو اگر دو کپڑے جمعے کے لیے بنا رکھی سوا کام کاج کے کپڑون کے **ف** یعنے جن کپڑون کو پہنکر محنت کرتا ہے اُنکے سوا دو کپڑے جمعے مین پہننے کو لیے بنا رکھے تو بہتر ہے اسمین کچھ نقصان نہین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کے واسطے کپڑے بدلنا بہتر ہے ایک روایت مین ہی آپنے یہ منبر پر فرمایا **باب** الحلق یوم الجمعۃ قبل الصلوۃ قبل نماز جمعے کے حلقہ باندہ کر بیٹھنے کی ممانعت **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشراء والبیع فی المسجد وان تنشد فیہ شعر ونہی عن الحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خرید و فروخت سے مسجد مین اور شعر پڑہنے سے اُسمین اور منع کیا حلقہ باندہ کر بیٹھنے سے نماز سے پہلے جمعہ کے روز **ف** کیونکہ جمعے کے دن خطبہ سُننا اور چپ رہنا ضرور ہے جب لوگ حلقہ باندہ کر بیٹھینگے خواہ مخواہ باتین کرینگے **باب** اتخاذ المنبر منبر بنانے کا بیان **عن** ابی حازم بن دینار ان رجالا اتوا سھل بن سعد الساعدی وقد امتروا فی المنبر مم عودہ فسالوہ عن ذلک فقال واللہ انی لاعرف مما ھو ولقد رایتہ اول یوم وضع واول یوم جلس علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی فلانۃ امرأۃ قد سماھا سھل ان مری غلامک النجار ان یعمل لی اعوادا اجلس علیھن اذا کلمت الناس فامرتہ فعملھا من طرفاء الغابۃ ثم جاء بھا فارسلتہ الی بہ صلے اللہ علیہ وسلم فامر بھا فوضعت ھھنا فرایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلے علیھا وکبر علیھا ثم رکع وھو علیھا ثم نزل القھقری فسجد فی اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل علی الناس فقال ایھا الناس انما صنعت ھذا لتاتموا ولتعلموا صلاتی ترجمہ ابی حازم بن دینار سے روایت ہی کچھ لوگ سہل بن ساعد ساعدی پاس آئے جو شک کر رہے تھے اس بات مین کہ منبر کس لکڑی کا تہا اُنہون نے سہل سے اسکو پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون جس لکڑی کا منبر تہا اور مینے اُسکو پہلے دن دیکھا جب وہ رکھا گیا اور جب اُسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی پاس جسکا نام سہل نے لیا (عائشہ یا بنینا) کہلا بہیجا تو اپنے چھوکری کو جو بڑہی ہے (اُسکا نام میمون تہا) حکم کر مجھے چند لکڑیان ایسی بنا دی جنپر بیٹھکر مین لوگون کو خطبہ سُنایا کرون اُس عورت نے حکم کیا اُس چھوکرے کو اُس نے بنایا اُن لکڑیون کو غابہ کے ایک درخت مین سے جسکو طرفا کہتے ہین **ف** غابہ ایک مقام ہے مدینے سے نو میل پر وہان

درخت بہت ہین طرفا ایک درخت ہی **ف** پھر لیکر آیا اُس عورت پاس اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس بیجدیا
آپنے حکم کیا وہ اُس جگہہ کہا گیا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے اسپر نماز پڑہی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا
اور آپ اُسی پر رہے بعد اُسکے اُترے پیٹھہ موڑے ہوئے اور سجدہ کیا نیچے اُترکر منبر کی جڑ مین پھر اوپر چلے گئے جب نماز سے فارغ
ہوئے لوگون کی طرف مُنہ کیا اور کہا اے لوگو مینے یہ اس واسطے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑہنا سیکھو
عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لما بدن قال لہ تمیم الداری الا اتخذ لک منبرا یا رسول اللہ یجمع
او یحمل عظامک قال بلی فاتخذ لہ منبرا مرقاتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب بہاری ہوگئے تمیم داری نے اُنسے کہا مین آپکے واسطے ایک منبر تیار کرون یا رسول اللہ جو آپ کا بوجھہ اُٹہایا کرے
آپنے فرمایا ہان اُنہون نے ایک منبر بنایا دو سیڑہیون کا **باب** موضع المنبر منبر کس جگہ پر رہنا چاہیے **عن**
سلمۃ بن الاکوع رض قال کان بین منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و بین الحائط کقدر ممر الشاۃ
ترجمہ سلمۃ بن الاکوع رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے بیچمین ایک بکری کے جانے
کی راہ تہی **ف** یعنے منبر مسجد کی دیوار سے لگا ہوا نہ تہا بلکہ تہوڑا سا فاصلہ تہا **باب** الصلوۃ یوم الجمعۃ قبل
الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑہنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کرہ
الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعۃ و قال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دوپہر کو نماز پڑہنے سے مگر جمعے کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلگایا جاتا ہے مگر جمعے کے
روز **ف** تو سوا جمعے کے اور دنون مین دوپہر کو نماز پڑہنا مکروہ ہے اور جمعے کے دن مکروہ نہین ہے **باب** وقت
الجمعۃ جمعے کے وقت کا بیان **عن** انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ
اذا مالت الشمس **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ آفتاب ڈہلے پر پڑہتے **ف**
ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے جیسے ظہر مگر امام احمد رح کے نزدیک
جمعہ پڑہنا قبل زوال کے بہی درست ہے اور اسی طرح مروی ہے ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ سے اور دلائل اُنکے
قوی ہین **عن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف و لیس
للحیطان فیئ **ترجمہ** سلمۃ بن الاکوع سے روایت ہی کہ ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جمعہ کی پھر
لوٹ کر آتے تہے اور دیوارون کا سایہ نہ ہوتا تہا **ف** یہ حدیث بظاہر مؤید ہے امام احمد رح کے مذہب کو **عن** سہل
ابن سعد قال کنا نقیل و نتغدی بعد الجمعۃ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی ہم قیلولہ اور دن کا کہانا بعد جمعے
کے کہتے تہے **ف** یعنے جمعہ پڑہکر قیلولہ کرتے تہے۔ قیلولہ کہتے ہین دن کے سونے کو **باب** النداء یوم الجمعۃ جمعے کی
اذان مہینے کا بیان **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض کے زمانے تک جمعہ مین صرف ایک اذان

دی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا خطبہ پڑھنے کے لیے پھر تکبیر ہوتی نماز شروع ہونے کو وقت۔ حضرت عثمان رضؓ نے اپنی خلافت مین ایک اور اذان کا حکم کیا اس نظر سے کہ لوگ بہت ہو گئے تھے اور مسجد سے دور دور رہتے تھے تو سب کو نماز کی اطلاع ہو جاوے پھر یہ اذان اب تک جاری ہے حالانکہ یہ مستحب ہے کیونکہ فعل ہے خلیفہ راشد کا اگر کوئی ترک کرے اور ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہے سنت نبوی اور سیرت ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا **عن** السائب بن یزید ان الاذان کان اولہ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانے مین پہلی اذان جمعے کو اُس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمانؓ کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہو گئے انہون نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زوراء پر دی گئی پھر یہی حکم رہا **ف** زوراء ایک گھر کا نام ہے جو مدینے کے بازار مین تھا۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذن مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھتا ہے جو اذان ہوتی ہے اسکو دوسری اذان اور اسکے پہلے تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان سب سے پہلے ہوتی ہے دوسری روایت مین ہے کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی دار لہ بالسوق یقال لہا الزوراء فاذا جلس علی المنبر اذن مؤذنہ الاول فاذا خرج اقام الصلوٰۃ یونس یعنے اذان ہوتی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے جمعے کے روز مسجد کے دروازے پر پھر ابو بکرؓ کے سامنے پھر عمرؓ کے سامنے پھر ویسا ہی بیان کیا اخیر تک تیسری روایت مین ہے لم یکن لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلال ثم ذکر معناہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تھا سوائے بلال کے

باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ امام کو خطبے مین بات کرنا درست ہے **عن** جابر قال لما استوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ قال اجلسوا فسمع ذلک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعے کے روز آپنے لوگون سے فرمایا بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعود (اُس وقت مسجد کے دروازے پر تھے) یہ سنکر مسجد کے دروازے پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو دیکھا تو فرمایا ادھر آؤ یا عبد اللہ بن مسعود **ف** آپنے عبد اللہ بن مسعودؓ کا دور بیٹھنا گوارا نہ کیا اور خطبے مین بات کہکر اُنکو اپنے پاس بُلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ثابت ہوئی

باب الجلوس اذا صعد المنبر پہلے امام منبر پر جاکر بیٹھے **عن** ابن عمر قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اذاہ المؤذن ثم یقوم فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم فیخطب ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے پہلے منبر پر بیٹھتے یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے کسی سے بات نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے **باب** الخطبۃ قائما

کھڑے ہوکر خطبہ پڑہنے کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن حدثک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھ جاتے پہر کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے جو تجھ سے کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑہتے تہے وہ جہوٹا ہے قسم خدا کی مینے آپکے ساتہ دو ہزار نمازون سے زیادہ پڑہی ہین **ف** انمین بچاس جمعے بہی پڑہے ہونگے - یہ مراد نہین کہ دو ہزار جمعے سے زیادہ آپکے ساتہ پڑہے ہین کیونکہ دو ہزار جمعے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کی وفات تک بہی نہین ہوتے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے اُنکے بیچمین بیٹہتے تہے اور خطبون مین قرآن پڑہتے تہے لوگون کو نصیحت کرتے تہے **عن** جابر بن سمرۃ قال رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یقعد قعدۃ لا یتکلم وساق الحدیث ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ خطبہ پڑہتے تہے کہڑے ہوکر پہر بیٹہتے تہے تہوڑی دیر کسی سے بات نہ کرتے تہے **باب** الرجل یخطب علی قوس کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑہنا **عن** شعیب بن رزیق الطائفی قال جلست الی رجل لہ صحبۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقال لہ الحکم بن حزن الکلفی فانشأ یحدثنا قال وفدت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سابع سبعۃ او تاسع تسعۃ فدخلنا علیہ فقلنا یا رسول اللہ زرناک فادع اللہ لنا بخیر فامر بنا او امر لنا بشیء من التمر والشان اذذاک دون فاقمنا بہا ایاما شہدنا فیہا الجمعۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقام متوکئا علی عصا او قوس فحمد اللہ واثنی علیہ کلمات خفیفات طیبات مبارکات ثم قال ایہا الناس انکم لن تطیقوا ولن تفعلوا کل ما امرتم بہ ولکن سددوا وابشروا واسمعت اباداؤد قال ثبتنی فی شیء منہ بعض اصحابنا ترجمہ شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے مین ایک شخص کے پاس بیٹہا جو صحبت مین رہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ ہمسے حدیث بیان کرنے لگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہم سب سات آدمی تہے یا نو آدمی جب آپ سے ملے تو کہا یا رسول اللہ ہمنے آپ کی زیارت کی آپ ہمارے واسطے بہتری کی دعا کیجیے آپنے کچہہ کہجورین ہمکو دلوائین اور اُس وقت مین مسلمانون کا حال تکلیف کا تہا پہر ہم چند روز مدینے مین رہے جمعہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہا آپ ایک عصا یا کمان پر ٹیکا دیکر کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی چند کلمون سے جو نہایت ہلکے اور پاکیزہ اور مبارک تہے پہر فرمایا اے لوگو تمکو ہرگز طاقت نہین ہر حکم کو بجالانے کی لیکن مضبوط رہو اور خوشخبری سناؤ **ف** یعنے اگر کسی حکم مین قصور ہوجاوے تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو آیندہ سے چالاکی چستی اختیار کرو اور اسکی رحمت اور فضل پر بہروسا رکہو خوش رہو

عن ابن مسعود ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کان اذا تشهد قال الحمد لله نستعینه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من یهده الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعة من یطع الله ورسوله فقد رشد ومن یعصهما فانه لا یضر الا نفسه ولا یضر الله شیئا ترجمہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے تو یہ کہتے الحمد للہ ... نستعینہ الخ سب تعریف ہی اللہ کو اسی سے ہم مدد مانگتے ہین اسی سے مغفرت چاہتے ہین پناہ مانگتے ہین ہم اپنے نفس کی برائیون سے جسکو اللہ ہدایت کرے اسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو وہ گمراہ کرے ..... اسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہین اللہ نے انکو سچا پیغمبر کرکے بہیجا خوشی سناتے ہین اور ڈراتے ہین قیامت آنے سے پہلے جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدہی راہ پر ہوا اور جو انکی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیگا اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا دوسری روایت مین ہے ومن یعصهما فقد غوی ونسال الله ربنا ان یجعلنا ممن یطیعه ویطیع رسوله ویتبع رضوانه ویجتنب سخطه فانما نحن به وله ترجمہ جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہوگیا ہم اللہ سے جو ہمارا رب ہے یہ چاہتے ہین کہ ہمکو اطاعت کرنے والون مین سے اپنے کرے اور اپنے رسول کی اطاعت کرنے والون مین سے اور اسکی رضامندی ڈہونڈنے والون مین سے اور اسکے غصے سے پرہیز کرنے والون مین سے کیونکہ ہم اسی کے سبب سے پیدا ہوئے اور اسی کے ہین عن عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلے الله علیه وسلم فقال من یطع الله ورسوله ومن یعصهما فقال قم او اذهب بئس الخطیب انت ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور یون کہا من یطع اللہ ورسولہ ومن یعصہما آپنے فرمایا جا بہاگ تو برا خطیب ہے ف اسنے مطیع اور عاصی کو ایک سا کردیا اور ہر ایک کا حکم علیحدہ بیان نہین کیا عن بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت ق الا من فی رسول الله صلے الله علیه وسلم یخطب بها کل جمعة قالت وکان تنور رسول الله صلے الله علیه وسلم وتنورنا واحدا ترجمہ ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے روایت ہے مینے سورہ ق یاد کی مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے سنتے سنتے آپ ہر جمعے کو اسکو خطبے مین پڑہا کرتے۔ ام ہشام نے کہا ہمارا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک تنور تہا عن جابر بن سمرة قال کانت صلوة رسول الله صلے الله علیه وسلم قصدا وخطبته قصدا یقرأ آیات من القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی میانی تہی اور خطبہ بھی میانہ تہا۔

(نہ بڑا نہ چھوٹا) چند آیتین قرآن کی خطبہ مین پڑہتے ہی اور لوگون کو نصیحت کرتے ہی **عن** عمرة عن اختها قالت ما اخذت قاف الا من فی رسول الله صلے الله علیه وسلم کان یقرأها فی کل جمعة **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن نے سُنا اپنی بہن (ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے) یعنے سورہ قاف کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے سُنکر یاد کیا آپ ہر جمعے مین اُسکو پڑہا کرتے ہی **باب** رفع الیدین علی المنبر دونو ہاتہ اُٹہانا خطبے مین برا ہی **ف** دعا کے واسطے ہو یا بر سبیل عادت جیسے واعظین کی ہوتی ہی **عن** حصین بن عبد الرحمن قال رای عمارة بن رویبة بشر بن مروان وهو یدعو فی یوم جمعة فقال عمارة قبح الله هاتین الیدین قال زائدة قال حصین حدثنی عمارة قال لقد رأیت رسول الله صلے الله علیه وسلم وهو علی المنبر ما یزید علی هذه یعنی السبابة التی تلی الابهام **ترجمہ** حصین بن عبد الرحمن سے روایت ہی عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو دیکہا دعا مانگتے ہوئے جمعہ کے روز عمارہ نے کہا برا کرے اللہ ان دونو ہاتہون کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ فقط اپنی کی اُنگلی سے اشارہ کرتے **ف** تشہد کے وقت یا خطاب کے وقت **عن** سهل بن سعد قال ما رایت رسول الله صلے الله علیه وسلم شاهرا یدیه قط یدعو علی منبره ولا غیره ولکن رأیته یقول هکذا واشار بالسبابة وعقد الوسطی بالابهام **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبہی دونو ہاتہ اٹہاکر دعا مانگتے نہین دیکہا نہ منبر پر نہ غیر منبر پر بلکہ آپ کلمہ کی اُنگلی سے اشارہ کرتے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹہے سے حلقہ کرتے **ف** ان دونو حدیثون سے خطبے مین ہاتہ اُٹہاکر دعا مانگنے کی بے اصلیت ثابت ہوئی اگرچہ استسقا اور غیر استسقا مین بعض مقامون مین آپ سے دونو ہاتہ اُٹہاکر دعا مانگنا ثابت ہی جیسا استسقا کے باب مین گذرا **باب** اقصار الخطبة خطبہ چھوٹا پڑہنے کا بیان **عن** عمار بن یاسر قال امرنا رسول الله صلے الله علیه وسلم باقصار الخطب **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہی حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑہنے کا **ف** مسلم نے روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لمبی پڑہنا اور خطبہ چھوٹا پڑہنا علامت ہے دانائی کی تو لمبا کر نماز کو اور کوتاہ کر خطبے کو۔ افسوس ہے اس زمانے مین جاہلون نے یہ اختیار کیا ہے کہ خطبے لمبے بڑی دیر مین پڑہتے ہین اور نماز کو تاہ جلدی سے پڑہ لیتے ہین **عن** جابر بن سمرة السوائی قال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم لا یطیل الموعظة یوم الجمعة انما هن کلمات یسیرات **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کو طول نہین دیتے تہے جمعہ کے دن چند کلمے کہدیتے تہے **باب** الدنو من الامام عند الموعظة خطبے کے وقت امام کے نزدیک بیٹہنے کا بیان **عن** سمرة بن جندب انه سمع النبی صلے الله علیه وسلم قال احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة وان دخلها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو خطبے مین اور نزدیک ہو امام سے کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتے رہتے

جنت جاتے وقت بھی دور رہے گا اگرچہ جنت مین جاویگا (پر سب کے بعد جاویگا کیونکہ دنیا مین بھی وہ سب کے پیچھے رہتا تھا) **باب الامام یقطع الخطبۃ للامر یحدث** اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کرسکتا ہے **عن بریدۃ** قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یعثران ویقومان فنزل فاخذھما فصعد بھما ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ رایت ھذین فلم اصبر ثم اخذ فی الخطبۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے مین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آئے دو کرتے سرخ پہنے تھے گرتے پڑتے لڑکپنے کی وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور انکو گود مین اٹھا لیا پھر منبر پر چڑھ گئے بعد اسکے فرمایا سچ ارشاد کیا اللہ جل جلالہ نے تمہارے مال اور اولاد آزمایش ہین سو مینے ان دونو کو دیکھا تو مین صبر نہ کرسکا پھر آپنے خطبہ شروع کیا **باب الاحتباء والامام یخطب** امام جسوقت خطبہ پڑھتا ہو گوٹ مار کر نہ بیٹھے **ف** وہ نشست یہ ہے کہ دونو پاؤن کو کھڑا کرکے پیٹ سے ملا لیوے اور دونو سرین پر بیٹھے اور رومال یا کپڑے سے دونو پاؤن اور پیٹ باندھ لیوے یا ہاتھون سے حلقہ دے لیوے۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اکثر اس نشست مین نیند آجاتی ہے وضو ٹوٹ جاتا ہے خبر نہین ہوتی **عن معاذ بن انس** ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعے کے روز جب امام خطبہ پڑھتا ہو **عن یعلی بن شداد بن اوس** قال شھدت مع معاویۃ بیت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل من فی المسجد اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرایتھم محتبین والامام یخطب ترجمہ یعلی بن شداد سے روایت ہے مین معاویہ کے ساتھ بیت المقدس مین آیا انہون نے جمعہ پڑھایا مینے دیکھا تو اکثر لوگ مسجد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے مینے انکو گوٹ مار کر بیٹھے ہوے دیکھا جب امام خطبہ پڑھ رہا تھا۔ کہا ابو داؤد نے ابن عمر بھی ایسا ہی بیٹھتے تھے خطبے کے وقت اور انس بن مالک اور شریح اور معصعہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے کہا اسمین کچھ قباحت نہین اور مجھے نہین پہونچا کسی نے مکروہ جانا ہو اسکو مگر عبادہ بن نسی نے **باب الکلام والامام یخطب** خطبے کے وقت بات کرنے کی ممانعت **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت انصت والامام یخطب فقد لغوت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے کہا چپ رہ اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو کام کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیئے بعضون کے نزدیک جب سے امام نکلے **عن عبد اللہ بن عمرو** عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یحضر الجمعۃ ثلاثۃ نفر رجل حضرھا یلغو وھو حظہ منھا ورجل حضرھا یدعو فھو رجل دعا اللہ عز وجل ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرھا بانصات

وسکوت ولم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا اتی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام وذلک بان اللہ عز وجل یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے مین تین طرح کے آدمی آتے ہین ایک تو وہ شخص جو وہان آنکر بیہودہ بات کرے اسکا حصہ یہی ہے (یعنے اسکو کچھ ثواب نہین) دوسرا وہ جو وہان آنکر دعا کرے اب اللہ جلالہ کو اختیار ہے اسکی دعا قبول کرے یا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو وہان آنکر چپکا رہے نہ لوگون کی گردن پھاندے نہ کسی کو تکلیف دیوے اسکے گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ تک بخشدیے جاوینگے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کریگا اسکو دس گنا ثواب ملیگا **باب** استیذان المحدث للامام حکما وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کیونکر خبر کرکے جاوے **عن** عائشۃ قالت قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی صلوتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑکر چلا جاوے **ف** اس سے امام سمجھ جاوے کہ اسکا وضو ٹوٹ گیا اور لوگون کو معلوم ہو کہ اسکی نکسیر پھوٹ گئی شرم کی بات چھپانا بہتر ہے **باب** اذا دخل الرجل والامام یخطب امام خطبہ پڑھ رہا تھا اس وقت کوئی آوے تو نفل پڑھے یا نہ پڑھے **ف** شافعیؒ اور احمدؒ اور ایک جماعت محدثین کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھکر بیٹھے اور ابوحنیفہؒ اور مالک اور سفیان ثوری اور ایک جماعت صحابہ کے نزدیک خطبے کے وقت نماز پڑھنا نہ چاہیے بلکہ چپ بیٹھکر خطبہ سننا چاہیے **عن** جابر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس جمعے کو اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہین آپنے فرمایا اٹھ پڑھ لے **ف** دو رکعتین **عن** جابر وابی ھریرۃ قالا جاء سلیک الغطفانی ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ اصلیت شیئا قال لا قال صل رکعتین یتجوز فیھما ترجمہ جابر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے سلیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحیۃ المسجد) وہ بولا نہین آپنے فرمایا اٹھ دو رکعتین پڑھ لے ہلکی۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے ثم اقبل علی الناس قال اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیصل رکعتین یتجوز فیھما ترجمہ پھر آپ لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم مین سے کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو رکعتین پڑھ لے ہلکی ہلکی **باب** تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ جمعے کے دن لوگون کی گردنین نہ پھاندے **عن** ابی الزاھریۃ قال کنا مع عبداللہ بن بسر صاحب النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال عبداللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اجلس فقد اذیت ترجمہ ابی زاہریہ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن بسر کے ساتھ جو صحابی تھے بیٹھے ہوئے تھے جمعے کے روز اتنے
مین ایک شخص آیا لوگون کی گردنین پھاندتا ہوا عبداللہ بن بسر نے کہا ایک شخص اسیطرح گردنین پھاندتا ہوا جمعے کو آیا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی لوگون کو **باب** الرجل ینعس والامام یخطب امام جب
خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ آوے تو کیا کرے **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اذا
نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ مینے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے اونگھنے لگے مسجد مین تو اس جگہ سے اٹھکر دوسری جگہ بیٹھے **باب**
الامام یتکلم بعد ما ینزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب منبر سے اترے تو بات کر سکتا ہے **عن** انس قال رایت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینزل من المنبر فیعرض لہ الرجل فی الحاجۃ فیقوم معہ حتی یقضی حاجتہ ثم یقوم
فیصلے ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھکر) اترتے پھر کوئی شخص اپنا
کام آپ سے بیان کرتا آپ اس سے (باتین کرتے ہوئے) کھڑے رہتے یہان تک کہ اسکا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑے ہوتے
نماز کے لیے **باب** من ادرک من الجمعۃ رکعۃ جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاوے اس نے جمعہ پالیا **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اسنے وہ نماز پالی **ف** اگر ایک رکعت سے
کم پاوے تو چار رکعتین پڑھے ظہر کی سی یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ثوری کا اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک دو ہی رکعتین پڑھے
اگرچہ تشہد یا سہو کے سجدے مین ملے لیکن مذہب مالک اور شافعی رح کا قوی ہے اور اسی کے قائل ہین ابن مسعود اور ابن عمر رضؓ
اور انس اور لیث اور امام احمد رضی اللہ عنہم اور یہی مروی ہے حضرت علی رضؓ سے **باب** ما یقرأ فی الجمعۃ جمعے مین کونسی سورتین
پڑھے **عن** النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی العیدین ویوم الجمعۃ بسبح اسم
ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ قال وربما اجتمعا فی یوم واحد فقرأ بھما ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعے مین سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ
پڑھتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو انہین دو سورتون کو دو نمازون مین پڑھتے **عن** الضحاک بن قیس سال
النعمان بن بشیر ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ علی اثر سورۃ الجمعۃ فقال کان یقرأ
بھل اتاک حدیث الغاشیۃ ترجمہ ضحاک بن قیس سے روایت ہے انہون نے نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم جمعے کے دن سورہ جمعہ پڑھکر پھر کونسی سورت پڑھتے تھے انہون نے کہا ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **عن** ابن ابی رافع
قال صلی بنا ابوھریرۃ یوم الجمعۃ فقرأ بسورۃ الجمعۃ وفی الرکعۃ الاخرۃ اذا جاءک المنافقون قال
فادرکت اباھریرۃ حین انصرف فقلت لہ انک قرأت بسورتین کان علیؓ یقرأ بھما بالکوفۃ قال ابوھریرۃ

فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرا بھما یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابن ابی رافع سے روایت ہے ابوہریرہؓ نے نماز پڑھائی جمعے کے دن تو سورہ جمعہ پڑھی۔ اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون پڑھا ابن ابی رافع نے کہا مین ابوہریرہؓ سے ملا جب نماز سے فارغ ہوئی اور مینے کہا تمنے وہ دو سورتین پڑھین جو حضرت علیؓ کوفے مین پڑھتے تھے ابوہریرہؓ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اُن سورتون کو جمعے مین پڑھتے ہوئے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقرا فی صلوۃ الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتیک حدیث الغاشیۃ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعے کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتیک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے **باب** الرجل یاتم بالامام وبینھما جدار **ترجمہ** اگر مقتدی اور امام کے بیچ مین دیوار ہو تو اقتدا درست ہے **عن** عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حجرتہ والناس یاتمون بہ من وراء الحجرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجرے کے اندر نماز پڑھی اور لوگون نے اقتدا کی حجرے سے پیچھے **باب** الصلوۃ بعد الجمعۃ بعد جمعے کے نماز پڑھنے کا بیان **عن** نافع ان ابن عمر رای رجلا یصلی رکعتین یوم الجمعۃ فی مقامہ فدفعہ وقال اتصلی الجمعۃ اربعا وکان عبد اللہ یصلی یوم الجمعۃ رکعتین فی بیتہ ویقول ھکذا فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نافعؒ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو جمعے کے بعد دو رکعتین پڑھتے دیکھا اسی مقام مین جہان جمعہ پڑھا تھا اُنہون نے اُسکو دھکیل دیا اور کہا تو جمعے کی چار رکعتین پڑھتا ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر بعد جمعے کے دو رکعتین اپنے گھر مین پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **عن** نافع قال کان ابن عمر یطیل الصلوۃ قبل الجمعۃ ویصلی بعدھا رکعتین فی بیتہ ویحدث ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر جمعے کے پہلے بہت دیر تک نماز پڑھتے اور بعد جمعے کے دو رکعتین پڑھتے تھے اپنے گھر مین اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **عن** عطاء بن ابی الخوار ان نافع بن جبیر ارسلہ الی السائب بن یزید بن اخت نمر یسالہ عن شئی رای منہ معاویۃ فی الصلوۃ فقال صلیت معہ الجمعۃ فی المقصورۃ فلما سلمت قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال لا تعد لما صنعت اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلھا بصلوۃ حتی تکلم او تخرج فان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرنا بذلک ان لا توصل صلوۃ بصلوۃ حتی یتکلم او یخرج **ترجمہ** عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے نافع بن جبیر نے اُنکو بھیجا سائب بن یزید کے پاس ایک بات پوچھنے کو جو معاویہ بن ابی سفیان نے دیکھا تھا اُنکو کرتے ہوئے نماز مین سائب نے کہا مینے معاویہؓ کے ساتھ نماز پڑھی مسجد کے محراب مین جب مینے سلام پھیرا تو اُٹھکر اُسی جگہ پھر نماز پڑھنے لگا جب وہ گھر مین آئے تو ایک آدمی کو میرے پاس بھیجا اور کہا پھر ایسا مت کرنا جب تو جمعہ پڑھ لیوے پھر اُسکے ساتھ دوسری نماز نہ پڑھ جب تک تو بات نہ کرے یا وہان سے نکل نہ جاوے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس بات کا کہ کوئی نماز دوسری نماز سے ملائی نہ جاوے جب تک تو بات نہ کرے یا نکل نہ جاوے

ف یعنے جمعہ کے فرض پڑہ کر مسجد سے چلا آوے اور گہر مین آکر سنتین ادا کرے یہ تو نہایت اچھا ہے اگر مسجد ہی مین ادا کرے تو جہان فرض پڑہے ہون وہان سے اُٹھکر دوسری جگہ مین جاکر سنتین پڑہے یا بیچمین کسی سے باتین کرلے عن ابن عمرؓ قال کان اذا کان بمکۃ فصلی الجمعۃ تقدم فصلی رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا واذا کان بالمدینۃ صلی الجمعۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی رکعتین ولم یصل فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یفعل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ جب مکے مین ہوتے تو جمعہ پڑہکر آگے کو بڑہتے (تاکہ جگہ بدل جاوے) پہر دو رکعتین پڑہتے پہر آگے کو بڑہتے اور چار رکعتین پڑہتے اور جب مدینے مین ہوتے جمعہ پڑہکر اپنے گہر مین چلے آتے اور دو رکعتین پڑہتے گہر مین مسجد مین نہ پڑہتے لوگون نے اسکی وجہ پوچھی اُنہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا وفی حدیثہ وقال ابن یونس اذا صلیتم الجمعۃ فصلوا بعدھا اربعا قال فقال لی ابی یا بنی فان صلیت فی المسجد رکعتین ثم اتیت المنزل والبیت فصل رکعتین ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد جمعے کے نماز پڑہنا چاہے تو چار رکعتین پڑہے ابن یونس کی روایت مین یہ ہے جب تم جمعہ پڑہ چکو اسکے بعد چار رکعتین پڑہو سہیل باپنے مجہ سے کہا بیٹا اگر تو مسجد مین پڑہے دو رکعتین پہر گہر مین آوے تو دو رکعتین اور پڑہ عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بعد الجمعۃ رکعتین فی بیتہ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعے کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے اپنے گہر مین عن ابن جریج اخبرنی عطاء انہ رای ابن عمر یصلی بعد الجمعۃ فینما زعن مصلاہ الذی صلی فیہ الجمعۃ قلیلا غیر کثیر قال فیرکع رکعتین قال ثم یمشی فیصنع مزدلفۃ فیرکع اربع رکعات قلت لعطاء کم رایت ابن مرادا ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مجہے خبر دی عطاء نے انہون نے ابن عمرؓ کو دیکہا جمعہ پڑہکر اُس جگہ سے تہوڑا سا سرک جاتے دو رکعتین پڑہتے پہر دور چلے جاتے اور چار رکعتین پڑہتے مین نے عطاء سے کہا تم نے کی بار ابن عمر کو یہ کرتے دیکہا انہون نے کہا کئی بار دیکہا ف احادیث سے جمعے کے بعد دو رکعتین اور چار رکعتین اور چہ رکعتین ثابت ہین ہمارے مشائخ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ اگر مسجد مین پڑہے تو چار رکعتین پڑہے اور جو گہر مین پڑہے تو دو رکعتین پڑہے

باب صلوۃ العیدین عیدین کی نماز کا بیان

عن انس قال قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینۃ ولھم یومان یلعبون فیھما فقال ما ھذان الیومان قالوا کنا نلعب فیھما فی الجاھلیۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد ابدلکم بھما خیرا منھما یوم الاضحی ویوم الفطر ترجمہ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور اُن لوگون کے دو دن کہیل کود کے مقرر تہے آپنے پوچھا یہ دو دن کیسے ہین اُنہون نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ مین ان دونون مین کہیل کود کرتے تہے آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تمہین ان دونون کے بدلے مین دو دن عنایت فرمائے جو ان سے بہتر ہین ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی

باب وقت الخروج الی العید عید کی نماز کا وقت

عن یزید بن خمیر الرحبی قال خرج عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فی یوم عید فطر او اضحی فانکر ابطاء الامام فقال انا کنا قد فرغنا ساعتنا ھذہ وذلک حین التسبیح **ترجمہ** یزید بن خمیرہ سے روایت ہے عبد اللہ بن بسر جو صحابی ہیں لوگون کے ساتہ عید فطر یا عید اضحے مین نکلے اُنہون نے بہا امام کے دیر کرنے کو اور کہا ہم تو اس وقت فارغ ہو جاتے تہے یعنے اشراق کے وقت عید کی نماز سے **باب** خروج النساء فی العید عورتون کا عید کی نماز کے لیے جانا **عن** ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض قال لیشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین قال فقالت امرأۃ یا رسول اللہ لم یکن لاحدانا ثوب کیف تصنع قال تلبسھا صاحبتھا طائفۃ من ثوبھا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مستوراتکے نکالنے کا عید کے روز آپ سے پوچھا گیا حائضہ عورتون کو بہی نکالین آپنے فرمایا اُنکو آنا چاہیئے بہتری کی جگہ مین اور مسلمانون کی دعا مین شریک ہونا چاہیئے دوسری روایت مین ہے والحیض یکن خلف الناس فیکبرن مع الناس حائضہ عورتین لوگون کے پیچہے رہتی تہین اور تکبیر کہتی تہین لوگون کے ساتہ **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ آپنے کنواریون کو بہی نکالنے کا عید مین حکم فرمایا۔ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدین کے واسطے عورتون کو بہی نکالنا مسنون ہے اور یہی قول ہے ابو بکر اور علی اور ابن عمر رضہ کا اور ایک جماعت سلف کا **عن** ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم علینا فرددنا علیہ السلام ثم قال انا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکن وامرنا بالعیدین ان نخرج فیھا الحیض والعتق ولا جمعۃ علینا ونھانا عن اتباع الجنائز **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے آپنے انصار کی عورتون کو ایک گہر مین جمع کیا اور عمر بن الخطاب رض کو اُنکے پاس بہیجا وہ دروازے پر کہڑے ہوئے اور عورتون کو سلام کیا اُنہون نے جواب دیا بعد اسکے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہون اور حکم کیا ہمکو عیدین مین حائضہ عورتون اور کنواری عورتون کے نکالنے کا اور جمعہ ہم پر نہین ہے اور منع کیا ہمکو جنازون کے ساتہ جانے سے **ف** اس واسطے کہ عورتین بے صبر ہوتی ہین جنازے کے ساتہ جاوینگی تو رووین گی پیٹین گی پر ہی الفاظ زبان سے نکالین گی اور دن کو بہی پریشان کرینگی **باب** الخطبۃ یوم العید عید کے دن خطبہ پڑہنے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال اخرج مروان المنبر فی یوم عید فبدأ بالخطبۃ قبل الصلوۃ فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنۃ اخرجت المنبر فی یوم عید ولم یکن یخرج فیہ وبدأت بالخطبۃ قبل الصلوۃ فقال ابو سعید الخدری من ھذا قالوا فلان بن فلان فقال اما ھذا فقد قضی ما علیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فاستطاع ان یغیرہ بیدہ فلیغیر بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے مروان نے منبر نکالا عید کے روز اور خطبہ نماز سے پہلے پڑہا ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا

ف یہ حدیث اس کے خلاف ہے جو اوپر گزری کہ آپنے عورتون کے پاس جاکر وعظ فرمایا اس کے ساتہ تطبیق اسطرح دی ہے کہ پہلے وعظ فرمایا ہوگا پیچہے نماز پڑہی ہوگی

امو مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکالا عید کے روز حالانکہ کبھی منبر نہین نکالا جاتا تھا اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ابو سعید رضی نے کہا یہ شخص کون ہے لوگون نے کہا فلان بیٹا فلان کا ابو سعید نے کہا اُس شخص نے اپنا حق ادا کیا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم مین سے کوئی کام خلاف شرع کے دیکھے پھر اُسکو ہاتھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹاوے اگر ہاتھ سے نہ ہو سکے زبان سے مٹاوے اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے اُسکو بُرا جانے یہ ادنے درجہ ہے ایمان کا **ف** یعنے اگر بری بات کے منع کرنے پر زبان سے قادر نہ ہو تو دل سے اُسکو بُرا جانے اگر یہ بھی نہ ہو تو ایمان کا نشان اسمین نہ رہیگا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قام یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم خطب الناس فلما فرغ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکأ علی ید بلال وبلال باسط ثوبہ تلقی النساء فیہ الصدقۃ قال تلقی المرأۃ فتخھا ویلقین ویلقین وقال ابن بکر فتخھا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید الفطر مین پہلے نماز ہی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اُترے اور عورتون کو نصیحت کرنے لگے اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے عورتین اُس مین صدقہ ڈال رہین تھین کوئی اپنا چھلا ڈالتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی **عن** ابن عباس بمعناہ قال فظن انہ لم یسمع النساء فمشی الیھن وبلال معہ فوعظھن وامرھن بالصدقۃ فکانت المرأۃ تلقی القرط والخاتم فی ثوب بلال **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اُسمین یہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال کیا کہ خطبہ کی آواز عورتون کو نہ پہونچی ہوگی آپ اُنکی طرف چلے اور بلال ایکساتھ تھے آپنے اُنکو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی بالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی بلال کے کپڑے مین دوسری روایت مین ہے فجعلت المرأۃ تلقی القرط والخاتم وجعل بلال یجعل فی کسائہ قال فقسمہ علی فقراء المسلمین **ترجمہ** کوئی عورت بالی دینے لگی کوئی انگوٹھی بلال اپنے کمل مین رکھتے گئے پھر آپنے وہ مال مسلمان فقیرون کو بانٹ دیا **باب** یخطب علی قوس کمان پر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان **عن** البراء ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبنا یوم العید فتوسأ قوسا فخطب علیہ **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی نے عید کے روز کمان دی آپنے اُسی پر ٹیکا دیکر خطبہ پڑھا **باب** ترک الاذان فی العید عید مین اذان نہ دینے کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عابس قال سأل رجل ابن عباس اشھدت العید مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال نعم ولولا منزلتی منہ ما شھدتہ من الصغر فاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ثم لم یذکر اذانا ولا اقامۃ قال ثم امر بالصدقۃ قال فجعلن النساء یشرن الی اذانھن وحلوقھن قال فامر بلالا فاتاھن ثم رجع الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عباس رضی سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عید کی نماز پڑھی اُنہون نے کہا ہان اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس میری قدر

ومنزلت نہ ہوتی تو مین آپ کے پاس جانہ سکتا بوجہ کم سنی کے **ف** عبداللہ بن عباس اس زمانے مین کم سن لڑکے تھے انکو امام کے پاس کسطرح سے جگہہ مل سکتی تھی مگر چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریب کہتے تھے اس واسطے لوگون نے پاس کھڑے ہونے دیا ہوگا **ف** آپ تشریف لائے اُس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس تھا پھر آپنے نماز پڑہی پھر خطبہ پڑہا اور اذان اور اقامت کا ذکر نہین کیا پھر آپنے صدقے کا حکم دیا عورتین اپنے کانون اور گلون کی طرف اشارہ کرنے لگین آپنے بلال کو حکم کیا وہ عورتون کے پاس آئے (صدقہ لینے کو) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس رصدقہ لیکر) چلے گئے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلے العید بلا اذان ولا اقامۃ وابو بکر و عمر وعثمان ثلث یحیے **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑہی بغیر اذان اور اقامت کے اور ابوبکر رض اور عمر یا عثمان نے بھی اسیطرح پڑہی **عن** جابر بن سمرۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر مرۃ ولا مرتین العیدین بغیر اذان ولا اقامۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کچھہ ایک دو بار نہین پڑہی (بلکہ بہت بار پڑہی) دونو عیدون کی بغیر اذان اور اقامت کے **باب** التکبیر فی العیدین تکبیرات عیدین کا بیان **ف** تکبیرات عیدین مین اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور شافعی کے نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین ہین ..... اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین لیکن مالک اور احمد کے نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کے ہین اور دوسری مین پانچ سوائے تکبیر قیام کے مگر دونو رکعتون مین قرارت سے پہلے یہ تکبیرین کہنا چاہیئے اور شافعی کے نزدیک پہلی رکعت مین سات ہین سوائے تکبیر تحریمہ کے اور دوسری مین پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک تین تکبیرین پہلی رکعت مین قبل قرارت کے سوائے تکبیر تحریمہ کے اور تین تکبیرین دوسری رکعت مین بعد قرارت کے سوائے تکبیر رکوع کے ہمارے مشائخ اہل حدیث کے نزدیک مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر والاضحے فی الاولی سبع تکبیرات وفی الثانیۃ خمسا **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر مین اور عید الاضحے مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہتے تھے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین کہتے تھے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے سوائے رکوع کی تکبیرون کے **ف** مگر یہ حدیث ضعیف ہے اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ہے کہا حاکم نے متفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے ابن لہیعہ اور وہ ضعیف ہے **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولی وخمس فی الاخری والقراءۃ بعدھما کلیتھما **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید فطر مین سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ تکبیرین ہین دوسری رکعت مین اور قرارت دونو رکعتون مین بعد تکبیرون کے ہے **ف** ترمذی نے نقل کیا ہے بخاری سے کہ یہ حدیث صحیح ہے - مگر پھر بھی بخاری کی شرط پر نہین ہے بلکہ اصحاب سنن کی شرط پر ہے **عن** عبداللہ بن

عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر فی الاولی سبعا ثم یقرأ فیکبر ثم یقوم فیکبر اربعا ثم یقرأ ثم یرکع ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہتے پہر قرارت کرتے پہر تکبیر کہتے (رکوع کی) پہر دوسری رکعت کو کہڑے ہوتے پہر چار تکبیرین کہتے ہے پہر قرات کرتے پہر رکوع کرتے کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو وکیع اور ابن المبارک نے اُنہون نے پہلی رکعت مین سات اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین نقل کین ف تو معلوم ہوا ابن جبان سے اسمین غلطی ہوئی جو دوسری رکعت مین چار تکبیرین کہین عن ابی عائشۃ جلیس لابی ھریرۃ ان سعید بن العاص سال ابا موسی الاشعری وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم قال ابو عائشۃ وانا حاضر سعید بن العاص ترجمہ ابو عائشہ رضہ سے ..... روایت ہے سعید بن العاص نے ابو موسے اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر تکبیر کہتے تہے عید الاضحے اور عید الفطر مین ابو موسے نے کہا چار تکبیرین کہتے تہے جتنے جنازے پر کہتے ہین حذیفہ نے کہا سچ ہے ابو موسے نے کہا مین اتنا ہی تکبیرین کہا کرتا تہا بصرے مین جب اُنپر حاکم تہا کہا ابو عائشہ رضہ نے میرے سامنے سعید بن العاص نے پوچھا ف یہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے وہ یہ کہتے ہین کہ چار تکبیرون سے مراد پہلی رکعت مین تکبیر تحریمہ کی ہے اور دوسری رکعت مین تکبیر رکوع کے مگر اس حدیث کی اسناد مین عبدالرحمن بن ثوبان ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو عائشہ مجہول ہے پر ابن مسعود رضہ سے بسند صحیح ثابت ہے کہ پہلی رکعت مین پانچ تکبیرین کہے مع تکبیر تحریمہ اور رکوع کے اور دوسری رکعت مین چار تکبیر رکوع کی اور ظاہر ہے کہ یہ امر قیاس سے معلوم نہین ہوسکتا تو ابن مسعود نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکہا ہوگا واللہ اعلم **باب** مایقرأ فی الاضحے والفطر عیدین کونسی سورتین پڑہے عن عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبۃ بن مسعود ان عمر بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحے والفطر قال کان یقرأ فیہما بقاف والقرآن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الاضحے اور عید الفطر مین کونسی سورتین پڑہتے تہے اُنہون نے کہا قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑہتے **باب** الجلوس فی الخطبۃ خطبہ سننے کے لیے لوگون کا بیٹھے رہنا عن عبد اللہ بن السائب قال شہدت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العید فلما قضی الصلوۃ قال انا نخطب فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس ومن احب ان یذہب فلیذہب ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ عید مین آیا جب آپ نماز پڑہ چکے آپنے فرمایا ہم خطبہ پڑہین گے جسکا جی چاہے خطبے سننے کے لیے بیٹہے اور جسکا جی چاہے چلا جاوے

باب الخروج الی العید من طریق ویرجع فی طریق عید کی نماز کو ایک راہ سے جاوے اور دوسری راہ سے آوے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخذ یوم العید فی طریق ثم رجع فی طریق اخر ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید کو گئے ایک راستے سے اور لوٹے دوسرے راستے سے **ف** تاکہ دونوں راستے آباد رہیں یا دونوں میں برکت ہو جاوے یا دونوں راستے قیامت میں گواہی دیں بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے فقط شکر اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ چھٹا سنن ابوداؤد کا تیئیس ۲۳ پارہ میں سے اب شروع کرتا ہوں پارہ ساتوں محض اسکی مدد اور اعانت پر بھروسا کر کے ورنہ مجھکو کہاں طاقت ہے اور کہاں استعداد ہے اتنی بڑی کتاب تمام کرنے کی

ثم الجزء السادس ویتلوہ | وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی مدد کرنے والا۔ | الجزء السابع ان شاء اللہ تعالے

فہرست ابواب پارہ ششم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
	نماز میں چھینک کا جواب دینا چاہیئے
۲۲۶	امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان
۲۲۷	نماز میں دستکاری کا بیان
۲۲۹	نماز میں اشارہ کرنے کا بیان
″	نماز کے اذکار انگلیاں ہلانیکا بیان
″	کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے کا بیان
″	نماز میں لکڑی پر ٹیکا لگانیکا بیان
۲۳۰	نماز میں بات کرنے کی ممانعت
″	ہیئہ کر نماز پڑھنے کا بیان۔
۲۳۱	تشہد کے لیے کس طرح بیٹھے۔
۲۳۲	چوتھی رکعت کے بعد سرین پر بیٹھنے کا بیان۔
۲۳۳	التحیات کا بیان۔
۲۳۷	بعد تشہد کے درود پڑھنے کا بیان
۲۳۹	تشہد آہستہ پڑھنا۔
″	انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان
۲۳۹	نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت
۲۴۰	قعدہ اولے میں تخفیف کا بیان
۲۴۰	سلام پھیرنے کا بیان۔
۲۴۱	امام کو سلام کا جواب دینا۔
″	نماز میں وضو ٹوٹ جاوے تو کیا کرے
۲۴۲	جہاں پر فرض پڑھے ہوں وہاں نفل نہ پڑھے۔
″	سجدہ سہو کا بیان۔

صفحہ	باب
۲۴۵	جب چار کی پانچ پڑھ لے تو کیا کرے
۲۴۶	جب شک ہو دو رکعتیں پڑھیں ہیں یا تین تو شک کو دور کرے
۲۴۷	بعضوں کے نزدیک غلبہ ظن پر عمل کرے
۲۴۸	سجدہ سہو بعد سلام کے کرنا۔
″	جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑا ہوا اور تشہد نہ پڑھے تو کیا کرے
″	جو شخص سجدہ کا قعدہ بھول جاوے وہ کیا کرے
۲۴۹	سجدہ سہو کرکے تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے۔
″	پہلے عورتوں کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا چاہیے بعد اسکے مرد اٹھیں
″	نماز سے فارغ ہو کر کسطرف اٹھنا چاہیے
۲۵۰	نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔
″	جو شخص قصبے کو نہ جانتا نماز پڑھتا ہو پھر قصبہ میں معلوم ہو بلد دوسری طرف ہے تو کیا کرے
″	جمعے کے احکام کا بیان۔
۲۵۲	ساعت جمعہ جسمیں دعا قبول ہوتی ہے
″	جمعے کی فضیلت کا بیان۔
۲۵۳	جمعے کو نہ پڑھنے کا عذاب۔
″	جمعہ قضا ہو جانے کا کفارہ۔
۲۵۴	کن لوگوں پر جمعہ واجب ہے۔
″	جسکے پاس کپڑا نہ ہو کوآنا وہیں نہیں ہے
″	سڑی میں خطبہ جمعہ کا سماعت ہونا

صفحہ	باب
۲۵۶	عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہیں ہے
″	گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا بیان
۲۵۷	جب عید اور جمعہ اکٹھے پڑے تو کیا کرنا چاہیے
۲۵۸	جمعہ کو دن نکلنے کی نماز میں کونسی سورۃ پڑھے
″	جمعے کے کپڑوں کا بیان۔
۲۵۹	قبل نماز جمعہ کے حلقہ باندھکر بیٹھنے کی ممانعت
″	منبر بنانے کا بیان۔
۲۶۰	منبر کس جگہ رکھنا چاہیئے۔
″	قبل زوال جمعہ کو دن نماز پڑھنا
″	جمعے کی اذان دینے کا بیان۔
۲۶۱	امام کو خطبے میں بات کرنا درست ہے
″	پہلے امام منبر پر جا کر بیٹھے۔
″	کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کا بیان
۲۶۳	کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑھنا۔
۲۶۴	دونوں ہاتھ اٹھانا خطبہ میں برا ہے
″	خطبہ چھوٹا پڑھنے کا بیان۔
″	خطبے کے وقت امام کے نزدیک بیٹھنا
۲۶۵	اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف
″	امام خطبہ پڑھتا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنا کیسا ہے۔
″	خطبہ کے وقت بات کرنے کی ممانعت
۲۶۶	جس کا وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کہکر جبر کر کے جاوے۔

صفحہ	باب
۲۶۶	امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت کوئی شخص آوے نفل پڑھے یا نہ پڑھے
″	جمعے کو دن لوگوں کی گردنیں پھاندنے
۲۶۷	امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی داخل ہونے لگے تو کیا کرنا چاہیے۔
″	امام خطبہ پڑھکر منبر سے اتر کر بات کرے
″	جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاوے اسنے جمعہ پا لیا۔
″	جمعے میں کونسی سورتیں پڑھے
۲۶۸	اگر مقتدی اور امام کو پیچھے دیوار ہو تو اقتدا درست ہے۔
″	بعد جمعے کو نماز پڑھنے کا بیان
۲۶۹	عیدین کی نماز کا بیان۔
″	عید کی نماز کا وقت۔
۲۷۰	عورتوں کا عید کی نماز کے لیے جانا
″	عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان
۲۷۱	کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑھنا
″	عیدین میں اذان اور اقامت نہ ہونا
۲۷۲	تکبیرات عیدین کا بیان۔
۲۷۳	عیدین میں کونسی سورتیں پڑھے
″	خطبہ سننے کے لیے لوگوں کا بیٹھا رہنا
۲۷۴	عید کی نماز کو ایک راہ سے جاوے دوسری راہ سے آوے۔

تمت

اَلْجُزْءُ السَّابِعُ

یارہ ساتوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا لم یخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو دوسرے دن پڑھ لیوے **عن** ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم راوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا یغدوا الی مصلاھم **ترجمہ** ابی عمیرؓ نے اپنے چچاؤں سے سنا وہ اصحاب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کچھ سوار آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور انہوں نے بیان کیا ہمنے چاند دیکھا کل کے روز آپنے حکم کیا لوگون کو روزہ کھولدینے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ کو چلنے کا **عن** بکیر بن مبشر الانصاری قال شھدت انا ومع اصحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی المصلے یوم الفطر ویوم الاضحے فنسلک بطن بطحان حتی نأتی المصلے فنصلی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم نرجع من بطن بطحان الی بیوتنا **ترجمہ** بکیر بن مبشر الانصاری سے روایت ہے ہمن صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سات عیدگاہ کو جاتا عید فطر اور عید اضحے کے روز تو بطن بطحان سے ہوکر ہم عیدگاہ کو جاتے وہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اُسی بطن بطحان سے ہوکر اپنے گھرون مین آتے **ف** بطن بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینے مین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس راستے سے عیدگاہ کو جاوے اُسی راستے سے اگر لوٹ آوے تو کچھ قباحت نہین **باب** الصلوۃ بعد صلوۃ العید قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم فطر فصلے رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما ثم اتی النساء ومعہ بلال قائم فامرھن بالصدقۃ فجعلت المرأۃ تلقی خرصھا وسخابھا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن باہر نکلے آپنے دو رکعتین پڑھین نہ اُنکے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اُنکے بعد پھر آپ عورتون پاس آئے اور انکو صدقے کا حکم کیا کوئی اپنے کان کا بالا ڈالنے لگی کوئی گلے کا ہار **ف** ابن السکاتی نے مجمع مین نقل کیا کہ ایک شخص عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے لگا حضرت علیؓ نے اسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المؤمنین مین خوب جانتا ہون اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہین کریگا آپنے فرمایا مین خوب جانتا ہون اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب دیگا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا کرنا ثابت نہ ہو یا آپنے اُسپر رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہوگی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اس وجہ سے کہ تو نے مخالفت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تجھے عذاب کرے

باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر جب پانی برستا ہو تو عید کی نماز مسجد مین پڑھ لیوے **عن** ابی ھریرۃ انہ اصابھم مطر فی یوم عید فصلے بھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ العید فی المسجد **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے ایک بار پانی برسا عید کے روز تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد مین پڑھی (عیدگاہ مین نہ گئے)

صلوٰۃ الاستسقاء استسقا کی نماز کا بیان **ف** جب پانی نہ برسے تو یہ نماز پڑھی جاوے

عن عبداللہ بن زید بن عاصم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی بھم رکعتین جھر بالقرأۃ فیھما وحول ردائہ ورفع یدیہ فدعا واستسقی واستقبل القبلۃ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے لوگوں کے ساتھ پانی مانگنے کے واسطے تو دو رکعت آپنے پڑھائیں پکار کر قرأت کی اُنمیں اور چادر کو پھیرا **ف** یعنے اولٹا اس طرح پر کہ اُوپر کا رخ نیچے ہوگیا اور نیچے کا اُوپر اور داہنا کنارہ بائیں طرف ہوگیا اور بایاں داہنی طرف **ت** اور دونو ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی اور قبلے کیطرف منہ کیا **عن** عباد بن تمیم المازنی انہ سمع عمہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم یستسقی فحول الی الناس ظھرہ یدعو اللہ عز وجل قال سلیمان بن داؤد واستقبل القبلۃ وحول ردائہ ثم صلے رکعتین قال ابن ابی ذئب وقرأ فیھما زاد ابن السرح یرید الجھر **ترجمہ** عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے اُنھوں نے سُنا اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے وہ صحابی تھے ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ استسقا کے لیے نکلے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کرکے اللہ جل جلالہ سے دعا کرتے ہے سلیمن کی روایت مین ہے آپنے منہ کیا قبلے کی طرف پھر دو رکعتین پڑھین دونو مین قرأت کی ابن سرح نے کہا جہر سے **عن** محمد بن مسلم بھذا الحدیث باسنادہ لم یذکر الصلوۃ وحول ردائہ فجعل عاطفہ الایمن علی عاتقہ الایسر وجعل عاطفہ الایسر علی عاتقہ الایمن یتدعا اللہ عز وجل **ترجمہ** محمد بن مسلم کی روایت مین نماز کا ذکر نہین ہے لیکن چادر پھیرنے کا ذکر ہے آپنے داہنا کنارہ اُسکا بائین کندہے پر کرلیا اور بایان کنارہ داہنے کندہے پر کرلیا پھر دعا کی اللہ جل جلالہ سے **عن** عبداللہ بن زید قال استسقی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ سوداء فاراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یاخذ باسفلھا فیجعلہ اعلاھا فلما ثقلت قلبھا علی عاتقہ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ ایک کپڑا سیاہ اوڑھے ہوئے تھے آپنے قصد کیا اُسکو نیچے سے پکڑکر اوپر کرلینے کا **ف** اور اوپر کا جانب نیچے کردینے کا یعنے اُلٹنے کا قصد کیا **ت** لیکن یہ امر مشکل معلوم ہوا آپنے اسکو کاندہون پر پلٹ لیا **ف** چادر اُلٹنے کا یہ طریقہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے چادر کے نیچے کا بایان کونا اور بائین ہاتھ سے نیچے کا داہنا کونا پکڑکر پیٹھ کر پیچھے اپنے دونو ہاتھون کو پھیرلاوے اسطرح سے کہ جو کونا داہنے ہاتھ سے پکڑا ہے وہ داہنے کاندہے آجاوے اور جو بائین ہاتھ سے پکڑا ہے وہ بائین کندہے پر آجاوے **عن** عبداللہ ابن زید ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلے یستسقی وانہ لما اراد ان یدعو استقبل القبلۃ ثم حول ردائہ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا پڑھنے کے لیے جب آپنے ارادہ کیا دعا کا منہ کیا قبلے کی طرف پھر چادر کو اُلٹا **عن** عبداللہ بن زید المازنی یقول خرج رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ ترجمہ عبداللہ بن زید رضؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا کے لیے آپ نے اپنی چادر الٹی اور پانی طلب کیا جب منہ کیا قبلے کی طرف

عن اسحاق بن عبداللہ بن کنانۃ قال رسلنی الولید بن عتبۃ قال عثمان بن عفبۃ وکان امیر المدینۃ
الی ابن عباس اسالہ عن صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء فقال خرج رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتی اتی المصلی ادعثمان فرقی علی المنبر ثم لم یخطب خطبتکم
ھذہ ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر ثم صلی رکعتین کما یصلی فی العید ترجمہ اسحاق بن عبداللہ
بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو ولید بن عتبہ یا ولید بن عتبہ نے جو مدینہ کا حاکم تھا ابن عباس رضؓ پاس بھیجا نماز استسقار کا
حال پوچھنے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر ادا کی ہے ابن عباس رضؓ نے کہا آپ نکلے سیدھے کچیلے عاجزی اور زاری سے یہاں تک
کہ آئے عیدگاہ میں پھر منبر پر چڑھے تو جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا لیکن دعا و زاری اور تکبیر کرتے رہے پھر دو رکعتیں
پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں **باب** رفع الیدین فی الاستسقاء استسقا میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

عن عمیر مولی بنی ابی اللحم انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء
قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ لا یجاوز بھما راسہ ترجمہ عمیر سے جو مولے ہیں بنی ابی اللحم کا روایت ہے
اسنے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو استسقار کرتے ہوئے نزدیک احجار الزیت کے (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) کے
قریب زوراء کے (زوراء بھی ایک مقام ہے مدینے کو پاس) کھڑے دعا مانگتے ہوئے استسقار کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے منہ کے سامنے
لیکن سر سے اونچا نہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو **عن** جابر بن عبداللہ قال اتت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوا کی فقال
اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر اجل قال فاطبقت علیھم السماء ترجمہ جابر بن
عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس لوگ روتے پیٹتے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا یا اللہ
پلا ہمکو ایسا مینہ جو ہماری فریاد بجا دے ہلکا پہلکا (جلدی ہضم ہونے والا ثقل نہ کرے) یا نیک انجام والا ستا کرنے والا
غلہ اگانے والا فائدہ دینے والا نہ نقصان پہونچانے والا جلدی آنے والا نہ دیر کرنے والا۔ جابرؓ نے کہا یہ کہتے ہی بادل
چھا گیا ایر **ف** ایک نسخہ میں یوں ہے اتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوا کی لیتے ہیں آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس
آپ دونوں ہاتھوں کو خوب ہاتھ اٹھائے ہوئے لمبا کیے ہوئے دعا کر رہے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع
یدیہ فی شئ من الدعاء الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے دعا کرتے وقت مگر استسقا میں اٹھاتے تھے یہاں تک آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی
ف یعنے اور مقاموں میں اتنا بلند نہ اٹھاتے تھے جتنا استسقار میں اٹھاتے تھے کیونکہ ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی احادیث
صحیحہ سے ثابت ہے **عن** انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یستسقی ھکذا یعنی ومد یدیہ جعل بطونھما مما یلی

الارض حتی رایت بیاض ابطیہ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم استسقا مین دعا مانگتے تھے اسطرح پر دونو
ہاتھ پھیلاتے اور انکی پشت اوپر رکھی اور ہتھیلی زمین کی طرف یہان تک کہ مینے انکی بغلون کی سفیدی دیکھی **عن** محمد بن ابراھیم
اخبرنی من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو عند احجار الزیت باسط کفیہ **ترجمہ** محمد بن ابراہیم سے روایت ہے مجھسے
اُس شخص نے بیان کیا جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دعا کرتے تھے احجار الزیت پاس (ایک موضع ہے قریب مدینہ
کے) دونو ہاتھ پھیلاکر **عن** عائشۃ قالت شکا الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع لہ
فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون فیہ قالت عائشۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بدا حاجب الشمس
فقعد علی المنبر فکبر صلی اللہ علیہ وسلم وحمد اللہ عزوجل ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستیخار المطر عن
ابان زمانہ عنکم وقد امرکم اللہ عزوجل ان تدعوہ ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد للہ رب العلمین الرحمن
الرحیم ملک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل
علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ثم رفع یدیہ فلم یزل فی الرفع حتی بدا بیاض ابطیہ
ثم حول الی الناس ظھرہ وقلب او حول رداءہ وھو رافع یدیہ ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین فانشا اللہ
سحابۃ فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن اللہ فلم یات مسجدہ حتی سالت السیول فلما رای سرعتھم الی
الکن ضحک صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ فقال اشھد ان اللہ علی کل شئ قدیر وانی عبد اللہ ورسولہ
ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے لوگون نے شکایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پانی نہ برسنے کی آپنے حکم کیا
ایک منبر رکھنے کا عیدگاہ مین اور ایک دن مقرر کرکے لوگون سے اُس دن نکلنے کو کہدیا حضرت عائشہ نے کہا پھر آپ نکلے جبوقت آفتاب کا
کنارہ نکل آیا اور منبر پر جاکر بیٹھے اور تکبیر کہی اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا تم نے شکایت کی ہتی اپنے ملکون کی خشک
سالی کے اور موسم پر پانی نہ برسنے کی۔ حالانکہ اللہ نے تمکو حکم کیا ہے دعا کرنے کا اور وعدہ کیا ہے دعا قبول کرنے کا
پھر فرمایا الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی
ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین۔ سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے
جہان کا رحم کرنے والا نہایت مہربان مالک ہے بدلے کے دن کا کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے خداوندا
تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود نہین ہے تو بے پرواہ ہے اور ہم سب محتاج ہین اُتار ہمپر پانی کو اور جسقدر پانی اُتارے اُس سے
ہمکو قوت دے اور فائدہ دے ایک مدت تک پھر دونو ہاتھ اُٹھالئے رہے یہان تک کہ آپ کی بغلون کی سفیدی معلوم ہونے لگی پھر
لوگون کی طرف اپنی پیٹھ کی اور چادر کو اُلٹا دیا اور دونو ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے پھر لوگون کی طرف مُنہ کیا اور اترکر دو رکعتین
پڑھین اُسی وقت اللہ جل جلالہ نے ایک ابر بھیجا وہ گرجنے لگا اور کوندنے لگا پھر پانی برسنے لگا آپ مسجد تک نہ آنے تھے کہ نالے
بہ نکلے جب آپنے لوگون کو دیکھا بھاگے جاتے ہین سائے مین (پانی کے بچاؤ کے واسطے) آپ ہنسے یہانتک کچلیان آپکی

کھل گئین اور فرمایا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین اُسکا بندہ ہون اور رسول اُسکا
کہا ابوداؤد نے یہ حدیث غریب ہے لیکن اسناد اسکا عمدہ ہے اور بندے والے مالک یوم الدین پڑھتے ہین یہ حدیث اُنکی دلیل ہے
عن انس قال اصاب اھل المدینۃ قحط علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ھو یخطبنا یوم جمعۃ اذا
قام رجل فقال یا رسول اللہ ھلک الکراع ھلک الشاء فادع اللہ ان یسقینا فمد یدیہ ودعا قال انس وان
السماء لمثل الزجاجۃ فھاجت ریح ثم انشأت سحابۃ ثم اجتمعت ثم ارسلت السماء عزالیھا فخرجنا نحوض الماء
حتی اتینا منازلنا فلم یزل المطر الی الجمعۃ الاخری فقام الیہ ذلک الرجل وغیرہ فقال یا رسول اللہ تھدمت
البیوت فادع اللہ ان یحبسہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال حوالینا ولا علینا فنظرت الی السحاب
یتصدع حول المدینۃ کانہ اکلیل ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے اہل مدینہ قحط مین مبتلا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو زمانے مین آپ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور بکریان مر گئین
تو دعا کیجئے خدا سے پانی برسادے آپنے دونو ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی۔ کہا انس رضؓ نے آسمان مثل آئینے کی صاف تھا (ابر کا نام
نہ تھا) اتنے مین ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا پھر پھیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کھول دیا ہم جو نکلے (نماز پڑھ کر) تو
پانی مین ہو کر گئے اپنے گھرون تک پھر دوسرے جمعہ تک پانی پڑتا رہا پھر وہی شخص یا دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول
اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا کیجئے پانی تھم جاوے آپ ہنسنے لگے پھر فرمایا خداوندا ہمارے آس پاس پانی برسے اور ہم پر نہ برسے
انس رضؓ نے کہا مین نے ابر کو دیکھا مدینہ پر سے پھٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا **ف** اکلیل کہتے ہین گہیرے اور حلقے اور چکر کو
بعضون نے کہا وہ حلقہ جو جواہرات کا بنا ہوتا ہے اور بادشاہ سر پر لگاتے ہین حاصل یہ ہے کہ ابر آپکے فرماتے ہی مدینے سے
پھٹ گیا تو بیچ مین اُسکے ایک گروہ ہو گیا۔ یہ بڑا معجزہ تھا آپکے معجزات مین سے۔ دوسری روایت مین ہے فرفع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ بحذاء وجھہ فقال اللھم اسقنا وساق نحوہ آپنے اپنے دونو ہاتھ اُٹھائے منہ کے سامنے
اور فرمایا خداوندا پانی پلا ہمکو عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی
قال اللھم اسق عبادک وبھائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کی واسطے فرماتے خداوندا پانی پلا اپنے بندون کو اور اپنے جانورون
کو اور پھیلا دے رحمت اپنی اور جلا دے اپنے مردہ شہر کو **باب** صلوۃ الکسوف نماز کسوف کا بیان عن عبید بن
عمیر اخبرنی من اصدق وظننت انہ یرید عائشۃ قال کسفت الشمس علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیاما شدیدا یقوم بالناس ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع فرکع
رکعتین فی کل رکعۃ ثلاث رکعات یرکع الثالثۃ ثم یسجد حتی ان رجالا یومئذ لیغشی علیھم مما قام بھم
حتی ان سجل الماء لتصب علیھم یقول اذا رکع اللہ اکبر واذا رفع سمع اللہ لمن حمدہ حتی تجلت الشمس ثم قال

ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ ولکنہما ایتان من ایات اللہ عزوجل یخوف اللہ بہما عبادہ فاذا کسفا فافزعوا الی الصلوۃ ترجمہ عبید بن عمیر رضی سے روایت ہے مجھے خبر دی اس شخص نے جسکو مین سچا جانتا ہون عطار رضی نے کہا شاید عائشہ رضی مراد ہو مین کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کہڑے ہوئے بہت دیر تک لوگون کے ساتہ پہر رکوع کیا پہر کہڑے ہوئے پہر رکوع کیا پہر کہڑے ہوئے پہر رکوع کیا اسی طرح دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین تین رکوع کیے تیسرا رکوع کرکے آپ سجدہ کرتے تہے یہان تک کہ بعض لوگون کو اس دن غشی بہی ہوگئی کہڑے کہڑے اور پانی کے ڈول اوپر ڈالے گئے جب رکوع کرتے تو آپ اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹہاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہان تک کہ آفتاب روشن ہوگیا بعد اسکے فرمایا سورج اور چاند مین کسی کے مرنے یا جینے سے گہن نہین لگتا بلکہ یہ ایک نشان ہے پروردگار کی اس سے ڈراتا ہے بندون کو **ف** یعنے قیامت کا نمونہ ہے قیامت کے قریب بہی آفتاب اور چاند کا گہن ہوا رہے گا **ت** جب ایسا ہو یعنے گہن لگے چاند یا سورج مین تو دو رکعت نماز پڑہنے کو **باب** من قال اربع رکعات وفی کسوف مین تین رکوع یا دو رکوع ہر رکعت مین کرنے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ذلک الیوم الذی مات فیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

. . . . . فقال الناس انما کسفت لموت ابراہیم ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات فی اربع سجدات کبر ثم قرا فاطال القراءۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ فقرا دون القراءۃ الاولی ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ فقرا القراءۃ الثانیۃ دون القراءۃ الثانیۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ فانحدر للسجود فسجد سجدتین ثم قام فرکع ثلاث رکعات قبل ان یسجد لیس فیہا رکعۃ الا التی قبلہا اطول من التی بعدہا الا ان رکوعہ نحو من قیامہ قال ثم تاخرت رجالہ فتاخرت الصفوف معہ ثم تقدم فقام فی مقامہ وتقدمت الصفوف فقضی الصلوۃ وقد طلعت الشمس فقال یا ایہا الناس ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ عزوجل لا ینکسفان لموت بشر فاذا رایتم شیئا من ذلک فصلوا حتی یجلی وساق بقیۃ الحدیث ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اسی دن جس دن ابراہیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے نے انتقال فرمایا لوگون نے یہ سمجہا کہ ابراہیم کے مرجانے سے سورج مین گہن لگا آپ کہڑے ہوئے اور لوگون کو ساتہ چہ رکوع کیے اور چار سجدے کیے پہلے تکبیر کہی اور قرارت کی بڑی لمبی پہر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کہڑے رہے تہے پہر سر اٹہایا رکوع سے اور قرارت کی پہلے سے کچہہ کم پہر رکوع کیا وتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کہڑے ہوئے تہے (دوسری بار مین) پہر سر اٹہایا اور قرارت کی تیسری بار دوسری سے کچہہ کم پہر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کہڑے ہوئے تہے (تیسری بار) پہر سر اٹہایا اور سجدے کے واسطے جہکے دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوئے اور تین رکوع کیے سجدے سے پہلے اور ہر ایک رکوع اپنے بعد

والی سے زیادہ لمبا تھا مگر وہ رکوع اپنے قیام کے برابر تھا پھر آپ پیچھے ہٹے نماز میں صفین بھی آپکے ساتھ پیچھے ہٹین پھر آپ آگے بڑھے اور اپنی جگہ پر چلے گئے لوگ بھی آگے بڑھ گئے ف بعضون نے کہا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پیچھے ہٹ گئے اُسکی حرارت اور خوف سے پھر جنت نمودار ہوئی آپ آگے بڑھے اُسمین سے میوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت مین ہے ف پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے جبتک آفتاب صاف ہو گیا تھا پھر فرمایا اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے کسی بندے کے مرنے سے اُنکو گہن نہین لگتا جب تم اُسکو دیکھو تو نماز پڑھو جبتک وہ روشن ہو عن جابر قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ فاطال القیام حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتین ثم قام فصنع نحوا من ذلک فکان اربع رکعات واربع سجدات وساق الحدیث ترجمہ جابر رض سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین گرمی کے دنون مین آپنے نماز پڑھی اصحاب کے ساتھ بڑی دیر تک کھڑے رہے یہان تک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپنے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اُٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اُٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے بعد اُسکے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا تو کل چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسفت الشمس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام فکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم قام فاقترأ قراءۃ طویلۃ ھی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ھو ادنی من الرکوع الاول ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک فاستکمل اربع رکعات واربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ینصرف ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ مسجد کی طرف نکلے اور کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگون نے آپکے پیچھے صف کی آپنے بڑی لمبی چوڑی قرارت کی پھر تکبیر کہکر لمبا رکوع کیا پھر سر اُٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے رہے اور ایک لمبی چوڑی قرارت کی مگر پہلی قرارت سے کچھ کم تھی پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سر اُٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے اور آفتاب روشن ہو گیا آپکے فارغ ہونے سے پہلے عن عبد اللہ بن عباس کان یحدث ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس مثل حدیث عروۃ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ صلے رکعتین فی کل رکعۃ رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عباس رض بھی مثل حضرت عائشہ رض کی روایت کرتے تھے کہ آپنے سورج گہن مین دو رکعتین پڑھین ہر رکعت مین دو رکوع کیے ف جمہور علما جیسی شافعی رح اور مالک و لیث اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک سورج گہن کی دو رکعتین ہین ہر رکعت

مین دو رکوع اور دو سجدے چاہیین بعضون کے نزدیک ہر رکعت مین تین رکوع چاہیین بعضون کے نزدیک چار رکوع
بعضون کے نزدیک پانچ رکوع بعضون کے نزدیک ایک رکوع حنیفہ کا یہی قول ہے لیکن قرارت تو جہر کرنا چاہیے۔ احمد رح اور مالک رح
اور اسحاق کے نزدیک اور اہل حدیث کے نزدیک یہی راجح ہے اور سر کرنا چاہیے شافعی اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک چاند گہن کا
بھی یہی حکم ہے **عن** ابی بن کعب قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلے بہم فقرأ
بسورۃ من الطول رکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم قام الثانیۃ فقرأ سورۃ من الطول ورکع خمس رکعات
وسجد سجدتین ثم جلس کما ھو مستقبل القبلۃ یدعو حتی انجلی کسوفھا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے سورج
گہن لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپنے نماز پڑہی اور ایک لمبی سورت پڑہی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے
کیے پہر دوسری رکعت کے لیے کہڑی ہوئی اُسمین بھی ایک لمبی سورت پڑہی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پہر قبلہ رخ بیٹھی
دعا کرتے رہے یہان تک کہ گہن جاتا رہا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلے فی کسوف فقرأ ثم
رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد والاخری مثلھا **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑہی تو قرارت کی پہر رکوع کیا پہر قرارت کی پہر رکوع کیا پہر قرارت کی پہر رکوع
کیا پہر قرارت کی پہر رکوع کیا پہر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑہی **ف** یعنے اُسمین بھی چار رکوع کیے۔
عن ثعلبۃ بن عباد العبدی من اھل البصرۃ انہ شھد خطبۃ یوما لسمرۃ جندب قال قال سمرۃ بینما انا و
غلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین او ثلاثۃ فی عین الناظر من الافق
اسودت حتی آضت کانھا تنومۃ فقال احدنا لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شان ھذہ
الشمس لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا فاذا ھو بارز فاستقدم فصلی فقام
بنا کاطول ما قام بنا فی صلوۃ قط لا نسمع لہ صوتا ثم رکع بنا کاطول ما رکع بنا فی صلوۃ قط لا نسمع لہ صوتا قال ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوۃ قط لا نسمع لہ صوتا
ثم فعل فی الرکعۃ الثانیۃ کما فعل فی الرکعۃ الاولی فوافق تجلی الشمس حلوسہ فی الرکعۃ الثانیۃ قال ثم سلم ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ فشھد ان لا الہ الا اللہ وشھد
انہ عبدہ ورسولہ ثم ساق احمد بن یونس خطبۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ثعلب بن عباد العبدی سے
روایت ہے جو بصرے کا رہنے والا ہے اُسنے ایک خطبہ سُنا سمرہ بن جندب رض سے سمرہ نے کہا مین اور ایک لڑکا انصار مین سے نشانی
مار رہے تھے (تیر سے) جب آفتاب دو نیزہ یا تین نیزے برابر ہوا دیکھنے والے نزدیک افق سے (افق آسمان کے کنارے کو
کہتے ہین) دفعۃ سیاہ ہوگیا گویا تنومہ ہوگیا (تنومہ ایک گہانس ہے مائل بسیاہی) ہم دونونے ایک دوسرے سے کہا چلو
مسجد کو قسم خدا کی یہ آفتاب کا کالا ہونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مین کوئی حادثہ لاویگا جو ہین ہم آئے دیکھا
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکل آئے ہین (گہر سے) آپ آگے بڑہے اور نماز پڑہائی اور بہت دیر تک قیام کیا لمبے
لمبا لیکن ہمنے آپ کی آواز نہین سُنی **ف** یہ شافعی رح اور ابو حنیفہ رح کی دلیل ہے اس بات پر کہ آپنے کسوف مین قرارت

آہستہ سے کی۔ شاید سمرہ صفون کے پیچھے کھڑے ہون کیونکہ لڑکے تھے اُنکو آواز نہ آئی ہو مگر آپنے جہر کیا ہو جیسے ترمذی اور طحاوی اور دار قطنی اور ابن خزیمہ نے حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے بخاری نے کہا حدیث عائشہ رض کی جہر کے باب مین بہت صحیح ہے روایت کیا اسکو دار قطنی نے آپنے پہلی رکعت مین سورۂ عنکبوت۔ دوسری مین سورہ روم پڑہی ابن قیم نے بہی جہر کو ترجیح دی ہے **ف** پہر رکوع کیا بہت لنبا جوڑا پہر سجدہ کیا بہت لنبا جوڑا ہم نے کوئی آواز آپکے نہ سنی پہر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رکعت مین ایک رکوع کیا۔ **ت** سمرہ نے کہا جب آپ دوسری رکعت پڑہکر بیٹھے تو آفتاب روشن ہو گیا پہر آپنے سلام پہیرا اور کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور شکر کیا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پہر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بیان کیا **عن** قبیصۃ الہلالی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعا یجر ثوبہ وانا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وجلست فقال انما ہذہ الآیات یخوف اللہ عزوجل بہا فاذا رأیتموہا فصلوا کاحدث صلوۃ صلیتموہا من المکتوبۃ **ترجمہ** قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ گہبرا کر چادر کہینچتے ہوئے نکلے مین آپکے ساتہ تہا مدینے مین آپنے دو رکعتین پڑہین بڑی دیر تک قیام کیا اُن مین پہر نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب روشن ہو گیا بعد اسکے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کی نشانیان ہین ڈراتا ہے اُن سے بندون کو جب ایسا دیکہو تو نماز پڑہو جیسے تم نے سب سے نئی نماز پڑہی ہو فرض کی **ف** یعنی کسوف سے اول جو نماز پڑہی ہو فرض اتنی ہی رکعتین پڑہو گو دو پڑہی ہون تو دو پڑہو چار پڑہی ہون چار پڑہو اکثر روایت مین دو رکعتین گہن مین آئی ہین اور یہی مختار ہے **عن** ہلال بن عامر ان قبیصۃ الہلالی حدثہ ان الشمس کسفت بمعنی حدیث موسی قال حتی بدت النجوم **ترجمہ** ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اسمین یہ ہے آفتاب کو گہن لگا یہانتک کہ تارے دکہلائی دینے لگے **باب** القراءۃ فی صلوۃ الکسوف گہن کی نماز مین قرارت کا بیان **عن** عائشۃ قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فقام فحزر قراءتہ فرایت انہ قرأ سورۃ البقرۃ وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام فاطال القراءۃ فحزرت قراءتہ فرایت انہ قرأ سورۃ ال عمران **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نکلے اور لوگون کو ساتہ نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے مین نے اندازہ کیا آپ کی قرارت کا معلوم ہوا کہ آپنے سورہ بقرہ پڑہی اور بیان کیا حدیث کو پہر آپنے دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوئے بڑی دیر تک طول کیا قرارت کو مینے اندازہ کیا معلوم ہوا سورہ آل عمران پڑہی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرأ قراءۃ طویلۃ فجہر بہا یعنی فی صلوۃ الکسوف **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے آپنے کسوف کی نماز مین قرارت کی لنبی چوڑی پکار کر **ف** یہ حدیث بہت صحیح ہے اسی پر عمل ہے محدثین کا **عن** ابی ہریرۃ قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا نحو من سورۃ البقرۃ ثم رکع وساق الحدیث ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ گہن لگا سورج کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے ساتہ نماز پڑہی آپ بڑی دیر تک کہڑے رہے سورہ بقرہ کے برابر آپنے قرارت کی پہر رکوع کیا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک **ف** ابوعلی لولوئی کے نسخے مین یہ حدیث مروی ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ ابن عباس رض سے مروی ہے **باب** ینادی فیھما بالصلوۃ سورج گہن یا چاند گہن کی نماز مین نماز کے لیے لوگون کو پکار دینا **عن** عائشۃ قالت کسفت الشمس فامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رجلا فنادی ان الصلوۃ جامعۃ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو اُسنے پکار دیا نماز جماعت سے ہوگی **باب** الصدقۃ فیھا گہن کے وقت خیرات کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فادعوا اللہ عزوجل وکبروا وتصدقوا ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند مین کسی کے مرنے یا جینے سے گہن نہین لگتا جب ایسا ہو تو دعا کرو خدا سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو **باب** العتق فیھا گہن مین بردہ آزاد کرنا **عن** اسماء قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یامر بالعتاقۃ فی صلوۃ الکسوف ترجمہ اسماء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے بردہ آزاد کرنے کا گہن کے وقت **باب** من قال یرکع رکعتین نماز کسوف مین ہر ایک رکعت مین ایک رکوع کرنے کا بیان **عن** النعمان بن بشیر قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلے اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسال عنھا حتی انجلت ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپنے دو دو رکعتین پڑہین اور پوچہتے جاتے تہے سورج کا حال (صاف ہوا یا نہین) یہان تک کہ صاف ہوگیا **عن** عبداللہ بن عمرو قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک ثم نفخ فی اخر سجودہ فقال اف اف ثم قال رب الم تعدنی ان لا تعذبھم وانا فیھم الم تعدنی ان لا تعذبھم وھم یستغفرون فلما فرغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلوتہ وقد انجلت الشمس وساق الحدیث ترجمہ عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کہڑے ہوئے نماز مین تو کسی طرح رکوع نہ کرتے تہے پہر رکوع کیا تو کسی طرح سر نہ اُٹہاتے تہے پہر سر اُٹہایا تو کسی طرح سجدہ نہ کرتے تہے پہر سجدہ کیا تو کسی طرح سجدے سے سر نہ اُٹہاتے تہے پہر سر اُٹہایا تو کسی طرح دوسرا سجدہ نہ کرتے تہے پہر سجدہ کیا تو کسی طرح سر نہ اُٹہاتے تہے پہر سر اُٹہایا اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا پہر اخیر سجدے مین آپنے ایک آواز نکالی اُف اُف کہنے لگے بعد اسکے فرمایا کیا تو نے مجہ سے وعدہ نہین کیا ہے مین اُنکو عذاب نہ کرونگا جب تک تو ان مین رہیگا کیا تو نے مجہ سے وعدہ نہین

کیا ہے میں انکو عذاب نہیں کرونگا جب تک وہ استغفار کرتے رہینگے پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب صاف ہوگیا تھا **عن** عبدالرحمن بن سمرۃ قال بینما انا ارمی باسہم فی حیاۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کسفت الشمس فنبذت ھن وقلت لانظرن ما احدث لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسوف الشمس الیوم فانتھیت الیہ وھو رافع یدیہ یسبح ویحمد ویھلل ویدعو حتی حسر عن الشمس فقرأ سورتین وصلی رکعتین **ترجمہ** عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے میں تیر مار رہا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ناگہاں سورج کو گہن لگا میں نے تیروں کو پھینک دیا اور کہا دیکھوں آج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا نیا کام کرتے ہیں جب میں آیا تو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں یہانتک کہ آفتاب روشن ہوگیا اُس وقت آپنے دو سورتیں پڑھیں دو رکعتوں میں **باب** الصلوۃ عند الظلمۃ ونحوھا تاریکی اور اندھیرے کے وقت نماز پڑھنے کا بیان **عن** النضر بن عبداللہ بن مطر القیسی قال کانت ظلمۃ علی عھد انس بن مالک قال فاتیت انسا فقلت یا ابا حمزۃ ھل کان یصیبکم مثل ھذا علی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال معاذ اللہ ان کانت الریح لتشتد فنبادر المسجد مخافۃ القیمۃ **ترجمہ** نضر بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت انس بن مالک کے زمانے میں ایک بار اندھیرا ہوگیا (کبھی آندھی کے سبب سے یا بہت ابر کے آنے سے اندھیرا ہوجاتا ہے) میں انس رض کے پاس آیا اور پوچھا اے ابا حمزہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی تمہیں ایسے امور ہوتے تھے اُنہوں نے کہا خدا کی پناہ ذرا ہوا زور سے چلتی تو ہم دوڑ کر مسجد میں چلے آتے قیامت کے خوف سے **ف** اور اب ایسے بے خوف ہوگئے ہیں کہ بڑی بڑی آفتوں میں بھی قیامت کا خیال نہیں آتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلمت یا آندھی یا اور کوئی آفت کے وقت نماز پڑھنا بہتر ہے حدیث صحیح میں آیا ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی امر پریشان کر دیتا تو آپ نماز شروع کر دیتے **باب** السجود عند الآیات جب کوئی بڑا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو **عن** عکرمۃ قال قیل لابن عباس مانت فلانۃ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل لہ تسجد ھذہ الساعۃ فقال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا رایتم آیۃ فاسجدوا وای آیۃ اعظم من ذھاب ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عکرمہ رض سے روایت ہے عبداللہ بن عباس رض کو خبر پہونچی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فلان بی بی گذر گئیں وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا اس وقت سجدہ کا کیا موقع ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو اور اس سے بڑی کونسی نشانی ہوگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کا انتقال ہوا

تفریع ابواب صلوۃ السفر

سفر کی نماز کے احکام کا بیان **باب** صلوۃ المسافر مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشۃ قالت فرضت الصلوۃ

رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوۃ السفر وزید فی صلوۃ الحضر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضؓ نے کہا نماز کی دو دو رکعتین فرض ہوئین تھین تو سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز مین بیشی ہوگئی **ف** امام احمد رح کی روایت مین اتنا زیادہ ہے سوا مغرب کے کہ وہ دن کا وتر ہے اور سوا صبح کے کہ اُسمین قرأت طول کیجاتی ہے۔ سفر مین قصر کرنا حنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ رح کے نزدیک قصر رخصت ہے پوری پڑہنا بھی درست ہے مگر قصر افضل ہے اور دلائل طرفین کے قوی ہین مگر حنفیہ کے دلائل اقوی ہین اسی واسطے ہمارے مشائخ کے نزدیک سفر مین قصر کرنا ضرور ہے **عن** یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب ارایت اقصار الناس الصلوۃ وانما قال تعالی ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد ذھب ذلک الیوم فقال عجبت مما عجبت منہ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بھا علیکم فاقبلوا صدقتہ **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے مینے عمر بن الخطاب سے کہا تم دیکھتے ہو لوگ برابر (ہر سفر مین) قصر کیا کرتے ہین حالانکہ اللہ جل جلالہ قصر کو اُس وقت فرماتا ہے جب کافرون کا خوف ہو وہ وقت تو اب گذر گیا حضرت عمرؓ نے کہا تمہین جو تعجب ہوا وہی تعجب مجھکو ہوا مینے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا یہ صدقہ ہے اللہ کا جو اُسنے تمکو دیا قبول کرو صدقہ اُسکا **ف** یعنے ہر چند قصر رخوف کے وقت مین درست تہا پر اُسنے اپنی عنایت اور فضل سے آسانی کے واسطے ہر سفر مین قصر درست کر دیا اب تمکو قصر کرنا ضرور ہے **باب** متی یقصر المسافر مسافر کتنی مسافت مین قصر کرے **عن** یحیی بن زید الھنائی قال سالت انس بن مالک عن قصر الصلوۃ فقال انس کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ شعبۃ شک یصلی رکعتین **ترجمہ** یحیی بن یزید نے کہا مینے انس بن مالک سے پوچھا نماز کے قصر کو اُنہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی راہ پر جاتے تو دو رکعتین پڑہتے شک کی شعبہ نے **ف** تین میل کہا یا تین فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہا اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیث اور اوزاعی کا مذہب یہ ہے کہ قصر دو منزل سے کم مین درست نہین اور ابو حنیفہ رح اور اہل کوفہ کے نزدیک تین منزل سے کم مین درست نہین اور دلائل ہر ایک کے موجود ہین لیکن صحیح اور مختار قول اس باب مین جسپر ہمارے مشائخ ہین یہ ہے کہ جسکو عرف مین سفر کہین اُسمین قصر درست ہے اگرچہ وہ تین میل ہو یہی قول ہے داؤد ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اور دلیل انکی یہی حدیث انس رضؓ کی ہے جو اس باب مین سب حدیثون سے بہتر ہے **عن** انس بن مالک یقول صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر مدینے مین پڑہی چار رکعتین اور عصر کی دو رکعتین پڑہین ذو الحلیفہ مین **ف** ذو الحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب شہر کی آبادی سے نکل جاوے اُس وقت قصر کرے اور یہ نہین ثابت ہوتا کہ چھ میل مین

قصر کرے کیونکہ آپ مدینہ سے ذوالحلیفہ جانے کو تھوڑی نکلے تھے بلکہ حجۃ الوداع کے واسطے نکلے تھے (زرقانی) **باب الاذان فی السفر** سفر مین اذان دینے کا بیان **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لیعجب ربکم من راعی غنم فی راس شظیۃ بجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عزوجل انظروا الی عبدی ھذا یؤذن و یقیم للصلوۃ یخاف منی فقد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تعجب کرتا ہے پروردگار تمہارا بکریان چرانے والے سے جو ایک پہاڑ کی چوٹی مین ہو کر اذان دیتا ہے اور نماز پڑہتا ہے پھر اللہ تعالی فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے نماز کے واسطے یا نماز پڑہتا ہے ڈرتا ہے مجھ سے مینے اسکو بخشدیا اور جنت مین داخل کیا **باب المسافر یصلی وھو شک فی الوقت** مسافر کو شک ہو نماز کا وقت ہوا یا نہین ہوا پھر نماز پڑہ لیوے تو درست ہے **عن** المسیاح بن موسی قال قلت لانس بن مالک حدثنا ما سمعت من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی السفر فقلنا زالت الشمس ام لم تزل صلی الظھر ثم ارتحل **ترجمہ** مسیاح بن موسے سے روایت ہے مینے انس بن مالک سے کہا بیان کرو ہم سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنہون نے کہا جب ہم آپکے ساتہ ہوتے سفر مین تو کہا کرتے آفتاب ڈہلا یا نہین آپ ظہر پڑہ کر کوچ کر دیتے **عن** انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا نزل منزلا لم یرتحل حتی یصلی الظھر فقال لہ رجل وان کان بنصف النھار قال وان کان بنصف النھار **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی منزل مین اُترتے تو کوچ نہ کرتے جب تک ظہر نہ پڑہ لیتے ایک شخص بولا اگرچہ دوپہر ہو اُنہون نے کہا اگرچہ دوپہر ہو **باب الجمع بین الصلوتین** دو نمازون کو جمع کرنے کا بیان **ف** جمع کی دو صورتین ہین - ایک جمع تقدیم دوسری جمع تاخیر - جمع تقدیم یہ ہے کہ ظہر کے وقت مین عصر یا مغرب کے وقت مین عشا بہی پڑہ لے جمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کے وقت مین ظہر اور عشا کے وقت مین مغرب پڑہی دونو طرح جمع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین پر جمع تاخیر کو بعضون نے راجح کہا ہے - یہ جمع درست ہی سفر مین اکثر علماء کے نزدیک اور حضر مین اختلاف ہی ائمہ اربعہ کے نزدیک درست نہین ہمارے مشائخ محدثین اور ایک طائفہ سلف کی نزدیک حضر مین بہی درست ہے مگر جدا جدا وقت پر پڑہنا افضل ہے جن لوگون کے نزدیک جمع درست نہین ہی اُنکے دلائل ضعیف ہین اور جمع جائز رکہنے والون کے دلائل بہت قوی ہین جو آگے آتے ہین **عن** معاذ بن جبل انھم خرجوا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یجمع بین الظھر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلوۃ یوما ثم خرج فصلی الظھر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہی صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے غزوہ تبوک مین آپ جمع کرتے تھے ظہر اور عصر مین مغرب اور عشا مین ایک دن آپنے نماز مین دیر کی پہر آپ نکلے اور ظہر عصر ساتہ پڑہی **ف** یعنے جمع

تاخیر کی بعضوں نے جمع سے مراد جمع صوری رکھا ہے یعنے ظہر کو آخر وقت پڑھا اور عصر کو اول وقت خطابی اور ابن عبد البر نے کہا کہ جمع مشروع ہوئی ہے آسانی کے واسطے اگر صوری مراد ہوتی تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہے کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیقا پہچاننا نہایت دشوار ہے کسی سے نہیں ہو سکتا **ف** پھر چلے گئے پھر نکلے (یعنے راہ سے نکلکر ایک مقام پر اترے بعضوں نے دخل سے یہ مراد لیا ہے کہ خیمے میں چلے گئے اور خرج سے یہ کہ خیمے سے نکلے) اور مغرب عشار کو ساتھ پڑھا

عن نافع ان ابن عمر استصرخ علی صفیة وھو بمکة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر فی سفر جمع بین ھاتین الصلوتین فسار حتی غاب الشفق فنزل فجمع بینھما **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض کو خبر پہونچی صفیہ کے موت کی (جو بی بی تھیں عبد اللہ بن عمر کی) اور وہ مکے میں تھے تو چلے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے روشن ہو گئے پھر کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام کی جلدی ہوتی سفر میں تو جمع کر لیتے ان دو نمازوں میں پھر چلے گئے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی بعد اسکے اترے اور جمع کیا مغرب اور عشار کو **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان فی غزوة تبوک اذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظھر والعصر وان یرتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظھر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذلک ان غابت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتحل قبل ان تغیب الشمس اخر المغرب حتی ینزل للعشاء فجمع بینھما **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈھل جاتا کوچ سے پہلے تو ظہر اور عصر ساتھ پڑھ لیتے اور جو آفتاب ڈھلنے سے پہلے آپ کوچ کر جاتے تو ظہر میں دیر کرتے جب عصر کے لیے اترتے اس وقت ظہر بھی پڑھ لیتے اور مغرب میں ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشار کو ساتھ پڑھ لیتے اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کر دیتے تو مغرب میں دیر کرتے جب عشا کے واسطے اترتے اس وقت مغرب بھی پڑھ لیتے **عن** ابن عمر قال ما جمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرة **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشار میں جمع نہیں کیا مگر ایک بار سفر میں کہا ابو داؤد نے یہ حدیث موقوف ہی مروی ہے اسطرح کہ ابن عمر رض نے جمع نہیں کیا سفر میں مگر ایک بار اس رات کو جب صفیہ کی موت کی خبر آئی تھی اور نافع سے روایت ہے انہوں نے ابن عمر رض کو جمع کرتے ہوئے ایک بار یا دو بار دیکھا **عن** عبد اللہ بن عباس قال صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا اور مغرب اور عشار کو ملا کر پڑھا بغیر خوف اور سفر کے۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کے وقت ہوگا۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر میں تھا تبوک کے **ف** زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا درست ہے حضر

مین بشرطیکہ اُسکی عادت نہ کرلے اور یہی قول ہے ابن سیرین اور ربیعہ اور اشہب اور ابن المنذر اور قفال کبیر کا اور ایک
جماعت محدثین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے روایت کیا اُسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اسکے راوی
بڑی بڑے ثقہ اور امام ہین علم حدیث کے۔ اور تاویل مالک کی کہ یہ جمع بارش مین تہا غلط ہے اُس حدیث سے جو آگے
آتی ہے عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر والمغرب والعشاء بالمدینۃ
من غیر خوف ولا مطر فقیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ ترجمہ ابن عباس رضہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین مدینے کے اندر بغیر خوف اور بغیر بارش کے
لوگون نے ابن عباس رضہ سے کہا اس سے کیا مقصد تہا اُنہون نے کہا تاکہ حرج نہ ہو اپنی امت کو ف جن لوگون کو اشغال بہت
ہین یا کسی عذر مین مبتلا ہین انکو آسانی ہووے ایک بار وضو کرکے ظہر اور عصر پڑہ لین پہر وضو کرکے مغرب اور عشا
پڑہ لین ترمذی نے ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمع کرے دو نمازون کو بغیر
عذر کے تو وہ ایک دروازے مین گیا بڑے گناہون کے دروازون مین سے اسکی اسناد مین حنش بن قیس راوی
ضعیف ہے۔ ابن جوزی نے اُس حدیث کو موضوعات مین ذکر کیا ہے وہ ان حدیثون کے معارض نہین ہوسکتی جن
سے جمع کرنا ثابت ہوتا ہے بغیر سفر اور بغیر خوف اور بغیر بارش کے۔ بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید یہ مرض کے سبب سے
ہو اور نووی نے اس تاویل کو قوی کیا ہے لیکن اگر سچ پوچھو تو یہ تاویل بہی غلط ہے۔ اس واسطے کہ اگر مرض تہا تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوگا نہ اور صحابہ کو۔ دوسری یہ کہ ابن عباس رضہ کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے حرج نہ ہونا تہا اپنی
امت کو صریح منافی ہے اُسکے اور ابن مسعود رضہ سے جو مروی ہے کہ انہون نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جمع کرتے نہ دیکھا
سوائے مزدلفہ کے تو یہ شہادت نفی پر ہے اور وہ مقبول نہین ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اُسکے خلاف ثابت ہے ابو یعلے
نے روایت کیا ابی لیلے سے اُسنے ابی قیس ازدی سے اسنے ابن مسعود رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تہے
درمیان دو نمازون کے سفر مین اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان
مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کے لوگون نے اس باب مین آپ سے کہا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
یہ کیے یہ اس واسطے کیا تاکہ میری امت کو تکلیف نہ ہو عن نافع وعبد اللہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلوٰۃ
قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق وصلی العشاء ثم قال
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم و
اللیلۃ مسیرۃ ثلاث ترجمہ نافع اور عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا
وقت آگیا اُنہون نے کہا ابہی چلو پہر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اترے اور مغرب کی نماز پڑہی پہر تہوڑی دیر بیٹہے رہے
یہان تک کہ غائب ہوا شفق اور عشا کی نماز پڑہی بعد اسکے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی کسی کام

کی تو ایسا ہی کرتے جیسے مین نے کیا ہے پہر اُس دن اور رات مین تین دن کی راہ چلے - دوسری روایت مین ہے
حتی اذا کان عند ذھاب الشفق نزل فجمع بینھما ترجمہ جب شفق غائب ہونی کو ہوئی اترے اور دونو نمازون
کو جمع کیا عن ابن عباس قال صلی بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا وسبعا الظھر والعصر
والمغرب والعشاء ولم یقل سلیمان ومسدد بنا ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ علیہ وسلم
نے مدینہ مین آٹھہ رکعتین (ظہر اور عصر کی) اور سات رکعتین (مغرب اور عشاء کی ایک ساتھ) صالح کی روایت مین ہے
فی غیر مطر بغیر بارش کے عن جابر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غابت لہ الشمس بمکۃ فجمع بینھما بسرف
ترجمہ جابر رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا مکے مین آپنے مغرب اور عشا سرف مین
جاکر پڑہی ف سرف ایک موضع ہے مکے سے دس میل پر عن ھشام بن سعد قال بینھا عشرۃ امیال ترجمہ
ہشام بن سعد نے کہا سرف اور مکے مین دس میل کا فاصلہ ہے عن عبد اللہ بن دینار قال غابت الشمس وانا
عند عبد اللہ بن عمر فسرنا فلما رأیناہ قد امسی قلنا الصلوۃ فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم
ثم انہ نزل فصلی الصلوتین جمیعا ثم قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر صلی
صلاتی ھذہ یقول یجمع بینھما بعد لیل ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اور مین عبد اللہ
بن عمر پاس تہا پہر ہم چلے جب ہم نے دیکہا رات ہوگئی تو نماز کے لیے کہا وہ چلے گئیمان تک کہ شفق ڈوب گئی اور تارے
چہک گئے اترے اور مغرب اور عشا کو ساتہہ پڑہا بعد اسکے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب آپ کو جلدی
چلنا ہوتا تو ایسا ہی کرتے یعنے جمع کرتے دو نمازون کو رات مین عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظھر الی وقت العصر ثم نزل فجمع بینھما فان زاغت الشمس
قبل ان یرتحل صلی الظھر ثم رکب صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے سے پہلے تو ظہر کی تاخیر کرتے عصر تک پہر اترتے اور دونو نمازون کو جمع کرتے اگر آفتاب کوچ
سے پہلے ڈہل جاتا تو ظہر پڑہکر آپ سوار ہو جاتے - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے وکان یؤخر المغرب حتی یجمع بینھا
وبین العشاء حین یغیب الشفق اور دیر کرتے آپ مغرب مین یہان تک کہ شفق ڈوب جاتی پہر مغرب اور عشا ملاکر
پڑہ لیتے عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر
الظھر حتی یجمعھا الی العصر فیصلیھما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظھر والعصر جمیعا ثم سار وکان
اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاھا مع المغرب ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
سلم غزوہ تبوک مین جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے سے پہلے تو ظہر مین دیر کرتے عصر تک پہر ظہر عصر کو ملاکر پڑہ لیتے اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے بعد تو ظہر اور
عصر پڑہکر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب سے پہلے تو مغرب مین دیر کرتے پہر عشاء کو تا مغرب ہی پڑہ لیتے اور جب بعد مغرب کے تو عشاء کو مغرب کے ساتہہ پڑہکر چلتے

کہا ابوداؤد نے اسکو فقط قتیبہ نے روایت کیا ہے۔ تو یہ حدیث غریب ہے **باب** قصر قراءۃ الصلوٰۃ فی السفر
سفر مین قرارت کم کرنا **عن** البراء قال خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر فصلے بنا العشاء الاخرۃ
فقرأ فی احدے الرکعتین بالتین والزیتون **ترجمہ** براء سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سفر مین آپنے عشار کی نماز پڑہائی تو ایک رکعت مین والتین والزیتون پڑہی **باب** التطوع فی السفر سفر مین نفل پڑہنے
کا بیان **عن** البراء بن عازب قال صحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا ما رایتہ ترک رکعتین
اذا زاغت الشمس قبل الظہر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اٹہارہ
سفرون مین کبھی مین نے آپ کو دو رکعتین بعد زوال کے قبل ظہر کے ترک کرتے نہ دیکہا **عن** حفص بن عاصم بن عمر
ابن الخطاب قال صحبت ابن عمر فی طریق قال فصلے بنا رکعتین ثم اقبل فرای ناسا قیاما فقال ما یصنع ھؤلاء
قلت یسبحون قال لو کنت مسبحا اتممت صلاتی یا ابن اخی انی صحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی السفر
فلم یزد علے رکعتین حتی قبضہ اللہ عزوجل وصحبت ابا بکر فلم یزد علے رکعتین حتی قبضہ اللہ عزوجل و
صحبت عمر فلم یزد علے رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالیٰ وصحبت عثمان فلم یزد علے رکعتین حتی قبضہ اللہ وقد
قال اللہ عزوجل لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ **ترجمہ** حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب سے روایت
ہے مین عبداللہ بن عمر کے ساتھ تہا ایک راہ مین (سفر مین) اُنہون نے دو رکعتین پڑہین پہر آئے تو لوگون کو کہڑے ہوئے
دیکہا پوچھا کیا کرتے ہین لوگون نے کہا نفل پڑہتے ہین عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اگر مین نفل پڑہتا ہوتا تو نماز ہی نہ پوری
کرتا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا سفر مین آپنے دو رکعتون پر زیادہ نہ کیا **ف** یعنے نفل نہ پڑہے صرف
فرض پڑہے قصر کرکے **ت** یہان تک کہ اللہ جل جلالہ نے انکو بلا لیا پہر مین ابوبکرؓ کے ساتھ رہا انہون نے بہی دو رکعتون
پر زیادہ نہین کیا یہان تک کہ اللہ نے انکو بلا لیا۔ پہر مین عمرؓ کے ساتھ رہا انہون نے بہی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا
یہان تک کہ اللہ نے انکو بلا لیا پہر مین حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہا انہون نے بہی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہان تک
کہ اللہ نے انکو بلا لیا اور اللہ جلالہ فرماتا ہے تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا بہتر ہے **باب** التطوع
علے الراحلۃ والوتر اونٹ پر نفل اور وتر پڑہنے کا بیان **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یسبح علی الراحلۃ ای وجہ توجہ ویوتر علیہا غیر انہ لا یصلی المکتوبۃ علیہا **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نفل پڑہتے تہے خواہ کسی طرف اُسکا منہ ہو اور وتر بہی اُسپر پڑہتے تہے فقط فرض نہین
پڑہتے تہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نفل نماز سواری پر درست ہے دوسری یہ کہ ضرور نہین
کہ اُس سواری کا منہ قبلے کی طرف ہو تیسرے یہ کہ وتر نفل ہے کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اسکو بہی آپ سواری پر پڑہتے
چوتہے یہ کہ فرض سواری پر نہ پڑہنا چاہیے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر فاراد

ان یتطوع استقبل بناقۃ القبلۃ فکبر ثم صلے حیث وجھہ رکابہ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سفر مین نفل پڑہنا چاہتے تو اپنے اونٹ کا منہ قبلے کی طرف کرکے تکبیر کہہ لیتے پہر نماز پڑہا کرتے چاہے جدہر وہ جاتا **عن** عبداللہ بن عمر انہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی علے حمارہ وھو متوجہ الی خیبر ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکہا گدہے پر اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تہا **ف** حالانکہ خیبر مدینے سے قبلے کی طرف نہین ہی **عن** جابر قال بعثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ قال فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق والسجود اخفض من الرکوع ترجمہ جابر رض سے روایت ہی مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بہیجا مین آیا تو آپ نماز پڑہ رہے تہے اونٹ پر پورب کی طرف اور سجدہ رکوع سے ذرا نیچا کرتے تہے **ف** یعنے رکوع اور سجدہ دونو اشارے سے کرتے تہے مگر رکوع مین جتنا جہکتے تہے سجدہ مین اُس سے زیادہ جہکتے تہے **باب** الفریضۃ علے الراحلۃ اونٹ پر فرض پڑہنے کا بیان **عن** عطاء بن رباح انہ سال عائشۃ ھل رخص للنساء ان یصلین علی الدواب قالت لم یرخص لھن فی شدۃ ولا رخاء قال محمد ھذا فی المکتوبۃ ترجمہ عطا ابن ابی رباح سے روایت ہی انہون نے حضرت عائشہ رض سے پوچہا کیا عورتون کو سواری پر نماز درست ہے انہون نے کہا نہین کسی وقت مین درست نہین پریشانی کا وقت ہو یا اطمینان کا۔ محمد نے کہا مراد فرض نماز ہی **باب** متی یتم المسافر مسافر نماز کو کب پورا پڑہے **ف** سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب یہ ہی کہ مسافر جب پندرہ دن ٹہیرنے کی نیت کرلے تو نماز پوری پڑہے اور اوزاعی نے کہا بارہ دن ٹہیرنے کی اور مالک اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک جب نیت کرلے چار دن ٹہیرنے کی تو پوری نماز پڑہے اور اسحاق نے کہا جب انیس دن ٹہیرنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑہے اور اجماع کیا اہل علم نے اس بات پر کہ مسافر قصر کیا کرے جب تک نیت ٹہیرنے کی نہ کرے اگرچہ کئی برس اسی طرح گذر جاوین (ترمذی) **عن** عمران بن حصین قال غزوت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وشہدت معہ الفتح فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین ویقول یا اھل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی مینے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور حاضر ہوا فتح مکہ مین آپ مکے مین ٹہیرے رہے اٹہارہ راتون تک دو ہی رکعتین پڑہتے رہے (قصر کرتے رہے) اور فرماتے تہے اے مکے والو تم چار پڑہو کیونکہ ہم مسافر ہین **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقام سبع عشرۃ بمکۃ یقصر الصلوۃ قال ابن عباس ومن اقام سبع عشرۃ قصر ومن اقام اکثر من ذلک قال ابو داؤد قال عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اقام تسع عشرۃ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سترہ راتون تک مکے مین رہے نماز کو قصر کرتے تہے ابن عباس رض نے کہا جو شخص سترہ دن تک ٹہیرے وہ قصر کیا کرے جو اس سے زیادہ ٹہہرے وہ نماز پوری پڑہے۔ دوسری روایت مین ہی آپ انیس دن مکے مین رہے **ف** قصر کرتے رہے کہا ابن عباس رض نے جب ہم

ٹھیرتے انیس دن قصر کرتے ہم ..... اور اگر زیادہ ٹھیرتے ہم پوری کرتے ہم یعنے چار رکعت پڑھتے (بخاری)
عن ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح خمس عشرۃ یقصر الصلوۃ **ترجمہ**
ابن عباس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین فتح کے سال پندرہ دن رہے، نماز قصر کرتے رہے **عن**
ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقام بمکۃ سبع عشرۃ یصلے رکعتین **ترجمہ** ابن عباس رضؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین سترہ دن تک رہے دو رکعتین پڑھتے رہے **عن** انس بن مالک قال خرجنا مع
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلے رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ فقلنا اھل
اقمتم بھا شیا قال اقمنا عشرا **ترجمہ** انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینے
سے مکے کو آپ دو رکعتین پڑھتے تھے یہان تک کہ ہم پھر مدینے کو لوٹ آئے لوگون نے پوچھا تم مکے مین کچھ دن ٹھیرے
تھے اُنھون نے کہا دس دن ٹھیرے ہے **عن** عمر بن علی بن ابی طالب ان علیا کان اذا سافر فبعد ما تغرب الشمس
حتی کاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائہ فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل و یقول
ھکذا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصنع **ترجمہ** عمر بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے آفتاب ڈوبنے کے بعد قریب اندھیرے کے اترتے اور نماز پڑھتے پھر شام کا کھانا منگا
کھاتے بعد اسکے عشا کی نماز پڑھتے اور کوچ کرتے اور کہتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے دوسری
روایت مین انس بن مالک سے ہے ان النبی کان یجمع بینھما حین تغیب الشفق و یقول کان النبی صلے اللہ علیہ
وسلم یصنع ذلک **ترجمہ** انس رضؓ جمع کرتے تھے مغرب اور عشا مین جب شفق ڈوب جاتی اور کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **باب** اذا قام بارض العدو و یقصر جب دشمن کے ملک مین پڑا ہو تو قصر کیا کرے **عن**
جابر بن عبد اللہ قال اقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوۃ **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین بیس دن تک رہے نماز قصر کرتے رہے۔ کہا ابو داؤد نے
نہین مسند کیا اس حدیث کو معمر نے **باب** صلوۃ الخوف خوف کی نماز کا بیان **ف** اس نماز کی کیفیت مین
بہت اختلاف ہے۔ سب صورتین جائز ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین مگر یہ صورت بہت صحیح ہے
وہ یہ ہے کہ مقتدی دو صف کرین اور سب امام کے ساتھ تکبیر کہین پھر رکوع کرین بعد اسکے امام سجدہ کرے اور آگے
والی صف سجدہ کرے اور پچھلے صف کھڑی رہی کافرون کو دیکھتے ہوئے جب امام اور اگلی صف سجدون سے فارغ ہو کر
کھڑے ہون تو پچھلی صف والے سجدہ کرین پھر آگے کی صف پیچھے آجاوے اور پچھلی آگے بڑھ جاوے جب امام رکوع کرے
سب رکوع کرین پھر امام سجدہ کرے اور آگے کی صف والی سجدہ کرین اور پچھلی صف والے جو پہلی رکعت مین آگے تھے
کھڑے رہین محافظت کرتے ہوئے جب امام اور آگے کی صف والی سجدون سے فارغ ہو کر بیٹھ جاوین پچھلی صف والے

سجدہ کرین پہر سب بیٹھ جاوین اور ایک ساتھہ امام ..... سب سلام پھیرے (ابو داؤد نے کہا سفیان کا یہی قول ہے)
عن ابی عیاش الزرقی قال کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعسفان وعلی المشرکین خالد بن ولید
فصلینا الظہر فقال المشرکون لقد اصبنا غرۃ لقد اصبنا غفلۃ لو کنا حملنا علیہم وہم فی الصلوۃ فنزلت
آیۃ القصر بین الظہر والعصر فلما حضرت العصر قام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ و
المشرکون امامہ فصف خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صف وصف بعد ذلک الصف صف اخر فرکع
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورکعوا جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونہ وقام الاخرون یحرسونہم
فلما صلے ہولاء السجدتین وقاموا سجد الاخرون الذین کانوا خلفہم ثم تاخر الصف الذی یلیہ الی مقام
الاخرین وتقدم الصف الاخیر الی مقام الصف الاول ثم رکع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورکعوا
جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلیہ وقام الاخرون یحرسونہم فلما جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم والصف الذی یلیہ سجد الاخرون ثم جلسوا جمیعا فسلم علیہم جمیعا فصلاہا بعسفان وصلاہا
یوم بنی سلیم **ترجمہ** ابی عیاش زرقی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہے عسفان مین (عسفان
ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے درمیان) اور مشرکون کے سردار الون دلون مین خالد بن ولید تہے جب ہمنے نماز پڑہی ظہر
کی مشرکون نے کہا ہم سے غفلت ہوگئی ہم سے چوک ہوگئی اگر ہم اُنپر حملہ کرتے نماز مین تو بہتر ہوتا اس وقت آیت قصر
کی ظہر اور عصر مین اتری **ف** (وہی آیت قصر آیت خوف ہی یہ آیتین ایک ہی وقت مین اتریں) **ت** جب عصر کا
وقت آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبلے کی طرف منہ کرکے کہڑے ہوئے اور مشرکین آپکے سامنے تہے تو آپکے پیچہے ایک صف
کہڑی ہوئی اور اُس صف کے پیچہے ایک اور صف کہڑی ہوئی پہر رسول نے رکوع کیا اور سب لوگون نے رکوع کیا پہر آپنے سجدہ
کیا اور پہلی صف والون نے سجدہ کیا اور پچہلی صف والے کہڑے رہی حفاظت کرتے ہوئے جب پہلی صف والے سجدون سے
فارغ ہوکر کہڑے ہوئے پچہلی صف والون نے سجدہ کیا پہر پہلی صف والے پیچہے آگئے اور پچہلی صف والے آگے بڑہ گئے
پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب نے آپکے ساتھہ رکوع کیا پہر آپنے سجدہ کیا اور پہلی صف والون نے (جو پہلی رکعت مین
پچہلی صف مین تہے) آپکے ساتھہ سجدہ کیا اور پچہلی صف والے (جو پہلی رکعت مین اگلی صف مین تہے) حفاظت کرتے ہوئے
کہڑے رہے جب آپ سجدون سے فارغ ہوکر بیٹھے اور پہلی صف والے ہی بیٹھے تو پچہلی صف والون نے سجدہ کیا پہر سب بیٹھ گئے
بعد اسکے آپ نے سب پر سلام پہیرا پہر آپنے اسی طرح نماز پڑہی عسفان مین اور بنی سلیم مین **باب** بعضون نے کہا ایک
صف امام کے ساتھہ رہی اور ایک صف دشمن کے سامنے رہی پہلے امام اُن لوگون کے ساتھہ جو اسکے ساتھہ ہین ایک رکعت
پڑہے پہر امام کہڑا رہے اور وہ لوگ ایک رکعت اور (اکیلے اکیلے) پڑہکر (بغیر سلام پہیرے) چلے جاوین اور دشمن کے سامنے صف
لگاوین اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تہے امام کے پاس آوین امام اُنکے ساتھہ ایک رکعت پڑہے پہر امام بیٹھا رہے اور وہ

لوگ (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑھین پھر امام سب کے ساتھ سلام پھیرے **عن** سھل بن ابی حثمۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلے باصحابہ فی خوف فصلم خلفہ صفین فصلے بالذین یلونہ رکعۃ ثم قام فلم یزل قائما حتی صلے الذین خلفھم رکعۃ ثم قدموا و تاخر الذین کانوا قدامھم فصلے بھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم قعد حتی صلی الذین تخلفوا رکعۃ ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی خوف کی تو انکی دو صفین کین اپنے پیچھے پہلے آگے کی صف والون کو ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور پچھلے لوگ ایک رکعت پڑھ کے آگے بڑھ گئے اور آگے والے پیچھے چلے گئے۔ اب جو آگے بڑھ گئے تھے انکے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے یہان تک کہ جو لوگ پیچھے چلے گئے تھے انہون نے ایک رکعت اور پڑھی پھر آپنے سلام پھیرا۔ کہا ابوداؤد یحیے بن سعید رض کی روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن رومان کی ہے (جو آگے آتی ہے) مگر سلام کا فرق ہے (یعنے یحیے نے یہ کہا کہ جو لوگ ایک رکعت پہلے امام کے ساتھ پڑھ چکے تھے اور ایک رکعت اکیلے پڑھ کر سلام پھیر کر گئے۔ اور یزید بن رومان کی روایت مین سلام کا ذکر نہین ہے اور عبید اللہ کی روایت مثل یحیے بن سعید کی ہے کہ آپ کھڑے رہے سید ہے **باب** بعضون نے کہا امام جب ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے تو امام کھڑا رہے اور وہ اکیلے اکیلے ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر کر دشمن کے سامنے چلے جاوین **عن** صالح بن خوات عمن صلے مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلاۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسھم ثم انصرفوا وصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلے بھم الرکعۃ التی بقیت من صلوتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسھم ثم سلم بھم **ترجمہ** صالح بن خوات سے روایت ہے اُسنے سنا اُس شخص سے جسنے نماز خوف کی پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین (مسلمان دو گروہ ہو گئے) ایک گروہ نے صف باندھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایک رکعت آپنے اُس گروہ کو پڑھائی جو آپکے ساتھ تھا پھر آپ کھڑے رہے لیکن اُس گروہ کے لوگون نے اپنی نماز (اکیلے اکیلے) پوری کر لی اور نماز سے فارغ ہو کر دشمن کے سامنے گئے پھر دوسرا گروہ آیا اُنکے ساتھ آپنے ایک رکعت پڑھی جو باقی رہی تھی بعد اسکے آپ بیٹھے رہے اور اُس گروہ کے لوگون نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر آپنے سلام پھیرا مالک نے کہا یہ روایت مجھے بہت پسند ہے **عن** سھل بن ابی حثمۃ ان صلوۃ الخوف ان یقوم الامام وطائفۃ من اصحابہ وطائفۃ مواجھۃ العدو فیکبر الامام رکعۃ ویسجد بالذین معہ ثم یقوم فاذا استوی قائما ثبت قائما واتموا لانفسھم الرکعۃ الباقیۃ ثم سلموا وانصرفوا والامام قائم فکانوا وجاہ العدو ثم یقبل الاخرون الذین لم یصلوا فیکبرون وراء الامام فیرکعہ بھم ویسجد بھم ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسھم الرکعۃ الباقیۃ ثم یسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز اس طرح پر ہے کہ امام کھڑا ہو اور ایک گروہ اُسکے ساتھ کھڑا ہو (نماز کے لیے) اور دوسرا گروہ

دشمن کے سامنے رہے پہلو امام ایک رکعت پڑہے اور سجدہ کرے اپنے ساتھیون کے ساتھ جب سجدہ سے کہڑا ہو تو کہڑا ہی رہے اور مقتدی (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑہکر اپنی نماز پوری کرلین پہر سلام پہیرین اور چلے جاوین دشمن کے سامنے اور امام اسی طرح کہڑا رہے پہر دوسرا گروہ جس نے نماز نہین پڑہی وہ آوے اور تکبیر کہین امام کے پیچھے پہر امام رکوع کرے اور سجدہ کرے اُنکے ساتھہ پہر سلام پہیرے اور مقتدی کہڑے ہوکر ایک رکعت جو باقی رہگئی تہی ادا کرین پہر سلام پہیرین **باب** بعضون نے کہا سب لوگ تکبیر تحریمہ ایک ہی ساتھہ کہہ لین اگرچہ پشت قبلے کی طرف ہو پہر ایک گروہ ساتھہ امام کے ایک رکعت پڑہے بعد اسکے وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جاوے اور دوسرا گروہ آوے وہ پہلے اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑہکر امام کے ساتھہ شریک ہو پہر امام انکے ساتھہ ایک رکعت ادا کرے بعد اسکے وہ گروہ آوے جو پہلے ایک رکعت پڑہ چکا تہا اور ایک رکعت باقی ادا کرے اور امام جب تک بیٹہا رہے پہر سب کے ساتھہ اکٹہا سلام پہیرے **عن** مروان بن الحکم انه سال ابا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف قال ابوهريرة نعم قال مروان متى فقال ابوهريرة عام غزوة نجد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم الى صلوة العصر فقامت معه طائفة وطائفة اخرى مقابل العدو وظهورهم الى القبلة فكبر واجميعا الذين معه والذين مقابلى العدو ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة واحدة وركعت طائفة التى معه ثم سجد فسجد الطائفة التى تليه والاخرون قيام مقابلى العدو ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقامت الطائفة التى معه فذهبوا الى العدو فقابلوهم واقبلت الطائفة التى كانت مقابلى العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم كما هو ثم قاموا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة اخرى وركعوا معه وسجد وسجدوا معه ثم اقبلت الطائفة التى كانت مقابلى العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد ومن معه ثم كان السلام فسلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا جميعا فكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ولكل رجل من الطائفتين ركعة ركعة ترجمہ مروان بن حکم نے ابوہریرہ رضہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خوف کی نماز پڑہی ہے ابوہریرہ رضہ نے کہا ہان مروان نے پوچھا کب ابوہریرہ نے کہا جس سال نجد پر جہاد ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے آپکے ساتھہ ایک گروہ کہڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کہڑا ہوا انکی پشت قبلے کی طرف تہی رسول اللہ نے تکبیر کہی لوگون نے آپکے ساتھہ تکبیر کہی جو آپکے پیچھے کہڑے تہے اور جو دشمن کے سامنے تہے پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور جو گروہ آپکے ساتھہ تہا اُسنے بہی رکوع کیا پہر آپنے سجدہ کیا اُس گروہ نے بہی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اسی طرح دشمن کے سامنے کہڑا رہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور جو گروہ آپکے پیچھے تہا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تہا وہ آیا انہون نے رکوع اور سجدہ کیا آپ اسی طرح کہڑے رہے جب وہ رکوع اور سجدہ سے فارغ ہوکر کہڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتھہ ایک رکعت پڑہی اُنہون نے بہی آپکے ساتھہ رکوع اور سجدہ کیا پہر وہ گروہ بہی آیا جو بعد کو

دشمن کے سامنے گیا تہا اور اسنے رکوع اور سجود ادا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے ساتہی سب بیٹھے رہے جب وہ
فارغ ہوکر تو سلام ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیرا پہر سب لوگون نے سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو
رکعتین ہوئین اور ہر ایک گروہ کو آپکے ساتہہ ایک ایک رکعت **عن ابی هریرة** قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
الی نجد حتی اذا کنا بذات الرقاع من نخل لقی جمعا من غطفان فذکر معناه ولفظه علی غیر لفظ حیوة وقال
فیه حین رکع من معه وسجد قال فلما قاموا مشوا القهقری الی مصافّ اصحابهم ولم یذکر استدبار القبلة

ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے دوسری روایت مین یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے نجد کو جب ذات الرقاع (ایک
زمین ہے یا پہاڑ) مین پہونچے تو کچہہ لوگ غطفان کے ملے پہر اُسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ
جب پہلا گروہ ایک رکعت سے آپکے ساتہہ فارغ ہوا تو الٹے پاؤن پہرا اور مورچے مین آکر کہڑا ہوا اور قبلے کی طرف بیٹھہ
کرنے کا اسمین ذکر نہین ہے **عن عائشة** قالت کبر رسول الله صلی الله علیه وسلم وکبرت الطائفة الذین
صفوا معه ثم رکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا ثم رفع فرفعوا ثم مکث رسول الله صلے الله علیه وسلم جالسا
ثم سجد وهم لانفسهم الثانیة ثم قاموا فنکصوا علی اعقابهم یمشون القهقری حتی قاموا من وراءهم
وجاءت الطائفة الاخری فقاموا فکبروا ثم رکعوا لانفسهم ثم سجد رسول الله صلے الله علیه وسلم فسجدوا
معه ثم قام رسول الله صلے الله علیه وسلم وسجدوا لانفسهم الثانیة ثم قامت الطائفتان جمیعا فصلوا
مع رسول الله صلے الله علیه وسلم فرکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا جمیعا ثم عاد فسجد الثانیة وسجدوا
معه سریعا کاسرع الاسراع جاهدا لایالون سراعا ثم سلم رسول الله صلے الله علیه وسلم وسلموا فقام
رسول الله صلے الله علیه وسلم وقد شارک الناس فی الصلوة کلها **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور جو گروہ آپکے ساتہہ تہا اُس نے بہی تکبیر کہی پہر آپنے رکوع کیا انہون نے بہی رکوع کیا
پہر آپنے سجدہ کیا انہون بہی سجدہ کیا پہر آپنے سر اٹہایا انہون نے بہی سر اُٹہایا بعد اسکے آپ بیٹہے رہے اور وہ لوگ
دوسرا سجدہ اکیلے کرکے کہڑے ہوکر الٹے پاؤن چلے گئے اور پیچہے جاکر کہڑے ہوگئے اب دوسرا گروہ آیا اور کہڑے
ہوکر تکبیر کہی اور رکوع کیا اکیلے اکیلے پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا انہون نے بہی ساتہہ ہی سجدہ کیا پہر
آپ کہڑے ہوگئے اور اُن لوگون نے دوسرا سجدہ کیا پہر دونو گروہ کہڑے ہوگئے اور آپکے ساتہہ نماز پڑہا کیے پہر آپنے
رکوع کیا سب نے رکوع کیا پہر آپنے سجدہ کیا سب نے سجدہ کیا پہر آپنے دوسرا سجدہ کیا سب نے دوسرا سجدہ کیا بہت جلدی
اور پہرتی سے کوئی قصور پہرتی مین نہ کیا پہر آپنے سلام پہیرا سب نے سلام پہیرا بعد اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے
ہوگئے سب لوگ آپکے ساتہہ نماز سے فارغ ہوئے اور آپکے شریک رہے نماز مین **باب** بعضون نے کہا ہر ایک
گروہ کے ساتہہ امام ایک رکعت پڑہے پہر امام سلام پہیرے اور وہ لوگ اپنی ایکایک رکعت پوری کرین **عن ابن**

عمران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلے باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الاخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک وجاء اولئک فصلے بہم رکعۃ اخری ثم سلم علیہم ثم قام ھؤلاء فقضوا رکعتہم وقام ھؤلاء فقضوا رکعتہم **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتہ ایک رکعت پڑہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کہڑا رہا پہر یہ لوگ چلے گئے ایک رکعت پڑہکر اور وہ لوگ آئے انہون آپکے ساتہ ایک رکعت پڑہی بعد اسکے آپنے سلام پہیر دیا اور اُن لوگون نے کہڑے ہوکر ایک رکعت پڑہی - کہا ابوداؤد نے ابن عباس اور ابوموسے سے بھی ایسا ہی منقول ہے **باب** بعضون نے کہا امام ہر ایک گروہ کے ساتہ ایک ایک رکعت پڑہے پہر سلام پہیر دے اب جو لوگ سلام کے وقت اسکے پیچھے ہون وہ دوسری رکعت بہی پڑہکر اپنی نماز پوری کرلین پہر پہلا گروہ آوے وہ بہی ایک رکعت جو باقی رہگئی تہی پڑہی **عن** عبداللہ بن مسعود قال صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف فقامو صفین صف خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم جاء الاخرون فقاموا مقامہم واستقبل ھؤلاء العدو وفصلی بہم النبی صلے اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم فقام ھؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا ثم ذھبوا فقاموا مقام اولئک مستقبل العدو ورجع اولئک الی مقامہم فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑہی تو ایک صف آپکے پیچھے کہڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کہڑی ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑہی پہلے گروہ کے ساتہ پہر دوسرا گروہ آیا اور انکی جگہ پر کہڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے آپنے انکے ساتہ بہی ایک رکعت پڑہی پہر آپنے سلام پہیر دیا اُن لوگون نے کہڑے ہوکر ایک رکعت اکیلے ادا کی پہر سلام پہیر کر چلے گئے دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑہ چکا تہا آیا اور انہون نے ایک رکعت اکیلے پڑہکر سلام پہیر دیا **ف** ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے - دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو دونو صفون نے تکبیر کہی عبدالرحمن بن سمرہ جب کابل مین جہاد کے لیے گئے تہے وہان انہون نے اسی طرح نماز پڑہی مگر جن لوگون نے اخیر مین امام کے ساتہ ایک رکعت پڑہی تہی وہ امام کے سلام کے بعد دشمن کے سامنے چلے گئے اور پہلا گروہ آیا اُس نے ایک رکعت پڑہی جو باقی تہی وہ پہر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اُسنے ایک رکعت پڑہی **باب** من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ولا یقضون بعضون نے کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کے ساتہ پڑہ لے پہر دوسری رکعت پڑہنے کی حاجت نہین **عن** ثعلبۃ بن زھدم قال کنا مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال ایکم صلے مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف فقال حذیفۃ انا فصلی ھؤلاء رکعۃ وبھؤلاء رکعۃ ..... ولم یقضوا **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہی ہم سعید بن العاص کے ساتہ تہے طبرستان مین انہون نے کہا تم مین سے کس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ

خوف کی نماز پڑہی ہے حذیفہؓ نے کہا ہے پہر انہون نے ہر ایک گروہ کے ساتہہ ایک ایک رکعت پڑہی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہین پڑہی - کہا ابو داؤد نے ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابو ہریرہ رض اور ابو موسے اور ابن عمرؓ اور زید بن ثابت نے رسول اللہ علیہ وسلم سے اسمین یہ ہے کہ مقتدیون کی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین **عن** ابن عباسؓ قال فرض اللہ عزوجل الصلوۃ علی لسان نبیکم صلے اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتین و فی الخوف رکعۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تمپر حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو اور خوف مین ایک **ف** اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہے **باب** بعضون نے کہا ہر گروہ کے ساتہہ امام دو دو رکعتین پڑہے **عن** ابی بکرۃ قال صلی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی خوف الظہر فصف بعضہم خلفہ و بعضہم بازاء العدو فصلی رکعتین ثم سلم فانطلق الذین صلوا معہ فوقفوا موقف اصحابہم ثم جاء اولئک فصلوا خلفہ فصلی بہم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربعا و لاصحابہ رکعتین رکعتین و بذلک کان یفتی الحسن **ترجمہ** ابوبکرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خوف مین ظہر کی نماز پڑہی کچہہ لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہی اور کچہہ لوگون نے دشمن کے سامنے صف باندہی پہلے آپنے ان لوگون کے ساتہہ جو آپکے پیچہے تہے دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرا پہر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تہے انکے ساتہہ بہی دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین ہوئین اور انکے اصحابؓ کی دو دو رکعتین ہوئین اور حسن اسی روایت پر فتوی دیتے تہے - ابو داؤد نے کہا مغرب مین امام کی چھہ رکعتین ہونگی **باب** صلوۃ الطالب جو کسی ڈہونڈنے کے لیے نکلے وہ نماز کس طرح پڑہے **ف** یعنے کسی کافر کے مارنے کو جاوے امام کے حکم سے اور خوف اس بات کا کہ اگر نماز پڑہے گا تو وہ کافر چلدیگا اس صورت مین چلتے چلتے اشارہ سے نماز پڑہتا جاوے اسی طرح اگر کافر اسکی تلاش مین نکلین اور اسکو خوف ہو اگر مین نماز کے لیے ٹہیرون گا تو کافر مجہکو پالینگے تو ٹہیرے چلتے چلتے اشارہ سے نماز پڑہتا جاوے **عن** عبداللہ بن انیس قال بعثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی خالد بن سفیان الہذلی وکان بنخلۃ وعرفات فقال اذہب فاقتلہ قال فرایتہ وحضرت صلوۃ العصر فقلت انی لاخاف ان یکون بینی وبینہ ما ان اوخر الصلوۃ فانطلقت امشی وانا اصلی اومی ایماء نحوہ فلما دنوت منہ قال لی من انت قلت رجل من العرب بلغنی انک تجمع لہذا الرجل فجئتک فی ذلک قال انی لفی ذلک فمشیت معہ حتی اذا امکننی علوتہ بسیفی حتی برد **ترجمہ** عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیجا خالد بن سفیان ہذلی پاس جو عرنہ اور عرفات کی طرف رہتا تہا اور فرمایا جاقتل کر اسکو عبداللہ بن انیسؓ نے کہا مینے اسکو دیکہا لیکن عصر کی نماز کا وقت آگیا مینے خیال کیا کہ اگر مین نماز کیلیے

دیر کرون تو مجھ مین اور اسمین بہت فاصلہ ہو جاویگا مین چلتا گیا اور اشارے سے نماز پڑہتا گیا جب مین اسکے نزدیک ہو پہنچا
اسنے مجھ سے پوچھا تو کون ہے مینے کہا ایک شخص ہون عرب کے رہنے والا مینے یہ خبر سنی تم اُس شخص سے (یعنے محمد صلعم سے) لڑنے کی
لیے لشکر جمع کرتے ہو تو مین بہی اُسی کام کو تمہارے پاس آیا (تاکہ لشکر مین داخل ہون) اس نے کہا ہان مین اسی فکر مین
ہون مین اسکے ساتہہ چلتا رہا تہوڑی دیر تک جب مینے موقع دیکہا تو اپنی تلوار اُسپر رکہدی یہان تک کہ وہ ٹہنڈا
ہو گیا **باب** تفریع ابواب التطوع و رکعات السنة سنتون کا بیان **عن** ام حبیبة قالت قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ثنتی عشر رکعة تطوعا بنی له بهن بیت فی الجنة **ترجمہ** حضرت ام حبیبہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین نفل پڑہے گا اللہ جل جلالہ
اُسکے لیے ایک گہر بنا دیگا جنت مین **ف** دو سنتین فجر کی اور چار ظہر کی اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے
اور دو بعد عشا کے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشة عن صلوة رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظهر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی بیتی فیصلی
رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیهن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا واذا قرا
وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا قرا وهو قاعد رکع وسجد وهو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یخرج فیصلی بالناس
صلوة الفجر صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی نفل نمازون کا حال انہون نے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہتے تہے میرے گہر مین پہر باہر جاتے
تہے اور لوگون کو نماز پڑہاتے تہے پہر گہر مین آتے تہے اور دو رکعتین پڑہتے تہے اسی طرح آپ لوگون کو عشا کی نماز پڑہاتے
تہے پہر گہر مین آکر دو رکعتین پڑہتے تہے اور رات کو نو رکعتین پڑہتے تہے اُس مین وتر بہی تہا اور رات کو آپ بڑی
بڑی دیر تک کہڑے ہو کر پڑہتے تہے اور بڑی بڑی دیر تک بیٹہے پڑہتے تہے جب کہڑے ہو کر پڑہتے تو رکوع بہی
کہڑے ہو کر کرتے تہے پہر سجدہ کرتے تہے جب بیٹہ کر پڑہتے تو رکوع بہی بیٹہ کر کرتے پہر سجدہ کرتے اور جب صبح صادق
نکلتی آپ دو رکعتین پڑہتے پہر باہر نکلتے اور لوگون کو فجر کی نماز پڑہاتے رحمت بہیجے اللہ اُنپر اور سلام **عن** عبد اللہ
ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظهر رکعتین وبعدها رکعتین وبعد المغرب
رکعتین فی بیته وبعد صلوة العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعة حتی ینصرف فیصلی رکعتین **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتین پڑہتے تہے اور بعد ظہر کے دو
رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گہر مین اور بعد عشا کے دو رکعتین اور جمعے کے بعد کچہہ نہین پڑہتے تہے جب جمعے
سے فارغ ہو کر آتے تو دو رکعتین پڑہتے تہے **عن** عائشة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعا
قبل الظهر ورکعتین قبل صلوة الغداة **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ظہر سے پہلے چار رکعتین اور فجر سے پہلے دو رکعتین ناغہ نہین کرتے تہے **باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتون کا بیان **عن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یکن علی شئ من النوافل اشد معاھدۃ منہ علی الرکعتین قبل الصبح **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہین رکہتے تہے جیسے دو رکعتون کا قبل صبح کے خیال رکہتے تہے **باب** فی تخفیفہما فجر کی سنتون کا ہلکا پڑہنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخفف الرکعتین قبل صلوۃ الفجر حتی انی لاقول ھل قرا فیہما بام القران **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسقدر جلدی پڑہتے تہے فجر کی سنتون کو مین کہتی تہی آپنے سورہ فاتحہ بہی پڑہی یا نہین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قرا فی رکعتی الفجر قل یا ایہا الکفرون وقل ھو اللہ احد **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتون مین قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑہی **عن** بلال انہ اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیؤذنہ بصلوۃ الغداۃ فشغلت عائشۃ رضی اللہ عنہا بلالا بامر سالتہ عنہ حتی فضحہ الصبح فاصبح جدا قال فقام بلال فاذنہ بصلوۃ وتابع اذانہ فلم یخرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما خرج صلے بالناس واخبرہ ان عائشۃ شغلتہ بامر سالتہ عنہ حتی اصبح جدا وانہ ابطا علیہ بالخروج فقال انی کنت رکعت رکعتی الفجر فقال یا رسول اللہ انک اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتہما واحسنتہما واجملتہما **ترجمہ** بلال رضہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے صبح کی نماز کے لیے بلانے کو حضرت عائشہ رضہ نے انکو باتون مین لگایا کچہہ پوچہنے لگین یہان تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکہہ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ نکلے پہر نکلے اور آپنے نماز پڑہائی بلال نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضہ نے مجہے باتون مین لگا دیا یہان تک کہ فجر کی روشنی ہوگئی لیکن آپنے نکلنے مین دیر کی آپنے فرمایا مین فجر کی سنتین پڑہ رہا تہا بلال نے کہا یا رسول اللہ آپنے بہت دیر کی آپنے فرمایا اگر اس سے بہی زیادہ دیر ہوتی تب بہی مین ان دو رکعتون کو اچہی طرح خوب صورتی سے پڑہتا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تدعوھما وان طردتکم الخیل **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چہوڑو فجر کی سنتون کو اگرچہ تمکو گہوڑے روندڈالین **عن** عبد اللہ بن عباس ان کثیرا ما کان یقرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی رکعتی الفجر یا منا باللہ وما انزل الینا ھذہ الایۃ قال ھذہ فی الرکعۃ الاولی وفی الرکعۃ الاخرۃ یا منا باللہ واشھد بانا مسلمون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتون مین آمنا باللہ وما انزل الینا پہلی رکعت مین پڑہتے تہے اور دوسری رکعت مین آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون **عن** ابی ھریرۃ انہ سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرا فی رکعتی الفجر

قل امنا بالله وما انزل علینا فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الاخری بهذه الایة ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین وانا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحب الجحیم شک الراوی ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فجر کی سنتون مین پڑھتے ہتے قل آمنا باللہ وما انزل علینا پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین یا انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحب الجحیم شک کیا راوی نے **باب الاضطجاع بعدھا** فجر کی سنتون کے بعد لیٹنے کا بیان **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الرکعتین قبل الصبح فلیضطجع علی یمینہ فقال لہ مروان بن الحکم اما یجزی احدنا ممشاہ الی المسجد حتی یضطجع علی یمینہ قال عبید اللہ فی حدیثہ قال لا قال فبلغ ذلک ابن عمر فقال اکثر ابو ھریرۃ علی نفسہ قال فقیل لابن عمر ھل تنکر شیئا مما یقول قال لا ولکنہ اجترأ وجبنا قال فبلغ ذلک ابا ھریرۃ قال فما ذبنی ان کنت حفظت ونسوا ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دو رکعتین سنت کی پڑھے فجر سے پہلے تو داہنے کروٹ پر لیٹ جاوے مروان نے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کیا مسجد تک چلنا کافی نہین ہی جب تک داہنے کروٹ پر نہ لیٹے عبید اللہ کی روایت مین ہے ابو ہریرہ رضہ نے کہا نہین جب یہ خبر پہونچی ابن عمر رضہ کو انہون نے کہا ابو ہریرہ نے بہت کیا اپنے نفس پر (یعنے اکثر حدیثین بیان کرتے ہین اگر سہو یا غلطی ہو تو اسکا بار انکی ذات پر ہوگا) ابن عمر رضہ سے کہا گیا کیا تم ابو ہریرہ جو کہتے ہین اسکا انکار کرتے ہو ابن عمر رضہ نے کہا نہین ابو ہریرہ نے جرات کی اور ہم نے خوف کیا جب ابو ہریرہ رضہ کو اسکی خبر پہونچی انہون نے کہا میرا کیا قصور ہی اگر مینے یاد رکھا اور وہ بھولگئے **ف** یعنے میری روایتین اس وجہ سے زیادہ ہین کہ میرا حافظہ اچھا تھا جو مینے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور لوگ بھولگئے۔ فجر کی سنتون کے بعد داہنے کروٹ پر لیٹنا مسنون ہے اور ابن حزم ظاہری کے نزدیک فرض ہے اور مالک کے نزدیک بدعت ہی مگر صحیح یہ ہے کہ بدعت کہنا اسکو غلط ہے اور یہ امر ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلوتہ من اخر اللیل نظر فان کنت مستیقظۃ حدثنی وان کنت نائمۃ ایقظنی وصلی الرکعتین ثم اضطجع حتی یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بصلوۃ الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلوۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اخیر شب مین نماز سے فارغ ہوتے دیکھتے اگر مین جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتین کرتے اگر سوتی ہوتی مجھے جگا دیتے اور دو رکعتین پڑھ کر لیٹ جاتی یہان تک کہ مؤذن آتا اور نماز صبح کے لیے بلاتا پھر آپ دو رکعتین ہلکی پھلکی پڑھکر نماز کو جاتے **عن ابی سلمۃ** قال قالت عائشۃ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت نائمۃ اضطجع وان کنت مستیقظۃ حدثنی ترجمہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتون سے فارغ ہوتے اگر مین سولی ہوتی تو آپ بہی لیٹ جاتے اور جو جاگتی ہوتی مجہہ سے بات کرتے **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے بیچمین بات کرنا ممنوع نہین ہے **عن** ابی بکرۃ قال خرجت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم لصلوۃ الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداہ لصلوۃ او حرکہ برجلہ

ترجمہ ابی بکرہؓ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ چلا صبح کی نماز کے لیے آپ جب کسی کو سوتا دیکہتے اسکو پکار دیتے نماز کے لیے یا پاؤن سے ہلا دیتے **باب** اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اُس وقت سنتین نہ پڑہے **عن** عبداللہ بن سرجس قال جاء رجل والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یصلی الصبح فصلی الرکعتین ثم دخل مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ فلما انصرف قال یا فلان ایتہما صلوتک التی صلیت وحدک او التی صلیت معنا

ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑہ رہے تہے اُسنے دو رکعتین پڑہین پہر جماعت مین شریک ہوا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تیری نماز کونسی تہی جو تو نے اکیلے پڑہی یا جو ہمارے ساتہ پڑہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی پہر کوئی نماز نہین ہے سوای فرض کے **ف** یعنے جب جماعت کہڑی ہو جاوے تو پہر سنتین نہ پڑہے جماعت مین شریک ہو یہ حکم سب سنتون کو شامل ہے اگر فجر کی جماعت کہڑی ہو تو فجر کی سُنتین نہ پڑہے جماعت مین شریک ہو جاوے اکثر علماء کا یہی قول ہے بعد فرض کے اختیار ہے خواہ اسی وقت سنتین پڑہ لیوے یا آفتاب نکلنے کے بعد **باب** من فاتتہ متی یقضیہا فجر کی سنتین اگر فوت ہو جاوین تو کب انکو ادا کرے **عن** قیس بن عمرو قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ترجمہ قیس بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتین پڑہتے دیکہا آپنے فرمایا فجر کی دو ہی رکعتین ہین (پہر دو تو نے اور کیون پڑہین) وہ بولا میں نے دو رکعتین جو فرض سے پہلے پڑہی جاتی ہین نہین پڑہی تہین اس واسطے میں انکو اب پڑہ لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سُنکر چپ ہو رہے **ف** یہ حدیث منقطع ہے محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے نہین سُنا مگر متصلا روایت کیا اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین اور عمل شافعیؒ اور احمدؒ کا اسی حدیث پر ہے کہ سنتون رواتب مین اگر کوئی سنت فوت ہو جاوے تو اسکو ادا کرلے اگرچہ وقت مکروہ مین ہو لیکن ترمذی نے روایت کیا مرفوعاً ابوہریرہؓ سے جو شخص نہ پڑہے دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین تو پڑہ لے انکو بعد بلند ہونے آفتاب کے **باب** الاربع قبل الظہر وبعدہا ظہر کی سنتون کا بیان **عن** ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات

قبل الظهر واربع بعدها حرم علی النار **ترجمہ** ام حبیبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کریگا ظہر سے پہلے چار رکعت پر اور ظہر کے بعد چار رکعت پر اسکو جہنم حرام ہوجاویگی **ف** ظہر کے اول چار رکعتین بھی آئین ہین ایک سلام سے یا دو سلام سے اور دو رکعتین بھی اسی طرح ظہر کے بعد بھی چار رکعتین آئی ہین اور دو رکعتین بھی پر ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہنا اور بعد دو رکعتین پڑہنا ہماری نزدیک مختار ہے **عن** ابی ایوب عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن ابواب السماء **ترجمہ** ابو ایوبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار رکعتین قبل ظہر کے انکے درمیان مین سلام نہین ہے کہولے جاتے ہین انکے واسطے دروازے آسمان کے **ف** اسحدیث کا اسناد اگر ضعیف نہین ہے تو قوی بھی نہین ہے عبیدہ ضعیف ہے اسکی اسناد مین لیکن یحیے بن سعید قطان نے کہا اگر مین عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی حدیث روایت کرتا **باب** الصلوۃ قبل العصر عصر کی سنتون کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلے قبل العصر اربعا **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اس مرد پر جو عصر سے پہلے چار رکعتین پڑہے **عن** علیؓ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل العصر رکعتین **ترجمہ** امیر المومنین علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتین پڑہتے تہے **ف** ترمذی کی روایت مین ہے چار رکعتین پڑہتے تہے بیچمین فصل کرتے تہے ساتہ ایک سلام کے **باب** الصلوۃ بعد العصر بعد عصر کے نماز پڑہنے کا بیان **عن** کریب مولی ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس و عبد الرحمن بن ازہر و المسور بن مخرمۃ ارسلوہ الی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اقرأ علیہا السلام منا جمیعا وسلہا عن رکعتین بعد العصر وقل انا اخبرنا انک تصلیہما وقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہما فدخلت علیہا فبلغتہا ما ارسلونی بہ فقالت سل ام سلمۃ فخرجت الیہم فاخبرتہم بقولہا فردونی الی ام سلمۃ بمثل ما ارسلونی بہ الی عائشۃ فقالت ام سلمۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عنہما ثم رایتہ یصلیہما اما حین صلاہما فانہ صلی العصر ثم دخل وعندی نسوۃ من بنی الحرام من الانصار فصلاہما فارسلت الیہ الجاریۃ فقلت قومی بجنبہ فقولی لہ تقول ام سلمۃ یا رسول اللہ اسمعک تنہی عن ہاتین الرکعتین و اراک تصلیہما فان اشار بیدہ فاستاخری عنہ قالت ففعلت الجاریۃ فاشار بیدہ فاستاخرت عنہ فلما انصرف قال یا بنت ابی امیۃ سالت عن الرکعتین بعد العصر انہ اتانی ناس من عبد القیس بالاسلام من قومہم فشغلونی عن الرکعتین اللتین بعد الظہر فہما ہاتان **ترجمہ**

کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے انکو بہیجا حضرت عائشہؓ کے پاس اور کہا ہماری طرف سے سلام کہنا اور انسے پوچھنا ہمکو خبر پہونچی ہے تم دو رکعتین بعد عصر کے پڑہا کرتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمکو پہونچا کہ آپنے منع کیا اس سے کریب کہتے ہین پہر حضرت عائشہؓ

کے پاس گیا اور اُن لوگون کا پیام پہونچایا انہون نے کہا بی بی ام سلمہ رضہ سے پوچھ مین اُن لوگون کے پاس گیا (یعنے عبداللہ بن عباس وغیرہ پاس جنہون نے مجھے بھیجا تہا) اور یہ حال بیان کیا اُنہون نے کہا بی بی ام سلمہ پاس جا اور یہی پیام پہونچا (جب مین ام سلمہ پاس گیا) اُنہون نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ اُس سے منع کرتے تہے پہر مینے دیکہا آپ کو پڑہتے ہوئے وہ کب ایک روز آپ عصر پڑہکر میرے پاس آئے اور میرے پاس کئی عورتین بنی حرام کی جو انصار مین سے ایک قبیلہ ہے بیٹہی ہوئی تہین آپنے یہ دو رکعتین پڑہنا شروع کین مینے ایک چھوکری کو بہیجا اور کہا آپکے پہلو مین کہڑی ہو اور کہہ ام سلمہ کہتی ہے یا رسول اللہ مینے سُنا آپ کو منع کرتے ہوئے ان دونو رکعتون سے پہر آپ انکو پڑہتے ہین اگر آپ ہاتہہ سے اشارہ کرین تو چلے آنا اُس چھوکری نے ایسا ہی کیا آپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا وہ چلی آئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی **ف** ابو امیہ حضرت ام سلمہ رضہ کے باپ کا نام ہتا **ت** تونے مجہہ سے پوچھا تہا دو رکعتین پڑہنے کو بعد عصر کے حال یہ ہے کہ میرے پاس چند لوگ عبدالقیس کے اسلام کی خبر لیکر آئے تہے اپنی قوم کی اسی دہیان مین میری دو رکعتین جو بعد ظہر کے پڑہتے ہین رہ گئین مین نے اُنکو اب پڑہ لیا **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سنت کی قضا کرنا سنت ہے طحاوی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مینے کہا یا رسول اللہ اگر ہماری بہی یہ سُنتین فوت ہوجاوین تو قضا کرین یا نہین آپنے فرمایا نہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپکے خصائص مین سے تہا اور کسی کو بعد عصر کے نماز پڑہنا درست نہین جب تک آفتاب ڈوب نہ جاوے یہ مذہب ابو حنیفہ رح کا ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک مطلقا تینون وقتون مین نماز درست ہے یعنے بعد فجر اور بعد عصر اور دوپہر کے وقت اور شافعی رح کے نزدیک بلا سبب نفل پڑہنا ان اوقات مین درست نہین اگر کوئی سبب ہو مثلاً نذر کا ادا کرنا ہو یا قضا ہو کسی نماز کی درست ہے اور جمعے کا دوپہر حدیث سے مستثنے ہے اسی طرح مکہ کی مسجد مین ہر وقت نماز درست ہے **باب** من رخص فیہما اذا کانت الشمس مرتفعۃ جب آفتاب بلند ہو تو عصر کے بعد نماز درست ہے **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد العصر الا والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عصر کے بعد نماز پڑہنے سے مگر جب آفتاب بلند ہو **عن** علی قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی فی اثر کل صلوۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر والعصر **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے سوا فجر اور عصر کے **عن** ابن عباس قال شہد عندی رجال مرضیون فیہم عمر بن الخطاب وارضاہم عندی عمر ان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ بعد صلوۃ الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے میرے پاس کئی عمدہ آدمیون نے گواہی دی سب مین عمدہ ان مین حضرت عمر رضہ تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے نماز بعد فجر کے نماز کے یہان تک کہ

آفتاب نکل آوی اور نہین ہی نماز بعد نماز عصر کے یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوی **عن** عمرو بن عبسۃ السلمی انہ
قال قلت یارسول اللہ ای اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ماشئت فان الصلوۃ مشہودۃ مکتوبۃ
حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطلع الشمس فترتفع قید رمحین او رمحین فانہا تطلع بین قرنی شیطان و
یصلی لہا الکفار ثم صل ماشئت فان الصلوۃ مشہودۃ مکتوبۃ حتی یعدل الرمح ظلہ ثم اقصر فان جہنم
تسجر وتفتح ابوابہا فاذا زاغت الشمس فصل ماشئت فان الصلوۃ مشہودۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر حتی
تغرب الشمس فانہا تغرب بین قرنی شیطان ویصلی لہا الکفار وقص حدیثا طویلا قال العباس ہکذا حدثنی
ابو سلام عن ابی امامۃ الا ان اخطئ شیئا لا اریدہ فاستغفر اللہ واتوب الیہ **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سلمی سے روایت
ہی ہینے کہا یارسول اللہ رات کی کونسے حصے مین دعا جلدی قبول ہوتی ہے آپنے فرمایا اخیر حصے مین اُس وقت
جتنی چاہے تو نماز پڑہ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین لکہتے جاتے ہین فجر کی نماز تک پہر ٹہیر جا آفتاب کے
طلوع تک جب تک آفتاب ایک برچھی یا دو برچھی برابر اونچا ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو چوٹیون کے بیچ مین نکلتا
ہے اور آفتاب پرست اُس وقت اسکی پوجا کرتے ہین جتنی چاہے تو نماز پڑہ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین
لکہتے جاتے ہین یہان تک کہ برچھی کا سایہ اسکے برابر ہو جاوے (نصف النہار تک) پہر ٹہیر جا اسلیے کہ جہنم اُس
وقت جوش مین ہوتا ہے اور اسکے دروازے کہل جاتے ہین جب آفتاب ڈہل جاوی پہر جتنی چاہے نماز پڑہ کیونکہ
نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین عصر کی نماز تک پہر ٹہیر جا آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہے شیطان
کی دو چوٹیون کے بیچمین اور آفتاب پرست اُس وقت اسکی پوجا کرتے ہین اور بیان کیا ایک قصہ طول طویل کہا
عباس بن سالم نے ایسے ہی حدیث بیان کی مجہسے ابو سلام نے ابو امامہ سے مگر جو بے قصد کے مجہسے بہول چوک
ہو گئی ہو تو اللہ سے اسکی معافی چاہتا ہون اور اسکی طرف توبہ کرتا ہون **عن** یسار مولی ابن عمر قال رانی ابن
عمر انا اصلی بعد طلوع الفجر فقال یایسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علینا ونحن نصلی ہذہ
الصلوۃ فقال لیبلغ شاہدکم غائبکم لا تصلوا بعد الفجر الا سجدتین **ترجمہ** یسار مولی ابن عمر سے روایت ہے
مجہکو ابن عمر نے دیکہا نماز پڑہتے ہوئے بعد طلوع فجر کے تو کہا ای یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور ہم
یہ نماز پڑہ رہے تہے آپنے فرمایا جو لوگ تم مین سے حاضر ہین وہ اُن لوگون کو جو غیر حاضر ہین خبر کر دین جب فجر نکل
آوی تو سوا دو رکعتون کے اور کوئی نماز نہ پڑہو **عن** الاسود ومسروق قالا نشہد علی عائشۃ انہا قالت
ما من یوم یاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا یصلی بعد العصر رکعتین **ترجمہ** اسود اور مسروق نے کہا ہم
گواہی دیتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی نے کہا کوئی دن ایسا نہ ہوتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو
رکعتین نہ پڑہتے ہون **ف** بعضون نے کہا یہ خصوصیت تہی آپ کی اور کسی کو نفل بعد عصر کے درست نہین ہے جب تک

آفتاب ڈوب جاوے بعضون نے کہا ظہر کی سنت کی قضا ہتی جیسے ام سلمہ رض کی حدیث مین گذرا بعضون کے نزدیک نفل پڑہنا اوقات ثلثہ مین درست ہی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر و ینہی عنہا ویواصل وینہی عن الوصال **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے نماز پڑہتے ہتے لیکن اورون کو منع کرتے ہتے اور ہتہ کے روزی رکہتے ہتے لیکن اورون کو منع کرتے ہتے

باب قبل مغرب کے سنت پڑہنے کا بیان **عن** عبد اللہ المزنی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شاء خشیۃ ان یتخذہا الناس سنۃ **ترجمہ** عبد اللہ مزنی سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کے اول دو رکعتین پڑہو جسکا جی چاہے اس ڈر سے کہ کہین لوگ اسکو سنت نہ سمجہہ لین **ف** سلف نے اختلاف کیا قبل مغرب کے نفل پڑہنے مین ایک طائفہ صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہی جیسے عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس اور جابر وغیرہم اور دلیل انکی یہی حدیث ہی اور یہی مذہب قوی وراجح ہے اور ایک جماعت صحابہ سے منقول ہے کہ انہون نے مغرب کے اول نفل نہین پڑہا اور یہی مسلک ہے اکثر فقہا اور علماء کا **عن** انس بن مالک قال صلیت الرکعتین قبل المغرب علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال قلت لانس اراکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فعمرانا فلم یامرنا ولم ینہنا **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے ہمنے دو رکعتین پڑہین مغرب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مختار بن فلفل نے کہا انس رض سے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو یہ نماز پڑہتے ہوئے دیکہا تہا انہون نے کہا ہان نہ ہمکو اسکا حکم کیا نہ اس سے منع کیا **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ لمن شاء **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانون کے درمیان مین نماز ہے جسکا جی چاہے پڑہی (دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہے) **عن** طاؤس قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلیہما ورخص فی الرکعتین بعد العصر **ترجمہ** طاؤس رض سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے کسی نے پوچہا دو رکعتین پڑہنے کو قبل مغرب کے انہون نے کہا مینے کسی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یہ نماز پڑہتے نہ دیکہا لیکن اجازت دی انہون نے عصر کے بعد دو رکعتین پڑہنے کی

باب صلوۃ الضحی چاشت کی نماز کا بیان **ف** اکثر لوگون کے نزدیک چاشت کی نماز وہی اشراق کی نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزے برابر بلند ہونے پر پڑہی جاتی ہے اور بعضون کے نزدیک چاشت یہ ہے جو بعد اشراق کے پڑہی جاوے قریب ڈیڑہ پہرون کے نسائی مین ایک روایت ہی جو موید ہے اسکی۔ اکثر علماء کے نزدیک چاشت کی نماز سنت ہی اور بعضون نے اسکو بدعت کہا ہی یہ بدعت کہنا غلط ہی اور احادیث متعددہ سے سنت ہونا اسکا ثابت ہوتا ہے **عن** ابی ذر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن ادم صدقۃ تسلیمۃ علی من لقی صدقۃ وامرہ بالمعروف صدقۃ ونہیہ عن المنکر

صدقة واماطة الاذى عن الطريق صدقة وبضعة اهله صدقة ويجزئ من ذلك كله ركعتان من الضحى
زاد ابن منيع في حديثه قالوا يا رسول الله احدنا يقضي شهوته وتكون له صدقة قال رايت لو وضعها في غير حلها
الم يكن يأثم ترجمہ ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے ہر پور پر
ایک صدقہ لازم ہوتا ہے (صحت اور سلامتی کے شکرانے مین) پھر وہ جس سے ملے اسکو سلام کرے تو ایک صدقہ ہے اور
اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا
ایک صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے جماع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتین کافی ہین چاشت کی ابن منیع کی
روایت مین ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سے اپنی شہوت نکالتا ہے (بی بی سے جماع کرکے) تو اسکو
صدقہ کا ثواب کیونکر ملے گا آپنے فرمایا اگر وہ شہوت نکالتا حرام جگہ مین تو اسکو عذاب ہوتا (پھر جب حرام مین عذاب ہے
تو حلال مین ثواب بھی ہوگا) عن ابی الاسود الدیلی قال بینما نحن عند ابی ذر قال یصبح علی کل سلامی من احدکم
فی کل یوم صدقة فکل تکبیرة صدقة وکل صلوة صدقة وصیام صدقة وحج صدقة وتسبیحة صدقة وتکبیر صدقة وتحمید
صدقة فعد رسول الله صلے الله علیه وسلم من هذه الاعمال الصالحة ثم قال یجزی احدکم من ذلک رکعتا
الضحی ترجمہ ابوالاسود دیلی سے روایت ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے ابوذر رضہ پاس اتنے مین انہون نے کہا جب صبح ہوتی
ہے تو تم مین سے ہر شخص کے ہر ایک پور پر ایک صدقہ ہوتا ہے پھر اسکے لیے ہر نماز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روزے
کا ایک صدقہ اور ہر حج کا ایک صدقہ اور ہر تسبیح کا ایک صدقہ اور ہر تکبیر کا ایک صدقہ اور ہر تحمید (الحمد للہ کا) ایک
صدقہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین نیک اعمالون کو بیان کرکے فرمایا ان سے ایک چیز کافی ہے وہ دو
رکعتین ہین چاشت کی عن معاذ بن انس الجهنی ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال من قعد فی مصلاه حین
ینصرف من صلوة الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر له خطایاه وان کانت اکثر من زبد البحر
ترجمہ معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیٹھا رہے اس مقام مین جہان اسنے
(فجر کی) نماز پڑھی ہے جب سے فارغ ہو فجر کی نماز سے یہان تک چاشت کی دو رکعتون کو ادا کرے اور درمیان مین بات
نہ کرے مگر بہتر تو اسکے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کی بہین سے زیادہ ہون عن ابی امامة ان رسول الله صلے
الله علیه وسلم قال صلوة فی اثر صلوة لا لغو بینهما کتاب فی علیین ترجمہ ابو امامہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا اور درمیان مین بیہودہ کام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو علیین مین
لکھا جاتا ہے ف علیین ساتوین آسمان کو کہتے ہین بعضون نے کہا وہ فرشتون کے دفتر کا نام ہے جسمین اعمال
صالحہ لکھے جاتے ہین عن نعیم بن همار قال سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول یقول الله عز وجل یا
ابن آدم لا تعجزنی من اربع رکعات فی اول نهارک اکفک آخره ترجمہ نعیم بن ہمار سے روایت ہے سنا مین نے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے مت قضا کر چار رکعتین شروع دن مین مین تجھکو کافی ہونگا آخر دن مین **ف** مراد یہ ہے کہ اگر تو شروع دن مین یعنے اشراق کے وقت چار رکعتین پڑہیگا سارے دن مین تیرا محافظ رہونگا تیرے مقاصد پوری کرونگا **عن** ام ھانی بنت ابی طالبان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الفتح صلے سبحۃ الضحی ثمان رکعات یسلم من کل رکعتین **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی نماز کی آٹھہ رکعتین پڑہین ہر دو گانے کے بعد سلام پھیرتے تھے **عن** ابن ابی لیلے قال ما اخبرنا احد انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلے الضحی غیر ام ھانی فانھا ذکرت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ اغتسل فی بیتھا وصلے ثمان رکعات فلم یرہ احد صلاھن بعد **ترجمہ** ابن ابی لیلے سے روایت ہے ہم سے کسی نے نہین کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے چاشت کی نماز پڑہتے دیکھا سوا ام ہانی کے انہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا اُس دن انکے گہر مین غسل کیا اور آٹھہ رکعتین پڑہین اسکے بعد سے پھر کسی نے انکو یہ نماز پڑہتے نہ دیکھا **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ ھل کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلے الضحی فقالت لا الا ان یجئ من مغیبہ قلت ھل کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرن بین السور قالت من المفصل **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق رض سے روایت ہے مینے پوچھا حضرت عائشہ رض سے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑہتے تھے انہون نے کہا نہین مگر جب سفر سے آتے تو نماز پڑہتے مینے کہا کیا یا رسول اللہ دو سورتین ملاکر پڑہتے تھے انہون نے کہا مفصل مین سے (حجرات سے آخر تک) **عن** عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہا قالت ما سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحھا وان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیھم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہین پڑہی کبھی لیکن مین پڑہتی ہون اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑ دیتے اس خوف سے کہ لوگ اسکو کرنے لگین اور وہ فرض ہوجاوے لیکن دل سے اسکو دوست رکھتے **ف** ان دونو حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز چار رکعتین اور زیادہ پڑہا کرتے تھے اور حضرت عائشہ رض سے اس باب مین مختلف اقوال منقول ہین **عن** سماک قال قلت لجابر بن سمرۃ اکنت تجالس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا کان لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الغداۃ حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سماک سے روایت ہے مینے جابر بن سمرہ رض سے کہا کیا تم بیٹھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ انہون نے کہا ہان اکثر بیٹھتا تھا آپ جس جگہہ فجر کی نماز پڑہتے وہان سے نہ اٹھتے جبتک آفتاب نکلتا جب آفتاب نکلتا تو کھڑے ہوتے (نماز اشراق کے لیے)

ف اختلاف ہے صلوۃ الضحی کی رکعات مین بعضون نے دو کہا ہے بعضون نے چار بعضون نے آٹھہ یہ سب منقول

ف نماز چاشت کی مرفوع حدیث سے دو رکعت ثابت ہوتی ہے اور موقوف سے چار رکعت کبھی

ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بعضون نے کہا زیادہ کی حد نہین ہے جتنی رکعتین ہوسکین پڑہے (زرقانی) الحمد للہ تمام ہوا پارہ ساتوان سنن ابی داؤد کے تیئیس ۲۳ پارون مین سے۔ اب شروع ہوتا ہے پارہ آٹھوان اُنکی فضل اور الطاف پر بہروسا کرکے وہی مددگار ہے اور وہی معین ہے خداوندا مدد کر ہماری اس کتابکے پورا کرنیمین آمین

ثم الجزء السابع ویتلوہ الجزء الثامن ان شاء اللہ تعالی

فہرست پارۂ ہفتم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۷۵	اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز	۲۸۶	مسافر کتنی مسافت مین قصر کرے		نکلے وہ نماز کس صورت سے پڑہے۔
	نہ پڑہ سکے تو دوسرے دن پڑہ لیوے	۲۸۷	سفر مین اذان دینے کا بیان	۳۰۰	سنتون کا بیان۔
〃	قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ	〃	مسافر شک ہو نماز کا وقت	۳۰۱	فجر کی سنتون کو ہلکا پڑہنے کا بیان
	پڑہنے کا بیان۔		ہوا یا نہین ہوا پھر وہ نماز پڑہ	۳۰۲	فجر کی سنتون کے بعد لیٹنے
〃	جب بارش ہو تو عید کی نماز مسجد		لیوے تو درست ہے۔		کا بیان۔
	مین پڑہ لیوے عیدگاہ کو جانا ضرور نہین	〃	دو نمازون کو جمع کرنیکا بیان	۳۰۳	فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اُس
۲۷۶	استسقا کی نماز کا بیان۔	۲۹۱	سفر مین قرارت کم کرنا۔		وقت سنتین نہ پڑہے۔
۲۷۷	استسقا مین دونو ہاتھہ اٹھاکر	〃	سفر مین نفل پڑہنے کا بیان۔	〃	فجر کی سنتین اگر فوت ہو جاوین
	دعا مانگنا۔	〃	اونٹ پر نفل اور وتر پڑہنے کا بیان		تو کب اُن کو ادا کرے۔
۲۷۹	نماز کسوف کا بیان۔	۲۹۲	اونٹ پر فرض پڑہنے کا بیان	〃	ظہر کی سنتون کا بیان۔
	نماز کسوف مین تین رکوع یا دو رکوع	〃	مسافر نماز کو کب پورا پڑہے۔	۳۰۴	عصر کی سنتون کا بیان۔
	ہر رکعت مین نے کا بیان۔	۲۹۳	جب دشمن کے ملک مین پڑا ہو	〃	بعد عصر کے نماز پڑہنے کا بیان
۲۸۳	نماز کسوف مین قرارت کا بیان		تو قصر کیا کرے۔	۳۰۵	جب آفتاب بلند ہو تو عصر
۲۸۴	نماز کسوف کے لیے لوگون کو بلانا۔	〃	خوف کی نماز کا بیان۔		کے بعد نماز درست ہونے
〃	کسوف مین خیرات کا بیان۔	۲۹۴	پہلی صورت۔		کا بیان۔
〃	بردہ آزاد کرنے کا بیان۔	〃	دوسری صورت۔	۳۰۷	قبل مغرب کے سنت پڑہنے
〃	نماز کسوف مین ہر رکعت مین ایک	۲۹۵	تیسری صورت۔		کا بیان۔
	رکوع کرنے کا بیان۔	۲۹۶	چوتھی صورت۔	〃	چاشت کی نماز کا بیان۔
۲۸۵	تاریکی اور اندھیرے کے وقت	۲۹۷	پانچوین صورت۔		
	نماز پڑہنے کا بیان۔	۲۹۸	چھٹی صورت۔		
〃	جب کوئی بڑا حادثہ ہو تو سجدہ	〃	ساتوین صورت۔		
	کرنا چاہیئے خداوند کریم کو۔	۲۹۹	آٹھوین صورت۔		
〃	سفر کی نماز کے احکام کا بیان۔	〃	جو کسی کافر کو مارنے کے لیے		

تمت

الجزء الثامن

پارہ آٹھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب صلوۃ النہار دن کی نماز کا بیان **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی

ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعتین ہین **ف** یعنے ہر دو گانے کو بعد سلام پھیرنا چاہیے یا ہر دو گانے کو بعد بیٹھکر تشہد پڑہنا چاہیے یہ حدیث دلیل ہے اُن لوگون کی جو کہتے ہین نفل دو دو رکعتین پڑہنا بہتر ہے رات اور دن مین **عن** المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوۃ مثنی مثنی ان تشہد فی کل رکعتین ان تباس وتمسکن وتقنع بیدیک وترفع یدیک وتقول اللھم اللھم فمن لم یفعل ذلک فھی خداج **ترجمہ** مطلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعتین ہے ہر دو رکعت کو بعد تشہد پڑہے پھر اپنی مصیبت اور غربت ظاہر کرے اور دونو ہاتھ اُٹھاکر دعا رمانگے **ف** نماز کے اندر قنوت مین یا اور کسی وقت مین یا بعد نماز کے **ت** اور کہے یا اللہ یا اللہ جس نے ایسا نہ کیا (یعنے دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کی) اُسکی نماز ناقص ہے یہ سوال ہوا ابوداؤدؒ سے رات کی نماز دو دو رکعتین ہین کہا چاہے دو دو رکعتین پڑہ چاہے چار چار رکعتین **باب** صلوۃ التسبیح صلوۃ التسبیح کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ واخرہ قدیمہ وحدیثہ خطاہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشر مرۃ ثم تزکع فقولھا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فقولھا عشرا ثم تھوی ساجدا فقولھا عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیھا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شھر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ

ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے کہا اے عباسؓ چچا میرے کیا مین نہ دون تمکو نہ دون تمکو نہ بھلائی پہونچاؤن تمکو نہ سکھلاؤن تمکو دس باتین جب تم انکو کرو تو بخشدیوے اللہ گناہ تمہارے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانے بوجھے چھوٹے اور بڑی چھپے اور کھلی دس باتین ہین **ف** دس باتون سے مراد دس بار تسبیح کہنی ہے سوائے قیام کے کہ اُسمین پندرہ بار کہتے ہین بعضون نے کہا دس باتون سے مراد یہ ہے اول چار رکعت پڑہنی دوسری فاتحہ پڑہنی تیسری سورۃ پڑہنی چوتھی پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار رکوع مین چھٹی دس بار جب رکوع سے سر اٹھاوے ساتوین دس بار پہلے سجدے مین آٹھوین دس بار

جب سجدہ سے اٹھکر بیٹھے نوین دس بار دوسرے سجدے مین دسوین دس بار جب دوسرے سجدے سے اٹھکر بیٹھے جلسہ استراحت
مین ت تو چار رکعتین پڑہی ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑہے ف ابن عباس رضہ سے منقول ہے کہ الہیکم التکاثر
اور والعصر اور کافرون اور اخلاص پڑہی اور ایک روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جآء اور اخلاص آیا ہے ت
جب قرات سے فارغ ہو پہلی رکعت مین (یعنے فاتحہ اور سورۃ پڑہ چکے) تو کہڑی کہڑی کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر پندرہ بار پہر رکوع مین دس بار کہہ پہر سر اٹہاکر رکوع سے دس بار کہہ پہر سجدے مین جاکر دس بار کہہ پہر سجدے سے سر اٹہاکر دس
بار کہہ پہر سجدے مین جاکر دس بار کہہ پہر سجدے سے سر اٹہاکر دس بار کہہ تو ہر رکعت مین پچہتر بار ہوا ایسا ہی کر چار رکعتون مین ف
تین سو بار کہہ ت اگر تجہہ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑہا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعے مین ایک بار پڑہا کر اگر یہ نہ
ہو سکے تو ہر مہینے مین ایک بار پڑہا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر سال مین ایک بار پڑہا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو عمر بہر مین ایک بار پڑہا
ف سکوت کیا اس حدیث سے ابو داؤد اور منذری نے اور حسن کہا اسکو بہت ائمہ حدیث نے اور نقل کیا اسکو بخاری
نے کتاب القرارۃ خلف الامام مین اور مبالغہ کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوع کہا اور بیان کیا کہ موسے
بن عبد العزیز اسکی اسناد مین مجہول ہے ابن حجر نے کہا موسے بن عبد العزیز کی توثیق کی ابن معین اور نسائی نے
اور روایت کیا حدیث کو ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی و غیرہم نے عن ابی الجوزاء حدثنی رجل کانت لہ
صحبۃ یرون انہ عبد اللہ بن عمرو قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائتنی غدا احبوک واثیبک واعطیک
حتی ظننت انہ یعطینی عطیۃ قال اذا زالت الشمس فقم فصل اربع رکعات فذکر نحوہ قال ثم ترفع راسک
یعنی من السجدۃ الثانیۃ فاستوی جالسا ولا تقم حتی تسبح عشرا وتحمد عشرا وتکبر عشرا وتہلل عشرا ثم تصنع ذلک
فی الاربع رکعات قال فانک لو کنت اعظم اہل الارض ذنبا غفرلک بذلک قال قلت فان لم استطع ان
اصلیہا تلک الساعۃ قال صلہا من اللیل او النہار ترجمہ ابو الجوزاء سے روایت ہے مجہہ سے حدیث بیان کی اُس شخص نے
جسکو صحبت تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لوگ گمان کرتے ہین کہ وہ عبد اللہ بن عمرو تہے کہا اُس شخص نے فرمایا مجہہ سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو کل میرے پاس آ مین تجہہ کو دونگا عنایت کرونگا مرحمت کرونگا یہان تک کہ مین سمجہا آپ مجہے
کچہہ مال دینگے (جب مین کل آیا) آپنے فرمایا جس وقت آفتاب ڈہل جاوے تو کہڑا ہو اور چار رکعتین پڑہ پہر ویسا ہی
بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اسمین یہ ہے کہ جب سر اٹہاوے دوسرے سجدے سے تو سیدہا بیٹہارہ اور مت کہڑا ہو یہانتک کہ
دس بار تسبیح اور دس بار تحمید اور دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل کہہ لے پہر ایسا ہی چار رکعتون مین کر اگر تو جتنے آدمی
زمین مین ہین سب سے گناہون مین زیادہ ہوگا تو بہی بخشدیا جاویگا اس نماز کے سبب سے مین نے کہا اگر مین اسوقت (یعنے آفتاب
ڈہلے پر) اس نماز کو نہ پڑہ سکون آپنے فرمایا رات دن مین کبہی پڑہ لے **باب رکعتی المغرب بین تصلیان** مغرب کے بعد دو رکعت سنت
کو کہان پڑہنا چاہیے عن کعب بن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا

صلوتہم راھم یجیون بعدھا فقال اھذہ صلوۃ البیوت **ترجمہ** کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد الاشہل کی مسجد مین آئے وہان آکر مغرب کی نماز پڑہی جب نماز پڑہ چکے لوگون کو دیکہا نفل پڑہ رہے ہین آپنے فرمایا یہ تو نماز گہرون کی ہے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یطیل القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اھل المسجد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی دو رکعت سنت مین قرات کو طول کرتے یہانتک کہ مسجد والے متفرق ہوجاتے (چلے جاتے) **باب** الصلوۃ بعد العشاء عشا کی سنتون کا بیان **عن** شریح بن ھانی عن عائشۃ قال سالتھا عن صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالت ما صلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الا صلے اربع رکعات اوست رکعات ولقد مطرنا مرۃ باللیل فطرحنالہ نطعا فکانی نظر الی ثقب فیہ ینبع الماء منہ فمارایتہ منقیا الارض تبتغی من تبابہ قط **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہے مینے حضرت عائشہؓ سے پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبہی عشا پڑہکر میرے پاس نہین آئے مگر انہون نے چار رکعتین یا چہ رکعتین پڑہین ایک بار رات کو پانی برسا ہمنے ایک چمڑا ڈالدیا گویا مین اب دیکہہ رہی ہون اسمین ایک سوراخ ہے پانی اسمین سے بہ رہا ہے اور مینے کبہی آپ کو نہین دیکہا کپڑون کو مٹی سے بچاتے ہوئے **ابواب قیام اللیل** شب بیداری اور تہجد کا بیان **ف** اوائل اسلام مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر رات کو عبادت اور شب بیداری کرنا فرض ہوا کم سے کم تہائی رات اور زیادہ سے زیادہ دو تہائی رات تک نماز پڑہنا اور عبادت کرنا فرض تہا پہر ان لوگون کو آدہی تہائی دو تہائی رات کا مقدار معلوم نہ ہوتا وہ شام سے صبح تک نماز مین کہڑے رہتے یہانتک کہ پاؤن انکے سوج گئے اُس وقت اللہ جل جلالہ کو رحم آیا اور یہ تکلیف اُٹہادی فرمایا فاقرؤا ما تیسر من القرآن پڑہو جتنا آسانی سے ہوسکے قرآن کو اب بعض لوگ کہتے ہین کہ فرضیت قیام اللیل کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سب پر سے جاتی رہی بعض کہتے ہین صحابہ پر سے جاتی رہی اور آپ پر فرضیت باقی رہی اسی واسطے آپنے کبہی شب بیداری اور تہجد گزاری نہ چہوڑی **باب** نسخ قیام اللیل تہجد کی فرضیت منسوخ ہونے کا بیان **عن** ابن عباس قال فی المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ نسختہا الایۃ التی فیہا علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر من القرآن وناشئۃ اللیل ابتداء اللیل وھو اول اللیل یقول ھو اجدر ان تحصوا ما فرض اللہ علیکم من قیام اللیل وذلک ان الانسان اذا نام لم یدر متی یستیقظ وقولہ اقوم قیلا ھو اجدر ان یفقہ فی القرآن وقولہ ان لک فی النہار سبحا طویلا یقول فراغا طویلا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، اللہ جل جلالہ نے سورۂ مزمل مین فرمایا قم اللیل الا قلیلا کہڑے رہو رات کو مگر تہوڑی رات اس آیت کو منسوخ کیا علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر من القرآن نے یہ آیت بہی اسی مدت کے آخر مین بہیجی جسکے یہ مین اُسنے جانا تم اسکو پورا نہ کرسکوگے پہر تمپر معافی بہیجی سو پڑہو جتنا آسان ہو قرآن اللہ یہ جو فرمایا ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ وقوم قیلا بیشک ناشئہ یعنے اول شب مین نماز پڑہنا سخت روندتا ہے یعنے زیادہ لائق ہے اس بات کے واسطے کہ تم پورا کرو اُسکو جو تمپر فرض ہوا رات کو اُٹہنا اور نماز پڑہنا **ف** اسلیے کہ اول شب مین

انسان جاگتا رہتا ہی ضرور یا بالضرور فرض کو ادا کر سکتا ہے برخلاف بیچ رات کے یا آخر رات کے اسمین احتمال ہے آنکھ کہلے یا نہ کہلے اسی واسطے صحابہ اول شب سے نماز پڑہنا شروع کرتے **ف** اور اقوم قیلا سے یہ مراد ہے کہ رات کا وقت بہت اچھا ہی کلام اللہ سمجھنے کے لیے (کیونکہ اُس وقت غل شور نہین ہوتا دل لگتا ہی قرآن کا مطلب بخوبی سمجھہ مین آتا ہے اور یہ جو کہا ان لک فی النہار سبحا طویلا اسکے معنے یہ ہین کہ دن کو تجھے بڑی فرصت اور فراغت ہوتی ہے دنیا کے کام کاج کے واسطے رات کو عبادت مین صرف کیا کر **عن** ابن عباس قال لما نزلت اول المزمل کانوا یقومون نحوا من قیامہم فی شہر رمضان حتی نزل اخرہا وکان بین اولہا واخرہا سنۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی جب سورۂ مزمل کا شروع اترا تو لوگ رات کو کہڑے رہتے جتنا رمضان مین کہڑے رہتے ہین یہانتک کہ اُسکا آخر اُترا اس درمیان مین ایک برس کا فاصلہ ہوا **باب** قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گذاری کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان علی قافیۃ راس احدکم اذا ہو نائم ثلث عقد یضرب مکان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضا انحلت عقدۃ فان صلے انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ایک کی گدی پر جب وہ سو جاتا ہے تین گرہین لگاتا ہے **ف** یہ تشبیہ ہے جادو کی گرہون سے یا حقیقۃً ایسا ہی ہو ہر گرہ پر یہ بات جما دیتا ہے ابہی بڑی رات پڑی ہی سو تارہ پہر اگر وہ شخص جاگا اور جاگتے وقت اللہ جل جلالہ کا نام لیا ایک گرہ کہل جاتی ہے پہر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کہلجاتی ہے پہر اگر نماز پڑہی تو تیسری گرہ کہلجاتی ہی جب صبح ہوتی ہی تو خوش مزاج پاک نفس رہتا ہی ورنہ بدنفس مجہول رہتا ہی **عن** عبداللہ بن ابی قیس یقول قالت عائشۃ لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان لا یدعہ وکان اذا مرض او کسل صلی قاعدا **ترجمہ** عبداللہ بن ابی قیس رضؓ سے روایت ہی حضرت عائشہ رضؓ نے کہا ہمت چھوڑ رات کی نماز کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو نہین چھوڑتے تہے جب بیمار ہوجاتے یا سست ہوتے تو بیٹہکر پڑہتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امراتہ فان ابت نضح فی وجہہا الماء رحم اللہ امراۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجہا فان ابی نضحت فی وجہہ الماء **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحم کرے اللہ اس مرد پر جو رات کو اٹہے اور نماز پڑہے اور اپنی عورت کو جگا دے اور نماز پڑہے اور رحم کرے اللہ اس عورت پر جو رات کو اٹہے اور نماز پڑہے اور اپنے خاوند کو جگا دے اگر وہ اٹہے تو بہتر ورنہ منہ پر پانی چہڑک دے **ف** کیونکہ پانی چہڑکنے سے آنکھ کہل جاویگی تو نماز پڑہیگا ثواب پاویگا **عن** ابی سعید و ابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا ایقظ الرجل اہلہ من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات **ترجمہ** ابوسعید اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگا دے رات کو پہر دونو نماز پڑہین تو مرد ذاکرین مین سے لکہا جاویگا اور عورت ذاکرات مین سے (کلام اللہ مین ذاکرین اور ذاکرات کے شان مین فرمایا اعد لہم مغفرۃ واجرا عظیما انکے واسطے

بخشش ہے اور بڑا بدلا ہی) **باب** النعاس فی الصلوۃ نماز مین اونگھنے لگے تو کیا کرے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم فی الصلوۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا
صلے وھو ناعس لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی تم مین سے اونگھنے لگے نماز مین تو سو رہے یہانتک کہ اسکی نیند بہر جاوے کیونکہ اگر اونگھنے مین نماز پڑہے گا تو شاید وہ استغفار
کرنے لگے اور زبان سے بد دعا نکلے اپنے واسطے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من
اللیل فاستعجم القران علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے رات کو کہڑا ہوا (نماز کے لیے) پھر قرآن اسکی زبان پر لڑکہڑانے لگے اور سمجھ مین نہ آوے جو کہتا ہی
تو چاہیے کہ سو رہے **ف** جب آدمی پڑہتے پڑہتے تہک جاتا ہی اور نیند آنے لگتی ہے تو کلام اللہ پر زبان نہین جمتی اٹک
اٹک کر کچہہ کا کچہہ زبان سے نکلتا ہے ایسی حالت مین پڑہنا ضرور نہین سو جانا چاہیے **عن** انس قال دخل رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المسجد وحبل ممدود بین ساریتین فقال ما ھذا الحبل فقیل ..... یا رسول اللہ ھذہ
حمنۃ ابنۃ جحش تصلی فاذا اعیت تعلقت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لتصلی ما اطاقت فاذا
اعیت فلتجلس قال زیاد فقال ما ھذا قالوا لزینب تصلی فاذا کسلت او فترت امسکت بہ فقال حلوہ
فقال لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فلیقعد **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد
مین تشریف لائے دیکہا تو ایک رسی بندہی ہوئی ہی دو ستونون کے بیچمین پوچہا یہ کیون لوگون نے کہا یا رسول اللہ یہ رسی حمنہ
بنت جحش کی ہی وہ نماز پڑہا کرتی ہین جب تہک جاتی ہین تو اس رسی سے لٹک جاتی ہین (یہ بیٹہ کر نہین پڑہتین)
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی طاقت ہو وہان تک نماز پڑہے جب تہک جاوے تو بیٹہ جاوے۔ زیاد کی روایت
مین یون ہی آپنے پوچہا یہ رسی کیسی ہی لوگون نے کہا زینب کی ہی وہ نماز پڑہا کرتی ہین جب سست ہو جاتی ہین یا تہک جاتی
ہین تو اسکو تہام لیتے ہین آپنے فرمایا اسکو کہول ڈالو ہر ایک تم مین سے جہان تک خوشی سے جی لگے نماز پڑہے جب سست
ہو جاوے یا تہک جاوے تو بیٹہ جاوے **باب** من نام عن حزبہ جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوے وہ کیا کرے **عن** عمر بن
الخطاب یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شئی منہ فقراہ ما بین صلوۃ الفجر
وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قراہ من اللیل **ترجمہ** حضرت عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اپنا وظیفہ یا ورد نہ پڑہکر سو جاوے یا پہر صبح کو اٹہکر اسکو فجر اور ظہر کے درمیان مین پڑہ لیوے تو ایسا ہی لکہا جاویگا گویا اس نے
رات کو پڑہا **باب** من نوی القیام فنام جس شخص کی نیت رات کو اٹہنے کی تہی پہر اٹہہ نہ سکا اسکے ثواب کا بیان
عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ تکون لہ صلوۃ بلیل یغلبہ علیہا
نوم الا کتب لہ اجر صلوتہ وکان نومہ علیہ صدقۃ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو رات کو نماز پڑھا کرتا ہو پھر ایک رات اسپر نیند غالب ہو جاوے (اور اٹھ نہ سکے) مگر اُسکے واسطے نماز کا ثواب لکھا جاویگا اور سونا ایک صدقہ ہوگا **باب** ای اللیل افضل رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا عزوجل کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفرلہ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے پروردگار ہمارا (عرش سے) آسمان دنیا پر جب اخیر کی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے پھر فرماتا ہے کون شخص دعا کرتا ہے مجھ سے میں دعا اُسکی قبول کروں کون شخص مانگتا ہے مجھ سے میں اُسکو دوں کون شخص معافی چاہتا ہے مجھ سے میں معاف کروں اُسکے گناہوں کو **ف** اہل سنت اور جماعت محققین یعنے اہل حدیث جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق پر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کی حدیثیں یا آیتیں جنمیں پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہیں جیسے اُترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا دیکھنا سننا عرش پر بیٹھنا کرسی پر بیٹھنا یہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں مگر مشابہ نہیں ہیں مخلوق کی صفات کے جیسے ذات پروردگار کی مشابہ نہیں ہے مخلوق کی ذات سے اور تاویل کرنا ان نصوص ... کی احتمالات بعیدہ سے قرین احتیاط نہیں ہے بلکہ خوف ہے گمراہی اور خرابی کا جیسے اسی حدیث کی بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پروردگار کی رحمت اُترتی ہے یا اُسکا حکم اُترتا ہے حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہے کسی طور سے حدیث کے الفاظ پر جم نہیں سکتی کیونکہ اگر رحمت اترتی یا ظاہر اترتا تو وہ یہ کیسے کہتا کہ جو مجھ سے دعا کرے گا میں قبول کرونگا جو مانگے گا میں دونگا جو استغفار کریگا مغفرت کرونگا یہ تو خاص شان کبریائی ہے دوسرے یہ کہ رحمت اُسکی ہر جگہ موجود ہے فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل شئی تو خاص تہائی رات پر اُترنے کے کیا معنے تیسرے یہ کہ رحمت اگر اُتر کر آسمان دنیا تک بھی گئے تو ہمکو اُسمیں کیا فائدہ ہوا اگر ہم تک آئی تو البتہ کچھ نفع ہوتا اور جن لوگوں سے یہ منقول ہے کہ ان نصوص کو معانی ظاہرہ پر حمل نہ کرنا چاہیے مراد اُنکے معانی ظاہرہ سے وہ معانی ہیں جو متعارف ہیں مخلوقات میں یعنے مخلوق کی صفات ہیں نہ ظاہر معنے لغوی چنانچہ نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے وان ظاہرہا المتعارف فی حقنا غیر مراد یعنے یعنے انکا معنے ظاہری جو ہم لوگوں میں مشہور ہے مراد نہیں ہے آدمی کو چاہیے کہ ایسے مقاموں میں خوب فکر اور تامل سے پیچے راہ پر جمارہے اور گمراہ کرنے والوں کی پھندی میں نہ پھنسے کیونکہ یہ مقامات نازک ہیں بڑے بڑے مولویوں اور ملاؤں کو اسمیں دھوکا ہو گیا ہے اور معتزلہ اور جہمیہ کے پیرو ہو گئے ہیں وما علینا الا البلاغ اگر اسحدیث کی پوری تفصیل اور شرح کسی کو دیکھنی منظور ہو تو کتاب النزول شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی ملاحظہ فرماوے **باب** وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت اُٹھتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیوقظہ اللہ عزوجل باللیل فما یجیئ السحر حتی یفرغ من حزبہ

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح نہ ہوتی کہ آپ اپنے وظیفے سے فارغ ہو جاتے

عن مسروق قال سالت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها اى حين كان يصلى قلت كان اذا سمع الصراخ قام فصلى ترجمہ مسروق سے روایت ہے میںنے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہے انہوں نے کہا جب مرغ بولنے کی آواز سنتے تو کہڑی ہوکر نماز شروع کرتے عن عائشة قالت ما الفاه السحر عندى الا نائما تعنى النبى صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے پاس رہتے تو صبح کو سوتے ہوتے تہے ف آپ تہجد پڑہکر آرام فرماتے تہے پہر جب صبح ہوتی اٹہکر نماز کو جاتے تہے عن حذيفة قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا احزبه امر صلى ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو نماز پڑہنے لگتے ف تاکہ نماز کی برکت سے وہ رنج رفع ہوجاوے اور تکلیف دفع ہوجاوے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سخت مصیبت آدمی کو لاحق ہو تو نماز شروع کردے اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے رحم فرماویگا عن ربيعة بن كعب الاسلمى يقول كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اتيه بوضوئه وبحاجته فقال سلنى فقلت مرافقتك فى الجنة قال او غير ذلك قلت هو ذاك قال فاعنى على نفسك بكثرة السجود ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہتے تہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ رہا کرتا انکے واسطے وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کے واسطے ایکبار آپ نے فرمایا مانگ مجہ سے کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپ کا ساتہ چاہتا ہوں جنت میں آپنے فرمایا اور کچہ سوای اسکے میںنے کہا بس یہی آپ نے فرمایا تو اچھا مدد کر میری اپنے واسطے سجدے بہت کرکے ف یعنے ہر چند میں تیرے لیے سفارش کرونگا اور اپنے ساتہ جنت میں رکہنے کے واسطے کوشش کرونگا مگر عبادت ضرور ہے سجدے بہت کیا کر عن انس بن مالك فى هذه الاية تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم ينفقون قال كانوا يتيقظون ما بين المغرب والعشاء يصلون قال وكان الحسن يقول قيام الليل ترجمہ انس بن مالک رضہ سے روایت ہے جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا جدا رہتی ہیں کروٹیں انکی بچھونوں سے (جاگتے رہتے ہیں) پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو ڈرتے ہوئے امید کرتے ہوئے مراد یہ ہے وہ لوگ جاگتے تہے مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑہتے تہے اور حسن کہتے تہے تہجد مراد ہے عن انس فى قوله كانوا قليلا من الليل ما يهجعون قال كانوا يصلون فيما بين المغرب والعشاء زاد فى حديث يحيى ولكن ذلك تتجافى جنوبهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جو اللہ جلالہ نے فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون تہوڑی رات سویا کرتے تہے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان میں نماز پڑہا کرتے تہے یحیے کی روایت میں ہے ایسا ہی تتجافی جنوبہم سے بہی مقصود ہے عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليصل ركعتين خفيفتين ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اٹہے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی پہلکی پڑہے ف شاید تحیۃ الوضو مراد ہے پہر تہجد شروع کرے دوسری روایت میں ہے تہ لیطول بعد ما شاء پہر جتنا چاہے طول کرے بعد اسکے عن عبد الله بن حبشى الخثعمى ان النبى صلى الله عليه وسلم سئل اى الاعمال افضل قال طول القيام ترجمہ عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا دیر تک کہڑے رہنا نماز میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود سے بہتر ہے

القاه قائما

بہت سی رکعتین پڑہنے سے یہ افضل ہے کہ دو رکعتیں بڑی دیر مین ان مین لمبی لمبی سورتین پڑہے دیر تک کہڑا رہے بعضون کے نزدیک کثرت سجود افضل ہے **باب** صلوۃ اللیل مثنی مثنی رات کی نماز دو دو رکعتین ہین **عن** عبداللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے ایک شخص نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتین ہین جب تم مین سے کسی کو خوف ہو فجر ہو جانے کا تو ایک رکعت پڑہ لے وہ سب نماز کو طاق کردیگی **ف** اگرچہ اسمین کسی کا اختلاف نہین کہ دن مین نوافل کی دو دو رکعتین اور چار چار رکعتین پڑہ سکتا ہے مگر اختلاف اسمین ہے کہ افضل کیا ہے شافعی رح کے نزدیک رات اور دن مین دو دو رکعتین پڑہنا بہتر ہے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک رات دن مین چار چار رکعتین پڑہنا بہتر ہے) اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے نزدیک رات کو دو دو رکعتین اور دن کو چار چار رکعتین پڑہنا بہتر ہے دلائل ہر ایک کے موجود ہین پر پہلے شافعی رح کے مذہب کو ترجیح ہے پھر صاحبین کے پھر ابو حنیفہ رح کے واللہ اعلم **باب** رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوۃ اللیل تہجد مین قرات پکار کر پڑہنے کا بیان **عن** ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعہ من فی الحجرۃ وھو فی البیت **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح قرات کرتے حجرہ مین کہ باہر والے کو آواز سنائی دیتی **عن** ابی ھریرۃ انہ قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض طورا **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرارۃ کرتے کبھی پست آواز سے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا ھو بابی بکر یصلی یخفض من صوتہ قال ومر بعمر بن الخطاب وھو یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال وقال لعمر مررت بک وانت تصلی رافعا صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان زاد الحسن فی حدیثہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا **ترجمہ** ابو قتادہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو نکلے انہون نے ابو بکر رض کو دیکھا چپکے چپکے نماز پڑہ رہے ہین اور عمر رض کو دیکھا بلند آواز سے قرارت کر رہے ہین جب دونو (ابو بکر و عمر رض) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے پوچھا اے ابو بکر مین جو تمہارے پاس گیا تو دیکھا تم چپکے چپکے نماز پڑہ رہے تہے انہون نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو سناتا تہا جو کانا پھوسی بھی سن لیتا ہے (یعنے خداوند کریم کو) پھر آپنے فرمایا اے عمر مین جو تمہارے پاس گیا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے پڑہ رہے تہے انہون نے کہا یا رسول اللہ مین سوتے کو جگاتا تہا اور شیطان کو بہگاتا تہا (یعنے پکار کر پڑہنے سے یہ غرض تہی کہ جو لوگ سو رہے ہین نماز کو نہین اٹہے وہ بھی آواز سنکر چونک جاوین جس کی روایت مین آتا زیادہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر تم اپنی آواز تہوڑی بلند کرو اور اے عمر تم اپنی آواز

تھوڑی پست کرو ف کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا نہ پکار کر پڑہ نماز اپنی نہ بالکل چپکے پڑہ بیچ کی راہ اختیار کر دوسری روایت مین ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم بہذہ القصۃ لم یذکر فقال لابی بکر ارفع شیئا ولا لعمر اخفض شیئا زاد وقد سمعتک یا بلال وانت تقرأ من ہذہ السورۃ ومن ہذہ السورۃ قال کلام طیب یجمعہ اللہ بعضہ الی بعض فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کلکم قد اصاب ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اس قصہ مین نہ آپنے ابوبکرؓ سے آواز بلند کرنے کو کہا نہ عمر سے آواز پست کرنے کو کہا بلکہ بلال سے آپنے فرمایا مینے سنا تم تھوڑا اس سورت مین سے پڑہتے تہے اور تھوڑا اس سورت مین سے انہون نے کہا یا رسول اللہ یہ کلام سب کا سب پاکیزہ ہے اللہ ایک کو دوسرے سے ملاتا ہے آپنے فرمایا تم سب نے ٹھیک کیا عن عائشۃ ان رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوتہ بالقرآن فلما اصبح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ فلانا کاین من ایۃ اذکرنیہا اللیلۃ کنت قد اسقطتہا ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے ایک شخص رات کو اٹہا اور اسنے پکار کر قرآن پڑہا جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اسپر کئی آیتین اسنے مجھے رات کو یاد دلادین جنکو مین بہول چلا تہا عن ابی سعید قال اعتکف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی المسجد فسمعہم یجہرون بالقراءۃ فکشف الستر وقال الا ان کلکم مناج ربہ فلا یؤذین بعضکم بعضا ولا یرفع بعضکم علی بعض فی القراءۃ او قال فی الصلوۃ ترجمہ ابو سعید رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا مسجد مین آپنے لوگون کو سنا پکار کر پڑہتے ہوئے تو پردہ اٹہا کر فرمایا اے لوگو تم مین سے ہر ایک اپنے پروردگار کو پکارتا ہے تو کوئی دوسرے کو ایذا نہ دے نہ اپنی آواز دوسرے پر بلند کرے نماز مین یا قرأۃ مین عن عقبۃ ابن عامر الجہنی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الجاہر بالقرآن کالجاہر بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقۃ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے لوگون کے سامنے خیرات کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے چپکے سے خیرات کرنیوالا ف تو صدقہ سری کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح قرأت سری کا **باب** صلوۃ اللیل تہجد کی رکعتون کا بیان عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل عشر رکعات ویوتر بسجدۃ ویسجد (یتہجد) رکعتی الفجر فذلک ثلث عشر رکعۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو دس رکعتین پڑہتے تہے اور وتر کی ایک رکعت اور دو فجر کی سنتین سب تیرہ رکعت پڑہتے تہے عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا اضطجع علی شقہ الایمن ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتین پڑہتے تہے ایک رکعت اُن مین وتر کی ہوتی جب فارغ ہوتے اُنسے تو داہنے کروٹ پر لیٹتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوۃ العشاء الی ان ینصدع الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم من کل ثنتین ویوتر بواحدۃ ویمکث فی سجودہ قدر ما یقرأ احدکم خمسین ایۃ قبل ان یرفع راسہ فاذا سکت المؤذن بالاذان

من صلوة الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوکر صبح صادق تک گیارہ رکعتین پڑہتے تہے ہر دو رکعت کے بعد سلام پہیرتے اور ایک رکعت وتر کی پڑہتے اور سجدہ مین اتنا ٹہیرتے جتنی دیر مین کوئی تم مین سے پچاس آیتین پڑہے جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کہڑے ہوتے اور دو رکعتین ہلکی پہلکی پڑہتے پہر داہنے کروٹ پر لیٹتے یہان تک کہ مؤذن بلانے کے لیے آتا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر منها بخمس لا يجلس في شئ من الخمس حتى يجلس في الاخرة فيسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین پڑہتے تہے پانچ ان مین سے وتر کی ہوتین نہ بیٹہتے ان مین مگر اخیر مین پہر سلام پہیرتے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل ثلث عشرة ركعة ثم يصلي اذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین پڑہتے تہے پہر جب اذان سنتے صبح کی تو دو رکعتین ہلکی پہلکی پڑہتے تہے **عن** عائشة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلث عشرة ركعة كان يصلي ثماني ركعات ويوتر بركعة ثم يصلي قال مسلم بعد الوتر ركعتين وهو قاعد فاذا اراد ان يركع قام فركع ويصلي بين اذان الفجر والاقامة ركعتين **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین پڑہتے تہے پہلے آٹہہ رکعتین پڑہتے تہے اور ایک رکعت وتر کی پہر پڑہتے تہے بعد وتر کے دو رکعتین بیٹہکر جب رکوع کا قصد کرتے کہڑے ہو جاتے پہر رکوع کرتے اور اذان اور اقامت فجر کی بیچمین دو رکعتین پڑہتے تہے **عن** ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سال عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلثا قالت عائشة فقلت يا رسول الله انتام قبل ان توتر قال يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضہ سے روایت ہے انہون نے پوچہا حضرت عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑہتے تہے رمضان مین انہون نے کہا آپ رمضان مین اور غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر زیادہ نہین کرتے تہے **ف** آٹہہ تہجد یا تراویح کی اور تین وتر کی **ت** پہلے چار رکعتین پڑہتے تہے تو نہ پوچہہ اُنکے حسن اور طول کو پہر تین رکعتین پڑہتے تہے حضرت عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑہنے سے پہلے سو جاتے ہین آپنے فرمایا اے عائشہ میری آنکہین سوتی ہین دل نہین سوتا **ف** دل ہوشیار رہتا ہے خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہے اسی واسطے مجکو سونا ضرر نہین کرتا وضو نہین توڑتا یہ آپ کی خصوصیات مین سے تہا **عن** سعد بن هشام قال طلقت امراتي فاتيت المدينة لابيع عقارا كان لي بها فاشتري بالسلاح واغزو فلقيت نفرا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا اقرار اد نغرمناستة ان تفعلوا ذلك فهمام النبي

صلے اللہ علیہ ولقد قال لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فاتیت ابن عباس فسالتہ عن وتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ھل ادلک علی اعلم الناس بوتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت عائشۃ فاتیتھا فاستتبعت حکیم بن
افلح فابی فناشدتہ فانطلق معی فاستاذنا علی عائشۃ فقالت من ھذا قال حکیم بن افلح قالت ومن معک
قال سعد بن ھشام قالت ھشام بن عامر الذی قتل یوم احد قال قلت نعم قالت نعم المرء کان عامرا قال
قلت یا ام المؤمنین حدثینی عن خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت الست تقرأ القرآن فان خلق رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان القرآن قال قلت حدثینی عن قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللیل قالت الست تقرأ یا ایھا المزمل قال
قلت بلی قالت فان اول ھذہ السورۃ نزلت فقام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی انتفخت اقدامھم
وحبس خاتمتھا فی السماء اثنی عشر شھرا ثم نزل اخرھا فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضۃ قال قلت حدثینی
عن وتر النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت کان یوتر بثمان رکعات لا یجلس الا فی الثامنۃ ثم یقوم فیصلی رکعۃ
اخری لا یجلس الا فی الثامنۃ والتاسعۃ ولا یسلم الا فی التاسعۃ ثم یصلی رکعتین وھو جالس فتلک احدی
عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن واخذ اللحم اوتر بسبع رکعات لم یجلس الا فی السادسۃ والسابعۃ ولم یسلم
الا فی السابعۃ ثم یصلی رکعتین وھو جالس فتلک تسع رکعات یا بنی ولم یقم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ
یتمھا الی الصباح ولم یقرأ القرآن فی لیلۃ قط ولم یصم شھرا یتمہ غیر رمضان وکان اذا صلی صلوۃ داوم
علیھا وکان اذا غلبتہ عیناہ من اللیل ینوم صلی من النھار ثنتی عشرۃ رکعۃ قال فاتیت ابن عباس فحدثتہ
فقال ھذا واللہ ھو الحدیث ولو کنت اکلمھا لاتیتھا حتی اشافھھا بہ مشافھۃ قال قلت لو علمت انک
لا تکلمھا ما حدثتک

ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر مدینے میں آیا اپنی ایک زمین
بیچنے کو اور ہتھیار خریدنے کو جہاد کے واسطے مجھ سے ملاقات ہوئی چند صحابہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے بیان
کیا کہ ہم میں سے چھ آدمیوں نے ایسا قصد کیا تھا (اپنی جوروں کو طلاق دینے کا جہاد کے واسطے) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس سے منع کیا (کیونکہ یہ کیا ضرور ہے کہ جہاد سے زندہ لوٹ کر نہ آوے) اگر زندہ آویگا تو بی بی اپنی پاس رہیگی اور جو شہید
ہو جاویگا تو بی بی مختار ہے شرع شریف کے موافق بعد عدت کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے) اور فرمایا تمکو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا بہتر ہے پھر میں عبداللہ بن عباس پاس آیا اور اُنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وتر
کو پوچھا اُنہوں نے کہا میں تمکو وہ آدمی بتلاؤں جو سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو جانتا ہے تو عائشہ
پاس میں جانے لگا اور حکیم بن افلح سے کہا میرے ساتھ چلو اُنہوں نے انکار کیا میں نے اُنکو قسم دی جب وہ میرے ساتھ چلے پھر
ہم دونو حضرت عائشہ رضہ کے گھر پر پہونچے اور اُنسے اجازت چاہی اندر آنے کی اُنہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن افلح انہوں
نے پوچھا اور دوسرا شخص تیرے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا سعد بن ہشام حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہشام بیٹا عامر کا جو

شہید ہوا احد کے روز مینے کہا ہان اُنہون نے کہا کیا اچھے آدمی ہتے عامر رضی اللہ عنہ مینے کہا ای ام المؤمنین بیان کرو مجھ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے ہتے اُنہون نے کہا کیا تو نے قرآن نہین پڑہا آپکے اخلاق قرآن کے مطابق ہتے مینے
کہا مجھ سے بیان کرو رات کی نماز کا حال اُنہون نے کہا کیا تو نے سورہ مزمل نہین پڑہی مینے کہا پڑہی کیون نہین ہے اُنہون نے
کہا جب اس سورت کی پہلی آیتین اُتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رات کو کہڑے ہونے لگے (نماز کے واسطے)
یہانتک کہ اُنکے پاؤن سوج گئے اور پہلی آیتین اس سورت کی آسمانون پر رکی رہین بارہ مہینے تک پہر پچھلی آیتین اُتریں
اُس وقت رات کو نماز پڑہنا نفل ہوگیا اور پہلے فرض تہا مینے کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا
حال اُنہون نے کہا آٹہہ رکعتین پڑہتے ہتے اور آٹہوین رکعت کے بعد بیٹہتے ہتے بیچ مین نہ بیٹہتے ہتے پہر کہڑے ہوتے ہتے اور ایک رکعت
اور پڑہکر بیٹہتے ہتے اور سلام نہ پہیرتے ہتے مگر نوین رکعت کے بعد پہر دو رکعتین بیٹہکر پڑہتے ہتے ف بعد وتر کے اکثر علماء
اسکو مستحب جانتا ہے اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہین دوسری حدیث مین ہے اجعلوا آخر صلوتکم
باللیل وترا سے اخیر رات کی نماز مین وتر کو کرو اور امام احمد نے کہا مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتون کو نہ منع کرتا ہون
اس سے ت یہ سب گیارہ رکعتین ہوئین ای چہوٹے بیٹے میرے پہر جب آپ ضعیف ہوگئے اور گوشت اوبہر آیا تو سات
رکعتین وتر پڑہنے لگے چہٹی رکعت کے بعد بیٹہتے بیچ مین نہ بیٹہتے پہر ساتوین رکعت کے بعد بیٹہتے اور سلام نہ پہیرتے
مگر ساتوین رکعت کے بعد پہر دو رکعتین بیٹہکر پڑہتے سب نو رکعتین ہوئین اور آپ کسی رات کو شام سے صبح تک نہین کہڑے
ہوئے یعنے رات بہر عبادت نہ کی بلکہ بیچ مین آرام بہی فرماتے ہتے) اور کبہی آپنے ایک رات مین قرآن ختم نہین کیا اور کسی
مہینے مین پوری مہینے روزے نہ رکہے سوا رمضان کے اور آپ جب کسی نماز کو شروع کرتے تو ہمیشہ اُسکو پڑہا کرتے اور جب
آپ کو نیند غالب ہوجاتی (یا کوئی بیماری ہوجاتی مسلم) جسکی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑہ سکتے تو دن کو بارہ رکعتین
پڑہ لیتے سعد بن ہشام نے کہا مین حضرت عائشہ رضہ سے یہ حدیث سُنکر ابن عباس رضہ پاس آیا اُنسے بیان کیا اُنہون
نے کہا قسم خدا کی یہی حدیث ہے اور اگر مین حضرت عائشہ رضہ سے بات کرتا ہوتا تو مین اُنکے پاس جاکر اُنکے مُنہ سے یہ حدیث
سُن لیتا مینے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہاری اُنکی بات نہین ہوتی تو مین تم سے یہ حدیث بیان نہین کرتا ف کیونکہ
تم اس حدیث ہی کے سننے کی واسطے شاید اُنسے بات کرنا شروع کردیتے اور رنج دور کردیتے رنج کی وجہ یہ تہی کہ
حضرت عائشہ رضہ اور حضرت امیر المؤمنین علی رضہ مین سنا زعت ہوکر جنگ سخت ہوئی تہی اور ابن عباس رضہ علی رضہ کی یاروں
مین سے تہے دوسری روایت مین ہے یصلی ثمانی رکعات لایجلس فیهن الا عند الثامنة فیجلس فیذکر الله ثم یدعوه ثم
یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین وهو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعة فتلك احدی عشرة رکعة یا بنی فلما اسن
رسول الله صلی الله واخذ اللحم اوتر بسبع وصلی رکعتین وهو جالس بعد ما سلم یسمعناه الی منافهة ترجمہ آٹہہ رکعتین
پڑہتے ہتے نہین بیٹہتے ہتے مگر آٹہوین رکعت کے بعد بیٹہکر اللہ کو یاد کرتے ہتے پہر دعا مانگتے ہتے پہر سلام پہیرتے ہتے ایسی آواز

جو ہمکو سنائی دیتی پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے ہتے بعد سلام کے پھر ایک رکعت پڑھتے ہتے یہ سب گیارہ رکعتین ہوتین اے
چھوٹے بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور فربہ ہوگئے تو سات رکعتین وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتین بیٹھکر سلام کے بعد
اخیر حدیث تک عن زرارۃ بن اوفی ان عائشۃ سئلت عن صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی جوف اللیل
فقالت کان یصلی صلوۃ العشاء فی جماعۃ ثم یرجع الی اھلہ فیرکع اربع رکعات ثم یاوی الی فراشہ وینام وطھورہ
مغطی عند راسہ وسواکہ موضوع حتی یبعثہ اللہ ساعتہ التی یبعثہ من اللیل فیتسوک ویسبغ الوضوء ثم
یقوم الی مصلاہ فیصلی ثمانی رکعات یقرأ فیھن بام الکتاب وسورۃ من القران وما شاء اللہ ولا یقعد فی شئی
منھا حتی یقعد فی الثامنۃ ولا یسلم ویقرأ فی التاسعۃ ثم یقعد فیدعو بما شاء اللہ ان یدعو ویسالہ ویرغب الیہ و
یسلم تسلیمۃ واحدۃ شدیدۃ یکاد یوقظ اھل البیت من شدۃ تسلیمہ ثم یقرأ وھو قاعد بام الکتاب ویرکع وھو
قاعد ثم یقرأ الثانیۃ فیرکع ویسجد وھو قاعد ثم یدعو بما شاء اللہ ان یدعو ثم یسلم وینصرف فلم تزل تلک صلوۃ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی بدن ونقص من التسع ثنتین فجعلھا الی الست والسبع رکعتیہ وھو قاعد حتی
قبض علی ذلک صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا حال اُنہون نے کہا آپ عشار کی نماز جماعت سے پڑھتے پھر اپنے گھر مین آکر چار رکعتین
پڑھتے بعد اسکے اپنے فرش پر آتے اور سو رہتے لیکن وضو کا پانی ڈھپیا رکھا رہتا آپکے سر کے پاس اور مسواک دھری رہتی
یہان تک کہ اللہ جل جلالہ جس وقت اُنکو اُٹھایا کرتا اُٹھا دیتا رات کو پھر آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اچھی طرح سے
پھر نماز پڑھنے کی جگہ پر آتے اور آٹھہ رکعتین پڑھتے اور ہر ایک رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت جو اللہ کو منظور ہوتی
پڑھتے اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے جب آٹھوین رکعت پڑھ چکتے اُس وقت بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نوین رکعت
پڑھتے پھر بیٹھتے اور دعا کرتے جہان تک اللہ چاہتا اور اُس سے سوال کرتے اور اسکی طرف متوجہ ہوتے دل سے پھر ایک
سلام زور سے پھیرتے اتنی آواز سے قریب ہوتا کہ گھر والے جاگ اُٹھین پھر بیٹھے بیٹھے سورہ فاتحہ پڑھتے اور رکوع کرتے
بیٹھے بیٹھے پھر دوسری رکعت بھی بیٹھے بیٹھے پڑھتے اور رکوع سجدہ بیٹھے بیٹھے ادا کرتے پھر دعا مانگتے جب تک اللہ چاہتا
پھر سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہوتے ہمیشہ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ فربہ ہوگئے اس وقت نو رکعت
مین سے دو کم کردین اور چھ سات رکعتین کھڑے ہوکر اور دو بیٹھکر پڑھنے لگے وفات تک اسی طرح پڑھتے رہے دوسری روایت
مین ہے یصلی العشاء ثم یاوی الی فراشہ فذکر الاربع رکعات وساق الحدیث قال فیہ فیصلی ثمانی رکعات یسوی
بینھن فی القراءۃ والرکوع والسجود ولا یجلس فی شئی منھن الا فی الثامنۃ فانہ کان یجلس ثم یقوم ولا یسلم فیصلی
رکعۃ یوتر بھا ثم یسلم تسلیمۃ یرفع بھا صوتہ حتی یوقظنا ثم ساق معناہ ترجمہ عشار کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے
پر آتے اس روایت مین چار رکعت پڑھنے کا بعد عشا کے ذکر نہین ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ آٹھہ رکعتین پڑھتے برابر کرتے

اُن مین قرارت اور رکوع اور سجدہ اور نہین بیٹھتے مگر آٹھوین رکعت کی بعد پھر کھڑے ہوتے بغیر سلام پھیرے ایک رکعت پڑھکر اُنکو طاق کرتے پھر ایک سلام پھیرتے بلند آواز سے کہ ہمکو جگا دیتے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر بسبع او کما قالت فیصلی رکعتین وھو جالس و رکعتی الفجر بین الاذان والاقامۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین پڑھتے تھے نو رکعتین وتر کی یا کچھ ایسا ہی کہا اور دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے تھے اور دو رکعتین سنت فجر کی اذان اور اقامت کی درمیان عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یوتر بسبع رکعات ثم اوتر بسبع رکعات ثم رکع رکعتین وھو جالس بعد الوتر یقرأ فیھما فاذا اراد ان یرکع قام فرکع ثم سجد ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑھا کرتے تھے پھر سات پڑھنے لگے اور دو رکعتین بیٹھکر وتر کے بعد پڑھتے تھے اُن مین قرارت کرتے بیٹھے بیٹھے جب رکوع کا ارادہ ہوتا کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے عن سعد بن ھشام قال قدمت المدینۃ فدخلت علی عائشۃ فقلت اخبرینی عن صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالناس صلوۃ العشاء ثم یاوی الی فراشہ فینام فاذا کان جوف اللیل قام الی حاجتہ والی طھورہ فتوضأ ثم دخل المسجد فصلی ثمان رکعات یخیل الی انہ یسوی بینھن فی القراءۃ و الرکوع والسجود ثم یوتر برکعۃ ثم یصلی رکعتین وھو جالس ثم یضع جنبہ فربما جاء بلال فاذنہ بالصلوۃ ثم یغفو وربما شکت اغفی ام لا حتی یؤذنہ بالصلوۃ فکانت تلک صلوتہ حتی اسن او لحم فذکرت من لحمھا ما شاء اللہ وساق الحدیث ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے مین مدینے مین آیا حضرت عائشہ رضہ پاس گیا اور کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز لوگون کو پڑھا کر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے رات کے بیچمین اُٹھکر حاجت کو جاتے اور پانی لیکر وضو کرتے پھر مسجد مین آکر آٹھ رکعتین پڑھتے سب رکعتین برابر ہوتین قرارت اور رکوع اور سجود مین پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے پھر لیٹ رہتے پھر کبھی بلال آکر آپ کو نماز کے واسطے ہوشیار کرتے بعد اسکے سو رہتے یا پہلے سو رہتے پھر بلال ہوشیار کرتے یہی آپ کی نماز رہی یہان تک کہ آپ کا سن زیادہ ہو گیا یا آپ فربہ ہو گئے پھر بیان کیا آپکے گوشت بڑھ جانے کا حال عن ابن عباس انہ رقد عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فراہ استیقظ فتسوک وتوضأ وھو یقول ان فی خلق السموت والارض حتی ختم السورۃ ثم قام فصلی رکعتین اطال فیھما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتی نفخ ثم فعل ذلک ثلث مرات بست رکعات کل ذلک یستاک ثم یتوضأ ویقرأ ھؤلاء الآیات ثم اوتر قال عثمان بثلاث رکعات فاتاہ المؤذن فخرج الی الصلوۃ وقال ابن عیسی ثم اوتر فاتاہ بلال فاذنہ بالصلوۃ حین طلع الفجر فصلی رکعتی الفجر ثم خرج الی الصلوۃ ثم انفقا وھو یقول

اللھم اجعل فی قلبی نورا واجعل فی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل خلفی نورا وامامی نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا اللھم واعظم لی نورا ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے وہ سوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس تو دیکھا آپ جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت پڑھی۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب الآیۃ سورہ کے اخیر تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں ان میں قیام اور رکوع اور سجدے کو طول دیا پھر آنکر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پھر ایسا ہی تین بار کیا چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے تھے اور انہی آیتوں کو پڑھتے تھے پھر وتر پڑھا عثمان کی روایت میں ہے تین رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر مؤذن بلانے کو آیا آپ نماز کے واسطے نکلے ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے آپنے وتر پڑھا پھر بلال آئے اور نماز کے واسطے اطلاع کی جب صبح صادق ہوگئی تھی آپنے فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر نماز کو نکلے اور آپ فرماتے تھے اللھم اجعل فی قلبی نورا الخ عن الفضل بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نظر کیف یصلی فقام فتوضأ وصلی رکعتین قیامہ مثل رکوعہ ورکوعہ مثل سجودہ ثم نام ثم استیقظ فتوضأ واستن ثم قرأ بخمس آیات من آل عمران ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار فلم یزل یفعل ھذا حتی صلی عشر رکعات ثم قام فصلی سجدۃ واحدۃ فاوتر بھا وثار المنادی عند ذلک فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما سکت المؤذن فصلی سجدتین خفیفتین ثم جلس حتی صلی الصبح ترجمہ فضل بن عباس رضؓ سے روایت ہے میں ایک شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا تاکہ دیکھوں آپ کیونکر نماز پڑھتے ہیں آپ اٹھے اور وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں قیام رکوع کے برابر تھا اور رکوع سجدے کے برابر تھا پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور وضو کیا اور مسواک کی پھر پانچ آیتیں سورۂ آل عمران کی پڑھیں ان فی خلق السموات والارض سے اخیر تک پھر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک دس رکعتیں ادا کیں پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت وتر کی پڑھی اس وقت مؤذن نے اذان دی آپ کھڑے ہوئے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا تو دو رکعتیں ہلکی پہلکی پڑھکر بیٹھے رہے پھر صبح کی نماز پڑھی عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما امسی فقال اصلی الغلام قالوا نعم فاضطجع حتی اذا مضی من اللیل ما شاء اللہ قام فتوضأ ثم صلی سبعا او خمسا اوتر ثم لم یسلم الا فی اخرھن ترجمہ عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو آئے اور پوچھا کیا لڑکا نماز پڑھ چکا لوگوں نے کہا ہاں آپ لیٹ رہے جب کچھ رات گذری جتنی خدا کو منظور تھی آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعتیں طاق پڑھیں سلام نہ پھیرا مگر اخیر میں عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ بنت الحارث فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم جاء فصلی اربعا ثم نام ثم قام یصلی فقمت عن یسارہ فادارنی فاقامنی عن یمینہ فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطیطہ ثم قام فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الغداۃ ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ رضؓ کے گھر میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا پڑھکر آئے پھر چار رکعتیں پڑھیں

اور سو رہی پھر کھڑی ہوئے نماز پڑھنے کو مین آپ کی بائین طرف کھڑا ہوا آپنے مجھے گھما کر داہنی طرف کھڑا کر لیا پانچ رکعتین پڑہین پھر آپ سو گئے یہانتک مینے آپکے خراٹون کی آواز سُنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتین (فجر کی سنت) پڑہین بعد اُسکے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑہائی۔ دوسری روایت مین ہے قام فصلی رکعتین رکعتین حتی صلی ثمانی رکعات ثم اوتر بخمس ولم یجلس بینھن حتی اذا اراد ان یرکع جلس فسلم ثم صلی رکعتین وھو جالس فرکع رکعتین بعد ما سلم ثم صلی رکعتین بعد رکعتین کرکے آٹھہ رکعتین پڑہین پھر پانچ رکعتین وتر کی پڑہین اُنکے بیچ مین نہ بیٹھے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر بخمس لا یقعد بینھن الا فی اٰخرھن ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتین پڑہتے تہے فجر کی سنتون سمیت پہلے چھ رکعتین دو دو کرکے پڑہتے تہے پھر پانچ رکعتین وتر کی پڑہتے تہے نہین بیٹھتے تہے مگر آخر مین عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یرکع رکعتی الفجر ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین پڑہتے تہے فجر کی سنتون سمیت عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی العشاء ثم صلی ثمان رکعات قائما ورکعتین بین الاذانین ولم یکن یدعھما قال جعفر بن مسافر فی حدیثہ و رکعتین جالسا بین الاذانین زاد جالسا ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی عشا کی پھر آٹھہ رکعتین پڑہین کہڑے ہوکر اور دو رکعتین فجر کی اذان کے بعد ان دو رکعتون کو آپ کبھی نہین چہوڑتے تہے جعفر بن مسافر کی روایت مین ہے اور دو رکعتین فجر کی اذان کے بعد بیٹھکر پڑہین عن عبداللہ بن ابی قیس قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرۃ زاد احمد ولم یکن یوتر برکعتین قبل الفجر قلت مایوتر قالت لم یکن یدع ذلک ولم یزد کراحمد وست وثلاث ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعتین پڑہتے تہے اُنہون نے کہا کبھی سات رکعتین پڑہتے تہے کبھی نو رکعتین کبھی گیارہ رکعتین کبھی تیرہ رکعتین لیکن سات سے کم نہ پڑہتے تہے اور تیرہ سے زیادہ نہ پڑہتے تہے اور فجر کی دو سنتون کو کبھی ناغہ نہین کرتے تہے احمد کی روایت مین نو رکعتین نہین ہین عن الاسود بن یزید انہ دخل علی عائشۃ فسالھا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان یصلی ثلث عشرۃ رکعۃ من اللیل ثم انہ صلی احدی عشرۃ رکعۃ ویترک رکعتین ثم قبض صلی اللہ علیہ وسلم حین قبض وھو یصلی من اللیل تسع رکعات اٰخر صلوتہ من اللیل الوتر ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ رضہ پاس گئے اُنسے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا حال اُنہون نے کہا رات کو آپ تیرہ رکعتین پڑہتے تہے پھر گیارہ رکعتین پڑہنے لگے اور دو رکعتین چھوڑ دین پھر آپ کی وفات ہوئی جب نو رکعتین آپ پڑہا کرتے تہے اور اخیر مین وتر پڑہتے تہے عن کریب مولی ابن عباس انہ قال سالت ابن عباس کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل قال بت عندہ لیلۃ وھو عند میمونۃ

فنام حتی ذهب ثلث اللیل او نصف استیقظ فقام الی شن فیه ماء فتوضا وتوضات معه ثم قام فقمت الی جنبه علی یساره فجعلنی علی یمینه ثم وضع یده علی راسی کانه یمسا ذنی کانه یوقظنی فصلی رکعتین خفیفتین قلیلة قرأ فیهما بام القران فی کل رکعة ثم سلم ثم صلی حتی صلی احدی عشرة رکعة بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال الصلوة یا رسول الله فقام فرکع رکعتین ثم صلی للناس **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین ابن عباس رضؓ کی روایت ہے مینے ابن عباس رضؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح نماز پڑہتے تہے اُنہون نے کہا مین ایک رات آپ پاس رہا اور اُس رات آپ میمونہ رضؓ کے پاس تہے آپ سوے رہے جب تہائی رات گذری یا آدہی رات تو اُٹھے اور ایک مشک کی طرف گئے جسمین پانی تہا آپنے وضو کیا مینے بھی آپکے ساتہہ وضو کیا پہر آپ نماز کو کہڑے ہوئے مین اُنکی بائین طرف کہڑا ہوا آپنے مجہے داہنی طرف کر لیا پہر آپنے اپنا ہاتہہ میرے سر پر رکہا گویا میرے کان ملے مجہکو ہوشیار کیا (شفقت اور پیار سے) پہر دو رکعتین ہلکی پہلکی پڑہین ہر رکعت مین سورہ فاتحہ پڑہی اور سلام پہیرا پہر گیارہ رکعتین پڑہین وتر سمیت پہر سو رہے بعد اُسکے بلال آئے اور کہا الصلوۃ یا رسول اللہ پہر کہڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑہین بعد اُسکے فرض پڑہائے لوگون کو **عن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونة فقام النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل فصلی ثلث عشرة رکعة منها رکعتا الفجر جزرت قیامه فی کل رکعة بقدر یا یها المزمل لم یقل نوح منها رکعتا الفجر **ترجمہ** ابن عباس رضؓ سے روایت ہے مین رات کو اپنی خالہ میمونہ پاس رہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو کہڑے ہوئے نماز پڑہنے کو آپنے تیرہ رکعتین پڑہین انمین دو رکعتین فجر کی سنت تہین ہر رکعت مین یا یہا المزمل کے برابر کہڑے ہوتے۔ نوح کی روایت مین فجر کی سنتون کا ذکر نہین ہے **عن** زید بن خالد الجهنی انه قال لارمقن صلوة رسول الله صلی الله علیه اللیلة قال فتوسد عتبته او فسطاطه فصلی رسول الله علیه وسلم رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وهما دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین وهما دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین وهما دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین وهما دون اللتین قبلهما ثم اوتر فذلک ثلث عشرة رکعة **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے مینے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہون کیونکر آپ رات کو نماز پڑہتے ہین تو مین آپکے دروازے یا خیمہ کے چوکہٹ پر سر رکہہ کے سو رہا آپنے دو رکعتین پہلی ہلکی پڑہین پہر دو رکعتین لمبی سے لمبی بہت لمبی پڑہین پہر دو رکعتین اُنسے کچہہ کم پڑہین پہر دو رکعتین اُنسے کچہہ کم پڑہین پہر دو رکعتین اُنسے کچہہ کم پڑہین پہر دو رکعتین اُنسے کچہہ کم پڑہین پہر وتر پڑہے سب تیرہ رکعتین پڑہین **عن** کریب مولی ابن عباس ان عبد الله بن عباس اخبره انه بات عند میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم وهی خالته قال فاضطجعت فی عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلی الله علیه وسلم واهله فی طولها فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبله بقلیل او بعده بقلیل استیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فجلس یمسح النوم عن وجهه بیده ثم قرأ العشر الایات الخواتم من سورة ال عمران ثم قام الی شن معلقة فتوضا

منها فاحسن وضوءه ثم قام يصلي قال عبد الله فقمت صنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي فاخذ باذني يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين
قال لقعبني ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح
ترجمہ حدیث جو مولی بن ابن عباس رض کے روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس رض نے کہا میں شب کو میمونہ پاس جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بی بی اور ابن عباس رض کی خالہ تھیں رہا تو میں سکے کی عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی
اسکے طول میں لیٹی ف اسکا نقشہ اسطرح ہے [diagram] ت آپ سوے جب آدھی رات ہوئی یا کچھ اس سے
پہلے یا کچھ اس سے بعد تو آپ جاگے اور بیٹھ کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرنے لگے نیند موقوف کرنے کو واسطے پھر دس آیتیں اخیر کی سورہ آل
عمران کی پڑھیں پھر گئے ایک مشک پاس جو لٹک رہی تھی اس سے اچھی طرح وضو کیا بعد اسکے نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے میں بھی
اٹھا اور اسی طرح وضو کر کے آپکے پاس آکر کھڑا ہوا آپنے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملنا شروع کیا پھر
آپنے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو
رکعتیں پڑھیں پھر وتر پڑھے پھر لیٹ رہے یہاں تک مؤذن بلانے کو آیا آپنے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر باہر نکلکر نماز پڑھائی

باب مایومر به من القصد في الصلوة نماز میں میانہ روی کرنا بہتر ہے **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اكلفوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب العمل الى الله ادومه وان قل وكان
اذا عمل عملا اثبته ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو تم جہانتک
تمہاری سے ہو سکے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہی تمہیں تھک جاؤ گے عمل کرتے کرتے پر وہ ثواب دینے دیتے نہ
تھکے گا اور اللہ جل جلالہ کو وہ کام بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو اور آپ جب کوئی کام شروع کرتے اسکو ہمیشہ

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث الى عثمان بن مظعون فجاءه فقال يا عثمان ارغبت عن سنتي قال
لا والله يا رسول الله ولكن سنتك اطلب قال فاني انام واصلي واصوم وافطر وانكح النساء فاتق الله يا عثمان
فان لاهلك عليك حقا وان لضيفك عليك حقا وان لنفسك عليك حقا فصم وافطر وصل ونم ترجمہ حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو بلایا اور کہا اے عثمان تو میری طریقہ کو پسند کرتا ہے
وہ بولے نہیں یا رسول اللہ میں آپ ہی کا طریقہ پسند کرتا ہوں آپنے فرمایا میں تو سوتا بھی ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں روزہ رکھتا ہوں
نہیں بھی کھاتا ہوں نکاح کرتا ہوں عورتوں سے اے عثمان خدا سے ڈر تیری بی بی کا تجھپر حق ہی تیرے مہمان کا تجھپر حق ہی تیرے
نفس کا تجھپر حق ہی روزہ رکھ اور نہ رکھ اور نماز پڑھ اور سویا بھی کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفس شکنی اور عبادت
اور زہد اسی قدر بہتر ہے جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی اور مبالغہ کرنا زہد اور ریاضت میں اور عیال و اطفال کی
خبر گیری ترک کرنا اور رہبانیت اختیار کرنا طریقہ اسلام کے خلاف ہی **عن** علقمة قال سألت عائشة كيف كان عمل رسول

الله صلے الله علیہ وسلم هل کان یخص شیئا من الایام قالت لا کان عمله دیمة وایکم یستطیع ما کان رسول الله صلی الله علیہ
وسلم یستطیع **ترجمہ** علقمہ رضہ سے روایت ہے میںنے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کا حال کیا آپ کسی خاص دنون
مین عمل کرتے تھے اُنھون نے کہا نہین آپ کا عمل ہمیشہ ہوتا اور تم مین سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طاقت
رکھتے تھے **باب** فی قیام شهر رمضان تراویح کا بیان **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم یرغب فی
قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة ثم یقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفی
رسول الله صلے الله علیه وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافة ابی بکر وصدرا من خلافة عمر رضی الله
عنهما **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو رغبت دلاتے تھے رمضان مین کھڑے رہنے کی واسطے (تراویح مین)
اگر حکم نہین کرتے تھے کہ خواہ مخواہ ایسا کرو آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ خلوص سے خدا کے واسطے اُسکے اگلے گناہ
بخشدیے جاوین گے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی پھر ابوبکرؓ کی خلافت مین بھی یہی حال رہا اور شروع خلافت
مین عمرؓ کو ایسا ہی **ف** پھر حضرت عمرؓ نے لوگون کو مسجد مین جمع کرکے ایک امام کے پیچھے کردیا اور فرمایا یہ بدعت اچھی ہے اسواسطے
شافعیؒ اور ابوحنیفہ اور احمدؒ کے نزدیک تراویح کا جماعت سے پڑھنا افضل ہے اور ابویوسف اور مالکیہ کے نزدیک گھر مین اکیلے پڑھنا
بہتر ہے **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلے الله علیه وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه
ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص روزے رکھے رمضان مین ایمان کے ساتھ خدا کیواسطے اُسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر مین کھڑا ہو (نماز مین)
ایمان کے ساتھ خدا کیواسطے اُسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عائشة زوج النبی صلے الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی فی
بصلوته ناس ثم صلی من القابلة فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة فلم یخرج الیهم رسول الله صلے الله علیه
وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تفرض علیکم وذلک
فی رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی (تراویح کی) مسجد مین آپکے ساتھ لوگون نے
ہی نماز پڑھی پھر دوسری رات کو بھی آپنے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوگئے جب تیسری رات کو لوگ اکٹھے ہوئے تو آپنے نکلے صبح کو آپنے فرمایا
مجھے تمہارا حال معلوم تھا لیکن مین صرف اس خیال سے نہ نکلا کہ تمپر فرض نہ ہوجاوے رمضان مین تھا **ف** چونکہ اب فرض ہونیکا خوف نہین
ہے اس واسطے تراویح ہمیشہ پڑھنے مین کوئی قباحت نہین ہے۔ اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی کتنی رکعتین پڑھین
صحیح یہ روایت ہے کہ آٹھ رکعتین پڑھین اور یہی صحابہؓ اور خلفاء راشدین سے منقول ہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے بیس رکعتین
پڑھین مگر وہ روایت منکر اور ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہین ہے **عن** عائشة قالت کان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان
اوزاعا فامر فی رسول الله صلی الله علیه وسلم فضربت له حصیر فصلی علیه بهذه القصة قالت فیه قال فتعنی النبی صلے
الله علیه وسلم ایها الناس ما والله ما بت لیلتی هذه بحمد الله غافلا ولا اخفی علی مکانکم **ترجمہ** حضرت ام المومنین

عائشہ رضہ سے روایت ہی لوگ مسجد مین نماز پڑہا کرتے تہے رمضان مین جدا جدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو حکم کیا مینے آپکے واسطے ایک بوریا بچہایا آپنے اُسپر نماز پڑہی یہ سبی قصہ بیان کیا آپنے فرمایا قسم خدا کی مین رات کو اللہ کے فضل سے غافل نہین رہا نہ تمہارا حال مجہسے چہپا رہا

عن ابی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان فلم یقم بنا شیئا من الشہر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فلما کانت الخامسۃ قام بنا حتی ذہب شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام ہذہ اللیلۃ قال فقال ان الرجل اذا صلے مع الامام حتی ینصرف حسب لہ قیام اللیلۃ قال فلما کانت الرابعۃ لم یقم فلما کانت الثالثۃ جمع اہلہ ونساءہ والناس فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے ہمنے روزے رکہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ رمضان مین آپ کسی شب کو کہڑے نہین ہوئے یہانتک کہ سات راتین رہ گئین (تیئیسوین رات کو یا چوبیسوین رات کو) آپ کہڑے ہوئے تہائی رات تک پہر چوبیسوین یا پچیسوین رات کو نہین کہڑے ہوئے پہر پچیسوین یا چھبیسوین رات کو کہڑے ہوئے آدہی رات تک ہمنے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کہڑے ہوتے اس رات مین آپنے فرمایا جب آدمی نے امام کے ساتہ نماز پڑہکر فراغت پائی تو اُسکو ساری رات کہڑے رہنے کا ثواب ملجاتا ہی جب چھبیسوین رات کو یا ستائیسوین رات ہوئی تو آپ نہین کہڑے ہوئے جب ستائیسوین یا اٹہائیسوین رات ہوئی تو آپنے سب لوگون کو اپنے گہر کے اور بی بیون کو اور لوگون کو جمع کیا اور آپ کہڑے ہوئے یہانتک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح جاتے رہے راوی نے پوچہا فلاح کیا ہے ابوذر نے کہا سحر کا کہانا پہر آپ چاندرات تک کہڑے نہین ہوئے **ف** اگر مہینہ تیس کا لیا جاوے تو سات راتین چوبیسوین سے رہتی ہین اور جو انتیس کا لیا جاوے تو تیئیسوین سے سات راتین رہتی ہین مگر یقین ہے کہ انتیس سے شمار کیا ہو اس واسطے کہ تیس راتین ہونا ضرور نہین ہے پس اس حساب سے تیئیسوین اور پچیسوین اور ستائیسوین رات مین آپنے قیام کیا اور یہ راتین طاق بہی ہین اور مبارک بہی ظن غالب ہے کہ شب قدر بہی انہی راتون مین ہو **عن** عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل العشر احیی اللیل وایقظ اہلہ وشد المیزر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا دہا آتا تو رات کو جاگتے اور تہبند مضبوط باندہتے اور اپنے گہر والون کو جگاتے **عن** ابی ہریرۃ قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاذا الناس فی رمضان یصلون فی ناحیۃ المسجد فقال ما ہؤلاء فقیل ہؤلاء ناس لیس معہم قرآن وابی بن کعب یصلی وہم یصلون بصلوتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو دیکہا رمضان کی راتون مین کچہہ لوگ مسجد کے ایک کونہ مین نماز پڑہ رہے ہین آپنے پوچہا یہ کون لوگ ہین لوگون نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہین جنکو قرآن یاد نہین ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچہے نماز پڑہ رہے ہین آپنے فرمایا ان لوگون نے نیک کام کیا اور اچہا کیا کہا ابوداؤد نے یہ حدیث قوی نہین ہی اسکی اسناد مین مسلم بن خالد ضعیف ہی **باب فی لیلۃ القدر** شب قدر کا بیان **ف** جسکی شان مین اللہ جلالہ فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے

یعنے ایک رات شب قدر مین عبادت کرنا ہزار مہینون کی عبادت سے جن مین شب قدر نہ ہو بہتر ہے ہزار مہینے کو نزاسی سال چالیس
ہوتے ہین **عن** زر قال قلت لابی بن کعب اخبرنی عن لیلۃ القدر یا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من یقم
الحول یصبها فقال رحم الله اباعبد الرحمن والله لقد علم انها فی رمضان زاد مسدد لکن کره ان یتکلوا او احب ان
لا یتکلوا ثم اتفقا والله انها لفی رمضان لیلۃ سبع وعشرین لا یستثنی قلت یا ابا المنذر انی علمت ذلک قال
بالایۃ التی اخبرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت لزر ما الایۃ قال تصبح الشمس صبیحۃ تلک اللیلۃ مثل الطست
لیس لها شعاع حتی ترتفع **ترجمہ** زر سے روایت ہے مینے ابی بن کعب سے کہا بتاؤ مجھکو شب قدر کو کیونکہ ہمارے صاحب (عبد اللہ بن
مسعود) سوال ہوا شب قدر کا انہون نے کہا جو سال بھر ہر رات کو عبادت کرے وہ شب قدر پاویگا ابی بن کعب نے کہا رحم کرے اللہ
ابا عبد الرحمن (کنیت ہے ابن مسعود کی) پر بیشک وہ جان چکے ہین کہ شب قدر رمضان مین ہے لیکن انہون نے یہ چاہا کہ لوگ ہر سال
نہ کر لین اور براجانا بھروسا کر لینے کو **ف** جب لوگون کو معلوم ہوجاویگا کہ شب قدر رمضان مین ہے تو اسی شب قدر کو عبادت
کرینگے اور راتون کو عبادت کرنا موقوف کر دینگے **ف** قسم خدا کی شب قدر رمضان مین ہے ستائیسوین رات کو اس سے
باہر نہین ہے مینے کہا اے ابو منذر (کنیت ہے ابی بن کعب کی) تم نے یہ کیونکر جانا انہون نے کہا اس نشانی سے جو ہمکو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلائی (عاصم نے کہا) مینے زر سے کہا وہ نشانی کیا ہے انہون نے کہا نشانی یہ ہے کہ شب قدر کی صبح
کو آفتاب طشت کی طرح نکلتا ہے اسمین شعاع نہین ہوتی اونچا ہونے تک **عن** عبد اللہ بن انیس قال کنت فی مجلس
بنی سلمۃ وانا اصغرهم فقالوا من یسال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لیلۃ القدر وذلک صبیحۃ احدی
وعشرین من رمضان فخرجت فوافیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوۃ المغرب ثم قمت ببابه بین
قبری فقال ادخل فدخلت فانی بعشاءه فرایی اکفه عنه فلما فرغ قال ناولنی نعلی فقام وقمت معه
فقال هل کان لک حاجۃ قلت اجل ارسلنی الیک رهط من بنی سلمۃ یسئلونک عن لیلۃ القدر فقال کم اللیلۃ
فقلت اثنتان وعشرون قال هی اللیلۃ ثم رجع فقال او القابلۃ یرید لیلۃ ثلث وعشرین **ترجمہ** عبد اللہ بن
انیس رض سے روایت ہے مین بنی سلمہ کی مجلس مین بیٹھا تھا اور مین اُن سب مین چھوٹا تھا لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کون پوچھے گا ہمارے واسطے شب قدر کو اُس دن اکیسوین تاریخ تھی رمضان کی مین نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپکے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو رہا جب آپ آئے تو فرمایا اندر چل مین اندر گیا شام کا کھانا سامنے آیا
مین کم کم کھاتا تھا کیونکہ کھانا تھوڑا تھا جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا میرا جوتا دے پھر آپ کھڑے ہوئے مین بھی آپ
کے ساتھ کھڑا ہوا آپنے فرمایا شاید تجھے کچھ کام ہے مینے کہا ہان مجھے بنی سلمہ کے لوگون نے بھیجا ہے آپ پاس وہ پوچھتے ہین شب قدر
کو آپنے فرمایا آج کونسی رات ہے مینے کہا بائیسوین رات آپنے فرمایا یہی شب قدر ہے پھر فرمایا اسکے بعد کی رات یعنے تیئیسوین رات
عن عبد اللہ بن انیس الجهنی قال قلت یا رسول الله ان لی بادیۃ اکون فیها وانا اصلی فیها بحمد الله فمرنی بلیلۃ انزلها

او هذا المسجد فقال انزل ليلة ثلث وعشرين فقلت لابنه كيف كان ابوك يصنع قال كان يدخل المسجد اذا صلى العصر فلا يخرج منه لحاجة حتى يصلي الصبح فاذا صلى الصبح وجد دابته على باب المسجد فجلس عليها فلحق ببادية ترجمہ عبداللہ بن انیس جہنی سے روایت ہے کہا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور وہیں نماز پڑھا کرتا ہوں اللہ کے فضل سے مجھ کو کوئی رات ایسی بتلا دیجئے جس میں آپ کی مسجد میں آکر رہوں آپ نے فرمایا تیئیسویں رات کو آ محمد بن ابراہیم نے کہا میں نے عبداللہ بن انیس کے بیٹے سے پوچھا تمہارے باپ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا عصر کے وقت مسجد میں آتے پھر کسی کام کو نہ نکلتے فجر کی نماز تک جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو مسجد کے دروازے پر اپنے جانور کو دیکھتے اور سوار ہو کر اپنے جنگل کو چلے جاتے عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التمسوها في العشر الاواخر من رمضان في تاسعة تبقى وفي سابعة تبقى وفي خامسة تبقى ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کی اخیر دہے میں جب نو راتیں باقی رہیں (یعنے اکیسویں شب کو) اور جب سات راتیں باقی رہیں (یعنے تیئیسویں شب کو) اور جب پانچ راتیں باقی رہیں (یعنے پچیسویں شب کو) باب قيام ليلة القدر

قال ليلة احدى وعشرين اكيسوين شب شب قدر ہے عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الاوسط من رمضان فاعتكف عاما حتى اذا كانت ليلة احدى وعشرين وهي الليلة التي يخرج فيها من اعتكافه قال من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الاواخر وقد رايت هذه الليلة ثم انسيتها وقد رايتني اسجد صبيحتها في ماء وطين فالتمسوها في العشر الاواخر والتمسوها في كل وتر قال ابو سعيد فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش فوكف المسجد فقال ابو سعيد فابصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى جبهته واثر الماء والطين من صبيحة احدى وعشرين ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ کی دہے میں اعتکاف کرتے ایک سال آپ نے اعتکاف کیا جب اکیسویں رات ہوئی جو اعتکاف سے باہر آنے کی رات تھی آپ نے فرمایا جن لوگوں نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اخیر دہے میں بھی اعتکاف کریں اور میں نے شب قدر کو دیکھ لیا (یعنے جان لیا) پھر میں بھلا دیا گیا اور میں نے دیکھا کہ میں شب قدر کی صبح کو کیچڑ میں اور پانی میں سجدہ کرتے ہوں تو تم اسکو ڈھونڈھو اخیر دہے میں ہر طاق رات میں ابو سعید نے کہا پھر اسی رات (یعنے اکیسویں رات کو) پانی برسا اور مسجد کی چھت درست کی شاخوں کی تھی وہ ٹپکی ابو سعید رضی نے کہا میں نے آنکھوں سے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا نشان تھا اکیسویں رات کی صبح کو عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التمسوها في العشر الاواخر من رمضان والتمسوها في التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت يا ابا سعيد انكم اعلم بالعدد منا قال اجل قلت ما التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت واحدة وعشرون فالتي تليها التاسعة واذا مضت ثلاث وعشرون فالتي تليها السابعة واذا مضت خمس وعشرون فالتي تليها الخامسة ترجمہ ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کے اخیر دہے میں اور ڈھونڈھو اسکو نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں کہا میں نے ابو سعید

خدری سے کہا تم شمار خوب جانتے ہو انہوں نے کہا ہان میںنے کہا نوین اور ساتوین اور پانچوین سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا جب اکیسوین رات گذر جاوے تو اسکے بعد کی رات نوین ہے **ف** جب مہینہ کے اخیر سے گنو **ت** اور جب تیئیسوین شب گذر جاوے تو اسکے بعد کی رات ساتوین ہے اور جب پچیسوین رات گذر جاوے تو اسکے بعد کی رات پانچوین ہے پر یہ راتین طاق نہین حالانکہ اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ڈھونڈھو انکو طاق راتون مین شاید اس اعتبار سے طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ راتین بھی طاق ہین

باب من رأی انها لیلة سبع عشرة ستر ہوین رات شب قدر ہے **عن** ابن مسعود قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اطلبوها لیلة سبع عشرة من رمضان ولیلة احدی وعشرین ولیلة ثلاث وعشرین **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ستر ہوین رات مین رمضان کی ڈھونڈھو اور اکیسوین رات کو اور تیئیسوین رات کو پھر آپ چپ ہوے **باب** من رأی فی السبع الاواخر شب قدر کا اخیر سات راتون مین ہونا **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحروا لیلة القدر فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو اخیر کی سات راتون مین **باب** من قال سبع وعشرون ستائیسوین رات کا شب قدر ہونا **عن** معاویة بن ابی سفیان عن النبی صلی الله علیه وسلم فی لیلة القدر قال لیلة القدر لیلة سبع وعشرین **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ستائیسوین رات ہے **باب** من قال هی فی کل رمضان سارے رمضان مین شب قدر ہونا **عن** عبدالله بن عمر قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اسمع عن لیلة القدر فقال هی فی کل رمضان **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا شب قدر کا آپنے فرمایا وہ سارے رمضان مین ہے **ف** اگرچہ شب قدر مین بہت اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان مین ہے پھر مرجح یہ ہے کہ رمضان کی اخیر ہی مین ہے پھر ظن غالب یہ ہے کہ طاق راتون مین ہے پھر معتمد یہ ہے کہ ستائیسوین رات ہے واللہ اعلم

باب فی کم یقرأ القرآن قرآن شریف کم سے کم کتنے دنون مین ختم کرے **عن** عبدالله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له اقرأ القرآن فی شهر قال انی اجد قوة قال اقرأ فی عشرین قال انی اجد قوة قال اقرأ فی خمس عشرة قال انی اجد قوة قال اقرأ فی عشر قال انی اجد قوة قال اقرأ فی سبع ولا تزیدن علی ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسنے قرآن کو ایک مہینے مین ختم کیا کر انہون نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا آپنے بیس دن مین ختم کیا کر انہون نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا پندرہ دن مین ختم کیا کر انہون نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا دس دن مین ختم کیا کر انہون نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا سات دن مین ختم کیا کر اس سے مت بڑہنا **ف** یعنے سات دن سے کم مین ختم کرنا اسی واسطے اب کلام اللہ کی سات منزلین قرار دی گئی ہین اگر ایک منزل روز پڑہا کرے تو سات دن مین ختم ہوتا ہے مگر یہ منزلین چھوٹی بڑی ہین **عن** عبدالله بن عمرو قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم صم من کل شهر ثلاثة ایام واقرأ القرآن فی شهر

فنا قصني فناقصته فقال صم يوما وافطر يوما قال عطاء واختلفنا على ابى قال بعضنا سبعة ايام وقال بعضنا خمسا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینے مین تین روزے رکھا کر اور قرآن مہینہ بہر مین ایک بار ختم کیا کر میرے اور آپکے اختلاف ہوا مدت مین **ف** مین ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تہا اور روزے زیادہ رکھنا چاہتا تہا آپ ختم کی مدت بڑہانا چاہتے تہے اور روزے کم رکھنا چاہتے تہے ایک نسخے مین فناقصني فناقصته ضاد معجمہ سے ہے یعنے آپ میرا کلام توڑتے تہے اور مین اپنی کلام پر اصرار کرتا تہا **ف** آپنے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر عطا نے کہا میرے باپ لوگون نے اختلاف کیا روایت مین بعضون نے کلام اللہ ختم کرنے کی مدت سات دن بعضون نے پانچون کہی **عن** عبداللہ بن عمرو انه قال يا رسول الله فى كم اقرأ القران قال فى شهر قال انى اقوى من ذلك ردد الكلام ابو موسى فيناقصنى حتى قال اقراه فى سبع قال انى اقوى من ذلك قال لا يفقه من قراءة فى اقل من ثلاث **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ مین کتنے روز مین کلام اللہ ختم کرون آپنے فرمایا ایک مہینے مین انہون نے کہا مجہ سے اس سے کم مین ہو سکتا ہے پہر اسی طرح ردوبدل رہا یہانتک کہ آپنے فرمایا سات روز مین ختم کر انہون نے کہا مجہے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین دن سے کم مین پڑہا وہ اسکو نہین سمجہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن مین ختم کرنا بہتر ہے اگر زیادہ طاقت ہو اور جی چاہے تو تین دن مین ختم کرے مگر تین دن سے کم مین ختم کرنا مکروہ ہے اسحدیث سے شبینہ پڑہنے کی کراہت ثابت ہوئی جس کو بعض مشائخ نے اختیار کیا ہے **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ القران فى شهر قال انى اقوى قال اقراه فى ثلاث **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑہا کر ایک مہینے مین انہون نے کہا مجہ مین طاقت ہے آپنے فرمایا تین دن مین پڑہا کر **باب** تحزیب القران قرآن کے پارے اور حصے کرنا **ف** یعنے ہر روز پڑہنے کے واسطے ایک حصہ مقرر کر دینا اگلے لوگون نے اسکے تیس پارے کر دیے ہین اور ہر پارے کے چار حصے باوجود اسکے ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنی طاقت اور خواہش کے موافق اسکے حصے مقرر کر لیوے تاکہ ورد مین آسانی ہو **عن** ابن الهاد قال سالنى نافع بن جبير ابن مطعم فقال لى فى كم تقرأ القران فقلت ما احزبه فقال لى نافع لا تقل ما احزبه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قرأت جزأ من القران **ترجمہ** ابن الہاد سے روایت ہے مجہسے پوچہا نافع بن جبیر بن مطعم نے تم کتنے دنون مین قرآن ختم کرتے ہو مینے کہا مین اسکے حصے نہین کرتا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے ایک پارہ قرآن کا پڑہا **ف** اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جس طرح سے اب پارے نہین یہ نہ تہے مگر مراد آپکے پارے سے ایک حصہ ہے اسحدیث سے حزب از پارہ پارے علیحدہ کرنے کا ثابت ہوا **عن** اوس بن حذيفة قال قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فى وفد ثقيف قال فنزلت الاحلاف على المغيرة بن شعبة وانزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بنى مالك فى قبته قال مسدد وكان فى الوفد الذين قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثقيف قال كان ليلة يأتينا بعد العشاء يتحدث قال ابو سعيد قائما على رجليه حتى يراوح بين رجليه من طول القيام واكثر ما يحدثنا ما لقى من قومه من

قریش ثم یقول لا سواء کنا مستضعفین مستذلین قال مسدد بمکة فلما خرجنا الی المدینة کانت سجال الحرب
بیننا وبینهم ندال علیهم ویدالون علینا فلما کانت لیلة ابطأ عن الوقت الذی کان یاتینا فیه فقلنا لقد ابطأت
عنا اللیلة قال انه طرأ علی حزبی من القرآن فکرهت ان اجیئ حتی اتمه قال اوس سألت اصحاب رسول الله صلی الله علیه
وسلم کیف تحزبون القرآن قالوا ثلاث وخمس وسبع وتسع واحد عشرة وثلاث عشرة وحزب المفصل وحده ترجمہ
اوس بن حذیفہ سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ثقیف کے لوگون مین جن لوگون سے اقرار ہوا تہا وہ تو مغیرہ بن شعبہ
کو پاس اُترا اور بنی مالک کو آپنے ایک قبہ مین اُتارا آپ ہر رات کو ہمارے پاس آیا کرتے اور کہڑی کہڑی باتین کیا کرتے بعد عشا کی
یہان تک کہ دیر تک کہڑے رہنے کی وجہ سے ایک پاؤن پر زور دیتے پہر دوسرے پاؤن پر اکثر اُن حالات کو بیان کرتے جو اپنی قوم
قریش کے ساتہ ہوتے پہر فرماتے اور وہ برابر نہ تہے بلکہ ہم کمزور اور ناتوان تہے مکے مین جب ہم مین آئی ہماری اُنکی لڑائی شروع ہوئی
کبہی ہم اُنپر غالب ہوتے کبہی وہ ہمپر غالب ہوتے ایک رات آپ معمولی وقت پر تشریف نہ لائے دیر کی (جب آئے) تو ہمنے پوچہا آپنے
آج دیر کی فرمایا میرا ایک پارہ کلام اللہ کا چہوٹ گیا تہا (بہولے سے نہین پڑہا تہا) یعنے بے اسکے پورا کیے ہوئے آنا برا جانا اُنہون نے
کہا ہمنے آپکے صحابہ سے پوچہا تم قرآن کے حصے کسطرح کرتے ہو انہون نے کہا پہلا حصہ تین سورتون کا (بقرہ اور آل عمران اور نسآء)
پہر دوسرا حصہ پانچ سورتون کا (مائدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور توبہ کا) پہر تیسرا حصہ سات سورتون کا (یونس اور ہود
اور یوسف اور رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل کا) پہر چوتہا حصہ نو سورتون کا (بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طٰہٰ اور انبیاء
اور حج اور مؤمنون اور نور اور فرقان کا) پہر پانچوان حصہ گیارہ سورتون کا (شعراء اور نمل اور قصص اور عنکبوت اور روم اور
لقمان اور الم تنزیل السجدہ اور احزاب اور سبا اور فاطر اور یٰس کا) پہر چہٹا حصہ تیرہ سورتون کا (صافات اور ص اور زمر اور مؤمن
اور حم سجدہ اور حم عسق اور زخرف اور دخان اور جاثیہ اور احقاف اور محمد اور فتح اور حجرات کا) پہر ساتوان مفصل کا (یعنے سورہ
قاف سے آخر قرآن تک) ف اب بہی اسی حساب سے سات منزلین مروج ہین۔ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سات منزلین کلام
اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بہی تہین اور ترتیب قرآن کی سورتون کے اعتبار سے وہی تہی جو حضرت عثمان
کے وقت مین قرار پائی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفقه من قرأ القرآن فی اقل
من ثلاث ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے قرآن تین دن سے کم مین پڑہا وہ
کچہہ نہین سمجہا عن عبد اللہ بن عمرو انه سال النبی صلی اللہ علیه وسلم فی کم یقرأ القرآن قال فی اربعین یوما ثم
قال فی شهر ثم قال فی عشرین ثم قال فی خمس عشرة ثم قال فی سبع لم ینزل من سبع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت
ہے انہون نے پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنے دنون مین کلام اللہ ختم کیا جاوے آپنے فرمایا چالیس دن مین پہر فرمایا مہینہ
بہر مین پہر فرمایا بیس دن مین پہر فرمایا پندرہ دن مین پہر فرمایا دس دن مین پہر فرمایا سات دن مین سات دن سے کم نہ پڑہے عن
علقمة والاسود قالا اتی ابن مسعود رجل فقال انی اقرأ المفصل فی رکعة فقال هذا کهذ الشعر ونثر الدقل

لکن النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یقرأ النظائر السورتین فی رکعۃ النجم والرحمن فی رکعۃ واقترب والحاقۃ فی رکعۃ والطور والذاریات فی رکعۃ واذا وقعت ونون فی رکعۃ وسال سائل والنازعات فی رکعۃ وویل للمطففین وعبس فی رکعۃ والمدثر والمزمل فی رکعۃ وھل اتی ولا اقسم بیوم القیمۃ فی رکعۃ وعم یتساءلون والمرسلات فی رکعۃ والدخان واذا الشمس کورت فی رکعۃ قال ابوداؤد ھذا تالیف ابن مسعود رحمہ اللہ **ترجمہ** علقمہ اور اسود سے روایت ہے، عبداللہ بن مسعود پاس ایک شخص آیا اور بولا مین مفصل (کی پوری منزل) ایک رکعت مین پڑھ لیتا ہون عبداللہ بن مسعود نے کہا تو اس طرح سے پڑھ لیتا ہوگا جیسے شعر جلدی سے پڑھ لیتے ہین یا سوکھی کھجورین درخت سے جھڑتی ہین مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برابر والی دو دو سورتون کو ایک ایک رکعت مین پڑھتے تھے جیسے نجم اور سورہ رحمن کو ایک رکعت مین اور اقترب الساعۃ اور الحاقۃ کو ایک رکعت مین اور والطور اور والذاریات کو ایک رکعت مین اور اذا وقعت اور والنون کو ایک رکعت مین اور سال سائل اور النازعات کو ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس کو ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل کو ایک رکعت مین اور ھل اتے اور لا اقسم بیوم القیامۃ کو ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور والمرسلات کو ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت کو ایک رکعت مین۔ کہا ابوداؤد نے یہ ابن مسعودؓ کی ترتیب ہے **عن** عبدالرحمن بن یزید قال سالت ابا مسعود وھو یطوف بالبیت فقال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قرأ الایتین من اخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ **ترجمہ** عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہتے ہین ابومسعود سے سوال کیا وہ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو آیتون کو سورۂ بقرہ کے آخر کی پڑھیگا ایک رات مین تو کافی ہے اسکو **ف** شب بیداری اور تہجد گذاری سے بعضون نے کہا کافی ہونگے اسکو ہر رنج اور برائی سے **عن** عبداللہ بن عمرو العاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قام بعشر ایات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ ایۃ کتب من القانتین ومن قام بالف ایۃ کتب من المقنطرین **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دس آیتین کھڑے ہوکر نماز مین پڑھے گا وہ غافلون مین سے نہ لکھا جاویگا اور جو شخص سو آیتین پڑھے گا وہ عابدون مین سے اور قانتون مین سے لکھا جاویگا اور جو شخص ہزار آیتین پڑھیگا وہ بڑے مالدارون مین لکھا جاویگا (مال سے مراد ثواب اور اجر ہے) **عن** عبداللہ بن عمرو قال اتی رجل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال اقرئنی یا رسول اللہ فقال اقرأ ثلاثا من ذوات الر قال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرء ثلاثا من ذوات حامیم فقال مثل مقالتہ فقال اقرئنی ثلاثا من المسبحات فقال مثل مقالتہ فقال الرجل یا رسول اللہ اقرئنی سورۃ جامعۃ فاقرأہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت الارض حتی فرغ منھا فقال الرجل والذی بعثک بالحق لا ازید علیھا ابدا فادبر الرجل فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم افلح الرویجل مرتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے کچھ قرآن پڑھایئے آپنے فرمایا تین سورتین پڑھ ان سورتون

مین سے جنکے سر پر من الراسی (یعنے یونس اور ہود اور یوسف وغیرہ) اُسنے کہا یا رسول اللہ میرا سن بہت ہوگیا ہی اور میرا قلب سخت ہوگیا ہی اور میری زبان موٹی ہوگئی ہے (اس وجہ سے اتنی بڑی سورہ مین یاد نہین کر سکتا) آپنے فرمایا اچھا تین سورتین حم کی سورتون سے یاد کرلے (جیسے مؤمن سجدہ حم عسق اور زخرف وغیرہ) پھر اُسنے ایسا ہی کہا آپنے فرمایا اچھا مستحات من سبح تین سورتین یاد کرلے (یعنے وہ سورتین جنکے اول مین سبح یا یسبح ہے) پھر اُسنے ایسا ہی کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک سورت جامع سکھائیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اذا زلزلت الارض سکھلایا اخیر تک وہ شخص بولا قسم اُس شخص کی جس نے تمکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا سچا پیغمبر کرکے مین کبھی اُسپر زیادہ نہین کرونگا آپنے دو بار فرمایا نجات پائی اُس چھوٹے مردنے **باب** فی عدد الآی آیتون کا شمار **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال سورۃ من القرآن ثلاثون آیۃ تشفع لصاحبھا حتی یغفرلہ تبارک الذی بیدہ الملک **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن کی تیس آیتون والی جو سفارش کریگی اپنے پڑھنے والے کی یہان تک کہ اسکی مغفرت ہوگی تبارک الذی بیدہ الملک **باب** تفریع ابواب السجود وکم سجدۃ فی القرآن سجدہ تلاوت کا بیان **عن** عمرو بن العاص ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اقرأہ خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منھا ثلاث فی المفصل وفی سورۃ الحج سجدتان **ترجمہ** عمرو بن العاصؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو پندرہ سجدے بتائے قرآن مین اُن مین سے تین مفصل مین ہین (والنجم اور انشقت اور اقرأ مین) اور دو سجدے سورہ حج مین (اور دس سجدے اور باقی کلام اللہ مین یعنے سورہ اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور فصلت مین) **ف** امام احمد اور جمہور اہل حدیث کا مذہب یہی ہے اور مالک کے نزدیک گیارہ سجدے ہین (مفصل مین اور ص مین اُنکے نزدیک کوئی سجدہ نہین ہے) اور شافعیؒ کے نزدیک چودہ ہین ص مین اُنکے نزدیک سجدہ نہین ہی اور ابو حنیفہ رحؒ کے نزدیک بھی چودہ ہین مگر سورہ حج مین اُنکے نزدیک ایک ہی سجدہ ہے یعنے بعد رکوع کے نہ بعد تفخون کے۔ اختلاف ہی اسمین کہ سجدہ تلاوت واجب ہے یا سنت ابو حنیفہ رحؒ کے نزدیک واجب ہے اور باقی ائمہ اور اہل حدیث کے نزدیک سنت ہی اور یہی اختلاف ہے اسمین کہ سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط ہے یا نہین ائمہ اربعہ اور اکثر علماء کے نزدیک شرط ہے اور ابن تیمیہ رحؒ کے نزدیک شرط نہین ہے۔ کہا ابو داؤد نے ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین نے گیارہ سجدے کیے کلام اللہ مین (روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے) مگر اسناد اسکی ضعیف ہی **عن** عقبۃ بن عامر قال قلت لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افی سورۃ الحج سجدتان قال نعم ومن لم یسجدھما فلا یقرأھما **ترجمہ** عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا سورہ حج مین دو سجدے ہین آپنے فرمایا ہان جو وہ دونو سجدے نہ کرے اس سورت کو بھی نہ پڑھے **ف** ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے **باب** من لم یر السجود فی المفصل مفصل مین سجدہ تلاوت نہ ہونے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی شیٔ من المفصل منذ تحول الی المدینۃ **ترجمہ**

ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مفصل مین سجدہ نہین کیا جب سے مدینے مین آئے **ف** یہ حدیث امام مالکؒ کی دلیل ہے مگر اسکی اسناد مین ابو قدامہ اور مطر وراق دونو ضعیف ہین کہا نووی نے یہ حدیث ضعیف ہی اور معارض ہی اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہے اور آگے آتی ہے حالانکہ ابو ہریرہ رض کا اسلام ساتوین سال ہجری مین ہوا۔

عن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجد فیہا **ترجمہ** زید بن ثابت رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مین نے سورہ والنجم پڑہی آپنے اسمین سجدہ نہ کیا کہا ابو داؤد نے زید امام تھے انہون نے سجدہ نہ کیا اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی سجدہ نہ کیا معارض ہی اسکی حدیث ابن عباس رض کی جو صحیحین مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا والنجم مین **باب** من رای فیہا السجود اور النجم مین سجدہ کرنے کا بیان **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرأ سورۃ النجم فسجد فیہا وما بقی احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من القوم کفا من حصی او تراب فرفعہ الی وجہہ وقال یکفینی ہذا قال عبد اللہ فلقد رایتہ بعد ذلک قتل کافرا **ترجمہ** عبد اللہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑہی پہر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو ایک شخص نے تھوڑی ریتی یا مٹی مینی لیکر منہ تک اٹہائی اور کہا یہ کفایت کرتا ہے مجھکو (سجدے سے) عبد اللہ نے کہا مینے اسکو دیکہا قتل ہوا کفر کی حالت مین **باب** السجود فی اذا السماء انشقت و اقرأ اور اذا السماء انشقت اور اقرأ مین سجدہ کرنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال سجدنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت و اقرأ باسم ربک الذی خلق **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ہمنے سجدہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اذا السماء انشقت مین اور اقرأ باسم ربک الذی خلق مین **عن** ابی رافع قال صلیت مع ابی ہریرۃ العتمۃ فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ماہذہ السجدۃ قال سجدت بہا خلف ابی القاسم فلا ازال اسجد بہا حتی القاہ **ترجمہ** ابو رافع رض سے روایت ہے مینے ابو ہریرہ رض کے پیچہے عشاء کی نماز پڑہی انہون نے اذا السماء انشقت پڑہکر سجدہ کیا مینے کہا یہ سجدہ کیسا ہی انہون نے کہا یہ سجدہ مینے ابو القاسم (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچہے کیا ہے مین ہمیشہ اسکو کرتا رہونگا یہان تک کہ آپسے ملجاؤن **باب** السجود فی ص ص مین سجدہ کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال لیس ص من عزائم السجود وقد رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہا وسلم یسجد فیہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی ص کا سجدہ کچہہ ضرور نہین ہے مگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اسمین سجدہ کرتے تہے **عن** ابی سعید الخدری انہ قال قرأ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو علی المنبر ص فلما بلغ السجدۃ نزل فسجد وسجد الناس معہ فلما کان یوم اخر قرأہا فلما بلغ السجدۃ تشزن الناس للسجود فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ہی توبۃ نبی ولکنی رایتکم تشزنتم للسجود فنزل فسجد وسجدوا **ترجمہ** ابو سعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورہ ص پڑہی جب سجدے کی آیت پر پہونچے تو منبر سے اترے اور سجدہ کیا آپکے اور لوگون نے آپکے ساتہہ جب دوسرا دن ہوا پہر آپنے اس سورت کو پڑہا جب سجدے کی آیت پر پہونچے لوگ سجدے کے

لیے تیار ہوئی آپنے فرمایا یہ سجدہ توبہ تھی ایک پیغمبر کی (داؤد علیہ السلام کی) مگر اب تم مستعد ہوگئے سجدے کے لیے تو خیر آپ اترے اور سجدہ کیا لوگوں نے بھی آپکے ساتھ سجدہ کیا **باب** الرجل یسمع السجدۃ وھو راکب جو شخص سوار ہو اور سجدے کی آیت سنے تو کیا کرے **عن** ابن عمران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرأعام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد فی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدے کی آیت پڑھی جس سال آپ کیلیے مکہ فتح ہوا سب لوگوں نے سجدہ کیا بعض اُن میں سے سوار تھے بعضوں نے زمین پر سجدہ کیا سوار نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا السورۃ قال ابن غیر فی غیر صلوۃ ثم اتفقا فیسجد ونسجد معہ حتی لایجد احدنا مکانا لموضع جبھتہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سورت سناتے ہمکو بغیر نماز کے پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپکے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ کسی کو ہم میں سے اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی **ف** تو وہ اپنے ہاتھ یا اور کسی کی پشت پر سجدہ کرلیتا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القران فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا قال عبدالرزاق وکان الثوری یعجبہ ھذا الحدیث قال ابوداؤد یعجبہ لانہ کبر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو قرآن سُنایا کرتے جب سجدے کی آیت پڑھتے تو تکبیر کہکر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپکے ساتھ سجدہ کرتے۔ کہا عبدالرزاق نے یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسند تھی کیونکہ اسمیں تکبیر کا ذکر ہے **باب** مایقول اذا سجد سجدہ تلاوت میں کیا کہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القران باللیل یقول فی السجدۃ مرارا سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت کے سجدوں میں رات کو کئی کئی بار فرماتے سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ سجدہ کیا میرے مُنہ نے اُس شخص کو جس نے اسکو پیدا کیا اور اُسکے کان آنکھ بنائے اپنی طاقت اور قوت سے **باب** فیمن یقرأ السجدۃ بعد الصبح جو شخص بعد صبح کی نماز کے سجدہ کی آیت پڑھے وہ کب سجدہ کرے **عن** ابی تمیمۃ الھجیمی قال لما بعثنا الرکب قال ابوداؤد یعنی الی المدینۃ قال کنت اقص بعد صلوۃ الصبح فاسجد فنھانی ابن عمر فلم انتہ ثلاث مرار ثم عاد فقال انی صلیت خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم یسجد واحتی تطلع الشمس **ترجمہ** ابو تمیمہ ہجیمی رضہ سے روایت ہے جب ہم رکب کے ساتھ مدینے میں آئے تو میں وعظ کہا کرتا تھا بعد فجر کی نماز کے اور سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا عبداللہ بن عمر رضہ نے تین بار مجھے منع کیا میں باز نہ آیا اُنہوں نے آخر پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے سجدہ نہیں کیا (بعد نماز کے) یہاں تک آفتاب نکلے

ابواب الوتر

وتر کے بابوں کا بیان **باب** استحباب الوتر وتر پڑھنا سنت ہے **عن** علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا اھل القران اوتروا فان اللہ وتر یحب الوتر **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ بھی وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو **ف** وتر کہتے ہین طاق کو یہان پر مراد وتر سے یہ ہے کہ تہجد پڑھا کرو اور اسکو طاق کر لیا کرو وتر پڑھ کر جیسے آٹھ رکعتین تہجد کی پڑہین اور ایک رکعت یا تین رکعت یا پانچ رکعتین سب طاق ہو گئے یعنے نو یا گیارہ یا تیرہ **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد فقال اعرابی ساقول قال لیس لک ولا لصاحبک **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جب انہون نے یہ حدیث بیان کی تو ایک اعرابی بولا کیا کہتے ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا یہ تجھکو حکم نہیں ہے نہ تیرے ساتھیون کو یہ تو قرار اور حفاظ اور عباد کو حکم ہے تجھکو پانچ نماز فرض اور اگر نکافی ہے **عن** خارجۃ بن حذافۃ العدوی قال خرج علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ تعالی قد امدکم بصلوۃ وھی خیر لکم من حمر النعم وھی الوتر فجعلھا لکم فیما بین العشاء الی طلوع الفجر **ترجمہ** خارجہ بن حذافہ عدوی سے روایت ہے نکلے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بے شک اللہ نے امداد کی تمہاری ایک نماز سے جو بہتر ہے تمہارے واسطے سرخ اونٹون سے وہ وتر کی نماز ہے اسکا وقت عشا کے بعد سے فجر نکلنے تک مقرر کیا **باب** فی من لم یوتر جو شخص وتر نہ پڑھے تو کیسا ہے **عن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا **ترجمہ** بریدہ رضی سے روایت ہے بیشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وتر حق ہے یعنے لازم ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم مین سے نہین ہے وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم مین سے نہین ہے وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم مین سے نہین ہے **ف** اکثر علماء اور ائمہ ثلثہ اور ابو یوسف اور محمد رح کے نزدیک وتر سنت ہے اور یہی ماثور ہے اجلہ صحابہ اور تابعین سے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک وتر واجب ہے انکی دلیل یہی حدیث ہے روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک مین اور صحیح کہا اسکو **عن** ابن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یدعی ابا محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاخبرتہ فقال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ **ترجمہ** ابن محیریز رح سے روایت ہے ایک شخص نے بنی کنانہ مین سے جسکو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا شام مین جسکا نام ابو محمد تھا وتر واجب ہے مخدجی نے کہا مین یہ سنکر عبادہ بن صامت پاس گیا اور اُنسے بیان کیا عبادہ نے کہا ابو محمد نے جھوٹ کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جنکو اللہ نے فرض کیا اپنے بندون پر جو شخص انکو ادا کریگا اور ضائع نہین کریگا انکو ہلکا سمجھکر تو اُسکا اقرار ہوگا اللہ پاس جنت مین جانیکا اور جو انکو ادا نہ کریگا اُسکا کچھ اقرار اللہ پاس نہین ہے چاہے اسکو عذاب کرے چاہے اسکو جنت مین لے جاوے **ف** اس حدیث مین آپنے وتر کا ذکر نہ کیا اگر وتر واجب ہوتا تو اسکو بھی بیان کرتے **عن** ابن عمر ان رجلا من اھل البادیۃ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال بامسبعہ ھکذا مثنی مثنی والوتر رکعۃ من اخر اللیل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے ایک شخص نے جنگل کے رہنے والون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے دو انگلیون سے اشارہ کیا یعنے دو دو رکعتین پھر

اور وتر کی ایک رکعت ہے اخیر رات میں **عن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر لازم ہے ہر مسلمان پر جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے **عن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل للذین کفروا واللہ احد الصمد **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے **عن** عبد العزیز بن جریج قال سالت عائشۃ ام المؤمنین بای شئی کان یوتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ قال وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد والمعوذتین **ترجمہ** عبد العزیز بن جریج سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے انہوں نے ایسا ہی بیان کیا کہا تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے **باب** القنوت فی الوتر وترمیں قنوت پڑھنے کا بیان **عن** الحسن بن علی رض قال علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی الوتر قال الزجاج فی قنوت الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت **ترجمہ** امام حسن بن علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چند کلمے سکھائے جنکو میں وتر میں کہا کرتا ہوں ایک روایت میں وتر کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللھم اہدنی فیمن ہدیت اخیر تک **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی اخر وترہ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذ بک اخیر تک **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قنت یعنی فی الوتر قبل الرکوع **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی وتر میں قبل رکوع کے کہا ابوداؤد نے سوائے عیسے بن یونس کے اور بہت لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا مگر قنوت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ابی بن کعب سے یہ مروی ہے کہ وہ قنوت رمضان کے نصف اخیر میں پڑھتے تھے **ف** یہی قول شافعی اور احمد رح کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک سال بھر پڑھے **عن** محمد عن بعض اصحابہ ان ابی بن کعبا ما مھم یعنی فی رمضان وکان یقنت فی النصف الاخر من رمضان **ترجمہ** ابی بن کعب نے امامت کی لوگوں کی رمضان میں اور وہ قنوت پڑھتے تھے رمضان کے اخیر نصف میں **عن** الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لھم عشرین لیلۃ ولا یقنت بھم الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر الاواخر تخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق ابی **ترجمہ** حسن سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے جمع کر دیا لوگوں کو ابی بن کعب پر وہ لوگوں کے ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے مگر قنوت نصف اخیر میں پڑھتے تھے جب اخیر کے دس دن رہ جاتے تو اپنے گھر میں نماز پڑھا کرتے لوگ کہتے ابی بھاگ گئے۔ کہا ابوداؤد نے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حدیث ابی کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی وتر میں کچھ چیز نہیں ہے ضعیف ہے **ف**

اسی طرح جو روایت کیا نسائی اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے اور خطیب نے کتاب القنوت مین عبداللہ بن مسعود رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا وتر مین قبل رکوع کے ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی رح نے تحقیق مین اور سکوت کیا اس سے اور ابونعیم نے حلیہ مین ابن عباس سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتین وتر کی پڑھین اور قنوت پڑھا رکوع سے پہلے اور طبرانی نے اوسط مین ابن عمر رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ سفر السعادت مین ہے کہ امیر المومنین عمر رض اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود سے ثابت ہوا ہے کہ انہون نے قنوت وتر مین پڑھا لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت نہین آئی کہ آپ نے قنوت پڑھا وتر مین اور جو روایت آئی بھی ہوگی تو مطعون اور مفتری ہوگی امام احمد رح نے فرمایا کہ قنوت صبح کی نماز مین ثابت ہے پر وتر مین حدیث صحیح سے ثابت نہین ہے دعائی قنوت سب سے صحیح وہی ہے جو اوپر امام حسن علیہ السلام کی روایت سے گذری۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے جو بروقت مصیبت کے پڑھی جاتی ہے کفار پر بددعا کرنے کو واسطے اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم اللھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم باسک الذی لا ترد عن القوم المجرمین اور ایک یہ بھی دعا ہے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک الخیر تک جو اوپر گذری مگر نسائی کی روایت مین ہے کہ یہ دعا آپ نماز سے فارغ ہوکر پڑھتے اور ایک ہی دعا ہے اللھم انا نستعینک الخیر تک مگر یہ صحیح روایت سے ثابت نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** الدعاء الوتر وتر کے بعد کونسی دعا پڑھے **عن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھکر سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس کہتے **ف** زیادہ کیا نسائی نے کہ تین بار بلند کرتے آواز تیسری بار مین **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ او نسیہ فلیصلہ اذا ذکرہ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سو جاوے وتر نہ پڑھکر یا بھول جاوے اسکو تو جب یاد آوے پڑھ لیوے **ف** یہ حکم استحبابی ہے جیسے دوسری حدیث مین وظیفے کو فرمایا اگر رات کو نہ پڑھ سکا تو دن کو قضا کر لیوے بعضون نے کہا اس حدیث سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے **باب** الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعھن فی سفر ولا حضر رکعتی الضحی وصوم ثلثۃ ایام من الشھر وان لا انام الا علی وتر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے مجھکو وصیت کی میرے دوست محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تین باتون کی جنکو مین نہین چھوڑتا سفر مین نہ حضر مین دو رکعتین چاشت کی اور تین روزے ہر مہینے مین اور نہ سونا مگر وتر پڑھکر **ف** ابن حجر نے کہا شاید ابوہریرہ کو اپنے وتر سونے سے پہلے پڑھنے کا اس واسطے حکم دیا کہ وہ آپ کی حدیثون کے سننے مین بڑی رات تک مشغول رہتے ہونگے اور دن سے زیادہ تو خوف ہوا آپ کو وتر قضا ہو جانیکا درصورت سو جانے کے وتر سے پہلے واللہ اعلم **عن** ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعھن بشیء اوصانی بصیام ثلاثۃ ایام من کل شھر وان لا انام الا علی وتر وبصلوۃ الضحی فی

الحضر والسفر ترجمہ ابو الدرداء رضہ روایت ہے وصیت کی مجھکو میرے حبیب نے (یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے) تین باتون کی جنکو مین نہین چھوڑتا کسی عذر سے ایک تو تین روزے رکھنا ہر مہینے مین دوسرے نہ سونا مگر وتر پڑھکر تیسرے دوگانہ چاشت کا ادا کرنا حضر اور سفر مین عن ابی قتادۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر متی توتر قال اوتر من اول اللیل وقال لعمر متی توتر قال اٰخر اللیل فقال لابی بکر اخذ ھذا بالحزم وقال لعمر اخذ ھذا بالقوۃ ترجمہ ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضہ سے فرمایا تم وتر کب پڑھا کرتے ہو انہون نے کہا اخیر شب مین آپ نے ابو بکر رضہ کو کہا انہون نے احتیاط پر عمل کیا اور ہوشیاری کی (ایسا نہ ہو سو جاوین اور وتر کا وقت گذر جاوے) اور عمر کو کہا انہون نے مشکل کام کو اختیار کیا جس مین طاقت چاہیئے ف بہتر یہی ہے جسکو بھروسا ہو اخیر شب مین جاگنے پر وتر کی تاخیر کرے اور تہجد ادا کرکے اخیر مین وتر پڑھے لیکن جو شخص کمزور ہو یا آنکھ کھلنے کا بھروسا نہ ہو وہ وتر اول شب مین پڑھ لے پھر اگر آنکھ کھلی تو تہجد پڑھی لیکن وتر دوبارہ نہ پڑھے جیسا کہ نویں پارہ کے شروع مین آویگا۔

باب فی وقت الوتر وتر کے وقت کا بیان عن مسروق قال قلت لعائشۃ متی کان یوتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت کل ذلک قد فعل وتر اول اللیل ووسطہ واٰخرہ ولکن انتھی وترہ حین ماتا الی السحر ترجمہ مسروق رضہ سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کس وقت پڑھتے تھے انہون نے کہا ہر وقت کبھی اول شب مین کبھی بیچ شب مین کبھی اخیر شب مین لیکن وفات کے قریب آپ وتر کو فجر کے قریب پڑھا کرتے تھے عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی پڑھو وتر صبح ہو جانے سے پہلے ف جب صبح ہو گئی پھر وتر نہ رہا یہی قول ہے عطاء اور احمد رح اور مالک رح کا اور بعضون کے نزدیک قضا کرے اسکو اگرچہ صبح ہو جاوے بدلیل اُس حدیث کے جو اوپر گذری ابو سعید سے عن معاویۃ بن صالح عن عبداللہ بن ابی قیس قال سالت عائشۃ عن وتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت ربما اوتر اول اللیل وربما اوتر من اٰخرہ قلت کیف کانت قراءتہ کان یسر بالقراءۃ ام یجھر قالت کل ذلک کان یفعل ربما اسر وربما جھر وربما اغتسل وربما توضا فنام ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کب پڑھتے تھے انہون نے کہا کبھی اول شب مین کبھی اخیر شب مین مینے کہا قرات کیونکر کرتے تھے پکار کر یا آہستہ انہون نے کہا ہر طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ کبھی غسل کرکے سوئے کبھی وضو کرکے سو رہتے جناب ف اس مسئلے کو یون ہی بیان کر دیا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا اٰخر صلوتکم باللیل وترا ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر نمازون مین رات کے وتر کو کرو ف یعنے سب کے آخر مین وتر پڑھا کرو والحمد للہ مطبع احمدی لاہور مین تمام ہوا پارہ اٹھارہوان ابوداود کے بتیس پارہ مین سے اور پورا ہو گیا ربع پہلا اس پارہ کا تمامی سے اب شروع کرتا ہون پارہ نوان اور ربع دوسرا خداوند کریم کے فضل اور عنایت پر بھروسا کرکے اور دعا کرتا ہون اُس شہنشاہ حقیقی کی درگاہ بے پرواہ مین جیسا تو نے مجھ گنہگار ضعیف کو قوت عطا فرمائی اُس کتاب عظیم کے ایک ربع پورا کرنیکی اسیطرح قوت عطا فرما اسکتاب کے تمام کرنے کی اپنی رحمت اور کرم سے کوئی مددگار ہمارا نہین ہے سوا تیری تو ہی مالک ہے اور تو ہی معین ہے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ تم الجزء الثامن وکمل الربع الاول تمامہ ویتلوہ الجزء التاسع والربع الثانی ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارۂ ہشتم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
	بسم اللہ الرحمن الرحیم۔	۳۳۳	شب قدر کا اخیر کی ساتون راتون مین ہونا۔
۳۱۱	دن کی نماز کا بیان۔	۱۱	ستائیسوین رات کا شب قدر ہونا۔
۱۱	صلوٰۃ التسبیح کا بیان۔	۱۱	ساری رمضان مین شب قدر ہونا۔
۳۱۲	مغرب کی سنتون کو کہان پڑہنا چاہیے۔	۱۱	قرآن کم سے کم کتنے دنون مین ختم کرے۔
۳۱۳	عشاء کی سنتون کا بیان۔	۳۳۴	قرآن کے پارے اور حصے کرنا۔
۱۱	شب بیداری اور تہجد کا بیان۔	۳۳۷	آیتون کا شمار۔
۱۱	تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا۔	۱۱	سجدہ تلاوت کا بیان۔
۳۱۴	شب بیداری اور تہجد گذاری کا بیان۔	۱۱	مفصل مین سجدہ تلاوت نہ ہونے کا بیان
۳۱۵	نماز مین اونگھنے لگے تو کیا کرے۔	۳۳۸	والنجم مین سجدہ کرنے کا بیان۔
۱۱	جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہوجاوے وہ کیا کرے	۱۱	اذا السماء انشقت اور اقرا مین سجدہ کرنیکا بیان
۱۱	جس شخص کی نیت رات کو اٹھنے کی تہی وہ پہر اٹھہ نہ سکا اسکے ثواب کا بیان۔	۱۱	ص مین سجدہ کرنے کا بیان۔
		۳۳۹	جو شخص سوار ہو اور سجدہ کی آیت سنے تو کیا کرے
۳۱۶	رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے	۱۱	سجدہ تلاوت مین کیا کہے۔
۱۱	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت اٹھتے تھے۔	۱۱	جو شخص بعد صبح کی نماز کے سجدے کی آیت پڑہے وہ کب سجدہ کرے۔
۳۱۸	رات کی نماز دو دو رکعتین ہین۔	۱۱	وتر کا بیان۔
۱۱	قرات پکار کر تہجد مین کرنا۔	۱۱	وتر پڑہنا سنت ہے۔
۳۱۹	تہجد کی رکعتون کا بیان۔	۳۴۰	جو شخص وتر نہ پڑہے تو کیا
۳۲۸	نماز مین میانہ روی کرنا بہتر ہے۔	۳۴۱	وتر مین کونسی سورتین پڑہے۔
۳۲۹	تراویح کا بیان۔	۱۱	وتر مین قنوت پڑہنے کا بیان۔
۳۳۰	شب قدر کا بیان۔	۳۴۲	وتر کے بعد کونسی دعا پڑہے
۳۳۲	اکیسوین شب شب قدر ہے	۱۱	سونے سے پہلے وتر پڑہنے کا بیان۔
۳۳۳	سترہوین رات شب قدر ہے	۳۴۳	وتر کے وقت کا بیان۔

تمام حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ شدہ ہین

جلد دوم

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ کہ کتاب مستطاب کنوز احادیث برائے افادہ عامہ مسلمانان و ہدایت کافہ اہل ایمان بہ مسمے

الھدیٰ النبویہ

الترجمہ

سنن ابی داؤد

از تالیف لطیف یگانہ زمان مولوی وحید الزمان صاحب ابن مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم

در مصر فی وقع کردید الحمد للہ ھو مطبوع

سیتاپور تیز ہر قسم کی کتب شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مع مالک مطبع احمدی ملاحظہ ہو بکفائت مسکتی ہیں

الجزء التاسع

پارہ نوان

الربع الثالث

ربع دوسرا

بسم الله الرحمن الرحيم

باب فی نقض الوتر وتر دوبارہ نہ پڑہنا چاہیے **عن** قیس بن طلق قال زارنا طلق بن علی فی یوم من رمضان وامسی عندنا وافطر ثم قام بنا تلك اللیلة وما وتر بنا ثم انحدر الی مسجده فصلی باصحابه حتی اذا بقی الوتر قدم رجلا فقال اوتر باصحابك فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا وتران فی لیلة ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے طلق بن علی ایک دن رمضان مین ہماری پاس آئے اور شام تک رہی اور روزہ افطار کیا پھر کہڑے ہوئے نماز پڑہائی اور وتر پڑہا بعد اسکے اپنی مسجد مین گئے اور اپنے لوگون کی نماز پڑہائی جب وتر باقی رہگئی تو ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور کہا تو وتر پڑہا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے ایک رات مین دو وتر نہین ہو سکتے **باب** القنوت فی الصلوة نماز مین دعا قنوت پڑہنے کا بیان **عن** ابی هریرة قال والله لاقربن بکم صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فکان ابوهریرة یقنت فی الرکعة الاخرة من صلاة الظهر وصلاة العشاء الاخرة وصلاة الصبح فیدعو للمؤمنین ویلعن الکافرین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہون نے کہا قسم خدا کی مین رسول اللہ کی سی نماز پڑہونگا راوی نے کہا ابوہریرہ قنوت پڑہتے تہے اخیر رکعت مین ظہر کے اور عشا کے اور فجر کے دعا کرتے تہے مسلمانون کیواسطے اور لعنت کرتے تہے کافرون پر **عن** البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقنت فی صلوة الصبح زاد ابن معاذ وصلوة المغرب ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ قنوت پڑہتے تہے فجر کی نماز مین اور ایک روایت مین ہے مغرب کی نماز مین **عن** ابی هریرة قال قنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلوة العتمة شهرا یقول فی قنوته اللهم نج الولید بن الولید - اللهم نج سلمة بن هشام - اللهم نج المستضعفین من المؤمنین - اللهم اشدد وطاتك علی مضر - اللهم اجعلها علیهم سنین کسنی یوسف قال ابوهریرة واصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم فلم یدع لهم فذکرت ذلك له فقال وما تراهم قد فعلوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہی عشا کی نماز مین ایک مہینے تک آپ فرماتے تہے قنوت مین یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو یا اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور یہ لوگ قید تہے کفار کے ہاتہہ مین) یا اللہ نجات دے ضعیف مسلمانون کو - یا اللہ سخت کر عذاب اپنا مضر پر - یا اللہ اونپر قحط ڈال جیسی یوسف کے زمانے مین قحط ہوا تہا - ابوہریرہ نے کہا ایک روز آپ نے صبح کی لیکن اُن لوگون کے لیئے دعا نہ مانگی مین نے آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو کیا دیکہتا ہے وہ لوگ ولید اور سلمہ آگئے زمانے مین کفار کے ہاتہہ سے نجات پائی **عن**

ابن عباس قال قلت رسول الله صلی الله علیه وسلم شهرا متتابعا فی الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلوة الصبح فی دبر کل صلوة اذا قال سمع الله لمن حمده من الرکعة الاخرة یدعو علی احیاء من بنی سلیم علی رعل وذکوان وعصیة ویؤمن من خلفه **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے برابر ایک مہینے تک قنوت پڑہی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا میں اور فجر میں ہر نماز میں جب اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے بددعا کرتے تھے چند قبیلوں پر جو بنی سلیم میں سے رعل اور ذکوان اور عصیہ ہیں اور مقتدی آمین کہتے تھے **عن** انس بن مالک انه سئل هل قنت النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوة الصبح فقال نعم فقیل له قبل الرکوع قال بعد الرکوع قال مسدد بیسیر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اونسے سوال ہوا رسول اللہ صلعم نے قنوت پڑہی ہے صبح کی نماز میں اونہوں نے کہا ہاں پھر سوال ہوا قبل رکوع کے پڑہی ہے یا بعد رکوع کے اونہوں نے کہا بعد رکوع کے مسدد کی روایت میں ہے تھوڑی مدت تک **عن** محمد بن سیرین خدثنی من صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم صلوة العلاة فلما رفع راسه من الرکعة الثانیة قام هنیئة **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جسنے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ صبح کی جب آپنے سر اوٹہایا دوسری رکعت پڑہ کر تھوڑی دیر تک کھڑے رہے قنوت پڑہنیکو بھلی **ف** اکثر علماء کے نزدیک قنوت پڑہنا فرائض میں نہ چاہیے اور شافعی کے نزدیک نماز فجر میں ہمیشہ دوسری رکعت کے بعد رکوع کے پڑہنا چاہیے اور جسوقت کوئی آفت یا حادثہ مسلمانوں پر ہو تو سب کے نزدیک پڑہنا چاہیے **باب** فضل التطوع فی البیت گہر میں نفل پڑہنے کی فضیلت **عن** زید بن ثابت انه قال احتجر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد حجرة فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج من اللیل فیصلی فیها قال فصلوا معه بصلاته یعنی رجالا وکانوا یاتونه کل لیلة حتی اذا کان لیلة من اللیالی لم یخرج الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنحنحوا ورفعوا اصواتهم وحصبوا بابه قال فخرج الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم مغضبا فقال ایها الناس مذال بکم صنیعکم حتی ظننت ان ستکتب علیکم فعلیکم بالصلوة فی بیوتکم فان خیر صلوة المرء فی بیته الا الصلاة المکتوبة **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں حجرہ بنایا آپ رات کو باہر آکر اسمیں نماز پڑہا کرتے لوگوں نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑہنا شروع کی اور کئی رات تو آپ باہر نہ نکلے اون لوگوں نے کنکھارنا شروع کیا اور پکارنا اور دروازے پر آپکے کنکریاں پھینکنا میرا خیال ہے کہ شاید آپ سو گئے ہیں تو نماز کیواسطے ہوشیار ہوں پھر آپ باہر نکلے غصے میں اور فرمایا اے لوگو تم ایسا ہی کیئے جاتے ہو یہانتک کہ مجھے گمان ہوا تمپر فرض ہو جائیگا تم کو چاہیئے گہروں میں نماز پڑہا کرو کیونکہ گہر میں سب نمازوں سے پڑہنا بہتر ہے سوا فرض کے کہ وہ مسجد میں جماعت سے پڑہنا افضل ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوها قبورا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گہروں میں نماز پڑہا کرو اور اونکو قبر نہیں مت بناؤ **ف** جیسے قبر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں ہوتی اسطرح گہروں کو مت بناؤ

عن عبداللہ بن حبشی الخشعمی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل
فای الصدقۃ افضل قال جھد المقل قیل فای الھجرۃ افضل قال من ھجر ما حرم اللہ علیہ قیل فای الجھاد
افضل قال من جاھد المشرکین بمالہ ونفسہ قال فای القتل اشرف قال من اھریق دمہ وعقر جوادہ **ترجمہ**
عبداللہ بن حبشی الخشعمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا سب عملوں مین کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا دیر تک
کھڑا رہنا نماز مین پھر سوال ہوا کونسا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا جو کم مال والا محنت کرکے صدقہ دیوے پھر سوال ہوا کون
سی ہجرت افضل ہے فرمایا جو چھوڑدی حرام کام کو پھر سوال ہوا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد مشرکون کے ساتھہ ہو اپنے مال اور
جان سے پھر سوال ہوا کونسا قتل افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا جاوے اور اسکے گھوڑے کے ساتھہ پانون کاٹے جاوین راہ خدا کے
راہ مین **باب** الحث علی قیام اللیل شب بیداری کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فصلت فان ابت نضح فی وجھھا الماء
رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجھا فان ابی نضحت فی وجھہ الماء **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالے اس شخص پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے پھر اپنی عورت کو
جگاوے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اسکے منہہ پر پانی چھڑک دے رحم کرے اللہ اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے
اور اپنے خاوند کو جگاوے اگر وہ نہ اٹھے تو اسکے منہہ پر پانی چھڑک دیوے **عن** ابی سعید وابی ھریرۃ قالا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استیقظ من اللیل وایقظ امرأتہ فصلیا رکعتین جمیعا کتبا من الذاکرین
کثیرا والذاکرات **ترجمہ** ابی سعید وابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنی عورت کو بھی
جگاوے پھر دونو دو رکعتین پڑھین تو ذاکرین اور ذاکرات مین سے لکھے جاوین گے **ف** یہ دونو حدیثین اوپر گزر چکین اٹھوین
پارے مین **باب** قیام اللیل مین **باب** فی ثواب قراۃ القران قرآن پڑھنے کا ثواب **عن** عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
خیرکم من تعلم القران وعلمہ **ترجمہ** حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین سے شخص ہے
جو قرآن شریف سیکھے اور سکھاوے **عن** المعاذ الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ القران و
عمل بما فیہ البس والداہ تاجا یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم فما
ظنکم بالذی عمل بھا **ترجمہ** معاذ الجھنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اسپر عمل کیا تو
اسکے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جاوین گے قیامت کے روز جنکی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی اگر سورج تمہارے گھرون
مین ہو تا یعنے اب جو ہی آسمان پر ہے تب بھی اسکی چمک کا یہہ حال ہے کہ آنکھہ نہین ٹھہرتی مگر اون تاجون کی چمک اتنی ہوگی جیسی سورج
کی چمک جب وہ تم ماری مایں آجاوے پھر جب اسکے ماں باپ کا یہہ درجہ ہوا تو خیال کرو خود اس شخص کا جسنے قرآن پر عمل کیا کیا مرتبہ
ہوگا **عن** عایشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یقرأ القران وھو ماھر بہ مع السفرۃ الکرام البررۃ

والذی یقرأہ وھو یشتد علیہ فلہ اجران **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اچھی طرح سے مہارت کے ساتھ یعنی تجوید سے یا اسکو یاد خوب ہے یاد پر ہے پڑھتے زبان پر چڑھ گیا ہے فرشتہ ہے تو وہ بڑی عزت والے فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اسکو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھتا ہے اسکو دو ثواب ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ تعالے یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک گھر میں اللہ کے گھروں میں سے یعنے کسی مسجد میں اجمع ہو کر قرآن شریف کو پڑھتے ہیں اور ایکدوسرے کو پڑھاتے ہیں تو انپر سکینہ اترتی ہے وہ سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہے یا کوئی فرشتہ ہے یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان مراد ہے اور رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ جل جلالہ انکا ذکر کرتا ہے ان لوگوں میں جو اسکے پاس رہتے ہیں یعنے ملائکہ مقربین سے **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی الصفۃ فقال ایکم یحب ان یغدو الی بطحان او العقیق فیاخذ ناقتین کوماوین زھراوین بغیر اثم ولا قطع رحم قالوا کلنا یا رسول اللہ قال فلان یغدو احدکم کل یوم الی المسجد فیتعلم ایتین من کتاب اللہ عزوجل خیر لہ من ناقتین وثلاث خیر لہ من ثلاث ومثل اعدادھن من الابل **ترجمہ** عقبہ بن عامر جھنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم صفہ کے سایبان میں بیٹھے تھے آپنے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ بطحان یا عقیق تک جاوے یا وادی بطحان اور عقیق دو وادی ہیں مدینے کے پاس پھر دو اونٹ بڑی کوہان والے موٹے تازے بغیر کسی گناہ یا قطع رحم کے لیکر آوے یعنے کسی کا مال نہ مارے نہ رشتہ دار سے رشتہ توڑے اور ایسے دو اونٹ عمدہ صفت ملجاویں ہمنے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک یہ بات چاہتا ہے آپنے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صبح کو ہر روز مسجد میں جاوے اور دو آیتیں قرآن شریف کے سیکھے تو وہ دو اونٹ سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹ سے بہتر ہیں اسی طرح **باب** فاتحۃ الکتاب سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العلمین ام القرآن ام الکتاب والسبع المثانی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا سورہ فاتحہ قرآن کی جڑ ہے اور کتاب کی جڑ ہے اور سبع مثانی ہے **ف** یعنے سات آیتیں ہیں کہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں ہر نماز میں یا جنمیں اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا ہے وہ سات آیتیں بسم اللہ سمیت ہیں یا بسم اللہ کے سوا اسصورت میں صراط الذین انعمت علیہم چھٹی آیت ہوگی اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ساتویں آیت **عن** ابی سعید بن المعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو یصلی فدعاہ قال فصلیت ثم اتیتہ قال فقال ما منعک ان تجیبنی قال کنت اصلی قال الم یقل اللہ عزوجل یایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم لاعلمنک اعظم سورۃ من القرآن وفی القرآن شک خالد قبل ان اخرج من المسجد فان قلت یا رسول اللہ قولک قال الحمد للہ رب العلمین ھی السبع المثانی الذی

اوتیت والقرآن العظیم **ترجمہ** ابو سعید بن المعلے سے روایت ہے رسول اللہ اونپر گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے انکو بلایا وہ نماز پڑھ کر آئے رسول اللہ نے پوچھا تو نے مجھ جواب کیوں نہیں دیا انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کیا یہ نہیں فرمایا ای ایمان والو جواب دو اللہ اور اسکے رسول کو جب اسکا رسول تمہیں بلاوے اس کام کیواسطے جسمیں تمہاری زندگی ہے یعنے آخرت کی لذت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں رسول اللہ کا جواب دینا فرض ہے اور انکو جواب دینے سے نماز نہیں جاتی بعضونکی نزدیک نماز جاتی رہتی ہے مگر نماز کا توڑنا ایسے وقت میں ضرور ہے **ف** میں تجھکو ایک بڑی سورت قرآن کی سکھاؤنگا مسجد سے نکلنے کی مشیت میں کہا جب آپ مسجد سے نکلنے لگے یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العلمین ہے جو سبع مثانی ہے مجھ کو ملی ہے اور قرآن عظیم ہے **ف** یعنے جو اللہ جل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا ولقد اتینٰک سبعا من المثانی والقرآن العظیم ہمنے تجھکو سبع مثانی دی اور قرآن عظیم یا مراد اس سے سورہ فاتحہ ہے یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے توحید اور حشر اور نشر اور حمد و ثنا اور رحمت الٰہی اور قصص اور مواعظ اور صفات اللہ سب پر مشتمل ہے **باب** من قال ھی من الطول سورہ فاتحہ کا مکی سورتوں میں سے ہونا **عن** ابن عباس قال اوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول واوتی موسیٰ ستا فلما القی الالواح رفعت ثنتان وبقیت اربع **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات آیتیں مثانی جو بہت لمبی ہیں یعنے انکی معانی لمبی ہیں اگرچہ الفاظ مختصر ہیں ملیں اور موسیٰ علیہ السلام کو چھ آیتیں ملیں جب انہوں نے غصے میں آکر تختیاں جن پر تورات لکھی ہوئی تھی زمین پر ڈالدیں تو دو آیتیں اوٹھ گئیں اور چار رہگئیں **باب** ماجاء فی ایۃ الکرسی آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان **عن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا المنذر ای ایۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال یا ابا المنذر ای ایۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال لیھنک یا ابا المنذر العلم **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ای ابا المنذر رکنیت ہے ابی بن کعب کی کونسی آیت کتاب اللہ میں بڑی ہے انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا ای ابو المنذر کونسی آیت اللہ کی کتاب میں بڑی ہے میں نے کہا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم آپنے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم تجھ کو ای ابا المنذر **ف** آیۃ الکرسی کے بڑی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اسمیں الفاظ زیادہ ہیں بہ نسبت اور آیتوں کے یا اسکے معانی بہت بڑے ہیں یا اسکا درجہ بہت بڑا ہے کہ اسمیں اللہ جل جلالہ کی عظمت اور جلال اور صفات کمال کا بیان ہے **باب** فی سورۃ الصمد سورہ اخلاص کی فضیلت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل ھو اللہ احد یرددھا فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وکان الرجل یتقالھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نے سنا ایک شخص کو قل ھو اللہ بار بار پڑھتے ہوئے جب صبح

ہوئی وہ رسول اللہ صلعم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور وہ کم سمجھتا تھا اس سورت کو رسول اللہ نے فرمایا قسم اس شخص کی جسکے قبضے
مین میری جان ہے وہ برابر ہے تہائی قرآن کے **باب** فی المعوذتین قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے
بیان مین **عن** عقبۃ بن عامر قال کنت اقود برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ فی السفر فقال لی یا عقبۃ الا
اعلمک خیر سورتین قرئتا فعلمنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس قال فلم یرنی سررت بھما جدا فلما نزل
لصلاۃ الصبح صلی بھما صلاۃ الصبح للناس فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلاۃ التفت الی
فقال ما عقبۃ کیف رأیت **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلعم کی اونٹ کو سفر مین کھینچتا تھا آپ نے مجھسے فرمایا
اے عقبہ کیا مین تجھکو دو بہتر سورتین نہ سکھاؤن پھر آپ نے مجھکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھایا اور آپ نے مجھکو بہت خوش
ہوتے نہ پایا ان سورتونکی سیکھنے سے جب آپ صبح کو اوتری تو صبح کی نماز پڑہائی لوگون کو اور یہی دونو سورتین نماز مین پڑہین جب نماز
سے فارغ ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عقبہ تم نے کیا سمجھا ان سورتون کو **ف** یعنی یہ سورتین بڑے کام کی ہین اور نہایت
فائدے کی ہین دفع سحر اور دفع بلیات کیلئے انکا پڑہنا مجرب ہے **عن** عقبۃ بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ
برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ بھما فما تعوذ متعوذ بمثلھما قال وسمعتہ یؤمنا بھما فی
الصلاۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین سیر کر رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ درمیان مین جحفہ اور ابواء کے
دو مقامون کے نام ہین دفعۃً تاریکی نے ہم کو ڈہانپ لیا اور آندہی چلنے لگی رسول اللہ صلعم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس پڑہنے لگے اور فرماتے تہے اے عقبہ پناہ مانگا کرو ان سورتون کے ساتھہ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہ مانگی عقبہ نے کہا
مین نے سنا آپ ان سورتون کو نماز مین پڑہا کرتے تہے **باب** کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ ترتیل کا بیان
ف ترتیل کہتے ہین کلام اللہ کو صاف صاف آہستہ آہستہ پڑہنا کہ سب حروف سمجھ مین آئین اور مد اور وقف کو اچھی طرح ادا کرنا
عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل کما کنت
ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند اخر اٰیۃ تقرؤھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا قرآن والے سے یعنے
حافظ قرآن سے یا ناظرہ خوان سے ہی کہا جاویگا پڑہتا جا اور چڑہتا جا کیونکہ جنت کی سیڑہیان کلام اللہ کی آیتون کے برابر ہین اور جہان
ٹہہر کر عمدگی سے پڑہتا تہا جیسا دنیا مین پڑہتا تہا تیرا مقام اسمقام پر ہے جس آیت پر تو ختم کریگا قرارت کو **ف** اخیر کی آیت پر یعنے ایک آیت پڑہ
کر ایک درجہ پار ہوگا پھر دوسری آیت سے دوسرا درجہ اسی طرح جہانتک آیتین پڑہتا جاویگا اتنے درجہ بلند ہوتا جاویگا جب تم
جاویگا وہی اسکا مقام ہے جو شخص اخیر قرآن تک پڑہ جاویگا اسکا درجہ سب سے زیادہ بلند ہوگا **عن** قتادۃ قال سألت انسا عن قراءۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یمد مد **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے مین نے انس سے پوچھا رسول اللہ کی قرارت کا حال
انہون نے کہا آپ تنمد مد تہے اون کو ادا کرتے تہے **عن** یعلی بن مملک انہ سال ام سلمۃ عن قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وصلاتہ فقالت ومالکم وصلاتہ کان یصلی وینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی
حتی یصبح ونعت قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءتہ حرفا حرفا **ترجمہ** یعلی بن مملک سے روایت کیا ہے انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر کلام اللہ پڑھتے تھے اور کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا تمہاری نماز کہاں اور آپ کی نماز کہاں آپ
نماز پڑھتے تھے پھر سو رہتے تھے اتنی دیر جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے تھے اتنی دیر جتنا سوتے تھے پھر سوتے تھے اتنی دیر جتنی دیر تک
نماز پڑھی تھی صبح تک ایسا ہی کرتے تھے پھر آپ کی قرارت کو بیان کیا ایک ایک حرف الگ الگ **عن** عبد اللہ بن مغفل قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وھو علی ناقتہ یقرأ سورۃ الفتح ویرجع **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس دن فتح مکہ ہوا ایک اونٹ پر آپ سورہ فتح پڑھتے تھے کئی کئی بار ایک ایک آیت کو پڑھتے تھے
عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا زینت دو قرآن سے اپنے آوازوں کو **ف** اگرچہ لفظی معنے اسکے یہ ہے کہ قرآن کو زینت دو اپنی آواز سے مگر خطابی
نے کہا مراد یہ ہے کہ آوازوں کو زینت دو قرآن سے ایسی ہی تفسیر کی ہے بہت ائمہ حدیث نے اور عبد الرزاق اور معمر کی روایت میں یوں
ہے زینوا اصواتکم بالقرآن اور یہی صحیح ہے مراد یہ ہے کہ اپنے آوازوں کو قرآن پڑھنے میں صرف کیا کرو **عن** سعید
ابن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے **ف** من لم یتغن بالقرآن کے تفسیر میں علما نے
اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا جو قرآن کو خوش آواز سے نہ پڑھے مد شد کی رعایت نہ کرے بشرطیکہ کوئی حرف اپنی حد سے کم زیادہ نہ
ہو اور راگنی کو دخل نہ دے بعضوں نے کہا جو قرآن پڑھ کر دنیا سے یا اور شعر و سخن سے بے پرواہ نہ ہو جاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے بعضوں
نے کہا عرب میں دستور تھا کہ مجلسوں میں اور سفروں میں گایا کرتے اب اسکے بدلے میں یہ قرار پایا کہ قرآن پڑھا جاوے یہی گانا ہے اہل اسلام کا
عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** عبد الجبار بن
الورد قال سمعت ابن ابی ملیکۃ یقول قال عبید اللہ بن ابی یزید مرنا ابو لیلۃ فاتبعناہ حتی دخل بیتہ
فدخلنا علیہ فاذا رجل رث البیت رث الھیئۃ فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لیس منا من لم یتغن القرآن قال فقلت لابن ابی ملیکۃ یا ابا محمد رأیت اذا لم یکن حسن الصوت قال یحسنہ ما
استطاع **ترجمہ** عبد الجبار بن الورد سے روایت ہے میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا ہم پر گزرے
ابو لیلا پس ہم اُن کے ساتھ ہو گئے وہ اپنے گھر تک پہنچے اور گھر میں گئے ہم ہی اندر گئے دیکھا تو ایک شخص بیٹھا ہے بہت پرانے حال سے میں نے
اُس سے سنا وہ کہتا تھا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے ہم میں سے نہیں ہے جو شخص خوش آواز سے قرآن کو نہ پڑھے عبد الجبار
نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو کیا کرے انہوں نے کہا جہاں تک ہو سکے اچھی آواز سے پڑھے **عن**
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی

بالقران یجهربه ترجمہ ابی ہریرہ کی روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جیسا قرآن کو سنتا ہے جب کوئی پیغمبر خوش آواز اسکو پکار کر پڑھے ف تغنی کے معنی پکار کر پڑھنے کے بھی آتے ہیں - یہ چوتھی تاویل ہے من لم یتغن بالقرآن کی باب التشدید من حفظ القران ثم نسیه جو شخص قرآن کو یاد کر کے بھول جاوے اسکا عذاب عن سعد بن عبادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من امری یقرأ القران ثم ینساه الا لقی الله عز وجل یوم القیمة ترجمہ سعد بن عبادہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کلام اللہ پڑھ کر بھول جاوے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے ملیگا تو ہاتھ پاؤں گرا ہوا ملیگا یا خالی ہاتھ ملیگا ذریعہ ملیگا یا بے زبان ہو کر ملیگا

باب انزل القران علی سبعة احرف قرآن سات طرح پر اترا ہے عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت قال عمر بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرؤها وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأنیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأنیها فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال هکذا انزلت ثم قال ان هذا القران انزل علی سبعة احرف فاقرؤا ما تیسر منه ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری کی روایت ہے میں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے کہا میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا سو اسکی جس طرح میں پڑھتا تھا اور مجھے سورہ فرقان رسول اللہ نے پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں اوپر گر پڑوں اسی وقت اس کو پکڑوں مگر میں نے اس کو مہلت دی جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے اپنی چادر اوں کے گلے میں ڈالی اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا سو اس طرح کے جسطرح آپ نے مجھکو پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو پڑھتے سنا تو رسول اللہ نے انکو پڑھا جیسا میں نے انکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسی طرح یہ سورت اتری ہے پھر مجھ سے فرمایا پڑھ میں نے پڑھا فرمایا اسی طرح اتری ہے بعد اس کے فرمایا یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا جس طرح آسان ہو پڑھو ف سات حرفوں پر اتارا گیا یعنی سات لغتوں پر اور سات بولیوں پر عرب کے وہ یہ ہیں - حجازا اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور طی اور ثقیف اور بنی تمیم بعضوں نے کہا سات قرأتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا اور کہا سیوطی نے اتقان میں اسی حدیث کی تفسیر میں بہت سے قول بیان کیے ہیں زہری نے کہا انما هذه الاحرف فی الامر الواحد لیس تختلف فی حلال ولا حرام یعنی یہ حروف اگرچہ مختلف ہوں پر مطلب میں کچھ اختلاف نہیں حلال حرام میں عن ابی بن کعب قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یا ابی انی اقرئت القران فقیل لی علی حرف او حرفین فقال الملک الذی معی قل علی حرفین فقلت علی حرفین فقیل لی علی حرفین او ثلاثة فقال الملک الذی معی قل علی ثلاثة حتی بلغ سبعة احرف ثم قال لیس منها الا شاف کاف

ازقلت سمیعا علیما عزیزا حکیما سالہ ختم آیۃ عذاب برحمۃ او آیۃ رحمۃ بعذاب ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آیا جبرئیل میں پڑھا گیا قرآن پھر مجھ سے پوچھا گیا ایک حرف پر قرآن پڑھنا درست ہے یا دو حرفوں پر جو فرشتہ میرے ساتھ تھا اس نے کہا بول دو حرفوں پر پھر مجھ سے پوچھا دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر اس فرشتے نے کہا کہہ دو تین حرفوں پر اسی طرح سات حرف تک نوبت آئی پھر فرمایا آپ نے ان میں سے ہر ایک حرف شافی اور کافی ہے چاہے تو سمیعا علیما کہو یا عزیزا حکیما کہو جب تک عذاب کی آیت کو رحمت پر ختم نہ کرے اور رحمت کی آیت کو عذاب پر ختم نہ کرے **ف** اگر ایسا کرے تو درست نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیتوں کے آخر میں جو اسماء الٰہی مذکور ہیں ان میں مناسب مقام کی تبدیل ہو سکتی ہے مگر یہ شخص کا کام نہیں اسی واسطے امین خدمت نہیں ہوئی اور جہاں تک رسول اللہ سے ثابت ہے وہیں تک اقتصار ہوا اپنی طرف سے کوئی کلمہ بدلنا یا گھٹانا بڑھانا درست نہیں اسی پر اجماع ہو گیا ہے علمائے سلف اور خلف کا **عن** ابی بن کعب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی غفار فاتاہ جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرأ امتک علی حرف قال اسال اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ الثانیۃ فذکر نحو ھذا حتی بلغ سبعۃ احرف وقال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک علی سبعۃ احرف فایما حرف قرؤا علیہ فقد اصابوا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے گڈھی کے پاس تھے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اللہ جل جلالہ تم کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ ایک حرف پر پڑھاؤ اور آپ نے فرمایا میں خدا سے اسکی بخشش اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت میں اتنی طاقت نہیں پھر دوسری بار آئے اور ایسا ہی کہا یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہونچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفوں پر سکھاؤ جس حرف پر وہ پڑھیں گے صحیح ہوگا **باب** الدعاء دعا کا بیان **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ھو العبادۃ قال ربکم ادعونی استجب لکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے تمہارا پروردگار فرماتا ہے دعا کرو مجھ سے قبول کرونگا **ف** ترمذی کی روایت میں ہے دعا مغز ہے عبادت کا بہرحال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہوگا جیسے عبادت غیر خدا کی شرک ہے **عن** ابن السعد قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی اسالک الجنۃ ونعیمھا وبھجتھا وکذا وکذا واعوذ بک من النار وسلاسلھا واغلالھا وکذا وکذا فقال یا بنی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون قوم یعتدون فی الدعاء فایاک ان تکون منھم انک ان اعطیت الجنۃ اعطیتھا وما فیھا من الخیر وان اعذت من النار اعذت منھا وما فیھا من الشر ترجمہ ابن سعد سے روایت ہے میرے باپ سعد بن وقاص رضی نے سنا میں کہہ رہا تھا دعا میں یا اللہ میں تجھ سے جنت چاہتا ہوں اور اسکی نعمتیں اور لذتیں اور ایسی ایسی اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے جہنم سے اور اس کے زنجیروں اور طوقوں سے اور اس کے ایسی اور ایسی بلاؤں سے تو انہوں نے کہا اے بیٹے میرے میں نے

رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے ایسی قوم پیدا ہوگی جو مبالغہ کرینگے دعا میں تو بچارہ کہیں اُن لوگوں میں ہی نہ ہو جا جب تجھے جنت ملیگی تو اُسمیں جتنی لذتیں ہیں سب مل جاوینگی اور جب جہنم سے بچیگا تو اُسکی سب آفتوں سے بچ جاویگا پھر تفصیل کی کیا ضرورت ہے فقط جنت مانگنا اور جہنم سے پناہ چاہنا کافی ہے **عن** فضالہ بن عبید صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی صلاتہ لم یمجد اللہ تعالیٰ ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجل ھذا ثم دعاہ فقال لہ او لغیرہ اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید ربہ جل وعز والثناء علیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یدعو بعد بما شاء **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ نے سنا ایک شخص دعا کر رہا تھا نماز میں نہ اُسنے تعریف کی اللہ کی نہ درود بھیجا پیغمبر صلعم پر آپ نے فرمایا اسنے جلدی کی پھر اُسکو بلایا اور اُسی سے کہا یا اور کسی سے کہا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرے اور اُسکی تعریف کرے پھر درود بھیجے پیغمبر خدا پر بعد اُسکی جو چاہے دعا مانگے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے اُن دعاؤں کو جو جامع ہیں اور چھوڑ دیتے تھے اُس دعا کو جو جامع نہ ہوتی **ف** جامع وہ دعا ہے جسکے الفاظ مختصر ہوں اور مطلب بہت ہو یا جامع ہو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کو جیسے بنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ یا اللہم انی اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ۔ یا اللہم اصلح لی دینی التی ھو عصمۃ امری واصلح لی آخرتی التی فیھا معاشی واصلح لی دنیای التی فیھا معادی۔ یا اللہم اجرنی من النار۔ یا اللہم احسن عاقبتنا من الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ۔ یا اللہم انا نسالک من خیر ما سالک منہ محمد عبدک ورسولک ونعوذ بک من شر ما استعاذ منہ محمد عبدک ورسولک یا اللہم انا نسالک الجنۃ وما قرب الیھا من قول وعمل ونعوذ بک من النار وما قرب الیھا من قول وعمل یا اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی یا اللہم ادخلنی الجنۃ بلا حساب یا خفی الالطاف نجنا برحمتک ما نخاف **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم اللہم اغفر لی ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم المسالۃ فانہ لا مکرہ لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم میں یوں نہ کہے یا اللہ مجھ کو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر صبر کرنیوالا کوئی نہیں **ف** جو کام کرتا ہے اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہے پھر خوشی کی قید کرنا فضول اور لغو ہے اسمیں بے پروائی بندے کی نکلتی ہے چاہیے کہ اپنے مالک کے رحم اور کرم پر بھروسا کرکے قطعی طور پر دعا کرے اور دل میں یقین کرے کہ دعا قبول ہوگی وہ ارحم الراحمین شہنشاہ بے پرواہ ہے کسی کی کیا مجال ہے جو اسکی حکم میں چون و چرا کرسکے بعض مشائخ سے میں نے سنا کہ دعا دل لگاکر تضرع اور زاری سے مانگے پھر بعد دعا کے یوں کہے الحمد للہ علی اجابۃ الدعا شکر ہے اُس خدا کا جسنے میری دعا قبول کی تو امید ہے کہ وہ دعا ضرور قبول ہوگی حق تعالےٰ بڑا غیور اور باشرم ہے جب اُسکا بندہ شکر کرکے کہیگا کہ میری دعا قبول کی تو حقیقت میں قبول ہوئی جاوے گی میں اسکو کئی بار آزما یا ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم مالم یعجل فیقول قد دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سی ہر ایک آدمی کی دعا جبتک قبول ہوتی ہی کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے مینے دعا کی اور قبول نہین ہوئی ف دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہی کہ اُسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد دعا قبول نہونیمین کیا حکمت ہی دوسری حدیث مین ہی کہ مسلمان کی دعا تلف نہین ہوتی یا دنیا مین قبول ہوجاتی ہی یا آخرت مین اُسکا بدلہ ملیگا آدمی بہت سی خواہشین کرتا ہے حالانکہ اُسکے حق مین اُنکا پورا ہونا بہتر نہین ہوتا تو اُنکا بدلہ آخرت مین دیگا جو کریم اور رحیم ہو وہ اپنے درواریسی غلامون کو محروم نہ کریگا عن عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتستروا الجدر من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوھکم ترجمہ عبداللہ بن عباس سی روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا دیوارون پر غلاف مت ڈالو ف کیونکہ یہ متکبرین اور متنعمین کی عادت ہی دیوارونپر گیرو یا چھینٹ یا مخمل یا بانات سی منڈھنا بہت مروج ہی اس حدیث سی اُسکی ممانعت ثابت ہوئی ف جس شخص نے اپنے بھائی کے نام کا خط بغیر اُسکی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے ف یا انگار کیطرف دیکھ رہا ہے اُسکی نگاہ ضعیف ہوجاویگی یا آخرت مین جہنم مین جاویگا ف دعا کرو والد سی ہتھیلیان اوپر اُٹھا کر نہ ہتھیلیون کی پشت اوپر کرکے جب دعا سی فارغ ہو تو اپنے ہاتھ منہہ پر پھیرو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث محمد بن کعب سی کئی طریقون سی مروی ہے مگر سب طرق ضعیف ہین اور یہ طریقہ جو مین نے ذکر کیا سب مین بہتر ہے پھر بھی ضعیف ہی عن مالک بن یسار السکونی ثم العوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سألتم اللہ فاسألوہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا ترجمہ مالک بن یسار سکونی سی روایت ہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تم اللہ سی تو ہتھیلیان اوپر کرکے مانگو اور ہتھیلیون کی پشت اوپر کرکے نہ مانگو۔ کہا ابوداؤد نے کہا سلیمان بن عبدالحمید نے مالک بن یسار کو صحبت ہے رسول اللہ صلعم کی ہمارے نزدیک عن انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو ھکذا بباطن کفیہ وظاہرھما ترجمہ حضرت انس سی روایت ہی مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے تھے ہتھیلیان اوپر کرکے راکثر اور ہتھیلیونکی پشت اوپر کرکے راستسقا مین) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا ترجمہ سلمان سی روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا تمہارا پروردگار شرم والا کرم والا ہی وہ شرم کرتا ہی جب اُسکا بندہ اسکی طرف دونو ہاتھ اُٹھاوی خالی پھیرنے سی ف یعنی دونو ہاتھونکو خالی پھیرنے سی دعا نہ قبول کرنیسی بلکہ ضرور قبول کرتا ہی یا دنیا مین یا آخرت مین عن ابن عباس قال المسالۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوھما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد یدیک جمیعا ترجمہ عبداللہ بن عباس سی روایت ہی اُنہون نے کہا سوال یہ ہی کہ دونو ہاتھون کو مونڈھون تک اُٹھاوے

اور استغفار یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کرے اور ابتہال یعنی عاجزی اور زاری سے دعا مانگنا یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلا دے
دوسری روایت میں ہے والابتہال ھکذا ورفع یدیہ وجعل ظھورھما مما یلی وجھہ ترجمہ ابتہال اس طرح ہے دونوں ہاتھ
اُٹھائے اور اتنا بلند کیا ہاتھوں کو اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی پشت منہ کی طرف ہو گئی عن یزید بن سعید بن عمامۃ الکندی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا رفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ ترجمہ یزید بن سعید کی روایت ہے رسول اللہ جب دعا کرتے
تھے دونوں ہاتھ اُٹھاتے پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیتے عن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسالک بانی اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال لقد سالت اللہ باسمہ الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب ترجمہ بریدہ
بن حصیب اسلمی کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا اللھم انی اسالک الخ تب آپ نے فرمایا تو نے
مانگا اللہ سے وہ نام لیکر جب کوئی مانگتا ہے اُس سے وہ نام لیکر تو دیتا ہے اور جب کوئی دعا کرتا ہے وہ نام لیکر تو قبول کرتا
ہے دوسری روایت میں ہے لقد سال اللہ باسمہ الاعظم بیشک اس نے مانگا اسم اعظم لیکر ف اسم اعظم میں بڑا اختلاف ہے
بعض کہتے ہیں اللہ کا ہر نام اعظم ہے بعض کہتے ہیں یا عظیم اسم اعظم ہے بعض کہتے ہیں الحی القیوم بعض کہتے ہیں اللہ لا الہ الا ھو
الحی القیوم بعض کہتے ہیں یہی نام جو حدیث میں مذکور ہوا اللہ لا الہ الا ھو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد
بعض کہتے ہیں لفظ اللہ اسم اعظم ہے بعض کہتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم بعض کہتے ہیں یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا
ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم بعض کہتے ہیں لا الہ الا اللہ بعض کہتے ہیں لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعض کہتے ہیں یا
بدوح بعض کہتے ہیں یا قدوس بعض کہتے ہیں رب رب بعض کہتے ہیں اللہ لا الہ الا ھو الملک العظیم بعض کہتے ہیں اللہ الرحمن الرحیم
لیکن سب اقوال میں دو قول بہت مرجح ہیں ایک الحی القیوم دوسرا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم واللہ اعلم عن انس انہ کان مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع
السموت والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی
اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے
اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا اُس نے دعا مانگی اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموت
والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم رسول اللہ نے فرمایا بیشک اُس نے پکارا اللہ کا وہ بڑا نام لیکر جب کوئی اوس نام
کو لیکر دعا مانگتا ہے تو خدا قبول کرتا ہے اور جب کوئی اُس نام کو لیکر سوال کرتا ہے تو خدا دیتا ہے عن اسماء بنت یزید ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ
سورۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ترجمہ اسماء بنت یزید کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان
دونوں آیتوں میں ہے والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور شروع سورہ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم میں ف

یعنے دونو ملکر لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم لا الہ الا ہو الحی القیوم یا ہر ایک جدا جدا حاکم نے روایت کیا ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم اعظم تین سورتوں مین ہی بقرہ اور آل عمران اور طہ مین قاسم بن عبد الرحمن نے کہا مین نے شمار کیا
ان تینون سورتون مین تو معلوم ہوا وہ الحی القیوم ہی جزری نے کہا میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے

عن عائشۃ قالت سرقت ملحفۃ لھا فجعلت تدعو علی من سرقھا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تسبخی عنہ
قال ابو داؤد لا تسبخی تخففی عنہ **ترجمہ** حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری گیا وہ بد دعا کرنے لگین جو چور پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے مت کمی کر اسکے گناہ مین **ف** یعنے اگر تو زیادہ بد دعا کریگی تو اسکا گناہ اور عذاب آخرت مین ہلکا ہوجا
اسواسطے کہ دنیا مین تو نے سزا دی لی بُرا کہہ لیا **عن** عمر قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال
لا تنسانا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی انی لی بھا الدنیا قال شعبۃ ثم اثبت عاصما بعد بالمدینۃ فحدثنیہ
وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی عمرہ
مین جانے کے آپنے اجازت دی اور فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی مت بھولنا مجھکو اپنی دعا مین پھر ایسا کلمہ کہا جس سے مجھکو اتنی
خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا مل جاتی تو اتنی خوشی نہوتی **ف** وہ یہی کلمہ تھا جو آنحضرت نے اوسسے پہلے فرمایا تم
دعا مین مجھکو نہ بھولنا حضرت عمر کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ کی دعا مین شریک ہونا چاہتے ہین تو دعا ضرور قبول
ہوگی یا اور کوئی کلمہ تھا شعبہ نے کہا پھر مین عاصم سے ملا بعد کو مدینہ مین انہون نے یہ حدیث مجھسے بیان کی اور کہا اے میرے بھائی
مجھکو اپنی دعا مین شریک کرلو **عن** سعد بن ابی وقاص قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو باصبعی فقال
احد احد واشار بالسبابۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے گزرے مجھ پر رسول اللہ اور مین دعا مین انگلی سے
اشارہ کر رہا تھا دعا مین آپنے فرمایا ایک ایک انگلی سے ایک ایک انگلی سے اور اشارہ کیا کلمہ کی انگلی سے **باب التسبیح بالحصی**
کنکریون تسبیح کا شمار کرنا **ف** یہ تسبیح جو اس زمانہ مین مروج ہے زیتون یا صندل یا عقیق یا مرجان یا کہربا یا خاک شفا وغیرہ
کے جسمین سوراخ ہوتے ہین اور ایک امام ہوتا ہے رسول اللہ اور صحابہ کرام اور سلف صالحین مین اسکا رواج نہ تھا صرف
انگلیون یا کنکریون پر شمار کر لیتے تھے اکثر بیشمار پڑھتے تھے بعضون نے اسی واسطے تسبیح کہنا مکروہ سمجھا ہے بعضون نے جائز
رکھا ہے کیونکہ وہ ذکر ہی ذکر الٰہی کے بشرطیکہ ریا کی نیت نہو ورنہ حرام ہے **عن** سعد بن ابی وقاص انہ دخل ہو ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او
افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ
عدد ما خلق بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ
الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم گئے ایک عورت پاس (صفیہ) یا جویریہ اور اُنکے سامنے گٹھلیان رکھی تھین یا کنکریان وہ تسبیح پڑھتی تھین آپنے

اُنپر آپ نے فرمایا مین تمکو وہ کام نہ بتاؤن جو اس سے زیادہ آسان ہو یا اس سے زیادہ بہتر ہے پھر فرمایا آپ نے کہ سبحان
اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق ما فی الارض سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک سبحان اللہ عدد ما ہو خالق
پھر اللہ اکبر اسی طرح (یعنے) اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء اللہ اکبر عدد ما خلق فی الارض اللہ اکبر عدد ما خلق بین ذلک اللہ اکبر
عدد ما ہو خالق، پھر الحمد للہ اسی طرح (یعنے) الحمد للہ عدد ما خلق فی السماء الحمد للہ ما خلق فی الارض الحمد للہ عدد ما خلق بین ذلک
الحمد للہ عدد ما ہو خالق) پھر لا الہ الا اللہ اسی طرح (یعنے) لا الہ الا اللہ عدد ما خلق ما فی السماء لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی الارض
لا الہ الا اللہ عدد ما خلق بین ذلک لا الہ الا اللہ عدد ما ہو خالق، پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی طرح (یعنے) لا حول ولا قوۃ الا
باللہ عدد ما خلق فی السماء لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی الارض لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق بین ذلک لا حول ولا
قوۃ الا باللہ عدد ما ہو خالق **عن** یسیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھن ان یراعین بالتکبیر والتقدیس و
التہلیل وان یعقدن بالانامل فانھن مسئولات مستنطقات **ترجمہ** یسیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم کیا عورتون کو محافظت کرنیکا تکبیر اور تقدیس پر (تکبیر اللہ اکبر اور تقدیس سبحان الملک القدوس) اور حکم کیا
شمار کرنیکا تسبیح کو انگلیون کے پور (سے) کیونکہ انگلیان پوچھی جاوین گی قیامت کے روز اور بات کرینگی **ف** گواہی
دینگی اسبات کی کہ ہم سے یہ کام اچھا کیا گیا تھا اور یہ برا کیا گیا تھا اللہ جل جلالہ نے فرمایا یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم و
ارجلھم بما کانوا یعملون ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہے اس حدیث سے تسبیح کا شمار کرنا درست معلوم ہوتا ہے اور تسبیح
کرکہنی کا بھی جواز معلوم ہوتا ہے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تسبیح رکہنا بدعت ہے صحیح نہین ہے کیونکہ اسکی اصل حدیث سے ثابت ہے اور
ابوہریرہؓ ایک ولی کار کہا کرتے تھے جسمین بہت سی گرہین تھین تسبیح شمار کرنیکے واسطے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیمینہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے دیکہا رسول اللہ صلعم کو آپ
تسبیح کو شمار کرتے تھے داہنے ہاتھ کی انگلیون پر **ف** یعنے انگوٹھا ہر ایک پور پر رکہتے جاتے تھے یا ہر ایک انگلی کو بند کرتے
تھے پھر کھولتے تھے **عن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عند جویریۃ وکان اسمھا برۃ فحول اسمھا
فخرج وھی فی مصلاھا ودخل وھی فی مصلاھا فقال لم ترالی فی مصلاک ھذا قالت نعم قال قد قلت بعدک
اربع کلمات ثلث مرات لو وزنت بما قلت لوزنتھن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ
عرشہ ومداد کلماتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جویریہ کے پاس نکلے وہ جو انکی بی بی تھین رسول اللہ
صلعم کی پہلے نام انکا برہ تھا آپنے نام بدل کر انکا نام جویریہ رکہا **ف** اسی طرح زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ تھا
آپ نے بدل کر زینب رکہا فرمایا معلوم نہین اللہ کے نزدیک کون برہ ہے یعنے نیکوکار اور صالحہ اور کون فاجرہ **ف** وہ
اپنے مصلی مین بیٹہی تھین جب آپ تب ہی وہ بیٹہی تھین آپنے فرمایا کیا تم جب سے یہین بیٹہی ہو جویریہ نے کہا ہان آپنے فرمایا مین نے
تمہارے پاس سے نکلکر چار کلمے تین بار کہے اگر وہ تولے جاوین ان کلمون کے ساتھ جو تو نے کہے ہین (اتنی دیر مین) البتہ بھاری اونگین

سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ **ف** پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون
اُسکی اُسکی بنائی ہوئی چیزونکی شمار کے برابر اور اُسکی مرضی کے موافق اور اُسکی عرش کے ہمورن اور اُسکی کلمات کے برابر **عن**
ابی ھریرۃ قال قال ابوذر یا رسول اللہ ذھب اصحاب الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم
ولھم فضول اموال یتصدقون بھا ولیس لنا مال نتصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر
الا اعلمک کلمات تدرک بھن من سبقک ولا یلحقک من خلفک الا من اخذ بمثل عملک قال بلی یا رسول اللہ
قال تکبر اللہ دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلثین وتحمدہ ثلثا وثلثین وتسبحہ ثلثا وثلثین وتختمھا بلا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوذر نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ مالدار ہین وہی ثواب کمالے گئے وہ نماز پڑہتے ہین جسطرح ہم پڑہتے ہین
اور روزہ رکہتے ہین جسطرح ہم روزہ رکہتے ہین پہر جو حاجت سے زیادہ اُونکے پاس مال ہے اُسکو صرف کرتے ہین اللہ دیتا ہین
ہمارے پاس مال نہین جسکو ہم خیرات کرین رسول اللہ نے فرمایا ای اباذر مین تجہہ کو چند کلمے ایسے بتاؤن جنکے سبب سے تو اگلے
لوگون کے برابر ہو جاوی اور پیچہے برابر کوئی نہ ہوسکے مگر جو ویسا ہی عمل کرے ابوذر نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ بتلایئے
آپ نے فرمایا جو اللہ اکبر کہو ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار پہر الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار پہر سبحان اللہ کہو تینتیس ۳۳ بار پہر سیکر اپور اکرو لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر پہر سچمچ جاوین گے گناہ اُسکے اگرچہ دریا کے پہین کے برابر ہون **باب** ما
یقول الرجل اذا سلم نماز سے سلام پہیر کر کیا دعا پڑہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ کتب معاویۃ الی المغیرۃ بن شعبۃ اے
شئ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم من الصلوۃ فاملاھا المغیرۃ علیہ وکتب الی معاویۃ قال
کان رسول اللہ صلعم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم لا
مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ کو معاویہؓ نے لکہا رسول
اللہ نماز سے سلام پہیر کر کیا کہتے تہے مغیرہ نے جواب مین لکہا آپ فرماتے تہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی کوئی معبود سچا نہین
سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کی سلطنت ہے اور اُسی کو تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے تو نا ہے یا خدا جو
تو دیوے اُسکو کوئی روک نہین سکتا اور جو تو نہ دیوے اُسکو کوئی دے نہین سکتا اور تیرے عذاب سے تونگر کو اُسکی تونگری بچا نہین
سکتی **عن** ابی الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر علی المنبر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف
من الصلوۃ یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر لا الہ الا اللہ مخلصین
لہ الدین ولو کرہ الکافرون اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ
الکافرون **ترجمہ** ابوالزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر منبر پر کہتے تہے رسول اللہ جب نماز سے فارغ ہوتے فرماتے لا الہ
الا اللہ وحدہ اخیر تک کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین اُسی کی سلطنت ہے

اوسی تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے ہم تو خاص اسی کے واسطے عبادت کرتے ہین اگرچہ برا
سمجھین کافر وہ سزاوار ہے احسان کے اور فضل کے اور تعریف کے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے ہم اسی کے لیئے بندگی کرتے
ہین گو کافر برا مانین۔ دوسری روایت مین وہو علی کل شی قدیر کے بعد یہ عبادت ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ
لا نعبد الا ایاہ الخ ترجمہ آخر تک یعنی گناہ سے بچنے کی طاقت و بندگی اللہ ہی کے اختیار مین ہین کوئی
معبود سچا نہین ہے سوا اللہ کے ہم نہین پوجتے ہین کسی کو سوا اسکے اسی کے لیئے نعمت ہے یعنی سب نعمتین اسی کی طرف سے ہین

عن زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول دبر صلوتہ اللھم ربنا ورب کل شئی انا شھید
انک انت الرب وحدک لا شریک لک اللھم ربنا ورب کل شئی انا شھید ان محمدا عبدک ورسولک اللھم
ربنا ورب کل شئی انا شھید ان العباد کلھم اخوۃ اللھم ربنا ورب کل شئی اجعلنی مخلصا لک واھلی فی کل ساعۃ فی
الدنیا والاخرۃ یا ذا الجلال والاکرام اسمع واستجب اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم نور السموت والارض قال سلیمان
بن داود رب السموت والارض اللہ اکبر اللہ اکبر حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ اکبر اللہ اکبر ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم بعد نماز کے یہ دعا پڑھتے اللھم ربنا ورب کل شئی الخ یعنی اے پروردگار تو ہمارا مالک ہے اور ہر شی کا مالک ہے مین گواہ
ہون اس بات کا تو ہی اکیلا پروردگار ہے کوئی تیرا شریک نہین ہے خداوندا تو رب ہمارا ہے اور رب ہر شی کا مین گواہ ہون اس بات
کا کہ محمد تیرا بندہ اور تیرا بھیجا ہوا ہے مین خداوندا ہمارا پروردگار اور ہر چیز کا پروردگار ہے مین گواہ ہون اس بات کا کہ بندے سب
ایکدوسرے کے بھائی ہین یعنی آدم علیہ السلام کی ایک دیگ کے ذرا فرنیش نریک جو ہر زندہ خداوندا مالک ہمارا اور مالک ہر شی کے مجھ کو
خاص اپنا بنا دے اور میرے گھر والون کو بھی خلوص دے ہر ساعت مین دنیا اور آخرت مین اے بزرگی اور عزت والی سن اور قبول
کر اللہ بڑی بڑائی ہے خداوند اللہ آسمانون اور زمین کے پروردگار اور ہر چیز کا پروردگار ہے سلیمان نے پڑھا ہے کافی ہے
مجھ کو اللہ اور بہتر کارساز ہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے

عن علی بن ابیطالب قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوۃ
قال اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم
والموخر لا الہ الا انت ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پھیر نماز پڑھ کر فراغت خداوندا
بخشدے میرے اگلے گناہ اور پچھلے گناہ اور چھپے گناہ اور کھلے گناہ اور زیادتی مین نے کی اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرتا ہے
جسکو چاہا اور پیچھے کرتا ہے جسکو چاہا کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے

عن ابن عباس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یدعو رب
اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر ھدای الی وانصرنی علی من بغی
اللھم اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا الیک مخبتا او منیبا رب تقبل توبتی واغسل
حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی واھد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے رب اعنی ولا تعن الخ یعنی اے پروردگار میری مدد کر میری مدد مت کر مجھ پر غلبہ مت

مدد کر و میری دشمن کی مجھ کو نقصان پہونچانے مین اور تائید کر میری اور مت تائید کر مجھ پر وراون کر میری فائدہ کے لیئے نہ میرے
نقصان کیلیئے اور ہدایت کر مجھ کو اور آسان کر دی ہدایت کو میرے نزدیک اور غلبہ دی مجھ کو اس شخص پر جو مجھ سے لڑے اے خدا بنا دی
تو مجھ کو تیرا شکر کرنیوالا تیرا ذکر کرنیوالا تجھ سے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیرے ہی طرف گڑگڑانیوالا ایا ول رکوع اللہ
قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال میرا گناہ اور قبول کر دعا میری اور مضبوط کر دلیل میری اور راہ دکھلا سچی میرے دل کو اور
مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل سے کینہ کو دوسری روایت مین ویسر الہدی الی ہے **عن** عائشۃ
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال و
الاکرام **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت
یاذا الجلال والاکرام یعنے اے خدا تجھی کو سچی سلامتی ہے یعنی ہر عیب سے سالم اور فنا سے پاک ہے اور تیری طرف سے اور ونکو سلامتی
ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے اے جلال اور بزرگی والے **ف** صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک
السلام کے والیک السلام واد خلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو صحیح سند سے منقول
نہین ہے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینصرف من
صلوتہ استغفر ثلث مرات ثم قال اللھم فذکر معنی الحدیث عائشۃ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
جب نماز سے فارغ ہو کر اٹھنا چاہتے تین بار استغفار کرتے یعنی استغفر اللہ کہتے تین بار یا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ یا اللھم اغفرلی پھر یہی فرماتے اللھم انت السلام اخیر تک **باب** فی الاستغفار استغفار اور توبہ کرنیکا بیان **ف** استغفار
کے معنی بخشش مانگنا پروردگار سے اپنے گناہونکی **عن** ابی بکر الصدیق رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما اصر
من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ **ترجمہ** حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا نہین ہٹ کی
گناہ پر اس شخص نے جسنے استغفار کیا اگرچہ ایک دن مین ستر بار اس گناہ کو کرے **ف** ہٹ کرنا یعنی اصرار کرنا اس گناہ کو نہ چھوڑنا
اگر صغیرہ پر اصرار کرے تو کبیرہ ہوجاتا ہے اور کبیرہ پر اصرار کرے تو کفر کو پہونچاتا ہے۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے
کرتا رہے اور پھر مضبوط نیت کرلے اس گناہ کے نہ کرنیکی مگر شامت نفس سے پھر اسمین مبتلا ہوجاوے تو اصرار نہ ہوگا۔ اس
حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوی **عن** الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ لیغان
علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ **ترجمہ** اغر مزنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے دل پر غفلت کا
پردہ آجاتا ہے کبھی کبھی بسبب دنیا مین مشغول رہنے کے اور کھانے پینے اور عورتونسے صحبت کرنے مین) اور مین استغفار کیا کرتا
ہون اپنے پروردگار سے ہر دن مین سو بار **عن** ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی المجلس
الواحد مائۃ مرۃ رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم شمار
کرتے تھے ایک مجلس مین رسول اللہ صلعم سو بار کہا کرتے رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم۔ اے خدا بخش دے مجھ کو

اور قبول کر توبہ میری تو نور بہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان ہی **عن** ہلال بن یساف بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
سمعت ابی یحدث عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان فر من الزحف **ترجمہ** ہلال بن یساف بن زید اکثر نسخون مین ایسا ہی ہی ہلال
ہائی ہوز سی اور صحیح ہلال ہے بائی موحدہ سے جیسا ترمذی کی روایت مین ہی ہی سے روایت ہی انہون نی سنا انکی باپ انہون نے
انکی دادا زید جو مولے ہین رسول اللہ کے انہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تہی جو شخص کہے استغفر اللہ الذی لا
الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بخشدیئے جاوین گے گناہ اُسکی اگرچہ بہاگ گیا ہو کفار کے مقابلے سی **ف** جب کفار دونے
سے زیادہ نہون تو اونکے مقابلے سے جہاد مین بہاگنا بہت بڑا گناہ ہی پر آپ نی فرمایا اس استغفار سی یہ بہی معاف ہوسکتا ہے
اور گناہونکی معافی تو سہل ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ
لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سی روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو یعنی اکثر استغفار کیا کری اللہ تعالی اُس کے لیئے ہر تنگی سے نکلنے کے لیئے
ایک راہ پیدا کردیگا اور ہر رنج سے مخلصی دیگا اور رزق دیگا اُسکو ایسی جگہہ سے جو اُسکے گمان مین نہوگا **ف** استغفار اکثر وہی کریگا
جو اللہ سی ڈریگا اور جو اللہ سے ڈریگا اور تقوی اختیار کریگا اُس کیواسطے یہہ آیت ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث
لا یحتسب اس حدیث سی استغفار کے دنیاوی اور دینی فائدی دونون معلوم ہوگئے استغفار کے ہوتے مومن متبع سنت کو کسی
دست غیب اور عمل کی حاجت نہین اگر رزق کی تنگی ہو یا دنیا کے انکار دہ منکر ہون تو استغفار کرے وسعت ہوجاویگی
اور رنج اور فکر سے نجات پاویگا فرمایا اللہ تعالے نی استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین
ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہار بخشش مانگو اپنے رب سی وہ بخشنے والا ہے چہوڑدیگا تم پر مینہ کو زور زور سے یعنے پانی برسے گا
قحط جاتا رہے گا اور مدد کریگا تمہارے مالونسی اور اولاد سے اور تم کو باغ اور نہرین عنایت کریگا **عن** عبدالعزیز بن
صہیب قال سال قتادۃ انسا ای دعوۃ کان یدعو بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعوۃ یدعو بہا اللہم
ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وزاد زیاد وکان انس اذا اراد ان یدعو
بدعاء دعا بہا واذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بہا فیہا **ترجمہ** عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہی قتادہ نے انس رض
سے پوچہا کون سی دعا ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو اکثر مانگا کرتے تہی انہون نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اللہم ربنا
آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار زیاد کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ انس رض جب قصد کرتے دعا کا تو یہی
دعا مانگتے اور جب کوئی اور دعا کرنا چاہتے تو اُس کو بہی اُس مین شریک کرلیتے **عن** سہل بن حنیف قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ **ترجمہ** سہل
بن حنیف سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے اللہ سے شہادت کو مانگا سچے دل سے اُسکو اللہ شہید ونکا

درجہ دیگا اگرچہ اپنے بچھونے پر مرجاوے **عن** اسماء بن الحکم قال سمعت علیا رض یقول کنت رجلا اذا سمعت من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی احد من اصحابہ استحلفتہ
فاذا حلف لی صدقتہ قال وحدثنی ابوبکر رض وصدق ابوبکر رض انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ما من عبد یذنب ذنبا فیحسن الطہور ثم یقوم فیصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ
ھذہ الآیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم الآیۃ **ترجمہ** اسماء بن حکم سے روایت ہے میں نے سنا حضرت علی رض
سے کہتے تھے میں جب کوئی حدیث رسول اللہ صلعم سے سنا کرتا تو جتنا اللہ کو منظور ہوتا اتنا مجھکو نفع دیتا اور جب میں کوئی حدیث
آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اسکو قسم دیا کرتا جب وہ قسم کھالیتا تو مجھے اعتبار آتا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر رض نے اور سچ کہا ابوبکر رض نے میں
نے سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرکے کھڑا ہوا اور دو رکعت
پڑھے اور اللہ جل جلالہ سے بخشش چاہے مگر اللہ اسکو بخشدیتا ہے بعد اس کے ابوبکر رض نے یہ آیت پڑھی۔ والذین اذا فعلوا
فاحشۃ الآیۃ یعنے جو لوگ برا کام کرتے ہیں یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں پھر اللہ کی یاد کرتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں اپنے گناہوں
کی اور کون بخش سکتا ہے گناہوں کو سوا خدا کے اور ہٹ نہیں کرتے گناہ پر اپنا کا بدلہ مغفرت ہے پروردگار کیطرف سے اور باغ ہیں
جن کے تلے نہریں بہتی ہیں **عن** معاذ بن جبل رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ وقال یا معاذ واللہ
انی لاحبک فقال اوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ تقول اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن
عبادتک۔ اوصی بذلک معاذ الصنابحی واوصی بہ الصنابحی اباعبد الرحمن **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ قسم خدا کی میں تجھ کو چاہتا ہوں میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں اے معاذ
کہ نہ چھوڑنا ہر نماز کے بعد اس دعا کو۔ اللھم اعنی علی ذکرک و شکرک وحسن عبادتک۔ یا خدا مدد کر میری اپنے ذکر اور شکر اور
اچھی طرح عبادت کرنے میں تیرے۔ معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی اور صنابحی نے ابوعبدالرحمن کو **عن** عقبۃ
بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات دبر کل صلوۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر
سے روایت ہے مجھ کو حکم کیا رسول اللہ صلعم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کا ہر نماز کے بعد **عن**
عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلثا **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے
رسول اللہ کو پسند تھا تین بار دعا مانگنا اور تین بار استغفار کرنا **عن** اسماء بنت عمیس قالت قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات تقولینھن عند الکرب او فی الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا
ترجمہ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھاؤں میں تجھکو چند کلمے جسکو تو کہا کرے
مصیبت اور سختی میں اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا یعنی اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا **عن**
ابی عثمان النھدی ان ابا موسی الاشعری قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما دنوا من

المدینۃ کبر الناس ورفعوا اصواتھم فقال رسول اللہ صلعم یا ایھا الناس انکم لا تدعون اصم ولا
غائبا ان الذی تدعونہ بینکم وبین اعناق رکائبکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا موسی الا ادلک
علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت وما ھو قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ابو موسی
اشعری نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں جب مدینے کے نزدیک پہونچے تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی
رسول اللہ نے فرمایا ای لوگو تم نہیں پکارتی ہو بہرے کو نہ اُس شخص کو جو غائب ہے **ف** بلکہ وہ شخص جو سنتا ہے نزدیک اور
دور سب جگہہ سے برابر سنتا ہے ہر جگہہ اور ہر چیز پر حاضر ہے مطلع ہے کوئی چیز ذرّی برابر آسمانوں یا زمینوں میں اُسکی نگاہ یا علم
سے غائب نہیں ہے پھر چلانے کی کیا ضرورت ہے اس حدیث سے ذکر سری کی فضیلت جہری سے زیادہ معلوم ہوئی **ف**
بلکہ جسکو پکارتے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے بیچ میں ہے **ف** یعنی علم اور سمع کے راسے
اُس سے بھی زیادہ قریب ہے جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنوں سے ہے بلکہ تمہاری خود گردن کی رگ سے بھی زیادہ
قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اُسکی عرش پر ہے **ف** پھر فرمایا آپنے ای ابو موسی کیا میں تجھہ کو نہ بتلاؤں ایک خزانہ
جنت کے خزانوں میں سے میں نے کہا وہ کیا ہے آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **عن** ابی موسی الاشعری انھم
کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم یتصعدون ثنیۃ فجعل رجل کلما علا الثنیۃ نادی لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا **ترجمہ** ابو موسی الاشعری سے
روایت ہے صحابہ ساتھ تھے رسول اللہ کے اور ایک گھاٹی میں چڑھ رہے تھے ایک شخص تھا جب گھاٹی پر چڑھ جاتا تو پکار کر لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر کہتا رسول اللہ نے فرمایا تم نہیں پکارتے ہو بہرے اور غائب کو دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ایھا
الناس اربعوا علی انفسکم اے لوگو آسانی کرو اپنے اوپر **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا وجبت لہ الجنۃ **ترجمہ**
ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہے راضی ہوا میں اللہ کے رب ہونیسے اور اسلام کے دین ہونیسے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونیسے واجب ہو جاویگی اُسکے لیئے جنت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص
میرے اوپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ جل جلالہ اُسپر دس بار رحمت فرماویگا **ف** اس حدیث سے درود شریف کی بڑی
فضیلت معلوم ہوئی **عن** اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ
فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلوتنا
علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اُسدن مجھپر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ درود تمہارا

مجھپر پیش کیجاتی ہی لوگون نے کہا یارسول اللہ جب آپ قبر مین گل جاوین گے (یعنی آپ کی وفات ہوجاویگی اور مٹیان خاک مین گل جاوین گی) تو ہماری درود کیونکر آپ پر پیش کیجاوین گے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حرام کردیا زمین پر پیغمبرون کے بدن کو **ف** پیغمبرون کے بدن گلتی نہین گو کتنی مدت گزر جاوی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ قبر شریف مین زندہ ہین اور بدن مبارک آپکا بالکل صحیح سالم ہے مگر یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق رکھتی ہی جسکو ہر شخص سمجھ نہین سکتا **باب** النہی ان یدعو الانسان علی اھلہ وماللہ بددعا کرنیکی ممانعت **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی خدامکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ نیل فیھا عطاء فیستجیب لکم **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ نے مت بددعا کرو اپنے اوپر نہ اپنی اولاد پر نہ اپنے خادمون پر نہ اپنی مالون پر کہین ایسا نہو وہ گھڑی ایسی ہو جسمین دعا قبول ہوتی ہو **ف** تو تمہاری بددعا بھی قبول ہوجاوی پھر پیچھے پچھتانے سے کیا فائدہ ہوگا **باب** الصلوٰۃ علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوا آنحضرت صلعم کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین **عن** ابن عبداللہ ان امراۃ قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم صل علی وعلی زوجی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیک وعلی زوجک **ترجمہ** ایک عورت نے کہا رسول اللہ سے درود بھیجو مجھ پر اور میرے خاوند پر آپ نے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک یعنی رحمت اتارے اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر **ف** اختلاف ہی کہ سوا پیغمبر کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہی یا نہین بعضون کے نزدیک مطلقا درست ہی اور بعضون کے نزدیک مطلقا درست پیغمبر کو ہی اور اونکو درست نہین بعضونکے نزدیک پیغمبرونکے ساتھ ملاکر مثلا یون کہنا اللھم صل علی محمد وآل محمد وزید درست ہی علیحدہ درست نہین بعضونکے نزدیک مطلقا درست نہین بلکہ مکروہ ہی تحریما یا تنزیہا یا حرام ہے یا خلاف اولی ہی واللہ اعلم **باب** الدعاء بظھر الغیب پیٹھ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کیلئے دعا کرنیکا بیان **عن** ابی الدرداء انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دعا الرجل لاخیہ بظھر الغیب قالت الملائکۃ امین ولک بمثل **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص دعا کریگا اپنے بھائی کیلئے پیٹھ پیچھے تو فرشتے امین کہتے ہین اور کہتے ہین تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہو یعنی جو دعا تونے اپنے بھائی کیواسطے کی ویسی ہی تجھکو بھی ملیگی **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے بہت جلد قبول ہونیوالی وہ دعا ہے جو غائب کریگا غائب کیواسطے **ف** یعنی پیٹھ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کیلئے دعا کریگا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیھن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین دعائین ضرور قبول کیجاتی ہین کچھ شک نہین مایک دعا باپ کی اپنے بیٹے کیواسطے دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو یا فاجر **باب** مایقول اذا خاف قوما جب کسی

قوم سے خوف ہو تو کیا کرے **عن** عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک
فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو فرماتے۔ اللھم انا
نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم اے خدا ہم تجھکو ان کے سامنے کرتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں تجھسے انکی برائیونسے **باب** الاستخارۃ
استخارہ کا بیان **عن** جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ کما یعلمنا السورۃ
من القرآن یقول لنا اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ولیقل اللھم انی استخیرک بعلمک و
استقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب
اللھم فان کنت تعلم ان ھذا الامر یسمیہ بعینہ الذی یرید خیرا لی فی دینی ومعاشی ومعادی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی
ویسرہ لی وبارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلمہ شرا لی مثل الاول فاصرفنی عنہ واصرفہ عنی واقدر لی الخیر حیث
کان ثم رضنی بہ او قال فی عاجل امری واجلہ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو استخارہ اسطرح
سکھلاتے تھے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکھاتا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی قصد کرے کسی کام کا جو بڑا کام ہو جیسے سفر میں جانا نکاح
کرنا طلاق دینا مکان مول لینا تو دو رکعتیں نفل پڑھے پھر یہ دعا مانگے۔ اللھم انی استخیرک الخ یعنی الٰہی میں تجھسے خیریت مانگتا ہوں
تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قوت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل سے مقدور تو فقط تو ہے مجھکو قدرت
نہیں تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو سب چھپی چیزوں کو جانتا ہے یا اللہ اگر تو جانتا ہو یہ کام اس کام کا نام لیوے کہ بہتر ہو میرے
واسطے دین اور دنیا اور انجام میں تو مقدر کر دے اسکو میرے واسطے اور آسان کر دے اسکو اور برکت دے اسمیں یا اللہ اگر تو جانتا
ہو وہ کام برا ہے میرے لیے دین اور دنیا اور انجام میں تو پھیر دے میرا دل اس سے اور پھیر دے اسکو مجھسے اور مقدر کر میرے لیے بھلائی جہاں
کہیں ہو پھر راضی کر دے مجھکو اسپر۔ ایک روایت میں یوں ہے وہ کام بھلا ہو بالفعل اور بانجام میں **ف** جب یہ دعا پڑھ کر وہ
کام کریگا تو حق تعالے ضرور اسکے لیے بہتر کریگا برائی سے بچاویگا۔ بعضوں نے کہا یہ دعا تین روز تک یا سات روز تک پڑھے
انجام سمجھ میں آویگا یا خواب میں کچھ معلوم ہو جاویگا یا دل میں کرنا نہ کرنا جم جاویگا وہی حکم الٰہی سمجھے اہل سنت کے نزدیک یہی ایک صورت
استخارہ کی ثابت ہے اور منقول ہے۔ اور شیعہ کے نزدیک کئی طرح پر استخارہ منقول ہے۔ ایک یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم
صل علی محمد وآل محمد کہکر یہ دعا پڑھے استخیر اللہ برحمتہ وقدرتہ خیرۃ فی عافیۃ بعد اسکو بسم اللہ کہکر تسبیح کو داہنی
طرف سے کسی جگہہ پر پکڑ لے اور دعا سے دو دو دانے الگ کرے اگر ایک نکلی تو وہ کام بہتر ہے اسکو کرے اور جو دو
نکلیں تو نہ کرے بہتر ہے۔ دوسری استخارہ ذات الرقاع دو پر چون پر لفعل لکھے اور دو پر لاتفعل پھر ان کو موڑ مار کر ڈالدے اور
بسم اللہ اور درود شریف اور یہی دعا پڑھ کر دو پرچے ان میں سے اٹھاوے اگر دونوں میں افعل نکلی تو ضرور اس کام کو کرے
اور جو دونوں میں لاتفعل نکلی تو ہرگز وہ کام نہ کرے اور جو ایک میں افعل اور ایک میں لاتفعل نکلی تو چاہے کرے چاہے نہ
کرے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخاروں کی کوئی سند نہیں پائی جاتی **باب** فی الاستعاذۃ کن چیز سے پناہ

مانگنا چاہیے **عن** عمر بن الخطاب رض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنۃ الصدر وعذاب القبر **ترجمہ** حضرت عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم پناہ مانگتے تھے پانچ چیز وں سے نامردی اور بخل اور بری عمر اور بری موت اور قبر کے عذاب سے **ف** بری عمر وہ عمر ہے کہ اسمین ہوش وحواس نہ رہیں عبادت ہو سکے نہ دنیا کا کام ایسی زندگی سے کچھ حاصل نہیں ہے بجز اسکے کہ اور لوگون پر بار ہو فتنۃ الصدر کے معنی بعضون نے بری موت کے لکھے ہین یعنے بغیر توبہ کے مرجاوی اور بعضون نے کہا ہے کہ سینے کے فساد سے غرض ہے یعنے دل حسد اور کینہ اور کبر وغیرہ امراض قلب مین مبتلا ہو **عن** انس بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذ بک الخ یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فساد سے **عن** انس بن مالک قال کنت خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ کثیرا یقول - اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن وضلع الدین وغلبۃ الرجال **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اکثر سنا کرتا آپ فرمایا کرتے اللھم انی اعوذ بک الخ یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیرے اندیشے اور غم سے اور قرض کے بوجھ سے اور ظالمون کے بلوے سے **عن** عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القرآن یقول - اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ لوگون کو یہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتا ہے قرآن شریف کی آپ فرماتے تھے - اللھم انی اعوذ بک یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیرے جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری مسیح دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال واولاد کا نقصان یا کثرت مال ... جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اسوقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ برا ہونا مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور خواہ نخواہ کے ڈانڈ سے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو ھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار ومن شر الغنی والفقر **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ یہ دعا مانگتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری اور محتاجی کی برائی سے **ف** مالداری کی برائی غفلت اور غرور اور محتاجی کی برائی مالدار پر حسد کرنا غیرون کے مال اوڑانے کی فکر کرنا اپنی قسمت سے راضی نہونا **عن** ابوھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الفقر والقلۃ والذلۃ واعوذ بک

من ان اظلم او اظلم **ترجمہ** ابوہریرہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون تیری ظالم اور مظلوم ہونے سے **ف** جاننا چاہیے کہ بعض حدیثون مین فقر اور مسکنت کو آپ نے طلب کیا ہے بعضون مین فقر سے پناہ مانگی ہے مطلب یہ ہے جو فقر ایسا ہو کہ مال کی کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت مین اسکی وجہ سے دقت ہو اور عبادت مین مخل ہو یا دنیا کی طمع بڑھاوے اس سے پناہ مانگو کمی سے مراد یہ کمی نہین ہے نہ مال کی کمی یا مال کے اتنی کے کمی جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے **عن** ابن عمر قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحویل عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی الٰہی پناہ مانگتا ہون مین تیری تیری نعمت کے زوال سے اور تیری تندرستی دی ہوئی پلٹ جانیسے یعنے تندرستی کے بدلے بیماری آنے سے اور تیری ناگہانی عذاب سے اور تیرے سب غضبون سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو یقول اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ دعا مانگتے تھے الٰہی پناہ مانگتا ہون تیرے خلاف اور نفاق اور بری اخلاق سے **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانۃ فانھا بئس البطانۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری خیانت سے وہ بری خصلت ہے **عن** ابی ھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے ایک تو اُس علم سے جو فائدہ نہ دیوے **ف** نہ دنیا مین نہ آخرت مین جیسے علم معقولات الٰہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے اوقات کے فاسد کرتا ہے عقاید کو مثلاً زید ثلثہ یا تشریع سلم یا میبذی یا صدرا شمس بازغہ شرح حکمۃ العین جو اشی قدیمہ یا جدیدہ پڑھنا جن مین سالہا سال گزرتے ہین نہ دنیا کا کچھ فائدہ نہ عقبی مین ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہے۔ جو علوم دنیا مین مفید ہین جیسے علم ریاضی حساب و ہندسہ وہیات و پیمایش و جغرافیہ و جبر و مقابلہ اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیواسطے اونکا پڑھنا مباح ہے بلکہ ضرورت کے وقت واجب یا فرض ہے۔ اور جو علوم دنیا اور آخرت دونون مین مفید ہین جیسے علوم شریعت مثلاً علم اخلاق و سلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث انکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضرور ہے اور جس قدر زیادہ ہون بہتر ہے **ف** دوسری اُس دل سے جو تیرے خضوع مین نہ جھکے تیسرے اُس جی سے جس کو کبھی سیری نہو چوتھے اُس عاصی جو سنی نہ جاوے یعنے قبول نہو **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من صلوۃ لا تنفع وذکر دعاء اخر **ترجمہ** انس سے بھی ایسا ہی روایت ہے اس مین یہ ہے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اُس نماز سے جو فائدہ نہ دے **عن** فروۃ بن

نوفل الاشجعی قال سالت عائشۃ ام المؤمنین عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **ترجمہ** فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے مین نے پوچھا ام المؤمنین عائشہ رضی سے رسول اللہ صلعم کیا دعا مانگتے تھے انہون نے کہا آپ فرماتے تھے۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے اُس کام کی برائی سے جس کو مین نے کیا ہے اور جسکو مین نے نہین کیا **ف** ایسا نہو کہ آیندہ اس کو کرون اور اُسکی بُرائی مین گرفتار ہو جاؤن **عن** شکل بن حمید قال قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی **ترجمہ** شکل بن حمید سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ایک دعا سکھلا دیجئے آپنے فرمایا کہہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون اپنی کان کی برائی اور آنکھ کی برائی اور زبان کی برائی اور دل کی بُرائی اور منی کی برائی سے **ف** سبحان اللہ یہ عجب مختصر اور جامع دعا ہے جو سارے گناہون سے بچنے کے لیے کافی ہے۔ کان کی برائی بُری باتین سننا غیبت اور جھوٹھ سننا مزامیر سننا آنکھ کی برائی بُری نگاہ سے غیر عورت کو دیکھنا لہو ولعب دیکھنا زبان کی برائی کفر کے کلمے بکنا جھوٹھ بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کی برائی حسد اور کبر اور بخل اور نفاق اور بداخلاق اور طمع تمام برائیون کو شامل ہے منی کی برائی بیجا نطفہ بہانا جیسی محرم پر یا اجنبی عورت یا لواطت کرنا یا کرانا **عن** ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی واعوذ بک من الغرق والحرق والھرم واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک ان اموت لدیغا **ترجمہ** ابو الیسر سے روایت ہے رسول اللہ دعا مانگتے تھے۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے مکان یا دیوار مجھپر گرنیسے اور پناہ مانگتا ہون تیرے بلند مقام پر سے گر پڑنے سے اور پناہ مانگتا ہون ڈوبنے اور جلنے اور بوڑھے ہو جانے سے **ف** یعنی بہت بوڑھے ہو جانیسے کہ عبادت نہ ہو سکے اور ہوش وحواس مین فتور آجاوے اور گرکر مرنا یا جلکر یا ڈوب کر مرنا اگرچہ شہادت ہے مگر نقصان انمین یہ ہے کہ آدمی وصیت نہین کر سکتا بعض اوقات صبر نہین کر سکتا شاید کوئی کلمہ بُرا زبان سے نکل جاوے **ف** اور پناہ مانگتا ہون اس سے کہ شیطان مجھے بنا دینے سے موت کے وقت **ف** جب آدمی مرنے لگتا ہے تو شیطان ایمان بگاڑنیمین کوشش کرتا ہے تاکہ خاتمہ برا ہو تو اُسکی آرزو پوری ہو وسوسے ڈالتا ہے مخبوط کر دیتا ہے **ف** اور پناہ مانگتا ہون مین تیری راہ مین پیٹھ موڑ کر مارے جانے سے (یعنے بھاگتے مین) اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے زہریلے جانورون کے کاٹنے سے منیسے **ف** جیسے سانپ بچھو وغیرہ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے والغم یعنی پناہ مانگتا ہون مین تیرے غم سے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من البرص والجنون والجذام وسیئ الاسقام **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری کوڑھ اور دیوانگی اور جذام سے اور سب بری بیمارییون سے **عن** ابی سعید الخدری قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم المسجد فاذا ھو برجل من الانصار یقال لہ ابو امامۃ فقال یا ابا امامۃ مالی اراک

جالسا فی المسجد فی غیر وقت الصلوٰۃ قال ھموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ اذھب اللہ ھمک وقضی عنک دینک قال قلت بلی یا رسول اللہ قال قل اذا اصبحت واذا امسیت اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من الجبن والبخل واعوذ بک من غلبۃ الدین وقھر الرجال قال ففعلت ذلک فاذھب اللہ ھمی وقضی عنی دینی **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد مین تشریف لائے ایک شخص انصار کو بیٹھے دیکھا جسکا نام ابو امامہ تھا آپنے فرمایا اے ابو امامہ کیا سبب ہے جو مین تم کو مسجد مین بیٹھا ہوا پاتا ہون نماز کا وقت نہین ہے۔ ابو امامہ نے کہا مجھ کو فکرون نے گھیر لیا ہے اور قرضون نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا بھلا مین تم کو چند کلمے نہ بتاؤن اگر تم اُن کو کہو تو اللہ تمہارے غم غلط کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے مین نے کہا کیون نہین بتایئے یا رسول اللہ آپنے فرمایا صبح شام یہ کہا کرو۔ اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن الخ تک الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے رنج اور غم سے اور پناہ مانگتا ہون تیری عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری نامردی اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے قرضے کے بڑھنے اور لوگون کے بل بڑنے سے۔ ابو امامہ نے کہا مین نے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا اللہ جل جلالہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کرا دیا **اخر کتاب الصلوٰۃ** تمام ہوئی کتاب نماز کی شکر ہے اللہ جل جلالہ کا۔

کتاب الزکوٰۃ

کتاب زکوٰۃ کے بیان مین

ف زکوٰۃ دوسرا رکن ہے اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور ہے کلام اللہ مین سو اسطے یہان بھی نماز کے بعد ذکر کیا **عن** ابی ھریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قال لا الٰہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعہ فقال عمر بن الخطاب فواللہ ما ھو الا ان رأیت اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال قال فعرفت انہ الحق **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کی جب وفات ہو گئی اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد آپکے اور کافر ہو گئے بعض لوگ عرب کے **ف** یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ اُنھون نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا حضرت ابوبکر نے اُنسے لڑنیکا ارادہ کیا **ف** حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا تم کیونکر لڑو گے ان لوگون سے آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا ہے مجھے حکم ہوا لڑنیکا لوگون سے یہان تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہین جب لا الٰہ الا اللہ کہہ لین تو اپنے مال و جان کو اُنھون نے بچا لیا مگر حق اسلام سے **ف** یعنے اگر کسی کو قتل کرین گے تو قصاصاً قتل کیے جاوین گے یا دیت دینگے **ف** اور حساب اُنکا اللہ پر ہے **ف** یعنی ہمارے نزدیک وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان سمجھے جاوینگے اب اگر دل سے نہ کہتے ہون گے تو اُسکا حساب اللہ لیگا **ف**

حضرت ابوبکرؓ نے کہا قسم خدا کی مین لڑونگا اُس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ مین زکوۃ نہ دیوے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر جسقدر رسول اللہ کو دیتے تھے اُسمین سے ایک اونٹ یا ایک رسی اونٹ کے پانوں باندھنے کی نہ دینگے تو مین اونسے لڑونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے اُسوقت مسلمان ہوجاتا ہے جب اور اصول اسلام کا انکار نہ کرے اگر انکار کرے ایک اصل سے بھی تو کافر مرتد واجب القتل گنا جاویگا **ف** حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی پس کچھ نہ تھا سوا اسکے کہ مین سمجھا اللہ جل جلالہ نے کھولدیا سینہ ابوبکرؓ کا لڑائی کیواسطے اُس وقت مین نے جانا کہ یہی حق ہے۔ دوسری روایت مین لو منعونی عناقا ہے یعنے اگر ایک بکری کا بچہ نہ دینگے تو بھی اون سے لڑونگا یہ مبالغے کیواسطے کہا ورنہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین لیا جاتا **باب** ما تجب فیہ الزکوۃ نصاب کا بیان **ف** نصاب اُس حد کو کہتے ہین جس سے کم مین زکوۃ واجب نہین ہوتی اور اُس حد مین واجب ہوتی ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹونسے کم مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق سے کم غلے اور پھلون مین زکوۃ نہین ہے **ف** تو نصاب اونٹ کی پانچ اونٹ ہین اور چاندی کا پانچ اوقیہ ہین اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے سب دو سو درم ہوئے ہر ایک درم مین ماشے اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے دو سو درم کے چھ سو تیس ماشے ہوئے جسکے ساڑھے باون تولہ چاندی ہوئی یہی نصاب ہے چاندی کا اور سونیکا نصاب دوسری حدیث مین بیس دینار ہے جسکے ساڑھے سات تولہ ہوتے ہین یہی نصاب ہے سونیکا جب نصاب کے برابر سونا یا چاندی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ کا ہر سال مین دیوے اور جسقدر زیادہ روپے اشرفیان ہون اُسمین سہل حساب یہ ہے کہ فیصدی عاد دیوے۔ یہی چالیسوان حصہ ہے اور پیداوار کا نصاب پانچ وسق فرمایا وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدہ سیر کا تو ساٹھ صاع کے چھ سو من ہوئے چالیس سیر کے حساب سے اور پانچ وسق کے تیس من ہوئے اگر اسقدر پیداوار غلہ یا میوہ ہو تو اسمین سے سوان حصہ یعنے تین من زکوۃ کے دینا ہونگے اس سے کم مین کچھ لازم نہ آویگا۔ مگر ابوحنیفہ کے نزدیک قلیل کثیر ہر پیداوار مین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اونکا مذہب صریح مخالف ہے حدیث کے اسواسطے ترک کیا اُسکو اُن کے صاحبین نے اور عمل کیا حدیث پر **عن** ابی سعید یرفعہ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق زکوۃ والوسق ستون مختوما **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے **عن** حبیب المالکی قال قال رجل لعمران بن حصین یا ابا نجید انکم لتحدثونا باحادیث ما نجد لھا اصلا فی القراٰن فغضب عمران وقال للرجل وجدتم فی کل اربعین درھما درھم ومن کل کذا وکذا شاۃ وزکذا وکذا ابعیرا کذا وکذا اووجدتم ھذا فی القراٰن قال لا فعمن اخذتم ھذا اخذتموہ عنا واخذناہ عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر اشیاء نحو ھذا **ترجمہ** حبیب مالکی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا عمران بن حصین سے اے ابا نجید کہ کہتے ہے عمران کی تم ہمسے ایسی حدیثین بیان

کرتے ہو جنکر اصل ہم قرآن مین نہین پاتے عمران بن حصین بیکر غصہ ہوئے اور کہا کیا قرآن مین یہ موجود ہی ہر چالیس درم مین ایک درم ہی یا اتنی بکریون مین ایک بکری ہی یا اتنے اونٹون مین ایک اونٹ ہی اُس نے کہا نہین اُنہون نے کہا پھر تمنے یہ کہان سے سنا تم نے ہمسے سنا اور ہم نے رسول اللہ سے سنا اور ایسی ہی چند باتین بیان کین **ف** یعنی بہت سے مسائل اور احکام دین کے قرآن مین نہین ہین لیکن رسول اللہ کی حدیثون مین ہین پس جسطرح قرآن کی متابعت ضرور ہی اُسی طرح حدیث شریف کی پیروی بھی ضرور ہی آپ نے فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ مین قرآن دیا گیا اور اسکے ساتھ اور بھی دیا گیا **باب** العروض اذا کانت للتجارۃ اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان **ف** زکوۃ مانیہ اور سونے چاندی مین اور زراعت وپیداوار مین متفق علیہ ہی سوا ان کے اور اسباب تجارتی مین جیسے کتابین یا گھوڑی یا چمڑے یا بساط خانے کا اسباب وغیرہ ایمہ اربعہ کے نزدیک زکوۃ واجب ہی اور ظاہریہ کے نزدیک واجب نہین دلیل ایمہ اربعہ کی یہ حدیث ہی **عن** سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہمکو حکم کرتے تہے زکوۃ نکالنے کا اُن چیزون مین جو بیچنے کے لیئے رکہین **ف** یعنی تجارت کے اموال مین سے جب نصاب کے موافق ہون۔ اس حدیث کے اسناد اگرچہ چندان قوی نہین ہی مگر بہت ضعیف بہی نہین ہے اسی واسطے سکوت کیا اُس سے ابوداؤد نے اور سلیمان بن سمرہ مقبول ہی اور جعفر بن سعد اور حبیب بن سلیمان مین اگرچہ بعضون نے کلام کیا ہی پر وہ دونون صدوق ہین اور بری مین کذب سے اور بہت سے الفاظ عامہ مقتضی ہین اسبات کو کہ ہر قسم کے اموال تجارت مین زکوۃ واجب ہو فرمایا اللہ تعالے نے خذ من اموالہم صدقۃ اور دوسری حدیث مین ہی من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول رواہ الترمذی۔ اسی نظر سے اطباق کیا اسپر ایمہ اربعہ نے اور نہین خلاف کیا اُن مین سے کسی نے ایک دو سے بکا اور ظاہریہ نے جو یہ دلیل بیان کی ہی کہ سوا مواشی اور چاندی سونے پیداوار کی اور مالون پر زکوۃ واجب ہونیکی کوئی دلیل پائی نہین جاتی تو جواب اُس کا یہ ہی کہ عموم الفاظ جو قرآن وحدیث مین وارد ہین مقتضی ہین ہر مال مین زکوۃ دینے کو پھر خاص کر لیے گئے اُنمین سے وہ اموال جسمین صاف حدیث آگئی کہ اُنمین زکوۃ نہین ہی جیسے سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام اور اموال تجارت مین زکوۃ نہ ہونیکے باب مین کوئی حدیث اُنکی پاس موجود نہیں ہے۔ بلکہ ایمہ اربعہ پاس عموم الفاظ اور یہ حدیث سمرہ بن جندب کی موجود ہی تو عمل کرنا اسی پر اولے ہے اور یہی اقرب باحتیاط ہو واللہ اعلم **باب** الکنز ما ہو وزکوۃ الحلی کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان **ف** فرمایا اللہ تعالے نے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ جو لوگ گاڑ رکہتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے اُس کو اللہ کے راہ مین تو اُن کو خبر دی دکہہ کی مار کی جسدن گرم کیا جاویگا وہ جہنم کی آگ مین پہر داغی جاوینگی اُس سے پیشانیان اور پسلیان اور پیٹین اونکی اور کہا جاویگا یہ وہ ہی جو تم نے اپنے واسطے جمع کیا اب چکہو اسکا مزا جس کو تم جوڑتے تہے لغت مین کنز اُس مال کو کہتے ہین جو زمین مین دفن کیا جاوے اور شرع مین اس مال کو کہتے ہین جسکی زکوۃ نہ دی جاوے **عن** عبداللہ بن عمرو

بن العاص ان امراۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہا ابنۃ لہا وفی ید ابنتہا مسکتان غلیظتان من
ذھب فقال لہا اتعطین زکوۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیمۃ سوارین من نار قال
فخلعتہما فالقتہما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ھما للہ ولرسولہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک
عورت آئی رسول اللہ کے پاس اسکی بیٹی ہی اسکے ساتھ تھی اور بیٹی کے ہاتھ مین دو کنگن تھے موٹے موٹے سونیکے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے وہ بولی نہین آپنے فرمایا کیا تجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن تجھکو دو کنگن
آگ کے پہناوے عبداللہ نے کہا اس عورت نے اسی وقت یہ سنکر کنگنون کو اوتارا اور رسول اللہ کے سامنے ڈالدیا اور فرمایا یہ اللہ اور
رسول کیواسطے ہین **ف** یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سکوت کیا اسپر ابوداؤد نے صحیح کہا اسکو منذری نے مختصر مین اور ابن حجر نے
بلوغ المرام مین اور ترمذی نے اس حدیث کو جس طریقے سے روایت کیا اسمین مثنی بن الصباح اور ابن لہیعہ ضعیف ہین لیکن
ابوداؤد کی اسناد خالی ہے اُن دونون سے اسی واسطے ایک جماعت صحابہ قائل ہے زیور مین زکوۃ واجب ہونے کی اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور موید ہے اسکے جو اگے دو حدیثین آتی ہین اور وہ صحیحین مین اور بعض صحابہ اور اکثر اہل مدینہ اور فقہا قائل
ہین اسبات کے کہ زیور مین زکوۃ واجب نہین ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد کا پر دلائل ان لوگون کے
ضعیف ہین اور محدثین کے نزدیک امام ابوحنیفہ کا مذہب احوط ہے اور وہی محتاط ہے **عن** ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا
من ذھب فقلت یا رسول اللہ اکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے
کہا مین پہنا کرتی تھی اوضاح ایک قسم کا زیور ہی سونے کے مین نے کہا یارسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپ نے فرمایا جو مال اتنا ہو جاوے
جسمین زکوۃ دینا لازم آوے پھر اسکی زکوۃ دی جاوے وہ کنز نہین ہے **ف** روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم
نے اور صحیح کہا حاکم نے **عن** عبداللہ بن شداد بن الہاد انہ قال دخلنا علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای فی یدی فتخات من ورق فقال ما ھذا یا عائشۃ فقلت
صنعتھن اتزین لک یا رسول اللہ فقال اتؤدین زکوتھن قلت لا او ما شاء اللہ قال ھو حسبک من النار
ترجمہ عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے ہم حضرت عائشہ پاس گئے اُنہون نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ مین بڑی بڑی انگوٹھیان چاندی کی دیکھین آپنے فرمایا یہ کیا ہے اے عائشہ مین نے کہا مین
نے انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناؤ سنوار کرون آپ کیواسطے آپنے فرمایا ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے مین نے کہا نہین یا جو
کچھ اللہ کو منظور تھا آپنے فرمایا یہ کافی ہے تجھے جہنم مین لیجانے کیواسطے **ف** ضعیف کیا اس حدیث کو دارقطنی نے بوجہ محمد
بن عمرو بن عطار کے اور کہا وہ مجہول ہے مگر توثیق کی اسکی اور لوگون نے **باب** فی زکوۃ السائمۃ جو چرنیوالے جانور کی
زکوۃ کا بیان **ف** جیسے اونٹ گائے بکریان **عن** حماد قال اخذت من ثمامۃ بن عبداللہ بن انس کتابا زعم ان ابا بکر
کتبہ لانس وعلیہ خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ مصدقا وکتبہ لہ فاذا فیہ لھذہ فریضۃ

الصدقة التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي امر الله بها نبيه عليه السلام من سئلها
من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعطه في اربع وعشرين من الابل الغنم في كل
خمس زود شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين ففيها بنت مخاض الى ان تبلغ خمسا وثلاثين فان لم يكن فيها بنت
مخاض فابن لبون ذكر فاذا بلغت ستا وثلاثين ففيها بنت لبون الى خمس واربعين فاذا بلغت ستا واربعين ففيها حقة
طروقة الفحل الى ستين فاذا بلغت احدى وستين ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا بلغت ستا وسبعين ففيها
ابنتا لبون الى تسعين فاذا بلغت احدى وتسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل الى عشرين ومائة فاذا زادت
على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة فاذا تباين اسنان الابل في فرائض الصدقات
فمن بلغت عنده صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه ان يجعل معها شاتين
ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده جذعة فانها تقبل
منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده ابنة
لبون فانها تقبل منه قال ابو داود ومن ههنا لم اضبط عن موسى كما احب ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له
او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده الا حقة فانها تقبل منه قال ابو داود
الى ههنا اتقنته ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة ابنة لبون و
ليس عنده الا ابنة مخاض فانها تقبل منه وشاتين او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة ابنة مخاض
وليس عنده الا ابن لبون ذكر فانه يقبل منه وليس معه شئ ومن لم يكن عنده الا اربع فليس فيها شئ الا ان يشاء ربها
وفي سائمة الغنم اذا كانت اربعين ففيها شاة الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففيها
شاتان الى ان تبلغ مائتين فاذا زادت على مائتين ففيها ثلث شياة الى ان تبلغ ثلاث مائة فاذا زادت على
ثلاث مائة ففي كل مائة شاة شاة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار من الغنم ولا تيس الغنم الا
ان يشاء المصدق ولا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية فان لم تبلغ سائمة الرجل اربعين فليس فيها شئ الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع
العشر فان لم يكن المال الا تسعين ومائة فليس فيها شئ الا ان يشاء ربها ترجمہ حماد سے روایت ہے یحییٰ نے ثمامہ بن
عبداللہ بن انس سے ایک کتاب لی وہ کہتے ہے حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رض نے اسکو لکھا ہے انس رض کیواسطے اور اُسپر مہر تھی
رسول اللہ کی جب اُنہوں نے انس کو مصدق رصدقہ تحصیل کرنیوالا بنا کر بھیجا تھا تو اُن کو یہ کتاب لکھدی تھی اُسمیں عبارت
تھی یہ فرض زکوٰۃ کا بیان ہے جسکو مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور جسکا حکم کیا اللہ جل جلالہ نے اپنے
پیغمبر کو جس مسلمان سے اسکے موافق زکوٰۃ مانگی جاوے وہ دیوے اور جو اُس سے زیادہ مانگی جاوے تو نہ دیوے چوبیس اونٹوں

سے کم مین ہر پنجی مین ایک بکری ہی ف اگر پانچ اونٹ ہون تو ایک بکری دس ہون تو دو بکریان پندرہ ہون تین بکریان
اور پانچ سی کم مین زکوۃ واجب نہوگی مثلاً چار اونٹ مین کچھہ نہوگا اور سات اونٹ مین ایک بکری ہوگی تو نک ف جب
پچیس اونٹ پوری ہوجاوین تو اُنمین ایک بنت مخاض ہی ف ایک برس کی مادہ اونٹنی کو بنت مخاض کہتی ہین اور نر اونٹ کو
ابن مخاض ف پنتیس ۳۵ اونٹ تک اگر اُسکی پاس بنت مخاض نہو تو ابن لبون دیگا ف یعنے دو برس کا اونٹ ف جب
چھتیس ۳۶ اونٹ پوری ہوجاوین تو اُنمین ایک بنت لبون ہی دو برس کی اونٹنی پینتالیس ۴۵ اونٹ تک جب چھیالیس ۴۶ اونٹ
پوری ہوجاوین تو اُنمین ایک حقہ تین برس کی اونٹنی جو چوتھی مین لگی ہو نر کودنے کے لائق واجب ہوگی ساٹھہ اونٹ
تک جب اکسٹھہ اونٹ پوری ہوجاوین تو اُنمین ایک جذعہ چار برس کی اونٹنی جو پانچوین مین لگی ہو واجب ہوگی پچھتر ۷۵
اونٹ تک جب چھتر ۷۶ اونٹ ہوجاوین تو اُنمین دو بنت لبون واجب ہونگی نوے ۹۰ اونٹ تک جب اکانوے اونٹ پوری ہوجاوین
تو اُنمین دو حقے دینا ہونگی نر کودنے کے لائق ایک سو بیس ۱۲۰ اونٹ تک جب ایکسو بیس سے زیادہ ہون تو ہر چالیسی مین ایک بنت لبون
اور ہر پچاس مین ایک حقہ دینی ہوگے ف اسے حساب سی ہزارون لاکھون تک نوبت آویگی یہی مذہب ہے اکثر فقہا کا اور ابو حنیفہ
کے نزدیک ایکسو بیس سے جب ایک اونٹ زیادہ ہوگا تو پھر از سر نو زکوۃ شروع ہوگی ہر پنجی مین ایک بکری پچیس تک پھر پچیس مین ایک
بنت مخاض علے ہذا القیاس ف جب اُس قسم کا اونٹ نہ نکلے جو مطلوب ہی مثلاً کسی کے پاس اتنے اونٹ ہون جنمین ایک جذعہ
دینا ہوتا ہے (اکسٹھہ اونٹ) اور اُسکی پاس جذعہ نہو لیکن حقہ ہو تو حقہ لے لیوین گے اور اگر اُسکو میسر ہو تو دو بکریان اُسکی
ساتھہ اور لین گے یا بیس درم لین گے اور جسکی پاس اتنے اونٹ ہون جنمین ایک حقہ دینا ہوتا ہی (چھیالیس اونٹ) مگر اُسکی پاس حقہ
نہو البتہ جذعہ ہو تو جذعہ لین گے اور دو بکریان یا بیس درم اُسکو پھیر دین گے اسی طرح اگر اُسکی پاس حقہ نہو نہ جذعہ لیکن
بنت لبون ہو تو بنت لبون لے لین گے۔ اور اگر اُسکو میسر ہو تو دو بکریان یا بیس درم اُسکی ساتھہ اور لین گے۔ اور جسشخص کے
پاس اتنے اونٹ ہون جنمین بنت لبون واجب ہے (چھتیس ۳۶ اونٹ) مگر اُسکی پاس حقہ ہی نکلے تو حقہ لین گے اور بیس درم یا دو بکریان اُسکو
پھیر دین گے اور جسکی پاس بنت لبون کے برابر اونٹ ہون مگر اُسکی پاس بنت مخاض ہی تو بنت مخاض لے لین گے اور دو بکریان
یا بیس درم اور لین گے اور جسکی پاس بنت مخاض کے برابر اونٹ ہون مگر اُسکی پاس ابن لبون ہی ہو تو ابن لبون لے لین گے اور
اُسکی ساتھہ اور کچھہ نہ لین گے نہ دین گے اور جسکی پاس چار ہی اونٹ ہون اُسپر زکوۃ نہین ہی مگر جب وہ اپنی خوشی سی دیدوے اور جو زیادہ
بکریان جب چالیس ہوجاوین تو اُنمین ایک بکری دینا ہوگی ایکسو بیس تک جب ایکسو بیس سے زیادہ ہون تو دو بکریان دینا ہونگی
دو سو بکریان تک جب دو سو سے زیادہ ہون تو تین بکریان دینا ہونگی تین سو تک جب تین سو سے زیادہ ہون تو ہر سیکڑے پیچھے ایک
بکری دینا ہوگی اور زکوۃ مین بوڑہی اور عیب دار بکری نہ لیجاویگی نہ بکر لیا جاویگا مگر جب مصدق کو نر لینا منظور ہو کسی مصلحت یا
ضرورت کیواسطے اور نہ جمع کیا جاوے متفرق مال اور نہ جدہ کیا جاوے مجتمع مال زکوۃ کے خوف سے ف صورت دل کی یہ ہی ایک
شخص کے پاس چالیس بکریان ایک گلہ مین نہین اور چالیس دوسرے گلہ مین تو گلہ پیچھے ایک بکری کے حساب سے دو بکریان اُسپر زم آتی نہین

جب مصدق آیا اسنے کیا کام کیا دونوکانکو ملادیا تاکہ وہ ایک ہی گلہ سمجھکر ایک ہی بکری لیوے کریہ صورت شافعی کے نزدیک ہے کیونکہ
انکے نزدیک زکوۃ گلوں کے حساب سے لیجاویگی اگرچہ مالک ایک ہی ہو یا متعدد ہوں اور ابوحنیفہ کے نزدیک زکوۃ مالک پر ہے گلے کا
اعتبار نہیں مثلاً جو صورت گذری اسمیں شافعی کے نزدیک دو بکریاں لازم آتی ہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک ایک بکری اور جو
دو شخص ہونگی چالیس چالیس بکریاں ایک ہی گلہ میں ہوں تو شافعی کے نزدیک ایک بکری دینا ہوگی اور ابوحنیفہ کے نزدیک دو بکریاں
دینا ہونگی پس ابوحنیفہ کے نزدیک وہ صورت اسطرح ہوگی دو شخص تھے ہر ایک کے پاس چالیس بکریاں جدا جدا تھیں جب مصدق آیا
تو ایک نے اپنی بکریوں کو دوسرے کی بکریوں کے ساتھ ملادیا اور آپس الگ ہوگیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کی اتنی بکریاں سمجھکر ایک بکری
لیوے ورنہ دو بکریاں دینا ہوتیں یہ امر ممنوع ہی صورت دوسری کی یہ ہے کہ دو شریک تھے ہر ایک کی بیس بیس بکریاں ملی جلی تھیں تو
انمیں ایک بکری مصدق لینا ہی خیال کرکے جب مصدق آوے تو ہر ایک شریک اپنی اپنی بکریاں جدا جدا کریوین زکوۃ سے بچنے کے لیئے اس سے
منع کیا۔ ابوحنیفہ کے نزدیک یہ بھی مصدق کیواسطے ہے یعنی مصدق ایسا نہ کرے دو آدمیوں کی جدا جدا بیس بیس بکریوں ہوں کسی پر
زکوۃ نہیں ہے مصدق انکو اکٹھا کرکے ایک بکری لیوے اس سے منع کیا **ف** اور جو نصاب دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ اپنے میں
رجوع کرلیں ایکدوسرے پر برابر کا حصہ لگاکر **ف** مثلاً دو آدمیوں کی بیس بیس بکریاں تھیں مصدق نے ایک کی بکریوں میں سے ایک
بکری لے لی تو دوسرے سے نصف بکری کے دام لے لیوے اگر ایک کے بیس بکریاں تھیں اور دوسرے کی چالیس تو دو ثلث قیمت ایک بکری
کی چالیس والے سے پھیر لیوے یہ صورت جمہور علماء کے مذہب پر ہوگی جنکے نزدیک خلیطین کا مال اگرچہ ایکدوسرے میں میز ہو پر زکوۃ دونوں کے مال پر
ملکر واجب ہوگی اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب ہر ایک کا مال دوسرے سے میز ہو تو جدا جدا ہر ایک کے مال پر اگر وہ نصاب کے برابر ہو واجب
ہوگی البتہ شریکین کے مال میں جسمیں ایک کے مال کی دوسرے کے مال سے تمیز نہیں ہوتی یہ صورتیں ہوگی مثلاً ایک کی چالیس گائیں
تھیں اور دوسرے کی تیس اور مصدق نے ایک مسنہ (دو برس کی گائے) اور ایک تبیعہ ایک برس کے گائے دونوں کے مال میں سے لیا تو
چالیس والا چار سبع تبیع کے تیس والے سے لیوے اور تیس والا تین سبع مسنہ کے چالیس والے سے لیوے **عن** عبداللہ بن عمر قال کتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کتاب الصدقۃ فلم یخرج الی عمالہ حتی قبض فقرنہ بسیفہ فعمل بہ ابوبکر حتی قبض ثم عمل بہ عمر
حتی قبض فکان فیہ فی خمس من الابل شاۃ وفی عشر شاتان وفی خمس عشرۃ ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی
خمس وعشرین ابنۃ مخاض الی خمس وثلاثین فان زادت واحدۃ ففیہا ابنۃ لبون الی خمس واربعین فان زادت
واحدۃ ففیہا حقۃ الی ستین فاذا زادت واحدۃ ففیہا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا ابنتا
لبون الی تسعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا حقتان الی عشرین ومائۃ فان کانت الابل اکثر من ذلک ففی کل خمسین
حقۃ وفی کل اربعین بنت لبون وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ الی عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ فشاتان الی مائتین
فان زادت علی المائتین ففیہا ثلاث الی ثلاث مائۃ فان کانت الغنم اکثر من ذلک ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ لیس فیہا
شیء حتی تبلغ المائۃ ولا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق مخافۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما

یترا جعان بالسویۃ ولا یؤخذ فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عیب قال الزھری اذا جاء المصدق قسمت الشاۃ
ثلاثا ثلثا شرارا وثلثا خیارا وثلثا وسطا فاخذ المصدق من الوسط ولم یذکر الزھری البقر رجمہ عبد اللہ
بن عمر کی روایت ہے رسول صلعم نے زکوۃ کی کتاب لکھی پر اسکو اپنے عاملوں کے پاس بھیجنے نہ پائے کہ آپ کی وفات ہوگئی آپنے اسکو اپنی تلوار
سے لگا کر رکھا تھا پھر عمل کیا اسپر ابوبکر نے اپنی وفات تک بعد اسکے عمل کیا اسپر حضرت عمر نے اپنی وفات تک اس کتاب میں تھا
پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں ایک بنت مخاض
پینتیس تک پھر پینتیس سے ایک ہی زیادہ ہو تو بنت لبون پینتالیس تک پھر پینتالیس سے ایک ہی زیادہ ہو تو ایک حقہ ستر تک
پھر ستر سے ایک ہی زیادہ ہو تو ایک جذعہ پچانوے تک پھر پچانوے سے ایک ہی زیادہ ہو تو دو حقے اکیسو بیس تک پھر اکیسو بیس سے زیادہ اونٹ
ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے
اکیسو بیس تک اگر اکیسو بیس سے ایک بکری ہی زیادہ ہو تو دو بکریاں ہیں دو سو تک پھر جب دو سو سے ایک بکری ہی زیادہ ہو تو
اسمیں تین بکریاں ہیں تین سو تک پھر جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سیکڑے میں ایک بکری ہے اور سیکڑے سے جو کم ہو اسمیں کچھ
نہیں ہے ف مثلاً تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو تین ہی بکریاں لازم ہونگی اور ساٹھ کی زیادتی کا لحاظ نہ ہوگا جبتک چوتھا
سیکڑا پورا نہو جب چار سو پوری ہونگی تو چار بکریاں لازم ہونگی چار سو ننانوے تک پھر پانسو میں پانچ بکریاں اسی قیاس سے ہزار تک
لاکھوں تک ف اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال زکوۃ کے ڈر سے اور جو مال دو آدمیوں میں
ملکر ہو تو وہ ایکدوسرے سے بیسکر اپنا حصہ برابر کر لیں اور زکوۃ میں بوڑھا جانور اور عیبدار نہ لیا جاویگا زہری نے کہا جب مصدق آوے
تو بکریوں کو تین غول کریں گے ایک میں بری بری دوسرے میں عمدہ عمدہ تیسرے میں بیچ بیچ کے نہ بہت عمدہ نہ بہت بری
مصدق بیچ والوں میں سے زکوۃ لیگا اور زہری نے گایوں کا بیان نہیں کیا۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے فان لم تکن ابنۃ
مخاض فابن لبون اگر بنت مخاض نہو تو ابن لبون لیوے اور زہری کا کلام بیان نہیں کیا عن ابن شہاب قال ھذہ
نسخۃ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتبہ فی الصدقۃ وھی عند آل عمر بن الخطاب قال ابن شہاب واقرأنیھا
سالم بن عبد اللہ بن عمر فوعیتھا علی وجھھا وھی التی انتسخ عمر بن عبد العزیز من عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر وسالم بن
عبد اللہ بن عمر فذکر الحدیث قال فاذا کانت احدی وعشرین ومائۃ ففیھا ثلث بنات لبون حتی تبلغ تسعا وعشرین
ومائۃ فاذا کانت ثلاثین ومائۃ ففیھا بنتا لبون وحقۃ حتی تبلغ تسعا وثلاثین ومائۃ فاذا کانت اربعین ومائۃ
ففیھا حقتان وبنت لبون حتی تبلغ تسعا واربعین ومائۃ فاذا کانت خمسین ومائۃ ففیھا ثلث حقاق
حتی تبلغ تسعا وخمسین ومائۃ فاذا کانت ستین ومائۃ ففیھا اربع بنات لبون حتی تبلغ تسعا وستین و
مائۃ فاذا کانت سبعین ومائۃ ففیھا ثلاث بنات لبون وحقۃ حتی تبلغ تسعا وسبعین ومائۃ فاذا کانت
ثمانین ومائۃ ففیھا حقتان وابنتا لبون حتی تبلغ تسعا وثمانین ومائۃ فاذا کانت تسعین ومائۃ ففیھا

ثلاث حقاق وبنت لبون حتی تبلغ تسعا وتسعین فاذا کانت مائتین ففیها اربع حقاق او
خمس بنات لبون ای السنین وجدت اخذت وفی سائمة الغنم فذکر نحو حدیث سفیان بن حسین وفیه
لا یؤخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار من الغنم ولا تیس الغنم الا ان یشاء المصدق ترجمہ ابن شہاب سے
روایت ہے نقل ہے اُس کتاب کی جسکو لکھا تھا رسول اللہ نے زکوۃ میں اور وہ عمر بن الخطاب کی اولاد کے پاس تھی ابن شہاب نے
کہا مجھے اس کتاب کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے پڑھا میں نے اُسی طرح اُسکو یاد کر لیا اور عمر بن عبدالعزیز نے اس کتاب کو نقل
کروایا عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کے پاس سے اور سالم بن عبداللہ بن عمر کے پاس سے پہلے بیان کیا حدیث کو جس طرح سے اوپر گذری
ف یعنی پانچ اونٹوں سے شروع کیا ف اکیسو بیس اونٹ تک جب اکیسو بیس ہوں تو تین بنت لبون دینا ہونگی اکیسو تیتیس تک
جب اکیسو تیتیس ہوں تو دو بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا اکیسو اونتالیس تک جب اکیسو چالیس ہوں تو دو حقے اور ایک بنت
لبون دینا ہوگا اکیسو اونچاس تک جب ڈیڑھ سو ہوں تو تین حقے دینا ہونگے اکیسو ونسٹھ تک جب اکیسو ساٹھ ہوں تو چار بنت
لبون دینی ہونگے اکیسو اونہتر تک جب اکیسو ستر ہوں تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا اکیسو اناسی تک جب ایک سو اسی
ہوں تو دو حقے اور دو بنت لبون دینا ہونگی ایک سو نواسی تک جب اکیسو نوے ہونگے تو تین حقے اور ایک بنت لبون دینا ہونگے ایک سو
تناوے تک جب دو سو ہوں تو چار حقے یا پانچ بنت لبون دینا ہونگی جو موجود ہوں ان دونوں میں سے لیوے ف حاصل وہی ہے
کہ ہر ایک پچاس میں ایک حقہ دینا ہوگا اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہیر پھیر کے کسرات معاف ہونگے ف اور بکریوں میں جو جنگل
سے چرائی جاویں اوسی طرح بیان کیا جیسا اوپر کی حدیث میں گذرا مگر اسمیں یہ ہے کہ زکوۃ میں بڑھیا اور عیب دار بکری نہ لیجاویگی اور
نہ نر لیا جاویگا مگر مصدق اپنی خوشی سے لیوے۔ کہا ابوداؤد نے بیان کیا ہمسے محمد بن مسلمہ نے کہا مالک نے یہ جو حضرت عمرؓ نے فرمایا نا لکھا
کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جاوے اکٹھا مال اسکا مطلب یہ ہے مثلاً دو شخص تھے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں جدا جدا تھیں
جب مصدق زکوۃ لینے کو آیا تو دھان دونوں شخصوں نے اپنی اپنی بکریوں کو ایک جگہ کر دیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کی سی بکریاں
سمجھکر ایک ہی بکری زکوۃ کی لیوے ف اور جو جدا جدا تھیں تو ہر ایک کی بکریوں میں سے ایک ایک بکری لیجاتی ف اور
مثلاً دو شخص خلیطان تھے ف کہا مالک نے موطا میں اگر دو آدمی شریک ہوں جانوروں میں اسطرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر جانور بھی
ایک ہوں اور رہنے کا مکان بھی جانوروں کا ایک ہو اور پانی پلانیکا ڈول بھی ایک ہو تو اُن دونوں آدمیوں کو خلیطان کہینگے
اگر ایک انمیں سے اپنے مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسرے کے مال سے تمیز نہ کر سکتا تھا تو اُن کو شرکاء کہینگے ف
ہر ایک کی ایکسو ایک تھیں تو دونوں پر تین بکریاں زکوۃ کی واجب تھیں ف اسواسطے کہ کل بکریاں دو سو سے زیادہ ہوئیں اُنمیں تین
بکریاں لازم آئیں تین سو تک ف جب مصدق زکوۃ لینے آیا تو وہ دونوں اپنی اپنی بکریوں کو جدا جدا کر دیں اب ہر ایک پر ایک
ہی بکری لازم ہوگی ف کیونکہ ہر ایک کے پاس ایکسو ایک بکریاں ہونگی اور اکیس تک ایک ہی بکری واجب ہے عن علی رضی
اللہ عنہ قال زہیر احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال هاتوا ربع العشور من کل اربعین درهما درهم ولیس

علیکو شئی حتی تتم مائتی درهم فاذا کانت مائتی درهم ففیها خمسة دراهم فما زاد فعلی حساب ذلك وفی الغنم
فی کل اربعین شاة شاة فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیك فیها شئی وسا وصدقة الغنم مثل الزهری وقال فی
البقر فی کل ثلاثین تبیع وفی الاربعین مسنة ولیس علی العوامل شئی وفی الابل فذکر صدقتها کما ذکر الزهری قال
وفی خمس وعشرین خمسة من الغنم فاذا زادت واحدة ففیها ابنة مخاض فان لم تکن ابنة مخاض فابن لبون ذکر
الی خمس وثلاثین فاذا زادت واحدة ففیها ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدة ففیها حقة طروقة الجمل
الی ستین ثم ساق مثل حدیث الزهری قال فاذا زادت واحدة یعنی واحدة وتسعین ففیها حقتان طروقتا الجمل
الی عشرین ومائة فان کانت الابل اکثر من ذلك ففی کل خمسین حقة ولا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق خشیة
الصدقة ولا یؤخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق وفی النبات ما سقت الانهار
او سقت السماء العشر وما سقی بالغرب ففیه نصف العشر وفی حدیث عاصم الجحدری فی کل عام قال
زهیر احسبه قال مرة وفی حدیث عاصم اذا لم یکن فی الابل ابنة مخاض ولا ابن لبون فعشرة دراهم او شاتان

ترجمہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہے آپ نے فرمایا کہ لوچالیسواں حصہ ہر چالیس درم
میں سے ایک درم اور جبتک دوسو درہم نہوں تو تمپر کچھ لازم نہیں آتا جب دوسو درہم پوری ہوں تو انمیں سے پانچ درم زکوٰۃ کے نکالو پھر
جتنے زیادہ ہوں اسی حساب سے زکوٰۃ نکالو۔ اور بکریوں میں جب چالیس ہوں تو ایک بکری ہے اگر چالیس میں ایک بکری ہی کم ہو
تو کچھ لازم نہوگا پھر بیان کیا بکریوں کی زکوٰۃ کو جیسے زہری نے روایت کیا عبداللہ بن عمر کی حدیث میں جو اوپر گزری اور گائے بیلوں میں
ہر تیس گائے بیلوں میں ایک برس کی گائے اور ہر چالیس میں دو برس کی گائے دینا ہوگی بشرطیکہ یہ گائے بیل مختتی نہوں ف یعنے
محنت مزدوری نہ کرتے ہوں اگر ان سے کام لیا جاتا ہو جیسے پانی سینچنا ہل جوتنا ناگر جلایا جاتا تو انکو عوامل کہیں گے انمیں زکوٰۃ نہیں ہے
ف اور اونٹوں کی زکوٰۃ اسی طرح بیان کی جیسے زہری نے روایت کیا کہا پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں جب پچیس سے ایک بھی زیادہ
ہو تو انمیں ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض نہو تو ابن لبون نر دیدیں ۳۵ تک جب ۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو انمیں ایک
بنت لبون ہے ۴۵ تک جب ۴۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو انمیں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ۶۰ تک پھر بیان کیا اسی طرح جیسے زہری
کی حدیث میں ہے یہانتک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو ۹۰ سے یعنے ۹۱ ہوں تو انمیں دو حقے ہیں جفتی کے لائق اکیسو تیس تک جب اس
سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ دینا ہوگا اور نہ جدا کیا جاویگا اکٹھا مال ہو اور نہ اکٹھا کیا جاویگا جدا مال زکوٰۃ کے خوف سے
اور نہ لیا جاویگا زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ عیب دار نہ نر جانور مگر جب مصدق اپنی خوشی سے لینا چاہے اور پیداوار میں جنہیں آب باشی ہر دن
سے کیجاوے یا بارش سے دسواں حصہ لازم ہوگا اور جنمیں چرسی سے پانی کھینچکر آب پاشی کیجاوے زیر یا دلی کی زمین میں بیسواں حصہ لیا
جاویگا۔ ایک روایت میں عاصم اور حارث کے یہ ہے کہ زکوٰۃ ہر سال لیجاویگی زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ کہا ہر سال ایک بار عاصم کی
روایت میں ہے جب بنت مخاض نہو اور ابن لبون بھی نہ ہو تو دس درم یا دو بکریاں دینا ہونگی دوسری روایت میں یوں ہے

فاذا كانت لك مائتا درهم وحال عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شئ يعني في الذهب حتى
تكون لك عشرون دينارا فاذا كانت لك عشرون دينارا وحال عليها الحول ففيها نصف دينار فما زاد فبحساب
ذلك قال فلا ادري اعلي يقول فبحساب ذلك او رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم وليس في مال زكوة حتى
يحول عليه الحول اه ان جريرا قال ابن وهب يزيد في الحديث عن النبي صلعم ليس في مال زكوة حتى يحول عليه
الحول **ترجمہ** جب تیرے پاس دوسو درم ہوں اور اُن پر ایک سال گزر جاوے تو اُنمیں پانچ درم لازم ہونگے اور سونے میں تیرے
اوپر کچھ نہیں ہے جبتک تیرے پاس بیس دینار نہوں جب بیس دینار ہوں اور ایکسال گزر جاوے تو اُنمیں آدھا دینار ہوگا پھر جتنے
زیادہ ہوں اُنمیں اسی حساب سے اچالیسواں حصہ دینا ہوگا راوی نے کہا مجھے یاد نہیں فبحساب ذلك علی کا قول ہے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور کسی مال میں زکوۃ نہیں ہے جبتک اُسپر سال نہ گزرے۔ ابن وہب نے کہا جریر نے اتنا زیادہ
کیا رسول اللہ نے فرمایا کسی مال میں زکوۃ نہیں ہے جبتک اُسپر ایک سال نہ گزرے **عن** علی رض قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم وليس في
تسعين ومائة شئ فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم **ترجمہ** حضرت امیرالمؤمنین علی رض سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ نے مینے معاف کردی زکوۃ گھوڑوں اور غلام لونڈی کی پس دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درم میں سے ایک درم جبتک
دوسو درم پورے نہوں تو زکوۃ نہیں ہے یہانتک کہ اکیسو نوے میں کچھ نہیں ہے جب دوسو درم پورے ہوں اُسوقت پانچ درم
زکوۃ کے دینا ہونگے **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في كل سائمة ابل
في اربعين بنت لبون ولا يفرق ابل عن حسابها من اعطاها مؤتجرا قال ابن العلاء مؤتجرا بها فله اجرها ومن
منعها فانا اخذوها وشطر ماله عزمة من عزمات ربنا عز وجل ليس لال محمد منها شئ **ترجمہ** بهز بن حکیم
سے روایت ہے اُنہوں نے سنا اپنے باپ حکیم سے اُنہوں نے اُن کے دادا معاویہ بن حیدہ بن کعب قشیری سے فرمایا رسول اللہ
نے جب چالیس اونٹ جنگل سے چرنیوالے ہوں تو اُنمیں ایک بنت لبون دینا ہوگا اور اونٹ جدا جدا نہ کیے جاوینگے اپنے مقام سے زکوۃ
بچانے کے خیال سے جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کی خواہش کرکے اُسکو ثواب ملیگا اور جو شخص زکوۃ کو روکیگا ہم اُس سے زکوۃ
وصول کرینگے اور آدھا مال اُسکا لینگے زکوۃ روکنے کی سزا میں **ف** امام احمد و شافعی کا قول قدیم یہی ہے کہ جب کوئی
شخص زکوۃ نہ دیوے تو اُس سے بجبر زکوۃ لیجاوے اور آدھا مال اُسکا جرمانے میں لیا جاوے اور اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدائے
اسلام میں تھا جب جرمانہ لینا درست تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اب شروع اسلام میں سزا مالی نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اسکے معنے
یہ ہیں ہم اُس سے زکوۃ لینگے اسطور پر کہ مصدق اُسکی مال کو دو حصے کرے کہ جو حصہ بہتر ہو اُس میں سے زکوۃ لیوے یہی اُسکی سزا ہے
عن معاذ ان النبي صلى الله عليه وسلم لما وجهه الى اليمن امره ان ياخذ من البقر من كل ثلاثين تبيعا او
تبيعة ومن كل اربعين مسنة ومن كل حالم يعني دينارا او عدله من المعافر ثياب يكون باليمن **ترجمہ**

معاذ سے روایت ہے رسول اللہ نے ان کو جب یمن کی طرف بھیجا تو حکم کیا ہر تیس گائے بیلو میں سے ایک برس کا بیل یا ایک برس کی گائے لینے کا اور ہر چالیس گائے بیلوں میں سے دو برس کی گائے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے رجو کافر ہو ایک دینار لینے کا رجزیے کے طور پر یا دینار کے بدلے میں اُسی قیمت کے کپڑے جو یمن میں بنتے ہیں لینے کا دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے مگر جزیے کا ذکر نہیں ہے **عن** سوید بن غفلۃ قال سرت وقال اخبرنی من سار مع مصدق النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاذا فی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لا تاخذ من راضع لبن ولا تجمع بین مفترق ولا تفرق بین مجتمع وکان انما یاتی المیاہ حین ترد الغنم فیقول ادوا صدقاتکم والکم قال فعمد رجل منھم الی ناقۃ کوماء قال قلت یا ابا صالح ما الکوماء قال عظیمۃ السنام قال فابی ان یقبلھا قال انی احب ان تاخذ خیرا بلی قال فابی ان یقبلھا قال محظم لہ اخرد ونھا فابی ان یقبلھا ثم خطم لہ اخری دونھا فقبلھا وقال انی اخشی ان یجد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عمد الی رجل فخیرت علیہ ابلہ **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے میں خود گیا یا جو شخص گیا تھا رسول اللہ کے مصدق کے ساتھ اُس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب میں لکھا تھا نہ لیجاوے زکوٰۃ میں دودھ والی بکری یا دودھ پیتا ہوا بچا اور نہ اکٹھا کرو جدا جدا مال اور نہ جدا کرو اکٹھا مال اور رسول اللہ کا مصدق اُس وقت آتا جب بکریاں پانی پر لائی جاتیں پانی پلانے کے لیے اور وہ کہتا تھا اور کر و زکوٰۃ اپنے مالوں کی۔ کہا راوی نے ایک شخص نے اپنا اونٹ کو مار دینا چاہا۔ ہلال راوی نے پوچھا ابی ابو صالح کو ما کیا انہوں نے کہا بڑی کوہان والا جس اونٹ کا کوہان بڑا ہو اور اونچا وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہوتا ہے مصدق نے اُسکے لینے سے انکار کیا وہ شخص بولا نہیں میری خوشی یہی ہے کہ بہتر سے بہتر اونٹ میرا تو لیوے جب بھی مصدق نے انکار کیا پھر اُس شخص نے اُس سے تہوڑی درجے کا کم اونٹ کہینچا مصدق نے اُسکی بھی لینے سے انکار کیا پھر اُس نے اور کم درجے کا کہینچا وہ مصدق نے لیلیا اور کہا میں لے لیتا ہوں مگر ڈرتا ہوں کہیں رسول اللہ صلعم مجھ پر غصہ نہ ہوں اور فرماویں تو نے ایک شخص کا بہتر اونٹ چین کر لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت میں نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال **عن** سوید بن غفلۃ قال اتانا مصدق النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ وقرات فی عھدہ لا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ ولہ بذکر راضع لبن **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا میں نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور اُسکی کتاب میں پڑھا نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال زکوٰۃ کے خوف سے اس روایت میں دودھ والے جانور کا ذکر نہیں ہے **عن** مسلمۃ بن نفیل البشکری قال استعمل ابن علقمۃ ابی علی عرافۃ قومہ فامرہ ان یصدقھم قال فجمعتنی لہ فی طائفۃ منھم فاتیت شیخا کبیرا یقال لہ سعر فقلت ان ابی بعثنی الیک یعنی لاصدقک قال ابن اخی وای نحو تاخذ ورقلیتم فاختار حتی اتانبین ضروع الغنم قال ابن اخی فانی احدثک انی کنت فی شعب من ھذہ الشعاب علی عھد

رسول الله صلی وغنم لی فجاءنی رجلان علی بعیر فقالا الی انا رسول الله صلعم الیک لتؤدی صدقة غنمک فقلت
ما علی فیها فقالا شاة فعمدت الی شاة قد عرفت مکانها مسلئة محضا وشحما فاخرجتها الیهما فقالا هذه
شاة الشافع وقد نهانا رسول الله صلعم ان ناخذ شافعا قلت فای شئ تاخذان قالا عناقا جذعة او ثنیة
قال فاعمد الی عناق معتاط والمعتاط التی لم تلد ولدا او قد حان ولادها فاخرجتها الیهما فانا ولنا
فجعلاها معهما علی بعیرهما ثم انطلقا ترجمہ مسلم بن نضلہ یا مسلم بن شعبہ راوی صحیح مسلم بن شعبہ ہی سے روایت ہی ابن علقمہ نے
عامل کیا میرے باپ کو اپنی قوم کے کامون پر اور حکم کیا انکو زکوٰۃ وصول کرنیکا تو میرے باپ نے مجھ کو بھیجا ایک جماعت کی طرف
مین ایک بوڑھی ضعیف پر آیا جسکا نام سعر تھا اور کہا مجھکو میرے باپ نے بھیجا ہی تجھسے زکوٰۃ وصول کرنیکو وہ بولا اے میرے بھائی کے بیٹے
تم کس قسم کا جانور لوگے مین نے کہا ہم جنکر تھوتھنکو دیکھکر عمدہ جانور لین گے وہ بولا مین تجھسے ایک حدیث بیان کرتا ہون میں
یہین کہین کسی گھاٹی مین رہا کرتا تھا اپنی بکریان لئے ہوئے رسول اللہ صلعم کے زمانے مین اکیلا دو آدمی اونٹ پر سوار
ہوکر آئے اور کہنے لگے ہم رسول اللہ کے بھیجے ہوئے آئے ہین تیری بکریون کے زکوٰۃ لینیکو مین نے کہا مجھکیا دینا چاہیئے انہون نے
کہا ایک بکری مین نے قصد کیا ایک بکری کی طرف جسکو پہچانتا تھا چربی اور دودھ سے بھری ہوئی اور نکال لایا اسکو اون کے
پاس انہونے کہا یہ بکری پیٹ والی رحاملہ ہی اور منع کیا ہمکو رسول اللہ نے ایسی بکری لینے سے پھر مین نے کہا تم کیا لوگے انہون نے
کہا ایک برس کی بکری جو دودھ سے مین لگی ہو یا دو برس کی جو شیر مین لگی ہو مین نے قصد کیا ایک بکری کا جو موٹی تھی بیائی نہ تھی مگر
بیانیوالی تھی اسکو نکال کر دیا اُن لوگون نے لیا اور اونٹ پر اپنے ساتھہ سوار کر لیا اور چلے گئے عن عبد الله بن معاویة
الغاضری عن غاضرة بن قیس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ثلاث من فعلهن فقد طعم الایمان من عبد الله
وحده وانه لا اله الا الله واعطی زکاة ماله طیبة بها نفسه رافدة علیه کل عام ولا یعطی الهرمة ولا
الدرنة ولا المریضة ولا الشرط اللئیمة ولکن من وسط اموالکم فان الله لم یسالکم خیره ولم یامرکم شره
ترجمہ عبد اللہ بن معاویہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا تین باتین ہین جو کوئی انمکو کریگا وہ مزہ ایمانکا پاویگا۔ خاص خدا کی
عبادت کرنا اور لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اپنے مال کی زکوٰۃ خوشی سے ہر سال ادا کیا کرے اور نہ دیوے بڑھیا اور خارشتی اور بیمار
اور بری قسم کی لیکن متوسط مال دیوے کیونکہ اللہ نے نہین چاہا عمدہ مال تمہارا اور نہ حکم کیا ہی تمکو برے مال دینیکا عن
ابی بکر کعب قال بعثنی النبی صلعم مصدقا فمررت برجل فلما جمع لی ماله لم اجد علیه فیه الا ابنة مخاض فقلت له ادّ
ابنة مخاض فانها صدقتک فقال ذاک ما لا لبن فیه ولا ظهر ولکن هذه ناقة فتیة عظیمة سمینة فخذها
فقلت له ما انا باخذ ما لم اومر به وهذا رسول الله صلعم منک قریب فان احببت ان تاتیه فتعرض علیه ما عرضت
علی فافعل فان قبله منک قبلة وان ردها علیک رددتها قال فانی فاعل فخرج معی وخرجت بالناقة التی عرض
علی حتی قدمنا علی رسول الله صلعم فقال له یا نبی الله انی رسولک لیاخذ منی صدقة مالی وایم الله ما قام

فی مالی رسول اللہ صوکا رسولہ قط قبلہ فجمعت لہ مالی فزعم انہا علی فیہ ابنۃ مخاض وذلک مالا لبن فیہ وکا ظہر
وقد عرضت علیہ ناقۃ فتیۃ عظیمۃ لیاخذہا فابی علی وہا ہی ذہ قد جئتک بہا یا رسول اللہ خذہا فقال
لہ رسول اللہ صلعم ذاک الذی علیک فان تطوعت بخیر اجرک اللہ فیہ وقبلناہ منک قال فہا ہی ذہ یا رسول اللہ صقد
جئتک بہا فخذہا قال فامر رسول اللہ بقبضہا ودعا لہ فی مالہ بالبرکۃ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی محمد کو رسول اللہ نے
مصدق بنا کر بھیجا مین ایک شخص کے گیا جسکا اُس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو نہ واجب ہوئی اُسپر مگر ایک بنت مخاض مینے کہا ایک بنت مخاض مجھپر
تجھپر لازم ہی مگر تو مین وہ بولا بنت مخاض کسکام کی نہ دودھ دیگی نہ اُسپر سوار ہوسکے یہ لو ایک اونٹنی جوان بڑی موٹی مینے کہا مین کبھی نونگا اُس چیز کو
جس کے لینیکا مجھکو حکم نہین ہو البتہ رسول اللہ یہین تجھسے قریب ہین اگر تو چاہی اُنکی پاس جاکر یہ بیان کرے اور آپ منظور کرلین تو مین لے لونگا ورنہ
واپس کردونگا اُسنے کہا اچھا مین چلتا ہون وہ اسی اونٹنی کو میرے ساتھ لیکر چلا جب ہم رسول اللہ پاس آئے وہ شخص بولا یا رسول اللہ پکارا رسول اللہ
میرے پاس آیا زکوۃ لینیکو میرے مال کی اور قسم خدا کی اُس سے پہلے کبھی میرے مال کو نہ دیکھا رسول اللہ نے نہ اُنکے رسول نے تو مینے اپنے مال کو
اکٹھا کیا وہ شخص بولا تجھپر ایک بنت مخاض ہی اور بنت مخاض نہ دودھ دیگی نہ سواری کے لائق ہی اسواسطے مین اُنکو ایک اونٹنی بڑی موٹی
جوان دینے لگا اُنہون نے انکار کیا وہ یہ اونٹنی ہی اب مین اُسکو آپکے پاس لیکر آیا ہون آپ اُسکو لے لیجیے آپنے فرمایا تیری پر واجب تو یہی بنت مخاض ہے مگر جو
تو خوشی سے اپنی اسکو دیتا ہی تو اللہ تجھکو اجر دیگا اور ہم قبول کرلینگے وہ شخص بولا یا رسول اللہ پس لیجیے وہ یہی اونٹنی ہی پھر رسول اللہ نے حکم
کیا اُسکے لے لینیکا اور دعا کی اُسکے مال مین برکت کیواسطے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصدق کو درست نہین ہی واجب سے زیادہ لینا
مگر جب صاحب مال خوشی سے بہتر اور عمدہ چیز دیوے تو لینی مین قباحت نہین ہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ بعث معاذا الی الیمن فقال
انک تاتی قوما اہل کتاب فادعہم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فانہم اطاعوک لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض
علیہم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ہم اطاعوک لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم صدقۃ فی اموالہم توخذ
من اغنیائہم وترد فی فقرائہم فان ہم اطاعوک لذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق دعوۃ المظلوم فانہا لیس بینہا وبین
اللہ حجاب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ نے حضرت معاذ بن جبل کو مین کیطرف بھیجا اور فرمایا تم ایک قوم پاس اہل
کتاب کے جاؤگے اُنکو بلانا اس بات کی طرف کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور مین اللہ کا رسول ہون اگر وہ یہ مان لین پھر اُن
کو بتانا کہ اللہ نے اُن پر پانچ نمازین فرض کین ہر دن رات مین اگر یہ مان لین پھر اُنکو بتانا کہ اللہ نے فرض کیا اُنپر زکوۃ کو اُنکے مالدون سے اگر یہ
مان لین تو نہ لینا اُنکے عمدہ مالون کو اور ڈرتے رہنا مظلوم کی بددعا سے کیونکہ مظلوم کی دعا مین اور اللہ جل جلالہ مین کوئی روک نہین ہے
ف یعنی مظلوم کی دعا فی الفور جل جلالہ تک پہونچ جاتی ہی اور ظالم کو تباہ کرتی ہی **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قال المعتدی فی الصدقۃ کمانعہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا زکوۃ لینی مین زیادتی کرنیوالا زکوۃ کو
منع کرنیوالے کی مانند ہی **ف** یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لیا مانند منع کرنیوالے زکوۃ کے ہی یعنے جیسا گناہ زکوۃ نہ دینی مین ہی ویسی ہی گناہ زیادہ لینے
مین ہی **باب رضی المصدق** مصدق کو راضی کرنیکا بیان **عن** بشیر بن الخصاصیۃ قال لہ

رجل من بنی سدوس ان اهل الصدقة یعتدون علینا افنکتم من اموالنا بقدر ما یعتدون علینا فقال لا ترجمہ یہ بن خصاصیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ زکوۃ لینے والے ہمسے زیادہ لیا کرتے ہین کیا ہم اسقدر مال چھپا لیا کرین انہون نے کہا نہین پھر سری روایت مین ہے کہ رسول اللہ سے یہ کہا آپنے یہی جواب دیا عن جابر بن عتیک ان رسول اللہ ص قال سیاتیکم رکب مبغضون فاذا جاؤکم فرحبوا بهم وخلوا بینهم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعلیها فارضوهم فان تمام زکوتکم رضاهم فلیدعوا لکم ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا قریب ہے تمسے زکوۃ لینے کو کچھ لوگ آوین گے جنکو تم چاہتے ہو جب وہ آوین تو مرحبا کہو اور جو لینا چاہین لینے دو اگر انصاف کرین گے تو انہین کو فائدہ ہوگا اگر ظلم کرین گے تو انہین پر وبال پڑیگا انکو راضی رکھنا کیونکہ تمہاری زکوۃ جب پوری ہوگی جب وہ خوش ہو جاوین اور تمہارے لیے دعا کرین عن جویر بن عبد اللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلعم فقالوا ان ناسا من المصدقین یاتوننا فیظلمونا قال فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم وان ظلم قال بوکامل فی حدیثه قال جریر ما صدر عنی مصدق بعد ما سمعت هذا من رسول اللہ ص الا هو عنی راض ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ پاس اور کہا زکوۃ لینے والے ہم پر ظلم کرتے ہین آپنے فرمایا تم اُن کو راضی کرو انہون نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کرین آپنے فرمایا تم اُن کو راضی کرو عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اگرچہ تم پر ظلم ہو جریر نے کہا جب سے مین نے یہ رسول اللہ سے سنا کوئی مصدق میرے پاس سے نہین پھرا مگر راضی اور خوش ہو کر یہ حدیث ہم اعتماد ہے اللہ جل جلالہ کا پورا ہوا نوان پارہ ۔ ہمنے ابی داؤد کے تیسرے پارہ مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ دسوان اسکی فضل اور انعام پر توکل اور

تم الجزء التاسع ویتلوه الجزء العاشر ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ نہم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۴۱	وتر دوبارہ نہ پڑہنا چاہیئے۔	۳۴۶	ترتیل کا بیان۔	۳۶۱	جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے۔
″	نماز مین دعا قنوت پڑہنا۔	۳۴۸	جو شخص قرآن کو یاد کر کے بھول جاوے اُسکا عذاب	۳۶۲	استخارے کا بیان۔
۳۴۲	گھر مین نفل پڑہنے کی فضیلت۔	″	قرآن سات حرف پر اترا ہے۔	″	کن کن چیز سے پناہ مانگنا چاہیئے۔
۳۴۳	شب بیداری کی فضیلت کا بیان۔	۳۴۹	دعا کا بیان۔	۳۶۶	**کتاب الزکوۃ**
″	قرآن پڑہنے کا ثواب۔	۳۵۳	کنکریون سے تسبیح کا شمار۔	۳۶۷	نصاب کا بیان۔
۳۴۴	فاتحہ کی فضیلت کا بیان۔	۳۵۵	نماز سے سلام پھیر کر کیا دعا پڑہے۔	۳۶۸	اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان۔
۳۴۵	سورۂ فاتحہ کا لبنی سے تو نہین سے ہونا۔	۳۵۷	استغفار اور توبہ کرنیکا بیان۔	″	کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان
″	آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان۔	۳۶۱	سوا آنحضرت کے اور کسی کی قبر پر وہ بھی جناب درست ہے یا نہین	۳۶۹	چرینوالے جانورون کی زکوۃ کا بیان۔
″	سورۂ اخلاص کی فضیلت کا بیان۔	″	پیٹھ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کے لیے	۳۷۹	مصدق کو راضی کرنا ضرور ہے۔
۳۴۶	قل اعوذ برب الفلق اور والناس کی فضیلت		دعا کرنیکا بیان۔		

تمت

الجزء العاشر

پارہ دسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دعاء المصدق لاھل الصدقۃ مصدق زکوۃ دینوالونکے لئے دعا کرے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی
قال کان ابی من اصحاب الشجرۃ وکان ابنی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتھم قال اللھم صل علی
آل فلان قال فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللھم صل علی آل ابی اوفی **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے
روایت ہی میرے باپ (ابواوفی) اون لوگون مین سے تھے جنھون نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۃ
الرضوان کے نیچے جب رسول اللہ صلعم کے پاس کوئی قوم اپنے مالونکی زکوۃ لیکر آتی آپ دعا فرماتے اون کے لئے پس میرے باپ بھی
اپنی زکوۃ لیکر آئے تو آپنے فرمایا اے اللہ رحمت کر ابواوفی کی اولاد پر **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے
جو کہتے ہین صلوۃ غیر نبی پر بھی بیجا درست ہی بعضون نے کہا یہ امر آنحضرت کو درست تھا اورون کو نہ چاہئے کیونکہ
اللہ جل جلالہ نے فرمایا خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم **باب** تفسیر
اسنان الابل اونٹ کے دانتون کا بیان **قال** ابو داؤد سمعتہ من الریاشی والی حاتم وغیرھما ومن
کتاب النضر بن شمیل ومن کتاب ابی عبید وربما ذکر احدھم الکلمۃ قالوا اسمی الجوارح ثم الفصیل اذا فصل
ثم تکون بنت مخاض لسنۃ الی تمام سنتین فاذا دخلت فی الثالثۃ فھی ابنۃ لبون فاذا تمت لہ ثلاث سنین
فھو حق وحقۃ الی تمام اربع سنین لانھا استحقت ان تحمل وترکب ویحمل علیھا الفحل وھی للقح ولا
یلقح الذکر حتی یشتی ویقال للحقۃ طروقۃ الفحل یطرقھا الی تمام اربع سنین فاذا طعنت فی الخامسۃ فھی
جذعۃ حتی یتم لھا خمس سنین فاذا دخلت فی السادسۃ والقی ثنیتہ فھو حینئذ ثنی حتی یستکمل
ستا فاذا طعن فی السابعۃ سمی الذکر رباعا والانثی رباعیۃ الی تمام السابعۃ فاذا دخل فی الثامنۃ والقاسن
السدیس الذی بعد الرباعیۃ فھو سدیس وسدس الی تمام الثامنۃ فاذا دخل فی التسع طلع نابہ
فھو بازل ای یزل نابہ یعنی طلع حتی یدخل فی العاشرۃ فھو حینئذ مخلف ثم لیس لہ اسم ولکن یقال بازل
عام وبازل عامین ومخلف عام ومخلف عامین ومخلف ثلاثۃ اعوام الی خمس سنین والخلفۃ الحامل
قال ابو حاتم والجذعۃ وقت من الزمن لیس بسن وفصول الاسنان عند طلوع سھیل قال ابو داؤد
وانشدنا الریاشی + اذا سھیل اول اللیل طلع + فابن لبون الحق والحق جذع + لم یبق من اسنانھا
غیر الھبع + والھبع الذی یولد فی غیر حینہ **ترجمہ** ابو داؤد نے کہا مین نے اس کو ریاشی
(عباس بن الفرج سے) اور ابو حاتم سے سنا اور نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے حاصل کیا کوئی بات انمین سے ایک

ہی نے کہی ان لوگون نے کہا اونٹ کا بچہ (جبتک پیٹ مین ہی) اسکو خوار کہتے ہین پھر جب پیدا ہوتا ہی تو اسکو فصیل
کہتے ہین جب دوسرے برس مین لگتی ہے تو اسکو بنت مخاض کہتے ہین جب تیسرے برس مین لگتی ہے تو اسکو بنت لبون کہتے
ہین جب پوری تین برس کی ہوجاوے تو اوسکو حق یا حقہ کہین گے چار برس تک کیونکہ اب وہ جفتی اور سواری کے لائق ہوگئے لیکن
نر جوان نہین ہوتا جب تک چھ برس کا نہ ہو اور حقی کو طروقۃ الفحل بھی کہتے ہین کیونکہ نر اوس پر چڑھتا ہی چار برس پوری ہوئی
تھے جب پانچوان برس لگے تو وہ جذعہ ہی پانچ پورے ہوئے تک جب چھٹا برس لگے اور سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہے
چھ برس سے ہوئی تک جب ساتوان برس لگے تو نر کو رباعی اور مادہ کو رباعیہ کہتے ہین سات برس پورے ہوئی تک جب آٹھوان
برس لگے اور چھٹا دانت نکالے تو وہ سدیس ہے اور سدس سے آٹھ سال پورے ہوئے تک جب نوان برس لگے تو اسکو بازل
کہین گے کیونکہ اوسکے کچلیان نکل آوین گی دسوان برس شروع ہوئی تک جب دسوان برس شروع ہو تو وہ مخلف ہی پھر اسکے بعد
اس کا کوئی نام نہین مگر یون کہین گے بازل ایکسال کا یا دو سال کا اور مخلف دو سال یا تین سال کا پانچ سال تک اور خلفہ حاملہ کو
کہتے ہین ابو حاتم نے کہا جذوع ایکوقت کا نام ہے کوئی دانت نہین ہے اور دانتون کی فصل سہیل تاریکی نکلنے تک رہتی ہے ابو داؤد نے
کہا ہمکو ریاشی نے یہ شعر سنائین جنکا معنے یہ ہے۔ جب پہلی رات کو سہیل نکلا تو ابن لبون حق ہوگیا اور حق جذع ہوگیا کوئی
دانت نرا سوا ہم کے۔ ہم وہ بچے ہے جو سہیل کے طلوع مین نہ پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا اوس کے دانتونکا حساب سہیل
سے نہ ہوسکیگا **باب** ابن تصدق الاموال الونکی زکوۃ کہان پر لیجاویگی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتھم الا فی دورھم **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن
العاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا نہ جلب ہے نہ جنب نہ زکوۃ نیوالونکے جانور کہینچو کر عامل تک لے کوئی
جنب کہتے ہین جانور دور لیجانیکو کہ عامل کو وہان جانا پڑے دونون باتون سے منع فرمایا نہ عامل کو چاہیے کہ جانور دن سے دور
ترے اور زکوۃ والون کے جانور وہان کہنچواوے کہ اونکو تکلیف ہو نہ جانور والون کو لازم ہے کہ اپنے جانور لیکر عامل کے ڈیرے چلے
جاوین تاکہ عامل کو وہان جانا پڑے بلکہ **ف** نہ لیجاوے زکوۃ مگر اپنے مکانمین **عن** محمد بن اسحاق فی قولہ لا جلب ولا
جنب قال ان تصدق الماشیۃ فی مواضعھا ولا یجلب الی المصدق ولا یجنب عن ھذہ الفریضۃ ایضا
لا یجنب اصحابھا یقود ولا یکون الرجل باقصی مواضع اصحاب الصدقۃ فیجنب الیہ ولکن یؤخذ فی موضعہ **ترجمہ**
محمد بن اسحاق نے جلب اور جنب کے معنے وہی بیان کئے جو اوپر گذرے **باب** الرجل یبتاع صدقۃ زکوۃ دیکر پھر اوسکو
خرید لینے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمران عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ
فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت
ہی حضرت عمر نے ایک گھوڑا اللہ کے راہ مین دیا پھر اسکو بکتا ہوا پایا انہون نے خریدنا چاہا تو آنحضرت سے پوچھا آپنے فرمایا مت خرید
اوسکو اور مت رجوع کر اپنے صدقے مین **ف** اگرچہ وہ گھوڑا ایک درم کو ملے کیونکہ صدقہ دیکر لوٹانے والا مثل کتے کی ہے جو

نی کر کچھ اور سکو چاہتا ہے - بعض علما کے نزدیک بموجب ظاہر حدیث کے زکوۃ کے مال کو پھر خریدنا حرام ہے اور اکثر کے نزدیک
مکروہ ہے **باب** صدقۃ الرقیق غلام اونڈی کی زکوۃ کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی
الخیل والرقیق زکوۃ الا زکوۃ الفطر فی الرقیق **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا گھوڑے اور غلام اونڈی
مین زکوۃ نہین ہے مگر صدقہ فطر غلام اونڈی کیطرف سے دینا چاہیئے **عن** ابوہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی
المسلم فی عبدہ ولا فی فرسہ صدقۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان پر اپنی گھوڑی یا غلام اونڈی
کی زکوۃ نہین ہے **باب** صدقۃ الزرع زراعت کی زکوۃ کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیما سقت السماء والانھار والعیون او کان بعلا العشر وفیما سقی بالسواقی النصف نصف العشر **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت مین آسمان سے پانی پہونچے یا نہر سے یا چشمے سے یا خود
بخود زمین کے اندر سے پہونچے اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کوئین سے کھینچ کر دیا جاوے اوسمین بیسوان
حصہ لازم ہوگا **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت الانھار والعیون العشر وما سقی
بالسواقی فیہ نصف العشر **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت
مین نہر سے پانی پہونچے یا چشمے سے اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کوئین سے کھینچ کر دیا جاوے اوسمین
بیسوان حصہ لازم ہوگا **ف** دکیر اور ابوایاس نے کہا نھل رجو پہلے حدیث مین وارد ہے) مراد اوس سے وہ زراعت ہے
جو آسمان کے پانی سے اوگے (صراح) مین ہے بعل وہ درخت جو جڑون سے تری زمین کی کھینچ لیوے غرض یہہ کہ سینچکر پانی دینے
کی حاجت نہو **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن فقال خذ الحب من الحب و
الشاۃ من الغنم والبعیر من الابل البقرۃ من البقر **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ نے انکو یمن کی
طرف بھیجا اور فرمایا کہ اناج مین سے اناج لیا کرو اور بکریون مین سے بکری اور اونٹون مین سے اونٹ اور گائی بیلون مین سے گائی
بیل **ف** مطلب یہ ہے کہ زکوۃ ہر مال کی اوسی مال کی قسم سے وصول کیجاوے اگر نہو سکے تو قیمت بھی لینا درست ہے، کہا
ابوداؤد زمینے مصر مین آیکر لکڑی دیکھی تیرہ بالشت کی اور ایک ترنج دیکھا جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا دو ٹکڑے اسکے کاٹکر
دو بوجھ کر دیے ہے **باب** زکوۃ العسل شہد کی زکوۃ کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء ھلال
احد بنی متعان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشور نحل لہ وکان سالہ ان یحمی لہ وادیا یقال لہ سلبۃ فحمی لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الوادی فلما ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کتب سفیان بن وھب الی عمر بن الخطاب
یسالہ عن ذلک فکتب عمر رضی اللہ عنہ ان ادی الیک ما کان یؤدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عشور
نحلہ فاحمہ سلبۃ والا فانما ھو ذباب غیث یاکلہ من یشاء **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے
باپ سے انہون نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ ہلال ایک شخص تہامی متعان مین سے آیا رسول اللہ پاس سوال حصہ شہد

کالیکر اور چاہا ہے ایک جنگل کا ٹہیکہ جسکا نام صلیہ تہا **ف** ٹہیکے سے یہ مراد ہے کہ کوئی اوس جنگل مین اپنے جانورون کو نہ چرادے اور وہان کی پیداوار نہ لیوے تاکہ شہد کی مکہیان اوس جنگل کے پہول پہل کہاکر شہد اوگلا کرین بعضون نے کہا ہے یہ سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص اوس جنگل کے چیتے نہ اوکہاڑے وہان کا شہد نہ لیوے **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اوسی کے لئے مقرر کردیا جب حضرت عمر رضہ کی خلافت ہوئی سفیان بن وہب نے اسباب مین حضرت عمر کو لکہا انہون نے جواب دیا کہ اگر بلال تجہکو وہی دیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا تہا پس اوسکا ٹہیکہ قائم رکہہ ورنہ وہ مکہیان مثل اور جنگل کی مکہیون کے ہین ہر شخص اونکا شہد کہا سکتا ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان شباتہ بطن من فہم فذکروہ قال منکر عشر قرب قریۃ وقال سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال وکان یحمی لہم وادیین زاد فاد دا الیہ ما کانوا یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمی لہم وادیہم **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہی اونہون نے اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے کہ وہ قبیلہ شباتہ کا تہا جو ایک ٹکڑا ہے قبیلہ فہم کا اور یہی قصہ بیان کیا ہر دس مکہون سے شہد کی وہی ایک مشک دیا کرتے تہے اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے دو جنگلون کو اون کے متعلق کردیا تہا پہر وہ اوسی قدر انکو دیتے تہے جتنا رسول اللہ کو دیا کرتے تہے اور سفیان اونکے جنگل کی حفاظت کرتے تہے

باب فی خرص العنب انگور کا اندازہ کرلینا اور خشون پر پہیلنے سے پہلے وہ سوکہہ کر اور نہ رہنے سے اوسکا اندازہ سے دسوان حصہ زکوۃ کا لینا **عن** عتاب بن اسید قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرص العنب کما یخرص النخل وتوخذ زکوتہ زبیبا کما توخذ زکاۃ النخل **ترجمہ** عتاب بن اسید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگور کے اندازہ کرنیکا جیسے کہجور کا اندازہ کیا جاتا ہے جب انگور سوکہہ کر درخت سے اوتر آئین اسوقت اونکی زکوۃ لیجاوے جیسے کہجور کی زکوۃ سوکہہ نے پر لیجاتی ہے

باب فی الخرص درختون پر پہلونکو اونکنے کا بیان **عن** عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سہل بن ابی حثمۃ الی مجلسنا قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا او تجذوا الثلث فدعوا الربع **ترجمہ** عبد الرحمن بن مسعود سے روایت ہی سہل بن ابی حثمہ ہمارے پاس آئے اور کہا ہم کو حکم کیا رسول اللہ نے جب تم اندازہ کیا کرو (پہلونکی) تو لیا کرو دو تہائی اور چہوڑ دیا کرو ایک تہائی اگر ایک تہائی نہ چہوڑو تو چوتہائی چہوڑ دو **ف** یعنے جسقدر حصہ زکوۃ کا اونکا جاوے اوسمین سے ایک تہائی یا انکو چہوڑ دیا کرو کیونکہ اونکنے مین کمی بیشی کا احتمال ہے اور کبہی پہل تلف ہی ہوجاتے ہین کبہی جانور کہا جاتے ہین اون کا جبر ہوجاوے ۔ اسی پر عمل ہی اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ مین سے کچہہ نہ چہوڑا جاوے

باب متی یخرص نخل کہجور کے اونکنے کب کی جاوے **عن** عائشۃ انہا قالت ہی تذکر شان خیبر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یوکل منہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے بیان کیا خیبر کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا کرتے تہے یہود کیطرف وہ کہجور کو اونکنے تب جبکہ اچہی طرح نکل آئے کہانی جانے سے پہلے **ف** رسول اللہ نے جب خیبر فتح کیا تو وہان کے یہود سے یون معاملہ ٹہیرا کہ تم اپنی پیداوار پر قابض رہو

لیکن نصف مسلمانوں کو دیا کرو اسواسطے عبداللہ بن رواحہ ہر فصل مین جاکر کھجورونکو آنکنے آتے پھر اوسی قدر فصل کٹنے کی بعد یہودیون سے لے لیتے **عن** سہل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجعرور ولون الجیق ان یوخذا فی الصدقۃ قال الزہری واثنین من تمر المدینۃ **ترجمہ** سہل سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا جعرور اور لون الجیق لینے سے زکوۃ مین زہری نے کہا یہ دو قسمین ہین کھجور کی مدینے مین - بہت خراب قسمین ہین اسواسطے انکی لینے سے منع کیا **عن** عوف بن مالک قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد وبیدہ عصا فاطل علق رجل قنوا حشفا فطعن بالعصا ذلک القنو وقال لو شاء رب ھذہ الصدقۃ تصدق بطیب منھا ان رب ھذہ الصدقۃ یاکل الحشف یوم القیامۃ **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ مسجد مین تشریف لائے آپکے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کسی شخص نے ایک گچھا حشف (ایک خراب قسم ہے کھجور کے) کا لٹکا دیا تھا آپنے لکڑی اوسمین ماری اور فرمایا جس شخص نے یہ صدقہ دیا ہے وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کے روز حشف کھاویگا **ف** یعنے خدا کی راہ مین اگر چیز دی تھی تو بہتر اور عمدہ دی ہوتی جیسا دیگا ویسا ہی بدلہ قیامت کے روز پاویگا **باب** زکوۃ الفطر صدقۃ فطر کا بیان **عن** ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من ادھا قبل الصلوۃ فھی زکاۃ مقبولۃ ومن ادھا بعد الصلوۃ فھی صدقۃ من الصدقات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے صدقہ فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرنیکی واسطے لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینونکی پرورش کیواسطے **ف** یعنے رمضان کے روزون مین جو بیہودہ اور بری باتین زبان سے نکلجاتی ہین صدقہ فطر اونکا کفارہ ہے **ف** جو شخص ادا کریگا صدقہ فطر کو عید کی نماز سے پہلے تو وہ قبول کیا جاویگا اور جو ادا کرے اسکو نماز کے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقون کی **باب** متے تو دیا صدقہ فطر کب دیا جاوے **عن** ابن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزکوۃ الفطر ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوۃ قال فکان ابن عمر یؤدیھا قبل ذلک بالیوم والیومین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلین راوی نے کہا تو عبداللہ بن عمر ادا کرتے تھے صدقہ فطر عید سے ایکدن اور دو دن پہلے **باب** کم یودی فی صدقۃ الفطر صدقہ فطر کے مقدار کا بیان **عن** ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر قال فیہ فیما قراہ علی مالک زکوۃ الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد غلام پر اور ہر مرد اور عورت پر مسلمانون مین سے **ف** صدقہ فطر فرض ہے مثل زکوۃ کی بموجب ظاہر حدیث کے یہی قول ہے امام احمد اور شافعی کا واجب ہے ابوحنیفہ کے نزدیک اور سنت موکدہ ہے مالک کے نزدیک مسلمانون کی قید سے معلوم ہوا کہ کافر غلام لونڈی کیطرف سے فطر دینا ضرور نہین اکثر ائمہ کا یہی مذہب ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک ضرور ہے دلائل ابوحنیفہ کے ضعیف ہین - دوسری روایت مین

اتنا زیادہ ہی والصغیر والکبیر وام بھا ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ یعنی ہر چھوٹے بڑے پر اور حکم کیا اپنے صدقہ فطر دینے کا نماز کو جانے سے پیشتر علی کل مسلم ہر مسلمان پر اور ایک روایت مین من المسلمین ہے نیز ایک روایت مین یون ہے فرض صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک ذکر وانثی فرض کیا آپنے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چھوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر۔ صاع کے مقدار مین اختلاف ہے اکثر علما کے نزدیک مراد صاع حجازی ہے جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع عراقی مقصود ہے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے **عن** عبداللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من شعیر او تمر او سلت او زبیب قال عبد اللہ فلما کان عمر رض وکثرت الحنطۃ جعل نصف صاع حنطۃ من ذلک الاشیاء **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی لوگ رسول اللہ ص کے زمانے مین صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا کھجور یا سلت (ایک پوست کا جو) یا انگور جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیہون بہت آنے لگی انہون نے ادا صاع گیہون کا ان چیزون کے بدلے مین مقرر کیا دوسری روایت مین ہے فعدل الناس بعدل نصف صاع من بر قال وکان عبداللہ یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ التمر عاما فاعطی الشعیر **ترجمہ** پھر لوگ آدھا صاع گیہون کا دینے لگے۔ راوی نے کہا عبداللہ کھجور دیا کرتے تھے ایک سال مدینے مین کھجور کا توڑا ہوا تو انہون نے جو دیے **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطرۃ عن کل صغیر وکبیر حرا ومملوک صاعا من طعام او اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ حاجا او معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر فاخذ الناس بذلک فقال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ ابدا ما عشت **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی جب رسول اللہ ہم مین موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کیطرف سے ایک صاع اناج کا یا پنیر کا یا جو کا یا کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے پھر اسیطرح ہم نکالتے رہے یہانتک کہ معاویہ حج یا عمرہ کو آئے انہون نے منبر پر چڑھ کر لوگون سے بیان کیا اوسمین یہ بھی تھا کہ میری رائے مین دو مد گیہون کے جو شام سے آتے ہین ایک صاع کھجور کے برابر ہین پھر لوگون نے یہی اختیار کر لیا لیکن مین تو اپنی زندگی تک ایک ہی صاع دیتا رہونگا **عن** ابی سعید الخدری یقول کا نخرج ابدا الا صاعا انا کنا نخرج علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا تمرا وشعیرا واقطا وزبیبا هذا حدیث یحیی زاد سفیان او صاعا من دقیق قال حامد فانکروا علیہ فترکہ سفیان قال ابو داؤد وہم فی ہذہ الزیادۃ وہم من ابن عیینۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہم تو ہمیشہ ایک ہی صاع دیتے تھے رسول اللہ ص کے زمانے مین ایک صاع کھجور یا پنیر یا انگور کا نکالا کرتے تھے یہ روایت یحیی کی ہے۔ سفیان کی روایت مین اتنا زیادہ ہے۔ یا ایک صاع آٹے کا لیکن اس زیادتی پر لوگون نے انکار کیا تب سفیان نے اسکو چھوڑ دیا۔ **باب** من روی نصف صاع من قمح نصف صاع گیہون دینے کا بیان **عن** عبداللہ بن ثعلبۃ

او ثعلبة بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من برفنح على كل اثنين صغيرا وكبير حرا و
عبد ذكرا وانثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد الله عليه اكثر مما اعطاه **ترجمہ** عبد اللہ بن ثعلبہ
یا ثعلبہ بن عبد اللہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع گیہون کا ہر دو آدمیون پر لازم ہے (ہر
ایک کیطرف سے ایک صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے اللہ اسکو پاک کریگا اور جو فقیر ہے
اوسکو اللہ اوس سے زیادہ دیگا بتنا اوس نے دیا ہے **عن** عبد الله بن ثعلبة بن صعير عن ابيه قال قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم خطيبا فامر بصدقة الفطر صاع تمر او صاع شعير على كل راس زاد على في حديثه او صاع بر او
قمح بين اثنين ثم انتفقا عن الصغير والكبير والحر والعبد **ترجمہ** ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے آپنے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا جو کا ہر شخص کو علی بن حسن کی روایت مین ہے
یا ایک صاع گیہون کا دو آدمیون کیطرف سے پھر دونون روایتین متفق ہین چھوٹے بڑے آزاد غلام کیطرف سے دوسری روایت مین ہے
خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين دو دن عید سے پہلے یہ خطبہ اپنے پڑھا **عن** الحسن
قال خطب ابن عباس رحمه الله في الحور رمضان على منبر البصرة فقال اخرجوا صدقة صومكم فكان الناس لم
يعلموا قال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله عليه
وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير
فلما قدم علي رضي الله عنه راى رخص السعر قال قد اوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شيء قال
حميد وكان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام **ترجمہ** حسن سے روایت ہی خطبہ پڑھا ابن عباس نے رمضان
کے اخیر مین بصرے کے منبر پر اور کہا نکالو اپنے روزون کا صدقہ لوگ نہ سمجھے انہون نے کہا کون لوگ مدینہ والونمین سے یہان موجود
ہین اوٹھین اور اپنے بھائیون کو سمجھا دین وہ نہین سمجھتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا اوس صدقے کو ایک صاع
کھجور یا جو سے - یا نصف صاع گیہون سے ہر آزاد غلام مرد اور عورت پر چھوٹے اور بڑے پر جب حضرت علی تشریف لائے تو ارزانی دیکھکر
فرمایا اللہ جل جلالہ نے تم کو وسعت دی اب سب چیزونمین سے ایک ہی صاع نکالا کرو (یعنی گیہون کا بھی ایک صاع اور) حمید نے کہا حسن
صدقہ فطر اوس شخص پر لازم جانتے تھے جس نے رمضان کے روزے رکھے ہون **باب** فی تعجیل الزکوة زکوة جلدی دینے کا بیان
عن ابی هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب رضي الله عنه على الصدقة فمنع ابن جميل وخالد بن الو
ليد والعباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ينقم ابن جميل الا ان كان فقيرا فاغناه الله واما خالد بن
الوليد فانكم تظلمون خالدا فقد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس عم رسول الله صلى الله
عليه وسلم فهي عليه ومثلها معها ثم قال اما شعرت ان عم الرجل صنو ابيه او صنو ابيه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کو زکوة وصول کرنے پر مقرر کیا (سب لوگون نے زکوة دی) مگر ابن جمیل اور خالد بن

الولید اور حضرت عباس رضہ نے نہ دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوۃ کیون نہین دیتا ہے وہ تو فقیر تھا اللہ نے اوسکو غنی کردیا اور خالد بن الولید تم پر ظلم کرتے ہو انہون اپنی زرہین اور سامان جنگ اللہ کے راہ مین دیدین **ف** پھر ان زرہون اور سامان کی زکوۃ مانگنا کیا ضرور ہے وہ مال خود اللہ کے راہ مین صرف ہو رہا ہے مطلب یہ ہے انہون نے اپنی خوشی سے بن مانگی یہ چیزین اللہ کی راہ مین دیدین تو زکوۃ کیون نہ دینگے تم نے کچھ زیادتی کی ہوگی **ف** اور عباس تو میرے چچا ہین اون کی زکوۃ مین دونگا بلکہ اوسی قدر اور دونگا تم نہین جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہے **عن** علی ان العباس سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے حضرت عباس رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زکوۃ جلدی دینے کو یعنے سال گذرنے سے پیشتر آپنے اونکو اجازت دی اسکی **باب** فی الزکوۃ تحمل من بلد الی بلد زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا **عن** عطاء ان زیادا او بعض الامراء بعث عمران بن حصین علی الصدقۃ فلما رجع قال لعمر این المال قال والمال ارسلتنی اخذتھا من حیث کنا نأخذھا علی عھد رسول اللہ ص وضعناھا حیث کنا نضعھا علی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد نے یا اور کسی امیر نے عمران بن حصین کو زکوۃ کی تحصیل پر مامور کیا جب عمران لوٹ کر آئے تو اسنے پوچھا مال کہان ہے عمران نے کہا کیا تو نے مجھکو مال لانے کے لیے بھیجا تھا ہم نے لیا زکوۃ کو جسطرح لیتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور صرف کیا اوسکو جہان پر صرف کرتے تھے رسول اللہ صلعم کے زمانے مین (یعنے مستحقون کو دیدیا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کو جس شہر ہے لیوے بہتر یہ ہے کہ وہین کے محتاجون کو تقسیم کرے البتہ اگر دوسرے شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہون تو وہان لیجانا بھی درست ہے **باب** من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی کس شخص کو زکوۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو کہتے ہین **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سال وله ما یغنیه جاءت یوم القیمة خمشا او خدوشا او کدوحا فی وجهه فقیل یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وما الغنی قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب قال یحیی فقال عبد اللہ بن عثمان السفیانی حفظ ان شعبة لا یروی عن حکیم بن جبیر فقال سفیان فقد حدثناه زبید عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص سوال کریگا اور وہ غنی ہوگا تو قیامت کے روز اوسکے منہ مین خموش یا خدوش یا کدوح ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کتنے مال سے آدمی غنی ہوتا ہے آپنے فرمایا پچاس درم یا اوس قدر سونے سے **ف** پچاس درم کچھ زیادہ تیرہ روپیہ ہوے اگر ایک روپیہ ایک تولہ کا ہو خموش خدوش کدوح سب کے معنے قریب قریب مین یعنے زخم ہوگا بعضون نے کہا خموش کہال چھلنا ناخونسے اور خدوش کہال چھلنا لکڑی سے اور کدوح کہال چھلنا دانتون سے **عن** عطا بن یسار عن رجل من بنی اسد انه قال نزلت انا واهلی ببقیع الغرقد فقال لی اهلی اذهب الی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم فسله لنا شیئا نأکله فجعلوا یذکرون من حاجتهم فذهبت الی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم فوجدت عنده رجلا یسأله ورسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم یقول لا اجد ما اعطیک فتولی الرجل عنه وهو

مغضب وهو يقول لعمري انك لتعطي من شئت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغضب علي ان لا اجد ما اعطيه
من سأل منكم وله اوقية او عدلها فقد سأل الحافا قال الاسدي فقلت لناقتي لناخير من اوقية والا اوقية
اربعون درهما قال فرجعت فلم اسأله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك شعير او زبيب فقسم
لنا منه او كما قال حتى اغنانا الله **ترجمہ** عطا ابن یسار سے روایت ہی ایک شخص نے نبی اسد مین سے کہا مین اور میری گہر کے
لوگ بقیع مین جاکر اترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ پاس جا اور ان سے کچھ مانگ کر لا کہانے کے لئے اور اپنی محتاجی بیان
کی مین - رسول اللہ صلعم پاس گیا اون کے پاس شخص بیٹہا تہا آپسے سوال کرتا تہا اور آپ فرماتے تہے میرے پاس نہین ہے جو
تجہکو دون آخردہ غصی ہوکر چلا اور کہتا جاتا تہا قسم میری عمر کی تم جس کو چاہتے ہو دیتے ہو رسول اللہ نے فرمایا غصی ہوتا ہے
میرے اوپر اس وجہ سے کہ مین نہین پاتا اوس چیز کو جو دون اسکو - جو شخص تم مین سے سوال کرے اور اُس کے پاس
ایک اوقیہ (چالیس درم) یا اوسکے برابر مالیت ہو تو اوس نے تنگ کرنیکے لئے سوال کیا یہ سُنکر مین نے اپنے جی مین کہا میرے پاس تو ایک
اونٹنی اوقیہ سے بہتر ہے اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو مین لوٹ کر چلا آیا اور کچھ سوال نہ کیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس جو اور سوکھے انکور آئے آپنے ہمارا بہی حصہ لگایا یہان تک کہ اللہ نے ہمکو غنی کر دیا **ف** امام احمد اور ابن مبارک اور
اسحاق کے نزدیک وہ غنی ہے جسکے پاس پچاس درم ہون یا اس قدر مال اور بعضون کے نزدیک جسکے پاس ایک اوقیہ ہو
اوسکو سوال درست نہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جسکے پاس ایک روز کا کہانا ہو اوسکو سوال کرنا درست نہین **عن** ابی سعید
الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وله قيمة اوقية فقد الحف فقلت ناقتي الياقوتة هي خير من اوقية
قال هشام خير من اربعين درهما فرجعت فلم اسأله زاد هشام في حديثه وكانت الاوقية على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم اربعين درهما **ترجمہ** ابی سعید الخدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال
کرے اور اوسکے پاس ایک اوقیہ برابر ہو تو اوس نے الحاف کیا (یعنے الحاح سے مانگا بغیر اضطرار کے کہ بڑا اور ممنوع ہے اللہ تعالے فرماتا ہی
لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافًا) مین نے کہا میرے پاس اونٹنی جسکا نام یاقوتہ تہا چالیس درم سے بہتر ہے مین لوٹ کر چلا آیا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال نہین کیا ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اوقیہ رسول اللہ صلے کے زمانے مین چالیس درم کا تھا
عن ابی کبشة السلولی حدثنا سهل بن الحنظلية قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم عيينة بن حصن
والاقرع بن حابس فسألاه فامر لهما بما سألاه وامر معوية فكتب لهما بما سألا فاما الاقرع فاخذ كتابه
فلفه في عمامته والطلق واما عيينة فاخذ كتابه واتى النبي صلى الله عليه وسلم مكانه فقال يا محمد ارأيت حملا الى
قومي كتابا لا ادري ما فيه كصحيفة المتلمس فاخبره معاية يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار وقال النفيلي في موضع اخر من جهنم
فقالوا يا رسول الله وما يغنيه وقال النفيلي في موضع اخر وما اغناه قال قدر ما يغديه او يعشيه قال

قدر ما یغذیه او یعشیه وقال النفیلی فی موضع اخر ان یکون له شبع یوم ولیلة او لیلة ویوم وکان
حدثنابه مختصرا علی هذه الالفاظ التی ذکرت **ترجمہ** سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ ص پاس آئے
عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور سوال کیا آپسے آپنے جو مانگا تہا اوسکے دینے کا حکم کیا اور معاویہ کو حکم کیا اون کیواسطے
ایک کتاب لکہدینے کا تو اقرع نے اس کتاب (پرچہ) کو لیکر اپنے عمامہ مین لپیٹا اور چلا گیا لیکن عیینہ تو وہ کتاب لیکر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا ای محمد ص کیا تم چاہتے ہو مین اپنی قوم پاس ایک کتاب لیکر جاؤن جسکا مضمون مجہی معلوم نہین ہے
مثل صحیفہ متلمس کے **ف** متلمس ایک شاعر کا نام ہے اوس نے ہجو کی تہی عمرو بن ہند بادشاہ کی بادشاہ نے ایک لفافہ بند کرکے اپنے
عامل کے نام لکہکر اوسکو دیا اور یہ کہا کہ تو اس کتاب کو اوس عامل پاس لیکر جاوہ تجہے انعام دیگا اندر اُس مین یہ لکہا تہا۔ کہ
جب یہ شخص آوے تو اسکو قتل کردالنا متلمس کو وہم ہوا اسکی کتاب کو کہول کر دیکہا اوسمین یہ مضمون تہا اوس نے پہاڑ کر
پہینکدیا اور اپنی جان بچائی جب سے یہ مثل عرب مین مشہور ہوگئی **ف** معاویہ نے یہ رسول اللہ ص سے بیان کیا آپنے فرمایا جو سوال
کریگا غنا کے ساتہہ تو وہ زیادہ کرتا ہے جہنم کی آگ کو ایکمقام مین نفیلی نے کہا جہنم کے انگارون کو لوگونے کہا یا رسول اللہ غنا
کس سے ہوتی ہے اور ایک مقام مین کہا وہ کیا غنا ہے جس سے سوال حرام ہوجاتا ہے آپنے فرمایا جسکے پاس صبح و شام کا کہانا ہو۔ ایک
روایت مین نفیلی نے کہا جسکے پاس پیٹ بہر کر ایک دن رات کا کہانا ہو۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث ہم سے نفیلی نے مختصر الفاظ
سے بیان کی جو ہم نے ذکر کیے **ف** امام ابو حنیفہ کی بہی حدیث دلیل ہے وہ کہتے ہین جب ایکدن رات کا کہانا موجود ہو تو سوال
جائز نہین ہے **عن** عبد الرحمن بن زیاد انه سمع زیاد بن ابی زیعم الحضرمی انه سمع زیاد بن الحرث الصدائی قال
اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعته فذکر حدیثا طویلا قال فاتاه رجل فقال اعطنی من الصدقة فقال
له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی لم یرض بحکم نبی ولا غیره فی الصدقات حتی حکم فیها فهو
فجزاها ثمانیة اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک حقک **ترجمہ** زیاد بن حارث صدائی سے روایت
ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مین نے آپسے بیعت کی اور ایک قصہ طول بیان کیا پہر یہ کہا ایک شخص رسول
اللہ صلعم پاس آیا اور کہا کچہ صدقے مین سے مجہکو دیجئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ صدقے کے باب مین کسی پیغمبر کے
حکم پر راضی نہین ہوا۔ بلکہ خود اس نے حکم کیا اور آٹہہ قسم کے آدمیون پر صدقے کو تقسیم کیا (فقیر مسکین عامل مولفہ قلوبہم
مدیون غازی مسافر مکاتب) تو اگر تو اونمین سے ہے البتہ مین تجہکو دونگا جو تیرا حق ہے **ف** مولفہ قلوبہم
اوائل اسلام مین وہ کفار تہے جنکو ملانے کے واسطے صدقات مین سے کچہہ دیا کرتے تہے۔ اب ان کی کچہ حاجت نہین ہے
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان ولا اللقمة واللقمتان
ولکن المسکین الذی لا یسال الناس شیئا ولا یفطنون به فیعطونه **ترجمہ** ابہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہی جو در بدر پہرتا ہے کہین سے ایک کہجور کہین سے دو کہجور کہین سے ایک لقمہ کہین سے دو لقمہ پاتا ہے

بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا نہ لوگ اوسکو جانتے ہین جو کچھ دیوین **ف** یعنے چونکہ وہ سوال نہین کرتا اسلئے لوگ اوسکی حال سے واقف نہین ہین کہ محتاج سمجھکر کچھ اوسکو دیوین **عن** ابیھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ قال لکن المسکین المتعفف ذی حدیثہ لیس لہ مایستغنی بہ الذی لایسال ولا یعلم بحاجتہ فیصدق علیہ فذاک المحروم ولم یذکر مسدد المتعفف الذی لایسال **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوسکی جو اوپر گذرا لیکن مسکین متعفف یعنی سوال سے بچنیوالا وہ ہی جسکے پاس اتنا مال نہین ہے۔ جو اوسکی محتاجی رفع کرے لیکن لوگون سے نہین مانگتا نہ اوسکے احتیاج کا حال کسے کو معلوم ہے تاکہ اوسکے پاس صدقہ آوے اسکو محروم کہتے ہین **ف** جس کا ذکر اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم **عن** عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انھما اتیا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسالاہ منھا فرفع فینا البصر وخفضہ فرانا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیھا لغنی ولا لقوی مکتسب **ترجمہ** عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے مجھے دو آدمیون نے خبر کی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے حجۃ الوداع مین آپ صدقہ بانٹ رہے تھے انہون نے آپسے مانگا آپنے آنکھہ اٹھاکر دیکھا پھر آنکھہ جھکالی آپ کو معلوم ہوا کہ یہ دونون آدمی اچھے موٹے تازے جوان ہین۔ آپنے فرمایا اگر تم چاہو تو مین تم کو صدقہ دیدون۔ لیکن صدقہ مین اوس شخص کا حصہ نہین ہے جو غنی ہو (مالدار ہو بقدر نصاب کے) یا زور آور ہو محنت مزدوری کرسکتا ہو کماکر کھاسکتا ہو **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لاتحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے اور نہ طاقت دار مضبوط کیواسطے **ف** جو کمالی پر قادر ہو غنی سے مراد یہان وہ ہے جو نصاب کا مالک ہو اور اوسپر زکوۃ فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے **باب** من یجوز لہ اخذ الصدقۃ وھو غنی جس غنی کو صدقہ لینا درست ہے اوس کا بیان **عن** عطا بن یسار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیھا او لغارم او لرجل اشتراھا بمالہ او رجل کان لہ جار مسکین فاھدا ھا المسکین للغنی **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ نہین درست ہے غنی کے لئے مگر پانچ شخصون کے واسطے اگرچہ وہ غنی ہون) ایک جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین۔ دوسرے عامل زکوۃ وصول اور تحصیل کرنیوالا۔ تیسرے مدیون یعنے قرضدار اگرچہ غنی ہو مگر مال اسکا قرضے مین ڈوبا ہوا ہو چوتھے وہ غنی جو زکوۃ کو اپنے مال کے بدلے مین خرید لیوے (یعنے فقیر سے مال زکوۃ مول لیوے) پانچوین وہ جسکا ہمسایہ ایک مسکین ہو وہ صدقے کی کوئی چیز جو اسکو ملی ہے تحفے کے طور پر اسکو بھیجے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاتحل الصدقۃ لغنی الا فی سبیل اللہ او ابن السبیل او جار فقیر یتصدق علیہ فیھدی لک او یدعوک **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے مگر جہاد

ہین ہو یا مسافر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو اوسکو کوئی چیز صدقے مین ملے وہ ہدیے کے طور پر تجھکو بھیجے یا تیری دعوت کرے تو درست ہے **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک مجاہد کو جو غنی ہو مال زکوۃ لینا درست نہین ہے **باب** کم یعطی الرجل الواحد من الزکوۃ ایک شخص کو کہانتک مال زکوۃ دینا درست ہے **عن** بشیر بن یسار ان رجلا من الانصار یقال له سهل بن ابی حثمة اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم وداه بمائة من ابل الصدقة یعنی دیة الانصاری الذی قتل بخیبر **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے ان کو خبر دی ایک مرد انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹون مین سے اونکو سو اونٹ دیت کے دیئے یعنے دیت اوس انصاری کی جو قتل کیا گیا تھا خیبر مین **ف** شاید یہ غازیون کا حصہ ہوگا ورنہ دیت مین زکوۃ صرف نہین ہو سکتی **عن** سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المسائل کدوح یکدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقی علی وجهه ومن شاء ترک الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منه بدا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا سوال کرنا اپنے منہ کو زخم لگانا ہے (قیامت کے روز) اب جسکا جی چاہے اپنی آبرو باقی رکھے جسکا جی چاہے حیا چھوڑ دے البتہ یہ مضائقہ نہین کہ آدمی حاکم سے سوال کرے یا اسوقت جب کوئی چارہ نہو (لا چار ہو جاوے فاقے اور تنگی سے مضطر ہو جاوے) **عن** قبیصة بن مخارق الهلالی قال تحملت حمالة فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اقم یا قبیصة حتی تاتینا الصدقة فنامر لك بها ثم قال یا قبیصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة فسال حتی یصیبها ثم یمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة فسال حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابته فاقة حتی یقول ثلاثة من ذوی الحجی من قومه قد اصابت فلانا الفاقة فحلت له المسئلة فسال حتی یصیب قواما من عیش او سدادا من عیش ثم یمسك وما سواهن من المسئلة یا قبیصة سحتا یاکلها صاحبها سحتا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین ایک قرضے کا ضامن ہوا (سوال کرنیکے لئے) مین رسول اللہ صلعم کے پاس آیا آپنے فرمایا ٹھہرا رہ جبتک کہین سے صدقے کا مال ہمارے پاس آوے تو ہم تجھے دینگے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال نہین درست ہے کسیکو مگر تین آدمیونکو ایک تو وہ شخص جسپر ضمانت کا بوجھ پڑا (ادا نہین کر سکتا) تو سوال اسکو درست ہے جبتک ضمانت سے ادا نہو پھر باز رہنا چاہیئے دوسرے وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئی کہ اسکا مال تباہ کر دیا اوسکو بھی سوال درست ہے یہانتک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اسکی گذارکی کافی ہو تیسرے وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آوے کہ تین عقلمند آدمی اوسکی قوم کے کہنے لگین بیشک فلانے کو سخت حاجت پیش آئی ہے اسکو بھی سوال درست ہے یہانتک کہ گذاری کے لائق پیدا کرلے پھر باز رہے سوال سے سوا ان صورتون کے سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہا سے سوال کرکے وہ حرام کھاتا ہے **ف** حاجت پیش آنے مین بہت سی صورتین داخل ہوگئین جیسے مسافر کا مال راہ مین جاتا رہا وہ محتاج ہو گیا یا غازی کی جہاد مین ضرورت پیش ہوئی تو سوال درست ہے غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جبکا علاج نہو سکے سوال درست نہین ہے **عن** انس ان النبی صلی

من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شیٔ قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ
وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بھما فاتاہ بھما فاخذھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من
یشتری ھذین قال رجل انا اخذھما بدرھم قال من یزید علی درھم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذھما
بدرھمین فاعطاھما ایاہ واخذ الدرھمین واعطاھما الانصاری وقال اشتر باحدھما طعاما فانبذہ الی
اھلک واشتر بالاخر قدوما فاتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال
لہ اذھب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذھب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ
دراھم فاشتری ببعضھا ثوبا وببعضھا طعاما فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذا خیر لک من ان
تجیٔ المسئلۃ نکتۃ فی وجھک یوم القیامۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم
مقطع او لذی دم موجع **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک مرد انصاری رسول اللہ صلعم پاس آیا سوال کرنیکو آپنے پوچھا
تیرے گہر مین کچھ نہین ہے وہ بولا کیون نہین ایک کمل ہے کچھ اوس مین سے ہم اوڑہتے ہین کچھ بچھاتے ہین اور ایک پیالہ ہے جسمین پانی
پیتے ہین آپنے فرمایا وہ دونون چیزین میرے پاس لے آ وہ گیا اور لیکر آیا آپنے ان دونون کو ہاتہ مین لیا اور فرمایا کون خریدتا ہے ان
دونون چیزون کو ایک شخص بولا مین لیتا ہون دونون کو ایک درم کے بدلے مین آپنے فرمایا کون زیادہ دیتا ہے ایکدرم سے دو بار یا
تین بار (یہی ہراج یا نیلام ہے) ایک شخص بولا مین دو درم کو لیتا ہون آپنے وہ دونون چیزین اسکو دیدین اور دو درم لیے اور
مرد انصاری کو دیکر فرمایا کہ ایک درم کا اناج لیکر اپنے گہر مین ڈالدی اور ایک درم کی کلہاڑی لیکر آ وہ کلہاڑی لیکر آیا آپنے اوسمین ایک
لکڑی اپنے ہاتہہ سے ٹھونک دی اور فرمایا جا لکڑیان کاٹ کر لا اور پندرہ دن تک مین تجھے یہان نہ دیکھون **ف** یعنے
یہان آنا ضرور نہین ہے اپنے کام مین مصروف رہ **ت** وہ شخص گیا اور لکڑیان کاٹ کر لاتا تہا اور بیچتا تہا پھر وہ شخص آیا اوس نے
دس درم کمائے تہے کچھ درمونکا غلہ اور کپڑا خرید اتہا کچھ درمونکا غلہ رسول صلعم نے فرمایا یہ تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ سوال کا تیرے منہ مین ایک داغ ہو قیامت
کے روز سوال درست نہین ہے مگر تین آدمیونکو واسطے ایک تو جو نہایت محتاج ہو خاک مین لوٹتا ہو دوسرے وہ جو بہاری قرض
گہبرا دینے والا سر پر کہتا ہو۔ تیسرا وہ جسنے خون کیا ہو اور اسپر دیت لازم آوے وہ دیت نہ ادا کر سکے تو بمجبوری سوال کر سکتا ہے **ف**
اس حدیث سے محنت اور مزدوری اور کسب حلال کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **باب** کراہیۃ المسئلۃ بھیک مانگنے کی برائی کا
بیان **عن** ابی ادریس الخولانی عن ابی مسلم الخولانی قال حدثنی الحبیب الامین اما ھو الی فحبیب فما ھو عندی
فامین عوف بن مالک قال کنا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سبعۃ او ثمانیۃ او تسعۃ فقال الا تبایعون رسول
صلے اللہ علیہ وسلم وکنا حدیث عھد ببیعۃ قلنا قد بایعناک حتی قالھا ثلاثا فبسطنا ایدینا فبایعناہ فقال قائل یا رسول اللہ
انا قد بایعناک فعلام نبایعک قال ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا والصلوات الخمس و
وتسمعوا وتطیعوا واسر کلمۃ خفیفۃ قال ولا تسئلوا الناس شیئا قال فلقد کان

بعض اولئك الفرايسقط سوطه فما يسأل احدا ان يناوله اياه **ترجمہ** ابی ادریس خولانی سے روایت ہی مجھہ سے
حدیث بیان کی ابو مسلم خولانی نے انہون نے کہا مجھے حدیث بیان کی میرے پیارے دوست امانت دار نے وہ کون ہین
عوف بن مالک نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سات یا آٹھہ یا نو آدمی آپنے فرمایا کیا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ
سے اور ہم ابھی بیعت کر چکے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم تو بیعت کر چکے آپسے آپنے پھر وہی کہا تین بار فرمایا ہم لوگون نے ہاتھہ پہلائے
اور آپسے بیعت کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ ہم نے آپسے بیعت کی تو کس بات پر ہم بیعت کرتے ہین آپسے آپنے فرمایا اسبات
پر کہ اللہ جل جلالہ کو پوجوگے اور اسکے ساتھہ کسیکو شریک کروگے اور پانچون نمازین ادا کروگے اور سچی بات سنوگے اور اسکو مان
لوگے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی فرمایا لوگون سے سوال نہ کروگے پھر اون لوگونکا یہ حال تھا اگر کسی کا کوڑا زمین پر گر پڑتا تو وہ کسی سے
اتنا سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اوٹھا دو **و** سبحان اللہ صحابہ کرام کو کس قدر اپنے عہد کا پاس اور خیال تھا جب بیعت کرلی کہ
کسیسے سوال نکرینگے تو اتنے ذرے سے کام مین بھی اسکا خلاف کرنا گوارا نہ کیا اور کسی سے سوال کرنا مناسب نہ سمجھا اللہ ان
سب سے راضی اور خشنود ہو آمین یا رب العالمین **عن** ثوبان قال کان ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفل لنا ان لا یسال الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسال احدا شیئا

ترجمہ ثوبان سے روایت ہی جو موسے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا جو شخص مجھکو ضمان دیوی کہ لوگون
سے سوال نہ کریگا مین بھی اوسکو اطمینان دونگا جنت کے اسپر ثوبان کہتے تھے مین کسی سے کوئی چیز کبھی نہین مانگتا **باب**
فی الاستعفاف سوال سے بچنیکا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاعطاہم ثم سألوہ فاعطاہم حتی نفد ما عندہ قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف

یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی اللہ احدا من عطاء اوسع من الصبر

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ لوگون نے انصار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپنے اونکو دیا
پھر انہون نے سوال کیا پھر آپنے دیا یہانتک کہ جو کچھہ آپکے پاس تھا خرچ ہوگیا اوسوقت آپنے فرمایا میرے پاس جو مال ہوگا مین اسکو تم سے
رکھہ نہ چھوڑونگا لیکن جو شخص سوال سے بچتا ہی گا اللہ اسکو بچا دیگا اور جو غنی بننا چاہے اللہ اسکو غنی کریگا اور جو صبر کی توفیق اللہ سے
چاہے گا اللہ اوسکو صبر دیگا اور صبر سے بہتر اللہ نے کوئی نعمت کسیکو نہین دی جسمین زیادہ گنجائش ہو **عن** ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی عاجل **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو فاقہ ہو پھر وہ لوگون سے ظاہر کرے تو ہرگز اسکی فاقہ کشی نجا دیگی اور جو اللہ پر رہنے دیوی تو قریب ہے اللہ
اسکو بے پروا کرے گا یا تو مر جاویگا اور موت سے سب تکلیفین رفع ہو جاوین گی (یا مالدار ہو جاویگا زندگی مین **عن**
ابن الفراسی ان الفراسی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسال یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت

سائلا لابد فاسئل الصالحین **ترجمہ** ابن الفراسی سے روایت ہی وہ اپنے (اور انکا نام معلوم نہین کیا تھا) نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مین سوال کرون یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین اگر تجھی ضرورت ہو تو سوال کر نیک لوگون سے (تاکہ تیری مدد کریں

عن ابن الساعدی قال استعملنی عمر رضی اللہ عنہ علی الصدقة فلما فرغت منها وادیتها الیه امر لی
بعمالة فقلت انما عملت لله واجری علی الله قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم
فعملنی فقلت مثل قولك فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأله فکل و
تصدق **ترجمہ** ابن الساعدی (عبد اللہ بن السعدی) سے روایت ہی مجھے حضرت عمر رضہ نے عامل کیا صدقے
پر جب مین اسکام سے فارغ ہوا اور صدقے کا مال اونکے حوالے کیا انہون نے اس محنت کا بدلہ مجھ دینا چاہا مین نے کہا مجھ
مین نے خدا کیواسطے کی میرا اجر بھی وہی دیگا حضرت عمر نے کہا جو مین دیتا ہون سو لے مین نے بھی یہ کام آنحضرت کے
عہد مین کیا تھا آپنے کچھ دینا چاہا مین نے یہی کہا تب آپنے فرمایا جب تجھے کوئی چیز بغیر سوال کے ملے تو اوسمین سے کھا اور صدقہ کر

عن عبد الله بن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وهو علی المنبر وهو یذکر الصدقة و
التعفف منها والمسئلة الید العلیا خیر من ید السفلی السائلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے صدقے کا بیان کر رہے تھے اور صدقہ لینے سے بچنا اور سوال سے باز رہنے کا ذکر کرتے تھے
آپنے فرمایا اوپر والا ہاتھہ بہتر ہے نیچے والے ہاتھہ سے جو مانگتا ہی (یعنے اللہ کی راہ مین دینے والے کا درجہ بلند ہے نہ لینے والے کا

عن مالك بن نضلة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایدی ثلاثة فید الله العلیا وید المعطی التی
تلیها وید السائل السفلی فاعط الفضل ولا تعجز عن نفسك **ترجمہ** مالک بن نضلہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے ہاتھہ ہین ایک تو اللہ کا ہاتھہ جو بلند ہے دوسرے دینے والے کا ہاتھہ جو اوسکے نزدیک ہے تیسرے لینے
والے کا ہاتھہ جو نیچی ہے پس جو حاجت سے زیادہ ہووے اور اپنے نفس کا کہنا مت مان

باب الصدقة علی بنی هاشم

بنی ہاشم کو صدقہ لینا کیسا ہے

عن ابی رافع ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث رجلا علی الصدقة من بنی مخزوم فقال لابی
رافع اصحبنی فانك تصیب منها قال حتی آتی النبی صلی الله علیه وسلم فاسئله فاتاه فسأله فقال مولی القوم من
انفسهم وانا لا تحل لنا الصدقة **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی مخزوم
مین سے صدقے پر مقرر کیا اوس نے ابو رافع سے کہا میرے ساتھہ رہ تجھکو بھی کچھ ملجاویگا مین نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھہ لون جب انہون نے آنکر پوچھا تو آپنے فرمایا موے ایک قوم کا اونہین مین سے ہوتا ہے اور ہمارے لئے صدقہ درست
نہین (تو تیرے لئے بھی درست نہوگا تو ہمارا مولی (غلام آزاد) ہے

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یؤتی بالتمرة العائرة
فما یمنعه من اخذها الا مخافة ان تکون صدقة **ترجمہ** حضرت انس رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہین
کوئی کھجور ملجاتی جسکا مالک معلوم نہوتا آپ اسکو نہ لیتے اس خیال سے کہ صدقے کا نہو

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم

وجد تمرة فقال لولا اني اخاف ان تكون صدقة لاكلتها **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی فرمایا اگر مجھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ صدقے کی ہے تو مین اوسکو کہا لیتا **عن** ابن عباس قال بعثني ابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل اعطاها اياه من الصدقة **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی میرے باپنے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا وہ اونٹ لینے کو جو آپنے اونکو دیئے تھے صدقے مین سے **ف** شاید کچھ اونٹ حضرت نے اون سے قرض لئے ہون پھر صدقے کے اونٹون سے اُسکو ادا کیا ہو کیونکہ صدقہ عباس کو درست نہ تھا **باب** الفقیر یھدی للغنی من الصدقة فقیر غنی کیواسطے صدقے مین سے تحفہ لاوی **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بلحم قال ماهذا قالوا شيء تصدق به على بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ ص پاس گوشت آیا آپنے پوچھا یہ گوشت کیسا لوگون نے کہا یہ وہ گوشت ہی جو بریرہ کو صدقے مین ملا تھا آپنے فرمایا یہ بریرہ کیواسطے صدقے ہے اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے (بریرہ کیطرف سی) **باب** من تصدق بصدقة ثم ورثها ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اسکا وارث ہوگیا تو کیوے **عن** بريدة ان امراة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنت تصدقت على امي بوليدة وانها ماتت وتركت تلك الوليدة قال قد وجب اجرك ورجعت اليك في الميراث **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور بولی میں نے اپنی ان کو ایک لونڈی صدقے مین دی تھی اب وہ مرگئی اور وہی لونڈی چھوڑ گئی آپنے فرمایا تیرا اجر پورا ہوگیا اور لونڈی ہی تیرے پاس پھلی آئی ترکے مین **باب** حقوق المال مال کے حقوق کا بیان **عن** عبد الله قال كنا نعد الملاعون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عارية الدلو والقدر **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ملاعون ڈول اور دیگچی کو سمجھتے تھے **ف** کلام اللہ مین ملاعون روکنے والونکی بڑی مذمت ہے مطلب یہ ہی کہ ضروری چیزین گھر کی اگر کوئی مانگے تو مستعار دیوے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صاحب كنز لا يؤدي حقها لا جعله الله يوم القيمة يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جبهته وجنبه وظهره حتى يقضى الله تعالى بين عباده في يوم كان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار وما من صاحب غنم لا يؤدي حقها الا جاءت يوم القيامة اوفر ما كانت فيبطح لها بقاع قرقر فتطحه بقرونها وتطوءه باظلافها ليس فيها عقصاء ولا جلحاء كلما مضت اخراها ردت عليه اولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار وما من صاحب ابل لا يؤدي حقها الا جاءت يوم القيمة اوفر ما كانت فيبطح لها بقاع قرقر فتطوءه باخفافها كلما مضت عليه اخراها ردت عليه اولاها حتى يحكم الله تعالى بين عباده في يوم كان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہے وہ اوسکی زکوۃ ادا نہین کرتا تو قیامت کے روز اس کو جہنم کی آگ مین گرم کرکے اوس سے اوسکی پیشانی اور پسلی اور پیٹ داغی جاویگی یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے اپنے بندونکا اُس دن مین جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اسکے اسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہے یا دوزخ کیطرف اسیطرح جو بکریون والا اُن کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریون کے سامنے ایک صاف پیٹر میدان مین ڈالا جاویگا اور وہ بکریان اوسکو سینگون سے مارین گی اور کھروں سے کچلین گی اون بکریون مین کوئی بکری ٹیڑے سینگ کی یا بی سینگ ہوگی (بلکہ سیدھے سینگ دار ہونگے تاکہ خوب ماریں جب ایکبار ساری بکریان مار چکین گی تو پھر پہلے بکری آوے گی (اور مارنا شروع کریگی اخیر تک) یہان تک کہ اللہ جل جلالہ فیصلہ کردیگا اپنے بندون مین قیامت کے روز جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اوسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہے یا دوزخ کیطرف اسیطرح جو اونٹ والا اونٹون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ سے زیادہ جتنے اونٹ تھے سب آوینگے اور اونٹ والا صاف میدان مین ٹھہرایا جاویگا اور وہ اونٹ اسکو روندینگے اپنے پانون سے جب ایک گزر جاویگا تو دوسرا آویگا پھر پہلا آویگا اسی طرح سے یہان تک کہ اللہ فیصلہ کردے اپنے بندونمین اُس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد اسکے اسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال فی قصۃ الابل بعد قولہ لا یؤدی حقھا قال ومن حقھا حلبھا یوم وردھا **ترجمہ** دوسری روایت مین ابوہریرہؓ سے اسی کی مثل ہے جو اوپر گذری لیکن اونٹ کے قصے مین اتنا زیادہ ہے کہ ادا کرتا ہو حق انکا اور اونکے حق مین سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ پانی پینے آوین تو اونکو دوہے اور دودھ پلادی **عن** ابیھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ وسلم نحو ھذا القصۃ فقال لہ یعنی لابیھریرۃ فما حق الابل قال تعطی الکریمۃ وتمنح العزیزۃ وتفقر الظھر وتطرق الفحل وتسقی اللبن **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے پھر یہی قصہ بیان کیا راوی نے ابوہریرہؓ سے پوچھا تو اونٹون کا کیا حق ہے انہون نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ مین دینا اور زیادہ دودھ والی اونٹنی بخشدینا اور سواری کیلئے دینا اور جفتی کے لئے نر کو مفت دینا اور دودھ لوگون کو پلانا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واعادۃ دلوھا اور اسکی ٹہنی عاریت دینا یعنے دودھ دینے کے لئے **عن** جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر من کل جاد عشرۃ اوسق من التمر بقنو یعلق فی المسجد للمساکین **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو شخص دس دسق رایک دسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کے کاٹے تو وہ ایک خوشہ مسجد مین لٹکا جاوے مسکینونکے واسطے **ف** شاید یہ زکوۃ کے علاوہ ہے تبرعا اور تقربا الی اللہ تعالے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی ناقۃ لہ فجعل یصرف بصرہ یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان عندہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ حتی

ظننا انه لا حق لاحد منا فی الفضل **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے سفر مین اتنے مین ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور داہنی بائین اُسکو پھیرنے لگا (فخر کیوسطے تاکہ لوگ دیکھین اُسکا
اونٹ کیسا عمدہ ہے اور بعضون نے کہا اسوسطے کہ وہ اونٹ چلتے چلتے تھک گیا تھا اسلئے اوس نے داہنے بائین موڑا تاکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھین اور اوسکو دوسرا اونٹ دین) آپنے فرمایا جسکے پاس کوئی سواری فاضل ہو تو اُسکو دیوی جسکے پاس
سواری نہین ہی اور جسکے پاس توشہ فاضل ہو تو اُسکو دیوی جسکے پاس توشہ نہین ہی یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم مین کسیکو حق
نہین ہی فاضل چیز کا **عن** مجاهد عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية والذين يكنزون الذهب والفضة
قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضى الله عنه انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبى الله انه كبر على اصحابك هذه
الاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لم يفرض الزكوة الا ليطيب ما بقى من اموالكم وانما فرض المواريث
لتكون لمن بعدكم فكبر عمر ثم قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها
اطاعته واذا غاب عنها حفظته **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری والذین یکنزون
الذہب والفضۃ الخ تو مسلمانون پر بہت شاق ہوئی **ف** کیونکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھ چھوڑینگے
گے اور اللہ کی راہ مین صرف نکرینگے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ مین گرم کرکے اُنکا بدن اُس سے داغا جاویگا۔ حالانکہ
سب لوگ روپے پیسے اپنی آل اولاد کیوسطے رکھ چھوڑتے ہین اور جمع کرتے ہین **ف** عمر رضہ نے کہا مین اس مشکل کو رفع
کرتا ہون پھر وہ گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت تمہارے اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے زکوۃ اسواسطے
فرض کی کہ باقی مال پاک ہو جاوے (پس جس مال کی زکوۃ دی جاوی وہ کنز نہین ہی) اور اللہ نے مقرر کیا میراث کو اسواسطے
کہ مال وارثون کو پہونچے اوس وقت تکبیر کہی حضرت عمرؓ نے آپنے فرمایا مین تجھکو وہ بات بتاؤن جو سب سے بہتر ہے خزانہ
مسلمان کا وہ نیک عورت ہی جب مرد اُسکی طرف دیکھے تو وہ مرد کو خوش کردی اور جو حکم کرے مانے اور جب مرد غائب ہو تو
حفاظت کرے **باب** حق السائل سائل کا حق کیا ہے **عن** حسين بن على قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
السائل حق وان جاء على فرس **ترجمہ** امام حسین علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صنے سائل کو حق ہی اگرچہ گھوڑے
پر آوے **ف** یعنے اگر ہو سکے تو اسکو دیوی نہو تو نرمی سے جواب دیوی سمجھ کر کہ گھوڑے پر سوار ہی اور بھیک مانگتا ہی **عن**
ام مجيد وكانت ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت له يا رسول الله صلى الله عليك ان
المسكين ليقوم على بابى فما اجد له شيئا اعطيته اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدى له
شيئا تعطيه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه فى يده **ترجمہ** ام مجید سے روایت ہی انہون نے بیعت کی تھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہین ہوتی جو اُسکو
دون آپنے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ بھی نہو سوا ایک جلی ہوئے کھر کے تو وہی اُسکے ہاتھ مین دیدے **ف** یعنے حتی المقدور

محروم کرنا اچھا نہین جو ہو سکے تھوڑا ہو یا بہت مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور نہین کہ وہ فقیر مسلمان ہو بلکہ کافر ہو تب بھی اسکو دینا درست ہی اور ثواب کا باعث ہی چنانچہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **باب** الصدقة علی اھل الذمة کافرونکو صدقہ دینے کا بیان **عن** اسماء قالت قدمت علی امی راغبة فی عھد قریش وھی راغبة مشرکة فقلت یارسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغبة مشرکة افاصلھا قال نعم فصلی امک **ترجمہ** اسماء سے روایت ہی میری ماں آئی جو اپنے قریش کے دین کیطرف مائل تھی اور اسلام سے نفرت رکھتی تھی مین نے کہا یا رسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے مشرکہ ہی کیا مین اسکے ساتھ سلوک کرون آپنے فرمایا سلوک کر اپنی ماں سے **باب** مالا یجوز منعہ جس چیز کا روکنا درست نہین **عن** امراة یقال لھا بھیسة عن ابیھا قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بیتہ و بین قمیصہ فجعل یقبل و یلتزم ثم قال یارسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یانبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یانبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال ان تفعل الخیر لک **ترجمہ** بھیسہ سے روایت ہی اس نے نقل کیا اپنے باپ ابوبھیسہ (عمیر سے) انہون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی جب آئے تو آپ کا قمیص اٹھا کر آپکے بدن مبارک کو چومنے لگے اور لپٹنے لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یارسول اللہ وہ شے کیا ہے جسکا روکنا درست نہین آپنے فرمایا پانی پھر عرض کیا یانبی اللہ وہ کیا شے ہے جس کا روکنا درست نہین آپنے فرمایا نمک پھر عرض کیا یانبی اللہ وہ شے کیا ہے جسکا روکنا درست نہین فرمایا جتنی نیکی تو کرے اوسقدر تیرے لئے بہتر ہے **ف** یعنے نمک اور پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہین اسکے سوا ہی جو چیز ہو سکے تو دیوے روکنا ضرور نہین **باب** المسئلة فی المساجد مسجد کے اندر سوال کرنا **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل منکم احد اطعم الیوم مسکینا فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ دخلت المسجد فاذا انا بسائل یسال فوجدت کسرة خبز فی ید عبد الرحمن فاخذتھا منہ فدفعتھا الیہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم مین سے ایسا ہے جسنے مسکین کو کھانا کھلایا ہو آج ابوبکر نے کہا مین مسجد مین آیا ایک سائل نے سوال کیا مین نے ایک ٹکڑا روٹی کا جو عبد الرحمن کے ہاتھ مین تھا لیکر اوسکو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو مسجد مین لیجانا درست ہی اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک دینا بھی مکروہ ہی مگر یہ قول ضعیف ہی **مرقاة** **باب** کراھیة المسئلة بوجہ اللہ تعالی اللہ کے نام پر مانگنا مکروہ ہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسئال بوجہ اللہ الا الجنة **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جاوی سوا جنت کے **باب** عطیة من سال باللہ جو شخص اللہ کے نام پر مانگا اوس کو دیدیا **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن

سال بالله فاعطوه ومن دعاکم فاجیبوه ومن صنع الیکم معروفا فکافئوه فان لم تجدوا ما تکافئونه
فادعوا له حتی ترو انکم قد کافأتموه **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص اللہ کے نام سے پناہ مانگے تو اسکو پناہ دو اور جو شخص سوال کرے اللہ کے نام سے اسکو دو اور جو شخص تمکو
بلاوے تو قبول کرو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو تم اسکا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کی طاقت نہو تو اسکے لئے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو اوسکا
بدلہ ہوگیا **ف** یعنے دل سے دعا کرو کہ اسکو فائدہ ہو دنیا یا آخرت مین **باب** الرجل یخرج من ماله آدمی اپنا سب
مال صدقہ دیوے تو کیسا **عن** جابر بن عبد الله الانصاری قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ اجاء
رجل بمثل بیضة من الذهب فقال یا رسول الله اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ما املک غیرها
فاعرض عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلک فاعرض عنه
ثم اتاه من قبل رکنه الایسر فاعرض عنه .. رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اتاه من خلفه فاخذها
رسول الله صلی الله علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لاوجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یاتی احدکم بما یملک فیقول هذه صدقة ثم یقعد یستکف الناس خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی **ترجمہ**
جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے ہم تھے رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے مین ایک شخص انڈی برابر سونا لیکر آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا مین نے ایک کان مین سے پایا آپ اسکو لیجئے یہ صدقہ ہے سوا اسکے میرے پاس کچھ مال نہین ہے
رسول اللہ نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا پھر وہ شخص داہنی طرف سے آیا اور ایسا ہی کہا آپنے منہ پھیر لیا پھر بائین طرف سے آیا اور ایسا ہی کہا
آپنے منہ پھیر لیا پھر پیچھے سے آیا رسول اللہ نے وہ سونا لیکر پھینک دیا اگر اوسکی لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ دیتا پھر رسول اللہ
نے فرمایا ایک تم مین اپنے سب مال لیکر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے پھر بیٹھ کر لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے بہتر صدقہ
وہ ہے جس کا مالک صدقہ دیکر مال دار رہے **ف** دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے خذ عنا مالک لا حاجة لنا به ہے
اپنا مال ہم کو اوسکی حاجت نہین ہے - آنحضرت نے وہ صدقہ قبول نہین کیا کیونکہ آپ جانتے تھے یہ محتاج ہو جاویگا اپنے اہل و
عیال کو کیا کھلاوے گا سب سے مقدم اپنے اہل و عیال کی پرورش ہے پھر حاجت ضروری سے بچے وہ مسکینون کو دیوے دوسری
یہ کہ اکثر جب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہے تو بعد دینیکے اسکو ندامت اور شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور مفلسی سے گھبراتا ہے پھر ایسی
نیکی سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اسکے یہ بہتر ہے کہ کچھ صدقہ دیوے کچھ اپنے واسطے رکھے **عن** عبد الله بن سعد
سمع ابا سعید الخدری یقول دخل رجل المسجد فامر النبی صلی الله علیه وسلم الناس ان یطرحوا ثیابا فطرحوا فامر له منها
ثوبین ثم حث علی الصدقة فجاء فطرح احد الثوبین فصاح به وقال خذ ثوبک **ترجمہ** عبداللہ بن سعد نے سنا ابو سعید
خدری سے انہون نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا رسول اللہ نے حکم کیا لوگون کو کپڑے اتار کر ڈالنے کا (صدقے کے طور پر) لوگون نے
کپڑے ڈالے آپنے دو کپڑے اس شخص کو دیئے پھر فضیلت بیان کی صدقے کی وہ شخص اون دو کپڑون مین سے ایک کپڑا ڈالنے لگا

آپنے اسکو ڈانٹا اور فرمایا لے کپڑا اپنا **ف** کیونکہ اسکو وہی کپڑے ملے تھے اور وہ ضرورت سے زائد نہ تھا اسواسطے صدقہ آپنے
قبول نکیا **عن** ابیھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقۃ ماترک غنی او تصدقہ عن
ظھر غنی وابدأ بمن تعول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہی جو بالدار چھوڑی
صدقہ دینے والے کو (یعنے بعد صدقہ نکالنے کے اُسکا مالک مالدار رہے) اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے عیال مین سے ہووے
باب الرخصۃ فی ذلک کل مال صدقہ دینیکی اجازت **عن** ابیھریرۃ انہ قال یارسول اللہ ای الصدقۃ افضل
قال جھد المقل وابدأ بمن تعول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی انہون نے پوچھا یارسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے
آپنے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اٹھاکر دیوے اور پہلے صدقہ دے اون لوگون کو جنکا خرچ تیرے اوپر ہے (یہ حدیث اُن
لوگو کے لئے ہے جو اللہ پر پورا بھروسا رکھتے ہون) **عن** اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول امرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یوما ان نتصدق فوافق ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ
یوما فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک فقلت مثلہ قال و
اتی ابوبکر بکل ما عندہ فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک قال ابقیت لھم اللہ ورسولہ
قلت لا اسابقک الی شیء ابدا **ترجمہ** حضرت عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے ہم کو حکم کیا صدقہ نکالنے کا اتفاق سے
اوسوقت میرے پاس مال تہا مین نے کہا آج مین ابوبکر رضہ سے بڑہ جاؤنگا اگر کبہے بڑہنے والا ہونگا تو مین آدہا مال لیکر آیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا تو نے اپنے گہر بار کیواسطے کیا چہوڑا مین نے کہا اسقدر چہوڑ آیا ہون پھر ابوبکر جو کچہ اُن کے
پاس تہا سب لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچہا تم نے گہر بار کے لئے کیا چہوڑا انہون نے کہا ان کیواسطے اللہ
اور رسول کو چہوڑ آیا ہون تب مین نے دلمین کہا مین تم سے کبہی بڑہ نہ سکونگا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضہ کی بڑی
فضیلت ثابت ہوئی - ہر چند پہلے باب کی حدیثون سے سارا مال صدقہ دینے کو آپنے منع کیا تہا مگر وہ منع اونہی لوگون کے لئے ہی
جو پورا بھروسا اللہ پر نہ رکہتے ہون نہ ابوبکر صدیق سے لوگون کے لئے **باب** فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت **عن**
سعید ان سعدا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اعجب الیک قال الماء **ترجمہ** سعید بن المسیب سے
روایت ہی کہ سعد آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچہا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپنے فرمایا پانی پلانا **عن**
سعد بن عبادۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت مین سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے
ف پانی کا صدقہ کنوان اور مسافرون کے لئے یا نمازیونکے لئے بنوانا سبیل پانی کی رکہنا **عن** سعد بن عبادۃ انہ قال
یارسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد **ترجمہ** سعد بن
عبادہ نے کہا یارسول اللہ میری ماں مرگئین اب کونسا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا پانی انہون نے ایک کنوان کہدوایا اور کہا
ثواب سعد کی ماں کو پونہچے **ف** سعد بن عبادہ مشہور صحابی انصاری ہین **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ایما مسلم کسی مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقا مسلما علی ظمأ سقاہ اللہ عز وجل من رحیق المختوم **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو کپڑا پہنا وے جب وہ ننگا ہو تو اللہ جل جلالہ اوسکو جنت کے سبز کپڑے پہنا وے گا اور جو مسلمان کو کہانا کہلا وے جب وہ بھوکا ہو اللہ اوسکو جنت کے پھل کہلا دیگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی پلا وے جب وہ پیاسا ہو تو اللہ اوسکو جنت کی شراب پلا دیگا **باب** فی المنحۃ عاریت دینا **عن** ابی کبشۃ السلولی قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربعون خصلۃ اعلاھن منیحۃ العنز ما یعمل رجل بخصلۃ منھا رجاء ثوابھا وتصدیق موعودھا الا ادخلہ اللہ بھا الجنۃ **ترجمہ** ابو کبشہ سلولی سے روایت ہی مین نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا رسول اللہ نے چالیس خصلتین ہین ان سب مین بہتر مستعار دینا بکری کا ہی (دودہ پینے کے لئے) کوئی شخص ان خصلتونمین کسیکو ثواب کی امید کیکر اور اسکے وعدے کو سچ جان کر کریگا اللہ جل جلالہ اوسکو جنت مین داخل کریگا۔ حسان نے کہا ہم نے ان خصلتون کو گنا جسمیں سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راہ مین سے کانٹا وغیرہ اوٹھانا تو پندرہ خصلتون تک نہ پہونچ سکے **باب** اجر الخازن خزانچی کے ثواب کا بیان **عن** ابی موسے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ حتے یدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خزانچی امانت دار کو جو حکم کے موافق پورا پورا دیتا ہے خوشی سے اوسکو جسکے لئے حکم ہوا ہے اوتنا ہی ثواب ہے جتنا صدقہ دینے والی کو ہے **ف** چار شرطین ہین۔ ایک اجازت مالک کی۔ دوسری پورا دینا تیسری خوشی سے۔ چوتھی اسکو دینا جسکو حکم ہوا ہے **باب** المرأۃ تصدق من بیت زوجھا عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من زوجھا غیر مفسدۃ کان لھا اجرھا انفقت ولزوجھا اجرھا اکتسب والخازنۃ مثل ذلک لا ینقص بعضھم اجر بعض **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہی جب عورت خرچ کرے اپنے خاوند کے گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اوسکو بھی ثواب ملیگا خرچ کرنیکا اور اسکے خاوند کو کمانیکا ثواب ملیگا اور جسکی تحویل مین ہی اسکو بھی ثواب ملیگا سب کو برابر ملیگا کم نہ بیش **ف** فساد کی نیت نہونیسے غرض یہ ہی کہ خاوند کی خیر خواہی سے معمول کے موقعہ پر خیرات کرے نہ اس نیت سے کہ بیجا لوگون کو اوسکا مال لٹا دیوے **عن** سعد قال بایع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ جلیلۃ کانھا من نساء مضر فقالت یا نبی اللہ انا کل علی ابائنا وابنائنا۔ قال ابو داؤد ارے فیہ واز واجنا فما یحل لنا من اموالھم قال الرطب تاکلنہ وتھدینہ **ترجمہ** سعد سے روایت ہی جب بیعت کی رسول اللہ سے عورتون نے ایک عورت بہت موٹی گویا مضر کی عورت ہی (مضر ایک قبیلہ ہی) اوٹھی اور بولی اے نبی اللہ کے ہم لوگ تابع ہوتے ہین اپنے باپ اور بیٹون اور خاوندونکے تو ہم کو ان کے مال مین سے کیا درست ہی آپنے فرمایا روٹی ترکاری رطب کو کھاؤ اور دو (یعنی جو چیزین رکھنے

کے قابل نہین ہین **عن** ہمام بن منبہ قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجھا من غیر امرہ فلھا نصف اجرہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صنے فرمایا جب عورت صرف کرے اپنے خاوند کی کمائی مین سے بغیر اسکی اجازت کے تو اوسکو آدھا ثواب ملتا ہے خاوند کا **ف** مگر خاوند کے بغیر اجازت کے وہی چیزین صرف کرے جو رکھنے کے لائق نہین ہین جیسے پکا ہوا کھانا وغیرہ **عن** ابی ھریرۃ فی المرأۃ تصدق من بیت زوجھا قال لا الا من قوتھا ولا اجر بینھما ولا یحل لھا ان تصدق من مال زوجھا الا باذنہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے کسی نے پوچھا عورت اپنے خاوند کے گھر مین سے صدقہ دیوے انہون نے کہا البتہ اپنی خرچ مین سے دیسکتی ہے اور ثواب دونو نکو ہوگا اور یہ اسکو درست نہین ہے کہ اپنے خاوند کے مال مین سے بغیر اجازت کے صدقہ دیوے **باب** فی صلۃ الرحم ناتے والونکے ساتھہ سلوک کرنا **عن** انس قال لما نزلت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحۃ یا رسول اللہ ان ربنا یسألنا من اموالنا فانی اشھدک انی قد جعلت ارضی بیرحاء فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجعلھا فی قرابتک فقسمھا بین حسان بن ثابت وابی بن کعب **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - یعنے نہ پہونچوگے تم نیکی کو جب تک خرچ نہ کروگے اس مال کو جسکو چاہتے ہو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین سمجھتا ہون ہمارا پروردگار ہمارے مالون کو مانگتا ہی تو مین آپکو گواہ کرتا ہون مین نے اپنی زمین جو بیرحاء (ایکموضع کا نام ہے) مین نے خدا کو دیدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو تقسیم کر دی اپنے عزیزون مین انہون نے تقسیم کر دی ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو کہا ابو داؤد نے ابو طلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہین اور ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کے ہین تو عمرو بن مالک تینون کے دادا ہین **عن** میمونۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت کانت لی جاریۃ فعتقتھا فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اجرک اللہ اما انک لو کنت اعطیتھا اخوالک کان اعظم لاجرک **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہی جو بی بی تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انہون نے کہا میری ایک لونڈی تھی مین نے اسکو آزاد کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مینے یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ تجھے اسکا ثواب دیوی مگر اس لونڈی کو اگر اپنی ننھیال کے لوگون کو دیتی تو زیادہ ثواب ہوتا کیونکہ کنبے والونکے ساتھہ سلوک کرنا بہتر ہے **عن** ابی ھریرۃ قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ فقال رجل یا رسول اللہ عندی دینار قال تصدق بہ علی نفسک قال عندی اخر قال تصدق بہ علی ولدک قال عندی اخر قال تصدق بہ علی زوجتک او زوجک قال عندک اخر قال تصدق بہ علی خادمک قال عندی اخر قال انت ابصر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقے کا ایکشخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہی آپنے فرمایا وہ اپنے کام مین لاوہ بولا ایک اور دینار ہی آپنے فرمایا اپنی بیٹے کو دے وہ بولا ایک اور ہی آپنے فرمایا اپنی بی بی

کو دے وہ بولا ایک اور ہے آپنے فرمایا وہ نہی خادم کو دے وہ بولا اور ہے آپنے فرمایا تو جان **ف** یعنے جو ضروری کام ہو اوس مین صرف کر اگر سب کامون سے فارغ ہو تو خدا کی راہ مین صدقہ دی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو یہ گناہ بہت ہی کہ اپنے روزی کو ضائع کرے یا جن لوگونکی روزی اسپر ہے اُن کو تباہ کرے **ف** جیسے جورو لڑکی بوڑہی ماں باپ جنکی پاس روپیہ نہو اوس شخص کے پاس روپیہ ہو یہ اور کامون مین صرف کرے انکو نہ دی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسا فی اثرہ فلیصل رحمہ **ترجمہ** انس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو بہلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑہنا وہ اپنا ناتا ملاوے **ف** یعنی ناتیوالی سے سلوک کرے عمر کا بڑہنا ہمارے نزدیک ہی ورنہ اللہ کے علم مین عمر مقرر ہے یا عمر معلق کا بڑہنا مراد ہے یا نام نیک باقی رہنا یہی عمر کا بڑہنا ہے **عن** عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ انا الرحمن وھی الرحم شققت لھا اسما من اسمی من وصلھا وصلہ ومن قطعھا بتتہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہی میرا نام رحمن ہی اور وہ رحم سے مشتق ہی جسکو معنی ناتے کی ہی ہین تو مین نے ناتے کیواسطے اپنے نام سے ایک نام جدا کیا ہی جو ناتا ملاویگا اوسکو اللہ ملا دیگا (اپنی رحمت اور فضل سے) اور جو ناتے کو کاٹ دیگا اوسکو اللہ کاٹ دیگا اپنی رحمت اور فضل سے) **ف** اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی آدمی کو چاہیے کہ اپنے عزیزون سے محبت کرے اگر وہ کچہ برائی کرین تو معاف کردی اور بہلائی کری **عن** جبیر بن مطعم یبلغ بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع رحم **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ نے جنت مین نہ جاویگا ناتا توڑنیوالا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال سفیان ولم یرفعہ سلیمان الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ورفعہ فطر والحسن قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل ھو الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتا ملانیوالا وہ نہین ہے جو احسان کا بدلا احسان کرے بلکہ وہ ہی جو ناتا ٹوٹہوا ملا دیوے **ف** یعنے ایک عزیز ہمپر احسان کیا ہم نے بہی اُسکا بدلہ کردیا یہ بڑی فضیلت کی بات نہین فضیلت یہ ہی کہ اُسنے برائی کی ناتا توڑ ڈالا ہم نے بہلائی کی سمجہا بجہا کر پہر ناتا جوڑ لیا **باب** فی الشح حرص اور بخل کی برائی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال خطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ایاکم والشح فانما ھلک من کان قبلکم بالشح امرھم بالبخل فبخلوا وامرھم بالقطیعۃ فقطعوا وامرھم بالفجور ففجروا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بچو تم بخیلی سے تمہارے پہلے لوگ اسی بخل کی وجہ سے تباہ ہوگئے حرص نے اون کو بخیل کردیا اور ناتا توڑنے کو کہا انہون نے ناتا توڑ دیا فسق و فجور کا حکم کیا انہون نے فسق و فجور کیا **ف** شح کے معنے حرص کے ہین یا بخل کے بعضون نے کہا شح بخل سے بہی زیادہ ہے کہ اچہی بات بہی نہ کرے **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ حدثتنی اسماء بنت ابی بکر

قالت یارل اللہ مالی شیء الا ما ادخل علی الزبیر بیتہ افاعطی منہ قال اعطی ولا توکے فیوکے علیک

ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہین مگر جو (میرے شوہر) زبیر گھر مین لاوین کیا مین اس مین سے دون آپنے فرمایا دے اور مت رکھہ چھوڑ تیرا بھی رزق رکھہ چھوڑا جائیگا

عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ عن عائشۃ انہا ذکرت عدۃ من مساکین او عدۃ من صدقۃ

فقال لہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعطی ولا تحصی فیحصی علیک **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کئی

مسکینون کو گنایا کئی صدقون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دے اور مت گن نہین تو تجھے بھی

گن کرلے گا **کتاب اللقطۃ** (لقطہ کے بیان مین پڑی ہوئی چیز) **عن** سوید بن غفلۃ قال

غزوت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ فوجدت سوطا فقالا لی اطرحہ فقلت لا و

لکن ان وجدت صاحبہ والا استمتعت بہ فحججت فمررت علی المدینۃ فسألت ابی بن کعب

فقال وجدت صرۃ فیہا مائۃ دینار فاتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا فقال

احفظ عددہا ووکاءہا وعفاصہا فان جاء صاحبہا والا فاستمتع بہا وقال لا ادری اثلاثا قال عرفہا

اوہرۃ واحدۃ **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے مین نے جہاد کیا زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ

تو ایک کوڑا مین نے پایا اون دونون نے کہا اوسکو پھینک دے مین نے پھینکا بلکہ مین نے کہا اگر اسکا مالک ملجاویگا

تو اسکو دیدونگا نہین تو مین فائدہ اوٹھاؤنگا پھر مین نے حج کیا جب مدینے کو پہنچا تو مین نے ابی بن کعب سے پوچھا انہون

نے کہا مین نے ایک تھیلی پائی جسمین سو دینار تھے تو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپنے فرمایا ایک سال

تک اسکو بتایا کر مین نے ایک سال تک بتایا پھر اسکو لیکر آیا آپنے فرمایا ایکسال اور بتا پھر ایک سال تک بتایا بعد اسکو

لیکر آیا اور مین نے کہا کوئی بھی نہین ملا جو اسکو پہچانے آپنے فرمایا اسکی گنتی اور تھیلی اور تسمہ یاد رکھہ اگر اسکا مالک آوے

تو بہتر نہین تو اپنے کام مین لا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا سلمہ نے ایک بار کہا تھا اسکو یا تین بار دوسری روایت مین ہے ایکسال

تک کہا یا تین سال تک تیسری روایت مین ہے دو سال کہا یا تین سال کہا پہچان رکھہ اسکی گنتی اور تھیلی اور سر بند ہن

کو اگر اوسکا مالک آوے اور گنتی اور سر بند ہن بتادی تو اسکو دیدے **ف** مسلم کی روایت مین ہے کہ شعبہ نے کہا دس برس کے

بعد مین نے سلمہ سے کہا انہون نے کہا ایک ہی سال تک بتا اور ابو داؤد طیالسی نے بھی اپنی مسند مین ایسا ہی نقل کیا

منذری نے کہا کسی امام نے تین سال تک بتانے کو نہین کہا مگر ایک روایت عمر سے اسمین ہے اور علی اور ابن عباس سے یہ مروی ہے

کہ ایک سال تک بتانا کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اہل کوفہ کا اور خطابی نے اسپر اجماع نقل کیا ہے **عن**

زید بن خالد الجہنی ان رجلا سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا

وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ فقال یا رسول اللہ فضالۃ الغنم فقال خذہا فانما ہی لک او

خیبك او للذئب قال یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضالۃ الابل فغضب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتے احمرت
وجنتاہ او احمر وجھہ وقال مالك ولھا معھا حذاؤھا وسقاؤھا حتے یاتیھا ربھا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے
ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لقطے کو آپنے فرمایا ایک سال تک بتا پھر اس کا سر بند ہن اور تھیلی یاد کر رکھہ
پھر خرچ کر ڈال اگر اس کا مالک آوے تو ادا کر وہ شخص بولا یا رسول اللہ گمی ہوئی بکری کو ہم کیا کرین آپنے فرمایا اوسکو پکڑ لے
کیونکہ وہ یا تیرے حصے کی ہے یا تیرے بہائی کی یا بھیڑیے کی (یعنے اگر اوسکو چھوڑ دے گا تو احتمال ہے کہ بھیڑیا کہا لے تو پکڑ
لینا بہتر ہے) وہ بولا یا رسول اللہ اگر اونٹ بھولا بھٹکا لے آپ غصے ہوئے یہان تک کہ رخسارے آپکے سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ
ہو گیا پھر آپنے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض وہ اپنا موزہ اور مشکیزہ ساتھہ رکھتا ہے یعنی اوسکا مالک آوے دوسری
روایت مین اتنا زیادہ ہے پانی پیتا ہے درخت کھاتا ہے **ف** موزے سے مراد اسکا پاؤن اور مشکیزہ اوسکا پیٹ ہے
کئی دن کا پانی پینے کی ہی ضرورت نہین رکھتا نہ بھیڑیے کا خوف ہے پھر پکڑنا کیا ضرور ہے **عن** زید بن خالد الجھنی ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن اللقطۃ فقال عرفھا سنۃ فان جاء باغیھا فادھا الیہ والا فاعرف عفاصھا
ووکاءھا ثم کلھا فان جاء باغیھا فادھا الیہ **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے رسول اللہ صلے سے سوال ہوا لقطے کا
آپنے فرمایا ایک سال تک بتا اگر اوسکا ڈھونڈنے والا آوے تو دیدے اور نہین تو اوسکا ظرف اور سر بند ہن پہچان رکھہ پھر
اوسکو صرف کر ڈال جب اوسکا مالک آوے تو ادا کر **ف** یعنے بعد مدت کے بھی مالک آویگا تو ادا کرنا ضرور پڑے گا **عن**
زید بن خالد الجھنی انہ قال سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر نحو حدیث ربیعۃ قال سئل عن اللقطۃ
فقال تعرفھا حولا فان جاء صاحبھا دفعتھا الیہ والا عرفت وکاھا وعفاصھا ثم اقبضھا فی مالك فان جاء
صاحبھا فادفعھا الیہ **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے سوال ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا
اوسیطرح یعنے ایک سال تک بتا اگر مالک آجاوے تو اوسکو دیدے نہین تو اوسکا سر بند ہن اور ظرف پہچان رکھہ پھر اپنے مال مین
اوسکو شامل کر لے اگر مالک آوے تو اوسکو دیدے دوسری روایت مین ہے اگر اوسکا مالک آوے اور تھیلی اور شمار بتلا دے
تو اوسکو دیدے ابو داؤد نے کہا یہ زیادتی حماد بن سلمہ نے کی ہے اور یہ زیادتی محفوظ نہین ہے یعنے اگر اوسکا مالک آوے
اور تھیلی اور شمار بتلا دے تو اوسکو دیدے بلکہ عقبہ بن سوید اور عمر بن الخطاب کی حدیث مین اتنا ہی ہے کہ عرفھا
سنۃ یعنے ایک سال تک اوسکو بتلایا کر **عن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من وجد
لقطۃ فلیشھد ذا عدل او ذی عدل ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبھا فلیردھا علیہ والا فھو مال
اللہ عز وجل یؤتیہ من یشاء **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لقطہ پاوے تو
ایک معتبر آدمی یا دو معتبر آدمیون کو گواہ کر دیوے اور نہ چھپاوے اور نہ غائب کرے اگر اوسکے مالک کو پاوے تو اوسکو حوالے کر دے
نہین تو وہ مال اللہ کا ہے جسکو چاہا اپنے بندون مین سے دیا **ف** گواہ کر دینے کا حکم استحبابی ہے ایسا نہ ہو کہ چند روز

یمن نیت بدلجاوے یا مرجاوے تو وارث منکر ہوجاوین اور چھپا ڈالین جب مالک آوے اسکو نہ دین **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلے الله علیه وسلم انه سئل عن التمر المعلق فقال من اصاب بفیه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شیء علیه ومن خرج شیء من فعلیه عزامة مثلیه والعقوبة ومن سرق منه شیئا بعد ان یؤویه الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیه القطع وذکر فی ضالة الابل والغنم کما ذکر غیره وقال سئل عن اللقطة فقال ما کان منها فی طریق المیتاء والقریة الجامعة فعرفها سنة فان جاء طالبها فادفعها الیه وان لم یات فهی لک وکان فی الخراب یعنی فیها وفی الرکاز الخمس **ترجمہ** عبد الله بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول الله صلے الله علیه وسلم سے سوال ہوا جو میوہ درختون پر لٹکتا ہے اوسکا کیا حکم ہے (یعنے اوسکی کیا نیکا) آپنے فرمایا جو شخص کہاوے اور وہ حاجتمند ہو مگر چھپا کر لے نہ جاوی تو کچھ قباحت نہین اور جو شخص چھپا کر کچھ لیجاوے تو دوچند جرمانہ دیوے اور سزا الگ ہوگی اور جب میوہ کٹکر کھلیان مین سوکھنے کے لئے ڈالا جاوی اور وہان سے کوئی چرا لیجاوے سے سقدر جسکی قیمت سپر کے برابر ہو (یعنے ڈھال کے جو تین درم یا چار درم تہے) تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاویگا پھر گمی ہوئی بکری اور اونٹ کا حال بیان کیا جیسے اوروں نے بیان کیا پھر سوال ہوا لقطے سے آپنے فرمایا جو لقط گزرگاہ عام یا آبادگاؤن مین ملے تو ایکسال تک اوسکو بتا اگر اوسکا مالک آوے تو اوسکو دیدے نہ آوے تو تیرا ہے اور جو لقط اجاڑ نا آباد مقام مین ملے یا کان ملے تو اوسمین پانچوان حصہ حاکم کو دینا ہوگا باقی سب پانی والے کا ہے دوسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑے تیسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری یا تیری ہے یا تیرے بہائی کی یا بہیڑیے کی پکڑے اسکو چھوڑ چوتھی روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑے اور رکہ چھوڑ جبتک اوسکا مالک آوے اگر مالک آوے اور بکری مرنے لگی تو اوسکو ذبح کرکے پھر مالک سے کہہ دیوے اگر وہ آوے **عن** ابی سعید ان علی بن ابیطالب جعل دینارا فاتی به فاطمة فسالت عنه رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال هو رزق الله عز وجل فاکل منه رسول الله صلے الله علیه وسلم واکل علی وفاطمة فلما کان بعد ذلک اتته امراة تنشد الدینار فقال رسول الله صلے الله علیه یا علی ادالدینار **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہے انہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکو حضرت سیدالنسا فاطمہ زہرا رضہ پاس لیکر آئے انہون نے رسول صہ سے بیان کیا آپنے فرمایا الله کا دیا ہوا رزق ہے پھر اوسکو صرف کرکے رسول الله صلے الله علیه وسلم نے کہایا اور علی رضہ اور فاطمہ رضہ نے بعد اس کے ایک عورت آئی دینار ڈہونڈتی ہوئی رسول الله نے حضرت علی رضہ سے فرمایا علی رضہ ادا کر دینار کو **ف** چونکہ ایک دینار قلیل تہا اسواسطے آنحضرت صہ نے بتانیکا حکم نہ دیا دوسری یہ کہ خیال تہا اگر مالک آویگا تو اپنے پاس سے دین گے **عن** علی رضہ انه التقط دینارا فاشتری به دقیقا فعرفه صاحب الدقیق فرد علیه الدینار فاخذه علی فقطع منه قیراطین فاشتری به لحما **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے انہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکا آٹا خریدا آٹے والے نے انکو پہچان کر کہا جناب رسالتماب کے داماد ہین دینار واپس کیجئے علی رضہ نے اسمین سے دو قیراط کاٹ کر اوسکا گوشت خریدا (قیراط دینار کا بیسواں حصہ ہے) **عن** سهل بن سعد اخبره ان علی بن ابی طالب دخل علی فاطمة وحسن وحسین یبکیان فقال ما یبکیهما فقالت

الجوع فخرج علی فوجد دینارا بالسوق فجاء الی فاطمۃ فاخبرھا فقالت اذھب الی فلان الیھودی فخذ دقیقا فجاء الیھودی فقال انت ختن ھذا الذی یزعم انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال فخذ دینارک ولک الدقیق فخرج علی حتی جاء بہ فاطمۃ فاخبرھا فقالت اذھب الی فلان التجار فخذ لنا بدرھم لحما فذھب فرھن الدینار بدرھم لحم فجاء بہ فعجنت وطبخت وخبزت وارسلت الی ابیھا فجاءھم فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکرلک فان رأیتہ لنا حلالا اکلناہ واکلت معنا من شانہ کذا وکذا فقال کلوا باسم اللہ فاکلوا فبینما ھم مکانھم اذا غلام ینشد اللہ والاسلام الدینار فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعی لہ فسالہ فقال سقط منی فی السوق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اذھب الی التجار فقل لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لک ارسل الی بالدینار ودرھمک علی فارسل فدفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فشتری بہ دقیقا فقال الیھودی

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے حضرت علیؓ نے تشریف لائے جناب فاطمہ زہرا پاس تو دیکھا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام رو رہے ہین حضرت علی نے پوچھا کیون روتے ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا بھوک سے روتے ہین **ف** سبحان اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسی پیارے صاحبزادے اور ان پر دنیا مین ایسی تکلیف کہ صغر سن سے تا دم وفات انواع اقسام کی تکالیف مین مبتلا رہے اور کس کس صدمات سے شہادت پائی یہ اللہ جل جلالہ کا امتحان تہا اور یہ امر دلیل ہے اُن کے کمال تقرب اور علو شان کی جسقدر آدمی خدا کا زیادہ محبوب ہوتا ہے اسیقدر دنیا مین تکلیفین اور مصیبتین گزرتی ہین **ف** علی رضہ باہر نکلے ایک دینار بازار مین پڑا ہوا پایا حضرت فاطمہ پاس لیکر آئے اور انسے بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا فلانے یہودی پاس جاؤ اور اُس سے آٹا لاؤ ..... علی یہودی کے پاس گئے اور آٹا خریدا یہودی نے کہا تم ہی داماد ہو اُس شخص کے جو کہتا ہے مین اللہ کا رسول ہون علیؓ نے کہا ہان یہودی نے کہا تو اپنا دینار لیلو اور آٹا بھی لیجاؤ علی وہان سے آٹا لیکر پھر حضرت فاطمہ پاس آئے اور ان سے یہ قصہ بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا اب جاؤ قصائی پاس اور ایک درم کا گوشت لیکر آؤ علیؓ گئے اور دینار کو ایک درم کے بدلے مین اُسکے پاس گرو کرکے گوشت لیکر آئے حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھا تہا ہنڈی چڑہا کر گوشت پکایا اور روٹی پکائی پھر اپنے باپ کو بلا بھیجا یعنے محمد آپ تشریف لائے فاطمہ نے کہا مین آپسے سب حال بیان کرتی ہون اگر آپ حلال سمجھین تو ہم بھی کہا دین آپ ہی کہا دین یہ قصہ ایسا ہی سب بیان کیا آپنے فرمایا کہاؤ اللہ کا نام لیکر ہر سب کہا رہے تھے اتنے مین ایک لڑکے نے خدا کی قسم اور دین کی قسم دیکر پکارا کہ میرا دینار گم ہوگیا ہے آپنے اسکو بلایا پوچھا کہان گم گیا ہے وہ بولا بازار مین آپنے علی سے کہا یا علی قصائی پاس جاؤ اور کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار منگوایا ہے اور کہا ہے تیرا درم ہمین دو ہنگا اوس قصائی نے وہ دینار رہیمد یا آپنے اس لڑکے کو دیدیا **عن** جابر بن عبد اللہ قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی العصا السوط والحبل واشباھہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اجازت دی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اسکی مثل کوئی چیز پڑی ہوئی پاؤ تو اس سے فائدہ اٹہاؤ کام مین لاؤ مالک کا انتظار ضرور نہین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ضالۃ الابل المکتومۃ غرامتھا ومثلھا معھا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص گمتا ہوا اونٹ پاکر اسکو چھپاوے اور مالک کو پتا نہ بتادی تو دو چند اوس کا جرمانہ دیوے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لقطۃ الحاج **ترجمہ** عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیونکی لقطہ لینے سے منع کیا ابن وہب نے کہا یعنے اسکو چھوڑ دینا چاہیے جبتک اسکا مالک آوے **عن** المنذر بن جریر قال کنت مع جریر بالبوازیج فجاء الراعی بالبقرۃ وفیھا بقرۃ لیست منھا فقال جریر ما ھذہ قال لحقت بالبقرۃ لاندریٰ لمن ھی فقال جریر اجرحوہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایاوی الضالۃ الا ضال **ترجمہ** منذر بن جریر سے روایت ہے مین جریر کے ساتھ تھا بوازیج مین (ایک مقام کا نام ہے اتنے مین چرواہا گایون لیکر آیا انمین ایک اور گائی شریک تھی جو اون مین کی نہ تھی جریر نے کہا یہ کہان سے آئی راوی نے کہا معلوم نہین کسکی ہے گایون کے ساتھ چلی آئی جریر نے کہا اسکو نکالو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گمی ہوئی جانور کو وہ اپنے پاس جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (یعنے اپنے مال مین ملا لیتا ہے) **اخر کتاب اللقطۃ اول کتاب المناسک** شکر خدا کا کتاب زکوۃ تمام ہوئی اور شروع ہوئی کتاب مناسک کی **ف** یعنے دعائم اور ارکان حج کے منجملہ ارکان خمسہ اسلام کے ایک حج بھی ہے جسکی فرضیت کلام اللہ اور حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کوئی آدمی اسمین شک نہ کریگا مگر جو گمراہ یا بیوقوف ہو فرضیت حج کی ۶ یا ۹ ہجری مین ہوی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اشغال سے فرصت نہ پائی یہان تک کہ دسوین سال ہجرت کے حج کیا اسکو حجۃ الوداع کہتے ہین **عن** ابن عباس ان الاقرع بن حابس سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ الحج فی کل سنۃ او مرۃ واحدۃ قال بل مرۃ واحدۃ فمن زاد فھو تطوع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اقرع بن حابس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یارسول اللہ حج ہر سال ہین فرض ہے یا ساری عمر مین ایک بار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہے **ف** موجبات ثواب کا ہے **عن** ابی واقد اللیثی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ حجۃ الوداع ھذہ ثم ظھورالحصر **ترجمہ** ابو اقد سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اپنی بی بیون سے حجۃ الوداع مین یہی حج ہے پھر گھر دن مین بیٹھنا ہے **باب** فی المرأۃ تحج بغیر محرم عورت حج نکرے بغیر محرم کے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا مرأۃ مسلمۃ تسافر مسیرۃ لیلۃ الا ومعھا رجل ذو حرمۃ منھا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال کسی مسلمان عورت کو سفر کرنا ایک رات کی راہ پر بغیر محرم کے **ف** محرم خاوند ہے یا وہ شخص جس سے اسکا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ بیٹا چچا ماموں داماد بہنوی دیہانجا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایحل لامرأۃ تومن باللہ والیوم الاخر ان تسافر یوما ولیلۃ فذکر معناہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان لائی ہو اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن پر (قیامت پر) کہ سفر کرے ایکدن رات کا بغیر محرم کے **ف** محرم کے معنے اوپر بیان ہوے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ الا انہ قال برید لیلۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں ایک برید ہے **ف** ایک برید چار فرسخ تین میل کا مطلب یہ ہی کہ بارہ میل کا سفر بغیر محرم کے کرسکتی ہے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ و الیوم الاخر ان تسافر مسیرۃ فوق ثلاثۃ ایام فصاعدا الا ومعھا ابوھا او اخوھا او زوجھا او ابنھا او ذو محرم منھا

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے اُس عورت کو جو ایمان لائی اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن پر (قیامت پر) کہ سفر کرے تین دن سے زیادہ کا مگر اُسکے ساتھ اسکا باپ بھائی یا خاوند یا بیٹا اور کوئی نامحرم الا جس سے نکاح ہوسکے ہو **ف** نامحرم سے مراد بھائی بیٹا وغیرہ **عن** ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلاثا الا ومعھا ذو محرم

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے عورت تین دن کا مگر جب اسکے ساتھ کوئی محرم ہو **عن** نافع ان ابن عمر کان یردف مولاۃ لہ یقولھا صفیۃ تسافر معہ الی مکۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر اپنے ساتھ صفیہ کو جو انکی لونڈی ہی نہین بٹھاکر کے کو لیجاتے **باب** لا مرورۃ حج نکرنیکی مذمت **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا مرورۃ فی الاسلام **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین ضرورت نہین ہے **ف** ضرورت کہتے ہین حج نہ کرنے یا نکاح نہ کرنے کو **باب** التجارۃ فی الحج حج مین سوداگری کرنا **عن** ابن عباس کانوا لا یحجون ولا یتزودون قال ابو مسعود کان اھل الیمن او ناس من اھل الیمن یحجون ولا یتزودون ویقولون نحن المتوکلون فانزل اللہ سبحانہ وتزودوا فان خیر الزاد التقوی الایۃ

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی بعض لوگ حج کرتے تھے اور توشہ ساتھ نہ رکھتے تھے ابو مسعود نے کہا یمن کے لوگ حج کرتے تھے اور سفر خرچ ساتھ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہین تب اللہ جل جلالہ نے اوتارا تو شہ کرو کیونکہ بہتر توشہ یہ ہی کہ آدمی سوال سے بچے **ف** یعنے سفر خرچ ساتھ لاوے اسلئے کہ بڑا ثواب یہی ہے کہ راہ مین کسی سے نہ مانگے **عن** عبداللہ بن عباس قال قرأ ھذہ الآیۃ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم قال کانوا لا یتجرون فامروا بالتجارۃ اذا افاضوا من عرفات

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے اس آیت کو پڑھا لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم نہین ہے تمپر گناہ اس بات مین کہ ڈھونڈھو اللہ کے فضل کو کہا عرب لوگ تجارت نہین کرتے تھے (حج مین اور اسکو برا جانتے تھے) پھر حکم ہوا تجارت کا جب عرفات سے منا کو لوٹ آوین (حکم سے مراد یہ ہے کہ اجازت ہوئی تجارت کی) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیتعجل **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج کرنا چاہے تو جلدی کرے (ایسا نہ ہو مرجاوے یا مفلس ہوجاوے) **باب** الکرے حج مین جانوروں کو کرایہ کیواسطے لیجانا **عن** ابی امامۃ التیمی قال کنت رجلا اکری فی ھذا الوجہ وکان ناس یقولون انہ لیس لک حج فلقیت ابن عمر فقلت یا ابا عبدالرحمن انی اکری فی ھذا الوجہ وان ناسا یقولون انہ لیس لک حج فقال ابن عمر الیس تحرم وتلبی و

یطوف بالبیت وتفیض ممن عرفات وترمی الجمار قال قلت بلے قال فان لک حجا جاء رجل الی النبی صلے اللہ علیہ
وسلم فسالہ عن مثل ما سالتنی بہ فسکت عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ حتے نزلت ھذہ الآیۃ
لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فارسل الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقرأ علیہ ھذہ الآیۃ
قال لک حج **ترجمہ** ابو امامہ تیمی سے روایت ہی مین کرایہ دیتا تھا (جانورون کو اپنے) حج مین) لوگ کہتے تھے تیرا حج
درست نہین ہوتا مین عبداللہ بن عمر سے ملا اون سے کہا اے ابا عبدالرحمن مین ایک شخص ہون جو کرایا کماتا ہون
حج مین اور لوگ کہتے ہین میرا حج درست نہین ہوتا عبداللہ بن عمر نے کہا کیا تو حرام نہین باندھتا لبیک نہین کہتا
طواف نہین کرتا عرفات سے نہین لوٹتا کنکریان نہین مارتا مین نے کہا کیون نہین سب کام کرتا ہون عبداللہ
بن عمر نے کہا پھر تو تیرا حج درست ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور ایسا ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے
پوچھا آپ چپ ہوے کچھ جواب نہین دیا یہان تک کہ اللہ نے یہ آیت اتاری تمہارے اوپر کچھ گناہ نہین کہ ڈھونڈو
فضل اپنے پروردگار کا (یعنے تجارت کرو حج کے سفر مین) اوسوقت اس مرد کو اپنے بلا بھیجا اور یہ آیت سنادی
عن عبداللہ بن عباس ان الناس فی اول الحج کانوا یتبایعون بمنی وعرفۃ وسوق ذی المجاز و
ایام الحج فخافوا البیع وھم حرم فانزل اللہ سبحانہ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم
الحج قال فحدثنی عبید بن عمیر انہ کان یقرأھا فی المصحف **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ لوگ
پہلے بیچا کرتے تھے منا اور عرفے اور ذوالمجاز کے بازار مین پھر انہون نے تامل کیا بیچنے مین حالت احرام مین تب اللہ
تعالے نے یہ آیت اتاری لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج ابن عباس اسکو مصحف مین
پڑھتے تھے **ف** یعنے فی موسم الحج بھی آیت مین شریک کرتے تھے اور جمہور کے نزدیک یہ لفظ کلام اللہ مین نہین ہے
باب فی الصبی یحج ثم یبلغ کا حج **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالروحاء فلقی رکبا فسلم
علیہم فقال من القوم فقالوا المسلمون فقالوا فمن انتم قالوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرفعت امراۃ فاخذت
بعضد الصبی فاخرجتہ من محفتھا فقالت یا رسول اللہ ھل لھذا حج قال نعم ولک اجر **ترجمہ** عبداللہ بن
عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روحا (ایک مقام کا نام ہے) مین تھے اتنے مین کچھ سوار ملے آپنے انکو سلام کیا اور
پوچھا کون لوگ ہین انہون نے کہا مسلمان ہین پھر اُن لوگون نے پوچھا تم کون ہو صحابہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین یہ
سنکر ایک عورت نے گھبرا کر اپنے بچے کے بازو پکڑ کر اسکو محافی سے باہر نکالا اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اسکا بھی حج ہوگا آپنے فرمایا
ہان اور تجھے ثواب ملیگا **باب** فی المواقیت میقات کا بیان **ف** میقات اس مقام کو کہتے ہین جہان سے مکے جانیوالے
کو حج یا عمرے کی نیت سے احرام باندھکر آگے بڑھنا چاہیے اور بدون احرام باندھے وہان سے آگے بڑھنا نہ چاہیے
عن ابن عمر قال وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ ولاھل

نجد قرن ویلغنانه وقت لاهل الیمن الیلملم **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ (جو ایک موضع ہی دو تین پر مدینہ سے) اور اہل شام کے لئے جحفہ (جو ایک موضع ہے سامنے ذوالحلیفہ کے) اور اہل نجد کے لئے قرآن (ایک موضع کا نام ہے) اور مجھے پہونچا کہ آپنے اہل یمن کے لئے یلملم مقرر کیا **ف** یلملم ایک پہاڑ ہے دو دن کے فاصلہ پر مکے سے مراد اہل یمن سے تہامہ والے اونکا میقات وہی قرن ہے۔ ہندوستان سے جو لوگ جاتے ہین وہ بھی یہین سے (یعنے یلملم سے) احرام باندہتے ہین دوسری روایت مین ابن عباس سے یلملم کے بدلے للملم ہے اسمین اتنا زیادہ ہے **فهن لهم ولمن اتى عليهن من غير اهلهن ممن كان يريد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك من حيث انشاء كذلك حتى اهل مكة يهلون منها** **ترجمہ** یہ مقام میقات ہین اپنے اپنے لوگون کے لئے اور اُن لوگون کے لئے جو اوسر سے آوین بشرطیکہ وہان کے رہنے والے نہون اور حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہون **ف** اور جو حج یا عمرے کا ارادہ نہو تو احرام باندہنا ضرور نہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک ضرور ہے جو مکے مین جانیکا قصد رکھتا ہو اور اُن مقامات مین سے کسی مقام پر پہونچے تو حج یا عمرے کا احرام باندہے **ت** اور جو مقامات کے اسطرف رہتا ہو وہ جہان سے چاہے احرام باندہے اسی طرح اہل مکہ کے احرام باندہین

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل العراق ذات عرق **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کیا (ذات عرق ایک موضع ہے مکے کے پورب کیطرف) **عن** ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المشرق العقيق **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق (یعنے اہل عراق) کے لئے عقیق (ایک موضع ہے) میقات مقرر کیا **عن** ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اهل بحجة او عمرة من المسجد الاقصى الى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر او وجبت له الجنة شك عبد الله ايتهما قال **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تہے جسنے احرام باندہا حج یا عمرے کا مسجد اقصے سے (جو بیت المقدس مین ہے) مسجد حرام تک (یعنے خانہ کعبہ تک) اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے جاوین گے یا جنت اوسکیواسطے واجب ہوجاویگی یہ شک عبداللہ راوی کیطرف سے ہی کہ یون کہا گناہ بخشے جاوین گے یا یون کہا جنت اسکے لئے واجب ہوگی **عن** الحارث بن عمرو السهمي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بمنى او بعرفات وقد اطاف به الناس قال فجئ الاعراب فاذا رأوا وجهه قالوا هذا وجه مبارك قال ووقت ذات عرق لاهل العراق **ترجمہ** حارث بن عمر سہمی سے روایت ہی مین رسول اللہ پاس آیا اور آپ منا مین تہے یا عرفات مین اور لوگ آپکے گرداگرد تہے عرب لوگ آتے تہے جب آپکا روی مبارک دیکہتے تہے تو کہتے تہے یہ برکت والا منہ ہی اور آپنے ذات عرق میقات کیا اہل

کے لئے **باب** الحائض تھل بالحج حائضہ عورت حج کا احرام باندھ لیوے **عن** عائشۃ قالت نفست اسماء بنت عمیس بمحمد بن
ابی بکر بالشجرۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ان تغسل فتھل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس ابوبکر
کی بیوی محمد بن ابی بکر کو جنیں شجرہ میں رسول اللہ نے ابابکر کو حکم کیا کہ اسماء سے کہو وہ غسل کرے اور احرام باندھے **عن** ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الحائض والنفساء اذا اتتا علی الوقت تغتسلان وتحرمان وتقضیان المناسک کلھا
غیر الطواف بالبیت ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا حائضہ اور نفاس والی عورت جب میقات پر آویں تو
غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور سب ارکان ادا کریں سوا طواف کے اور جو عمرہ اتنا زیادہ کیا یہانتک کہ پاک ہو **ف** جب
حیض یا نفاس سے پاک ہو اسوقت طواف کرلے اور تاخیر طواف سے کچھ حرج نہ ہوگا **باب** الطیب عند الاحرام احرام کیوقت
خوشبو لگانا **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولاحلالہ قبل ان
یطوف بالبیت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ کے خوشبو لگایا کرتی جب آپ احرام باندھتے قبل احرام کے طرح بعد احرام
کہولنے کے قبل طواف کے **عن** عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیض المسک فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہی ہوں چمک خوشبو کی یا مشک کی رسول اللہ کے مانگ میں جب آپ احرام باندھے
ہوئے تھے لیکن وہ خوشبو احرام سے پہلے لگائی ہوتی **باب** التلبید بال جمانیکا بیان **عن** عبداللہ قال سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اھل ملبدا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ کو لبیک کہتے ہوئے اور آپ کے سر کے بال جمائے ہوئے تھے
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبد راسہ بالعسل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنے بال
جمائے عسل سے یا غسل سے دو چیزیں جن سے سر ہوتی ہیں جسطرح گوند وغیرہ تاکہ بال غبار سے محفوظ رہیں **باب** الھدی ہدی کا
بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ فھدیا رسول اللہ صلعم جملا
کان لابی جھل فی راسہ برۃ فضۃ قال ابن منھال برۃ من ذھب زاد النفیلی یغیظ بذلک المشرکین ترجمہ عبداللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ کئی اونٹ ہدی کے لے گئے حدیبیہ کے سال میں اُن اونٹوں میں ایک اونٹ ابوجہل کا تھا جسکی ناک میں چاندی
کا چھلا پڑا تھا مشرکوں کے جلانیکے لئے **ف** کہ اُن کے رئیس کا اونٹ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے **باب** فھدی البقر کا گائے بیل
ہدی ہو سکتا ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر عن ال محمد فی حجۃ الوداع بقرۃ
واحدۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنی آل کیطرف سے حجۃ الوداع میں ایک گائے ذبح کی **ف** آل سے مراد
یہاں ازواج ہیں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح عمن اعتمر من نسائہ بقرۃ بینھن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کی طرف سے جنہوں نے عمرہ کیا تھا ایک گائے ذبح کی سب کیطرف سے **باب** فی الاشعار اشعار کا بیان
عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر بذی الحلیفۃ ثم دعا بدنتہ فاشعرھا من صفحۃ سنامھا الایمن
ثم سلت الدم عنھا وقلدھا بنعلین ثم اتی براحلتہ فلما قعد علیھا واستوی علی البیداء اھل بالحج ترجمہ عبداللہ بن عباس سے

روایت ہی رسول اللہ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ مین پڑہی پہر ایک اونٹ منگایا اُسکا اشعار کیا یعنے داہنی طرف کوہانسی چیر دیا پہر خون دہاکر نکال لیا اور دو جوتیان اُس کے گلے مین لٹکا دین پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بیدا پر پہونچکر لبیک پکارا حج کا **ف** اشعار کا انکار کسی سے منقول نہین سوا ابوحنیفہ کے وہ کہتے ہین یہ مثلہ ہی حالانکہ یہ صحیح نہین مثلہ کہتے ہین ناک کان کاٹنا کو اور یہ تو مثل قصد یا حجامت کے ہی اور حدیث صحیح سے ثابت ہی **عن** المسور بن مخرمۃ ومروان انھما قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فلما کان بذی الحلیفۃ قلد الھدی واشعرہ واحرم **ترجمہ** مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہی اُن دونون نے کہا رسول اللہ حدیبیہ کے سال نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہونچے تو تقلید کی ہدی کی راوسکے گلے مین کچہہ لٹکایا اور اشعار کیا ہدی کا پہر احرام باندہا **ف** ہدی اس جانور کو کہتے ہین جو مکہ مین بہیجا جاوے ذبح کرنے کیواسطے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی غنما مقلدۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے بہت سی بکریان تقلید کرکے ہدی کین **باب** تبدیل الھدی ہدی کا بدلڈالنا **عن** عبداللہ قال اھدی عمر نجیبا فاعطی بھا ثلثمائۃ دینار فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اھدیت نجیبا فاعطیت بھا ثلثمائۃ دینار افابیعھا واشتری بثمنھا بدنا قال لا انحرھا ایاھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر نے ایک بختی اونٹ یعنے عجمی خراسانی جو نہایت قوی ہوتا ہی ہدی کیا پہر تین سو دینار اُسکی قیمت آئی اُنہون نے رسول اللہ سے بیان کیا اور کہا اگر آپ اجازت دیجیے تو اُسکو بیچکر ایک اونٹ ہدی کیواسطے لیلون آپ نے فرمایا نہین اُسی کو نحر کر **ف** ابوداؤد نے کہا اسواسطے کہ حضرت عمر اُسکا اشعار کر چکے تہے اگر اشعار اور تقلید نکی ہو تو بدل ڈالنا درست ہے **باب** من بعث ھدیہ واقام جو شخص اپنی ہدی بہیجدیوے اور آپ ٹہہرا رہے **عن** عائشۃ قالت فتلت قلائد بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم اشعرھا وقلدھا ثم بعث بھا الی البیت واقام بالمدینۃ فما حرم علیہ شیء کان لہ حلالا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ کے اونٹون کے قلائد یعنے قلادہ کی جمع جو ہدی کے گلے مین ڈالا جاتا ہی پہر آپ نے اُنکا اشعار کیا اور وہ قلادے اُن کے گلے مین لٹکائے پہر اُن کو بہیجدیا بیت اللہ کیطرف اور آپ مدینے مین رہے اور کوئی شی جو حلال تہی آپ پر حرام نہین ہوئی **ف** اسلیے کہ جب ہدی کے ساتہہ خود بہی جاوے اُسوقت محرم ہوتا ہی **عن** عروۃ وعمرۃ بنت عبدالرحمن ان عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھدی من المدینۃ فاقتل قلائد ھدیہ ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم **ترجمہ** عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے رسول اللہ مدینے سے ہدی کے جانور روانہ کرتے مین اُنکی قلائد دباکر پہر آپ اُن چیزونسے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے **ف** نووی نے کہا اسمین دلیل ہی کہ ہدی بہیجنا محرم کو مستحب ہے اگرچہ خود نہ جاوے اور دوسرے کے ساتہہ بہیجدیوے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو شخص ہدی بہیجے وہ محرم نہین ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے اور جمہور علما کا یہی قول ہی مگر ایک روایت ابن عباس اور ابن عمر اور عطا اور سعید بن جبیر سے آئی ہی کہ جب ہدی روانہ کرے تو جن چیزونسے محرم بچتا ہی پرہیز کرے لیکن محرم نہین ہوتا بغیر نیت احرام کے اور صحیح یہی ہی جو جمہور کا قول ہی **عن** القاسم بن محمد وعن ابراھیم انہ سمعھما جمیعا ولم یحفظ حدیث ھذا ولا حدیث

هذا من حديث هذا قالا قالت ام المؤمنين بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم باهدى فانا فقلت قلائدها
بيده من عهن كان عندنا ثم اصبح فينا حلالا يا ترمايا تى الرجل من اهله ترجمہ قاسم بن محمد اور ابراہیم سے سنا ابن عون نے مگر ان
کو یاد نہ رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہے اور ابراہیم کی کونسی ہے اُن دونوں نے کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ نے
فرمایا یا رسول اللہ نے ہدی کے جانور روانہ کیے میں نے انکی قلائد بٹ کر دیدیے پھر وہی جو ہمارے یہاں موجود تھا پھر صبح کو آپ حلال
اُنہوں نے وہ کام کر کے جو حلال اپنی بی بی سے کرتا ہے **ف** یعنی صحبت کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہدی کے روانہ کرنیسے آپ محرم نہیں ہوئے جیسا
کہ بعضوں کا خیال ہے **باب** فی ترکوب البدن ہدی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم راى رجلا يسوق بدنة فقال اركبها قال انها بدنة قال اركبها ويلك فى الثانية ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا آپنے فرمایا سوار ہو جا اُسنے عرض کی یہ تو ہدی کا اونٹ ہے آپنے فرمایا سوار ہو جا
افسوس ہے تجھ پر یہ آپنے دوسری بار یا تیسری بار میں ارشاد فرمایا **ف** مارجر و تو بیخ کی راہ سے کہ آپ اجازت سوار ہونیکی دے چکے اور یہ بھی
جان گیا کہ ہدی ہے پھر بار بار اصرار کیا ضرور ہے جو حکم ہو اُسکی تعمیل واجب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر سواری درست ہے اور
شافعی نے کہا حاجت کیوقت سوار ہو اور امام احمد کے نزدیک جب جی چاہے سوار ہو خواہ حاجت ہو یا نہ ہو اور ابوحنیفہ نے کہا نہ سوار ہو مگر
ضرورت کیوقت اور بعضوں نے کہا واجب ہے سوار ہونا کیونکہ آنحضرت نے حکم کیا سواری کا دوسرے یہ کہ سوار ہونیمیں مخالفت ہے جہالت
کے زمانیکی وہ لوگ ایسی جانوروں کے اُن کے درجے سے زیادہ قدر اور منزلت کرتے تھے **عن** ابی الزبير قال سالت جابر بن عبد
الله عن ركوب الهدى فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد ظهرا ترجمہ
ابوالزبیر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھا ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے
سوار ہو جا اُسپر دستور کے موافق **ف** یعنی زیادہ مت سنا کہ وہ تھک جاوے اور اُسکو تکلیف ہو **ف** جب تو لاچار ہو یہانتک کہ
دوسری سواری پاوے **ف** یہ روایت مؤید ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو **باب** الهدى اذا عطب قبل ان يبلغ هدى اپنے مقام پر پہنچنے
سے پہلے ہلاک ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ناجية الاسلمى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه معه بهدى فقال ان عطب منها
شئ فانحرها ثم اصبغ نعله فى دمها ثم خل بينه وبين الناس ترجمہ ناجیہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اُنکے ساتھ ہدی روانہ
کیں پھر فرمایا اگر کوئی انمیں سے مرنے لگے تو اُسکو نحر کر ڈال پھر رنگ اپنی جوتی کو اُسکے خون میں یعنی جو اُسکی گلے میں ہے اُسکو خون میں رنگ کہ اُسکی
گردن میں چپکا پالگا) پھر چھوڑ دی اُسکو لوگوں کیواسطے یعنی منع نہ کر فقیروں کو اُسکی کھانے سے **ف** مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس
حدیث کو ناجیہ خزاعی سے روایت کیا اور ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے اور ظاہر ہے کہ یہ فرق نسبت میں ہے اور درحقیقت
ناجیہ اسلمی اور خزاعی ایک ہی شخص ہیں ایسا ہی کہا ہے نووی نے حاشیہ مشکوٰۃ میں مگر یہ دیکھا ہے ناجیہ اسلمی نے ناجیہ بن جندب بن عمیر بن عمیر اسلمی ہیں
اور ناجیہ خزاعی ناجیہ بن جندب بن کعب یا ابن کعب بن جندب ہیں اور دونو صحابی ہیں ابن حجر نے کہا جس شخص نے ان دونو کو ایک دیا اُس
نے وہم کیا واللہ اعلم **عن** ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا الاسلمى وبعث معه بثمان عشرة بدنة

فقال رایت ابا زرعۃ یحف علی منہا شیئا قال تنحرہا ثم تصبغ نعلہا فی دمہا ثم اضربہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اصحابک وقال من اہل رفقتک وقال فی حدیث عبد الوارث اجعل صحیفتہا مکان ضربہا ترجمہ عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے رسول اللہ نے کسی سلمی کو بھیجا اٹہارہ اونٹ ہدی کے دیکر وہ بولا یا رسول اللہ اگر انمیں سے کوئی سقط ہو جائے چلنے سے عاجز ہو کر گر جاوے آپ نے فرمایا اسکو نحر کر دینا پھر اسکی جوتی اسکے خون میں رنگ کر گردن پر چپا دینا اور تو خود اسمیں سے نہ کہانا نہ تیرے ساتھیوں اور رفیقوں میں سے کوئی کہاوے ف تاکہ اتہام نہو کہ ہدی کہانیکی نیت سے اسکو نحر کر ڈالا واللہ اعلم تمام ہوا پارہ دسواں اللہ کے فضل و احسان سے اور اب شروع ہوتا ہے پارہ گیارہواں اسی کی عنایت پر بھروسا کر کر اللہ اسکو بھی تمام کرنا نصیب فرماوے اور حدیث شریف کے

تمام الجزء العاشر ویتلوہ الجزء الحادی عشر

فہرست سنن ابی داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۸۱	مصدق زکوۃ دینے والوں کیلئے دعا کرنی۔	۳۸۸	کس شخص کو زکوۃ دینا چاہیئے اور غنی کو کچھ دینا نہیں	۴۰۱	پانی پلانے کی فضیلت۔
۳۸۲	اونٹ کے دانتوں کا بیان	۳۹۱	جس غنی کو صدقہ لینا درست ہے اسکا بیان	۴۰۲	عاریت دینا۔
۳۸۳	مالوں کی زکوۃ کہاں پر لیجاوے۔	۳۹۲	ایک شخص کو کہانتک مال زکوۃ دینا درست ہے	۴۰۳	خزانچی کے ثواب کا بیان۔
۳۸۳	زکوۃ دیکر پھر اسکو خرید لینے کا بیان۔	۳۹۳	بھیک مانگنے کی برائی کا بیان۔	۴۰۳	عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دیوے۔
۳۸۳	غلام لونڈی کے زکوۃ کا بیان	۳۹۴	سوال سے بچنے کا بیان	۴۰۳	ماطی والوں کے ساتھ سلوک کرنا۔
۳۸۴	زراعت کی زکوۃ کا بیان۔	۳۹۵	بنی ہاشم کو صدقہ لینا کیسا ہے۔	۴۰۴	حرص اور بخل کی برائی۔
۳۸۴	شہد کی زکوۃ کا بیان۔	۳۹۶	فقیر غنی کیواسطے صدقہ میں سے تحفہ لاوے۔	۴۰۵	لقطہ کا بیان۔ (پڑی ہوئی چیز)
۳۸۴	انگور کا اندازہ کر لینا درختوں پر ہی جب وہ سوکھ کر		ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اسکا وہ گیا تو لیوے	۴۱۳	حائضہ عورت حج کا احرام باندہ لیوے۔
	اور تر یعنی اسکے میٹھے ہونے پر سوا جو حصہ زکوۃ لینا		مال کے حقوق کا بیان۔	۴۱۳	احرام کیوقت خوشبو لگانا۔
۳۸۵	درختوں پر پھلوں کو آنکنے کا بیان	۳۹۸	سائل کا حق کیا ہے۔	۴۱۳	بال جمانے کا بیان۔
۳۸۵	کھجور کی آنک کب کیجاوے۔	۳۹۹	کافروں کو صدقہ دینے کا بیان۔	۴۱۳	ہدی کا بیان۔
۳۸۵	صدقہ فطر کا بیان۔	۴۰۰	جس چیز کا روکنا درست نہیں	۴۱۴	گابھن اونٹ ہدی ہو سکتا ہے۔
۳۸۶	صدقہ فطر کب دیا جاوے۔	۴۰۰	مسجد کے اندر سوال کرنا۔	۴۱۴	اشعار کا بیان۔
۳۸۶	صدقہ فطر کے مقدار کا بیان۔	۴۰۰	اللہ کے نام پر مانگنا مکروہ ہے۔	۴۱۴	ہدی کا بدل ڈالنا۔
۳۸۶	نصف صاع گیہوں دینے کا بیان	۴۰۰	جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اس سے کیا کرے	۴۱۴	جو شخص اپنا ہدی بھیجدیوے اور آپ ٹہرا رہے
۳۸۷	زکوۃ جلدی دینے کا بیان۔	۴۰۰	آدمی اپنا سب مال صدقہ دیوے تو کیسا ہے	۴۱۵	ہدی کے جانور پر سوار ہونیکا بیان
۳۸۸	زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر لیجانا۔	۴۰۱	کل مال صدقہ دینے کی اجازت۔	۴۱۵	ہدی اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جاوے تو کیا کرے

تمت

پارہ گیارہواں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن علی رض قال لما نحر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدنۃ فنحر ثلاثین بیدہ وامرنی فنحرت سائرھا **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اپنے اونٹوں کو تیس کو اپنے ہاتھ سے پھر مجکو حکم کیا میں نے جس قدر باقی تھے ان کو نحر کیا **ف** اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور گائی بکری کو ذبح کرنا کی کیفیت گے آتی ہے **عن** عبد اللہ بن قرط عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ تبارک وتعالی یوم النحر ثم یوم القر وھو الیوم الثانی قال وقرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن یبدأ فلما وجبت جنوبھا قال فتکلم بکلمۃ خفیفۃ لم افھمھا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع **ترجمہ** عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں سے بڑا اللہ کے نزدیک یوم النحر (دسویں تاریخ ذی حجہ کے) پھر یوم القر (اسکی بعد کا دن (گیارہویں تاریخ قر سو بسطے ٹھہرنے کا نام ہوا کہ اوسدن لوگ منا میں قرار اور آرام کرتے ہیں) راوی نے کہا کہ سدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے (نحر کیو سطے) ہر ایک اونمیں سے آپکے نزدیک ہوتا جاتا تھا تاکہ پہلے اسکو ذبح کریں (یہ آپ کا معجزہ تھا کہ جانور بھی خوشی سے اللہ کی راہ میں اپنے تائیں نثار کرنا چاہتے تھے) جب وہ (نحر کی گئی اور گر پڑے اپنے کروٹوں پر اسوقت آپنے آہستہ کچھ فرمایا میں نہ سمجھا پوچھا تو معلوم ہوا آپنے فرمایا جو چاہے اسمیں سے گوشت کاٹ کر لیجاوے **عن** عرفۃ بن الحارث الکندی قال شھدت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع واتی بالبدن فقال ادعوا لی ایاحسن فدعی لہ علی رضی اللہ عنہ فقال لہ خذ باسفل الحربۃ ثم خذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باعلاھا ثم طعنا بھا فی البدن فلما فرغ رکب بغلتہ وارد ف علیا **ترجمہ** عرفہ بن الحارث کندی سے روایت ہے میں موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اونٹ لائے گئے آپنے فرمایا بلاؤ ابوالحسن (کنیت ہے حضرت علی رض کی) کو علی بلائے گئے۔ آپنے ان سے کہا تم برچھے کا نیچے کا کونہ پکڑو اور آپنے اوپر کا کونہ پکڑا پھر نحر کیا اونٹوں کو جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے اور علی کو اپنے پیچھے بٹھالیا **باب** کیفیۃ نحر البدن نحر کرنیکا طریقہ **عن** عبد الرحمن بن سابط ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدن معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا **ترجمہ** عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اونٹ کا بایاں پانوں باندھ کر گھڑا کرکے اوسکو نحر کرتے تھے **عن** زیاد بن جبیر قال کنت مع ابن عمر بمنی فمر برجل وھو ینحر بدنۃ وھی بارکۃ فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا منی میں ایک شخص نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا انہوں نے کہا کھڑا کرکے (بایاں پاؤں) باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودھا وجلالھا وامرنی ان لا اعطی الجزار منھا شیئا قال ونحن نعطیہ من عندنا **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونٹوں کے پاس جانیکا (جب وہ نحر ہوتے تھے) اور حکم کیا انکی جھولوں اور کہالوں کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اوس مین سے نہ دینے کا۔ کہا علیؓ نے بلکہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے **باب** وقت الاحرام احرام کب باندہے **عن** سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی اھلال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین اوجب فقال انی لاعلم الناس بذلک انما کانت من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ واحدۃ فمن ھناک اختلفوا خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاجا فلما صلے فی مسجد ذی الحلیفۃ رکعتیہ اوجب فی مجلسہ فاھل بالحجین فرغ من رکعتیہ فسمع ذلک منہ اقوام فحفظتہ عنہ ثم رکب فلما استقلت بہ ناقتہ اھل وادرک ذلک منہ اقوام وذلک ان الناس انما کانوا یاتون ارسالا فسمعوہ حین استقلت بہ ناقتہ یھل فقالوا انما اھل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین استقلت بہ ناقتہ ثم مضے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما علا علی شرف البیداء اھل وادرک ذلک منہ اقوام فقالوا انما اھل حین علا علی شرف البیداء وایم اللہ لقد اوجب فی مصلاہ واھل حین استقلت بہ ناقتہ واھل حین علا علی شرف البیداء قال سعید فمن اخذ یقول عبد اللہ ابن عباس اھل فی مصلاہ اذا فرغ من رکعتیہ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا مجھے تعجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اختلاف کیا آپکے احرام باہر ہنے مین کہ کب آپنے احرام باندہا **ف** احرام باندہنے سے مراد اہلال ہے یعنے لبیک پکارکر بولنا اسیوقت سے آدمی محرم ہوجاتا ہے **ف** ابن عباس نے کہا مین سب سے زیادہ جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حج کیا ہے (مدینے مین آنے کے بعد جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین) اسی وجہ سے لوگون نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی نیت کرکے مدینے سے نکلے جب ذوالحلیفہ کی مسجد مین دو رکعتین احرام کی پڑہین (مین اہلال کیا) دو رکعتین پڑہنے کے بعد بعض لوگون نے اسکو سنا اور مین نے اسکو یاد رکہا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپکا سیدہا ہوا تو پہر آپنے اہلال کیا (لبیک کہا پکارکر) بعض لوگون نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتے جاتے تھے تو اون لوگون نے اوسی وقت سنا اور یہی سمجہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی وقت اہلال کیا جب اونٹ آپکا سیدہا ہوا پہر آپ چلے جب بیدا (ایک اونچا مقام ہے ذوالحلیفہ سے آگے) پر چڑہے ہے تو پہر اہلال کیا بعض لوگون نے اسکو سنا وہ یہی سمجہے کہ آپنے اہلال کیا بیدا کی بلندی پر قسم اللہ کی عائشہ آپنے اہلال کیا جہان نماز پڑہی پہر آپنے اہلال کیا اونٹ سیدہے ہوتے وقت پہر اہلال کیا بیدا کی بلندی پر جسنے جس شخص نے ابن عباس کے قول کو لیا اوسنے اہلال کیا جہان نماز پڑہی دو رکعتون سے فارغ ہوکر **عن** عبد اللہ ابن عمر انہ قال بیداؤکم ھذہ التی تکذبون علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیھا ما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من

عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا یہ مقام بیدا ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے یہاں اہلال کیا حالانکہ آپ نے نہیں اہلال کیا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد سے

عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر یا ابا عبد الرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک یصنعہا قال ما ھن یا ابن جریج قال رایتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین ورایتک تلبس النعال السبتیۃ ورایتک تصنع بالصفرۃ ورایتک اذا کنت بمکۃ اھل الناس اذا رأوا الھلال ولم تھل انت حتی کان یوم التروۃ فقال عبد اللہ بن عمر اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس الا الیمانیین واما النعال السبتیۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیھا شعر ویتوضأ فیھا فانا احب ان البسھا واما الصفرۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بھا واما الاھلال فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل حتی تنبعث بہ راحلتہ **ترجمہ** عبید بن جریج سے روایت ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضہ سے اے ابو عبدالرحمن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھا ہیں جو تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہیں کرتا عبداللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتا ڈالے ابن جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چھوتے ہو تم طواف میں مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو پہنتے ہو تم جوتیاں ایسے چمڑے کی جس میں بال نہیں رہتے اور میں نے دیکھا تم کو خضاب کرتے ہو تم زرد اور میں نے دیکھا تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں تم نہیں باندھتے۔ مگر آٹھویں تاریخ کو عبداللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنے دیکھا جس میں بال نہیں رہتے آپ وضو کرکے ہی ان کو پہن لیتے تو میں ہی انکو پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کئے ہوئے دیکھا تو میں ہی اسکو پسند کرتا ہوں اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپکا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے واسطے **ف** اور یہ اٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے سیدھے بیدا سے یعنی آٹھویں تاریخ احرام باندھتا ہوں **عن** انس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین ثم بات بھا حتی اصبح فلما رکب راحلتہ واستوت بہ اھل **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر ذوالحلیفہ میں جاکر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کو وہیں رہے جب صبح ہوئی تو آپ اونٹ پر سوار ہوئے اور سیدھے ہوتے وقت اہلال کیا (لبیک پکار کر کہا) **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر ثم رکب راحلتہ فلما علا علی البیداء اھل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے جب بیدا کی پہاڑی چڑھے تو اہلال کیا **عن** عائشۃ بنت سعد بن ابی وقاص قالت قال سعد

نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل طریق الفرع اھل اذا استقلت بہ راحلتہ واذا دخل طریق احد اھل اذا اشرف علی جبل البیداء ترجمہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب فرع کی رستی سے مکہ کو جاتے (فرع ایک مقام کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) تو اہلال کرتے جب اونٹ سیدھا ہوتا اور جب احد کے رستے سے جاتے تو اہلال کرتے بید کی پہاڑی پر چڑھ کر **باب** الاشتراط فی الحج حج مین شرط لگانیکا بیان **عن** ابن عباس ان ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب اتت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت فکیف اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک ومحلی من الارض حیث حبستنی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر آئے رسول اللہ صلی اللہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ مین حج کرنا چاہتی ہون حج کرنا لیکن شرط کرسکتی ہون آپ نے فرمایا ہان وہ بولی پھر کیونکر کہون آپنے فرمایا کہہ لبیک اللھم لبیک اور میری جگہہ احرام کھولنے کی وہی ہے جہان تو مجھے روک دیوے ف اکثر علما کا عمل اس حدیث پر ہے **باب** افراد الحج حج مفرد کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا یعنے صرف حج کی نیت کے قرآن اور تمتع نہین کیا **عن** عائشۃ انھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موافین ھلال ذی الحجۃ فلما کان بذی الحلیفۃ قال من شاء ان یھل بعمرۃ فلیھل بعمرۃ قال موسے فی حدیث وھیب فانی لو لا انی اھدیت لاھللت بعمرۃ وقال فی حدیث حماد بن سلمۃ واما انا فاھل بالحج فان معی الھدی ثم اتفقوا فکنت فیمن اھل بعمرۃ فلما کان فی بعض الطریق حضت فدخل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک قلت وددت انی لم اکن خرجت العام قال فضی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی قال موسے واھلی بالحج وقال سلیمان واصنعی ما یصنع المسلمون فی حجھم فلما کان لیلۃ الصدر امر یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن فذھب بھا الی التنعیم زاد موسے فاھلت بعمرۃ مکان عمرتھا وطافت بالبیت فقضے اللہ عمرتھا وحجھا قال ھشام ولم یکن فی شیء من ذلک ھدی زاد موسے فی حدیث حماد بن سلمۃ فلما کانت لیلۃ البطحاء وطھرت عائشۃ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج چاند ذیحج کا آن پہونچا تھا جب آپ ذوالحلیفہ مین پہونچے فرمایا جو شخص چاہے احرام باندھے حج کا وہ حج کو پکارے یعنے لبیک بحج کہے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھتا وہ عمرے کو پکارے یعنے لبیک بعمرۃ کہے ایک روایت مین ہے آپنے فرمایا اگر مین ہدی نہ رکھتا ہوتا تو عمرہ پکارتا اہلال کرتا جب ہدی ساتھہ ہو تو احرام نہین کھول سکتا بغیر حج سے فارغ ہوئے اور دوسری روایت مین ہے آپنے یون فرمایا لیکن مین تو حج کا اہلال کرونگا کیونکہ میرے ساتھہ ہدی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا مین اون لوگون مین تھی جنہون نے تمتع کیا عمرہ پکارا احرام باندھا تاکہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالین پھر آٹھوین تاریخ حرم سے حج کا احرام باندھ لیوین اسکو تمتع کہتے ہین) ناگاہ مین مجھہ حیض آگیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو مین رو رہی تھی آپنے پوچھا کیا ہوتی ہے مین نے کہا کاش مین اس سال داخل ہی

آپنے فرمایا عمرہ کو چھوڑ دی اور سر کھول ڈال اور کنگی کر۔ اور حج کا احرام باندھ لے جو کام مسلمان کرین تو بھی کرتی جا رسوا طواف
کے پھر جب دن طواف الزیارۃ کی رات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد الرحمن کو وہ حضرت عائشہ اپنی بہین) کو
تنعیم مین لیجاکے (تنعیم ایک مقام ہے خارج حرم سے کمی ہے تین کوس کے فاصلے پر اب وہین سے عمرے کا احرام باندھتے ہین) انہون نے
عمرے کا احرام باندھا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اللہ نے انکا حج اور عمرہ دونون پورا کیا ہشام نے کہا اندونو کامون مین کوئی ہادی
نہ دے حماد بن سلمہ کی روایت مین ہے کہ بطحا کی رات مین حضرت عائشہ حیض سے پاک ہوئین (بطحا کی رات یعنی منا مین رہنے کی رات

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا
من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من
اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سے بعض لوگون نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضون نے حج اور عمرہ
دونو کا اور بعضون نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا سو جسنے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور
عمرہ کرکے احرام کھولڈالا اور جسنے حج اور عمرہ دونو کا احرام باندھا یا صرف حج کا اوسنے احرام نہ کھولا دسوین تاریخ تک **فائدہ**
حج کے مہینون مین میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایام حج مین مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اسکو تمتع کہتے ہین کیونکہ
اسمین آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھولکر اور میقات سے حج اور عمرہ دونو کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہین
اور جو آدمی عمرہ کرکے احرام باندھے ہوئے مکہ مین ٹھہرا رہتا ہے حج کرکے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اسکو
افراد کہتے ہین **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل
حتی یحل منھما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض ولم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبد الرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت فقال ھذہ مکان عمرتک قالت
فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منی
بحجھم واما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے ہم نکلے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندھا ہمنے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ
ہادی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتھ باندھی پھر احرام نہ کھولے یہان تک کہ دونون سے فارغ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ مین آئی مکہ مین
حیض کی حالت مین تو مین نے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے
فرمایا اپنا سر کھولڈال اور کنگی کر اور عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا عبد الرحمن

بن ابی بکر رضہ کے ساتھ کرکے تنعیم کو بھیجا انہوں نے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا یہ عمرہ عوض ہے تیری اُس عمرہ کا تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف اور سعی کرکے حلال ہوگئے پھر حج کیواسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئے منا سے اور جن لوگون نے حج اور عمرہ کا ایکساتھ احرام باندھا تھا انہون نے ایک ہی طواف کیا **ف** اسی طرح جن لوگون نے صرف حج کا احرام باندھا تھا **عن** عائشۃ انھا قالت لیتنا بالحج حتی اذا کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال مایبکیک یا عائشۃ فقلت حضت لیتنی لم اکن حججت فقال سبحان اللہ انما ذلک شیٔ کتب اللہ علی بنات ادم فقال انسکی المناسک کلھا غیر ان لا تطوفی بالبیت فلما دخلنا مکۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من شاء ان یحلھا عمرۃ فلیجعلھا عمرۃ الا من کان معہ الھدی قالت وذبح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن نسائہ البقر یوم النحر فلما کانت لیلۃ البطحاء وطھرت عائشۃ قالت یا رسول اللہ ارجع صواحبی بحج وعمرۃ وارجع انا بالحج فامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر فذھب بھا الی التنعیم فلبت بالعمرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم نے لبیک کہا حج کا جب ہم سرف مین پہونچے تو مجھکو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں روہی تھی آپنے فرمایا کیون روتی ہے عائشہ مین نے کہا مجھے حیض آگیا کاش مین حج کو نہ آئی ہوتی آپنے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھدیا ہے آدم کی بیٹیون کیواسطے سب ارکان ادا کر سوا طواف کے **ف** کیونکہ عائشہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہے سوا طواف کے **ف** جب ہم مکہ مین آئے آپنے فرمایا جس شخص کا جی چاہے اپنے حج کا احرام عمرہ بنا دیوے اور عمرہ کرکے احرام کھولڈالے یہ حکم خاص تھا اوسی سال کیساتھ درست نہین کہ حج کو بلا عذر عمرہ کر لیوے مگر امام احمد کے نزدیک اب بھی درست ہے اگر جسکے ساتھ ہدی ہے عائشہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کیطرف سے ایک گائی ذبح کی دسوین تاریخ جب بطحا کی رات عائشہ سے حیض پاک ہوئین انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ والی عورتین حج اور عمرہ کرکے لوٹینگے اور مین صرف حج کرکے۔ آپنے عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے گئے انہون نے وہان سے عمرہ کا احرام باندھا **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا نرے الا الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من لم یکن ساق الھدی ان یحل فاحل من لم یکن ساق الھدی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے لیے جب ہم آئے اور طواف کر چکے خانہ کعبہ کا آپنے حکم کیا اون لوگون کو جنکے ساتھ ہدی نہ تھی حلال ہوجانے کا وہ حلال ہوگئے **ف** حلال سے مراد احرام کھولڈالنا ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت من امری ما استدبرت لما سقت الھدی قال محمد احسبہ قال وحللت مع الذین احلوا من العمرۃ قال الاوان یکون امر الناس واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا کہ حج کا احرام باندھکر آوے اور ہدی ساتھ نہ لاوے وہ طواف اور سعی کرکے احرام کھول سکتا ہے۔ آپنے لوگون کو خوش کرنیکو اور امر دین آسان کرنیکے لیے ایسا ہی حکم فرمایا کہ مشرکون کے خلاف ہو بعضون نے اس میں تردد کیا آپنے کہا ہے۔ اگر مجھے اب یہ حکم نہیں ہے، بلکہ جو حج کا احرام باندھ کر

آوے یا حج اور عمرہ دونوں کا وہ احرام نہ کھولے جبتک حج سے فارغ نہ ہو یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا
کہ امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہے قیامت تک **ت** تو مین بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لایا محمد نے کہا مطلب یہ ہے مین
بھی لوگونکے ساتھ عمرہ کرکے احرام کھولڈالتا اگر سب لوگ یکجا ان ہو جاتے **عن** جابر قال اقبلنا مهلين مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم بالحج مفردا واقبلت عائشة مهلة بعمرة حتى اذا كانت بسرف عركت حتى اذا قدمنا فطفنا بالكعبة
وبالصفا والمروة فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحل منا من لم يكن معه هدى قال فقلنا حل
ماذا فقال الحل كله فواقعنا النساء وتطيبنا بالطيب ولبسنا ثيابنا ولبس بيننا وبين عرفة الا اربع ليال ثم
اهللنا يوم التروية ثم دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة فوجدها تبكي فقال ما شانك
قالت شانى انى قد حضت وقد حل الناس ولم احل ولم اطف بالبيت والناس يذهبون الى الحج
الآن فقال ان هذا امر كتبه الله على بنات آدم فاغتسلى ثم اهلى بالحج ففعلت ووقفت الموقف حتى
اذا طهرت طافت بالبيت وبالصفا والمروة ثم قال قد حللت من حجك وعمرتك جميعا قالت يا رسول الله
انى اجد فى نفسى انى لم اطف بالبيت حين حججت قال فاذهب بها يا عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم و
ذلك ليلة الحصبة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندہ کر آئے اور
حضرت عائشہ رضہ عمرہ کا احرام باندہ کر آئین جب سرف (سرف ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین پہونچین تو انکو حیض
آگیا جب ہم لوگ مکہ مین پہونچے طواف کیا خانے کعبہ کا اور سعی کی صفا مروہ کی ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے
ساتھ ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالے اور حلال ہو جاوے ہم نے کہا کیا چیزین حلال ہون گی اوسنے کہا آپنے فرمایا سب
چیزین پھر ہم نے صحبت کی عورتون سے اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ مین چار راتین باقی نہین پھر ہمنے احرام
باندہا اٹھوین تاریخ کو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس گئے دیکھا تو وہ رو رہی ہین - پوچھا کیون روتی ہو - انہون نے
کہا مجھے حیض آگیا سب لوگون نے احرام کھول ڈالا مین نے نہین کھولا ابھی تک طواف ہی نہ کرسکی خانہ کعبہ کا (بوجہ حیض کے) اب
لوگ حج کے لئے جاتے ہین آپنے فرمایا یہ حیض تو تقدیر امر ہے جو اللہ نے لکھدیا ہے آدم کی بیٹیون پر تو غسل کر اور حج کا
احرام باندہ لے انہون غسل کیا اور سب ارکان حج کے ادا کئے جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی
صفا مروہ مین پھر فرمایا آپنے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرے دونون سے انہون نے کہا یا رسول اللہ مجھے یہ خیال ہے مین نے طواف
نہین کیا خانہ کعبہ کا شروع حج مین آپنے عبد الرحمن سے کہا انکو لیجا ڈ اور عمرہ کرا لا تنعیم سے اور یہ لیلہ حصبہ کی رات کو تھا **ف** یعنے چودھوین
شب کو ذی الحج کی جس رات کو محصب مین اوترتی ہین یا تیرھوین شب کو اگر بارھوین تاریخ کو منا سے مراجعت کرے حصبہ اور محصب
ایک مقام ہے قریب مکے کے منا سے لوٹتے وقت راہ مین ملتا ہے - دوسری روایت مین ہے آپنے فرمایا حضرت عائشہ سے داخل بالحج ثم حجي واصنع
ما يصنع الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت وتصلي یعنے حج کا احرام باندہ لے اور حج کرتی اور حاجیون کی طرح کام کر مگر طواف نہ کر

اور نماز پڑھ **عن** جابر بن عبد اللہ قال اھللنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا لا یخالطہ شیٔ فقدمنا مکۃ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فطفنا وسعینا ثم امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نحل وقال لو لا ھدیی لحللت ثم قام سراقۃ بن مالک فقال یا رسول اللہ ادایتنا ھذہ لعامنا ھذا ام للابد فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم للابد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالی حج کا احرام باندھا اور کسی کی نیت نہ کی جب ہم مکے مین آئے تو چار راتین ذی حجہ کی گزر چکی تہین ہم نے طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ مین پہر ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احرام کھولڈالنے کا اور فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی احرام کھولڈالتا اسوقت سراقہ بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ آپ نے ہمکو اسی سال کے لئے دیا یا ہمیشہ کیواسطے آپنے فرمایا ہمیشہ کیواسطے **ف** اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہوگیا کہ جو حج کا احرام باندہ کر آوے ساتھ نہ ہو وہ طواف اور سعی کرکے احرام کھول سکتا ہے **عن** جابر قال قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فلما طافوا بالبیت وبالصفا والمروۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجعلوھا عمرۃ الا من کان معہ الھدی فلما کان یوم الترویۃ اھلوا بالحج فلما کان یوم النحر قدموا فطافوا بالبیت ولم یطوفوا بین الصفا والمروۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے مین آئے جب چار راتین گذرین تہین ذی حجہ کے جب طواف کرچکے اور سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کردو مگر جسکے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے جب آٹھوین تاریخ ہوئی تو صحابہ نے حج کا احرام باندھا جب دسوین تاریخ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی نہ کی درمیان مین صفا اور مروہ کے **ف** کیونکہ پہلی سعی کافی تہی البتہ جو شخص حج سے پہلے سعی نکرے اسکو بعد طواف الزیارۃ کے سعی کرنا ضرور ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہین جب چاہے کرلیوے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل ھو واصحابہ بالحج ولیس مع احد منھم یومئذ ھدی الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ وکان علی قدم من الیمن ومعہ الھدی فقال اھللت بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر اصحابہ ان یجعلوھا عمرۃ یطوفوا ثم یقصروا ویحلوا الا من کان معہ الھدی فقالوا ننطلق الی منی وذکر احدنا یقطر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لو استقبلت من امری ما استدبرت ما اھدیت ولو لا ان معی الھدی لاحللت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا حج کا اور صحابہ نے بھی اور کسی کے پاس اون دنون ہدی نہ تہی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضہ کے اور حضرت علی رضہ تشریف لائے تہی یمن سے اور اُن کے ساتھ ہدی تہی انہون نے نیت کی تہی اُسکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کردالین اور طواف سعی کرکے بال کتراوین احرام کھولڈالین مگر جسکے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کہے صحابہ نے کہا ہم سنا کو اوس حال مین جاوین کہ ہمارے ذکر مین منی بہتی ہو ریمبالغہ کے طور پر یعنے جماع کرنیکو بیچین نہ گرتی ہو کہ حج کو چلین - دوسری یہ

خیال تہا جاہلیت کا کہ عمرہ حج کے مہینون مین ناجائز ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہونچی آپنے فرمایا اگر مین پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہے) تو مین اپنے ساتہہ ہدی نہ لاتا اور میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی احرام کہولڈالتا **ف** یہ آپنے ان لوگونکا رد کیا جو احرام کہولڈالنا برا جانتے تہے یعنے اس مین کچہ قباحت نہین ہے اگر میرے ساتہہ ہدی نہوتی تو مین ہی ایسا ہی کرتا **عن** ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ ھدی فلیحل الحل کلہ وقد دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹہایا جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہوجاوے سب چیزین اسکو درست ہوگئین اور عمرہ حج مین شریک ہوگیا قیامت تک - کہا ابو داؤد نے یہ قول ابن عباس کا ہے اور مرفوع کرنا اسکا منکر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا اھل الرجل بالحج ثم قدم مکۃ فتاب بالبیت وبالصفا والمروۃ فقد حل وھی عمرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حج کا احرام باندہکر مکے مین آوے اور طواف اور سعی کرلے تو وہ حلال ہوجاویگا اور وہ احرام عمرے کا احرام ہوگا **عن** ابن عباس قال اھل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فلما قدم طاف بالبیت وبین الصفا والمروۃ قال ابن شوکر ولم یقصر ثم اتفقا ولم یحل من اجل الھدی وامر من لم یکن ساق الھدی ان یطوف وان یسعی ویقصر ثم یحل زاد ابن منیع او یحلق ثم یحل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا جب مکہ مین آکے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے بیچ مین سعی کے ابن شوکر نے کہا آپنے بال نہ کترائے نہ احرام کہولا کیونکہ ہدی آپکے ساتہہ تہی اور جو ہدی نہ لایا تہا اسکو آپنے حکم کیا احرام کہولنے کا طواف اور سعی کرکے اور بال کترانے کا یا منڈانیکا **عن** سعید بن المسیب ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فشھد عندہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ ینھی عن العمرۃ قبل الحج **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی ایک شخص صحابہ مین سے حضرت عمر پاس آیا اور کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے منع فرمایا مرض موت مین عمرہ کرنیسے حج سے پہلے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے یا مطلب یہ ہی کہ حج پہلے کرنا مستحب ہے کیونکہ حج فرض ہے اور عمرہ فرض نہین یا حج کا وقت مقرر ہے اور عمرہ ہر وقت درست ہے **عن** ابی شیخ الھنائی حیوان بن خلد ممن قرأ علی ابی موسی الاشعری من اھل البصرۃ ان معاویۃ بن ابی سفیان قال لاصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کذا وکذا وکذا رکوب جلود النمور قالوا نعم قال فتعلمون انہ نھی ان یقرن بین الحج والعمرۃ فقالوا اما ھذہ فلا فقال اما انہا معھن ولکنکم نسیتم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا تم جانتے ہو کہ آپنے منع کیا فلان فلان باتون سے منع کیا آپنے چیتون کی کہال پر سوار ہونیکو (کیونکہ اس مین تکبر اور فخار ہی یا اہل عجم کا طریقہ ہی یا اسکی کہال دباغت نہین ہوسکتی) انہون نے کہا ہان پہر معاویہ نے کہا منع کیا آپنے قران سے انہون نے کہا یہ ہم نہین جانتے معاویہ نے کہا اس سے ہی

بھی منع کیا مگر تم بھول گئے **ف** اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق نہیں ہے لہذا قران اکثر علما کے نزدیک افضل ہے پھر تمتع پھر افراد بعضون کے نزدیک افراد سب سے افضل ہے پھر قران پھر تمتع واللہ اعلم **باب** فی الاقران قران کا بیان **عن** انس بن مالک انهم سمعوه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعا يقول لبيك حجا وعمرة لبيك عمرة وحجا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ دونون کے ساتھہ فرماتے تھے لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا **ف** اس حدیث سے قران کا جواز ثابت ہوتا ہے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم بات بها يعني بذي الحليفة حتى اصبح ثم ركب حتى اذا استوت به البيداء حمد الله وسبح وكبر ثم اهل بحج وعمرة اهل الناس بهما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتى اذا كان يوم التروية اهل بالحج ونحر رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع بدنات بيده قياما **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ مین رہی جب صبح ہوئی تو سوار ہوئے جب بیدا پر پہونچے اللہ کی تعریف کی اور تسبیح اور تکبیر پھر لبیک کیا ساتھہ حج اور عمرے کے اور لوگون نے بھی ایسا ہی کیا جب ہم مکے مین پہونچے تو آپنے حکم کیا لوگون کو انہون نے احرام کھولڈالا جب آٹھوین تاریخ ہوئی آپنے حج کی لبیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھہ سے سات اونٹون کو نحر کیا کھڑا کرکے **ف** اور باقی کو حضرت علی رضہ نے **عن** البراء بن عازب قال كنت مع علي حين امره رسول الله صلى الله عليه وسلم على اليمن قال فاصبت معه اواقي بهما قدم على اليمن على رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد فاطمة رضي الله عنها قد لبست ثيابا صبيغا وقد نضحت البيت بنضوح فقالت ما لك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر اصحابه فاحلوا قال قلت بها اني اهللت باهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صنعت قال كنت اهللت باهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فاني قد سقت الهدي وقرنت قال فقال لي انحر من البدن سبعا وستين او ستا وستين وامسك بقسطك ثلاثا وثلاثين او اربعا وثلاثين وامسك لي من كل بدنة منها بضعة **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہی حضرت علی کے ساتھہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر بنا کر بھیجا تھا مین کہ طرف وہان مین نے کئی اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) چاندی جمع کی جب حضرت علی یمن سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو فاطمہ کو دیکھا رنگین کپڑے پہنے ہوئے اور گھر مین انہون نے خوشبو لگائی تھی انہون نے حضرت علی رضہ سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے اصحاب کو انہون نے احرام کھول ڈالا علی رضہ بولے کہ مین نے وہ نیت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی ہے (یعنے قران کیا ہے تو مین احرام کھول نہین سکتا) پھر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے پوچھا تم نے کیا کیا وہ بولے مین نے نیت کی آپ کی نیت پر آپنے فرمایا مین تو ہدی ساتھہ لایا ہون اور قران کر چکا ہون پھر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا ستر ۷۰ یا چھیاسٹھ ۶۶ اونٹ نحر کرنیکا اور کہا تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ اپنے واسطے رکھہ لے مطلب

ہے کہ جیسا ٹھہ یا سرٹھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مین نحر کرونگا اور باقی تو نحر کریا جیسا سٹھہ سرٹھہ سیطرح سے
نحر کر اور باقی اپنی طرف سے) اور ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا گوشت کا میرے واسطے رکھ چھوڑیو **عن** ابی وائل قال قال
الصبی بن معبد کنت رجلا اعرابیا نصرانیا فاسلمت فاتیت رجلا من عشیرتی یقال لہ هدیم بن شرملة فقلت له
یاهناہ انی حریص علی الجهاد والی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی فکیف لی بان اجمعهما قال اجمعهما واذبح
ما استیسر من الهدی فاهللت بهما معا فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعة وزید بن صرحان وانا
اهل بهما جمیعا فقال احدهما للاخر ما هذا بافقه من بعیره قال فکانما القی علی جبل حتی اتیت عمر بن
الخطاب فقلت له یا امیر المؤمنین انی کنت رجلا اعرابیا نصرانیا والی اسلمت وانا حریص علی الجهاد و
انی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی فاتیت رجلا من قومی فقال اجمعهما واذبح ما استیسر من
الهدی والی اهللت بهما معا فقال عمر رضی اللہ عنہ هدیت لسنة نبیك صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو وائل سے
روایت ہے صبی بن معبد نے کہا مین ایک شخص گنوار تہا نصرانی پھر مسلمان ہوا تو ایک شخص ہم میں آیا اپنے کنبے مین سے جسکا نام ہدیم بن
شرملہ تہا مین نے کہا اے فلانے میرا جی بہت چاہتا ہے جہاد کو اور حج اور عمرہ بہی مجہپر فرض ہین تو اگر مین ان دونون کو ایکساتہہ ادا
کرون تو کیسا انہون نے کہا جمع کر کے حج اور عمرے کو (قران کر) اور ذبح کر جو میسر ہو ہدی (اونٹ گائی بکری) تو مین نے حج اور
عمرہ کا ساتہہ ہی احرام باندہا جب مین عذیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجہہ سے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صرحان ملے اور مین
دونکو پکارتا جاتا تہا (یعنے لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا جاتا تہا) اونہون سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجہہ دار
نہین ہے (یعنے جانور کی مثل ہے جب تو نا سمجہی سے حج اور عمرہ دونون کو ساتہہ جمع کیا) اس کہنے سے گویا پہاڑ مجہہ پر ٹوٹ پڑا مین
حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا ای امیر المومنین مین ایک شخص گنوار نصرانی تہا مسلمان ہوا جہاد کا مجہے بہت شوق ہے اور مجہپر حج اور
عمرہ دونون فرض تہے تو مین نے اپنے کنبے کے ایک شخص سے پوچہا وہ بولا دونون کو جمع کر کے اور ایک ہدی مدی مین تو
ویسا ہی کیا حضرت عمر نے کہا تو نے اپنے نبی کی سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ روایت اس تفصیل سے ابو علی لولوی کی نسخہ مین
نہین ہے بلکہ مختصر ہے کہ صبی نے حضرت عمر سے بیان کیا انہون جواب دیا مگر ابن داسہ کے نسخے مین موجود ہے **عن** عکرمة قال
سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتانی
اللیلة آت من عند ربی عز وجل قال وهو بالعقیق وقال صل فی هذا الوادی المبارك وقال عمرة فی حجة
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجہسے عمر بن الخطاب رض نے بیان کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب عقیق مین تہے
رات کو آنیوالا خدا کیطرف سے میرے پاس آیا اور بولا اس برکت والی وادی مین نماز پڑہ اور کہا عمرہ ہے حج کے اندر **عن** الربیع بن
سبرة عن ابیه قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حتی اذا کنا بصفان قال لسراقة بن مالك
الا احبرك یا رسول اللہ اقضی لنا قضاء قوم کانما ولدوا الیوم فقال ان اللہ عز وجل قد دخل علیکم فی حجکم لهذا

عمرة فاذا قدمتم فمن تطوف بالبيت وبين الصفا والمروة فقد حل الا من كان معه هدي **ترجمہ** ربیع
سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ معبد سے کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب عسفان مین پہونچے تو
سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آج ایسا بیان فرمائی جیسا اون لوگون کو سمجھاتے ہین جو ابھی پیدا ہوئی (یعنے خوب صاف صاف
بیان فرمائی کہ ہر نادان بھی سمجھ جاوے) آپنے فرمایا اللہ تمہارے اس حج مین عمرہ شریک کر دیا تو جب تم آؤ مکے مین اور طواف
کرلو خانہ کعبہ کا اور سعی کرلو صفا اور مروہ کی تو حلال ہو جاؤ گے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حلال نہوگا **عن** ابن عباس ان
معاویۃ بن ابی سفیان اخبرہ قال قصرت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص علی المروۃ ورایتہ یقصر
عنہ علی المروۃ بمشقص **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بال کاٹے تیر کی نوک سے اور مین نے دیکھا آپ کو بال کترتے ہوے تیر کی پیکان سے **ف** یہ روایت صحیح نہین ہے کیونکہ آنحضرت سے
بال کترانا ثابت نہین ہے **عن** ابن عباس ان معاویۃ قال ما علمت انی قصرت عن رسول اللہ علیہ وسلم بمشقص
اعرابی علی المروۃ بحجۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے معاویہ نے کہا کیا تم نہین جانتے مین نے بال کترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے جحۃ مین **ف** شاید حج سے مراد جعرانہ کا عمرہ ہوگا **عن** مسلم القری سمع ابن
عباس یقول اھل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعمرۃ واھل اصحابہ بحج **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا اور آپکے اصحاب نے حج کا **عن** سالم ابن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج فاھدی وساق معہ الھدی من ذی الحلیفۃ وبدا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج وتمتع الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج
فکان من الناس من اھدی فساق الھدی ومنھم من لم یھد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال
للناس من کان منکم اھدی فانہ لا یحل لہ منہ من شیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن منکم اھدی فلیطف
بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیھل بالحج ولیھد فمن لم یجد ھدیا فلیصم ثلثۃ ایام فی الحج
وسبعۃ اذا رجع الی اھلہ وطاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکۃ فاستلم الرکن اول شیء
ثم خب ثلثۃ اطواف من السبع ومشی اربعۃ اطواف ثم رکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین
ثم سلم فانصرف فاتی الصفا وطاف بالصفا والمروۃ سبعۃ اطواف ثم لم یحلل من شیء حرم منہ حتی
قضی حجہ ونحر ھدیہ یوم النحر وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منہ وفعل الناس مثل فعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھدی وساق الھدی من الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حجۃ الوداع مین یعنے عمرہ کرکے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لیگئے ذو الحلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عمرے کو پکارا پھر حج کو اپنے پہلے لبیک بعمرۃ کہا پھر لبیک بحجۃ کہا اور لوگون نے بھی ایسا ہی کہا یعنی تمتع کیا مگر بعض لوگ ہدی

گئے تھے بعض نہین لے گئے تھے جب آپکے مین تشریف لائے تو لوگون سے فرمایا جو شخص تم مین سے ہدی ساتھہ لایا ہو وہ
احرام نہ کھولے جبتک حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کرکے بال کترادی اور احرام کھولڈالے پھر حج کا
احرام باندھے اور ہدی دیوے اگر ہدی اُسکے ساتھہ نہ ہو تو تین روزے رکھے ایام حج مین (ساتوین آٹھوین نوین کو) اور سات روزے
رکھے اپنے گھر مین آکر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائے تو طواف کیا اور بوسہ لیا حجر اسود کا سب سے پہلے پہر تین پہر دونین
دوڑ کر اکڑ کر طواف کیا اور چار پہر دونین معمولی طور سے چلے پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعتین پڑہین مقام ابراہیم پاس پھر سلام پھیرا
اور فارغ ہوئے اور صفا پر آئے اور سات پھیرے کیے صفا اور مروے کے بیچ مین پھر احرام نہین کھولا جبتک حج سے فارغ نہین
ہوئے اور نحر کیا ہدی کو یوم النحر مین (یعنے دسوین تاریخ) اور مکے مین آکر طواف کیا (طواف زیارہ) پھر احرام کھولڈالا سب کام
کرنے لگے جو احرام مین نہ کرتے تھے اور جن لوگون کے ساتھہ ہدی تھے انھون نے بھی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا

عن حفصة زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم انها قالت یا رسول اللہ ماشان الناس قد حلوا ولم
تحلل انت من عمرتك فقال انی لبدت راسی وقلدت هدیی فلا احل حتی انحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہی انھون
نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی لوگون کا انھون نے احرام کھولڈالا عمرہ کرکے اور آپنے احرام نہین کھولا آپنے فرمایا مین نے تلبید کی
اپنے سر کی (تلبید کہتے ہین بالون کو برابر کرکے گوند سے جما لینے کو تاکہ پراگندہ نہون اور جوئین نہ پڑین) اور تقلید کی ہدی کی (تقلید کہتے
ہین ہدی کے جانور کے گلے مین کچھہ لٹکا دینے کو تاکہ نشانی ہو کہ یہ ہدی ہے) تو مین حلال نہین ہو سکتا جبتک نحر نہ کرون **عن**

سلیم بن الاسود ان اباذر کان یقول فیمن حج ثم فسخها بعمرة لم یکن ذلك الا للركب الذین كانوا مع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سلیم بن الاسود سے روایت ہی ابوذر رضہ کہتے تھے جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اُسکو فسخ کرڈالا عمرہ کردیا تو یہ
درست نہوگا بلکہ یہ امر دن لوگون کیواسطے خاص تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے **ف** اوپر گزر چکا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی
قول ہی اور اکثر علما اسطرف گئے ہین مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگون کیواسطے خاص نہا بلکہ قیامت تک سب
لوگون کے لئے ہی **عن** بلال بن الحرث قال قلت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسخ الحج لنا خاصة او لمن بعدنا قال بل لکم
خاصة **ترجمہ** بلال بن الحارث سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حج کا فسخ کرنا خاص ہمارے لئے ہی یا اور لوگون کے لئے بھی
ہمارے آپنے فرمایا خاص تمھارے واسطے ہے **باب** الرجل یحج عن غیرہ ایک آدمی دوسرے کیطرف سے حج کرسکتا ہی **عن** عبد اللہ بن عباس قال کان
الفضل بن عباس ردیف رسول اللہ علیہ وسلم فجاءته امراة من خثعم تستفتیه فجعل الفضل ینظر الیها وتنظر الیه فجعل
رسول اللہ علیہ وسلم یصرف وجه الفضل الی الشق الاخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضة اللہ علی عباده فی الحج ادرکت
ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلة افاحج عنه قال نعم وذلك فی حجة الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ فضل بن عباس رضہ ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین (یعنے ایک ہی اونٹ پر آپکے ساتھہ سوار تھے)
مین ایک عورت آئی قبیلہ خثعم مین سے اور آپسے پوچھنے لگی فضل نے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اوس عورت کیطرف سے دوسری طرف پھیرتے تھے وہ بولی یارسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج نے میرے باپ کو اوسوقت پایا جب وہ بوڑھا ہے اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اُسکی طرف سے حج کرون آپنے فرمایا ہان حج کرو آپ اُسکی طرف سے ادا ہوجائیگا **ف** فضل بن عباس خوب صورت کم عمر تھے اور وہ عورت بھی حسین تھی اسواسطے آپنے اونکا منہ اوسکی طرف سے پھیر دیا

عن ابی رزین قال حفص فی حدیثہ رجل من بنی عامر انہ قال یارسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج والعمرۃ ولا الظعن قال احج عن ابیک واعتمر **ترجمہ** ابی زرین جو ایک شخص ہے بنی عامر مین سے بولا یارسول اللہ میرا باپ بوڑھا ہے حج اور عمرے کی طاقت نہین رکھتا نہ چلنے کی آپنے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر **ف** اکثر ایمہ کے نزدیک دوسری کیطرف سے حج کرنا درست ہی خواہ اپنی طرف سے حج کر چکا ہو یا نہ کر چکا ہو اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اگر اپنی طرف سے حج نہین کر چکا دوسرے کیطرف سے حج درست نہ ہوگا **عن** ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا تھا لبیک عن شبرمۃ آپنے پوچھا شبرمہ کون ہی وہ بولا میرا بھائی ہے یا عزیز ہے آپنے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج ادا کیا بولا نہین آپنے فرمایا پہلے اپنا حج ادا کر پھر شبرمہ کیطرف سے حج کریو **باب** کیف التلبیۃ تلبیک کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان تلبیۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ۔ قال وکان عبداللہ بن عمر یزید فی تلبیۃ لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ تھی لبیک اللھم لبیک الخ یعنے حاضر ہون تیری خدمت مین ای خدا مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون مین تیری خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین حاضر ہون تیری خدمت مین سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہی اور سلطنت بھی تیری ہی تیرا کوئی شریک نہین عبداللہ بن عمر اس مین اتنا اور بڑہاتے تھے حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین سب بہتری تیرے قبضہ مین ہے تیری طرف ہی رغبت ہی **عن** جابر بن عبداللہ قال اھل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر التلبیۃ مثل حدیث ابن عمر قال والناس یزیدون ذا المعارج ونحو من الکلام والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یسمع فلا یقول لھم شیئا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا پھر بیان کیا لبیک کو اوسی طرح جیسے عبداللہ بن عمر نے بیان کیا اور کہا لوگ اپنی طرف سے (اللہ کی تعریف مین) کچھ الفاظ بڑہا دیا کرتے تھے آپ سنتے تھے اور کچھ نہین فرماتے تھے **ف** مگر سنت اسیقدر ہے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک جیسا اوپر گزرا **عن** خلاد ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل صلے اللہ علیہ وسلم فامرنی ان امر اصحابی ومن معھا ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال او قال

بالتلبیة یرید احدھما **ترجمہ** خلاد بن السائب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور حکم کیا مجھکو کہ مین حکم کرون اپنے اصحاب اور ساتھہ والون کو لبیک پکار کر کہنے کا **ف** مرد کو لبیک پکار کر کہنا افضل ہے
اور عورت کو آہستہ کہنا چاہیئے اسطرح کہ آپ ہی سنے اور لوگ نہ سنین **باب** متے یقطع التلبیة لبیک کہنا کب موقوف
کرے **عن** الفضل بن عباس ان رسول اللہ صلے علیہ وسلم لبی حتے رمی جمرة العقبة **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تہے جبتک جمرہ عقبہ پر کنکریان ماریں (اوسوقت لبیک موقوف کیا) **عن** عمر قال
غدونا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من منا الی عرفات منا اللبی و منا المکبر **ترجمہ** حضرت امیرالمومنین عمر سے روایت
ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلے منا سے عرفات کوئی ہم مین سے لبیک کہتا تہا کوئی تکبیر کہتا تہا **باب** متے
یقطع المعتمر التلبیة عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے **عن** ابن عباس عن النبے صلے اللہ علیہ وسلم قال
یلبی المعتمر حتے یستلم الحجر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنیوالا لبیک کہے
حجر اسود کے چومنے تک **باب** المحرم یؤدب محرم اپنے غلام کو مار سکتا ہے تو کیسے **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت خرجنا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاجا حتی اذا کنا بالعرج نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلنا فجلست عائشة رضی
اللہ عنہا الی جنب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجلست الی جنبی وکانت زمالة ابی بکر وزمالة رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم واحدة مع غلام لابی بکر فجلس ابو بکر ینتظران یطلع علیہ فطلع ولیس معہ بعیرہ قال این بعیرک
قال اضللته البارحة قال فقال ابو بکر بعیر واحد تضلة قال فطفق یضربہ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یتبسم ویقول انظروا الی ھذا المحرم مایصنع قال ابن ابی رزمہ فمایزید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
علی ان یقول انظروا الی ھذا المحرم مایصنع ویتبسم **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے حج کرنیکو جب عرج مین پہونچے (عرج ایک گانون ہی درمیان مین مکے اور مدینے کے) تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوترے اور ہم بہی اوترے حضرت عائشہ تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھین اور مین ابوبکر اپنے باپ کے
پاس بیٹہی اور ابوبکر اور رسول اللہ علیہ وسلم دونونکا سامان کہانے اور پینے کا ایک ساتھہ تہا ایک اونٹ پر جو ابوبکر کے ایک غلام
پاس تہا ابوبکر اس انتظار مین بیٹہے کہ وہ غلام آوے جب وہ آیا تو اسکے ساتھہ اونٹ نہ تہا ابوبکر نے پوچہا اونٹ کہان ہے اس نے
کہا کل شب کو وہ گم گیا ابوبکر نے کہا ایک ہی اونٹ تو تہا اوس کو بہی تو نے گم کر دیا **ف** یعنے تیرے ساتھہ سو پچاس اونٹ نہ تہے
کہ حفاظت مشکل ہوتی صرف ایک اونٹ تہا اوسکی نگہبانی نہ ہو سکی **ف** ابوبکر نے اوسکو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تہے اور کہتے تہے دیکھو اس محرم کو کیا کرتا ہے **ف** ہر چند احرام مین لڑنا بھڑنا مارپیٹ کرنا ممنوع ہے فرمایا
اللہ تعالے نے والا جدال فی الحج مگر ابوبکر نے ایک بڑے قصور پر غلام کو سزا دی جو اسکی تعلیم کے لئے ضرور تہی اسواسطے آپ چپ ہو رہے مگر تبسم کیا کئے
ف ابن ابی رزمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہا کئے دیکھو یہ محرم کیا کرتا ہے اور تبسم کیا کیے اس سے زیادہ

کچھ نہ کہا **باب** الرجل یحرم فی ثیابہ سے کپڑے احرام کیوقت اتارنا **عن** یعلی بن امیۃ ان رجلا اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ اثر خلوق او قال صفرۃ وعلیہ جبۃ فقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف تأمرنی ان اصنع فی عمرتی فانزل اللہ تبارک وتعالی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فلما سری عنہ قال
این السائل عن العمرۃ قال اغسل عنک اثر الخلوق او قال اثر الصفرۃ واخلع الجبۃ عنک واصنع فی عمرتک
ما صنعت فی حجتک **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
اسوقت آپ جعرانے مین تھے (جعرانہ ایک مقام ہے درمیان مکے اور طائف کے جسکو اب بڑا عمرہ کہتے ہین) اوس کے بدن پر خوشبو
کا رنگ یا زردی کا نشان تھا اور ایک جبہ پہنے ہوئے تھا پوچھا یارسول اللہ مین عمرہ کیونکر کرون آپ پر وحی اترنے لگی جب
اُتر چکی تو آپنے پوچھا کہان ہے عمرے کو پوچھنیوالا فرمایا خوشبو کا نشان دھوڈال یا زردی کا اور جبہ اوتار ڈال پھر
وہی کر جو حج مین کرتا ہے **دوسری** روایت مین ہے اخلع جبتک فخلعھا من راسہ اتار جبہ اپنا تو تار لیا اور اُسنے
سر سے **تیسری** روایت مین ہے امرہ ان ینزعھا نزعا ویغتسل مرتین او ثلاثا حکم کیا آپنے جبا اتارنیکا اور غسل کرنیکا
دو بار تین بار **چوتھی** روایت مین ہے وقد احرم بعمرۃ وعلیہ جبۃ وھو مصفر لحیتہ راسہ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھا
اور جبہ پہنے تھا داڑھی اور سر زعفرانی ہوا تھا **باب** مایلبس المحرم احرام کے کپڑے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال سال
رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایترک المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمیص ولا البرنس ولا السراویل
ولا العمامۃ ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا من لا یجد النعلین فمن لم یجد نعلین
فلیلبس الخفین ولیقطعھما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے نہ پہنے آپنے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور ٹوپی اور ازار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا
ہو ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزے مگر جسکے پاس چپل نہ ہو تو موزون کو ٹخنون سے نیچے کاٹ ڈالے
یہان ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو نیچے کے پاس پیر کے بیچ مین ہوتی ہے) **ف** امام احمد کے نزدیک کاٹنا ہی ضرور نہین
بدلیل حدیث ابن عباس کی جو جوتے یا چپل نہ پاوے وہ موزے پہن لے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہے بدلیل اونکی یہی حدیث ہے اور ورس
اور زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ اون مین خوشبو ہوتی ہے اسیطرح ہر رنگ کا استعمال جسمین خوشبو ہو ممنوع ہے **عن**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ وزاد قال المحرمۃ لا تنتقب ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے ویسی ہی جو اوپر گزری اس مین اتنا زیادہ ہے کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی منہ کھلا رکھے اور دستانے نہ پہنے
عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی النساء فی احرامھن عن القفازین والنقاب وما
مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل
او قمیصا او خفا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے منع کیا عورتون کو احرام کیحالت

مین دستانے پہنے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس مین رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگون
کی جنمین خوشبو نہین ہے) اجازت ہے جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتہ ان کو پہنے **ف** عورت کو احرام مین منہ کھلا
رکھنا چاہیئے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے پھر کھلے رکھنے کی یہ شکل ہے - کہ یا تو بالکل کھلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اسطرح سے لٹکا دی کہ
منہ سے الگ رہے **عن** ابن عمر انه وجد القر فقال القوا علي ثوبا يا نافع فالقيت عليه برنسا فقال تلقى على هذا
وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يلبسه المحرم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کو سردی لگی انہون نے نافع سے کہا کوئی کپڑا
مجھے دے نافع نے برنس (ٹوپی یا اور کوئی کپڑا جس سے سر ڈھنکا رہے) دیدیا انہون نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اسکے پہننے سے منع کیا **عن** ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول السراويل
لمن لا يجد الازار والخف لمن لا يجد النعلين **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جسکو تہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہنے اور جوتی نہ ملین وہ موزے پہن لے (پھر کاٹنا موزون کا یا پھاڑنا پائجامہ کا
ضرور نہین نہ اوس پر کفارہ ہے یہی قول ہے امام احمد رح کا) **عن** عائشة كنا نخرج مع النبي صلى الله عليه وسلم الى مكة
فنضمد جباهنا بالسلك للطيب عند الاحرام فاذا عرقت احدانا سال على وجهها فيراه النبي صلى الله عليه وسلم
فلا ينهانا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ کی نیت سے جب احرام
باندھنے لگے تو ہم نے اپنی پیشانی پر خوشبو کا ضماد لگایا پھر جب پسینا آتا تو وہ خوشبو منہ پر بہہ آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھتے
لیکن منع نہ کرتے **ف** کیونکہ وہ خوشبو احرام کے پہلے کی تھی **عن** محمد بن اسحاق قال ذكرت لابن شهاب فقال حدثني
سالم بن عبد الله ان عبد الله يعني ابن عمر كان يصنع ذلك يعني يقطع الخفين للمراة المحرمة ثم حدثته صفية
بنت ابي عبيد ان عائشة حدثتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان رخص للنساء في الخفين فترك ذلك
ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے مین نے ابن شہاب سے ذکر کیا انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سالم بن عبداللہ نے
کہ عبداللہ بن عمر ایسا کرتے تھے یعنی موزون کو کاٹ دیا کرتے تھے عورت محرمہ کے پھر اون سے بیان کیا صفیہ بنت ابی عبید نے کہ اون سے حضرت
عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عورتون کو موزے پہننے کی جب عبداللہ بن عمر نے اسکو ترک کر دیا یعنی
عورتون کے موزے کا کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ حرام مین ٹخنون کا چھپانا مرد کو منع ہے عورتون کو منع نہین ہے **باب** المحرم يحمل السلاح
محرم ہتیار باندھے **عن** ابي اسحاق قال سمعت البراء يقول لما صالح رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الحديبية صالحهم على
ان لا يدخلوها الا بجلبان السلاح فسالته ما جلبان السلاح قال القراب بما فيه **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے
براء بن عازب سے سنا کہتے تھے جب رسول اللہ نے صلح کی حدیبیہ والون سے اس شرط پر کہ نہ آوینگے وہان مسلمان مگر ہتیار رونکو غلاف
مین کر کے **ف** غلاف مراد وہ تھیلی ہے جسمین تلوار نیام سمیت رکھ لی جاتی ہے اور سوار اوس مین اپنا کوڑا اور ہتیار وغیرہ کہ لیتا ہے
ابن بطال نے کہا مالک اور شافعی کے نزدیک محرم کو ہتیار باندھنا جائز ہے حج اور عمرے مین اور حسن نے اسکو مکروہ کہا ہے **باب** في المحرمة

تغطی وجهها عورت محرمہ اپنا منہ ڈھانپے تو کیسا **عن** عائشة قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم محرمات فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها علی وجهها فاذا جاوزونا کشفنا ۔ **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی سوار ہمارے سامنے سے ہوکر گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہی احرام باندھے
ہوئے تو جب ہمارے سامنے آجاتے ہم اپنے نقاب منہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے **ف** نقاب منہ پر ڈالنے سے مراد ہے
کہ کپڑا منہ سے جدا رہتا یا ایک لحظے دو لحظے کیواسطے منہ ڈھانپنا منع نہیں ہے **باب** فی المحرم یظلل محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے **عن** الحصین
قالت حججنا مع النبی صلی الله علیه وسلم حجة الوداع فرأیت أسامة وبلالا واحدهما اخذ بخطام ناقة النبی صلی الله
علیه وسلم والاخر رافع ثوبه یستره من الحر حتی رمی جمرة العقبة **ترجمہ** حصین سے روایت ہی ہم نے حج کیا رسول
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کو تو دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو اُن میں سے کوئی حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھا اور دوسرا
اپنا کپڑا اوڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیئے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کے رمی کی **ف** محرم کو سایہ لینا درست
ہی بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے **باب** المحرم یحتجم محرم پچھنے لگاوے تو وہ کیسا ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم
احتجم وهو محرم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام کیحالت میں **ف**
ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجم وهو
محرم فی راسه من داء کان به **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اپنے سر میں اور آپ احرام
باندھے ہوئے تھے ایک بیماری کی وجہ سے **عن** انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم علی ظهر القدم من وجع
کان به **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی پشت قدم پر ایک درد کے باعث سے **ف** اگر
پچھنے لگانے میں بال نکالنے پڑیں تو بعض علماء کے نزدیک جزا لازم ہوگی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہی تو جزا لازم نہوگی
باب کیتکل المحرم محرم سرمہ لگاوے تو کیسا ہے **عن** بنیه بن وهب قال اشتکی عمر بن عبید الله بن معمر عینیه فارسل
الی ابان بن عثمان قال سفیان وهو امیر الموسم مایصنع بهما قال اضمدهما بالصبر فانی سمعت عثمان رضی الله
عنه یحدث ذلك عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** بنیہ بن وہب سے روایت ہی عمر بن عبداللہ کی آنکھیں دکھنی آئیں میں معمر نے بھیجا
آدمی ابان بن عثمان کے پاس بھیجا وہ دنوں میں امیر تھے موسم کے میں کیا علاج کروں ان آنکھوں کا انہوں نے کہا ضماد کرلے ایلوا کیونکہ
میں نے سنا حضرت عثمان رضؓ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا **ف** امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں
حاجیوں کا سرگروہ ہوتا ہے اونکا اہتمام کرتا ہے **باب** المحرم یغسل محرم غسل کرے تو کیسا ہے **عن** عبد الله بن حنین ان
عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالابواء فقال ابن عباس یغتسل المحرم راسه وقال المسور لا یغسل
المحرم راسه فارسلنی عبد الله بن عباس الی ابی ایوب الانصاری فوجده یغتسل بین القرنین وهو یستر بثوب
قال فسلمت علیه فقال من هذا قلت انا عبد الله بن حنین ارسلنی الیك عبد الله بن عباس اسالك کان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وھو محرم قال فوضع ابو ایوب یدہ علی الثوب فطأطاہ حتی بدا لی راسہ
ثم قال لانسان یصب علیہ اصب قال فصب علی راسہ ثم حرک ابو ایوب راسہ بیدہ فاقبل بھا و ادبر ثم
قال ھکذا رایتہ یفعل صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حنین سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور
بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا مین (جو ایک مقام ہے درمیان مین حرمین کے) تو کہا عبد اللہ بن عباس نے محرم اپنا سر دھو سکتا
ہے مسور بن مخرمہ نے کہا نہین دھو سکتا ہے کہا عبد اللہ بن حنین نے مجھکو بھیجا مجھکو عبد اللہ بن عباس نے ابو ایوب انصاری
پاس تو پایا مین نے ان کو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیون کے بیچ مین جو کنوے پر لگی ہوتی ہین اور وہ پردہ کئے ہوئے تھے ایک
کپڑے کا تو سلام کیا مینے اونکو پوچھا انہون نے کون ہے یہ مین نے کہا مین عبد اللہ بن حنین ہون مجھکو بھیجا ہے عبد اللہ بن عباس
نے تاکہ تمسے پوچھون کسطرح غسل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتے تھے تو ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے
پر رکھکر سر سے کپڑا ہٹا لیا یہان تک کہ اونکا سر مجکو دیکھائی دینے لگا پھر کہا انہون نے ایک آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا ان پر
پانی ڈال تو پانی ڈالا اوسنے انکے سر پر اور انہون نے اپنا سر دونون ہاتھون سے ملا آگے لائے پھر پیچھے لیگئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا
تھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **باب** المحرم یتزوج محرم کو نکاح کرنا کیسا ہی **عن** نبیہ بن وھب اپنے
بنی عبد الدار ان عمر ابن عبید اللہ ارسل الی ابان بن عثمان بن عفان یسالہ وابان یومئذ امیر الحاج وھما محرمان
انی ارید ان انکح طلحۃ بن عمر ابنۃ شیبۃ بن جبیر فاردت ان یحضر ذلک فانکر ذلک علیہ ابان وقال
انی سمعت ابی عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح **ترجمہ** نبیہ بن
وھب سے روایت ہی عمر بن عبید اللہ نے بھیجا ابان بن عثمان پاس ایک آدمی اور ان دونون مین ابان امیر تھے حاجیون کے یہ پوچھنے کو کہ میرا
ارادہ ہے نکاح کرنیکا طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے اور مین چاہتا ہون کہ تم بھی اس نکاح مین شریک ہو ابان نے اوپر
انکار کیا اور کہا کہ سنا مین نے عثمان بن عفان اپنے باپ سے کہتے تھے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ نکاح
کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے۔ نہ پیام بھیجے نکاح کا **ف** مالک اور اوزاعی اور شافعی اور
احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے اونکے نزدیک محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسری کا نکاح پڑھاوے اور ابراہیم اور ثوری
اور ابو حنیفہ اور محمد اور ابو یوسف کے نزدیک محرم نکاح کرسکتا ہے مگر جماع نہ کرے جبتک احرام نہ کھولے **عن** میمونۃ قال
تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن حلالان بسرف **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہی کہ نکاح کیا رسول اللہ
نے مجھ سے اور ہم دونون حلال تھے (احرام باندھے ہی نہ تھے) سرف مین (ایک مقام ہے قریبکے) **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ
محرم تھے سعید بن مسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس کا (صحیح یہ ہی کہ اوسوقت آپ محرم نہ تھے) **باب** ما یقتل المحرم من
الدواب محرم لوگون سے جانور مارنا درست ہی **عن** عبد اللہ بن عمر سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عما یقتل المحرم

من الدواب یقتل خمس لا جناح فی قتلهن علی من قتلهن فی الحل والحرم العقرب والفارة والحداة والغراب والکلب العقور **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ کون سے جانور محرم کو مارنا درست ہے آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا حل میں۔ بچھو۔ اور چوہا۔ اور چیل۔ اور کوا۔ اور کتا۔ **ف** کٹنے کتے سے مراد ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ یا بھیڑیا اور سکھڑ اللہ اور درست ہے کہ کتے قید ہیں نہیں) موطا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس قتلهن حلال فی الحرام الحیۃ والعقرب والحداۃ والفارۃ والکلب العقور **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے خاص مکے اور اطراف مکے کے جہاں تک شکار کرنا حرام ہے باقی سب حل ہے) سانپ۔ بچھو اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عما یقتل المحرم قال الحیۃ والعقرب والفویسقۃ ویرمی الغراب ولا یقتله والکلب العقور والحداۃ والسبع العادی **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا (اس میں کوا اور چیل وغیرہ بھی داخل ہے) اور کوے کو پھینکا دے لیکن مارے نہیں (خطاب ہے کہ شاید وہ کوا ایسا ہے جیسے کالا کہنا حلال ہے) اور کتا کاٹنے والا اور چیل اور ہر درندہ حملہ کرنیوالا **باب** الصید للمحرم محرم کو شکار گاہ کو نہیں ہے یا نہیں **عن** عبداللہ بن الزبیر ان اخت خلیفۃ عثمان علی الطائف فصنع لعثمان طعام فیه من لحم الیعافیب ولحم الوحش فبعث الی علی بن ابی طالب فجاءه الرسول وهو یخبط لاباعره فجاء وهو ینفض الخبط عن یده فقالوا له فقال اطعموه فوما لا حلال لنا ونحن حرم فقال علی رضی اللہ عنه انشد اللہ من کان ههنا من اسجع اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اهدی الیه رجل حمار وحش وهو محرم فابی ان یاکله قالوا نعم **ترجمہ** عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میری باپ حارث نے جو خلیفہ تھے حضرت عثمان رضہ کے طائف پر کھانا تیار کیا حضرت عثمان کیواسطے اونمیں چڑیوں کا گوشت تھا اور گورخر کا انہوں نے حضرت علی کے پاس بھیجا جب انکے پاس آدمی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے اپنے اونٹوں کے لئے اور جھاڑ رہے تھے چارے کو اپنے ہاتھ سے جب وہ آدمی پہونچا لوگوں نے ان سے کہا کہ ہیں حضرت علی نے کہا کہلا دو اُن لوگوں کو جو احرام نہ باندھے ہوں ہم تو احرام باندھے ہیں میں قسم دیتا ہوں اللہ کے ان لوگوں کو نکو اشجع (قبیلہ) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نے گورخر بھیجا آپ نے انکار کیا کہا نیسے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا ہاں **ف** محرم کو خشکی کا شکار کھانا مطلقاً حرام ہے بعضوں کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم اسمیں شریک ہو یا معین ہو **عن** ابن عباس انه قال یا زید بن ارقم هل علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اهدی الیه عضد صید فلم یقبله وقال انا حرم قال نعم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے کیا تم جانتے ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دست شکار کے جانور کا ہدی مین آیا آپنے نہین قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ احرام باندہے ہوے
ہین زید بن ارقم نے کہا مان مین جانتا ہون **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
صید البر لکم حلال مالم تصیدوہ او یصد لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے ہتے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لئے جبتک تم خود شکار نہ کر دیا تمہارے وسطے شکار کیا جاوے **عن**
ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین
وھو غیر محرم فرای حمارا او حشیا فاستوی علی فرسہ قال سال اصحابہ ان ینا ولوہ سوطہ فابوا فسالھم
رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضھم
فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ تعالی
ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہی کہ وہ ساتھ ہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ایک راستے مین مکے کے
پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیون کے ساتھ جو احرام باندہے ہتے - لیکن ابو قتادہ احرام نہین باندہے ہتے انہون نے ایک گورخر
تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور ساتھیون سے کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پھر برچھا مانگا انہون نے انکار کیا آخر انہون نے خود
برچھا لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اسکو تو بعض صحابہ نے وہ تو گوشت کہایا اور بعضون نے انکار کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ملے تو آپسے بیان کیا آپنے فرمایا وہ ایک کہانا تہا جو کہلایا تم کو اللہ جل جلالہ نے **ف** اس حدیث سے ...
معلوم ہوا کہ محرم کو شکار کا گوشت کہانا درست ہی جبمین اوس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا **باب** فی
الجراد للمحرم محرم کو ٹیڈیان کہانا درست ہی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیڈی دریا کا شکار ہین **ف** یعنے جیسے دریا کا شکار حرام ہین
درست ہی یہ بہی درست ہی **عن** ابی ھریرۃ قال اصبنا مرما من جراد فکان رجل منا یضرب بسوطہ وھو محرم
فقیل لہ ان ھذا لا یصلح فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما ھو من صید البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ہم کو
ایک ٹیڈیون کا جہنڈ ملا ایک شخص اپنے کوڑے اسکو مارنے لگا اور احرام باندہے ہوے تہا لوگون نے کہا یہ درست نہین پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے **ف** کیونکہ سانپ اس کو نگل دیتا ہی پھر دریا اسکو کنارے
پر پہینک دیتا ہے یا مطلب یہ ہی کہ مثل دریا کے شکار کی بغیر ذبح کے کہانا درست ہے **باب** فی الفدیۃ فدیے کا بیان **عن**
کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال قد اذاک ھوام رأسک قال
نعم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلاثۃ ایام او اطعم ثلاثۃ اصع من تمر
علی ستۃ مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر گذرے صلح حدیبیہ کے زمانے مین
آپنے فرمایا بیشک ایذا دیتے ہین تجھکو جوئین تیری سر کی انہون نے کہا ہان آپنے فرمایا سر منڈا ڈال پھر ذبح کیجیو ایک بکری یا

تین روزے رکھنا یا تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو دینا **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من رأسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک یعنی جو تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اسکے سر میں کوئی آفت ہو جیسے جوں وغیرہ تو وہ فدیہ دیوے روزے یا صدقے یا قربانی سے یہ حدیث اوس کی تفسیر ہے **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ ان شئت فانسک نسیکۃ وان شئت فصم ثلاثۃ ایام وان شئت فاطعم ثلاثۃ اصع من تمر لستۃ مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا اگر تو چاہے تو ایک قربانی کر اور اگر چاہے تو تین روز تک روزے رکھ اور اگر چاہے تو تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو کھلا دے یعنے ان تین کاموں سے جو ہو سکے کر **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فذکر القصۃ فقال امعک دم قال لا قال فصم ثلاثۃ ایام او تصدق بثلاثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین بین کل مسکینین صاع **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنپر گزرے صلح حدیبیہ میں پھر یہی قصہ بیان کیا آپنے پوچھا تیرے پاس قربانی ہے بولا نہیں اُنپے فرمایا تین روزے رکھ لے یا تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو صدقہ دے **ف** کعب بن عجرہ مشہور صحابی ہیں یہ ایک بت کو پوجا کرتے تھے انکے دوست عبادہ بن صامت نے ان کے گھر میں جاکر چپکے سے اس بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئے اور دیکھا تو غصہ ہوئے اور عبادہ سے بدلا لینا چاہا پھر سوچی کہ اگر اس بت میں قدرت ہوتی تو اپنے تئیں بچاتا اور مسلمان ہو گئے **عن** کعب بن عجرۃ وکان قد اصابہ فی راسہ اذی فحلق فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یھدی ھدیا بقرۃ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے اُنکے سر میں جوئیں پڑ گئیں تھیں انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم کیا ایک گائی قربانی کرنے کا (پھر گائی اُنکے پاس نہ ہوگی تو روزے یا صدقے کی اجازت) **عن** کعب بن عجرۃ قال بنی ھوام فی راسی وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ حتی خفت علی بصری فانزل اللہ سبحانہ وتعالی فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من رأسہ الآیۃ فدعانی رسول اللہ علیہ وسلم فقال لی احلق راسک وصم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین فرقا من زبیب او انسک شاۃ فحلقت راسی ثم نسکت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے میرے سر میں جوئیں پڑ گئیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حدیبیہ کے سال میں یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا اپنی بصارت جانیکا (جوؤں کے کاٹنے اور نوچنے سے اور دماغ کے ضعیف ہو جانے سے) تو اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری فمن کان منکم مریضا الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا اپنا سر منڈا ڈال اور تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ایک فرق (پیمانہ ہے چار صاع کا بارہ سیر عراقی اور ۳۶ سیر حجازی سے) یا ایک بکری ذبح کر میں نے اپنا سر منڈایا پھر میں نے قربانی کی **ف** ایک روایت میں ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ چھ مسکینوں کو نصف نصف صاع دیوے **باب** الاحصار جس سے رک جانیکا بیان **عن** عکرمۃ قال سمعت الحجاج بن عمرو الانصاری قال قال رسول اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ الحج من قابل قال عکرمۃ سالت ابن عباس وابا ھریرۃ عن ذلک قال صدق **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے حجاج بن

سنا حجاج بن عمرو انصاری سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اسکی ہڈی ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے (دوسری روایت مین اتنا زیادہ یا بیمار ہو جاوے) تو وہ حلال ہو گیا (یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے یعنے احرام کو ترک کرے اور اپنے وطن کو چلا آوے) پھر اگلے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا مین نے ابن عباس سے پوچھا اور ابوہریرہ سے انہون نے کہا سچ بولا ف ائمہ ثلثہ شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک حصار (حج سے رک جانا) سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہین ہوتا۔ اگر اور کوئی عذر ہو تو حصار کا حکم نہو گا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہونچا تو حج کرے نہین تو عمرہ کر کے احرام کھولے اور سال آیندہ حج کرے **عن** میمون بن مہران قال خرجت معتمرا عام حاصر اهل الشام ابن الزبير بمكة وبعث معي رجال من قومي بهدي فلما انتهينا الى اهل الشام منعونا ان ندخل الحرم فنحرت الهدي مكاني ثم احللت ثم رجعت فلما كان من العام المقبل خرجت لاقضي عمرتي فاتيت ابن عباس فسالته فقال ابدل الهدي فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر اصحابه ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء

ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہی مین عمرہ کرنیکو نکلا جس سال شام والون نے محاصرہ کیا تھا عبداللہ بن الزبیر کا مکے مین اور میرے ساتھ کئی لوگون نے میری قوم مین سے ہدی بھیجی تھی جب ہم مکے کے قریب پہونچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم مین جانے سے مین نے اسی جگہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام کھولڈالا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو پھر مین نکلا اپنا عمرہ قضا کرنیکو واسطے تو ابن عباس پاس آیا اور اون سے پوچھا انہون نے کہا ہدی بھی بدلڈال یعنے دوسری ہدی کیونکہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تھا کہ بدلہ دین عمرہ قضا مین اس ہدی کا جو انہون نے نحر کی تھی حدیبیہ مین

ف کیونکہ وہ ہدی حرم مین ذبح نہین ہوئی تھی بلکہ باہر حرم کے ذبح ہوئے تھی یہ حدیث بظاہر موید ہے مذہب حنفیہ کو احصار کی حالت مین ہدی ذبح کرنیکے لئے حرم مین بھیجی جاوے اور شافعی کے نزدیک جہان روکا جاوے وہین ہدی کو کرے

باب دخول مكة كے مین جانیکا بیان

عن نافع ان ابن عمر كان اذا قدم مكة بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ثم يدخل مكة نهارا ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه فعله **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر جب مکے مین آتے تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہے قریب مکے کے) مین رہ جاتے جب صبح ہوتی تو غسل کرتے پھر مکے مین دن کو داخل ہوتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے

ف پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی مین ٹھہرنے سے اس معلوم ہوا کہ مکے مین دن کو آنا بہتر ہے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يدخل مكة من ثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى زاد البرمكي يعني ثنيتي مكة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین بلند جانب کیطرف سے آتے اور نشیب کیجانب سے نکلتے

ف بلند جانب کیطرف ذی طوی ہی اور جنۃ المعلی مقبرہ مکہ معظمہ کا بھی اسیطرف ہی اور نشیب دوسرا جانب ہی **عن** نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم مدینے سے نکلتے

شجرہ کیجانب سے (جو ذوالحلیفہ مین تہا) اور داخل ہوتے مدینے مین معرس (ایک موضع ہی چہہ میل پر مدینے سے
کیجانب ہے) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح من کداء اعلی
مکۃ ودخل فی العمرۃ من کدی قال وکان عروۃ یدخل منہما جمیعا وکان اکثر ما کان یدخل من کدی وکان قریبا
الی منزلہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ مین کداء کیجانب سے داخل ہوئی بلندی
کیطرف سے اور عمرے کدی کیطرف سے) کداء وہ جانب جو جنۃ المعلی کیطرف ہی بلند ہی اور کدی وہ جانب جو مکے کے نشیب مین ہی باب العمرۃ کیطرف
اور عروہ دونو جانبون مین سے داخل ہوتے لیکن اکثر کدی مین جاتے کیونکہ وہ جانب اون کے گہر سے قریب تہا **عن** عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل مکۃ دخل من اعلاہا وخرج من اسفلہا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم جب مکے مین داخل ہوتے تو بلندی جانب کیطرف سے اور جب مکے سے نکلتے تو نیچی کیطرف نکلتے **باب** فی رفع الیدین اذا رای البیت جب
خانہ کعبہ کو دیکہے تو دونو ہاتہہ اوٹہاوے **عن** شعبۃ قال سمعت ابا قزعۃ یحدث عن المہاجر المکی قال سئل جابر بن
عبد اللہ عن الرجل یری البیت یدیہ فقال ما کنت تری احدا یفعل ہذا الا الیہود وقد حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلم یکن یفعلہ **ترجمہ** مہاجر مکے سے روایت ہی کہ جابر عبد اللہ سے پوچہا جو شخص خانہ کعبہ کو دیکہے وہ دونو ہاتہہ اٹہاوے انہون نے
کہا مین نے تو کسیکو یہ کرتے نہین دیکہا سوا یہود کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ صلعم کے ساتہہ اپنے ہاتہہ نہ اٹہائے **ف** اکثر علما حنفیہ
اور شافعیہ اور مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد رح کے نزدیک جب کعبے کو دیکہے تو دونو ہاتہہ اٹہاوے اور دعا کرے۔ اور بعضون نے اسکو
حنفیہ اور شافعیہ سے بہی نقل کیا ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکۃ طاف بالبیت وصلی رکعتین
خلف المقام یعنی یوم الفتح **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب مکے مین داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور دو رکعتین
پڑہین مقام ابراہیم کے پیچہے جسدن مکہ فتح ہوا **ف** دو رکعتون سے مراد دو گانہ طواف ہی **عن** ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلا
حیث ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ان یذکرہ ویدعوہ قال والانصار تحتہ قال ہاشم فدعا
حمد اللہ ودعا بما شاء ان یدعو **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم آئے مکے مین تو پہلے حجر اسود پاس آئے
اور اسکو بوسہ دیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑہ گئے یہان تک کہ خانہ کعبہ دکہلائی دینے لگا اور دونو ہاتہہ
اٹہائے پہر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگنے لگے اور انصار نیچے کہڑے تہے یا پتہر صفا پر چڑہنے کے لئے نیچے تہے ہاشم نے کہا دعا کی
اور اللہ کی تعریف کی اور جو چاہا دعا کی **ف** دونو ہاتہہ اوٹہائے یعنے دعا کے لئے اور دعا مانگی بعض نسخون مین والانصار تحتہ ہی
دونو ترجمے مذکور ہوئے **باب** فی تقبیل الحجر حجر اسود کو چومنے کا بیان **عن** عمر انہ جاء الی الحجر فقبلہ فقال انی اعلم انک حجر لا
تنفع ولا تضر ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک **ترجمہ** حضرت عمرؓ آئے حجر اسود پاس
اور اسکو بوسہ دیا بعد اسکے کہا مین جانتا ہون تو ایک پتہر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہی نہ نقصان اور اگر مین نے رسول اللہ صلعم

کو نہ دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا **ف** جب حجر اسود کا یہ حال ہو تو اور چیزون کو بوسہ دینا کیونکر درست ہوگا **باب** استلام الارکان ارکان کو مس کرنیکا بیان **عن** ابن عمر قال لم ار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **عن** ابن عمر انہ اخبر بقول عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الحجر بعضہ من البیت فقال ابن عمر واللہ انی لاظن عائشۃ انکانت سمعت ھذا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی لاظن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یترک استلام مما الا انھما لیسا علی قواعد البیت ولا طاف الناس وراء الحجر الا لذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ فرماتے ہین کہ حطیم کا ایک حصہ کعبے مین داخل ہے انہون نے کہا قسم خدا کی یہ عائشہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسیواسطے مین سمجھتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہین کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہین ہین اور اسواسطے لوگون نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے **ف** کیونکہ حطیم بیت اللہ مین داخل ہے تو اسکو بھی طواف مین شریک کرلینا چاہیئے اگر شریک نہ کریگا اور حطیم کے ادھر سے نکل جاویگا تو طواف درست نہ ہوگا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر فی کل طوفۃ قال وکان عبداللہ بن عمر یفعلہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا ہر چکر مین مس کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** کعبہ کے چار رکن ہین ایک حجر اسود دوسرے رکن عراقی تیسرے رکن شامی چوتھی رکن یمانی **باب** الطواف الواجب طواف واجب کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے طواف کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ایک اونٹ پر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے **عن** صفیۃ بن شیبۃ قالت لما اطمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح طاف علی بعیر یستلم الرکن بمحجن فی یدہ قالت وانا انظر الیہ **ترجمہ** صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اطمینان ہوا مکہ فتح کرنیکے بعد تو آپنے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہوکر چھوتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے جو ان کے ہاتھ مین تھی ..... اور مین آپ کو دیکھ رہی تھی **عن** معروف یعنی ابن حربوذ المکی حدثنا ابو الطفیل قال رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت علی راحلتہ یستلم الرکن بمحجنہ ثم یقبلہ زاد محمد بن رافع ثم خرج الی الصفا والمروۃ فطاف سبعا علی راحلتہ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ طواف کرتے تھے

خانہ کعبہ کا اپنے اونٹ اوپر سوار ہوکر استلام کرتے تھے) حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے پھر بوسہ لیتے تھے اس لکڑی کا محمد بن رافع نے زیادہ کیا پھر نکلے صفا اور مروے کیطرف اور سات پھیرے کئے اپنے اونٹ پر سوار ہوکر **عن** جابر بن عبد اللہ یقول طاف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلۃ بالبیت وبالصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسلوہ فان الناس غشوہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع مین اپنے اونٹ پر خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا مروے کے بیچ مین تاکہ لوگ آپ کو دیکھین اور مطلع ہون اور آپسے پوچھین کیونکہ لوگون نے گھیر لیا تھا آپ کو **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ وھو یشتکی وطاف علی راحلتہ کلما اتی علی الرکن استلم الرکن بمحجن فلما فرغ من طوافہ اناخ فصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائے اور آپ بیمار تھے آپنے طواف کیا اپنے اونٹ پر جب آپ حجر اسود پاس آئے تو ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے اسکو چھوتے پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ کو بٹھا کر دو رکعتین پڑھین (دو گانہ طواف کا ادا کیا) **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم انھا قالت شکوت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالت فطفت ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جنب البیت وھو یقراء بالطور وکتاب مسطور **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے مین نے شکایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپنے فرمایا تو سوار ہوکر طواف کر لوگون کے پیچھے تو مین نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے خانہ کعبہ کی پہلو مین اور آپ پڑھتے تھے والطور کتاب مسطور **ف** یعنے سورہ طور ایک رکعت مین پڑھی جیسی عادت شریف تھی یا دو رکعتون مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہوکر طواف کرنا حالت بیماری مین درست ہے **باب الاضطباع فی الطواف** اضطباع کرنا طواف مین **عن** یعلی قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطبعا ببرد اخضر **ترجمہ** یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا چادر سبز اوڑھ کر اضطباع کرکے **ف** اضطباع کہتے ہین چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین کندھے پر ڈالنا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانہ فرملوا بالبیت وجعلوا ارديتھم تحت اباطھم ثم قذفوھا علی عواتقھم الیسری **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا طواف مین (رمل کہتے ہین مونڈھے ہلاتے ہوئے ذرا جلدی جلدی چلنے کو) اور چادرون کو اپنی بغلون کے تلے سے نکالا پھر اوسکو ڈال دیا بائین کندھون پر **ف** یعنے اضطباع کیا **باب الرمل** رمل کا بیان **عن** ابی الطفیل قال قلت لابن عباس نیرعم قومک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد رمل بالبیت

وان ذلك سنة قال صدقوا وكذبوا قلت وما صدقوا وكذبوا قال صدقوا قد رمل رسول
الله صلى الله عليه وسلم وكذبوا وليس بسنة ان قريشا قالت زمن الحديبية دعوا محمدا و
اصحابه حتى يموتوا موت النغف فلما صالحوه على ان يجيئوا من العام المقبل فيقيموا بمكة ثلاثة
ايام فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم والمشركون من قبل قعيقعان فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لاصحابه ارملوا بالبيت ثلاثا وليس بسنة قلت يزعم قومك ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم طاف بين الصفا والمروة على بعيره وان ذلك سنة فقال صدقوا وكذبوا قلت
ما صدقوا وما كذبوا قال صدقوا طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الصفا والمروة
على بعيره وكذبوا وليس بسنة كان الناس لا يدفعون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يبرحون
عنه فطاف على بعيره ليسمعوا كلامه ويروا مكانه ولا تناله ايديهم ترجمہ ابو الطفیل سے روایت
ہے میں نے ابن عباس سے کہا تمہاری لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کیا خانہ کعبہ کا
تو رمل کیا اوس میں اور یہ رمل سنت ہے انہوں نے کہا کچھ سچ ہوے اور کچھ جھوٹ میں نے کہا سچ ہی اور کیا جھوٹ ہے
ابن عباس نے کہا اتنا سچ ہوے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور جھوٹ ہوے کہ رمل سنت ہی اصل
قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں قریش نے کہا چھوڑ دو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے اصحاب کو مرجاوین گے
اونٹ کی موت (جیسے اونٹ کے ناک میں کیڑا پڑکر مرجاتا ہے یعنے آپ ہی ہوکون کے مارے مرجاوین گے (جب آپس
صلح ہوگئی اس بات پر کہ سال آیندہ آوین اور حجر کرین اور تین دن مکے میں رہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گئے اور مشرکین بھی قعیقعان کیطرف سے آئے (قعیقعان ایک پہاڑ کا نام ہے آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا تین پھیرے
میں رمل کرو ف یعنے اکڑکر چلو مونڈھے ہلاتے ہوے جیسے سپاہی جنگ کے لئے جاتا ہے رمل پہلے تین پھیرے میں طواف
کے سنت ہی ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک عمرہ کے طواف میں اور حجر کے ایک طواف میں جسکے بعد سعی ہو تو اگر
طواف القدوم کے بعد سعی کرے اوسی میں رمل کرلیوے نہیں طواف الزیارت میں کرے ف اور یہ سنت نہیں ہے
میں نے کہا تمہارے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا صفا اور مروے کے بیچ میں اونٹ پر
اور یہ امر سنت ہی انہوں نے کہا کہ جھوٹ ہی کچھ سچ کیا ہے اور جھوٹ کہا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سعی کی صفا مروے کے درمیان اونٹ پر یہ سچ ہے لیکن یہ جھوٹ ہی کہ یہ فعل سنت ہی کیونکہ لوگ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سرکتے نہ تھے اور جاتے نہ تھے تو آپنے سعی کی اونٹ پر سوار ہوکر تاکہ لوگ آپ کا کلام سنین
اور آپ کو دیکھین اور لوگون کے ہاتھ آپ تک نہ جاسکین ف اس حدیث سے معلوم ہوا اگر کوئی عذر نہو
تو طواف اور سعی پیدل ہوکر کرنا چاہیے عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة

وقد وهنتهم حمى يثرب فقال المشركون انه يقدم عليكم قوم وقد وهنتهم الحمى ولقوا منها شرا فاطلع الله سبحانه نبيه صلى الله عليه وسلم على ما قالوه فامرهم ان يرملوا الاشواط الثلاثة وان يمشوا بين الركنين فلما راوهم رملوا قالوا هؤلاء الذين ذكرتم ان الحمى قد وهنتهم هؤلاء اجلد منا قال ابن عباس ولم يامرهم ان يرملوا الاشواط كلها الا ابقاء عليهم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لاے اور ضعیف کر دیا تہا اونکو مدینے کے بخار نے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس وہ لوگ آتے ہین جو بخار سے ضعیف ہوگئے ہین اور بڑی تباہی اوٹہائی ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو اس گفتگو سے مطلع کر دیا تو آپنے حکم کیا لوگون کو کہ پہلے تین پھیرون مین مل کرین اور درمیان مین رکن یمانی اور حجر اسود سے معمولی چال سے چلین جب مشرکین نے ان کو دیکہا تو کہا تم کہتے تہے ان لوگون کو بخار نے ضعیف کر دیا یہ تو ہم سے بہی زیادہ چالاک اور تندرست ہین ابن عباس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو سب پھیرون مین رمل کرنیکا حکم نہین دیا انپر رحم کرکے ف تاکہ تکلیف نہ ہو صرف صحت اور شجاعت ظاہر کرنے کے لیے تین پھیرون مین رمل کرنا کافی تہا عن اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب يقول فيم الرملان والكشف عن المناكب وقد اطاء الله الاسلام ونفى الكفر واهله مع ذلك لا ندع شيئا كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ اسلم سے روایت ہے مین نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تہے اب رمل اور مونڈہے کہولنے کی کیا ضرورت ہے اب تو اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر کو مٹا دیا اور کافرون کو تباہ کر دیا لیکن باوجود اس کے ہم ان باتون کو نہین چہوڑتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کیا کرتے تہے ف اگرچہ ضرورت باقی نرہے مگر اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ضرور ہے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الطواف بالبيت وبين الصفا والمروة ورمي الجمار لاقامة ذكر الله ترجمہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف بیت اللہ کا اور سعی کرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریان مارنا یہ سب اللہ جل جلالہ کے یاد کیواسطے مقرر کیے گئے عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اضطبع فاستلم وكبر ثم رمل ثلاثة اطواف وكانوا اذا بلغوا الركن اليماني وتغيبوا من قريش مشوا ثم يطلعون عليهم يرملون تقول قريش كانهم الغزلان قال ابن عباس فكانت سنة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کیا پھر استلام کیا (بوسہ دیا حجر اسود کا) اور تکبیر کہی پھر تین پھیرون مین رمل کیا جب یہ لوگ رکن یمانی پاس پہونچتے اور قریش کے کافرون کی نظر سے غایب ہو جاتی تو معمولی چال سے چلتے جب پہاڑون کے سامنے آتے تو رمل کرتے ہوے چلتے یہان تک کہ قریش کہنے لگے گویا ہرنین ہین جو کودتی ہین ابن عباس نے کہا پہر فعل سنت ہوگیا

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت ثلاثا ومشوا اربعا ترجمہ عبداللہ بن عباس روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحاب نے عمرہ کا احرام باندہا جعرانہ سے تو رمل کیا پہلے تین پہیرون مین پہر معمولی چال سے چلے عن نافع ان ابن عمر رمل من الحجر الی الحجر وذکران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نے رمل کیا حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک اور بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا باب الدعاء فی الطواف طواف مین دعا کرنا عن عبداللہ ابن السائب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول بین الرکنین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا ..... وقنا عذاب النار ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب یمانی اور حجر اسود کے درمیان مین آتے تو مین نے سنا آپ فرماتے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعا ثم یصلی سجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرہ مین اول مرتبہ آنے کے بعد تو تین پہیرون مین دوڑکر چلتے اور باقی چار پہیرون مین معمولی چال سے چلتے پہر دو رکعتین پڑہتے باب الطواف بعد العصر عصر کی نماز کے بعد طواف کرنیکا بیان عن جبیر بن مطعم یبلغ بہ النبی صلے علیہ وسلم قال لا تمنعوا احدا یطوف بھذا البیت ویصلی ای ساعۃ شاء من الیل او نھار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کسیکو طواف کرنے سے اس گہر کا اور نماز پڑہنے سے جس وقت جی چاہے رات اور دن مین (اگرچہ بعد عصر یا بعد فجر کے ہو) باب طواف القارن قران کرنے والے کا طواف عن جابر بن عبداللہ یقول لم یطف النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا طوافہ الاول ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین ایک ہی بار سعی کی پہلے مرتبہ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عن عائشۃ ان اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الذین کانوا معہ لم یطوفوا حتی رموا الجمرۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے طواف نہین کیا جبتک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کرلی عن عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لھا طوافک بالبیت وبین الصفا والمروۃ یکفیک لحجتک وعمرتک ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف تیرا خانہ کعبہ کا اور سعی صفا اور مروے کی کافی ہے حج اور عمرہ دونون کو باب الملتزم ملتزم کا بیان عن عبدالرحمن بن صفوان قال لما فتح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکۃ

فلم ألبس ثيابي وكانت داري على الطريق فلا نظرت كيف يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت
فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم قد خرج من الكعبة هو واصحابه وقد استلموا البيت من الباب الحطيم
وقد وضعوا خدودهم على البيت ورسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبدالرحمن بن صفوان سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو مین نے کہا مین اپنے کپڑے پہنونگا اور میرا گھر ہی رستے پر تھا
تو دیکھون گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہین مین گیا تو مین نے دیکھا آپ کعبے کے اندر سے نکلے اور آپکے
اصحاب بھی نکلے اور سب لوگ چمٹ گئے خانہ کعبہ کے دروازے سے لیکر حطیم تک اور اپنے رخسارے کعبے سے
لگا دیئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سب کے بیچ مین تھے ف ملتزم وہ چیز ہے خانہ کعبہ کا جو درمیان
حجر اسود اور باب کعبے کے ہے عن شعیب قال طفت مع عبد الله فلما جئنا دبر الكعبة قلت الا تتعوذ
قال نعوذ بالله من النار ثم مضى حتى استلم الحجر واقام بين الركنين والباب فوضع صدره ووجهه
وذراعيه وكفيه هكذا وبسطهما ثم قال هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله
ترجمہ شعیب سے روایت ہے بیٹے طواف کیا عبداللہ کے ساتھ جب ہم نے کہا تم پناہ نہین مانگتے انہون نے
کہا ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی جہنم سے پھر گئے اور چومتا حجر اسود کو اور کھڑے ہوئے درمیان حجر اسود اور دروازہ
کعبہ کے اور اپنا سینہ اور منہ اور دونو ہاتھ اور ہتھیلیان اسطرح رکھین اور ان کو پھیلا دیا پھر کہا مین نے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے چمٹے ہے ملتزم سے عن عبد الله بن السائب انه كان يقود
ابن عباس فيقيمه عند الشقة الثالثة مما يلي الركن الذي يلي الحجر مما يلي الباب فيقول له ابن
عباس ابنئت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ههنا فيقول نعم فيقوم فيصلي ترجمہ
عبداللہ بن السائب کھینچا کرتے تھے عبداللہ بن عباس کو (جب وہ اندھے ہو گئے تھے) اور کھڑا کر دیتے تھے
ان کو تیسرے کونے مین حجر اسود کے پاس باب کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجھکو خبر دی گئی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یہان نماز پڑھتے تھے مین کہتا تھا ہان پھر وہان نماز پڑھتے تھے باب امر الصفا والمروة صفا
اور مروہ کا بیان عن عروة انه قال قلت لعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وانا يومئذ حديثة
السن ارايت قول الله تعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فما ارى على احد شيئا ان لا يطوف
بهما قالت عايشة كلا لو كان كما تقول كانت فلا جناح عليه ان لا يطوف بهما انما انزلت هذه
الاية في الانصار كانوا يهلون لمناة وكانت مناة حذو قديد وكانوا يتحرجون ان يطوفوا بين
الصفا والمروة فلما جاء الاسلام سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله تعالى
ان الصفا والمروة من شعائر الله ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے اور کہا کہ مین

کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون مین سے ہین سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ گناہ نہین ہے اوسپر سعی کرنا درمیان مین ان کے) تو مین سمجھتا ہون اگر کوئی سعی نہ کرے جب بھی کچھ قباحت نہین حضرت عایشہ نے جواب دیا ہرگز نہین اگر جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا تو اللہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے سعی نہ کرنا صفا اور مروے مین تو آیت انصار کے حق مین اتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تھے مناۃ کیواسطے اور مناۃ قدید کے تھا (قدید ایک قریہ ہے مناۃ اسکی سامنے رہا کرتا تھا) وہ لوگ صفا اور مروے کے بیچ مین سعی کرنا بُرا سمجھتے تھے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہون نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت اللہ جل جلالہ نے اوتارا کہ صفا اور مروہ دونون اللہ کے نشانیون مین سے ہین (مقصود اس سے رد ہی ان کے خیال کا کہ سعی مین قباحت ہی **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلے اللہ وسلم اعتمر فطاف بالبیت وصلی خلف المقام رکعتین ومعہ من یستترہ من الناس فقیل لعبد اللہ دخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الکعبۃ قال لا ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین پڑہین اور آپکے ساتھ اتنے لوگ تھے آپ اون مین چھپے ہوئے تھے تو عبد اللہ سے کہا گیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر گئے تھے انہون نے کہا نہین دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے پھر آئی آپ صفا اور مروے پر اور سعی کے درمیان اُن کے سات بار پھر سر منڈایا **عن** کثیر بن جمہان ان رجلا قال لعبد اللہ بن عمر بین الصفا والمروۃ یا ابا عبد الرحمن انی اراک تمشی والناس یسعون قال ان امشی فقد رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمشی وان سعی فقد رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسعی فانا شیخ کبیر ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہی ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا صفا اور مروے کے درمیان مین تم کو دیکھتا ہون تم چل رہے ہو اور لوگ دوڑ رہے ہین انہون نے کہا اگر مین چلون تو مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چلتے دیکھا اور اگر مین دوڑون تو مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے دیکھا اور مین بوڑہا ضعیف ہون **ف** اس واسطے چلتا ہون اور چلنا خلاف سنت نہی نہین ہے **باب** صفۃ حجۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال **عن** محمد قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ فلما انتہینا الیہ سال عن القوم حتی انتہی الی فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاہوی بیدہ الی رأسی فنزع زری الاعلی ثم نزع زری الاسفل ثم وضع کفہ بین ثدیی وانا یومئذ غلام شاب فقال مرحبا بک واہلا یابن اخی سل عما شئت فسالتہ واعمی وجاء وقت الصلوۃ فقام فی سناجۃ ملتحفا بہا یعنی ثوبا ملفقا کلما وضعہا علی منکبیہ رجع طرفاہا من صغرہا فصلی بنا ورداؤہ الی جنبہ علی المشجب فقلت اخبرنی عن حجۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال

بيده فعقد تسعة ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث تسع سنين لم يحج ثم اذن فى
الناس فى العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير كلهم يلتمس ان
يأتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويعمل بمثل عمله فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرجنا معه
حتى اتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابى بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم كيف اصنع قال اغتسلى واستذفرى بثوب واحرمى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى المسجد ثم ركب القصوا حتى اذا استوت ناقته على البيداء قال جابر نظرت الى مد بصرى من
بين يديه من راكب وماش وعن يمينه مثل ذلك وعن يساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك
ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا وعليه ينزل القران وهو يعلم تاويله فاعمل به من شيء عملنا
به فاهل بالتوحيد لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك
لا شريك لك واهل الناس بهذا الذى يهلون به فلم يرد عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
شيئا منه ولزم رسول الله صلى الله عليه وسلم تلبيته قال جابر لسنا ننوى الا الحج لسنا نعرف
العمرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن فرمل ثلاثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابرهيم
فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فجعل المقام بينه وبين البيت قال فكان ابى يقول قال ابن
نفيل وعثمان ولا اعلمه ذكره عن النبى صلى الله عليه وسلم قال سليمان ولا اعلمه الا قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى الركعتين بقل هو الله احد وبقل يا ايها الكفرون ثم رجع الى
البيت فاستلم الركن ثم خرج من الباب الى الصفا فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروة من
شعائر الله نبدا بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقى عليه حتى راى البيت فكبر الله ووحده وقال
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله
وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك وقال مثل هذا ثلاث
مرات ثم نزل الى المروة حتى اذا انصبت قدماه رمل فى بطن الوادى حتى اذا صعد مشى حتى اتى
المروة فصنع على المروة مثل ما صنع على الصفا حتى اذا كان اخر الطواف على المروة قال انى لو استقبلت
من امرى ما استدبرت لم اسق الهدى ولجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدى فليحلل وليجعلها عمرة
فحل الناس كلهم وقصروا الا النبى صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدى فقام سراقة بن جعشم فقال يا رسول
الله الهامنا هذا ام للابد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابعه فى الاخرى ثم قال دخلت
العمرة فى الحج هكذا مرتين لا بل لابد ابدا لا بل لابد ابدا قال وقدم على رضى الله عنه من اليمن ببدن النبى صلى

الله عليه وسلم فوجد فاطمة رضي الله عنها ممن حل ولبست ثيابها صبيغا والتحلت فانكر على
ذلك عليها وقال من امرك بهذا فقالت ابي فكان علي يقول بالعراق ذهبت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم محرشا على فاطمة في الامر الذي صنعته مستفتيا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكرت
عنه فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقالت ابي امرني بهذا فقال صدقت صدقت ماذا قلت حين
فرضت الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان معي الهدي فلا تحلل
قال وكان جماعة الهدي الذي قدم به علي من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة مائة فحل
الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي قال فلما كان يوم التروية ورجهوا
الى منى اهلوا بالحج فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بمنى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح
ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة له من شعر فضربت بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولا تشك قريش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واقف عند المشعر الحرام بالمزدلفة كما كانت قريش تصنع في
الجاهلية فاجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت بنمرة فنزل بها حتى اذا
زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فركب حتى اتى بطن الوادي فخطب الناس فقال ان دماءكم و
اموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا ان كل شئ من امر الجاهلية
تحت قدمي موضوع دماء الجاهلية موضوعة واول دم اضعه دماؤنا دم قال عثمان دم ابن ربيعة و
قال سليمان دم ربيعة بن الحرث بن عبد المطلب قال بعض هؤلاء كان مسترضعا في بني سعد فقتلته
هذيل ورباء الجاهلية موضوع واول ربا اضعه ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله اتقوا
الله في النساء فانكم اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله وان لكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم
احدا تكرهونه فان فعلن فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف واني
قد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم مسئولون عني فما انتم قائلون قالوا
نشهد انك قد بلغت واديت ونصحت ثم قال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكبها الى الناس اللهم
اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما
شيئا ثم ركب القصواء حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة
بين يديه فاستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حين غاب القرص
واردف اسامة خلفه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتى ان رأسها
ليصيب مورك رحله وهو يقول بيده اليمنى السكينة ايها الناس السكينة ايها الناس كلما اتى حبلا

من اعمال الرخج فاقلا حتی تصعد حتی اتی المزدلفۃ فجمع بین المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین قال
عثمان ولم یسبح بینھما شیئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تطلع الفجر حین تبین
لہ الصبح قال سلیمان بنداء واقامۃ ثم اتفقوا ثم رکب القصواء حتی اتی المشعر الحرام فرقی علیہ قال عثمان و
سلیمان فاستقبل القبلۃ فحمد اللہ وکبرہ وھللہ زاد عثمان ووحدہ فلم یزل واقفا حتی اسفر جدا ثم دفع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان تطلع الشمس وردف الفضل بن عباس وکان رجلا حسن الشعر ابیض
وسیما فلما دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظعن یجرین فطفق الفضل ینظر الیھن فوضع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی وجہ الفضل وصرف الفضل وجھہ الی الشق الآخر وحول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الی الشق الآخر وصرف الفضل وجھہ الی الشق الآخر ینظر حتی اتی محسرا فحرک
قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی الذی یخرج جلک الی الجمرۃ الکبری حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماھا بسبع
حصیات یکبر مع کل حصاۃ بمثل حصی الخذف فرمی من بطن الوادی ثم انصرف رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی المنحر فنحر بیدہ ثلاثا وستین وامر علیا فنحر ما غبر یقول ما بقی واشرکہ فی ھدایہ ثم امر من
کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا قال سلیمان ثم رکب
ثم افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی البیت فصلی بمکۃ الظھر ثم اتی بنی عبد المطلب وھم یسقون
علی زمزم فقال انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوہ دلوا
فشرب منہ ترجمہ امام محمد باقر کی روایت ہی ہم گئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس جب وہان پہونچے تو انہون نے پوچھا کون کو
ہے یہانتک کہ میری باری آئی مین نے کہا مین محمد بن علی بن حسین ہون انہون نے اپنا ہاتھہ میرے سر پر پھیرا اور میرا اوپر کا
دامن اٹھایا پھر نیچے کا بعد اسکے اپنا ہاتھہ میری دونون چھاتیون کے بیچ مین رکھا اور مین اُن دنون مین لڑکا جوان تھا اور
کہا خوش ہو بھتیجہ کو تو اپنے لوگون مین آیا جو تیرا جی چاہے تو پوچھہ اے بھتیجے میرے بھائی کے مین نے اوسسے پوچھا وہ اندھے
تھے اور نماز کا وقت آگیا وہ ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے اسقدر چھوٹا تھا کہ اس کندھے پر ڈالتے تو اُس کندھے پر سے گرتا
آخر اُسی کپڑے مین نماز پڑھی اور چادر اُن کی تپائی پر رکھی ہی مین نے کہا مجھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بتلایئے انہون نے
ہاتھہ سے اشارہ کیا اور نو کا شمار بتلایا یعنی نو سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج نہین کیا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینے مین رہے حج نہین
کیا بعد اُس کے دسوین سال لوگون مین پکار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہین بہت سے لوگ مدینے
مین آکر جمع ہوئے ہر ایک یہہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جو آپ نے کیا وہ کرے **ف**
بعضون نے کہا نوے ہزار آدمی جمع ہوئے بعضون نے کہا ایکسو تیس ہزار تھے **ف** تو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی
آپکے ساتھہ نکلے یہانتک کہ ذو الحلیفہ مین پہونچے وہان اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو جنکو انہون نے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کر کے لنگوٹ باندھ لو ایک کپڑا اور احرام باندھ
پھر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں یعنے ذوالحلیفہ کی مسجد میں بعد اُس کے سوار ہوئے قصواء پر قصواء
تمام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کا جب اونٹ آپکا کہ اہوا بیدا کے میدان پر جابر نے کہا میں نے جہاں تک
میری نگاہ جاتی تھی آپ کے داہنے اور بائیں اور سامنے اور پیچھے دیکھا لوگ ہی تھے سوار اور پیدل اور رسول صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں کے درمیان میں تھے اور آپ پر قرآن اُترتا جاتا تھا اور آپ اُس کے معنی سمجھتے تھے اور ہم لوگ تو جو
کام آپ کرتے تھے وہی کرتے تھے آپ نے لبیک پکار کر کہا لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک
والملک لاشریک لک **ف** میں حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں اے اللہ میں حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں
حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں سب تعریف اور نعمت تجھی کو
سجھتی ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے **ف** اور لوگوں نے بھی لبیک پکاری جو پکارتے تھے
آپ نے اُن کو منع نہ کیا لیکن آپ اپنی لبیک کہتے رہے جابر نے کہا ہم لوگ نیت نہیں کرتے تھے مگر حج کی ہم عمرے کو جانتے
نہ تھے **ف** یعنے عمرہ کا بالکل قصد ہی نہ تھا یا عمرے کو درست نہ جانتے تھے حج کے ہمنوا میں جیسے جاہلیت میں بھی اعتقاد
تھا **ف** جب ہم بیت اللہ میں پہونچے تو پہلے آپ نے بوسہ دیا حجر اسود کو **ف** یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لیا **ف**
پھر تین پھیرے دھمین رمل کے **ف** رمل کے معنی اوپر گذر چکے یعنی اکڑ اکڑ کے دھمدھمی چلانے ہوئے جلد جلد چلے **ف**
اور چار پھیرے معمولی چال سے چلے پھر آگے بڑھے مقام ابراہیم کی طرف اور اس آیت کو پڑھا واتخذوا من مقام
ابراھیم مصلی **ف** بنا ؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ **ف** تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تھا آپ
نے دو رکعتوں میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھا **ف** یعنی پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور
دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد **ف** پھر آئے آپ حجر اسود کی طرف اور اُس کو بوسہ دیا بعد اسکے صفا کی طرف نکلے مسجد کے
دروازے یعنے باب الصفا سے جب نزدیک پہونچے صفا کے آپ نے یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ
یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں شروع کرتا ہوں میں اُس سے جسکا نام پہلے اللہ نے لیا ہے یعنے
صفا کا) تو شروع کیا آپ نے صفا سے اور آپ چڑھ گئے اُس پر یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا **ف** اس زمانہ میں عمارتیں ایسی
نہ تھیں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا مگر اب عمارتوں میں دب گیا ہے **ف** تو تکبیر کہی اللہ کی اور توحید بیان کی اُس کی
اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ و
نصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ **ف** اللہ ایک ہے کوئی معبود سچا نہیں سوائے اُس کے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی
سلطنت ہے اور اُسی کو تعریف سجتی ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے کوئی معبود نہیں سچا سوا اُس کے
وہ اکیلا ہے اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور تنہا ہی کافروں کے

گرد ہون کو اُس نے اکیلے نے **ف** پھر دعا کی درمیان مین اسکے تین بار انہی کلمات کو کہا بعد اوسکی اوتر مروہ جانے
کو جب نشیب مین آپکے قدم پہونچے وادی کے اندر دوڑکر چلے جب نشیب سے نکلکر اوپر چڑہنے لگے تو معمولی چال سی چلے **ف**
اب وہان نشیب نہین رہا بلکہ دو نشان سبز بنا دیے ہین جنکو میلین خضرین کہتے ہین اور وہ صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے
بائین طرف مسجد الحرام کے دیوار مین منصوب ہین اُن کے بیچ مین دوڑتے ہین **ف** یہان تک کہ مروہ پر آئے اور
وہان ہی ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تہا جب اخیر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو
معلوم ہوا **ف** کہ تمپر احرام کھولنا شاق گذریگا بغیر میرے احرام کھولے ہوئے یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینون مین درست ہی یا
یہ امر کہ تم کو مکے مین جاکر احرام کھولڈالنا پڑیگا **ف** تو مین اپنے ساتھ ہدی لاتا اور حج کے بدلے عمرہ کرتا **ف** یعنی
حج کو عمرہ کرڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہون تو احرام نہین کھول سکتا **ف** لیکن تم مین سے جسکے ساتھ ہدی نہو وہ
احرام کھولڈالے اور حج کو عمرہ کردیوے **ف** یعنی حج کو فسخ کرکر عمرہ کردیوے پھر یہ امر امام احمد کے نزدیک درست
ہے اور اکثر علما کے نزدیک درست نہین بلکہ خاص تہا اُس کے لیے جاہلیت کا خیال توڑنیکو کہ حج کے مہینون مین
عمرہ کرنا درست نہین مگر تخصیص باطل ہوتی ہے آگے کے مضمون سے **ف** سب لوگون نے احرام کھولڈالا اور بال کترائے
مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جس کے پاس ہدی نہی تو سراقہ بن جعشم کہڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ حکم (یعنے
حج کو فسخ کرکے عمرہ بنا دینا) اسی سال مین درست ہی یا ہمیشہ کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ کے
اونگلیان دوسرے ہاتہہ کی اونگلیون مین ڈال کر فرمایا عمرہ حج مین شریک ہوگیا دو بار نہین بلکہ ہمیشہ کیواسطے **ف** یہ عبارت
بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو الا اُس صورت مین کہ حکم سے مراد عمرہ کا بجالانا حج کے مہینون مین ہو کیونکہ یہ سب کے نزدیک
درست ہے **ف** اور حضرت علی رضؓ تشریف لائے یمن سے کتنے اونٹ لیکر تو فاطمہ کو دیکہا انہون نے احرام کھولڈالا تہا اور رنگین
کپڑے پہنے تہے اور سرمہ لگایا تہا علیؓ نے اسکا انکار کیا اور کہا تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہون نے کہا میرے باپ محمد نے جابر
نے کہا کہ علی عراق مین کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا فاطمہؓ کی شکایت کرنیکو کہ انہون نے ایسا کیا ہے
جب مین نے منہ کیا تو آپکا نام لگاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہتی ہے پھر کہتی ہے فاطمہؓ نے کیا نیت کی
تہی احرام باندہتے ہوئے علی نے کہا مین نے یہ نیت کی تہی کہ مین اہلال کرتا ہون (لبیک پکارتا ہون) اسی نیت کے جسکا
اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی ہے پس تم احرام نہ کھولنا
جابر نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے مدینے سے لائے تہے اور جتنے علی رضؓ یمن سے لیکر آئے سب
ملاکر سو ہوئے سب لوگ حلال ہوگئے اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ
ہدی تہی اُنہون نے احرام نہ کھولا جب یوم الترویہ ہوا **ف** یوم الترویہ آٹھوین تاریخ کو کہتے ہین یعنی **ف**
سب لوگ متوجہ ہوئے منا کیطرف واحرام باندہا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلعم اور منا مین ظہر اور عصر اور

مغرب اور عشا پڑہی پہر دوسرے دن صبح کی نماز وہین پڑہ کر تہوڑی دیر ٹہہری یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپ کی خیمہ کہڑا کریںگا جو بالو سے بنا ہوا تہا وادی نمرہ مین راکب وادی ہی قریب عرفات کے اور وہی حد ہی حرم کی پہر چلے رسول اللہ صلی علیہ وسلم مناسی عرفات کی طرف اور قریش اس بات مین شک نہین کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین مشعر حرام پاس ٹہہرین گے جیسے وہ کیا کرتے تہے جاہلیت مین ف قریش جاہلیت کے زمانے مین مزدلفہ مین ٹہہرتے تہے اور عرفات کو نہین جاتے تہے اور عرب سب عرفات کو جاتا تو وہ سمجہتے کہ آنحضرت بہی قریش کا اتباع کرین گے لیکن آپ وہان نہ ٹہہرے ف اور تجاوز کر گئے آگے بڑہ گئے یہان تک کہ عرفات کو پہونچے تو دیکہا کہ قبہ تیار ہے وادی نمرہ مین آپ اسمین اوترے جب آفتاب ڈہل گیا تو حکم فرمایا قصواء اونٹنی کا نام ہی کے لانے کا اسپر پالان کسا گیا آپ اسپر سوار ہوئے یہان تک کہ وادی کے اندر آئے اور خطبہ سنایا لوگون کو فرمایا تمہارے جانین اور مال تمپر حرام ہین ف یعنی ایک تم مین سے دوسرے کا خون نہ کرے نہ اسکا مال جیسے ف جیسی یہ دن اس مہینے مین اس شہر مین ف یعنے جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنیکو اسدن مین اور اس مہینے مین اور اس شہر مین اسی طرح ہمیشہ کسے جگہہ ہو مسلمان کا خون کرنا یا ناحق اسکا مال لینا حرام ہے ف آگاہ ہو خبردار ہو جاؤ مہربات جاہلیت کے زمانے کی میرے قدمون کے تلے پامال ہو گئی یعنے لغو اور باطل ہو گئی اسکا کچہہ اعتبار نہ رہا اور جتنے خون جاہلیت کے زمانے مین کئے تہے سب معاف ہین یعنے اب انکا مدارک کچہہ نہوگا نہ قصاص نہ دیت اور اول خون جو مین اپنے علاقے کے خونون مین سے معاف کرتا ہون ابن ربیعہ بارربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہی جو آپکے چچازاد بہائی تہے اور وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین قتل کر ڈالا اس کو قبیلہ ہذیل کے لوگون نے اور جتنے سود رہا جاہلیت کے زمانے کے لوگون پر باقی ہین وہ سب موقوف ہوئے اور پہلا سود جو مین موقوف کرتا ہون اپنا سود ہی عباس بن عبد المطلب اپنے چچا کا کیونکہ سود بالکل موقوف ہی ف اسکا یہ مطلب نہین کہ اور سود بالکل موقوف نہین ہین بلکہ مطلب ہی کہ سب سے پہلے لوگونکی تسکین اور تشفی کیلئے مین اپنے عزیز کا سود اوڑا ئی دیتا ہون اسواسطے کہ سود مطلقا اوڑا دیا گیا ہی خواہ کسیکا ہو ف پہر ڈرو اللہ سے عورتون کے باب مین یعنے اُن کے حقوق موافق شرع کے ادا کرو کیونکہ تم نے اُن کو لیا ہی اپنے قبضے مین اللہ کی امان کے ساتہہ یعنے عہد کیا ہی اُن کے حقوق ادا کرنیکا اور حلال کیا تمنے اُن کے شرمگاہون کو اللہ کے حکم سے رفانکحوا ماطاب لکم اور تمہارا حق اُنپر یہ ہی کہ نہ آنے دین تمہاری بچھونون پر کسی شخص کو جسکا آنا تم بُرا جانتے ہو یعنے نہ اذن دیوین گہر مین کسیکو آنیکا بغیر مرضی تمہاری کے اگر ایسا کرین تو اُنکو مارو نہ ایسا سخت جس سے ہڈی ٹوٹے یا زخمی کرے اور اُنکا حق تمپر یہ ہی کہ اُن کو کہانا کپڑا دو موافق دستور کے اور مین تم مین وہ چیز چہوڑے جاتا ہون اگر تم اسکو پکڑے رہوگے کبہی گمراہ نہوگے وہ کیا ہی اللہ کی کتاب ف قرآن شریف پکڑنیسے یہ مراد ہی کہ اسکو اول سے آخر تک سمجہہ کر پڑہے جن جن باتونکا حکم ہی اُسپر عمل کرے جس سے منع کیا ہی اُنسے پرہیز رکہے قرآن شریف سے زیادہ معتبر اور پکی کتاب دین

اسلام مین کوئی نہین ہے جو مضمون اسمین موجود ہی اُسکی واسطے پھر کسی اور کتاب یا عالم کی حاجت نہین ہی اگر اسمین نہ ملی تو حدیث کی معتبر کتابون مین تلاش کری جیسے صحیحین موطا سنن ابی داؤد وغیرہ اگر ان مین بھی نہ ملی تو کسی عالم دیندار سے تحقیق کرے یا اگلی کسی مجتہد کے قول پر عمل کرلیوی ف اور تم پوچھے جاؤگے قیامت کے روز میرا حال یعنی پیغمبر نے تم کو اللہ کے حکم پہونچایا یا نہین پھر تم کیا کہوگے انہون نے کہا ہم کہینگے بیشک آپ نے اللہ کا پیام پہونچایا اور ادا کیا اور نصیحت کی آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اُس کو آسمان کیطرف اُٹھایا پھر لوگونکی طرف جھکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہ پھر بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی - آپ نے نماز پڑہی ظہر کی پھر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑہی بیچ مین کچھ نہ پڑہا (یعنے نفل نہ پڑہا) پھر آپ سوار ہوئے قصواپر اور میدان عرفات مین آئے تو پیٹ اپنی اونٹنی کا پتھرونکی طرف کیا اور جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہی اپنے سامنے کیا اور قبلے کیطرف منہہ کیا اور شام تک ٹہہرے رہے یہان تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تھوڑی زردی کم ہوگئی جب گردہ آفتاب کا ڈوبا تو اسامہ کو اپنے پیچھے بٹہایا اور عرفات سے مزدلفہ کو لوڑا اور اونٹ کی باگ تنگ کی یہانتک کہ سر اُسکا پالان کے سرے لگتا تہا ف تاکہ آہستہ چلے اور لوگون کو تکلیف نہو ف اور آپ اپنے داہنے ہاتہہ سے لوگون کو اشارہ کرتے جاتے تہے آہستہ چلو اے لوگو آہستہ چلو اے لوگو جب کسی بلندی پر آتے تو ذرا اُسکی باگ کو ڈہیلا کردیتے تاکہ وہ چڑہ جاوی یہانتک کہ آئے آپ مزدلفہ مین وہان جمع کیا مغرب اور عشا مین ایک آذان سے اور دو تکبیرونسے کہا عثمان راوی نے اور دونو کے بیچ مین سنت یا نفل نہ پڑہا پھر لیٹ رہے آپ یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر اُسوقت نماز پڑہی فجر کی جب فجر کہل گئی اُنہون نے کہا سلیمان راوی نے اذان اور اقامت سے پھر سوار ہوئے قصواپر یہانتک کہ مشعر حرام مین آئے (مشعر حرام ایک پہاڑ ہی مزدلفہ مین) اور اُسپر چڑہے کہا عثمان اور سلیمان راوی نے قبلہ منہہ کیا قبلے کیطرف اور اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی زیادہ کیا عثمان راوی نے اور توحید کی پھر آپ وہان ٹہہرے یہانتک کہ خوب روشنی ہوگئی بعد اوسکے آپ وہانسے چلے آفتاب نکلنے سے پہلے اور پیچھے بٹہایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تہے نہایت عمدہ بال والے گورے خوبصورت جب آپ وہانسے چلے تو عورتین ہودون مین بیٹہی جارہین تہین فضل اُن عورتون کیطرف دیکہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ فضل کے منہہ پر رکہدیا فضل نے دوسری طرف اپنا منہہ پہیر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اودہر ہاتہہ رکہا اُنہون نے اور طرف منہہ پہیر لیا دیکہتے رہے یہانتک کہ آپ وادی محسر مین آئے (وادی محسر ایک وادی ہی درمیان مین مزدلفہ اور منا کے) جب آپ وہان پہونچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تہوڑی (یعنے ذرا تیز چلایا) ف سبب تیز چلانیکا یہ تہا کہ اس وادی مین عذاب اوترا تہا اصحاب فیل پر یا منکرین وہان ٹہہرا کرتے تہے آپ نے اونکی مخالفت کی ف پہر دوسری بیچ والے راہ سے چلے ف یہ اور راہ ہی جس راہ سے آئے اوسکی سوا پہلے راہ کو طریق ضب کہتے ہین اور اُسکو طریق مازمین کہتے ہین دو پہاڑونکا نام ف جو جمرہ عقبہ پر پہنچتی ہی یہانتک کہ آئے اُس جمرہ پاس جو درخت کے پاس ہی اور سات کنکریان اُسپر ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی اور یہ ہر کنکری ایسی تہی جیسے انگلی مین کہکر پہینکتے ہین برابر دانہ باقلا کے لیکن آپ نے کنکریان ماریں وادی کے اندر

سے پہلے پانی لوٹ کر آپ نحر کرنیکی جگہ میں آئے اور اپنے ہاتھ سے ترسٹھ اونٹوں کو نحر کیا باقی کو بواسطہ حضرت علی کے حکم کیا انہوں نے جتنے باقی تھے سب کو نحر کر دیا اور شریک کیا حضرت علی کو اپنی ہدی میں یعنے انکو بھیجا اونٹ دیدے کر نحر کرنیکیلئے پھر حکم کیا ہر ایک اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ گوشت لیکر کاڑھ سب پارچے ایک دیگ میں پکائے گئے آپ نے اور علی نے انکو کھایا اور شوربا انکا پیا کہا سلیمان نے پھر آپ سوار ہوئے بیت اللہ کیطرف چلکر تو کہیں آنکر ظہر پڑھی بعد اسکے عبد المطلب کی اولاد پاس آئی وہ پانی زمزم کا پلاتے تھے آپ نے فرمایا کھینچو اے اولاد عبد المطلب کی اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ لوگ تم کو مغلوب کرینگے تمہاری پانی پلانے پر تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا لوگ مغلوب کرینگے یعنی اگر میں کھینچونگا تو لوگ مجھ کو دیکھکر میری پیروی کرینگے اور ایسا ہجوم ہوگا کہ تم کھینچنے سے رک جاؤگے تو یہ کام تمہارے سوا نہ رہیگا تمہارا ہوگا جو بڑے ثواب کا کام ہے انہوں نے ایک ڈول کھینچکر آنحضرت کو دیا آپ نے اسمیں سے پیا **باب** ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز مکہ ہی میں پڑھی۔ مگر مرجح یہی ہے کہ مکہ میں پڑھی اور منا میں شاید نفل پڑھا ہوگا **عن** محمد ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی الظہر و العصر باذان واحد بعرفۃ ولم یسبح بینہما ولا قامتین وصلی المغرب والعشاء بجمع باذان واحد واقامتین ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑھی اور درمیان انکے نفل نہیں پڑھا لیکن تکبیر سے اور کہیں سے بھی مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی اقامت سے پڑھا **عن** جابر قال ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اخرت ھھنا ومنی کلہا منحر ووقف بعرفۃ فقال قد وقفت ھھنا وعرفۃ کلہا موقف بالمزدلفۃ فقال قد وقفت ھھنا ومزدلفۃ کلہا موقف ترجمہ جابر سے روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جگہ نحر کیا اور منا سارا نحر کا مقام ہے اور آپ ٹھہرے عرفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا جگہ اور عرفات سارا ٹھہرنیکی جگہ ہے اور آپ مزدلفہ میں ٹھہرے اور فرمایا میں ٹھہرا جگہ اور مزدلفہ سارا ٹھہرنیکی جگہ ہے **عن** جابر فذکر ھذا الحدیث وزاد فی الحدیث عند قولہ واتخذ وا من مقام ابراھیم مصلی قال فقرأ فیہما بالتوحید قل یا ایھا الکافرون وقال فیہ قال علی رضی اللہ عنہ بالکوفۃ قال ابی ھذا الحرف لم یذکر جابر فذھبت محدثا وذکر قصۃ فاطمۃ رضی اللہ عنہا ترجمہ جابر سے یہی روایت ہے جو پہلے گذری اور گذری مگر اسمیں زیادہ بعد واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پڑھنے کی یہ ہے کہ آپ نے ان دو رکعتوں میں توحید یعنی قل ہو اللہ احد اور کافرون پڑھا اور اسمیں لفظ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا میرے باپ نے حکم کیا ہے اور میں انکی شکایت کرنے گیا باقی سب قصہ فاطمہ کا ہے یعنے ان سے اتنا فرق ہے **باب الوقوف بعرفۃ ووقوف عرفۃ کلہا** **عن** عائشۃ قالت کانت قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفۃ قالت فلما جاء الاسلام امر اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم یفیض منہا فذلک قولہ تعالیٰ ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش اور جو انکی طریقہ پر چلنے والے تھے مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے تھے اور انکا حمس نام تھا شجاع اور بہادر کہتے تھے یہ موقف ہے بہادر لوگوں کا باقی سب عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے جب دین اسلام آیا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا عرفات میں جانیکا اور وہاں ٹھہرنیکا پھر وہاں سے لوٹنے کا یہی فرمایا ہے اس آیت میں ثم افیضوا من حیث افاض الناس پھر لوٹو وہیں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے **باب النحر و ھو یوم الی المنی** سے کوچ کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم الترویۃ والفجر یوم عرفۃ بمنی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں تاریخ کی ظہر اور نویں تاریخ کی فجر منا میں پڑھی **عن** عبد العزیز بن رفیع قال سالت انس بن مالک قلت اخبرنی

بشئ عقلته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر يوم التروية فقال بمنى قلت فاين صلى العصر يوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل كما يفعل امراؤك ترجمہ عنبسہ عزیزی فیہ کہتے ہیں ابو جحیفہ انس بن مالک سے کہتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں ظہر کی نماز کہاں پڑھی فرمایا منیٰ میں میں نے کہا بارھویں (یعنی جس دن کنکریاں ماری جاتی ہیں منا سے مکہ کو آتے ہیں) عصر کو آپ نے کہاں پڑھی فرمایا ابطح یعنی محصب میں جو ایک مقام ہے جریب مکہ کے پہر کہا اب تو وہ کرو جو تمہارے امیر کریں **ف** یعنی جب خلیفہ امیر یا حاکم اور امیر کی مخالفت سے انکی مخالفت بہتر ہو فرمایا حالانکہ اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر حال میں بہتر ہے کیونکہ کبھی مخالفت امیر کی موجب فساد اور خرابی کے ہوتی ہے خصوصاً جبکہ حکام ظالم ہوں تو وہ کسی کی عزت اور آبرو کا لحاظ نہیں کرتے اور حق بات نہیں سنتے ایذا دینے پر اور تکلیف پہونچانے پر مستعد ہو جاتے ہیں اس سے جو امر مستحب یا مسنون ہو اسکا ترک کر دینا ہی بہتر ہے تاکہ اس سے بڑھ کر دوسری خرابی پیدا نہ ہو واللہ اعلم الحمد للہ تمام ہوا پارہ گیارھواں سنن ابو داؤد کا نویں مارچ ۱۹۰۰ء میں اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور بارھویں مارچ سے شروع کرنیکی توفیق دے اور زندگی بھر اپنی کتاب اور حدیث شریف کی خدمت میں مصروف رکھے اور ہمارا خاتمہ کتاب و سنت پر فرماوے آمین یا رب

ثم الجزء الحادی عشر ویتلوہ الجزء الثانی عشر ان شاء اللہ تعالے

فہرست پارہ گیارھواں سنن ابو داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۱۷	نحر کرنے کا طریقہ	۴۳۴	محرم پچھنے لگاوے تو کیسا ہے	۴۴۲	رمل کا بیان
۴۱۸	احرام کب باندھے	//	محرم سُرمہ لگاوے تو کیسا ہے	۴۴۵	طواف میں وعا کرنا
۴۲۰	جو میں شرط لگانیکا بیان	//	محرم غسل کرے تو کیسا ہے	//	عصر کی نماز کے بعد طواف کرنیکا بیان
//	حج مفرد کا بیان	۴۳۵	محرم کو نکاح کرنا کیسا ہے	//	قران کرنیوالے کا طواف
۴۲۶	قران کا بیان	//	محرم کو کونسے جانور مارنا درست ہے	//	ملتزم کا بیان
۴۲۷	ایک آدمی دوسرے کیطرف سے حج کر سکتا ہے	۴۳۶	محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں	۴۴۶	صفا اور مروے کا بیان
	لبیک کا بیان	۴۳۷	محرم کو تیریاں مارنا درست ہے	۴۴۷	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال
۴۳۰	لبیک کہنا کب موقوف کرے	//	فدیے کا بیان	۴۵۵	وقوف عرفہ کا بیان
//	عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے	۴۳۸	حج سے رک جانیکا بیان	//	منا کو جانے کا بیان
//	محرم اپنے غلام کو مارے پیٹے تو کیسا	۴۳۹	مکہ میں جانے کا بیان		
۴۳۲	سیلے کپڑے احرام کے وقت اتارنا	۴۴۰	جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو دونوں ہاتھ اٹھاوے		
//	احرام کے کپڑوں کا بیان	//	حجر اسود کے چومنے کا بیان		
۴۳۳	محرم ہتھیار باندھے	۴۴۱	اور ارکان کو مس کرنے کا بیان		
۴۳۴	عورت محرم اپنا منہ ڈھانپے تو کیسا	//	طواف وجب کا بیان		
//	محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے	۴۴۲	اضطباع کرنا طواف میں		

تمت

الجزء الثانی عشر

پارہ بارہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الخروج الی عرفۃ عرفات کو جانے کا بیان **عن** ابن عمر قال غدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی حین صلی الصبح صبیحۃ یوم عرفۃ حتی اتی عرفۃ فنزل بنمرۃ وھی منزل الامام الذی ینزل بہ بعرفۃ حتی اذا کان عند صلوۃ الظھر راح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھجرا فجمع بین الظھر والعصر ثم خطب الناس ثم راح فوقف علی الموقف من عرفۃ ترجمہ عبد ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو منا سے نماز پڑہ کر چلی نوین تاریخ (عرفہ کے روز) جب عرفات مین پہونچے تو نمرہ مین اوتری (نمرہ ایک موضع ہے قریب عرفات کے) اور وہی امام کے اوترنے کی جگہہ ہے عرفات من (اب وہان ایک مسجد ہی جس کا نام مسجد النمرہ ہی جب ظہر کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے چلی اور جمع کیا ظہر اور عصر مین پھر خطبہ پڑہا **ف** حدیث جابر مین ہے کہ خطبہ پڑہا آپنے نماز سے پہلے اور وہی صحیح ہی اور اس حدیث مین خطبہ سے مراد نصیحت ہی یا وہم ہے ابن عمر کا **ف** پھر چلے اور وقوف کیا موقف مین عرفات مین سے) **باب** الرواح الی عرفۃ عرفہ مین کس وقت نکلی نماز کیواسطے **عن** ابن عمر قال لما ان قتل الحجاج ابن الزبیر ارسل الی ابن عمر ایت ساعۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یروح فی ھذا الیوم قال اذا کان ذلک رھنا فلما اراد ابن عمر ان یروح قالوا لم تزغ الشمس قال اذا زاغت قالوا لم تزغ او زاغت قال فلما قالوا قد زاغت ارتحل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی جب حجاج بن یوسف نے (ظالم مشہور جو امیر تہا مکے کا عبد الملک بن مروان کیطرف سی) قتل کیا عبد اللہ بن الزبیر رض کو تو عبد اللہ بن عمر پاس کہلا بہیجا کسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تہی اسدن انہون نے کہا جب ہم نکلینگی پہر ابن عمر نے ارادہ کیا نکلنے کا لوگون نے کہا ابہی آفتاب نہین نکلا انہون نے کہا کیا آفتاب ڈہلا لوگون نے کہا نہین ڈہلا پہر جب لوگون نے کہا آفتاب ڈہلا اوسوقت ابن عمر نکلے

باب الخطبۃ علی المنبر بعرفۃ عرفات مین منبر پر خطبہ پڑہنا **عن** رجل من بنی ضمرۃ عن ابیہ او عمہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر بعرفۃ ترجمہ ایک شخص سے جو بنی ضمرہ مین سے ہی روایت ہی اس نے اپنے باپ سے یا اوعم سے (دونون کا نام معلوم نہین) مین نے رسول اللہ کو عرفات مین منبر پر خطبہ پڑہتے دیکہا **عن** رجل من الحی عن ابیہ نبیط انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا بعرفۃ علی بعیر احمر یخطب ترجمہ نبیط بن شریط اشجعی سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ اونٹ پر کہڑی ہوئی خطبہ پڑہتے دیکہا عرفات مین **عن** ھوذۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائم فی الرکابین ترجمہ ہوذہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکہا خطبہ پڑہتے ہوئی عرفات مین ایک اونٹ پر دو نورکابون کہڑے ہوکر **ف** یہی صحیح ہی اور منبر پر خطبہ پڑہنے کی روایت صحیح نہین

ہے بواسطے کہ عرفات مین اُس وقت منبر نہا بلکہ خطبہ آپ کا اونٹ پر تہا **باب** موضع الوقوف بعرفۃ عرفات مین کہان ٹہرے **عن** یزید بن شیبان قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن بعرفۃ فی مکان بیاعدہ عمرو عن الامام فقال انی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراہیم ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہی ہمارے پاس ابن مربع الانصاری آئے اور ہم عرفات مین ایسی جگہ پر اوتری تہے جسکو عمرو امام سے دور خیال کرتے تہے تو انہون نے کہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بہیجا ہوا ہون آپ فرماتے ہین کہڑے ہوجاؤ اپنی نشانیون کی جگہ پر کیونکہ تم ہی وارث ہو ابراہیم علیہ السلام کے **ف** مطلب یہ ہی کہ حرم کی حد سے باہر کڑی ہو جو جگہ ابراہیم علیہ السلام نے مقرر کی ہی وہ حرم کے اندر جیسے قریش نے مشعر حرام مین ٹہرنا اختیار کر لیا تہا **باب** الدفعۃ من عرفۃ عرفات سے لوٹنے کا بیان **عن** ابن عباس قال افاض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من عرفۃ وعلیہ السکینۃ وردیفہ اسامۃ وقال ایہا الناس علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بایجاف الخیل والابل قال فما رایتہا رافعۃ یدیہا عادیۃ حتی اتی جمعا ۔ ادوہب ثم اردف الفضل بن العباس وقال ایہا الناس ان البر لیس بایجاف الخیل والابل فعلیکم بالسکینۃ قال فما رایتہا رافعۃ یدیہا حتی اتی منی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے طمینان اور سہولت سے اور آپکے ساتہہ اسامہ سوار تہے آپنے فرمایا اے لوگو لازم ہی تمپر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گہوڑون اور اونٹون کا دوڑانا کچہ نیکی نہین ہے ابن عباس نے کہا پہر مین نے کسی گہوڑے یا اونٹ کو نہ دیکہا جو ہاتہہ اٹہائے دوڑتا ہو یہان تک کہ آپ مزدلفے مین آئے وہان فضل بن عباس کو اپنے ساتہہ بٹہایا اور فرمایا اے لوگو نیکی گہوڑے یا اونٹ دوڑانے کا نام نہین ہے لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پہر مین نے کسی گہوڑے یا اونٹ کو نہ دیکہا جو ہاتہہ (آگے کے پانو اون کو ہاتہہ کہتے ہین) اُٹہائے دوڑتا ہو (بلکہ آہستہ چلنے لگے **عن** کریب انہ سال اسامۃ بن زید قلت اخبرنی کیف فعلتم او صنعتم عشیۃ دفعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال جئنا شعب الذی یخرج الناس فیہ فمعرس فاناخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناقتہ ثم بال وما قال زہیر اہراق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ جدا فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ قال الصلوۃ امامک قال فرکب حتی قدمنا المزدلفۃ فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلہم ویجلوا حتی اقام العشاء وصلی ثم حل الناس فی محلہ قال قلت کیف فعلتم حین اصبحتم قال ردف الفضل وانطلقت انا فی سبق قریش علی رجلی ترجمہ کریب سے روایت ہی انہون نے پوچہا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیون کر کیا جس شام کو تم سوار ہو کر آتے ہی ساتہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انہون نے کہا ہم اس گہاٹی مین آئے جہان لوگ اپنے اونٹون کو بٹہلاتے ہین پیشاب کو اترے اور سونے کے لئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹہایا پہر پیشاب کیا بعد اسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا لیکن بہت مبالغہ نہین کیا وضو مین بلکہ ہلکا وضو کیا مین نے کہا یا رسول اللہ نماز پڑہیے آپنے فرمایا نماز آگے علیکر اسامہ نے پہر

آپ سوار ہوئے یہان تک کہ ہم مزدلفہ مین آئے آپنے مغرب کی نماز پڑہی بعد اوسکے لوگون نے اونٹ بٹہایا اپنے اپنے مکانون
مین اون کے پیٹ پر سے بوجہ نہین اتارے تہے کہ بکیر ہوئی عشا کی اور آپنے نماز پڑہی عشا کی پہر لوگون نے اونٹون کے بوجہ اتارے
کریب نے کہا مین نے پوچہا پہر جب صبح ہوئی تم نے کیونکر کیا انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ فضل بن عباس سوار ہوئے
اور مین پانون پانون قریش کے لوگون کے ساتہہ آیا عن علی قال ادف اسامۃ فجعل یعنق علی ناقتہ والناس یضربون
الا یمینا و شمالا لا یلتفت الیہم و یقول السکینۃ ایہا الناس و دفع حین غابت الشمس ترجمہ حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آپنے پیچہے بٹہایا اسامہ کو پہر اوسط چال سے آپ اونٹ کو چلانے لگے اور لوگ
داہنے بائین داہنے اونٹون کو چلاتے تہے آپ اون کی طرف التفات نہین کرتے تہے اور فرماتے تہے اے لوگو اطمینان سے چلو آہستہ چلو
اور آپ عرفات سے چلے جب آفتاب ڈوب گیا عن عروۃ انہ قال سئل اسامۃ بن زید وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص قال ہشام النص فوق
العنق ترجمہ عروہ سے روایت ہی اسامہ بن زید سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین جب عرفات
سے لوٹے کس طرح چلاتے تہے اونٹ کو انہون نے کہا عنق چال سے چلتے تہے (عنق دوڑا کر چلنا مگر بہت نہین لوپہ کی طور پر) جب راہ
پاتے تو نص چال سے چلاتے (نص خوب دوڑا کر چلنا عنق سے زیادہ) یعنے جب راہ صاف ہوتی تو خوب دوڑاتے عن اسامۃ
کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسامہ سے روایت ہی مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سوار تہا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپنے عرفات سے عن اسامۃ بن زید انہ سمعہ یقول دفع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضأ ولم یسبغ الوضوء قلت لہ
الصلوۃ فقال الصلوۃ امامک فرکب فلما جاء المزدلفۃ نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوۃ
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصلاہا ولم یصل بینہما شیئا
ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہان تک جب گہاٹی مین آئے اوتر کر
پیشاب کیا پہر وضو کیا لیکن پورا وضو نہین کیا (اس سے دو معنے مراد ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہین کہا بلکہ وضو لغوی
کیا یعنے منہ ہاتہہ دہوئے دوسرے یہ وضو شرعی کیا مگر پوری طور سے یعنے تین تین بار ہر عضو کو نہین دہویا بلکہ ہلکا پہلکا
وضو کر لیا) مین نے کہا نماز پڑہیے آپنے فرمایا نماز آگے چلکر پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئے اوتر کر پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی نماز کی آپنے مغرب کی
نماز پڑہی پہر ہر ایک آدمی نے اونٹ اپنے ٹہکانے مین بٹہایا بعد اسکے تکبیر ہوئی عشا کی آپنے عشا پڑہی اور مغرب عشا کے بیچ مین
کوئی نماز نہ پڑہی باب الصلوۃ بجمع مزدلفہ مین نماز کا بیان عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مغرب اور عشا مزدلفہ مین ملا کر پڑہین دوسری روایت مین ہے الگ الگ تکبیر سے دیکہو نے کہا نماز کو ایک تکبیر سے پڑہا تیسری روایت مین ہے

ہر ایک نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لیے اذان نہ دی نہ کسی کے بعد نفل پڑہا دوسری روایت مین ہے کسی نماز کے لیے نہین دی عن عبد اللہ ابن مالک قال صلیت مع ابن عمر المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال لہ مالک بن الحارث ما ھذہ الصلوۃ قال صلیت ھا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھذا المکان باقامۃ واحدۃ

ترجمہ عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے مین نے مغرب کی رکعتین اور عشا کی دو رکعتون عبد اللہ بن عمر رضہ کے ساتھ پڑہین تو مالک بن الحارث نے اون سے کہا یہ کس طرح کی نماز ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندنون نمازون کو اسی جگہ پڑہا تہا ایک تکبیر سے ف ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ مغرب اور عشا کے جمع مین ایک ہی تکبیر کافی ہے عن سعید بن جبیر و عبد اللہ بن مالک قالا صلینا مع ابن عمر بالمزدلفۃ المغرب والعشاء باقامۃ واحدۃ فذکر معنے حدیث ابن دکثیر ترجمہ سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مزدلفے مین مغرب اور عشا پڑہی ایک تکبیر سے ف مگر جابر کی روایت مین ہے کہ ایک اذان سے اور دو تکبیرون سے پڑہین اور وہی صحیح راجح ہے اور اسی پر اتفاق کیا ہے شافعیہ اور حنابلہ نے عن سعید بن جبیر قال افضنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعا صلی بنا المغرب والعشاء باقامۃ واحدۃ ثلاثا واثنتین فلما انصرف قال لنا ابن عمر ھکذا صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھذا المکان ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا ہم عرفات سے عبد اللہ بن عمر رضہ کے ساتھ لوٹی جب مزدلفے مین پہونچے تو انہون نے مغرب اور عشا پڑی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتین مغرب کی پڑہین اور دو عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسجگہ اسی طرح نماز پڑہی ف یعنے ایک اقامت سے یہ سوا ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو عن سلمۃ قال رایت سعید ابن جبیر قال یجمع فصلے المغرب ثلاثا ثم صلی العشاء رکعتین ثم قال شھدت ابن عمر صنع فی ھذا المکان مثل ھذا او قال شھدت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صنع مثل ھذا فی ھذا المکان

ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے مین نے سعید بن جبیر کو دیکہا انہون نے ایک ہی تکبیر کہی مزدلفے مین اور مغرب کے تین رکعتین پڑہین پہر عشا کی دو رکعتین پڑہین بعد اس کے کہا مین ابن عمر رضہ کے ساتہ تہا انہون نے اسجگہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا انہون نے اس جگہ ایسا ہی کیا عن سلیم قال اقبلت مع ابن عمر من عرفات الی المزدلفۃ فلم یکن یفتر من التکبیر والتھلیل حتے اتینا المزدلفۃ فاذن واقام او امر انسانا فاذن واقام فصلی بنا المغرب ثلاث رکعات ثم التفت الینا فقال الصلوۃ فصلی بنا العشاء رکعتین ثم دعا بعشائہ قال واخبرنی علاج بن عمرو بمثل حدیث ابی عن ابن عمر قال فقیل لابن عمر فی ذلک فقال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھکذا ترجمہ سلیم سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہ عرفات سے مزدلفے کو آیا کسیطرح تہکتے نہ تہی تکبیر اور تہلیل سے یہان تک کہ آئے ہم مزدلفے کو (یعنے برابر تکبیر تہلیل کیے جاتے تہے موقوف نہ کرتے) تو انہون نے آذان دی اور اقامت کہی یا کسیکو حکم کیا اوس نے آذان دی اور اقامت کہی پہر انہون نے مغرب کی تین رکعتین پڑہین بعد اسکے ہماری طرف متوجہ ہوے

اور کہا نماز پڑہو نماز توعشا کی دو رکعتین پڑہین پہر شب کا کہا نا منگایا اشعث نے مجہہ سے علاج بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا جیسے میرے باپ سلیم نے ابن عمر سے روایت کیا کہا کہ ابن عمر سے لوگون نے اس باب مین ذکر کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اسی طرح نماز پڑہی **عن** ابن مسعود قال ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لوقتہا الا بجمع فانہ جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی صلوۃ الصبح من الغد قبل وقتہا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی نہین دیکہا نماز پڑہتے ہوئے مگر اپنے وقت پر مگر مزدلفے مین وہان آپنے جمع کیا مغرب اور عشا مین اور صبح کی نماز دوسرے دن معمولی وقت سے پہلے پڑہی **ف** یعنے اندہیری مین پڑہی ہر روز اسقدر کرتے تہے یہ مؤید ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو **عن** علی فلما اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف علی قزح فقال ہذا قزح وہو الموقف وجمع کلہا موقف ونحرت ہہنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی جب صبح ہوئی (مزدلفے مین) اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ وسلم جبل قزح کے پاس فرمایا یہ قزح ہے وقوف کی جگہہ ہے اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور منا ساری نحر کی جگہہ ہے تم اپنے ٹہکانون مین نحر کرو **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفت ہاہنا بعرفۃ وعرفۃ کلہا موقف ووقفت ہاہنا بجمع وجمع کلہا موقف ونحرت ہاہنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عرفات مین یہان پر ٹہہرا اور عرفات سارا ٹہہرنے کی جگہہ ہے اور مین مزدلفے مین یہان پر ٹہہرا اور مزدلفہ ساری ٹہہرنے کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور ساری منا نحر کیجگہہ ہے تم نحر کرو اپنے ٹہکانون مین **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان عرفات کا ٹہہرنے کیجگہہ ہے اور سارا منا نحر کی جگہ ہی اور ساط مزدلفہ ٹہہرنے کیجگہ ہی اور جتنے راستے مکے کے ہین سب چلنے کی جگہہ ہین اور شب ہیچ درست ہی **عن** عمرو بن میمونۃ قال قال عمر بن الخطاب کان اہل الجاہلیۃ لا یفیضون حتی یروا الشمس علی ثبیر فخالفہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفع قبل طلوع الشمس ترجمہ عمرو بن میمونہ سے روایت ہی عمر بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفے سے نہین لوٹتے تہے جبتک آفتاب کو ثبیر پر نہ دیکہ لیتے (ثبیر ایک پہاڑی ہے یعنی جبتک آفتاب نہ نکل لیتا) آپنے ان کی مخالفت کی اور آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹ آئے **باب** التعجیل من جمع مزدلفۃ جلدی لوٹ جانا **عن** ابن عباس یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اہلہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی مین ہی اون لوگون مین تہا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جانکر اپنے لوگون سے پہلے مزدلفہ کیرات کو آگے بہیجدیا تہا رمنا کیطرف تاکہ ہجوم کیوقت تکلیف نہو **عن** ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلعم لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول لبنی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس

ترجمہ عبداللہ عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کئی لڑکون کو بنی عبدالمطلب مین سے گدہون پر سوار کرکے آگے بہیجدیا تہا۔ مزدلفی کی رات کو اور ہماری رانون پر آپ نرمی سے مارتے تہے اور فرماتے تہے (پیار سے) ای چہوٹے بچو میرے سے مت مارنا کنکریان جنتبک آفتاب نہ نکلے **ف** عورتون اور بچون کو پہلے سے منامین روانہ کردینا درست ہی تاکہ وہ ہجوم سے پہلے کنکریان مارنے سے فارغ ہوجاوین **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقدم ضعفاء اھلہ بغلس ویامرھم یعنی لا یرمون الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لوگون مین سے جو ضعیف ہوتے تہے (جیسے عورتین اور بچے) اونکو اندہیرے مُنہ منا کو روانہ کردیتے تہے اور فرماتے تہے کنکریان نہ مارنا جنتک آفتاب نہ نکلے **عن** عائشۃ انہا قالت ارسل النبی صلے اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تعنی عندھا ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی ام سلمہ کو دسوین شب کو روانہ کردیا (منا کیطرف) انہون نے فجر ہونے سے پہلے کنکریان ماریین اور مکہ جاکر طواف الافاضہ کرآئین کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تہا جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس رہا کرتے تہے (اس سبب سے وہ جلد ارکان سے فارغ ہوگئین تاکہ رسول اللہ کو تکلیف نہو) **عن** اسماء اظہا رمت الجمرۃ قلت انا رمینا الجمرۃ بلیل قالت انا کنا نضعف ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسما سے روایت ہی انہون نے کنکریان ماریین تو انکو اور کہا ہم ایسا ہی کرتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یہ شافعی کے مذہب ہی جو رمی کو نصف شب کے بعد درست جانتے ہین) **عن** جابر قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ السکینۃ وامرھم ان یرموا بمثل حصی الخذف واوضع فی وادی محسر ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفے سے لوٹے اطمینان اور سہولت سے اور حکم کیا چہوٹے چہوٹے کنکریان مارنیکا اور تیز کیا اپنی سواری کو وادی محسر مین **باب یوم الحج الاکبر** حج اکبر کا دن کونسا ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات فی الحجۃ التی حج فقال ای یوم ھذا قالوا یوم النحر قال ھذا یوم الحج الاکبر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ کہڑے جمرات کے پاس حجہ مین اور لوگون سے پوچہا یہ کونسا دن ہے لوگون نے کہا یوم النحر آپنے فرمایا یوم الحج الاکبر ف کلام اللہ مین آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے حج اکبر حج کو کہتے ہین اور حج اصغر عمرے کو **عن** ابی ھریرۃ قال بعثنی ابو بکر فیمن یؤذن یوم النحر بمنی ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ویوم الحج الاکبر یوم النحر والحج الاکبر الحج ابوہریرہ سے روایت ہی ابوبکر صدیقؓ نے مجہے بہیجا یوم النحر کے دن پکارنے کو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہوکر طواف نہ کرے اور حج اکبر حج کو کہتے ہین اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے (مشرکین جاہلیت ننگے ہوکر طواف کیا کرتے تہے) **باب اشہر الحرام** ماہ حرام کون سے مہینے ہین **عن** ابی بکرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم

خطب فی حجۃ فقال ان الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموت والارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلاث متوالیات ذوالقعدۃ وذوالحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین خطبہ پڑہا تو فرمایا زمانہ پلٹ کر پھر ویسا ہی ہو گیا جیسا تھا اُسدن جسدن بنایا اللہ نے آسمان اور زمین کو (یعنے ہر چند زمانہ بدلتا جاتا ہے لیکن اول پلٹ کر پھر وہی مہینا آتا ہے جو گزر گیا) سال بارہ مہینے کا تھا چار اونمین سے حرام ہین - ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم پے در پے مہینے تینون اور ایک رجب مضر کا جو جمادی الاخر سے اور شعبان کے بیچ مین ہے ف رجب مضر کیطرف منسوب کیا کیونکہ مضر کے لوگ اوسکی بہت تعظیم کرتے تھے اور زمانہ پھر ویسا ہی ہو گیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینون مین خلط کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینے کو دوسرا مہینہ کر دیتے تھے کبھی رجب کو شعبان کہتے اور کبھی شعبان کو رجب کر دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدل نہ کیا کرو اور یہ مہینہ تحقیق ذی الحجہ ہے پس اب یاد رکھو اور اوسکو گڑبڑ نہ کرو عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ ابو بکر سے ایسا ہی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے باب من لم یدرک عرفۃ جس نے وقوف عرفہ نہ پایا عن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بعرفۃ فجاء ناس من نجد فامروا رجلا فنادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الحج فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادی الحج الحج یوم عرفۃ من جاء قبل صلوۃ الصبح من لیلۃ جمع فقد تم حجہ ایام منی ثلاثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تأخر فلا اثم علیہ قال ثم ارد ف رجلا خلفہ فجعل ینادی بذلک ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ عرفے مین تھے تو چند آدمی نجد والون مین سے آئے اور ایک شخص کو حکم کیا اور اوسنے پکارا یا رسول اللہ حج کیونکر ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوسنے پکارا حج عرفہ کے دن ہے جو شخص دسوین شب کو فجر سے پہلے وہان آجاویگا اُسکا حج پورا ہو جاویگا اور منا مین رہنے کے تین دن ہین جو کوئی دو ہے دن کے بعد اجا رہوین تاریخ کو چلا جاوے تو بھی کچھ قباحت نہین پھر آپنے ایک شخص کو اپنے پیچھے بٹھا لیا وہ بھی پکارتا جاتا تھا ف اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عرفات مین ٹھہرنا فرض ہے اور اُسکا وقت نوین تاریخ کے زوال سے لیکر دسوین شب کی طلوع فجر تک ہی اس مابین مین اگر ایک ساعت بھی عرفات مین ٹھہر جاویگا تو حج مل جاویگا عن عروۃ بن مضرس الطائی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمزدلفۃ یعنی بجمع قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل طی اکللت مطیتی وأتعبت نفسی واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیہ فھل لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک معنا ھذہ الصلاۃ واتی عرفات قبل ذلک لیلا او نھارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ ترجمہ عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مزدلفہ مین یعنے مزدلفہ مین مین نے کہا یا رسول اللہ مین طی کے پہاڑون سے چلا آتا ہون مین نے اپنی اونٹنی کو تھکا مارا اور اپنے تئین بھی تھکا ڈالا قسم خدا کی راستی مین کوئی ٹیکرہ مجھے نہین ملا کہ مین اوسپر نہ ٹھہرا ہون تو میرا حج درست ہوا یا نہین رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری ساتھ اس نماز کو پاوے (یعنے مزدلفے مین مغرب اور عشا ہمارے ساتھ پڑہی) اور اس سے پہلے رات یا دن کو عرفات مین ٹہر چکا ہو تو اوسکا حج پورا ہوگیا وہ اپنا میل کچیل دور کرے ف یعنے منا مین آکر کنکریان مار کر قربانی کرکے احرام کہولڈالے میل کچیل دہو دی نہادی **باب النزول** یعنے منا مین اترنے کا بیان **عن رجل من اصحاب النبی** صلے اللہ علیہ وسلم قال خطب الناس صلے اللہ علیہ وسلم الناس یعنے ونزلهم منازلهم فقال لینزل المهاجرون ههنا واشار الی میمنة القبلة والانصار ههنا واشار الی میسرة القبلة ثم لینزل الناس حولهم ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تہا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو منا مین اور اتارا اونکو اپنے مکانون مین آپنے فرمایا مہاجرین یہان اتریں اور اشارہ کیا قبلے سے داہنے طرف اور انصار یہان اتریں اور اشارہ کیا قبلے سے بائین طرف پہر اور لوگونکو فرمایا کہ مہاجرین اور انصار کے گرداگرد اتریں **باب** لے یوم یخطب یعنی منا مین کہڑے ہوکر خطبہ پڑہے **عن رجلین من بنی ابی بکر** قالا رأینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخطب بین اوسط ایام التشریق ونحن عند راحلته وهی خطبة رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التی خطب یعنی ترجمہ دو شخصون سے روایت ہی بنی بکر مین سے کہا انہون نے دیکہا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے تہے ایام تشریق کے بیچ والے دن مین (یعنے بارہوین تاریخ) اور ہم آپکی اونٹنی پاس تہے اور یہی خطبہ تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو آپنے منا مین پڑہا تہا **عن سراء بنت نبهان** وکانت ربیبة فی الجاهلیة قالت خطبنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الرؤس فقال ای یوم هذا قلنا اللہ ورسوله اعلم قال الیس اوسط ایام التشریق ترجمہ سرا بنت نبہان سے روایت ہی وہ ایک گہر والی تہی جاہلیت مین (جسمین رہا کرتے تہے) کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم الرؤس یعنے دوسرے دن قربانی کے پہر فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا کیا یہ بیچ کا دن نہین ہے ایام تشریق مین سے (یعنے بارہوان دن ایام تشریق گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ کو کہتے ہین ذی حجہ کے **باب من قال خطب یوم النحر** جس نے کہا یوم النحر مین خطبہ پڑہے **عن الهرماس** قال رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی ناقة العضباء یوم الاضحی یعنے ترجمہ ہرماس بن زیاد سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے دیکہا اپنی اونٹنی پر جسکا نام عضبا تہا عید اضحی کے روز منا مین (عضبا وہی قصوی ہے یا اور ہی) **عن ابی امامة** یقول سمعت خطبة رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی یوم النحر ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا منا مین نحر کے روز (دسوین تاریخ) **باب** لے وقت یخطب یوم النحر یوم النحر مین کس وقت خطبہ پڑہے **عن رافع** قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یعنی حین ارتفع الضحی علی بغلة شهباء وعلی رضی اللہ عنہ یعبر عنه والناس بین قاعد وقائم ترجمہ رافع بن عمرو مزنی سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ خطبہ سنا رہے تہے لوگون کو منا مین جب بلند ہوا آفتاب (نحر کے روز) ایک خچر پر

جو سفید رنگ تہا اور علی آپ کیطرف سے لوگون کو سمجہاتے تہے دور والون کو سناتے تہے کچہ لوگ کہڑے تہے کچہ بیٹہے تہے باب
سایذکر الامام فی خطبتہ عنے امام منا کے خطبہ مین کیا بیان کرے عن عبد الرحمن بن معاذ التیمی قال خطبنا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن عندہ فقہتنا اسماعنا حتے کنا نسمع ما یقول ونحن فی منازلنا فطفق یعلمہم
مناسکہم حتے بلغ الجمار فوضع اصبعیہ السبابتین ثم قال برمی بحصے الخذف ثم امر المہاجرین فنزلوا فی مقدم
المسجد وامر الانصار فنزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد ذلک ترجمہ عبد الرحمن بن تیمی سے روایت ہے
خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منا مین گویا کہ ہم کانون سے سنتے تہے کان ہماری جو آپ فرماتے تہے ہم سن لیتے تہے اور ہم اپنے
ٹہکانون مین تہے (یہ معجزہ تہا) آنحضرتؐ کا آپنے شروع کیا کہنا ارکان حج کا یہان تک کہ پہونچے کنکریان مارنے تک آپنے
اپنے کی دو انگلیون کو رکہکر فرمایا کہ چہوٹے چہوٹے کنکریان مارو پہر حکم کیا مہاجرین کو اترے مسجد کے پیش مین پہر
انصار کو وہی اوتری مسجد کے پیچہے پہر سکے لوگ اترے باب یہ بیت بمکۃ لیالی منے مناکی راتون مین مکے رہنا
کہنا ہے عن حدیر ابی حریز الشک من یحیے انہ سمع عبد الرحمن بن فروخ یسال ابن عمر قال انا نبایع
الناس فیاتی احدنا مکۃ فیبیت علے المال فقال مار سول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نبات عندنا وظل ترجمہ
عبد الرحمن بن فروخ عبد اللہ بن عمر سے پوچہتے ہم لوگون کا مال بیچا کرتے ہین رات کو ہمارے پاس بہت سے سوداگر آتے ہین
کیا ہم مین سے کوئی منا کے راتون مین مکے مین جاکر مال کے پاس رہے انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو راتون
کو نہین رہا کرتے تہے تو تمہارا مکے مین رہنا خلاف سنت اور ناجائز ہوگا بعضون نے ضرورت کیوقت جواز جانا
ہے جیسی دوسری حدیث مین آتا ہے عن ابن عمر قال استاذن العباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیالی منے من اجل سقایتہ فاذن لہ ترجمہ عبد اللہ عمر سے روایت ہے حضرت عباسؓ نے اجازت چاہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے منا کی راتون مین مکے رہنے کے پانی پلانے کے لئے آپنے اجازت دی انکو باب الصلوۃ بمنے من
نماز کا بیان عن عبد الرحمن بن یزید قال صلے عثمان بمنے اربعا فقال عبد اللہ صلیت مع النبی صلے
اللہ علیہ وسلم رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین زاد عن حفص ومع عثمان صدرا من امارتہ
ثم اتمہا زاد من ہاہنا عن ابی معاویۃ ثم تفرقت بکم الطرق فلو وددت ان لی من اربع رکعات رکعتین متقبلتین
قال الاعمش فحدثنی معاویۃ بن قرۃ عن اشیاخہ ان عبد اللہ صلے اربعا قال فقیل لہ عبت علے عثمان ثم
صلیت اربعۃ قال الخلاف شر ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عثمان بن عفانؓ نے منا مین چار رکعتین
پڑہین عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ دو ہی رکعتین پڑہین (قصر کیا) اور ابو بکر
کے ساتہہ بہی دو اور عمر کے ساتہہ بہی دو اور شروع خلافت مین تمہارے ساتہہ بہی دو پہر عثمان پوری پڑہنے لگے کیونکہ قصر اور اتمام دونون سنت
ہین یا انہون نے بنیت اقامت کی کرلی ہوگی، ایک روایت مین ہے ابن مسعود نے کہا تمہاری رائین مختلف ہوگئین اور مجہے

دو رکعتین جو قبول ہون چار سے بہتر معلوم ہوتے ہین - ایک بار ابن مسعود نے بھی چار رکعتین پڑہی ہین لوگون نے کہا تم نے تو طعن کیا تہا حضرت پر چار پڑہنے کا اب تم خود چار پڑہنے لگے انہون نے کہا مجھ پر اختلاف برا معلوم ہوتا ہے (یعنی جب سب چار پڑہنے لگے تو مین بھی چار پڑہنے لگا) **عن** الزہری ان عثمان انما صلی بمنی اربعا لانہ اجمع علی اقامۃ بعد الحج ترجمہ زہری سے روایت ہے حضرت عثمان نے منا مین چار رکعتین اس لیے پڑہین کہ انہون نے اقامت کی نیت کی تہی بعد حج کے **عن** ابراہیم قال ان عثمان صلی اربعا لانہ اتخذ ھا وطنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار رکعتین اس سبب سے پڑہین انہون نے منا کو وطن بنایا تہا (وہان نکاح کیا تہا) **عن** الزہری قال لما اتخذ عثمان الاموال بالطائف وامر ان یقیم بھا صلی اربعا قال ثم اخذ بہ الائمۃ بعدہ ترجمہ زہری سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے اپنی جاگیرین مقرر کین طائف مین اور قصد کیا اقامت کا وہان تو چار رکعتین پڑہین پہر لوگون نے بہی اختیار کر لیا **عن** الزہری ان عثمان بن عفان اتم الصلوۃ انما من اجل الاعراب لانہم کثروا عامئذ فصلی بالناس اربعا لیعلمہم ان الصلوۃ اربع ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پڑہا نماز کو منا مین اسواسطے کہ اس سال جنگلی اور بدوی لوگ بہت آئے تہے تو انہون نے چار رکعتین پڑہین تاکہ ان لوگون کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین نہ دو رکعتین جو قصر مین ہوتی ہین **باب** القصر لاہل مکۃ اہل مکہ منا مین قصر کرین **عن** حارثۃ بن وہب الخزاعی وکانت امہ تحت عمر فولدت عبد اللہ بن عمر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی والناس اکثر ما کانوا فصلی بنا رکعتین فی حجۃ الوداع ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی کی ماں عمر کے نکاح مین تہین اون کے پیٹ سے عبید اللہ بن عمر پیدا ہوے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی منا مین اور لوگ بہت تہے تو آپ نے دو رکعتین پڑہین حجۃ الوداع مین **ف** حالانکہ حارث کا گہر مکے مین تہا یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین قصر کرین **باب** فی رمی الجمار کنکریان مارنے کا بیان **عن** عمرو بن الاحوص عن امہ قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ من بطن الوادی وھو راکب یکبر مع کل حصاۃ ورجل من خلفہ یسترہ فنا لناس عن الرجل فقالوا الفضل ابن عباس وازدحم الناس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس لا یقتل بعضکم بعضا واذا رمیتم الجمرۃ فارموا بمثل حصی الخذف ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہون نے اپنی ماں سے روایت کیا کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تہے بطن وادی سے (یعنے وادی کے نیچے سے آن کر) نہ دہر کیجانب سے) جمرہ عقبہ پر اونٹ آپ سوار تہے، ہر کنکرے پر تکبیر کہتے اور ایک شخص آپکے پیچہے تہا وہ آپ پر سایہ کر رہا تہا مین نے پوچہا یہ شخص کون ہے، لوگون نے کہا فضل بن عباس اور لوگون نے ہجوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مت قتل کرے ایک تم مین کا دوسرے کو (یعنے ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالے ایسا نہ ہو وہ مر جاوے) جب تم کنکریان مارو تو چہوٹی چہوٹی کنکریان انگلیون سے مارو

عن عمرو بن الاحوص عن امہ قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند جمرۃ العقبۃ راکبا ورایت

بین اصابعہ حجرا فرمی ورمی الناس ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہی اُنہون نے اپنی اُن سے سنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ پاس سوار دیکہا اور آپ کی انگلیون مین کنکریان تہین آپنے رمی کی اور لوگون نے بہی رمی کی ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کے رمی سوار ہوکر مکروہ نہین درست ہی عن ابن عمر انہ کان یاتی الجمار فی الایام الثلاثۃ بعد یوم النحر ماشیا ذاہبا وراجعا ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی وہ کنکریان مارتے تین دن تک بعد یوم النحر کے آیا کرتے تہے سو پیدل آتے تہے اور پیدل ہی جاتے تہے اور بیان کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تہے ف اس سے معلوم ہوا کہ پیادہ ہوکر رمی کرنا افضل ہے عن جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر یقول لتاخذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ھذہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر رمی کرتے تہے یوم النحر کو اور فرماتے تہے یاد کرلو ارکان اپنے شاید مین اس حج کے بعد پہر دوسرا حج نکروں ف ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حج سے لوٹ کر مدینے مین آئے اور دوسرے سال بیمار ہوئے اور وفات پائی پس اس حج کا نام حجۃ الوداع ہوا گویا آپ رخصت ہوئے تہے کعبے سے عن جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر ضحی فاما بعد ذلک فبعد زوال الشمس ترجمہ جابر سے روایت ہی مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئے اونٹنی پر سوار کر یوم النحر کے روز چاشت کیوقت اور بعد اسکے آفتاب ڈہلے پر (یعنے دسوین تاریخ کے رمی طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہوین بارہوین کے بعد زوال آفتاب کے) عن وبرۃ قال سالت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارم فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین زوال الشمس فاذا زالت الشمس رمینا ترجمہ وبرہ سے روایت ہی مین نے ابن عمر سے پوچہا کب کنکریان ماروں انہون نے کہا جب تیرا امام کنکریان مارچکے اوسوقت مارمین نے پہر یہی سوال کیا انہون نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے ہی جب آفتاب ڈہل جاتا تہا اسوقت کنکریان مارتے عن عائشۃ قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ ولا یقف عندھا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن مین طواف فرض کیا جب نماز ظہر کی پڑہی پہر منا مین آکر تشریق کے دنون مین وہان ٹہہرے (یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کی) جمرہ کو سات سات کنکریان مارتے دوپہر ڈہلے ہر کنکرے کی ساتہ تکبیر کہتے اور اول دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹہہر کر رو رو کر دعا کرتے اور تیسرے جمرہ کو کنکریان مار کر نہ ٹہہرتے ف عید قربان کے آخر دن مین (یعنے جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑہ کر آپ منا سے مکے کو آئے اور طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا) عن ابن مسعود قال لما انتہی الی الجمرۃ الکبری جعل البیت عن یسارہ

رمے عن یمینہ ورمی الجمرۃ بسبع حصیات وقال ھکذا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ عبداللہ بن
مسعود سے روایت ہے جب وہ جمرہ عقبہ پاس آئے تو خانہ کعبہ کو اپنے بائین طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور جمرہ پر سات
کنکریان مارین پھر کہا اسی طرح رمی کی اوس شخص نے جس پر سورہ بقر اوتری یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سورہ بقر کے تحت میں
اسلئے کہ اس سورت مین احکام حج کے مذکور ہین اور رمی کے مسائل بھی مذکور ہین **عن** عاصم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رخص
لرعاء الابل فی البیوتتین یوم النحر ثم یرمون یوم النفر ثم یرمون بعد الغد یومین ویرمون یوم النفر ترجمہ
عاصم بن عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانیوالون کو رخصت دی رات کو منا مین نہ رہنے کی
اور حکم کیا ان کو رمی کرنیکا یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دونون کے پھر اگر رہین تو چوتھے دن بھی رمی کرین **ف**
یعنے افضل یہ ہے کہ دوسرے دن گیارہوین تاریخ پھر رمی کرین اگر نہو سکے تو بارہوین تاریخ گیارہوین کے بھی رمی کرلین **عن**
عبداللہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما ترجمہ عدی سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرانیوالون کو ایک دن رمی کرنے کے ایک دن ناغہ کرنے کے **عن** قتادہ قال سمعت
ابا مجلز یقول سألت ابن عباس عن شئی من امر الجمار فقال ما ادری اما ھھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لبسبعۃ اولبسبع ترجمہ قتادہ سے روایت ہے مین نے سنا ابا مجلز سے کہتے تھے مین نے پوچھا ابن عباس سے رمی جمار کا حال
انہون نے کہا مجھے معلوم نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کنکریان مارین سات کنکریان **ف** مگر اور روایتون سے سات
کنکریان ہر جمرے پر مارنا ثابت ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا رمی احدکم جمرۃ
العقبۃ فقد حل لہ کل شئی الا النساء رواہ الشافعی ترجمہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے رمی کرے جمرہ عقبہ کے سب چیزین اوسکو درست ہوجاوینگی سوا عورتون کے **ف** یعنے عورتون سے صحبت کرنا
درست نہوگا جب طواف الزیارۃ کرلے تو وہ بھی درست ہوجاویگا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حلق فی حجۃ الوداع
وبعض اصحابہ وقصر بعضھم **ف** الحلق والتقصیر سر منڈانے اور بال کترانیکا
بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللھم ارحم المحلقین قالوا یا رسول اللہ
والمقصرین قال اللھم ارحم المحلقین قالوا یا رسول اللہ والمقصرین قال والمقصرین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون آپنے فرمایا یا اللہ رحم کر
حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون آپنے فرمایا اور قصر کرنیوالون پر **ف** حلق کہتے ہین تمام
سر منڈانے کو اور قصر کہتے ہین بال کم کرنیکو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہے
محمد بن حسن نے کہا یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حلق رأسہ
فی حجۃ الوداع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا حجۃ الوداع مین **ف** اور قصر بھی
آپسے منقول ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر ثم رجع الی المنزل

یعنی قال عابد نحر قد نحر دعا بالحلاق فاخذ بشق راسه الایمن فحلقه فجعل یقسم بین من یلیه الشعرة والشعرتین ثم اخذ بشق راسه الایسر فحلقه ثم قال ھھنا ابو طلحة فدفعه الی ابی طلحة، ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمی کی جمرہ عقبہ کے یوم النحر کو پھر آپ لوٹ آئے منا میں اپنے پہنچانے میں اور قربانی منگا کر اسکو ذبح کیا پھر سر مونڈنیوالے کو بلایا اور داہنی طرف کا آدھا سر منڈا کر ایک ایک سا ان دو بال جو لوگ موجود تھے ان کو تقسیم کی پھر بائیں جانب منڈایا اور فرمایا کیا ابو طلحہ یہاں ہیں پھر وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدیئے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے داہنا جانب منڈانا بہتر ہے اور داہنی میں لحاظ منڈانے والے کا ہوگا نہ مونڈنے والے کا عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یسئل یوم منی فیقول لا حرج فسأله رجل فقال اني حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال اني امسيت وامرادم قال ارم ولا حرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوئے منا میں آپنے ہر ایک کا جواب دیا کچھ حرج نہیں ہے ایک شخص نے کہا میں نے حلق کیا ذبح سے پہلے آپنے فرمایا ذبح کرلے کچھ حرج نہیں ہے دوسرے نے کہا مجھے شام ہوگئی اور میں نے رمی نہیں کی آپنے فرمایا رمی کرلے کچھ حرج نہیں ہے ف یعنے دم واجب نہیں ہے ترتیب کے فوت ہوجانیمیں درمیان میں رمی اور ذبح اور حلق اور طواف کے بعضوں نے کہا گناہ نہیں ہے لیکن دم واجب ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء حلق انما علی النساء التقصیر ترجمہ عبداللہ عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر حلق نہیں ہے مگر قصر کرنا چاہیئے یعنے تھوڑے بال ایک طرف سے کترا دینا چاہیئے ف دونوں کو درست ہے مگر حلق بہتر ہے باب العمرة عن ابن عمر قال اعتمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے عمرہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کرنیکے عن ابن عباس قال اللہ ما اعمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشة فی ذی الحجة الا لیقطع بذلک امر اھل الشرک فان ھذا الحی من قریش ومن کان علی دینھم کانوا یقولون اذا عفا الوبر وبرء الدبر ودخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فکانوا یحرمون العمرة حتی یسلخ ذو الحجة والمحرم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے حضرت عائشہ کو عمرہ نہیں کرایا ذی الحجہ میں مگر اس خیال سے کہ مشرکوں کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو ان کے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے جب اونٹ کے بال بڑھ جاویں اور اسکو پیٹ کا زخم اچھا ہوجاوے اور صفر آجاوے تو عمرہ درست ہوگا عمرہ کرنیوالے کو اور مطلب یہ ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کرنا جائز جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمرے کو یہاں تک کہ گذر جاوے مہینہ ذی حجہ (بقرعید) کا اور مہینہ محرم کا عن ابی بکر بن عبد الرحمن اخبرنی رسول مروان الذی ارسل الی ام معقل قالت کان ابو معقل حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قدم قالت ام معقل قد علمت ان علی حجة فانطلقا عشیان حتی دخلا علیه فقال رسول اللہ ان علی حجة وان کانی معقل بکرا قال ابو معقل صدقت جعلته فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فلتحج عليه فانه فی سبيل الله فاعطاها ابكر فقالت رسول الله الی امراة قد كبرت وسقمت فهل من
عمل يجزی عنی من حجة قال عمرة فی رمضان تجزے حجة ترجمہ ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہی خبر دی مجکو
مروان کے بیان لیجانے والے نے جو گیا تہا ام معقل پاس ام معقل نے کہا کہ ابو معقل حج کرنیکو نکلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہ جب آئی تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجہپر حج لازم ہے پھر دونوں ام معقل اور ابو معقل چلے یہانتک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ابو معقل پاس ایک حج ان اونٹ ہی اور مجہپر حج فرض ہی ابو معقل نے
کہا یہ سچ کہتی ہے مین نے اُس اونٹ کو اللہ کی راہ مین دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ ام معقل کو دیدے
وہ اس پر سوار ہوکر حج کرے گی ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کو دیا ام معقل نے کہا یا رسول اللہ مین ایک بوڑہی اور بیمار عورت
ہون کوئی کام ایسا ہی جو کافی ہو مجہکو حج سے آپنے فرمایا رمضان کے مہینے مین ایک عمرہ کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہی عن
ام معقل قالت لما حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع وكان لنا جمل فجعل ابو معقل سبيل الله
واصابنا مرض وهلك ابو معقل وخرج النبی صلى الله عليه وسلم فلما فرغ من حجه جئته فقال يا ام معقل
ما منعك ان تخرجی معنا قالت لقد تهيانا فهلك ابو معقل وكان لنا جمل هو الذی نحج عليه فاوصى
به ابو معقل فی سبيل الله قال فهلا خرجت عليه فان الحج فی سبيل الله فما اذا افاتك هذه الحجة
معنا فاعمری فی رمضان فانها كحجة فكانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا الی رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما ادری الی خاصة ترجمہ ام معقل سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجۃ الوداع کیا تو ہماری پاس ایک اونٹ تہا مگر ابو معقل نے اسکو اللہ کی راہ مین دیدیا تہا اور ہم بیمار ہوئے قریب ہلاکت اور ابو معقل
مرگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیگئے جب حج سے فارغ ہوئی تو مین آپکے پاس گئی آپنے فرمایا اے ام معقل تو
ہمارے ساتہ کیون نہ نکلی ام معقل نے کہا مین نے تیاری کی تہی اتنے مین ابو معقل مرگئے اور ہماری پاس ایک ہی اونٹ تہا
جسپر ہم حج کیا کرتے تہے وہ ابو معقل نے مرتے وقت اللہ کی راہ مین دیا یعنے کہدیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ مین ہی آپنے
فرمایا پھر تو اسی اونٹ پر سوار ہوکر کیون نہ نکلی حج بہی تو خدا کی راہ مین ہے خیر اب تیرا حج جانا رہا ہمارے ساتہ تو عمرہ کرلے رمضان مین
کیونکہ رمضان مین عمرہ حج کے برابر ہے ام معقل کہا کرتے تہین حج پھر حج ہے اور عمرہ پھر عمرہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجہسے یہ فرمایا اب مجہکو معلوم نہین کہ یہ حکم خاص میرے لئے تہا (خاص ہی ہوگا اسسے یہ نکلا کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہین ہو سکتا) عن
ابن عباس قال اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج فقالت امراة لزوجها احجنی مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما عندی ما احجك عليه قالت احجنی على جملك فلان قال ذاك حبيس فی سبيل الله عز وجل فاتی رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال ان امراتی تقرأ عليك السلام ورحمة الله وانها سألتنی الحج معك قالت احجنی مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما عندی ما احجك عليه فقالت احجنی على جملك فلان فقلت ذاك حبيس فی

سبیل اللہ فقال اما انک لو حججتها علیه کان فی سبیل اللہ قال وانها امرتنی ان اسألك ما یعدل حجة
معك فقال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم اقرها السلام ورحمة اللہ وبرکاته واخبرها انها تعدل حجة
معی عمرة فی رمضان ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت نے
اپنے خاوند سے کہا مجھی بہی حج کرنے دے اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہے جسپر تجھ
سوار کرکے حج کراؤن عورت بولی وہ اونٹ نہین ہے تمہارا اوس پر مجھی حج کراؤ مرد بولا وہ اونٹ تو رکا گیا ہی اللہ کی راہ مین
(یعنے مین اسکو خدا کی راہ مین دے چکا ہون) پہر وہ مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری
عورت نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپکے ساتہہ اُس نے مجھسے کہا مجھی حج کراؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ مین نے جواب دیا میرے پاس کون سی سواری ہی جسپر تجھے حج کراؤ وہ بولی اُس اونٹ پر مین نے کہا وہ تو اللہ جل جلالہ کے راہ مین
رکا ہوا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو حج اسکو کرا دیتا اوس اونٹ پر وہ بہی خدا کی راہ مین ہوتا پہر وہ شخص
بولا اس عورت نے پوچہا ہے کہ آپ حج کے ساتہہ حج کرنیکے برابر دوسری عبادت کون سی ہے (جو ثواب مین اسکی برابر ہو) رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سلام اُس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کہ ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینے مین میرے
ساتہہ حج کرنیکے برابر ہی (ثواب مین اور فضیلت مین) عن عائشة کان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم اعتمر عمرتین
عمرة فی ذی القعدة وعمرة فی شوال ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے
کیے ایک ذیقعدہ مین دوسرا شوال مین ف یعنے شوال مین سفر کو نکلے تہے ورنہ وہ بہی عمرہ ذیقعدہ مین تہا عن مجاهد
قال سئل ابن عمر کم اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال مرتین فقالت عائشة لقد علم ابن عمر ان رسول
اللہ صلے اللہ علیه وسلم قد اعتمر ثلاثا سوی التی قرنها بحجته الوداع ترجمہ مجاہد سے روایت ہی ابن عمر سے سوال کیا
گیا عمرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی مین انہون نے کہا دو عمرے پہر حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر سمجہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے تین عمرے کئی سوا اس عمرے کے جو حجۃ الوداع کے ساتہہ تہا ف قرآن مین حالانکہ یہ سہو ہی صحیح یہ ہی کہ آپنے
دو عمرے کئے ایک عمرۃ القضا دوسرے عمرۃ الجعرانہ عن ابن عباس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اربع عمر
عمرة الحدیبیة والثانیة حین تواطؤا علی عمرة قابل والثالثة من الجعرانة والرابعة التی قرن مع حجته ترجمہ عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئی ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کوئین یا درخت کا نام ہی
مکے سے نو میل پر یہان آپ کو کافرون نے روکا تہا آپ عمرے کے ارکان ادا نہ کر سکے دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا جو تہا
جو حجۃ الوداع کے ساتہہ تہا ف مگر حدیبیہ مین آپنے عمرہ نکیا تو جدا عمرے دو ہی ہوئے ایک عمرۃ القضا دوسرے عمرۃ الجعرانہ
عن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم اعتمر اربع عمر کلهن فی ذی القعدة الا التی مع حجته ترجمہ انس سے
روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئی سب ذالقعدہ مین تہے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتہہ تہا ف یعنے حجۃ الوداع

کے ساتھ وہ ذی الحجہ میں تمتع کیا عمرۃ القضا اور عمرۃ الجعرانہ دونوں ذیقعدہ میں تھی۔ جعرانہ ایک مقام ہے طائف اور مکہ کے درمیان وہاں سے آپنے عمرے کا احرام باندھا سنہ ۸ ہجری میں حنین کی غنیمت تقسیم کرنے کے باب المهل بالعمرة من حيض قبل ان يطوف الخ فلم تطهر الخ وتهل بالحج هل تقضي عمرتها جو عورت عمرے کا احرام باندھ کے پھر حیض آجاوے پھر کا وقت آجاوے تو وہ عمرہ کو ترک کرکے حج کا احرام باندھ لیوے پھر عمرے کی قضا کرے عن عائشة

بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابیها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن يا عبد الرحمن اذهب باخت عائشة فاعمرها من التنعيم فاذا اهبطت بها من الاكمة فلتحرم فانها عمرة متقبلة ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا ہے عبد الرحمن اپنی بہن عائشہ کو لے جا اور ان کو عمرہ کرا التنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہے مکے سے تین میل کے فاصلے پر) جب ٹیلوں پر سے پڑے تو تنعیم میں اتر تو عائشہ سے کہنا احرام باندھے کہ یہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ عن عكرش الكعبي قال اخبرني النبي صلى الله عليه وسلم الجعرانة فجاء الى المسجد فركع ما شاء الله ثم اصبح فاعتمر ثم راح حتى قضى عمرته فاقبل بسرف حتى لقي طريق المدينة فاصبح بها كبائت ترجمہ عکرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں آئے وہاں نماز پڑھی پھر احرام باندھا پھر اونٹ پر سوار ہوئے اور بطن سرف کے قریب سے گذرے مدینے کی راستے پر آگئے پھر صبح کے وقت جیسے کوئی رات کو مکے میں رہا ہو باب المقام في العمرة عمرے میں کتنا مقام کرنا عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام في عمرة القضاء ثلاثة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کیا عمرہ قضا میں (جو حدیبیہ کے قرب کی قضا ہے) تین دن تک کہتے ہیں) باب افاضة في الحج طواف افاضہ کا بیان عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم افاض يوم النحر ثم صلى الظهر بمنى يعني رجعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا یوم النحر میں پھر نماز ظہر کی منا میں لوٹ آن کر پڑھی (یا کہہ بن پڑھی) عن ام سلمة قالت كانت ليلتي التي يصير الي فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم مسا يوم النحر فصار الي فدخل علي فصب بين سبعة ونسعة رجل بن ال بي امية ستقمصين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو هبلت افضت يا عبد الله قال افضت يا عبد الله قال لا والله يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم انزع عنك القميص قال فنزعه من راسه ونزع صا قميصه من راسه ثم قال لم يا رسول الله قال ان هذا يوم رخص لكم اذا انتم رميتم الجمرة ان تحلوا ايلي من كل ما حرمتم منه الا النساء فاذا امسيتم قبل ان تطوفوا هذا البيت حرم ما كهيئة كم قبل ان ترموا الجمرة حتى تطوفوا به ترجمہ حضرت بی بی ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی میرے پاس وہی شام تھی جو یوم النحر میں اتفاق سے واقع ہوئی آپ تشریف لائے تو میرے پاس واہب بن زمعہ اور ان کے ساتھ ایک اور شخص بنو امیہ کی نسل میں سے کرتہ پہنے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

کہا تم طواف افاضہ کرچکے ای ابا عبداللہ انہون نے کہا نہین قسم خدا کی یارسول اللہ آپنے فرمایا اوتارڈالو قمیص اپنا انہون نے اوتارڈالا اپنے سر سے پھر عرض کیا کیون یارسول اللہ آپنے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اوس مین کنکریان مارچکو تو حلال ہوجاوین گے تمپر وہ چیزین جو احرام مین حرام نہین سوا عورتون کے (یعنے سوای جماع کے عورتون سے وہ درست نہوگا جبتک طواف سے فارغ نہو) پھر تم نے تو شام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہے ویسا ہی تھا قبل کنکریان مارنیکے یہان تک کہ طواف کرو ف اس حدیث سے تاکید طواف الزیارۃ کی یوم النحر کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر اوسدن طواف نہ کریگا تو احرام پھر لوٹ آویگا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہین ہے عن عائشۃ وابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخر طواف یوم النحر الی اللیل ترجمہ حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ مین رات ہونے تک عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبعۃ الذی افاض فیہ ترجمہ عبداللہ عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل نہین کیا طواف الافاضہ کے ساتون پھیرون مین (کیونکہ طواف القدوم مین کرچکے ہون گے) باب الوداع خانہ کعبہ سے رخصت ہونا عن ابن عباس قال کان الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اٰخر عہدہ بالبیت ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے لوگ مکہ سے نکل جاتے تھے ہر طرف سے آپنے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے مکہ سے مگر آخری طواف کرکے ف اسکو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے ہین۔ بعضون کے نزدیک سنت ہے بعضونکے نزدیک واجب ہے اگر عورت کو چلتے وقت حیض آجاوی تو یہ طواف چھوڑدی باب الحائض تخرج بعد الافاضۃ حائضہ عورت طواف الافاضہ کرچکے ہو تو چلی جاوے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذکر صفیہ بنت حیی فقیل انہا قد حاضت فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا قد افاضت فقال فلا اذا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگون نے کہا آپنے اون کو حیض آگیا آپنے فرمایا شائد وہ ہمارے روکنیوالی ہے لوگون نے کہا یارسول اللہ وہ طواف کرچکین آپنے فرمایا پھر کچھ نہین عن الحارث بن عبداللہ قالت اتیت عمر بن الخطاب فاتتہ عن المراۃ تطوف بالبیت یوم النحر ثم تحیض قال لتکن اٰخر عہدہا بالبیت قال فقال الحرث کذلک افتانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر ارایت عن یدک سالتنی عن شیئ سالت عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکیما اخالف ترجمہ حارث بن عبداللہ بن اوس سے روایت ہے مین حضرت عمر پاس آیا اور اون سے پوچھا کہ عورت طواف کری خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر اسکو حیض آجاوی انہون نے کہا طواف الوداع کرکے جاوے (یعنے انتظار کرے طواف الوداع تک) حارث نے کہا مجھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی ایسا ہی بتلایا تھا عمر نے کہا تیرے ہاتھ گرین (بددعا ہے چڑکی کے طور پر) تونے مجھ سے وہ بات پوچھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تھا تاکہ مین اوسکے خلاف بیان کرون لاعلمی سے حضرت عمر خفا ہوے حارث پر جب آنحضرت سے

پوچھ چکا تھا تو میرا دن سے پوچھنا کیا ضرور تھا **باب** طواف الوداع طواف الودع کا بیان **عن** عائشۃ رضی
اللہ عنہا قالت احرمت من التنعیم بعمرۃ فدخلت فقضیت عمرتی وانتظرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بالابطح حتی فرغت وامر الناس بالرحیل قالت واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف بہ ثم خرج
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے احرام باندھا عمرے کا تنعیم میں سے اور میں گئی مکہ میں اور عمرہ
ادا کیا اور رسول اللہ صلعم میرا انتظار کرتے رہے ابطح میں (وہ میدان جو مکے اور منا کے درمیان میں ہے) جب فارغ ہوئی آپ
نے حکم کیا لوگوں کو کوچ کا اور خود آئے مکہ میں اور طواف کیا پھر نکلے **ف** تاکہ آخری کام مکہ میں طواف ہو جاوے **عن**
عائشۃ قالت خرجت معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الاخر فنزل المحصب **ھذا الحدیث**
قالت ثم جئتہ بسحر فاذن فی اصحابہ بالرحیل فارتحل فمر بالبیت قبل صلوۃ الصبح فطاف بہ حین خرج ثم انصرف
متوجھا الی المدینۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جب آپ منا سے لوٹے تو آپ محصب میں اترے پھر میں نے سحر کو آپ پاس آئی (عمرے سے فارغ ہو کر) آپ نے سب لوگوں کو
کوچ کا حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کیطرف گئے صبح کی نماز سے پہلے اور طواف کیا پھر نکلے اور چلے مدینے کیطرف **عن** عبد الرحمن
بن طارق عن امہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ظفر مکانا من دارہ یعلی نسبہ عبد اللہ استقبل
البیت قال **ترجمہ** عبد الرحمن بن طارق کی ماں (جنکا نام معلوم نہیں ہوا) سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب لگے پڑنے
یعلے کے گھر سے تو منہ کرتے کعبے کیطرف اور دعا مانگتے **باب** الحصیب محصب میں اترنیکا بیان **عن** عائشۃ انما
نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب لیکون اسمح لخروجہ ولیس بسنۃ فمن شاء نزلہ ومن شاء لم
ینزلہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم محصب میں اترے اس لیئے کہ آسانی ہو نکلنے میں مدینے
کیطرف کیونکہ شہر کے باہر سب یکجا پہونچیں گے) لیکن اترنا محصب میں سنت نہیں ہے جسکا جی چاہے اترے جسکا نہ چاہے نہ اترے
عن سلیمان بن یسار قال قال ابو رافع لم یامرنی ان انزلہ ولکن ضربت قبتہ فنزلہ قال مسدد وکان یعقل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی فی الابطح **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو رافع نے کہا مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا محصب میں اترنیکا بلکہ میں نے آپکا خیمہ وہاں لگایا تو آپ اتر پڑے مسدد نے کہا ابو رافع اس باب کے
محافظ تھے ابطح میں (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کے) **عن** اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ این
تنزل غدا فی حجتہ قال ھل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون غدا خیف بنی کنانۃ حیث
قریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانۃ حالفت قریشا علی بنی ھاشم ان لا ینایحوھم ولا یبایعوھم
ولا یئووھم قال الزھری والخیف الوادی **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں
اتریں گے آپ نے فرمایا کیا عقیل کوئی گھر ہمارے لئے چھوڑا ہے پھر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کے خیف (ابطح اور

بطحا اور محصب) مین جہان پر عہد لیا تہا قریش نے کفر پر یعنے بنی کنانہ نے قسم کہاکر عہد کیا تہا بنی ہاشم کے باب مین
قریش سے کہ ہم اُن سے شادی بیاہ نہ کرین گے اونکو جگہہ نہ دین گے اُن سے خرید فروخت نہ کرین گے یا بیعت نہ کرین گے ف
آپ نہین اور ہی اللہ کا شکر ادا کرنیکو جہان پر کفر کا عہد ہوا تہا وہان اسلام کا زور ہو گا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم قال حین اراد ان ینفر من منی نحن نازلون غدا ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث قاسمت قریش علی الکفر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا منا سے چلنے کا آپنے فرمایا ہم کل وہان اوترین گے
پہر ویسا ہی بیان کیا ف یعنے آپنے فرمایا ہم بنی کنانہ کے خیف (یعنے وادی مین اترین گے جسکو ابطح اور محصب بہی
کہتے ہین عن نافع ان ابن عمر کان یاھجع ھجعۃ بالبطحاء ثم یدخل مکۃ ویزعم ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ عمر نے ایک چہپکا نیند کا لیتے تہے بطحا (محصب
مین پہر مکے مین جاتے اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ف محمد بن الحسن نے کہا محصب مین اترنا جبر ہے
اور جو نہ اترے تو کچہ قباحت نہین ہے عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلے الظھر والعصر والمغرب و
العشاء بالبطحاء ثم ھجع بھا ھجعۃ ثم دخل مکۃ وکان ابن عمر یفعلہ ترجمہ نافع سے روایت ہی انہون نے ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا بطحا مین پڑہی پہر ایک نیند کا چہپکا لیا بعد اوسکے مکہ مین گئے
عبداللہ بن عمر بہی ایسا ہی کیا کرتے (محصب مین ٹہرا کرتے) باب فیمن قدم شیئا قبل شئ فی حجۃ ارکان آگے
پیچہے کرنیکا بیان عن عبداللہ عمرو بن العاص انہ قال وقف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
لیسئلونہ فجاءہ رجل فقال یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال رسول اللہ اذبح
ولا حرج وجاء رجل اخر فقال یارسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن
شئ قدم واخر الا قال اصنع ولا حرج ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ
الوداع مین منا مین کہڑے ہوئے لوگ آپسے حج کے مسئلے پوچہنے لگے ایک شخص آیا وہ بولا یارسول اللہ مین نے نہ جانکر ذبح سے پہلے
سر منڈایا آپنے فرمایا ذبح کرلے کچہ حرج نہین ہے دوسرا آیا بولا یارسول اللہ مین نے نادانستہ نحر کیا رمی سے پہلے آپنے فرمایا رمی کرلے
کچہ حرج نہین ہے طرح جتنی چیزون کو آپسے پوچہا گیا جو آگے یا پیچہے ہو گئین تہین آپنے فرمایا کرلے کچہ حرج نہین ہے عن اسامۃ ابن
شریک قال خرجت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یاتونہ فمن قال یارسول اللہ سعیت قبل ان اطوف
او قدمت شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی رجل اقترض عرض رجل مسلم وھو ظالم فذلک الذی حرج وھلک
ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہی مین رسول اللہ صلعم کے ساتہہ حج کو نکلا لوگ آپ پاس آتے تہے جو کہتا یارسول اللہ مین نے
سعی کی طواف سے پہلے یا مین نے ایسا کام کرلیا کیا آپ فرماتے تہے کچہ حرج نہین حرج اس پر ہے جس نے مسلمان کی جان
یا عزت برباد کی ظلم سے وہ تباہ ہو گیا حرج مین پڑ گیا باب فی مکۃ مین نماز کا بیان عن کثیر بن کثیر

بن المطلب بن ابی وداعة عن بعض اهله جده انه راے النبی صلی الله علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم
والناس یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة قال سفیان لیس بینه وبین الکعبة سترة قال سفیان
کان ابن جریج اخبرنا عنه فاکثر عن ابیه قال فسئالته فقال لیس عن ابی سمعة ولکن من بعض اهله عن
جده ترجمہ محمد بن کثیر نے اپنی لوگون سے روایت کی انہون نے اوسکو داد اسی اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا آپ نماز پڑھتے تھے (کعبے مین) باب بنی سہم پاس اور لوگ آپکے سامنے سے جارہے تھے اور بیچ مین کوئی سترہ نہ تھا ف اختلاف
کیا ہوا اسکا مقام مین بعضون نے کہا مکے مین سامنے سے نمازی کے گزر جانا معاف ہے، بوجہ ضرورت اور کثرت آدمیون کے
بعضون نے کہا شاید وہ لوگ موضع سجود یا موضع نظر کے اوپر سے گزرتے ہون گے بعضون نے کہا شاید یہ امر ممانعت
سے پہلے ہوا بعضون نے کہا یہ ایک قصہ ہے اور لوگون کے فعل کا کہ وہ سامنے سے گزرتے تھے اس سے اجازت سامنے سے گذرنے کی نہین
نکلتی باب ما یجوز من دخول حرم مکة مکے کے حرم کا بیان عن ابی هریرة قال لما فتح الله تعالی علی رسوله صلی
الله علیه وسلم مکة قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهم فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله حبس عن مکة
الفیل وسلط علیها رسوله والمؤمنین وانها احلت لی ساعة من النهار ثم هی حرام الی یوم القیامة لا یعضد
شوکها ولا ینفر صیدها ولا تحل لقطتها الا لمنشد فقام عباس او قال قال العباس یا رسول الله الا الاذخر
فانه لقیوننا وبیوتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الاذخر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب اللہ جل جلالہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرادیا آپ اون لوگون مین کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کے اور اسکی ستائش کے بعد
فرمایا اللہ جل جلالہ نے مکے سے اصحاب الفیل کو روک دیا اور اوس پر اپنے رسول کو اور مومنون کو مسلط کیا اور میرے لیے صرف
ایک ساعت کے لئے حلال ہوا (یعنے قتال وہان حلال ہوا) پھر وہ حرام ہے قیامت تک وہان کا درخت نہ کاٹا جاوے وہان کا جانور شکار
کے لیے نہ اڑایا جاوے اور وہان کی پڑی ہوئی چیز (لقط) اسیکو درست نہیں مگر جو اوسکا بتانے والا بنے عباس کھڑے
ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہو (اذخر ایک گھانس ہے خوشبودار) وہ ہماری قبرون اور گھرون مین ضرور
ہوتی ہے آپنے فرمایا مگر اذخر اوسکا کاٹنا ضرورت کیواسطے درست کردیا ف حرم کی گھانس توڑنا درست نہین مگر جو سو کہ جانور
اسیطرح جانورونکو وہان چرانا درست نہین مگر امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور وہان کا لقطے لینا درست نہین ہے
عن عائشة قالت قلت یا رسول الله الا نبنی لک بمنی بیتا او بنا یظلک من الشمس فقال لا انما هو مناخ من
سبق الیه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے بولین کہا یا رسول اللہ آپکے لیئے منا مین ایک گھر نہ بنا دین جو دھوپ سے بچاوے
آپنے فرمایا نہین وہ جگہہ اوسکی ہے جو پہلے جاوے (یعنے وہان کی زمین کسیکے لئے خاص نہین ہوسکتی وقف ہے) عن موسی بن
باذان قالت انیت یعلی بن امیة فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیه
ترجمہ موسے بن باذان نے سنا یعلی بن امیہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ کا روکنا حرم مین بیدینی ہے ف اور اوسکی

سزا عذاب الیم ہے بموجب نص قرآنی کے ہر جگہ ہر حال منع ہے نہ کہ حرم مین **باب** فی نبیذ السقایۃ نبیذ کے سبیل رکھنا **عن** بکر قال قال رجل لابن عباس ما بال اھل ھذا البیت یسقون النبیذ وبنو عمھم یسقون اللبن والعسل والسویق ابخل بھم ام حاجۃ فقال ابن عباس ما بنا من بخل ولا بنا من حاجۃ ولکن دخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علے راحلتہ وخلفہ اسامۃ بنت زید قد عار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشراب فاتی بنبیذ فشرب منہ ودفع فضلہ الی اسامۃ بن زید فشرب منہ ثم قال رسول اللہ علیہ وسلم احسنتم واجملتم کذلک فعلوا فنحن ھکذا لانرید ان نغیر ما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ترجمہ بکر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمہارے لوگ نبیذ (کھجور کا شربت) پلاتے ہین اور تمہارے چچا کی بیٹی (قریش) دودہ اور شہد اور ستو پلاتے ہین کیا یہ لوگ بخیل ہین یا محتاج ہین ابن عباس نے کہا نہ ہم بخیل ہین نہ محتاج ہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کو کچھ مانگا آپ کے سامنے نبیذ آیا آپنے پیا اور اپنا جھوٹا جو بچا اسامہ بن زید کو دیا اوس نے بھی پیا بعد اسکے آپنے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو (یعنے سبیل رکھا کرو لوگون کو کھجور کا شربت پلایا کرو) تو ہم نہین چاہتے کہ بدلین اس چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تھا (یعنے آپنے فرمایا کھجور کے شربت پر تم نے اچھا کیا تو ہم وہی پلاتے ہین یہ نہ سمجھو کہ ہم بخیل یا محتاج ہین اسوجہ سے دودہ شہد نہین پلاتے **باب** الاقامۃ بمکۃ مکے مین رہنے کا بیان **عن** عمر بن عبدالعزیز یسأل السائب بن یزید ھل سمعت فی الاقامۃ بمکۃ شیئا قال نعم قال سمعت ابن الحضرمی انہ سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول للمھاجر یقیم بعد الصدر ثلاثا

ترجمہ عمر بن عبدالعزیز نے سائب بن یزید سے پوچھا گیا تم نے مکے مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہی انہون نے کہا مجھ سے ابن الحضرمی نے بیان کیا انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین ارکان حج سے فراغت پاکر تین دن تک مکے مین ٹھہر سکتے ہین **باب** فی دخول الکعبۃ کعبے کے اندر جانیکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال فاغلقھا علیہ فمکث فیھا قال عبداللہ بن عمر فسالت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علے ستۃ اعمدۃ ثم صلے

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور آپکے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھہرے عبداللہ کہا مین نے بلال سے پوچھا جب نکلے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو کو داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اور اون دنون مین خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا پھر آپنے نماز پڑہی (دو رکعتین صحیحین) داخلی کعبہ کے

مستحب ہے کچھ ضرور نہین ہے **عن** مالك بهذا لم يذكر السوائي قال ثم صلى وبينه وبين القبلة ثلاثة اذرع
ترجمہ دوسری روایت مین ستونون کا ذکر نہین ہے نماز پڑہے آپنے قبلے سے تین ہاتہہ پیچہے ہٹکر **عن** ابن عمر عن النبي
صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث القعنبي قال ونسيت ان اساله كم صلى **ترجمہ** تیسری روایت مین بہی ایسا ہے
اوسمین یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا مین ان سے پوچہنا بہول گیا کہی رکعتین پڑہین **عن** عبد الرحمان بن صفوان
قال قلت لعمر بن الخطاب كيف صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة قال صلى ركعتين **ترجمہ**
عبد الرحمن بن صفوان سے روایت ہے مین نے کہا حضرت امیر المومنین عمر فاروق سے کیونکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب کعبے کے اندر انہون نے کہا دو رکعتین پڑہین (الزہری نے کہا اسکا اسناد ضعیف ہے) **عن** ابن عباس ان النبي صلى
الله عليه وسلم لما قدم مكة ابى ان يدخل البيت وفيه الآلهة فامر بها فاخرجت قال فاخرج صورة ابراهيم
واسماعيل وفي ايديهما من الازلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله والله لقد علموا ما
استقسما بها قط قال ثم دخل البيت فكبر في نواحيه وفي زواياه ثم خرج ولم يصل فيه **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین آئے تو آپنے انکار کیا کعبے کے اندر جانے سے کیونکہ اسکے اندر بتون کی تصویرین تہین آپنے
حکم کیا وہ نکالی گئین تو ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی بہی تصویرین نکلین اون کے ہاتہہ مین پانسے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مشرکین پر خدا کی مار قسم خدا کی انہون نے کبہی پانسے نہین ڈالی پہر آپ کعبے مین گئے اور تکبیر کہی کونون مین پہر باہر نکلے اور نماز
نہ پڑہی **ف** پانسوے سے مراد لکڑیان ہین جس پر افعل اور لا تفعل اور لا شیئے لکہا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ لکڑیان تہیلی
مین ڈالکر ایک کو نکالتا اگر افعل نکلتا تو جاتا لا تفعل نکلتا تو نہ جاتا لا شیئے نکلتا تو پہر سب کو ڈالکر نکالتا جبتک افعل یا لا تفعل
نکلے واللہ اعلم **باب** فی الحجر حطیم کا بیان **عن** عائشة انها قالت كنت احب ان ادخل البيت فاصلي فيه فاخذ
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فادخلني في الحجر فقال صلي في الحجر اذا اردت دخول البيت فانما هو قطعة
من البيت فان قومك اقتصروا حين بنوا الكعبة فاخرجوه من البيت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
مین کعبے کے اندر جاکر نماز پڑہنا چاہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتہہ پکڑا اور حطیم کے اندر کردیا اور فرمایا نماز
پڑہ حطیم مین جب کعبے کے اندر جانا چاہے کیونکہ حطیم بہی ایک ٹکڑا ہے خانہ کعبہ کا اور تیری قوم قریش نے کوتاہی کی بنانے مین تو اسکو بیت اللہ
سے نکالدیا **ف** پہر عبد اللہ بن الزبیر نے اپنی خلافت مین حطیم کو کعبے کے اندر کردیا لیکن حجاج ظالم نے توڑکر پہر ویسا ہی کردیا
عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج من عندها وهو مسرور فدخل رجع الى وهو كيئب فقال انى دخلت الكعبة
ولو استقبلت من امري ما استدبرت ما دخلتها انى اخاف ان اكون قد شققت على امتي **ترجمہ** حضرت عائشہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے نکلے خوش خوش پہر جب لوٹ کر آئے تو غمگین تہے (حضرت عائشہ نے اسکا
سبب پوچہا آپنے فرمایا مین کعبے کے اندر گیا اگر مین پہلے جانتا جو سب کو معلوم ہوا) کہ لوگونکو کعبے کی داخلی مین بڑے وقت

ہوا کرے گی) تو مین نہ جاتا مجھے خوف ہی کہین میرے ہت کو تکلیف نہو یہ خوف آپکا صحیح ہوا اب عوام داخلی کو ضرور سمجھکر تکلیف اوٹھاتے ہین گرتے ہین مگر ہر طرح سے صدمے اوٹھاکر داخل کرتے ہین **عن** صفیۃ بنت سیبۃ قالت سمعت کلاسلمیہ تقول قلت لعثمان ما قال لک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین دعاک قال الی لاسمعک ان امرک ان تخمر القرنین فانہ لیس ینبغی ان یکون فی البیت شیٔ یشغل المصلی قال ابن السرح خالی مسافع بن شیبۃ **ترجمہ** اسلمیہ سے روایت ہی مین عثمان بن طلحہ حجی سے کہا تم سے کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمکو بلایا انہون کہا آپنے کہا مین بہول گیا تم سے یہ کہنا کہ اوس مینڈے کے سینگ چھپادو (جو حضرت اسمعیل کے ذبح ہوتے وقت جبرائیل علیہ السلام لائے تھے سینگ اوسکی خانہ کعبہ مین رکھے تھے) تاکعبے مین کوئی چیز ایسی نرہی جسکی طرف نماز پڑھنے مین خیال ہو (خشوع مین فرق آوے) **باب فی** مال الکعبۃ کعبے کے مال کا بیان جو وہان دفن ہی **عن** شیبۃ یعنی ابن عثمان قال قعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی مقعدک الذی انت فیہ فقال کلا اخرجن حتی اقسم مال الکعبۃ قال قلت ما انت بفاعل قال لم قلت لان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد رأی مکانہ وابو بکر وھما احوج منک الی المال فلم یخرجا فقال فخرج **ترجمہ** شیبہ بن عثمان نے شقیق سے کہا جسجگہ تم بیٹھے ہو وہان حضرت عمر رضہ بیٹھے تھے کہنے لگے مین نہ نکلونگا جبتک کعبے کا مال تقسیم نکر دونگا مین نے کہا تم ایسا نہ کروگے انہون نے کہا کیون نہین مین ضرور کر دونگا مین نے کہا نہین نہ کروگے انہون نے کہا کیونہین مین نے کہا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر نے اس مال کا مقام دیکھا اور اونکو تم سے زیادہ مال کے احتیاج تھی پر انہون نے اوسکو نہ چھیڑا عمر یہ سنکر نکل آئے **ف بعض** لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے لئے رکھہ چھوڑا ہی **عن** الزبیر قال لما اقبلنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من لیۃ حتی اذا کنا عند السدرۃ وقف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طرف القرن الاسود فاخذوھا فاستقبل بنجانا بصرہ فقال مرۃ وادیہ ووقف حتی التفت الناس کلھم ثم قال ان صیدھا وعضاھا حرام محرم اللہ وذلک قبل نزول الطائف وحصارہ ثقیف **ترجمہ** زبیر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ لیہ (ایک موضع کا نام ہے) سے آئے بیر کے درخت کے پاس پہونچے رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے قرآن اسود (ایک پہاڑ ہی حجاز مین) کنارے پر اوسکے مقابل اور نخب (ایک موضع کا نام ہی) اسطرف دیکھا آنکھہ اٹھاکر یا اوسکو وادی کیطرف درآپ ٹھہر گئے لوگ بہی ٹھہر گئے بعد اسکے فرمایا کہ صید وج (ایک مقام کا نام ہے) اور اوسکی درخت حرم مین حرام کئے گئے ہین اور یہ طائف جانیسے پہلے تہا اور ثقیف کے محاصرہ سے بہی پہلے تہا **باب فی** ایتان المدینۃ مدینے مین آنیکا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ھذا ومسجد الاقصی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندہی کیجاوے (سفر کیجاوے) مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری یہ مسجد (یعنے مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصی (بیت المقدس) کیونکہ

سب مسجدون فضیلت تین مسجدون برابر ہین سفر کرنے کے کیا ضرورت ہی **باب** فی تحریم المدینة مدینے کے حرم کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینة حرام ما بین عائر الی ثور فمن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف ذمة المسلمین واحدة یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین لکھا سوای قرآن کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تہا جسمین دیت کے احکام تہے حضرت علی کی تلوار کے نیام مین رہا کرتا) رسول اللہ صنے فرمایا مدینہ حرام ہے عائر سے ثور تک (عائر ثور دونون پہاڑ ہین مدینے کے اطراف مین) جو شخص مدینے مین کوئی نئی بات نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو جگہ دیوی (بدعتی نکالی یا بدعتی کو جگہ دیوی) تو اسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہ قبول ہوگا اوس کا فرض اور نفل۔ ذمہ مسلمانون کا ایک جب اون مین سے ایک ادنی شخص نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے نے اسکی پناہ کو توڑا تو اسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور لوگون کی نہ قبول ہوگا اوس کا فرض اور نفل۔ اور جو کوئی دلالہ کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے مولے کے (یعنے دوستی کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے دوستون کے یا غلام اپنی آزادی کو کسی اور قوم کیطرف نسبت کرے بے اجازت اپنے مولے کی) اسپر لعنت ہی اللہ اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول ہوگا اوس کا فرض اور نفل **عن** علی رضی اللہ عنہ فی ھذہ القصة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمن اشاد بھا ولا یصلح لرجل ان یحمل فیھا السلاح لقتال ولا یصلح ان یقطع منھا شجرة الا ان یعلف بعیرا **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی اسی قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹی جاویگی گہانس مدینے کی اور نہ بہگایا جاویگا جانور وان کا شکار کیواسطے اور نہین اوٹہایا جاویگا لقطہ وان کا مگر وہ شخص اوٹہاوے جو سبکو بتادے لوگون کو اور کسی شخص کو درست نہین کہ وان ہتیار اٹہاوے لڑائی کیواسطے اور کسیکو درست نہین کہ وان کا درخت کاٹے مگر اپنے اونٹ کی چارے کیواسطے) **عن** عدی بن زید قال حمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل ناحیة من المدینة بریدا بریدا لا یخبط شجرة ولا یعضد الا ما یساق بہ الجمل **ترجمہ** عدی بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی طرف ایک ایک برید (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے) محفوظ کردیا کہ وہان درخت نہ کاٹا جاوے اور پتے نہ توڑے جاوین مگر اونٹ کے چارے کیواسطے) بقدر ضرورت لینا درست ہی **عن** سلیمان بن ابی عبد اللہ قال رایت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید فی حرم المدینة الذی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلبہ ثیابہ فجاء موالیہ فکلموہ فیہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم ھذا الحرم وقال من اخذ احدا یصید فیہ فلیسلبہ فلا اردّ علیہ طعمة کم طعمة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنہ ترجمہ سلیمان بن ابی عبد اللہ سے روایت ہو
مین نے دیکھا سعد بن ابی وقاص نے ایک شخص کو پکڑا مدینہ کے حرم مین جو شکار کرتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو
حرام ٹہرایا تہا یعنے مدینہ کی بزرگی کے سبب سے وہان کے حرم کا شکار حرام ہے) تو سعد نے اسکے کپڑے چہین لیے اس مین اُس
شخص کے لوگ آکر سعد سے گفتگو کرنے لگے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹہرایا ہے اس حرم کو اور فرمایا جو شخص
شکار کو پکڑے تو اوس کا اسباب چہین لیوے اور مین تم کو ہرگز سامان نہ دونگا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مجہے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اوسکی قیمت دیدون گا **عن** مولے لسعد ان سعدا وجد عبید المدینۃ
یقطعون من شجرۃ المدینۃ فاخذ متاعہم وقال یعنے لمولاہم سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینہی ان
یقطع من شجرۃ المدینۃ شئ وقال من قطع منہ شیئا فلمن اخذہ سلبہ ترجمہ سعد کے غلام سے روایت ہے
کہ سعد نے مدینے مین ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکہا انہون نے اوس کا اسباب چہین لیا اور اسکے مالکون سے کہا کہ مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تہے مدینے کے درخت کاٹنے کو اور فرماتے تہے جو کاٹے پہر اوسکو کوئی پکڑے تو اُس کا اسباب
چہین لیوے **ف** زجر کے واسطے پہر اسکو دیدیوے اکثر علما کا یہی قول ہے اور بعضون کے نزدیک نہ دیوے **عن** جابر
بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یخبط ولا یعضد حمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و
لکن یہش ہشا رفیقا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کے حرم مین
پتہ نہ توڑے جاوین نہ درخت کاٹا جاوے مگر نرمی سے جہاڑ لئے جاوین **ف** اکثر علما کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت
کاٹنے مین شکار مارنے مین جزا نہین ہے اور بعضون کے نزدیک جزا ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یاتی
قباء ماشیا وراکبا زاد ابن نمیر ویصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مسجد قبا مین پیدل اور سوار ہو کر آیا کرتے (ہفتے کیدن) اور دو رکعتین (نفل) پڑہتے **باب** زیارۃ القبور قبرون کی
زیارت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی
روحی حتی ارد علیہ السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجہپر سلام بہیجتا ہے تو اللہ مجہ
خبر دیتا ہے مین اسکے سلام کا جواب دیتا ہون **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم
قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ اپنے گہرون کو قبر جیسے قبرون مین کوئی نماز نہین پڑہتا ویسی ہی نہین
گہرون مین بہی نماز پڑہنا چہوڑ دو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایکوقت معین پر لوگ وہان جمع ہوا کرین اس سے
عرس کی ممانعت ثابت ہوئی) البتہ درود بہیجو مجہپر جہان تم ہوگے درود تمہاری مجہپر پہونچ جاویگی **عن** وبیعہ یعنی ابن
الہدیر قال ما سمعت طلحۃ بن عبید اللہ یحدث عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدثنا قط غیر حدیث شوا

قال قلت وما هو قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد قبور الشهداء حتى اذا اشرفنا على حرة واقم فلما تدلينا منها فاذا قبور بمحنية قال قلنا يا رسول الله اقبور اخواننا هذه قال قبور اصحابنا فلما جئنا قبور الشهداء قال هذه قبور اخواننا ترجمہ ربیعہ بن الہدیر نے کہا میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو کہتے سنا رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کرتے نہ سنا سوا ایک حدیث کے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کہا وہ حدیث کیا ہے ربیعہ بن الہدیر نے کہا وہ یہ ہے طلحہ نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہیدوں کی قبروں کی طرف جب ہم چڑھے حرہ واقم پر ایک ٹیلے کا نام ہے) پھر اوس پر سے اترے تو کہا ہائے کے مڑاد پر پہونچے وہاں کئی قبریں تھیں ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہمارے بھائیوں کی یہی قبریں ہیں آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے لوگوں کی ہیں جب شہیدوں کی قبروں پر پہونچے تو آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں **عن** عبد الله بن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم اناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة فصلى بها فكان عبد الله بن عمر يفعل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ اپنا بیٹھایا بطحا میں جو ذوالحلیفہ میں تھا پھر وہاں نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے **ف** یعنی مدینے سے نکلکر ذوالحلیفہ میں پہونچے تو اونٹ بیٹھاتے نماز پڑھتے **عن** القعنبي قال قال مالك لا ينبغي لاحد ان يجاوز المعرس اذا قفل راجعا الى المدينة حتى يصلي فيها ما بدا له لانه بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس به سمعت محمد بن اسحاق المدني قال للمعرس على ستة اميال من المدينة ترجمہ امام مالک نے کہا جب کوئی شخص مدینے کو لوٹ کر آوے اور معرس پر پہونچے (معرس وہ مقام ہے مدینے سے چھ میل کے فاصلے پر جہاں رسول اللہ رات کو ٹھہرے تھے) تو وہاں ٹھہرے اور نماز پڑھے جتنا جی چاہے کیونکہ مجھے پہونچا کہ رسول اللہ نے تعریس کی وہاں (تعریس کہتے ہیں مسافر کے اترنے کو آخر رات میں تھوڑا آرام اور سونے کیواسطے

آخر کتاب المناسک

تمام ہوئی کتاب حج کی

بسم الله الرحمن الرحيم

اول کتاب النکاح شروع ہوئی کتاب نکاح کی **باب** الترغيب على النكاح نکاح پر رغبت دلانے کا بیان **ف** نکاح کرنا مسنون ہے اکثر علماء کے نزدیک جب نفقہ اور مہر پر قدرت رکھتا ہو اور بعضوں کے نزدیک ضرورت کیوقت واجب یا فرض ہے نکاح کے فوائد یہ ہیں۔ کم ہونا شہوت کا۔ بند وبست گھر کا۔ تھمنا کنے کا۔ مجاہدہ نفس کا پیدا ہونا فرزند صالح کا۔ اگر یہ فائدے بالکل نہ ہوں تو نکاح بے سود ہے **عن** علقمة قال كنا نمشي مع عبد الله بن مسعود رضي الله عنه اذ لقيه عثمان فاستخلاه فلما رآه عبد الله ان ليست له حاجة قال تعال يا علقمة فجئت فقال له عثمان الا نزوجك يا ابا عبد الرحمن جارية بكرا لعله يرجع اليك من نفسك ما كنت تعهد فقال عبد الله لئن قلت ذاك لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج

ومن لم یستطع منکم فعلیه بالصوم فانه له وجاء ترجمہ علقمہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ منا میں جاتا تھا اتنے میں اُن کو حضرت عثمان ملے اور اکیلے میں باتیں کرنا چاہیں (عبداللہ مسعود سے یہ کہنا چاہتے تھے کہ تم ایک نکاح کر لو) جب عبداللہ نے دیکھا کہ نکاح کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے تو مجھ سے کہا آرائے علقمہ (یعنے اگر نکاح کی گفت گو منظور ہوتی تو تخلیہ کرتی جب اسکی حاجت ہی نہیں تو خلوت کیا ضرور ہی) میں آیا اُسوقت حضرت عثمان نے کہا ای ابا عبدالرحمن کیا ہم تمہارا نکاح ایک باکرہ چہیتی سے نہ کردیں جو گئی ہوئی قوت تمہاری پھر پھیر لاوے عبداللہ بن مسعود نے کہا تم ایسا کہتے ہو میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے (یعنے روٹی کپڑا اور مہر دے سکے) وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکھ کو خوب نیچے رکھتا اور شرمگاہ کو (زنا سے) بچاتا ہے جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اوسکے لیے خصی کرتا ہے (یعنے شہوت کو کم کردیگا) **باب** مایؤمر به من تزویج ذات الدین ودیندار عورت سے نکاح کرنا مقدم ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اسکی حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوب صورتی کے سبب سے اور اسکی دینداری کے سبب سے تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھ میں خاک اگر تو نے دین دار کو چھوڑا **ف** یعنے دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دین دار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر تا کہ اکثر دیکھا ہوتا ہے اور اس کی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہوجاتی ہے بقول سعدی شعر زن بد در سرائے مرد نکو ۔ همه دیرین عالم ست دوزخ او ۔ اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور **باب** فی تزویج الابکار کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتزوجت قلت نعم قال بکرا م ثیبا قلت ثیبا قال افلا بکرا تلاعبها وتلاعبك ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے مجھکو فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے پوچھا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیوں نہیں نکاح کیا کہ تو اوس سے کھیلتا اور تجھ سے وہ کھیلتی **ف** یعنے کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی مذاق رہتا کیونکہ بیوہ عورت کے قلب کو خاوند سوا مقدر تعلق نہیں ہوتا جیسے کنواری کے وہ تو سوا اپنی خاوند کے کسیکو جانتی ہی نہیں ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بی بی سے کھیل کود سے پیار درست ہے ۔ **عن** ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربها قال اخاف ان تتبعها نفسی قال فاستمتع بها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس اور کہا یا رسول اللہ میری عورت کسے ہاتھ لگانیوالے کے ہاتھ کو نہیں روکتی (یعنے ہر ایک سے راضی ہوتی ہے زنا پر) آپ نے فرمایا اسکو طلاق دیدے وہ مرد بولا مجھ ڈر ہے کہیں میرا دل اس سے لگا نہ رہے آپ نے فرمایا تو رہنے دے اوسے **ف** اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا

ہے لیکن روات اسکے ثقہ ہین پر اشکال یہ ہی کہ باوصف معلوم ہونے زنا اور بدکاری کے آپ اُس عورت کو رکھنے کا حکم کیونکر کرتی اسپر بعضون نے کہا تہ لگانیوالے کے ہاتہہ نہ روکنے سے یہ مراد رکھی ہے کہ گہر لٹا دے جو مانگے اسکو دیتی ہے واللہ اعلم **عن** معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذا حسب وجمال وانہا لا تلد افاتزوجہا قال لا ثم اتاہ الثانیۃ فنہاہ ثم اتاہ الثالثۃ فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجہے ایک عورت ملی ہے جو نہایت خوب صورت اور شریف ہی مگر اسکی اولاد نہین ہوتی کیا مین اس سے نکاح کرون آپنے فرمایا نہین پہر وہ دوسری بار آیا آپنے فرمایا نہین پہر تیسری بار آیا تو آپنے فرمایا نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنیوالی بہت جنی والی عورت کو کیونکہ مین اپنی امت بڑا نیوالا ہون تمہاری وجہ سے **باب** فی قولہ تعالے الزانی لا ینکح الا زانیۃ بدکار عورت سے نہین نکاح کرتا مگر بدکار مرد **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بمکۃ وکان بمکۃ بغی یقال لہا عناق وکانت صدیقہ قال جئت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناق قال فسکت عنی فنزلت والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک فدعانی فقرأہا علی وقال لا تنکحہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیون کو لیکر مکے مین جایا کرتا وہان ایک عورت بدکار رہتی تہی جسکا نام عناق تہا وہ اسکی آشنا تہی تو مرثد نے کہا مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین عناق سے نکاح کرلون آپ چپ ہو رہے پہر یہ آیت اتری والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک یعنے زانیہ بدکار عورت سے وہی نکاح کرتا ہی جو خود زانی بدکار یا مشرک ہی آپنے یہ آیت پڑہ کر مجہے سنائی اور فرمایا مت نکاح کر اُس سے **ف** یہ تبہی اس حالت مین ہی کہ وہ عورت زنا پر قائم رہی اور اُس سے توبہ نکرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ینکح الزانی المجلود الا مثلہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زانی کوڑے کہایا ہوا سو وہ نکاح کرے اسی قسم کی عورت سے **باب** فی الرجل یعتق امتہ ثم یتزوجہا اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پہر اس سے نکاح کرلینا **عن** ابی موسے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اعتق جاریتہ وتزوجہا کان لہ اجران **ترجمہ** ابی موسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اسکے ساتہہ نکاح کیا اسکے لئے دونا ثواب ہی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وجعل عتقہا صداقہا **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کرکے اسی سے نکاح کرلیا اور یہی آزادی مہر قرار پائی **باب** یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب دودہ پلانے سے وہی حرمت ہوتی ہی جو نسب سے **عن** عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی **ف** یعنے جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے بہی

نکاح نہین درست جیسے مان اور بہن سے نکاح حرام ہی دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسیطرح ہی اور قیاس کر لینا
چاہیئے دودہ پلانے کا بڑا حق ہے دایہ اور اسکی لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی **عن** ام حبیبۃ قالت یارسول اللہ ھل لک
فی اختی قال فافعل ماذا قالت فتنکحہا قال اختک قالت نعم قال او تحبین ذلک قالت لست بخلیتہ بالخیر واحب
من شرکتی فی خیر احتی قال فانہا لا تحل لی قالت فواللہ لقد اخبرت انک تخطب درۃ او ذرۃ بنت
بنت ابی سلمۃ قال بنت ام سلمۃ قالت نعم قال ما واللہ لو لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا ابنۃ
اخی من الرضاعۃ ارضعتنی وابا ھا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن **ترجمہ** ام حبیبہؓ سے روایت
ہے انہون نے کہا یارسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہی آپنے فرمایا تو کیا کرون ام حبیبہ نے کہا نکاح کر لیجیے آپنے
فرمایا تمہاری بہن سے ام حبیبہ نے کہا ہان آپنے فرمایا تم کو یہ منظور ہے ام حبیبہ نے کہا کچہ مین اکیلی تو آپ پاس نہین
ہون (یعنے اکلوتے بی بی تہوڑی ہون کہ سوت کا آنا مجہو ناگوار گزرے) تو جتنے لوگ میرے ساتہہ شریک ہون
بہتری مین مین اون سب مین اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہون۔ آپنے فرمایا وہ تجہو حلال نہین ہو سکتی (کیونکہ
ایک بہن نکاح مین موجود ہے) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجہو معلوم ہوا آپنے پیام دیا ہے دُرّہ یا ذرّہ کا (جو ابوسلمہ کی بیٹی ہی)
آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی ام حبیبہ نے کہا ہان آپنے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ بہی نہ ہوتی تو میری رضاعی بہائی کی
بیٹی ہے تجہے اور ابوسلمہ اسکے باپ کو ثویبہ نے دودہ پلایا ہے تو مت ذکر کرو میرے سامنے اپنی بیٹیون اور بہنون کا **باب**
فی لبن الفحل مرد سے دودہ کا ناتا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علی افلح بن ابی القعیس فاستترت منہ
قال تستترین منی وانا عمک قالت قلت من این قال ارضعتک امراۃ اخی قالت انما ارضعتنی المرأۃ ولم
یرضعنی الرجل فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال انہ عمک فلیلج علیک **ترجمہ**
حضرت عائشہ سے روایت ہی افلح بن ابی القعیس میرے پاس آئے (وہ عائشہ کے چچا تہے دودہ کے ناتے کے) تو مینے اون سے پردہ
کیا انہون نے کہا تو مجہسے پردہ کرتی ہے مین تیرا چچا ہون مینے جواب دیا کیونکر تو انہون نے کہا کہ میری بہاوج نے تجہکو دودہ
پلایا ہے مینے جواب دیا کہ عورت نے دودہ پلایا کچہ مرد نے تو دودہ نہین پلایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو یہ
قصہ حضرت کے سامنے کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہے شوق سے تیرے پاس آوے **ف** معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ پلانے
کی دودہ پلانے والے کی یعنے عورت کیطرف سے ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکے خاوند کیطرف سے بھی ہوتی ہے **باب** فی رضاعۃ
الکبیر بڑا آدمی اگر دودہ پیوے **عن** عائشۃ المعنی ولحدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وعندہا رجل قال حفص فشق ذلک علیہ وتغیر وجہہ ثم اتفقا قالت یارسول اللہ انہ اخی من الرضاعۃ فقال
انظرن من اخوانکن فانما الرضاعۃ من المجاعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکے پاس آئے اور ایک شخص اون کے نزدیک بیٹہا تہا حفص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ کا رنگ

بدل گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ وہ تو میرا دودھ شریک بھائی ہے حضرت نے فرمایا دیکھو۔ یعنی سوچو تمہارا بھائی کون ہے دودھ کا ناتا تو صرف بہو کہہ سے ہی **ف** یعنے جس شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے تو اس کا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کے بہو کہہ بے دودھ نہیں جاتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ نکاح کو نہیں رد کتا اور کہتے ہیں کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثوں کے موافق یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر میں حاصل ہوتی ہے اور سامنے ہونا مثل محرم کے جائز ہوتا ہے **عن** ابن مسعود قال لا رضاع الا ما شد العظم او نبت اللحم فقال ابو موسیٰ لا تسالونا وھذا الحبر فیکم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑھاوے اسوقت ابو موسیٰ شعری نے کہا مت پوچھو مجھسے جبتک عالم تم میں رہے یعنی ابن مسعود **باب** فی من حرم بہ من رضاعۃ کبیر کی حرمت کا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم وام سلمۃ ان ابا حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ بن عبد الشمس کان تبنی سالما وانکحہ ابنۃ اخیہ ھند بنت الولید بن عتبۃ بن ربیعۃ وھو مولی لامراۃ من الانصار کما تبنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیدا وکان من تبنی رجلا فی الجاھلیۃ دعاہ الناس الیہ وورث میراثہ حتی انزل اللہ سبحانہ وتعالی فی ذلک ادعوھم لآبائھم الی قولہ فاخوانکم فی الدین ومواليكم فردوا الی ابائھم فمن لم یعلم لہ اب کان مولی واخا فی الدین فجاءت سھلۃ بنت سھیل بن عمرو القرشی ثم العامری وھی امراۃ ابی حذیفۃ فقالت یا رسول اللہ انا کنا نری سالما ولدا وکان یاوی معی ومع ابی حذیفۃ فی بیت واحد ویرانی فضلا وقد انزل اللہ عزوجل فیھم ما قد علمت فکیف ترى فیہ فقال لھا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارضعیہ فارضعتہ خمس رضعات فکان بمنزلۃ ولدھا من الرضاعۃ فبذلک کانت عائشۃ رضی اللہ عنھا تامر بنات اخوتھا وبنات اخواتھا ان یرضعن من احبت عائشۃ ان یراھا ویدخل علیھا وان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیھا وابت ام سلمۃ سائر ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیھن بتلک الرضاعۃ احدا من الناس حتی یرضع فی المھد وقلن لعائشۃ واللہ ما ندری لعلھا کانت رخصۃ من النبی صلے اللہ علیہ وسلم لسالم دون الناس **ترجمہ** حضرت عائشہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے تبنے کیا تھا سالم کو (یعنے بیٹا بنایا تھا لے پالک) اور اپنی بھائی کے بیٹے کا ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح اوس سے کر دیا تھا اور سالم ایک عورت انصاری کے مولی (غلام آزاد تھے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت میں یہ رسم تھی جو شخص کسیکو بیٹا بنا لیتا تو لوگ اوس کو اوسی کے نام سے نسبت دیتے (یعنے اسی کا بیٹا کہتے مثلاً زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے) اور اسکو ترکہ دلاتے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری ادعوھم لآبائھم الی قولہ فاخوانکم فی الدین ومواليكم یعنی پکارو انکو ان کی باپوں کیطرف نسبت کرکے یہی اللہ کے نزدیک اگر تم کو انکے باپوں کے نام معلوم نہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور مولے (غلام آزاد) ہیں اس وجہ سے لوگوں کو

اون کے باپون کیطرف نسبت کرکے پکارنے مگر اور جس کا باپ معلوم نہ ہوا اوسکو موالے اور دینی بھائی قرار دیا تو بخلاف
سہیل بن عمرو قرشی ابو حذیفہ کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے
وہ ہمارے اور ابو حذیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر مین رہتا اور مجھکو ننگا کہلا دیکھتا گھر کے کپڑون مین اب جبل جلانے نے
پالکون کے باب مین جو اوتارا اوسکو آپ جانتے ہین پھر کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا تو اسکو پانچ بار دودہ پلا دے پھر وہ مثل اوسکی
کے گنا جاتا تھا اسی حدیث سے حضرت عائشہ حکم کرتین تھین اپنے بھتیجون اور بھانجون کو کہ دودہ پلا دین اس شخص کو جسکو
حضرت عائشہ دیکھنا چاہتین اور اسکو سامنے ہونا چاہتین اگرچہ بڑا ہو لیکن پانچ بار دودہ پلا دین بعد اسکے وہ شخص حضرت عائشہ
پاس آیا جایا کرتا ف داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہی کہ بڑی آدمی کو اگرچہ اسکی داڑہی مونچھ نکل آئی ہو دودہ پلا
دینا اس غرض سے کہ اسکو نظر درست ہو جاوی جائز ہے اور اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہی حضرت عائشہ کا تھی
مذہب ہے باقی ایمہ اربعہ اور اکثر علما کا قول اسکے خلاف ہی اونکے نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہین اور ابو حنیفہ کے
نزدیک ڈھائی برس کے بعد اور زفر کے نزدیک تین برس کے بعد ف اور ام سالمہ اور باقی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیان
اسکا انکار کرتین کہ کوئی اُن پاس ایسے رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کرے جبتک بچپن مین رضاعت نہو اور وہ حضرت
عائشہ سے کہتین تھین شاید یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سالم کو رخصت دی تھی : اور لوگون کو ف تو یہ حکم خاص ہوگا سالم
کے اور لوگون کو ایسا کرنا درست نہوگا واللہ اعلم **باب** ھل یحرم ما دون خمس رضعات پانچ بار سے کم دودہ پلانا حرمت نہین کرتا

عن عائشۃ انہا قالت کان فیما انزل اللہ عز وجل من القرآن عشر رضعات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات
یحرمن فتوفی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھن مما یقرأ من القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا پہلے کلام اللہ مین یہ آیتہا
کہ دس بار دودہ پچوڑنا حرام کر دیتا ہی پھر منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودہ پچوڑنا ٹھہرایا پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ
جاتا قرآن مین ف یعنی بعض لوگ پڑہتے تھے پھر وہ بھی متروک ہو گیا اور تلاوت جاتی رہی لیکن شافعی کا عمل اسی پر ہے کہ پانچ
رضعات سے کم مین رضاعت ثابت نہین ہوتی اور جمہور علما کے نزدیک ایکبھی بار دودہ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہی **عن**
عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تحرم المصۃ ولا المصتان **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حرام کرتا ایکبار یا دو بار دودہ چوسنا **باب** فی الرضعۃ
عند الفصال دودہ چھوڑانیکے وقت انعام دینے کا بیان **عن** حجاج بن عن ابیہ قال قلت یارسول اللہ ما
یذھب عنی مذمۃ الرضاعۃ قال الغرۃ العبد او الامۃ **ترجمہ** حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے روایت ہی اوسنے اپنے باپ سے نقل
کیا کہ اوسنے کہا یارسول اللہ دودہ کے حق مین کہ کیکون سی چیز مجھ سے دور کریگی آپنے فرمایا مملوک یعنی دودہ پلانیوالی کو ایک لونڈی یا غلام
دے دیوے تا وہ اسکی خدمت کرے **باب** ما یکرہ ان یجمع بینہن من النساء جن عورتون مین جمع کرنا نکاح مین درست نہین

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا العمۃ علی بنت اخیہا

ولا المرأة على خالتها والخالة على بنت اختها ولا تنكح الكبرى على الصغرى ولا الصغرى على الكبرى

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپی پر اور نہ پھوپھی بھتیجی پر اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ اور نہ خالہ اپنی بھانجی پر اور نہ نکاح کیجاوے بڑے ناتے .. والی چھوٹے ناتے والی پر اور نہ چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر ف کیونکہ ان ناتونمین ایک کو دوسری سے بڑی محبت ہوتی ہے خالہ کو بھانجے سے اور پھوپھی کو بھتیجے سے جب ایک دوسرے کی سوت ہو تو یہ محبت جاکر عداوت ہونیکا خوف ہے اسواسطے ایسی عورتون مین جمع کرنا جائز نہین ہوا عن ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجمع بين المرأة وخالتها ولا بين المرأة وعمتها ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جمع کرنیسے خالہ اور بھانجی کے اور پھوپھی اور بھتیجی کے ف یعنے خالہ اور بھانجی یا پھوپی اور اسکی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح کرنیسے منع فرمایا یانہ اگر ایک نکاح مین آکر مرجاوے یا طلاق دیدے تو دوسرے سے نکاح کرسکتا ہی عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يجمع بين العمة والخالة وبين الخالتين والعمتين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جمع کرنیسے درمیان مین پھوپھی اور خالہ کے یعنے ایک عورت پھوپھی ہو دوسری کی اور وہ اسکی خالہ یہ دونون سے نکاح کرے تو درست نہین جیسے زید کا بیٹا عمر تھا اور سلمی کے بیٹی خدیجہ تھی زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمر نے سلمی سے نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کی پھوپھی ہوئی اور کلثوم زینب کی خالہ ان دونون سے ایکساتھ نکاح کرنا درست نہین) اور منع کیا جمع سے درمیان دو خالہ کے یعنے ہر ایک عورت دوسری کے خالہ ہو اور وہ اسکی بھانجی ہو جیسے بکر نے خالد کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالد نے بکر کی بیٹی آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کی بیٹی صالحہ کے پیٹ سے ساجدہ ہوئی اور خالد کی بیٹی آمنہ کے پیٹ سے راکعہ ہوئی ساجدہ راکعہ کی خالہ اور وہ اسکی بھانجی ہوئی اسیطرح راکعہ ساجدہ کی خالہ اور وہ اسکی بھانجی ہوئی اب راکعہ اور ساجدہ دونون سے ایکساتھ نکاح کرنا درست نہین اور منع کیا آپنے جمع سے درمیان دو پھوپھیون کے) یعنی ہر ایک عورت دوسری کی پھوپھی ہو اور وہ اسکی بھتیجی جیسے ہشام نے مالک کی بیٹی جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی بیٹی حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ جمیلہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کی بیٹی حمیدہ حکیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسری کی پھوپھی اور بھتیجی ہوئین ان حسینہ اور حمیدہ سے ایکساتھ نکاح کرنا درست نہین ہی۔ بعضون نے کہا مراد اس حدیث سے یہ ہی کہ اپنی خالہ کے ہوتے ہوئے ایسی عورتون سے نکاح کرے ایک اسکی پھوپھی ہو اور دوسری اسکی خالہ ہو اسیطرح اسکی دونو خالہ سے نکاح کرے یا دونو پھوپھیون سے مگر اس صورت مین پہلی حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہ ہوگا اور صحیح وہی ہے جو پہلے مثالین ہم نے بیان کین اور حدیث ایک مشکلات مین سے ہی فقط عن عروة بن الزبير انه سال عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالى وان خفتم الا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء

قالت یا ابن اختی ھی الیتیمۃ تکون فی حجر ولیھا فتشارکہ فی مالہ فیعجبہ مالھا وجمالھا فیریدولیھا
ان یتزوجھا بغیر ان یقسط فی صداقھا فیعطھا غیرہ فنھوا ان ینکحوھن الا ان یقسطوا لھن و
یبلغوا بھن اعلی سنتھن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لھم من النساء سواھن قال عروۃ
قالت عائشۃ ثم ان الناس استفتوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد ھذہ الآیۃ فیھن فانزل اللہ جل
عز ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب
لھن وترغبون ان تنکحوھن قالت والذی ذکر اللہ انہ یتلی علیھم فی الکتاب الآیۃ الاولی قال سبحانہ
فیھا وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشۃ وقول اللہ عز وجل فی
الآیۃ الاخرۃ وترغبون ان تنکحوھن ھی رغبۃ احدکم عن یتیمتہ التی تکون فی حجرہ حین تکون قلیلۃ
المال والجمال فنھوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالھا وجمالھا من یتامی النساء الا بالقسط من رغبتھم عنھن قال یونس
وقال ربیعۃ فی قول اللہ عز وجل وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی قال یقول اترکوھن ان خفتم
فقد احللت لکم اربعا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی انہون نے پوچھا حضرت عائشہ سے یہ جو اللہ جل جلالہ
فرماتا ہی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء یعنی اگر تم کو ڈر ہو اس بات کا کہ انصاف نہ کرسکو
یتیمون مین تو نکاح کرو لو جو عورتین پسند آوین تم کو اس کا مطلب کیا ہی (طاہر مین شرط کو جزا سے کچھ تعلق نہین معلوم
نہین ہوتا کیونکہ یتیمون مین انصاف نہ کرنے کو عورتون کے نکاح سے کیا غرض ہی) حضرت عائشہ نے کہا بھانجی میرے (عروہ
بھانجے تھے حضرت عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن زبیر عروہ کے باپ کو منسوب تھین) مراد یتامی (یتیمون) سے یہ ہی کہ ایک لڑکی
یتیم اپنے ولی کے گود مین پرورش پاتی ہو مگر دل محرم نہو جیسے چچا کا بیٹا) اور شریک ہو اوسکی مال مین پھر اوس ولی کو اوسکا مالدار
اور خوبصورت ہونا بھلا معلوم ہو اور وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کرے مگر پورا پورا مہر جتنا اور کوئی اوس سے نکاح کرے تو دیوے دنیا
نہ چاہئے تو اس سے نکاح نہ کرے (کیونکہ اوس مین یتیمہ کا نقصان ہی) اسلئے ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کرے مگر جب انصاف
کرے اور پورا مہر جو اوسکے اور اونچا اوسکی لایق ہو ادا کرے بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف کرسکے اور پورا مہر نہ دیسکے تو اور کسی عورت سے
جو پسند آوے اور اچھی معلوم ہو نکاح کرے عروہ نے کہا پھر حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے بعد اس آیت اوترنے کی پھر سوال
کیا رسول اللہ سے یتیم لڑکیون کے باب مین تب یہ آیت اتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتاب
یعنی پوچھتے ہین تجھ سے عورتون کے باب مین اللہ کو بتاتا ہے حکم عورتون کا اور جو پڑھا جاتا ہی۔ کتاب مین پڑھا جانا ہی سے مراد وہی
آیت ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء جس کے معنے اوپر گزر چکے حضرت عائشہ نے کہا یہ جو اللہ تعالی
دوسری آیت مین ارشاد فرماتا ہی وترغبون ان تنکحوھن۔ تم چاہتے ہو اون سے نکاح کرنا اوس سے یہی غرض ہے کہ تم مین سے کسی کے
پاس ایک یتیم لڑکی ہو تھوڑے مال والی اور کم حسن والی تو وہ نفرت کرتا ہے اسکے نکاح سے پھر جب رغبت ہو اسکے نکاح مین بو مال

اور جمال زیادہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کرسکے تو پہلے آیت کے رو سے اس سے نکاح نہ کرے یونس نے کہا ربیعہ نے کہا وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی اسکی جزا محذوف ہی یعنی اگر انصاف نہ کرسکو یتیم لڑکیون مین تو ان کو چھوڑ دو اور نکاح کرلو اور عورتون سے جو پسند آوین کیونکہ چار عورتون تک کو درست ہین **عن** علی بن الحسین انهم حین قدموا المدینة من عند یزید بن معاویة مقتل الحسین بن علی علی رضی الله عنه لقیهم المسور بن مخرمة فقال له هل لك الی من حاجة تأمرنی بها قال فقلت له قال هل انت معطی سیفك رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اخاف ان یغلبك القوم علیه وایم الله لئن اعطیتنیه لا یخلص الیه ابدا حتی یبلغ الی نفسی ان علی بن ابی طالب رضی الله عنه خطب بنت ابو جهل علی فاطمة رضی الله عنها فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یخطب الناس فی ذلك علی منبره هذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمة منی وانا اکره ان تفتن فی دینها قال ثم ذکر صهرا له من بنی عبد الشمس فاثنی علیه فی مصاهرته فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مکانا واحدا ابدا **ترجمہ** امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی جب وہ لوگ لوٹ کر آئے مدینہ کو یزید پلید کے پاس سے جس زمانے مین حضرت امام حسین شہید ہوئے مین تو ان سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہا تم کوئی کام ہو تو مجھسے بیان کرو پھر مسور بن مخرمہ نے کہا مین تم سے اوس کہا تم مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار نہین دیتے کیونکہ مین خوف کرتا ہون کہین تم سے لوگ سلوک نہین لیتون قسم خدا کی اگر تم وہ تلوار مجھ دیدوگے تو مجھسے کوئی نہ لے سکیگا جبتک میرے بدن مین جان ہی حضرت علی نے پیام دیا تھا ابو جہل کی بیٹی سے حضرت فاطمۃ الزہرا کے ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگون کو منبر پر اون دنون مین میں محتلم ہوا تھا آپنے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مجھ خوف ہی اس بات کا کہین ان کے دین مین فساد نہ آوے (یعنے جبکہ سرسوت آوے اور وہ بشریت سے مجبور ہوکر کوئی کام ناراضی سے خلاف شرع کے نہ کرین) پھر آپنے بیان کیا آپنے دوسرے داماد کا حال جو بنی عبد الشمس مین سے تھا (یعنے حضرت عثمان رض کا) آپنے اون کی تعریف کی اور خوب تعریف کی اور فرمایا جو بات مجھسے کہی وہ سچ ہے اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور مین حرام نہین کرتا حلال کرتا ہون حرام کو (یعنے مین یہ نہین کہتا کہ دوسرا نکاح کرنا جایز نہین ہی اللہ نے چار عورتین حلال کی ہین) لیکن قسم خدا کی یہ نہین ہوگا کہ رسول اللہ کے بیٹی اور خدا کے دشمن کے بیٹی ایک جگہ جمع ہوجاوین۔ یعنے ابو جہل جو خدا کا دشمن تھا اسکی بیٹی ہی فاطمہ کے ساتھ ہی جو رسول اللہ کے بیٹی ہین دوسری روایت مین ہی فسکت علی عن ذلك النکاح پر چپ ہورہے علی اسکے نکاح سے یعنے جب دیکھا رسول خدا ناراض ہین تو اس نکاح کا ذکر چھوڑ دیا اور نہ کیا **عن** مسور بن مخرمة حدثه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر یقول ان بنی هاشم بن المغیرة استاذنونی ان ینکحوا ابنتهم من علی ابن ابیطالب فلا اذن ثم لا اذن الا ان یرید ابن ابیطالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما ارابها

ویوٴذینی ما اذاھا واکاذبنا فی حدیثہ احمد ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر بیٹھے فرماتے تھے بنی ہاشم بن مغیرہ نے اجازت چاہی مجھ سے اسبات کی کہ نکاح کردین اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالب سے تو مین اجازت نہین دیتا کبھی اجازت نہین دیتا کبھی اجازت نہین دیتا مان البتہ یہہ ہو سکتا ہی کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیدین اور اپنی بیٹی سے نکاح کرلین میری بیٹی فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو امعلوم ہوتا ہی مجھکو جو برا معلوم ہوتا ہی اسکو اور ایذا پہونچاتی ہے مجھکو وہ چیز جو ایذا پہونچاتی ہے فاطمہ کو (آپ کو حضرت فاطمہ سے اسقدر محبت اور الفت تھی کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارہ نہ کیا) **باب** فی نکاح المتعۃ متعہ کا بیان (میعاد مقرر کرکے عقد کرنا) **عن** الزھری قال کنا عند عمر بن عبد العزیز فتذاکرنا متعۃ النساء فقال لہ رجل یقالہ ربیع بن سبرۃ اشھد علی ابی انہ حدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنھا فی حجۃ الوداع زہری سے روایت ہی ہم عمر بن عبد العزیز پاس تھے تو ذکر آیا متعہ کا ایک شخص نے کہا جس کا نام ربیع بن سبرہ تھا مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعہ سے حجۃ الوداع مین **ف** متعہ چند بار حلال ہوا پھر آخر مین حرام ہوا بعد اسکے اوسکی حرمت قیامت تک باقی رہی اکثر ائمہ اور علما کا یہی قول ہے اور نہین خلاف کیا اس مین مگر بہت کم لوگون نے **عن** سبرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم متعۃ النساء **ترجمہ** سبرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے متعہ کرنیکو حرام کیا **ف** پھر حلال نہین ہوا اور صحیح یہہ ہے کہ کئی بار حلال ہوا اور کئی بار حرام ہوا اور شبہہ پڑگیا اسکی حرمت مین ابن مسعود نے کلام اللہ مین اسیطرح پڑھا ہی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی جس سے تم متعہ کرو ایک میعاد معین تک اگرچہ یہ قرأت شاذ ہی مگر صحابی جلیل القدر سے مروی ہی اور ابن عباس سے اسکی حلت منقول ہی باوجود اسکے متعہ سے باز رہنا بہتر ہے مگر جو شخص نکاح کی قدرت نرکھتا ہو اور روزون سے اسکی شہوت کم نہو تو ضرورتاً اگر متعہ کرلیوے تو زنا سے بہتر ہے میرے نزدیک واللہ اعلم **باب** فی الشغار شغار کا بیان **ف** شغار ایک قسم کا نکاح جاہلیت کے زمانے مین رائج تھا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن دوسرے سے بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کو اس سے بیاہ دے یہی گویا بھی مہر سمجھتے تھے **عن** ابن عمر ان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار کرنیسے منع کیا۔ یعنی کوئی شخص اپنی بیٹی سے کسیکا نکاح اس شرط پر کردیوے کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اسکے ساتھ کردیوے بایسطرح بہن کا نکاح اور دونون کا پس مین کچھ مہر مقرر کرین **ف** شافعی کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور قطعی پڑھا دیا اور اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام مالک کے نزدیک نکاح فسخ کیا جاوے اگرچہ دخول ہوچکا ہو اور ایک روایت مین اگر دخول ہوا ہو اور ایک جماعت کے نزدیک نکاح صحیح ہوجاویگا اور شل مہر ایک پر لازم ہوگا ابو حنیفہ کا یہی قول ہی **عن** عباس بن عبد اللہ بن عباس انکح عبد الرحمن بن الحکم ابنتہ وانکح عبد الرحمن ابنتہ وکانا جعلا صداقا فکتب معاویۃ الی مروان یامرہ بالتفریق بینھما وقال فی کتابہ ھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عباس بن عبد اللہ بن عباس نے اپنی بیٹی عبد الرحمان بن حکم کو بیاہ دی اور عبد الرحمان نے اپنی بیٹی عباس بن عبد اللہ بن عباس

کو اور اسیکو مہر سمجھا معاویہ نے مردان کو لکھا کہ اون دونون کا نکاح توڑ دو اور لکھا کہ یہی شغار ہی جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا **ف** اور شغار مین داخل ہے نکاح کرنا بیٹے یا بھانجی یا پوپی یا چچازاد بہن کا اسی شرط پر اجماعاً اور صورت اسکی یون ہے ایک یہ کہی مین نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھسے کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھسے کر دے پھر دوسرا یہی یون ہے کہی مین نے قبول کیا اور ہر ایک دوسرے کے مہر ہے **باب فی التحلیل** حلالے کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال اسماعیل واراہ قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ المحلل والمحلل له **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی اسمعیل نے کہا مین سمجھتا ہون کہ شعبی نے اسحدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے حلالہ کرنیوالے پر اور جسکیلئے حلالہ کیا جاوے (پہلے خاوند پر) اہل حدیث کے نزدیک نکاح بنیت حلالہ کے باطل ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہی **باب فی** نکاح العبد بغیر اذن سیدہ غلام بغیر اپنے مولا کے پوچھے نکاح کرے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن موالیہ فھو عاھر **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے حکم کی نکاح کرے تو وہ زانی ہے یعنی غلام کا نکاح اوسکے مالک کے بے حکم صحیح نہین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کرے تو وہ نکاح درست نہین ابو داود نے کہا یہ حدیث ضعیف ہی موقوفاً صحیح ہے **باب فی** کراھیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ایک آدمی اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر پیام نہ بھیجے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگنی نہ کرے آدمی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنے جب ایک مسلمان کی کسی جگہ بیاہ کی نسبت ٹھہر چکی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اس مین دوسرے مسلمان کے حق تلفی اور اگر ابھی تک ٹھہرے نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین **عن** نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ ولا یبیع علی بیع اخیہ الا باذنہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے منگنی نکرے اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچی بھائی مسلمان کے بیچنے پر مگر اوسکے حکم سے **ف** یعنی جب سودا کا تاک ٹھہر جاوے تو پھر اوس کو بہکا کر اپنا سودا بیچنے کیلئے اوسپاس نہ لاوے **باب فی** الرجل ینظر الی المرأۃ وھو یرید تزویجھا جس عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو اوس کا دیکھہ لینا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحھا فلیفعل فخطبت جاریۃ فکنت اتخبا لھا حتی رایت منھا ما دعانی الی نکاحھا وتزوجتھا فتزوجتھا **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنے نکاح کا پیغام کسی عورت

کیطرف بھیجنا چاہے تو ہو سکے تو اُس کو دیکھہ لیوے جس سے نکاح کا ارادہ ہو پھر نکاح کرے جاہر نے کہا مین نے ایک چھوکری کو پیام دیا تو چھپ کر مین نے اُسکو دیکھہ لیا یہانتک کہ دیکھا مین نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اُس کے نکاح کی پھر نکاح کیا مین نے اُس سے **ف** جس عورت سے نکاح کرنا چاہے اُسکا دیکھہ لینا مستحب ہے باجماع علماء **باب** فی الولی ولی کا بیان بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں کسی عورت کا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت بغیر اذن مواليها فنكاحها باطل ثلاث مرات فان دخل بها فالمهر لها بما اصاب منها فان تشاجروا فالسلطان ولی من لا ولی له **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کے بے حکم اپنا نکاح کر لی تو اُسکا نکاح باطل ہے یعنی صحیح نہیں آپ نے باطل کے لفظ کو تین بار فرمایا۔ اور جو اُس عورت سے صحبت کیا تو عورت کا مہر دینا پڑیگا اُس کے بدلے میں جو اُس سے فائدہ حاصل کیا ہے پھر اگر ولی اختلاف کرین تو جسکا ولی نہو اُس کا ولی بادشاہ ہے **ف** اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کیواسطے ولی کی ضرورت نہین خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اہل حدیث کے نزدیک ضرور ہے **عن** ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہو جاتا ہے قول اُنکا جو کہتے ہین بالغہ کے لیئے ولی ضرور نہین ہے **عن** ام حبیبۃ انها كانت عند ابن جحش فهلك عنها وكان فيمن هاجر الى ارض الحبشة فزوجها النجاشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهی عندهم **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے وہ ابن جحش کے نکاح مین تھین اور ابن جحش اُن لوگون مین سے تھے جو ہجرت کر گئے تھے حبش کیطرف کافرون کے ایذا دہی سے پہلے چند مسلمان لاچار ہو کر حبش کو چلے گئے تھے وہان وہ مر گئے تو نجاشی بادشاہ حبش نے اُنکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا حالانکہ ام حبیبہ حبش ہی مین تھین **باب** فی العضل عورتون کو نکاح سے منع کرنیکا بیان **عن** معقل بن یسار قال كانت لی اخت يخطب الی فاتانی ابن عم لی فانکحتها ایاه ثم طلقها طلاقا له رجعة ثم تركها حتى انقضت عدتها فلما خطب اتانی يخطبها فقلت له والله لا انكحها ابدا قال ففی نزلت هذه الآية واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن الآية قال فكفرت عن يميني فانكحتها ایاه **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے میری ایک بہن تھی پیام مجھسے لگاتا پھر میرے ایک چچا کا بیٹا آیا مین نے اُسکا نکاح اُس سے کر دیا اُسنے اُسکو ایک طلاق رجعی دیا اور چھوڑ دیا یہانتک کہ عدت گزر گئی جب پھر اُسکا پیام مجھسے لگا تو پھر وہ آیا اور پیام دینے لگا مین نے کہا قسم خدا کی اب مین کبھی اُسکا نکاح اُس سے نہ کرونگا تو میری باب مین یہ آیت اتری واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا تراضوا بينهم بالمعروف یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتونکو پھر اُسکی عدت گزر جاوے تو مت منع کرو اُن کو اس بات سے کہ نکاح کرین اپنے پہلے خاوندونسے جب وہ آپس مین دستور کے موافق راضی ہو جاوین یہ آیت سنکر مین نے قسم کا کفارہ دیا اور اُسکا نکاح اُسی سے کر دیا شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بارہوان سنن ابی داؤد کے بتیس

تم الجزو الثانی عشر ویلیہ الجزو الثالث عشر انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بارہوان سنن ابی داؤد

صفحہ	باب
۴۵۷	عرفات کو جانیکا بیان۔
//	عرفہ مین کسوقت نکلی نماز کیواسطے
//	عرفات مین منبر پر خطبہ پڑہنا
۴۵۸	عرفات مین کہان ٹہرے۔
//	عرفات سے لوٹنے کا بیان۔
۴۵۹	مزدلفے مین نماز کا بیان۔
۴۶۱	مزدلفہ سے جلدی لوٹ جانا
۴۶۲	حج اکبر کا دن کونسا ہی۔
//	ماہ حرام کون سے مہینے ہین۔
۴۶۳	جس نے وقوف عرفہ نہ پایا۔
۴۶۴	منا مین اوترنے کا بیان۔
//	منا مین کسدن خطبہ پڑہے
//	جسنے کہا یوم النحر ہین خطبہ پڑہے
//	یوم النحر مین کسوقت خطبہ پڑہے
۴۶۵	امام منا کے خطبہ مین کیا بیان کرے۔
//	منا کی راتونمین کہان رہنا کیسا ہے
//	منا مین نماز کا بیان
۴۶۶	اہل مکہ منا مین قصر کرین۔
//	کنکریان مارنیکا بیان۔
۴۶۸	سر منڈانے اور بال کترانیکا بیان
۴۶۹	عمرے کا بیان۔

صفحہ	باب
۴۷۲	جو عورت عمرے کا احرام باندہی پہر اسکو حیض آجاوی تو وہ عمرہ توڑکر کے حج کا احرام باندہے پہر عمرے کی قضا کرے۔
//	عمرے کے بعد قیام کرنا۔
//	طواف الافاضہ کا بیان۔
۴۷۳	خانہ کعبہ سے رخصت ہونا۔
//	حائضہ عورت طواف الافاضہ کرکے تو چلی جاوے
۴۷۴	طواف الوداع کا بیان۔
//	خصب مین اوترنے کا بیان۔
۴۷۵	ارکان آگے پیچہے کرنے کا بیان۔
//	مکے مین نماز کا بیان۔
۴۷۶	مکے کے حرم کا بیان۔
۴۷۷	نبیذ کی سبیل رکہنا۔
//	مکے مین رہنے کا بیان۔
//	کعبہ کے اندر جانے کا بیان۔
۴۷۸	حطیم کا بیان۔
۴۷۹	کعبہ کے مال کا بیان۔
//	مدینے مین آنے کا بیان
۴۸۰	مدینے کے حرم کا بیان۔
۴۸۱	قبرون کی زیارت کا بیان۔
۴۸۲	کتاب النکاح

صفحہ	باب
//	نکاح پر رغبت دلانے کا بیان۔
۴۸۳	دیندار عورت سے نکاح کرنا مقدم ہی۔
//	کنواری لڑکیونسے نکاح کرنا۔
۴۸۴	بدکار عورت سے نکاح کرنا مگر بدکار مرد
//	اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پہر اُس سے نکاح کرلینا
//	دودہ پلانیسے حرمت ثابت ہی ہونیسے کب ہوتی ہے
//	بڑا آدمی اگر دودہ پیوے
۴۸۶	رضاعت کبیر کی حرمت کا بیان
۴۸۷	پانچ بار سے کم دودہ پلانا حرمت نہین کرتا
//	دودہ چھوڑانیکی وقت انعام دینیکا بیان
//	جن عورتون سے نکاح کرنا نکاح مین درست نہین
۴۹۱	متعے کا بیان۔
//	بیان شغار کا
۴۹۲	غلام بغیر اپنی مولے کی کسی چیز سے نکاح کرلے۔
//	ایک آدمی اپنے بہائی مسلمان کے پیام پیام نہ بہیجے
//	جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اسکا دیکہہ لینا بہتر ہے۔
۴۹۳	بغیر ولی کے نکاح صحیح نہین عورت کا
//	عورتون کو نکاح سے منع کرنے کا بیان۔

تمت

الجزو الثالث عشر

پارہ تیرہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا انکح الولیان جب دو ولی ایک عورت کا نکاح کردین **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجھا ولیان فھی للاول منھما وایما الرجل باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اوس کا نکاح دو ولی کردین (ایک ایک شخص سے دوسرا دوسرے شخص سے) تو وہ عورت اوسکو ملیگی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک دو آدمیونکے ہاتھ بیچے تو جسکے ہاتھ پہلے بیچی ہے اسی کو ملے گی **ف** کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہو گیا یا ایک شخص کے ہاتھ بیچ گئی اب دوسرے ولی کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قولہ تعالے لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن ایت کا حاصل یہ ہی کہ زور زبردستی سے عورتونکے وارث مت بنو اور نہ اونکو رد کو نکاح سے کہ لیلو اون سے کچھ اپنا دیا مگر جب کہ وہ صریح بے حیائی کرین اخر آیت تک **عن** ابن عباس قال الشیبانی وذکرہ عطاء ابو الحسن السوائی ولا اظنہ الا عن ابن عباس فی ھذہ الایۃ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن قال کان الرجل اذا مات کان اولیاؤہ الحق بامرأتہ من وبے نفسھا ان شاء بعضھم تزوجھا وزوجوھا ان شاء والم یزوجوھا تنزلت ھذہ الایۃ فی ذلک

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا کہ خاوند جب مرتا تھا تو اوسکے وارث اوس کی بیوی پر زیادہ حقدار سمجھے جاتے تہے بہ نسبت عورت کے وارثون بعض اوس کا نکاح اپنے خود سے کر لیتے یا اگر چاہتے تو کسی اور سے کر دیتے اگر چاہتے یا بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اتری **ف** اگر کوئی مرجاوے تو اسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے عزیزون کو زور زبردستی سے اپنے نکاح مین لینا نہین پہونچتا نہ اون کو نکاح سے روکنا پہونچتا ہی کہ عاجز ہو جو کچھ میت نے اوسکو دیا تہا وہ پھیر دیوے البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کرے تو اس سے روکنا پہونچتا ہے (موضح القرآن) وارث نہ بنو زبردستی سے یعنے عورت کی خوشی نہو تم زبردستی اسکے حاکم بن جاؤ) **عن** ابن عباس قال لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وذلک ان الرجل کان یرث امرأۃ ذی قرابۃ فیعضلھا حتی تموت او ترد الیہ صدقھا فاحکم اللہ عن ذلک ونھی عن ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی انہون نے کہا اس آیت کا یا یہا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ الآیۃ (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ ہی کہ ایک مرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوا پھر اسکو دوسرا نکاح نکرنے

دیتا یہانتک مرجاتے یا جو مہر لیا ہے اوسکو واپس کردیتے (مجبور ہوکر) اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ ایسے عورتون پر محض ظلم ہوتا تہا جب اونکا خاوند مرگیا تو اونکو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا نکاح کرلین یا نہ کرین **باب** فی الاستیمار نکاح کے وقت لڑکی سے پوچہنا **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی تستامر ولا البکر الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان تسکت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوی بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نہ لیجاوی اور نہ نکاح کیا جاوی کنواری عورت جبتک اوس کا اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا کہ کنواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاوی گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی **ف** یعنی کنواری سے یوں کہا جاوی کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دی تو بہتر ہے نہین تو اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی۔ امام اعظم کے نزدیک چہوٹی لڑکی کا ولی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چہوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ ہوجاوی اور اوسکا باپ نہ ہو تو وہ اپنے نکاح کرنے مین پوچہی جاوے گی اگر چپ ہورہی تو وہی اوسکا اذن ہی اور اگر انکار کیا تو اسپر جبر نہین دوسری روایت مین یون ہے فان بکت او سکتت **فہو اذنہا** یعنے اگر چپ ہورہی یا رونے لگی تو وہی اذن اوس کا ہی ابوداؤد نے کہا بکت کی زیادتی محفوظ نہیں ہے بلکہ یہ وہم ہے ابن ادریس سے جو راوی ہی اس حدیث کا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امروا النساء فی بناتہن رواہ ابوعمر وذکوان عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحیی ان تنکح قال سکاتہا اقرارہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتون سے ان کی بیٹیون کے نکاح مین (دوسری روایت مین حضرت عائشہ سے یہ ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کرنیسے شرماتی ہے آپنے فرمایا اوس کا اقرار یہی ہی کہ خاموش ہورہی **ف** یعنے جب اس سے کہا جاوے کہ تیرا نکاح بعوض اس مہر کے فلان شخص سے کیا تو نے قبول کیا اور وہ چپ ہورہے تو یہی قبول سمجہا جاویگا **باب** لا یجبر البکر علی النکاح ابوہاشم کنواری لڑکی کا نکاح اس کا باپ بے اوسکی پوچہ کردی تو کیسا **عن** ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی کارہۃ فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے عباس سے روایت ہی کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اوسکے باپ نے اوسکی ناراضی سے نکاح اوس کا کردیا نبی صلعم نے اسکو اختیار دیا **ف** چاہے نکاح رکہے چاہے فسخ کردے اہل محدثین نے لکہا ہے کہ وہ لڑکی بالغہ ہوگی کیونکہ کم سن لڑکے پر باپ کو اختیار ہے کہ جبراً نکاح کردیوے پہر جب

وہ لڑکی جوان ہوگی تو اسکو اختیار ہے وہ نکاح فسخ کردیوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہوگا **باب** فی الثیب ثیب کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسھا من ولیھا والبکر تستاذن فی نفسھا واذنھا صماتھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ عورت اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کی یعنے ولی کا اسپر جبر نہین پہونچتا نکاحمین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیئے اور اس کا چپ رہنا ہی اسکی اجازت ہے **ف** ایم سے مراد ثیبہ ہے بدلیل روایت مسلم کے اور مقابلہ باکرہ کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ایم سے بے شوہر والی عورت مراد ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لیس للولی مع الثیب امر والیتیمۃ تستامر وصمتھا اقرارھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ پر ولی کو کچھ اختیار نہین اور کنواری سے اذن لیا جائیگا اور اسکا چپ رہنا وہی اس کا اقرار ہے **ف** یہ دونو حدیثین شافعی کی دلیل ہین جب ایم سے ثیبہ مراد ہو **عن** خنساء بنت خذام الانصاریۃ ان اباھا زوجھا وھی ثیب فکرھت ذلک فاتت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرد نکاحھا ترجمہ خنساء خذام انصاری کی بیٹی سے روایت ہے کہ اسکے باپ نے بے اجازت اُس کے اوسکا نکاح کردیا کیونکہ وہ ثیبہ تھی تو اس نے نکاح سے ناراض ہوکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر ذکر کیا حضرت نے اسکے نکاح کو پھیر دیا یعنے باپ کے نکاح کئے ہوئے کو جائز نہ کہا **ف** خذام ذال معجمہ سے ہے یا خذام دال مہملہ سے **باب** ذکر الاکفاء کفو کا بیان اکفت اور کفاءت مشہور ہے **عن** ابی ھریرۃ ان اباھند حجم النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی بیاضۃ انکحوا اباھند وانکحوا الیہ قال وان کان فی شئ مما تدافعون بہ خیر فالحجامۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ابا ہند نے پچھنے لگائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمین (اخذ باجز) آپنے فرمایا ای بنی بیاضہ نکاح کردو ابا ہند سے اور پیام بھیجو اسکو اگر تمہاری سب دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو یہی پچھنے لگانا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفاءت مین دین کا اعتبار ہے نہ نسب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفاءت مین بہت سی امور کا لحاظ ہے نسب کا اور اسلام کا اور آزادی کا اور دیانت کا اور مال کا اور پیشی کا اور غیر کفو سے نکاح ہوجاوے گا مگر ولی اسکو فسخ کرسکتا ہے یا فی تزویج من لم تولد قبل پیدائش کے نکاح کردینا **عن** سارۃ بنت مقسم انھا سمعت میمونۃ بنت کردم قالت خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فدنا الناس الی وھو ناقۃ لہ ومعہ درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس وھم یقولون الطبیعۃ الطبیعۃ الطبیعۃ فدنا الیہ ابی فاخذ بقدمہ فاقرلہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش عثران قال ابن ابنی جیش عثران فقال طارق بن المرقع من یعطنی رمحا بثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازواجہ اول بنت تکون لی فاعطیہ رمحی ثم رغبت عنہ حتی علمت انہ قد ولد لہ جاریۃ وبلغت ثم حبئتہ فقلت لہ اھلے جھزھن الی فحلفان لا یفعل حتی اصدقہ صداقا جلایدا غیر الذی کان بینی وبینہ وحلفت لا اصدقہ

غیر الذی اعطیتہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ویقرن ای النساء ھی الیوم قال قد رأت القتیر
قال لا کان تترکھا قال فراعنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما رای ذالک منی قال لا تاثم مصلحہ

ترجمہ میمونہ بنت کردم سے روایت ہی مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع کو جاتے تھے
تو مین نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو اور میرے باپ کے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک درہ تھا جیسے مکتب کے
معلمون کے پاس ہوتا ہے (لڑکون کے سزا دینے کیواسطے) تو مین نے سنا بدو اور سب لوگ کہہ رہے تھے الطبطبیہ الطبطبیہ الطبطبیہ ف
طبطب کوڑی کی آواز جو پڑنے کیوقت اسمین سے نکلتی ہے یا لوگون کے چلنے کی آواز بہرحال مراد یہ ہی کہ طب طب کی سی آواز
اوسوقت آرہی تھی ف تو میرے باپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گئے اور انکا پانون پکڑکر آپکے پیغمبر ہونیکا
اقرار کیا اور مہیا رہے اور آپسے مفید باتین سنین بعد اسکے کہا مین حبس عشران یا غتران (جو جاہلیت مین ایک شکنجہ
تھا) مین تھا دہان طارق بن المرقع نے نزدیہ ہی کہا کون شخص ہے جو مجھ ایک برچھا اسکے بدلے مین دیتا ہی مین نے کہا مین یہ برچھا بدلہ ہی طارق کے کہا بدلہ
یہ ہی کہ جو بیٹی میرے پہلی ہوگی اُس کا نکاح اس سے کردونگا مین نے اپنا نیزہ اسکو دیدیا اور چلا گیا یہان تک کہ مینے سنا طارق کی بیٹی
پیدا ہوئی ہی اور اب جوان ہوگئی ہی تو مین اسکے پاس گیا اور مینے کہا اب میری بی بی کو رخصت کردے اُسنے قسم کہالی مین کہی
تجھکو اپنی بیٹی نہ دونگا جبتک تو اس کا مہر نیا نہ مقرر کرے سو اس مہر کے جسکا اقرار میرے اور اسکے بیچ مین ہو چکا تھا اور مین نے
قسم کہالی کہ مین سوا اسکے کچھ مہر نہ دونگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اُس لڑکی کی عمر کیا ہے میرے باپ نے کہا وہ
بوڑھی ہو چلی ہے آپنے فرمایا تو اسکو جانے دی (چھوڑدے) مین اس سے گھبرایا اور مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب
آپنے سر احال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار رہو نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار رہو ف اور اُس لڑکی کے لئے بننے مین یا تجھے
قسم توڑنا پڑی گی یا طارق کو توڑنا پڑے گی دونون مین سے کوئی ضرور گنہگار رہوگا عن امراۃ قالت ھی مصدقۃ
امراۃ صدق قالت بینا ابی فی غزاۃ فی الجاھلیۃ اذ مرضوا فقال رجل من یعطینی نعلیہ وانکحہ اول بنت تولد
لی فخلع ابی نعلیہ فناقاھما الیہ فولدت لہ الجاریۃ فبلغت وذکرنہ ولم یذکر قصۃ النعلین ترجمہ ایک عورت
سے روایت ہی اوس نام مصدقہ تھا (صدق کی بیوی) اُس نے کہا میرا باپ ایک لڑائی مین تھا جاہلیت کے
زمانے مین یکایک لوگون کے پانون جلنے لگے (گرمی سے) ایک شخص بولا کون ہے جو اپنی جوتیان مجھکو دے مین اسکو اپنے
نکاح کردون گا پہلی بیٹی کا جو میری یہان پیدا ہو میرے باپ نے اپنی جوتیان اوتارکر اسکو دیدین پھر اسکی یہان لڑکی
پیدا ہوئی اور جوان ہوئی بعد اسکے وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گذرا پر جوتیون کا حال نہین بیان کیا یعنے اس روایت مین نہین ہی کہ وہ
لڑکی بوڑھی ہوگئی) باب الصداق مہر کا بیان عن ابی سلمۃ قالت سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن
صداق النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت کنا عشرۃ اواقیۃ ونش فقلت وما النش قالت نصف اواقیۃ ترجمہ ابو
سلمہ سے روایت ہی مینے پوچھا عائشہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا انھون نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش مینے کہا کہ نش کیا ہے

حضرت عائشہ نے کہا کہ آدھا اوقیہ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیے کے ۴۸۰ درم ادا ایک نش کے ۲ درم سب پانسو درم ہوئے جسکے ایک اکیس روپیہ ۴ پیسے کمپنی ہوتے ہین یہی مہر آنحضرت ۲ کی سب بی بیون کا تہا سوا ام حبیبہ کے کہ انکا مہر چار ہزار درم یعنے ایک سو ہزار پچاس کمپنی کا تہا عن ابی العجفاء السلمی قال خطبنا عمر رحمہ اللہ فقال الا لا تغالوا صدق النساء فانها لو کانت مکرمة فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولا کرهما لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراة من نسائه ولا اصدقت امراة من بناته اکثر من ثنتی عشرة اوقیة ترجمہ ابی عجفا سلمی سے روایت ہی کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے خطبہ پڑہ کر ہم کو کہا خبردار ہو عورتکی مہر بہاری مت باندہو کیونکہ اگر بہاری مہر باندہنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم مین لائق تر اوسکے ہوتے نبی ۲ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر اپنی کسی بی بی کا باندہا نہ کسی بیٹی کا (بارہ اوقیے کے سوا سو روپے ہوئے) عن ام حبیبة انها کانت تحت عبید اللہ بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصدقها عنه اربعة الاف وبعث بها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع شرحبیل بن حسنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہی کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تہین اور عبید اللہ حبش کے ملک مین مرگئے تو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اونکا نکاح رسول اللہ ۲ کے ساتہہ کردیا اور ام حبیبہ کا مہر آنحضرت ۲ کیطرف سے چار ہزار درم مقرر کرکے ان کو حسنہ کی بیٹی شرحبیل کے ساتہہ رسول اللہ ۲ کے پاس بہیجدیا ف آنحضرت ۲ کی بی بیون اور بیٹیون مین سب سے زیادہ انکا مہر تہا اور مہر باقی بیبیون اور صاحبزادیون کا سوا سو روپے یا ایک سو اکتیس روپے تہے لیکن مہر حضرت فاطمہ زہرا کا سو چار سو مثقال چاندی کے برابر بڑہ سو روپیہ کمپنی کے تہا عن الزهری ان النجاشی زوج ام حبیبة بنت ابی سفیان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صداق اربعة الاف درهم وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبل ترجمہ زہری سے روایت ہی کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ ۲ کے ساتہہ کردیا اور حضرت کیطرف چار ہزار درم مہر کے مقرر کرکے رسول اللہ ۲ کو لکہہ بہیجا تو حضرت نے قبول کیا ف پہر حبش مین نکاح پڑہا گیا اور خطبہ پڑہا نجاشی بادشاہ حبش نے پہر خالد بن سعید نے بعد اسکے کہا نا کہلایا سب حاضرین کو اور ادا کیا زر مہر نجاشی نے اپنی پاس سے یہ نکاح ۷ ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید ام حبیبہ کے باپ کے چچا کے بیٹے تہے یعنے ابوسفیان کے باب قدر المهر مہر کم سے کم کتنا ہو سکتا ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عبد الرحمن بن عوف وعلیه ردع زعفران فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مهیم یا رسول اللہ تزوجت امراة قال ما اصدقتها قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو دیکہا زعفران لگائے ہوئے آپنے فرمایا یہ کیا ہی عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ مینے ایک عورت سے نکاح کیا ہی حضرت نے فرمایا اس کا کیا مہر ٹہرایا ہے عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نواۃ سونا حضرت نے

فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **ف** نواۃ پانچ درم کو کہتے ہین حاصل یہ ہی کہ پانچدرم برابر سونا مہر مقرر کیا جس کے پاس
سولہ ماشے ہوے بعضون نے کہا نواۃ سے کھجور کی گٹھلی مراد ہے یعنے اُسکی برابر سونا مقرر کیا **عن** جابر بن عبد
اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی فی صداق امراۃ ملء کفیہ سویقا او تمرا فقد استحل
ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عورت کے مہر مین اب بھر ستو دیا یا کھجور
دین تو اس عورت کو اپنے پر حلال کر لیا **عن** جابر قال کنا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستمتع
بالقبضة من الطعام **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم متعہ کرتے تھے
ایک مٹھی اناج کی دیکر **ف** شاید یہ امر متعی کی ممانعت سے پہلے ہوگا صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ متعہ کیا
رسول اللہ کے زمانے مین اور ابوبکر اور عمر کے زمانے مین یہانتک کہ منع کیا اس سے عمر نے رزقانی نے کہا جواز متعی کا ایک
جماعت صحابہ سے ثابت ہی جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابوسعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم **باب** فی التزوج علی العمل
یعمل کسی کام یا محنت کے اوپر نکاح کرنا **عن** سهل بن سعد اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جاءته امراۃ فقالت یا رسول اللہ انی قد وهبت نفسی لک فقامت قیاما طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ
زوجنیها ان لم یکن بها حاجة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل عندک من شیء تصدقها ایاه فقال
ما عندی الا ازاری هذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک ان اعطیتها ازارک جلست ولا ازار لک
فالتمس شیئا قال ما اجد شیئا فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فهل معک من القرآن شیء قال نعم سورة کذا وسورة کذا لسور سماها فقال له رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد زوجتکها بما معک من القرآن **ترجمہ** سہل بن ساعدی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک عورت نے آکر کہا کہ مین نے اپنی جان آپ کو بخشی (آپنے کچھ جواب نہ دیا) وہ بڑی دیر تک کھڑی رہی تب ایک صحابی
نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپ کو اسکی حاجت نہین تو میرا نکاح اُس سے کروا دیجی حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے
پاس ہے جس سے تو اُس کا مہر ادا کرے اُس نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہین سوای اس تہمد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تو اسکو دیدیگا تو تو بغیر تہمد کے بیٹھا رہیگا تو کوئی چیز ڈھونڈھ لا آپنے فرمایا ایک انگوٹھی ہی ڈھونڈھلا اوس نے ڈھونڈھا
تو کچھ نہ پایا تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو قرآن کچھ یاد ہے اوس نے کہا ہان مجھکو فلانی فلانی سورت
یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت کے ساتھ بعوض اُس قرآن شریف کے
جو تجھکو یاد ہے (یعنی یہی قرآن اُس عورت کو سکھا دے یہی مہر ہے) **ف** اسی حدیث پر عمل ہے شافعی اور جمہور علما کا اور
نزدیک قلیل کثیر مال یا محنت مزدوری تعلیم قرآن پر نکاح درست ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک دس درم سے کم مہر درست نہین مگر
دلائل ان کے ضعیف ہین اس قابل نہین ہین کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہوسکین اور ابوحنیفہ کی یہ تاویل کہ مراد ان حدیثون

سے ادا کرنا مہر معجل کا ہے جو بعد نکاح کے کچھ دیا جاتا ہے مستقیم نہیں کیونکہ اس حدیث میں صاف موجود ہے نکاح کر دیا میں نے تیرا اسکے ساتھ اس قرآن کے عوض میں جو تجھکو یاد ہے وہ کہتے ہیں کہ صرف بیان مقابلے کے معنوی نہیں ہے بلکہ وسطے سببیت کے ہے یعنی نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے بسبب اسکے کہ تیرے ساتھ قرآن ہے اور یہ تاویل بعید ہے جو ظاہر حدیث سے پسند نہیں ہو سکتی **باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات** ایک شخص نے نکاح کیا اور مقرر نہیں کیا پھر مر گیا **عن عبد** اللہ فی رجل تزوج امراۃ فمات عنہا ولم یدخل بہا ولم یفرض لہا فقال لہا الصداق کاملا وعلیہا العدۃ ولہا المیراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضی فی بزوع بنت واشق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا نہ اس عورت سے صحبت کیا اور نہ اس کا مہر ٹھہرایا۔ تو اس صورت میں عبد اللہ نے کہا کہ اس عورت کا پورا مہر ثابت ہے اور وہ عورت عدت پوری کریگی اور خاوند کے مال میں میراث کی حقدار ہوگی۔ یہ دیکھکر معقل بن یسار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ آپنے بروع بنت واشق کا ایسا ہی فیصلہ کیا **ف** پورا مہر ثابت ہے مہر مثل جو اسکے سے عورتوں کا مہر اس زمانے میں ہو **عن** عبد اللہ بن مسعود انی فی رجل بہذا الخبر قال فاختلفوا الیہ شہرا او قال مرات قال فانی اقول فیہا ان لہا صداق نسائہا لا وکس ولا شطط وان لہا المیراث وعلیہا العدۃ فان یک ثوابا من اللہ وان یک خطأ منی ومن الشیطان واللہ ورسولہ بریئان فقام ناس من اشجع فیہم الجراح وابو سنان فقالوا یا ابن مسعود نحن نشہد ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضاہا فینا فی بروع بنت واشق فان زوجہا ہلال ابن مرۃ الاشجعی حتی فضیت قال ففرح عبد اللہ بن مسعود فرحا شدیدا حین وافق قضاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص کا یہ مقدمہ پیش ہوا لوگوں نے اسمیں اختلاف کیا ایک مہینا بھر یا کئی مرتبہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں تو اس مقدمہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس عورت کا مہر اتنا ہے جیسا اسکی قوم کی عورتوں کا مہر ہوا کرتا ہے اس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کریگی اور یہ کہنا میرا شریعت کے موافق ہے تو اللہ کی عنایت ہے اور اگر اسمیں میرے چوک ہو تو شیطان کی طرف سے ہے اللہ رسول اس خطا سے پاک ہیں پھر کئی آدمی قبیلہ اشجع کے کھڑے ہوئے اسمیں سے جراح اور ابو سنان کہا اے ابن مسعود ہم گواہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ واشق کی بیٹی بروع کا جسکا خاوند ہلال بن مرہ الاشجعی تھا اسیطرح کیا جیسا کہ تم نے یہ فیصلہ کیا راوی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نہایت خوش ہو گئی جو وقت کہ انکا فیصلہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق ہوا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مجتہد کبھی غلطی بھی کرتا ہے **عن** عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل اترضی ان زوجک فلانۃ قال نعم وقال للمراۃ اترضین ازوجک فلانا قالت نعم فزوج احدہما صاحبہ فدخل بہا الرجل ولم یفرض لہا صداقا ولم یعطہا شیئا وکان من شہد الحدیبیۃ لہ سہم بخیبر فلما حضرتہ الوفاۃ قال

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زوجنی فلانۃ ولم افرض لھا صداقا ولم اعطھا شیئا والی
اشھدکم انی اعطیتھا من صداقھا سھمی بخیبر فاخذت سھمھا فباعتہ بمائۃ الف قال ابو داؤد وزاد
عمر فی اول الحدیث قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر النکاح ایسرہ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلانی عورت سی نکاح کرنے پر راضی ہی اس نے کہا ہان راضی ہون پھر آپنے
ایک عورت سے فرمایا کیا تو فلانے شخص کے ساتھہ نکاح کرنیے پر راضی ہے - اسنے بھی کہا ہان راضی ہون جب حضرت نے دونون کی خواہش
پائی تو اُن کا نکاح کردیا پھر اُس شخص نے اپنی اُس بی بی سے صحبت کیا اور اس کا مھر مقرر نکیا اور نہ کوئی چیز اسکو دی مگر
وہ شخص جنگ حدیبیہ مین شریک تہا اور اُس کا حصہ خیبر مین نکلتا تہا جب وہ مرنے لگا تو بولا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
نکاح فلانی عورت کے ساتھہ کردیا تہا مین نے اسکا مھر مقرر نکیا تہا اور نہ اس عورت کو کوئی چیز دی ہی اب مین تم کو گواہ کرتا ہون
کہ مین نے اس عورت کو اپنا وہ حصہ جو خیبر سے مجھی ملنے والا ہے دیدیا پھر اُس عورت نے وہ حصہ لیکر ایک لاکھہ درم کو بیچا
دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر النکاح ایسرہ بہتر نکاح وہ ہی جو آسان ہو
یعنی اس مین دقت نہ کرنا پڑے مھر قلیل ہو (ایک روایت مین ہی بہتر عورتین وہ ہین جنکا مھر تہوڑا ہو اس زمانے مین لوگون نے
استطاعت سے زیادہ مھر بڑہا رکہا ہے یہ امر مکروہ ہی ترک کرنا چاہیے **باب** فی خطبۃ النکاح نکاح کے خطبے کا بیان **عن** عبد اللہ
بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ فی النکاح وغیرہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے خطبہ حاجت کا یعنے نکاح وغیرہ
کا اسطرح سے مروی ہے جو آگے آتا ہے **عن** عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ ان الحمد للہ
نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ بہ من شرور انفسنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ
واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تسألون
بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون
یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ و
رسولہ فقد فاز فوزا عظیما ولم یقل محمد بن سلیمان ان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہم کو حاجت کا خطبہ سکہایا - الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ اخیر تک یعنے سب خوبیان اللہ ہی مین ہین اُسکی مدد چاہتے ہین
ہم اور اُسی سے بخشش چاہتے ہین ہم اور اُسیکی ساتھہ پناہ پکڑتے ہین ہم اپنی جانون کی برائی سے جسکو اللہ راہ دکہلایا اسکو
کوئی بہکانیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کردے اُسکو کوئی راہ بتلانیوالا نہین مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود
نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہین اے ایمان والے لوگو اللہ سے ڈرو جسکے نام کے وسیلے سے تم
آپس مین مانگتے ہو اور ناتون کے توڑنے سے ڈرو بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے اے ایمان والے لوگو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنیکا حق ہے
اور بغیر مسلمان ہوے تم ہرگز نہ مرو اے ایمان والے لوگو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہارے کام ٹھیک کردیگا

اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور جس نے اللہ اور اسکے رسول کا کہا مانا تو اُس نے بڑا ہی مطلب پالیا (محمد بن سلیمان کی روایت
مین ان نہین ہے الحمد للہ کے پہلے) عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا تشہد ذکر
نحوہ وقال بعد قولہ ورسولہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد
رشد ومن یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلے
علیہ وسلم جب خطبہ پڑہا کرتے پہر ویسا ہی ذکر کیا لیکن بعد ورسولہ کے اتنا اور بڑہایا اور رسلہ بالحق اخیر تک۔ یعنی اُس نے
اپنے رسول کو حق کے ساتھ خوشی سنانیوالا جنت کی اور ڈر سنانیوالا دوزخ سے ڈرانیوالا جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور
جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کیا اس نے اپنی جان کے سوا کسیکا کچہ نہ بگاڑ سکیگا (اپنا ہی نقصان کریگا) عن رجل من
بنی سلیم قال خطبت الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم امامۃ بنت عبد المطلب فانکحنی من غیلان بن شہد ترجمہ
بنی سلیم مین سے ایک شخص سے روایت ہی (جسکا نام عباد بن سلیمان ہے) مین نے پیام دیا حضرت کی بیٹی امامہ بنت
عبد المطلب سے اپنے اُنکا نکاح محمد کردیا بغیر خطبہ کے باب تزویج الصغار جو نابالغ لڑکیون کا نکاح عن عائشۃ قالت
تزوجنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان او ست ودخل بی وانا بنت تسع
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ نکاح کیا اسوقت مین سات
برس کی لڑکی تہی اور جب حضرت نے مجہ سے صحبت کی تو مین نو برس کی تہی باب اذا لم یقم عند البکر باکرہ عورت سے
نکاح کرے تو کے دن اسکے پاس رہے عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما تزوج ہا اقام
اقام عندہا ثلاثا ثم قال لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت
لنسائی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اُن کے ساتھ نکاح کیا تو آپ اُنکے پاس تین
تک شب باش رہے پہر آپنے اُن سے فرمایا کہ تین ہی رات کا ٹہرنا میرا تیرے پاس ہے۔ تیری اور تیرے لوگون کی رسوائی
نہین ہے اگر تو چاہے تو مین تیرے پاس سات رات تک شب باش رہون اور اگر تیرے پاس سات رات رہونگا تو اور بی بیونکے
پاس ہی سات سات رات رہونگا ف کیونکہ عدل ضرور ہے مگر نئی عورت کی اسیقدر رعایت ہوسکتی ہی کہ اگر ثیبہ ہو تو تین
رات اسکے پاس ہی اگر باکرہ ہو تو سات رات عن انس بن مالک قال لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندہا
ثلاثا ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتھ نکاح کیا تو مین رات تک آپکے پاس
شب باش رہے عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی وکانت ثیبا وہ صفیہ ثیبہ تہین (ثیبہ وہ عورت جو خاوند کر چکی ہو) عن
انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا واذا تزوج الثیب اقام عندہا ثلاثا وقال
قلتہ انس فعہ لصدقت ولکنہ قال السنۃ کذلک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ عورت ثیب نکاح مین
ہوتے ہوئے باکرہ عورت سے نکاح کرے تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہے اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کرے تو اسکے پاس تین

رات تک شب باش رہی پھر سب کے پاس برابر رہا کرتے راوی نے کہا اگر میں کہون کہ انس نے اس حدیث کو مرفوع کیا تو سچ ہوگا مگر انہون نے کہا یہ سنت ہی باب فی الرجل یدخل بامراتہ قبل ان ینقدھا جب کسی عورت سے نکاح کرے تو صحبت سے پہلے اسکو کچھ دیوے عن ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعطھا شیئا قال ما عندی شیء قال این درعک الحطیہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جب حضرت علی نے فاطمہ کے ساتھ نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے کہا کہ فاطمہ کو کچھ دو علی نے کہا میرے پاس تو کچھ نہین ہے تو اپنے فرمایا تیری حطمی زرہ کہان ہی ف حطمی وہ زرہ جو تلوار کو توڑ دیوے یا حطمہ کوئی قبیلہ ہے جو زرہ بنایا کرتا تھا عن عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا علیہ السلام لما تزوج فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنھا اراد ان یدخل بھا منعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا فقال یا رسول اللہ لیس لی شیء فقال لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اعطھا درعک فاعطاھا درعھا ثم دخل بھا ترجمہ عبد الرحمن بن ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابون مین سے ایک شخص سے روایت کرتے ہین۔ کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہ کے ساتھ ہم صحبت ہونیکا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو منع کیا جبتک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہلے کچھ دیوین حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کوئی چیز نہین ہی آپنے حضرت علی سے فرمایا اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو دیدو تو حضرت علی نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو لا دے پھر ہم صحبت ہوئی ف بعض لوگون کے نزدیک یہ امر واجب ہے کہ مہر مین سے کچھ قبل صحبت کے ادا کرے اور بعضون کے نزدیک مستحب ہی اور استحباب ثابت ہوتا ہی عائشہ رضی کی حدیث سے عن عائشۃ قالت امرنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ادخل امراۃ علی زوجھا قبل ان یعطیھا شیئا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلعم نے ایک عورت کو اسکے خاوند پاس پہونچا دینے کا قبل اسکے کہ خاوند نے اسکو کچھ دیا ہو ف اس سے جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھ دینے کے واللہ اعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت علی صداق او حباء او عدہ قبل عصمۃ النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ واحق ما اکرم علی الرجل ابنتہ او اختہ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہی نقل کی ہی نے اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے نکاح کیا ایک مہر پر یا عطا پر یا وعدے پر خاوند کے قبل باندھنے نکاح کے تو وہ مہر یا عطا عورت کو دینا ہوگا اور وہ پورا کرنا پڑیگا اور جو بعد نکاح بندھنے کے ہوگا تو جس کو ملا دی گا ہوگا (یعنے انعام کیطور پر عورت کے ولی کو کچھ تو وہ ولی کا ہوگا اور سب سے زیادہ اُس کا حق اُس چیز پر ہے جو بیٹی یا بہن کی وجہ سے ملا باب مایقال للمتزوج دولہہ سے کیا کہنا چاہیئے

عن ابیہ ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا رفا الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک و بارک علیک وجمع بینکما فی خیر ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو دعا دیتے جبوقت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو یہ دعا دیتے تجھکو اللہ برکت دی اور تجھپر برکت دی اور اتفاق دیوے تم دونون کو (میان بیوی کو) نیکی مین (یعنے نیک کام مین اختلاف نہ ہو) **باب فی الرجل یتزوج المراۃ فیجدھا** جبلے ایک شخص ایک عورت سے نکاح کرے پہر اُسکو حاملہ پاوے **عن سعید بن المسیب عن رجل من** الانصار قال ابن ابی السرے من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولم یقل من الانصار ثم اتفقوا یقال لہ بصرۃ قال تزوجت امراۃ بکرا فی سترھا فدخلت علیھا فاذا ھی حبلے فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لھا الصداق بما استحللت من فرجھا والولد عبد لک فاذا ولدت قال الحسن فاجلدھا وقال ابن السرے فاجلدھا او قال فحدوھا ترجمہ ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہی جسکا نام بصرہ تہا انہون نے کہا مین ایک باکرہ لڑکی سے جو پردہ نشین تہے نکاح کیا جب مین اُسکے پاس گیا تو اُسکو پیٹ سے پایا (مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا) آپنے فرمایا اُس عورت کو مہر ملیگا تونے اُسکی شرمگاہ درست کرلی اور لڑکا جو پیدا ہوگا وہ تیرا غلام ہوگا **ف** یعنے مثل غلام کی تیرے حفاظت اور خدمت مین رہیگا کیونکہ آزاد عورت کا لڑکا کسیکا غلام نہین ہوسکتا باتفاق علما یا مثل اپنے غلام کی سمجھکر اوسکی پرورش اور تعلیم کرت جب وہ عورت جن چکی تو اُسکو کوڑی مارو یا حد مارو تاکی اسوسطے کہ اس کا حمل یقینا زنا سے ہوگا کیونکہ وہ باکرہ تہی پہلے کبہی اُس کا نکاح نہین ہوا تہا دوسری روایت مین کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایک عورت سے پہر یہی قصہ بیان کیا اتنا زیادہ ہے کہ آپنے جدا کردیا دونون کو **باب فی القسم بین النساء** عورتون کی باری باٹنے کا بیان **عن ابیہ ہریرۃ** عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من کانت لہ امراتان فمال الی احداھما جاء یوم القیمۃ وشقہ مائل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو بی بیان ہون اور وہ اُن مین سے ایک کیطرف جہکے یعنے ایک کا حق ادا کرے اور دوسرے کا اُسی کے برابر ادا نہ کرے تو قیامت کے دن آوے گا اُس کا ادہا دھڑ گرا ہوا ہوگا یعنے لنجا ہوگا (ایکطرف جہکا ہوا ہوگا) **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لم یقسم لیعدل ویقول اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتے تہے اپنی بی بیون مین تو عدل کرتے اور فرماتے یا اللہ یہ میرا تقسیم کرنا اوس چیز مین ہے جس کا مین مالک ہون تو مین جس کا مالک نہین ہون اُسمین مجہکو ملامت مت کر۔ یعنے اُنکی محبت دل سے کم ہونا کسی سے زیادہ خدا کی اختیار مین ہے مگر دنیا کا برتاؤ یکسان چاہئے باری باری ہر ایک پاس رہے **عن** عائشۃ یا ابن اختی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مکثہ عندنا

وکان قل یوم الا وھو یطوف علینا جمیعا فیدنو من کل امراۃ من غیر مسیس حتی یبلغ التی ھو یومھا فیبیت عندھا ولقد قالت سودۃ بنت زمعۃ حین اسنت وفرقت ان یفارقھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ یومی لعائشۃ فقبل ذلک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منھا قالت فقول فی ذلک انزل اللہ تعالے وفی اشباھھا اراہ قال وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا ترجمہ حضرت عائشہ نے عروہ سے کہا ای میرے بھانجے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضیلت نہین دیتے تھے بعض بی بیون کو بعض پر بیچ تقسیم مین یعنے ایسا نہ کرتے تھے کہ ایک بی بی پاس دو دن رہین ایک کے پاس ایک دن رہین یعنے ہمارے پاس بہت مین آور ایسا دن کم ہوتا جو آپ ہم پاس چکر نہ لگاوین اور ہر ایک بی بی کو نہ چھوئین مگر آپ صحبت نہ کرتے جب پہونچتے اس بی بی کے پاس جسکی باری ہوتی تو آپ اسی پاس رہتے یعنے اس سے صحبت کرتے سودہ بنت زمعہ جب بوڑھی ہوگئین اور ڈرین کہین رسول اللہ انکو چھوڑ نہ دیوین تو انہون نے اپنی باری حضرت عائشہ کو بخشدی آپنے منظور کیا شاید اسی مقدمی مین یا ایسی ہی مطلب مین یہ آیت اتری وان امراۃ خافت من بعلھا الآیۃ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے ڈرے اسکی شرارت سے یا بی پروائی سے تو کچھ قباحت نہین دونون میان بی بی کی آپس مین صلح بہتر ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاذن فی ان کان فی یوم المراۃ منا بعد ما نزلت ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء قالت معاذ ذلک لھا ما کنت تقولین لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت اقول ان کان ذلک الی لم اوثر احدا علی نفسی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے اذن لیا کرتے اوس عورت سے جسکی باری ہوتی اور اوس کی باری مین آپ دوسرے سے صحبت کرنا چاہتے بعد اس آیت اوترنے کی ترجی من تشاء الخ یعنی جسکو تو چاہے پیچھے رکھے اور جسکو چاہے اپنی پاس جگہ دیوے (پھر جب اس آیت سے آپ کو اختیار دیدیا گیا تھا مگر تب بھی آپ باری سے رہنے اور جسکی باری ہوتی اوس سے اجازت لیکر دوسری کے پاس رہتے) معاذ نے کہا مین نے عائشہ سے کہا تم کیا کہتی تھین اسکے جواب دیتے وقت انہون نے کہا مین یہ کہتی اگر میرا اختیار ہوتا تو مین اپنے سوا کسی کو نہ چاہتی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبعث الی نساء تغنی فی مرضہ فاجتمعن فقال انی لا استطیع ان ادور بینکن فان رأیتن ان تاذن لی فاکون عند عائشۃ فعلتن فاذن لہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنی بی بیون کو مرض موت مین بلوا بھیجا سب نے آپنے فرمایا مجھے طاقت نہین کہ تم سب پاس پھروں اگر تم اجازت دو تو مین عائشہ پاس رہون انہون نے اجازت دی (آپ تادم وفات حضرت عائشہ پاس رہے اور آپ ہی کی گود مین وفات فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ وکان یقسم لکل امراۃ منھن یومھا ولیلتھا غیر ان سودۃ بنت زمعۃ وھبت یومھا لعائشۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیون مین قرعہ ڈالتے تھے قرعہ مین جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے
ف یعنی جس کا نام نکلتا اوسکو ساتھ لیجاتے ت اور ہر ایک عورت کے لئے ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سودہ
بنت زمعہ نے اپنا دن حضرت عائشہ کو بخشدیا تھا تو آپ اون کے پاس رہتے اون کی باری مین ہی حضرت عائشہ پاس رہتے
باب فی الرجل یشرط لها دارها خاوند عورت کو اور ملک مین نہ لیجانیکی شرط کرے عن عقبة بن عامر عن رسول
الله صلے الله علیه وسلم انه قال ان احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج ترجمہ عقبہ بن عامر سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب شرطون مین ان شرطون کا ادا کرنا تم پر ضرور ہے جنکی سبب سے شرمگاہین تم پر
حلال ہوئین ف یعنی نکاح کیوقت جو شرطین مقرر ہون مثلاً عورت کو اسکے ملک سے اور کہین نہ لیجانا روٹی کپڑے کی تکلیف
نہ دینا اونکا پورا کرنا ضرور ہے **باب فی حق الزوج علی المرأة** خاوند کا حق عورت پر کتنا ہے **عن** قیس بن سعد قال
اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله احق ان یسجد له قال فاتیت النبی صلی
الله علیه وسلم فقلت انی اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فانت یا رسول الله احق ان نسجد
لك قال ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد له قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت
النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق ترجمہ قیس بن سعد سے روایت ہے کہ مین
حیرہ مین آیا (ایک شہر کا نام ہے کوفے کے پاس) وہان کے لوگون کو دیکھا اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہین مین نے کہا یعنی دل مین کہ
اس سے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائق ترہین کہ اُن کو سجدہ کیا جاوے پھر رسول اللہ کے پاس آکر کہا کہ مین حیرہ کو گیا
تہا وہان کے لوگون کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہین تو بہ نسبت اُسکی آپ زیادہ لائق ہین کہ آپ کو ہم سجدہ کرین
حضرت نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوے تو کیا سجدہ کریگا تو اوسکو مینے کہا نہین آپنے فرمایا کہ پھر اگر مین
کسی واسطے سجدہ کرنیکا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کرین اس سبب سے کہ مرد کو
حق عورتون پر اللہ تعالے نے مقرر کیا ف یعنی سجدہ نہ قبر کو کسیکی کرو نہ حیات مین کسیکو کرو کیونکہ اللہ تعالے نے منع
فرمایا ہے **لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقهن** انکنتم ایاه تعبدون **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فابت فلم تاته فبات غضبان علیها لعنتها الملائکة حتی تصبح ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی بی بی کو بچھونے اپنی بلاوے اور بی بی جانے
سے انکار کرے اور خاوند رات بھر اسی غصہ مین رہے تو اُس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کیا کرتے ہین ف کہ اپنے خاوند کی نافرمانی
کی اوسکی خواہش پوری نہ کی خاوند کو اختیار ہے جسوقت اور جسطرح چاہے اپنی بی بی سے صحبت کرے **باب فی حق المراءة**
علی زوجها عورت کا حق خاوند پر کیا ہے **عن معاویة القشیری** قال قلت یا رسول الله ما حق زوجة احدنا
قال ان تطعمها اذا طعمت وتکسوها اذا اکتسیت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت

ترجمہ معاویہ قشیری سے روایت ہی مین نے کہا یارسول اللہ ہمارے اوپر بی بی کا حق کیا ہے آپنے فرمایا جب تو کہانا کہاوے تو
اوسکو کہلا اور جب کپڑا پہنے تو اسکو پہنا۔ اور اُسکے مونہہ پر نہ مار اور برا مت کہہ اور سوائے گھر کے اُس سے جدا مت رہ ف
یعنے اگر تنبیہ کے لئے اُسکو جدا سلاوے تو اوسی گھر مین سلاوے مگر آپ اُس سے الگ سووے گھر کے یہ نہین کہ اپنے گھر سے اُسکو نکال
دوسرے گھر بھیجدے کیونکہ اس مین وہ بیچاری پریشان ہوگی عن بھز بن حکیم حدثنی ابی عن جدی قال قلت یارسول
اللہ نساؤنا ماناتی منھن وما نذر قال ائت حرثک انی شئت واطعمھا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت ولا تقبح
الوجہ ولا تضرب ترجمہ معاویہ قشیری سے جو بہز بن حکیم کے دادا ہین روایت کرتے ہین مین نے کہا یارسول اللہ ہم اپنی عورتون
سے کسطرح جماع کرین اور کسطرح نہ کرین آپنے فرمایا تو اپنی کھیتی مین جسطرح سے چاہے آ اور جب تو کہانا کہاوے تو اسکو بھی کہلا
اور جب تو کپڑا پہنے تو اسکو بھی پہنا اور مت بڑا کہہ اُسکے مونہہ کو (اور مار کر یا مت بڑا کہہ اسکے مُنہ کو مثلاً یون نہ کہو اللہ تیرا مُنہ کالا
کرے) اور مت مار (اُسکے مُنہ پر جیسے پہلی حدیث مین گزرا البتہ تنبیہ کے لئے سوا مُنہ کے اور جگہہ مارنا درست ہی وہ بھی خفیف نہ اسطرح
سے کہ اُسمین ہڈی ٹوٹ جاوے یا کوئی عضو بیکار ہوجاوے ورنہ سزا ہوگی باب فی ضرب النساء عورتون کو مارنیکا بیان
عن ابی حمزۃ الرقاشی عن عمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان خفتم نشوزھن فاھجروھن فی المضاجع وضربا غیر مبرح
ندیم بن حنیفہ یا عمر بن حمزہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ڈرو اُن کے شرارت سے تو چھوڑ دو اُن کے ساتھ
سونا بیٹھنے اوٹھکو الگ سلاؤ عن ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا
اماء اللہ فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذئرن النساء علی ازواجھن فرخص فی ضربھن فاطاف بال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساء کثیر یشکون ازواجھن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد طاف بال محمد نساء
کثیر یشکون ازواجھن لیس اولئک بخیارکم ترجمہ ایاس بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کی لونڈیون کو نہ مارو۔ یعنے بی بیون کو اتنے مین حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا عورتین اپنے خاوندون
پر دلیر ہوگئین تو آپنے اُنکی مارنیکی اجازت دی پھر بہت سی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس
جمع ہوئین اور اپنے خاوندون کے گلے کرنے لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد کی بی بیون کے پاس بہت سی عورتین
اپنے خاوندون کے گلہ کرتی ہین تمہارے مین یہ لوگ اچھے نہین ہین ف یعنے جو لوگ یہ جو اپنی بی بیون کو ستاتے ہین اُنسے
ذری ذری بات مین لڑتے جھگڑتے ہین وہ اچھے اور نیک نہین ہین بلکہ نیک لوگ وہی ہین جو اپنی بی بیون کو خوش رکھتے ہین عن
عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امراتہ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بی کے مارنیمین آدمی کو پوچھہ نہین ہی ف یعنے اگر قصور پر ماری اور جرم کے لائق
سزا دی تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ نہ ہوگا باب ما یؤمر بہ غض البصر اٹکہہ نیچی رکھنے کا حکم (یعنے غیر محرم کے
طرف نظر نہ ڈالنا) عن جریر قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاۃ فقال اصرف بصرک ترجمہ

جریر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا کہ نظر فجات کا کیا حکم ہے (دفعتہ بیگانی عورت پر نظر پڑ
یا) کو نظر فجاء کہتے ہین) آپنے فرمایا فرمایا کہ اپنی نظر پھیر لے **ف** یعنے اگر دفعتہً کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑجاوے تو موخذہ
ہین ہے اسکیطرف نہ دیکھے بلکہ اُسطرف سے نگاہ دوسری طرف پھیر لیوے اگر دوسری بار بقصد شہوت کی نظر سے اسکو دیکھیگا تو گنہگار
ہوگا دوسری حدیث مین جو آگے آتی ہے صاف مذکور ہی کہ آنکھون کی زنا دیکھنا ہی غیر محرم کو **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ ای علی نظر کے پیروی مت کر یعنے نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اول نظر ناگہان
جنسی عورت پر جا پڑے تو دوبارہ پھر کر اوسکو نہ دیکھ اسلیے کہ پہلی نظر تیرے واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھکو جائز نہین
کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کے پڑگئی اُسمین کچھ گناہ نہین اب دوسری نظر قصداً تو الناگناہ کا باعث ہوگا یہ
قصور معاف نہین ہوسکتا جبتک توبہ نہ کرے **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تباشر المرأۃ المرأۃ لتنعتھا لزوجھا کانما ینظر الیھا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ
کرے ایکعورت سے دوسری عورت پر بیان کرے اسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اُسکو دیکھتا ہی **ف**
یعنے عورت دوسری عورت کے نکہہ سکہ اپنے خاوند سے کہیگی تو اوسکو اسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کہ کیا کیا فساد ہونگے
اسواسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کرنا چاہیئے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہے چنانچہ اسیواسطے اجنبی عورت کیساتھ
خلوت اور تنہائی شرع مین منع ہی **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امراۃ فدخل علی زینب بنت جحش فقضی
حاجتہ منھا ثم خرج الی اصحابہ فقال لھم ان المراۃ تقبل فی صورۃ الشیطان فمن وجد من ذلک فلیاتی
اھلہ فانہ یضمر ما فی نفسہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو دیکھا پھر آپنے زینب
بنت جحش کے پاس گئے - جو آپ کی بی بی تہین آپ اون سے صحبت کرکے باہر آئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کی
صورت مین سامنے آتی ہے تو یہ واقعہ جسپر گزری وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کرے جو دل مین وسوسہ ہوگا وہ نکل جاویگا **ف**
صورت شیطان کیصورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کیصورت مین پھرتی ہے تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جسسے وسوسہ
پیدا دل مین آوین تو وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے اُس کا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کیصورت سے واسطے فرمانیکے
کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسی عورت بھی **عن** ابن عباس قال ما رایت شیئا اشبہ باللمم مما قال ابو ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالہ فزنا العینین النظر و
زنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ کسی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو ابوہریرہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصہ
مین لکھدیا ہے وہ اسکو ضرور پاویگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کی نظر سے عورت ہو یا مرد حسین) اور زبان کی زنا

بولنا (یعنے غیر محرم عورت سے باتین کرنا شہوت کی) اور نفس مین خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے (یعنے اگر شرمگاہ کو تشار ہوا اور زنا کرنے لگا تو معلوم ہوا نفس مین ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ نفس مین خواہش نہین ہے) **عن** ابیہ ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لکل ابن ادم حظہ من الزنا یدہ الفصۃ قا والید ان تزنیان فزناھا البطش والرجلان تزنیان فزناھما الشی والفم یزنی فزناہ القبل ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسا ہی روایت ہی اس مین یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے اس کا حصہ مقرر ہے زنا سے اور دونون ہاتھ بھی زنا کرتے ہین (مثلاً غیر محرم کو چھوے اسکے اعضا کو مساس کرے یہ ہاتھون کی زنا ہے) اون کی زنا پکڑنا ہے اور دونون پانون زنا کرتے ہین اُنکی زنا چلنا ہے (زنا کیواسطے) اور منہ بھی زنا کرتا ہے اُس کے زنا بوسہ لینا ہے **ف** ان چیزون کو بھی تشدید اور تاکید از ناکہدیا کیونکہ یہ امور زنا کے ذریعہ ہین ان سے بچنا ضرور ہے ہرچند گناہ ان مین زنا کے برابر نہین ہے **باب** فی وطی السبایا جو خاوند والیان عورتین قید ہوکر آوین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث یوم حنین بعثا الی اوطاس فلقوا عدوھم فقاتلوھم فظھروا علیھم واصابوا لھم سبایا فکان ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحرجوا من غشیان ھن من اجل ازواجھن من المشرکین فانزل اللہ تعالی فی ذلک والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای فھن لھم حلال اذا انقضت عدتھن ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن کچھ لشکر اوطاس (ایک مقام کا نام ہے) کو بھیجا وہ اپنے دشمنون سے ملے اور لڑے اور ان پر غالب ہوئے اور اُن کی عورتین پکڑین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے ان عورتون سے صحبت کرنا درست نہ جانا سو جسکے خاوند موجود تھے اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری والمحصنات من النسا الا ما ملکت ایمانکم یعنے حرام ہین تمپر خاوند والی عورتین مگر جنکے تم مالک ہوجاؤ یعنے جو عورتین جنگ مین پکڑ کر آوین تو اون سے صحبت درست ہی اگرچہ وہ خاوند والیان ہون جب ان کی عدت گزر جاوے یعنے ایک حیض آجاوے تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہین ہی ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کرے **عن** ابی الدرداء ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ فرأی امرأۃ مجخا فقال لعل صاحبھا الم بھا قالو نعم فقال لقد ھممت ان العنہ لعنۃ تدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل لہ وکیف تستخدمہ وھو لا یحل لہ ترجمہ ابو درداء سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی مین ایک عورت کو پورے دنون سے حاملہ دیکھا تو آپنے فرمایا شائد اسکے مالک نے اس سے جماع کیا لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا مین چاہا اسپر ایسی لعنت کرون جو قبر تک اوس کے ساتھ جاوی بھلا اسکا لڑکا کیونکر اُس کا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کی اولاد کو اپنے ساتھ ملا دیگا اور کیونکر اُس سے خدمت لیگا شاید اُس سے خدمت لینا درست نہو (یعنے ہوسکتا ہے کہ وضع حمل مین دیر ہو اور لڑکا اسی کا شمار کیا جاوے حالانکہ وہ پہلے خاوند مشرک کا لڑکا ہو پھر اسکا کیون کر وارث ہوگا اسیطرح ہوسکتا ہی کہ پہلے حمل کا وہ ہو اور اسیکا حمل ٹھہر کر لڑکا پیدا ہو تو یہ اسکو غلام سمجھکر اوس سے خدمت لیوے دوسرے کا لڑکا سمجھکر) **عن** ابی سعید الخدری رفعہ انہ قال فی سبایا اوطاس

لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوطاس کے (مکہ سے تین منزل ایک جگہہ کا نام ہے) قیدیون کے حق مین کوئی عورت حاملہ صحبت
نہ کیجاوی جبتک کہ جنی نہین اور نہ کوئی بن حمل والے صحبت کیجاوی جبتک کہ ایک حیض نہ آوی تاکہ معلوم ہو اوسکا حاملہ ہونا

عن رویفع بن ثابت الانصاری قال قام فینا خطیبا قال اما انی لا اقول لکم الا ما سمعت من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسقی ماءہ زرع غیرہ
یعنی اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یقع علی امرأۃ من السبی حتی یستبرئہا ولا
یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یبیع مغنما حتی یقسم ترجمہ رویفع ثابت انصار کے بیٹے سے روایت ہے
وہ خطبہ پڑہنے ہمارے بیچمین کہڑے ہوئے کہا کہ خبردار ہو جاوین تم کو نہین کہتا ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا ہے
کے دن آپ فرماتے تہے کہ جو اللہ تعالے اور قیامت کیدن پر ایمان لایا ہوا وسکو درست نہین کہ اپنا پانی غیر کے کہیت کو پلاوے
یعنے جو عورت غیر کا حمل رکہتی ہو اُس عورت سے صحبت کرے اور جو اللہ تعالے اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُس کو یہ نہین
درست کہ قیدین پکڑے ہوئی عورت سے صحبت کرے جبتک استبرا نکر لیوی یعنے ایک حیض نہ آجاوی یا ایک مہینہ نگزر جاوے اور جو اللہ تعالے
اور قیامت کیدن پر ایمان لایا ہوا اُسکو درست نہین کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جبتک کہ تقسیم نہ ہولی رسب لوگون مین **عن** ابن اسحاق
بہذا الحدیث قال حتی یستبرئہا بحیضة زاد ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یرکب دابة من فیء المسلمین
حتی اذا اجہفہا دہافیہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا اخلقہ
رذہ فیہ ترجمہ دوسری روایت مین ہی جبتک استبرا نہ کرے ایک حیض سے اتنا زیادہ ہی جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور
پچہلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑہ کر اسکو دبلا کر کے پہر اُس مین نہ ملاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر تو وہ
غنیمت کا کوئی کپڑا پہنکر پرانا کر کے پہر اُس مال مین نہ ملاوے **باب** جامع النکاح نکاح کے مختلف مسایل کا بیان
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما
فلیقل اللہم انی اسئلک خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذ بک من شرہا وشر ما جبلتہا علیہ واذا اشتری
بعیرا فلیأخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کوئی لونڈی خریدے تو یون کہے اللہم انی اسئلک
الخیر تمکے یعنے خداوند اس کی بہلائی چاہتا ہون اور بہلائی اُسکی طبیعت کی جو تونے بنائی اور پناہ مانگتا ہون مین اوس کی برائی
اور برائی سے اُس کی طبیعت کے جو تونے بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کوہان کی بلندی پر ہاتہہ رکہے یہی کہے۔ ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہی ثم لیأخذ بناصیتہا ولیدع بالبرکة فی المرأۃ والخادم یعنے اس جورو یا لونڈی کی پیشانی پکڑ کر برکت
کی دعا مانگے **عن** ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اہلہ قال باسم اللہ

اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ثم قدر ان یکون بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیئا ابدا

ترجمہ روایت ہی ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرے تو کہے نام کے ساتھہ مین شروع کرتا ہوا اللہ کا کو شیطان سے دور رکھہ اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھہ جو تو ہم کو دیا پھر اگر اُن دونون کے تقدیر مین بچہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرر نکرے گا اوسکو (یعنے شیطان اُسپر مسلط نہ ہوگا اور خدا چاہے تو صالح ہوگا) عن ابیھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امراتہ فی دبرھا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بی بی کی دبر (یعنی پاخانہ کیجگہ) مین صحبت کرے وہ ملعون ہے عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابر یقول ان الیھود یقولون اذا جامع الرجل اھلہ فی فرجھا من ورائھا کان ولدہ احول فانزل اللہ سبحانہ وتعالی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم

ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہی مین نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ مقرر یہود ایسا کہتے تھے کہ آدمی جب اپنی بی بی کی شرمگاہ مین پیچھے سے صحبت کرتا ہی تو اسکا بچہ ترچھا (یعنے ڈھیڑا اور بھنگا) پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالے سبحانہ نے یہ آیت اوتاری کہ تمہاری عورتین تو کھیتی تمہاری ہین آؤ تم اُن مین جسطرح پر چاہو ف یعنی کھڑی اور بیٹھی گے اور پیچھے سے چت لٹا کر یا کروٹ سے بشرطیکہ دخول ہمیشہ فرج مین ہو نہ برمین اور بعضون کے نزدیک انی شئتم سے مراد یہ ہے کہ جس راہ مین جو چاہے کرو قبل برمین چنانچہ ابن جریر اور بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا عن ابن عباس قال ان عمر واللہ یغفر لہ اوھم انما کان ھذا الحی من الانصار وھم اھل وثن مع ھذا الحی من یھود وھم اھل کتاب وکانوا یرون لھم فضلا علیھم فی العلم فکانوا یقتدون بکثیر من فعلھم کان من امر اھل الکتاب ان لا یاتون النساء الا علی حرف وذلک استر ما تکون المراۃ فکان ھذا الحی من الانصار قد اخذ وا بذلک من فعلھم وکان ھذا الحی من قریش یشرحون النساء شرحا منکرا ویتلذذون منھن مقبلات ومدبرات ومستلقیات فلما قدم المھاجرون المدینۃ تزوج رجل منھم امراۃ من الانصار فذھب یصنع بھا ذلک فانکرتہ علیہ وقالت انما کنا نوتی علی حرف فاصنع ذلک والا فاجتنبنی حتی شری امرھما فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ای مقبلات ومدبرات ومستلقیات یعنی بذلک موضع الولد

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے (یا اللہ عفو کر) عبداللہ بن عمر کو کچھ اون کو وہم ہوگیا (وہ سمجھے کہ انی شئتم سے مراد وطی کرنا ہی جسجگہ مین ہو قبل یا دبر مین حالانکہ یہ صحیح نہین ہے بلکہ اصل قصہ یون ہے کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تھا اُن کے ساتھہ ایک قبیلہ یہود یونکا جو اہل کتاب تھے اور وہ انصار اونکو اپنی سے افضل جانتے تھے سو سطح کہ اُن کو علم تھا کتاب آسمانی توراۃ وغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے) تو بہت سی باتو نمین انصار اونکی پیروی کرتے تھے ایک یہ بات بھی تھی کہ یہود اپنی عورتون سے جماع نہین کرتے تھے مگر ایک آسن سے عورت کو چت لٹا کر مرد پیٹھہ کر صحبت کرتا تھا جیسے معروف ہی اس آسن مین عورت کا ستر خوب چھپا رہتا ہی تو اس بات مین بھی

وہ انصار یہود کی پیروی کرتے تھے اور قریش لوگ اپنی عورتون کو طرح طرح سے نگا کرتے تھے اور مختلف طریقون سے جماع کی لزت اٹھاتے تھے کبھی آگے سے کبھی پیچھے سے کبھی چت لٹا کر جب مہاجرین (قریش کے لوگ) مدینے مین آئے تو اُن مین سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنے دستور کے موافق اُس سے جماع کرنے لگا اُس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم مین ایک ہی آسن پر جماع ہوتا تو بھی اسیطرح کیا کرتین تو مجھسے جدا ہو جا پھر جھگڑا اُنکا مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری نسآؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم "عورتین تمہاری کھیتی ہین تو اپنی کھیتی مین جسطرح چاہے آؤ یعنے سامنے سے یا پیچھے سے یا چت لٹا کر مگر دخول کرو اسی مقام مین جہان سے لڑکا پیدا ہوتا ہے ف کیونکہ کھیتی اسی مقام کو کہتے ہین جہان سے تولد ہوتا ہے نہ دبر کو وہ تو نجاست کی جگہ ہے عبداللہ بن عباس نے صاف بیان کر دیا کہ عبداللہ بن عمر سے اس مقام مین غلطی ہوئی جو دبر مین دخول کرنا درست سمجھے یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا ہر عصر مین اور نہین اختلاف کیا اس مین مگر چند لوگون نے **باب** اتیان الحائض ومباشرتها حائضہ عورت سے مباشرت کرنا **عن انس** بن مالك ان اليهود كانت اذا حاضت منهم امراة اخرجوها من البيت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيت فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله سبحانه يسئلونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض الى اخر الاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جامعوهن في البيوت واصنعوا كل شئ غير النكاح فقالت اليهود ما يريد هذا الرجل ان يدع شيئا من امرنا الا خالفنا فيه فجاء اسيد بن حضير وعباد بن بشر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان اليهود تقول كذا وكذا افلا ننكحهن في المحيض فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا ان قد وجد عليهما فخرجا فاستقبلتهما هدية من لبن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث في اثارهما فسقانا فعلمنا انه لم يجد عليهما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے یہودیون مین جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اسکو گھر سے نکال دیتے نہ اوسکے ساتھ کھاتے نہ پیتے نہ ایک گھر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال کیا جسپر یہ آیت اتاری یسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ یعنی پوچھتے ہین تم سے حیض کو کہو حیض ایک قسم کی پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین کی حالت مین (یعنے جماع نہ کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتونکو جب حیض آوے تو اپنی ساتھ گھرون مین اُن کو رکھو اور سوا جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتھ کھانا پینا ایک جگہ سونا بیٹھنا پیار کرنا لپٹانا مساس کرنا یہود نے کہا یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نہ رہے جسمین ہمارا خلاف نہ کرے تو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود کہتے ہین گیا ہم حیض کی حالت مین جماع کرین عورتون سے (یعنے یہود کی مخالف تو ہوئی اور وہ یہی سمجھتے ہین کہ جہانتک ہو سکتا ہم انکا خلاف کرتے ہین پہر اچھی طرح خلاف کرین اور حیض مین جماع ہی شروع کر دین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

پہرہ بدل گیا یہانتک کہ ہم سمجھے شاید آپ کو اُن دونون پر غصہ آیا پھر وہ نکل کر چلے گئے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہین سے تحفہ آیا دودہ کا آپنے اُن کے پلانے کے لئے بھیجا جب ہم سمجھے کہ آپ اون پر غصہ نہین ہوئے ہین **ف** بلکہ غصہ یہ تھا جو ہر حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتے حالانکہ ایسا نہ تھا ہر حکم اللہ ہی کا حکم تھا جو اسکی نہی پر اُترتا تھا دوسرے یہ کہ بعد رفع اپنی کتاب کے حکم مومنین خود کمی بیشی کر رکھے تھی اپنی طرف سے حاشیئے لگاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اُن کی کتاب کے موافق تھا پر اون کے رواج کے خلاف ہوتا **عن** جابر بن صبیح قال سمعت خلاسا الہجری قال سمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان اصابہ منی شئی غسل مکانہ ولم یعدہ وان اصاب یعنی تو بہ منہ شئی غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی فیہ

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی کہتے تھین مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑھ کر رات بسر کرتے تھی اور مین حیض سے ہوتی اگر کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ لگ جاتا تو آپ اُسی مقام کو دھو ڈالتے نہ اُس سے زیادہ اور اگر آپکے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اُسقدر دھو ڈالتے نہ اُس سے زیادہ پھر اُسی مین نماز پڑھتے **ف** اس حدیث سے عائشہ کے ساتھ لیٹنا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑھنا درست معلوم ہوتا ہے جبتک کہ نیچے سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو نہ چھوے **عن** میمونۃ بنت الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یباشر امرأۃ من نسائہ وھی حائض امرھا ان تتزر ثم یباشرھا

ترجمہ میمونہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتین (صحبت سے مراد اختلاط اور مساس ہے نہ جماع وہ کیونکر حیض کیحالت مین ہو سکتا ہے) تو حکم کرتے اون کو تہ بند باندہنے کا پھر آپ اُسے اختلاط اور مساس کرتے **باب** فی الکفارۃ من اتی حائضا جو شخص حیض کیحالت مین جماع کرے وہ کفارہ دیوے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بدینار او نصف دینار

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کیحالت مین اپنی بی بی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار خیرات کرے **عن** ابن عباس قال اذا اصابھا فی الدم فدینار واذا اصابھا انقطاع الدم فنصف دینار

ترجمہ ابن عباس اس حدیث کی تفسیر مین یہ روایت ہی جب اوس سے خون بہتے وقت (حیض کی شدت مین) جماع کرے تو ایک دینار دے جب خون بند ہوتے وقت کرے تو آدھا دینار دیوے **باب** ما جاء فی العزل عزل کا بیان (اُسکی تفسیر آگے آتی ہے)

عن ابی سعید ذکر ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العزل قال فلم یفعل احدکم ولم یقل فلا یفعل احدکم فانہ لیست من نفس مخلوقۃ الا اللہ خالقھا

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا (معنے عزل کے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کے شرمگاہ مین سے نکال کر باہر انزال کرے) آپنے فرمایا کیون ایسا کرتے ہو اور یہ نہین کہا نہ کرو اس لئے

کہ کوئی جان پیدا ہونیوالی نہین ہی جسکو اللہ پیدا نہ کرے یعنے جسکا پیدا ہونا مقرر ہے وہ ضرور پیدا ہوگا پھر عزل
کرکے اولاد سے بچاؤ کرنا محض فضول ہے **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا قال یارسول اللہ ان لی جاریة
وانا اعزل عنها وانا اکره ان تحمل وانا اریدما یرید الرجال وان الیهود تحدث ان العزل موءودة
الصغری قال کذبت یهود لو اراد اللہ ان یخلقه ما استطعت ان تصرفه **ترجمہ** ابوسعید خدری سے
روایت ہی کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میرے پاس ایک لونڈی ہی اور مین اُس سے کرتا ہون کیونکہ اُس سے حمل ہونے کو
مین مکروہ جانتا ہون مگر جماع کرنا ضرور پڑتا ہے بسبب شہوت کے اور مقرر یہود کہتے ہین کہ باہر نزال کرنا چھوٹا گاڑ دینا ہی
چھوٹا آپنے فرمایا یہود جھوٹے ہین اگر اللہ اوسکو پیدا کرے پھرنے کی تجھکو طاقت نہین **عن** ابن محیریز قال دخلت المسجد
فرایت اباسعید الخدری فجلست الیه فسالته عن العزل فقال ابوسعید خرجنا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم فی غزوة بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتهینا النساء واشتدت علینا العزبة
واحببنا الفداء فاردنا ان نعزل ثم قلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بین اظهرنا قبل ان
نسال عن ذلک فسالناه عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمة کائنة الی یوم القیامة
الا وهی کائنة **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہی کہ مسجد مین داخل ہوئے وہان ابا سعید خدری کو دیکھا تو ہم انکی پاس بیٹھے
اور اُن سے عزل کے باب مین مسئلہ پوچھا ابوسعید نے کہا غزوہ بنی مصطلق مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نکلے تو وہان ہم نے عرب کے قیدی پائے یعنی لونڈی غلام جو پکڑ آئے تھے تو ہم نے عورتون کو لینا چاہا کیونکہ مجرد رہنا ہمپر
نہایت شکل ہوا اور حمل کے اندیشہ سے اون عورتون سے ہم نے عزل کرنا چاہا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مین
موجود ہین تو بغیر آپسے پوچھے کیونکر ہم عزل کرین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپنے فرمایا کیون
تم عزل نہ کرو جانین قیامت تک پیدا ہونیوالی ہین وہ ضرور پیدا ہون گی **ف** اس سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہی بلا کراہت
مطلقا جیسا مذہب بعض علما کا ہی اور بعض کے نزدیک لونڈی کے بغیر اذن کے درست ہی اور آزاد سے بی اُسکی اذن کے مکروہ
اور بعضون کے نزدیک ہر طرح مکروہ ہی واللہ اعلم **عن** جابر قال جاء رجل من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال
ان لی جاریة اطوف علیها وانا اکره ان تحمل فقال اعزل عنها ان شئت فانه سیاتیها ما قدر لها قال فلبث
الرجل ثم اتاه فقال ان الجاریة قد حملت قال قد اخبرتک انه سیاتیها ما قدر لها **ترجمہ** جابر سے روایت ہے
کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی کہ مین اُس سے صحبت کیا کرتا
ہون اور اُسکو حاملہ ہونیکو مکروہ جانتا ہون حضرت نے فرمایا تو اُس سے عزل کر اگر تیرا جی چاہی جو اُسکی قسمت مین ہوگا پیدا ہوگا
پھر وہ شخص ایک مدت کے بعد حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی حضرت نے فرمایا مینے تو تجھی پہلے ہی خبر دی تھی کہ جو
کچھ اوسکی تقدیر مین ہوگا وہ پیدا ہوگا **باب** ما یکره من ذکر الرجل ما یکون من اصابته اهله او جماعه

عورت سے جماع کرنیکا حال یا عورت اپنے خاوند کے جماع کا حال اور اُن سے کہی تو یکروہ ہے عن ابی نضرة حدثنی شیخ من طفاوة
قال تشوبت ابا هریرة بالمدینة فلم ار رجلا من صحابة النبی صلی الله علیه وسلم اشهد تشهیرا ولا اقوم علی ضیف
منه فبینما انا عنده یوما وما هو علی سریر له معه کیس فیه حصی او نوی واسفل منه جاریة له سوداء وهو یسبح بها حتی اذا
نفد ما فی الکیس القاه الیها فجمعته فاعادته فی الکیس فرفعته الیه فقال الا احدثک عنی وعن رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال قلت بلی قال بینا انا اوعک فی المسجد اذ جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل المسجد
فقال من احس الفتی الدوسی ثلث مرات فقال رجل یا رسول الله هو ذا یوعک فی جانب المسجد فاقبل یمشی حتی
انتهی الی فوضع یده علی فقال لی معروقا فنهضت فانطلق یمشی حتی الی مقامه الذی یصلی فیه فاقبل علیهم
ومعه صفان من رجال وصف من نساء او صفان من نساء وصف من رجال فقال ان نساء الشیطان
شیئا من صلاتی فلیسبح القوم ولیصفق النساء قال فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ینس من صلاته
شیئا فقال مجالسکم زاد موسی ههنا ثم حمد الله واثنی علیه قال اما بعد ثم التفتوا ثم اقبل علی
الرجال قال هل منکم الرجل اذا اتی اهله فاغلق علیه بابه والقی علیه ستره واستتر بستر الله قالوا نعم
قال ثم یجلس بعد ذلک فیقول فعلت کذا فعلت کذا قال فسکتوا قال فاقبل علی النساء فقال هل
منکن من تحدث فسکتت فجثت فتاة علی احدی رکبتیها وتطاولت لرسول الله صلی الله علیه وسلم
یراها ویسمع کلامها فقالت یا رسول الله انهم لیتحدثون وانهن لیتحدثن فقال هل تدرون ما مثل
ذلک مثل شیطانة لقیت شیطانا فی السکة فقضی منها حاجته والناس ینظرون الیها الا ان طیب الرجال
ظهر ریحه ولم یظهر لونه الا ان طیب النساء ما ظهر لونه ولم یظهر ریحه ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہے
مجھسے ایک شخص نے طفاوہ مین سے نقل کیا (طفاوہ ایک قبیلے کا نام ہے) مین مدینے مین ابو ہریرہ پاس مہمان ہوا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کسیکو اتنا مستعد عبادت پر اور مہمان کی خاطر داری پر
نہ پایا جیسا ابو ہریرہ کو دیکھا ایک دن مین اون کے پاس بیٹھا تھا اور وہ ایک تخت پر بیٹھے تھے ایک تھیلی لئے ہوئے جسمین کنکریان
یا گٹھلیان بھری تھین اور نیچے ایک لونڈی کالے رنگ کی بیٹھی تھی ابو ہریرہ ان کنکریون یا گٹھلیون پر سبحان اللہ پڑھتے
تھے جب سب ختم ہو جاتین تو وہ لونڈی اونکو اٹھا کر کے پھر تھیلی مین ڈالدیتے اور اٹھا کر اونکو دیدیتے (پھر وہ پڑھنا شروع کرتے)
اس مین انہون نے مجھسے کہا کیا مین تجھسے اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کرون مین نے کہا کیون
نہین بیان کرو انہون نے کہا مین ایک دفعہ مسجد نبوی بخار مین لوٹ رہا تھا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف لائے آپنے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا ہے (دوس ایک قبیلہ ہے) ابو ہریرہ اُسی قبیلے کے تھے آپنے ان کا
حال پوچھا تین بار آپنے یہی فرمایا ایک شخص بولا یا رسول اللہ وہ یہان مسجد کے کونے مین بخار مین کراہتا ہے آپ میرے پاس

تشریف لائی اور دست مبارک اپنا مجھپر رکھا (شفقت سے بیمار پرسی کے لئے) پھر کچھ کہانے کیواسطے مجھ سے فرمایا مین اٹھا آپ چلے یہان تک کہ اُس جگہہ پہونچے جہان آپ نماز پڑہا کرتے تہے اور لوگون کیطرف مُنہ کیا آپکے ساتھہ دو صفین ایک مردون کی ایک عورتون کے یا دو صفین عورتون کی تہین ایک صف مردونکی تہی آپنے فرمایا اگر شیطان مجھے نماز مین بہلاوے تو مرد لوگ تسبیح کہین اور عورتین دستک دین راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور کہین آپ کو سہو نہین ہوا بعد سکے آپنے فرمایا سب اپنی اپنی جگہہ بیٹھے رہو آپنے اللہ جل جلالہ کی تعریف کے اور اُسکی ستائش کے پھر فرمایا بعد حمد و صلوۃ کے تم کو معلوم ہو آپ مردون کیطرف مخاطب ہوئی کیا تم مین کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی پاس جاکر دروازہ بند کر لیتا ہے اور پردہ ڈالیتا ہے اور اللہ کے پردے مین چھپ جاتا ہے لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا پھر بعد سکے لوگون سے کہنے بیٹھتا ہی مین نے ایسا کیا ایسا کیا (یعنے اپنے جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہی) لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے پھر آپ عورتون کیطرف مخاطب ہوئی اور فرمایا کیا تم مین کوی ایسی عورت ہی ایسی باتین دوسری عورت سے کہتے ہو (یعنے اپنے خاوند کا حال اور صحبت کرنیکا طریقہ بیان کرتے ہو) عورتین یہ سنکر چپ ہو رہین اتنے مین ایک عورت بیٹھنے تیک کے اپنے تئین اونچا کیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکہین اور اسکی بات سنین پھر اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ مرد ہی اس کا ذکر کرتے ہین اور عورتین ہی اس کا ذکر کرتی ہین (یعنے مردون مین ہی ایسے لوگ ہین جو اپنی عورت کا حال اور طریقہ جماع اورون سے بیان کرتے ہین اور عورتون مین ہی ایسی عورتین ہین جو اسکا ذکر کرتی ہین) آپنے فرمایا تم جانتی ہو اسکی مثال کیا ہے اسکی مثال یہ ہی کہ ایک شیطان نے ایک شیطان سے کسی راہ مین ملی اور اپنی حاجت روائی کی (یعنی جماع کیا) اور لوگ دیکھہ رہے ہین ف نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہی اور اسکی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اسی طرح عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر مکروہ ہی البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہی **ت** آگاہ ہو جاؤ مردون کی خوشبو یہ ہے اوس کی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو **ف** جیسے عطر مشک وغیرہ **ت** اور عورتون کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو اور بو معلوم نہ ہو **ف** جیسے مہندی کہ اُس کا رنگ ظاہری مگر بو محسوس نہین ہوتی۔ عورتون کی خوشبو لگا کر نکلنے سے منع کیا کہ لوگون کے دماغ تک پہونچے اور باعث مردونکی رغبت کا ہو اگر گہر مین لگاوے تو قباحت نہین فقط واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تفریع ابواب الطلاق

ختم ہوئی کتاب نکاح کی اور شروع ہوئی کتاب طلاق کی

باب فیمن خبب امراۃ علی زوجہا جو شخص کسی عورت کو خاوند سے برگشتہ کر دیوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امراۃ علی زوجہا او عبد علی سیدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے یعنے اسکا دل برا کر دی اسکی خاوند سے یا غلام کو اسکی مالک سے وہ ہم مین سے نہین ہے یعنی طریقہ اسلام سے

یہ بات بہت دور ہے **باب** فی المرأۃ تسأل زوجہا طلاق امراۃ لہ ایک عورت اپنے خاوند سے کہے کہ میری سوت (سوکن) طلاق
دیدے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسأل المراۃ طلاق اختہا لتستفرغ صحفتہا ولتنکح
فانما لہا ما قدر لہا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا طلاق نہ
چاہیے تاکہ اسکا حصہ بھی آپ لیوی بلکہ نکاح کرے جو اسکی تقدیر مین ہی وہ اسکو ملیگا **باب** فی کراہیۃ الطلاق طلاق کی برائی کا بیان
عن محارب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق **ترجمہ** محارب
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کے نزدیک مباح چیزون مین طلاق سے بڑہ کر مبغوض کوئی چیز
نہین ہے (یعنے ہرچند طلاق دینا درست ہی پر اللہ کو بہت ناپسند ہی) **باب** طلاق السنۃ سنت کے موافق طلاق کیونکر ہے
عن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امراتہ وہی حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال
عمر بن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال رسول اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعہا ثم لیمسکہا
حتی تطہر ثم تحیض ثم تطہر ثم ان شاء امسک بعد ذلک وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدۃ
التی امر اللہ سبحانہ ان تطلق لہا النسآء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ انہون نے اپنی بی بی کو طلاق دیا
اور حالت حیض مین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو عمر بن الخطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس مسئلہ کو پوچہا آپنے فرمایا کہ اسکو حکم کرکہ پھر اسکے ساتہہ رجعت کرے اور اپنے پاس اسکو رکہہ لے جبتک کہ وہ پاک ہووے اور پہر اسکے
حیض آوے پھر پاک ہووے پہر اگر چاہے تو اوسکو رکہہ لے اسکے بعد اور اگر چاہے تو طلاق دیوے ہاتہہ لگانے کے پہلے سو وہ یہ عدت ہی کہ اللہ
تعالے نے حکم فرمایا ہی کہ اسمین عورت مین طلاق دیجاوین **ف** عبد اللہ بن عمر نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق
نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہووے پہر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بندت مکروہ ہے
سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو اسکو طلاق دیوے صحبت سے پہلے تاکہ وہ طہر اسکی عدت مین شمار کیا جاوے جب اسمین
تین طہر گذر جاوین تو عدت پوری ہوگئی جن لوگون کے نزدیک عدت مین طہر رکنا حساب ہی یا تین حیض ہی عدت پوری ہوجاوے **عن** ابن عمر انہ
طلق امراۃ وہی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا
اذا طہرت او وہی حامل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی انہون نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض مین عمر نے رسول اللہ سے بیان کیا
آپنے فرمایا ان سے کہو رجعت کرلین پہر طلاق دین جب پاک ہوجاوے یا حاملہ ہوجاوے **ف** اگر حاملہ ہوجاوے تو اسکی عدت وضع حمل سے
ختم ہوگی ورنہ تین طہر یا تین حیض سے ختم ہوجاویگی **عن** عبد اللہ بن عمر انہ طلق امراتہ وہی حائض فذکر ذلک حتی
عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال مرہ فلیراجعہا ثم لیمسکہا
حتی تطہر ثم تحیض فتطہر ثم ان شاء طلقہا طاہرا قبل ان یمس فذلک الطلاق لعدۃ کما امر اللہ عز وجل
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے حیض مین اپنی جورو کو طلاق دیا حضرت عمر نے یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ غصہ

مین آئی اور فرمایا کہ اُس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنے طلاق سے رجوع کرکے پھر اُسکو اپنی جورو بناوے اور اُسکو اپنے پاس رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہووے پھر اُسکو دوسرا حیض آوے پھر اُسکو پاک ہونے دے پھر صحبت کرنیسے پہلے چاہے اُسکو طلاق دیوے اور چاہے اُسکو اپنے گھر مین رکھے یہی طلاق کی عدت ہے اللہ تعالی عزوجل نے جس طرح پر حکم فرمایا **عن** یونس بن جبیر انہ سال ابن عمر فقال کم طلقت امراتک فقال واحدة **ترجمہ** یونس بن جبیر سے روایت ہے اُنہون نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے اپنی بی بی کو کے طلاق دی اُنہون نے کہا کہ ایک **عن** یونس بن جبیر قال سالت عبد اللہ بن عمر قال قلت رجل طلق امراتہ وھی حائض قال تعرف عبد اللہ بن عمر قلت نعم قال فان عبد اللہ بن عمر طلق امراتہ وھی حائض فاتی عمر النبی صلے اللہ علیہ وسلم فساله فقال مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا فی قبل عدتھا قال قلت فیعتد بھا قال فمہ ارایت ان عجز واستحمق **ترجمہ** یونس بن جبیر سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے اس مسئلہ کو ایک شخص نے اپنی بی بی کو طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض مین تھی ابن عمر نے کہا تو پہچانتا ہے ابن عمر کو مین نے کہا ہان پھر ابن عمر نے کہا متعلق طلاق دیا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض مین تھی تو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ اُس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے اور پھر اُسکو طلاق دے عدت کے شروع مین یعنے حیض سے پاک ہوتی ہی رہے مین نے کہا پہلا طلاق جو اُس نے حیض مین دیا تھا شمار مین آویگا ابن عمر نے کہا کیون نہین پہلا اگر وہ رجعت نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا **عن** ابی الزبیر انہ سمع عبد الرحمن بن ایمن مولی عزوة یسال ابن عمر وابو الزبیر یسمع قال کیف ترے فی رجل طلق امراتہ حائضا قال طلق عبد اللہ بن عمر امراتہ وھی حائض علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان عبد اللہ بن عمر طلق امراتہ وھی حائض قال عبد اللہ فردھا علی ولم یرھا شیئا وقال اذا طھرت فلیطلق او لیمسک قال ابن عمر وقرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن **ترجمہ** ابو الزبیر نے سنا عبد الرحمن بن ایمن سے اُنہون نے پوچھا ابن عمر سے اور ابو الزبیر سن رہے تھے کیا کہتے ہو تم اُس شخص مین جو اپنی عورت کو حیض مین طلاق دے اُنہون نے کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا تھا رسول اللہ صلعم کے زمانے مین تو عمر نے رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا کہ عبد اللہ نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو مجھپر پھروا دیا اور اسکا طلاق کا کچھ اعتبار نہین کیا **ف** یعنی رجعت سے مانع نہ سمجھا یا مشروع نہ سمجھا کیونکہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طلاق کا اعتبار ہی جیسا کہ ابھی یونس بن جبیر کی روایت مین گزرا خطابی نے کہا اہل حدیث کے نزدیک یہ روایت ابو الزبیر کی منکر ہے ابو داؤد نے کہا اور سب حدیثین مخالف ہین ابو الزبیر کی روایت کے **ف** اور فرمایا جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دے یا رکھ لیوے **ف** کہا ابو داؤد نے اسحدیث کو ابن عمر سے یونس بن جبیر اور انس بن سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب مین یہ ہے کہ آپ نے رجعت کا حکم کیا پاک ہونے تک پھر بعد پاک ہونیکے اختیار ہے چاہے طلاق دیوے چاہے رکھ چھوڑے اور زہری کی روایت مین یہ ہے

کہ رجعت کرے طہر تک پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو پھر اختیار ہے چاہے طلاق دے چاہے رکھ چھوڑے تو ایک طہر کو زیادہ بڑھایا
اسلیئے کہ رجعت طلاق کیواسطے سمجھی جاوے تو ضرور ہے کہ ایک طہر اپنی پاس رکھے بعضوں نے کہا یہ سزا ہے اُس خطا کی کہ اُس نے
طلاق دیا حیض کی حالت میں بعضوں نے کہا یہ ندبا اور استحبابا ہے شاید جورو خاوند راضی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی
رہے واللہ اعلم **باب** فی نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلاث تین طلاق کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی **عن**
معاذ بن عبداللہ ان عمران بن حصین سئل عن الرجل یطلق امراتہ توقعہا ولم یشہد علی طلاقہا و
لا علی رجعتہا فقال طلقت لغیر سنۃ وراجعت لغیر سنۃ اشہد علی طلاقہا وعلی رجعتہا ولا تعد **ترجمہ** معاذ
بن عبداللہ سے روایت ہے عمران بن حصین سے کسی نے پوچھا - ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دے پھر اُس سے صحبت کرے یعنے رجعت کرے
اور نہ طلاق دینے وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرنے وقت اُنہوں نے کہا کہ طلاق ہی تو نے خلاف سنت دیا اور رجعت بھی خلاف سنت
کے گواہ کر طلاق اور رجعت پر اور پھر ایسا مت کر لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اکثر علما
کے نزدیک مستحب ہے **عن** ابن عباس المطلقات یتربصن بانفسہن ثلاثۃ قروء ولا یحل لہن ان یکتمن ما
خلق اللہ فی ارحامہن الایۃ وذلک ان الرجل کان اذا طلق امراتہ فہو احق برجعتہا وان طلقہا ثلاثا فنسخ
ذلک وقال لطلاق مرتان **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والمطلقات یتربصن بانفسہن الایۃ
طلاق والی عورتیں تین ٹہری رہیں تین طہر یا تین حیض تک اور نہیں درست ہے اُن کو چھپانا اُس چیز کا جو پیدا کیا اللہ نے اُنکے پیٹوں میں
رحم کا اسکا شان نزول یہ ہے جب کوئی شخص طلاق دیتا تہا اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا اختیار رکھتا اگرچہ تین طلاق
دے چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دو بار ہے بعد اُس کے یا رکھنا ہے یا چھوڑ دینا ہے **باب** فی سنۃ
طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عن** ابا الحسن مولی بنی نوفل اخبرہ انہ استفتی ابن عباس فی مملوک کانت تحتہ
مملوکۃ فطلقہا تطلیقتین ثم عتقا بعد ذلک ہل یصلح لہ ان یخطبہا قال نعم قضی بذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوالحسن نے جو مولی ہے بنی نوفل کا عبداللہ بن عباس سے پوچھا ایک غلام تہا اُسکی نکاح میں ایک لونڈی تہی
غلام نے اُسکو دو طلاق دیں پھر دونوں آزاد ہو گئے کیا وہ پھر اُس سے نکاح کر سکتا ہے ابن عباس نے کہا ہاں رسول اللہ صلعم نے ایسا
ہی حکم کیا **ف** کیونکہ جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاق کا مالک ہو گیا بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ وہ طلاق جو اُس نے ایکبار
میں دیدی تہی صحیح نہیں ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تہا **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الامۃ
تطلیقتان وقروءہا حیضتان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو
ہیں اور اُسکی قروء دو حیض ہیں دوسری روایت میں وعدتہا حیضتان ہے ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہے کیونکہ
اسکے اسناد میں مظاہر بن اسلم ضعیف ہے یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے جو قروء کو حیض سمجھتے ہیں **باب** فی الطلاق قبل
النکاح نکاح سے پہلے طلاق دینا **عن** عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طلاق الا فیما تملک ولا

عتق الا فیما تملک ولا بیع الا فیما تملک زاد ابن الصباح ولا وفاء نذر الا فیما تملک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو
بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق نہیں ہے مگر جسکا تو مالک ہو یہ ملک نکاح تو اجنبیہ عورت کو طلاق
دینا لغو ہے) اور آزاد کرنا نہیں ہے مگر جہاں ملک ہے تو پرائے غلام لونڈی کو آزاد کرنا لغو ہے) اور بیع نہیں ہے مگر اپنے ملک
میں اور نذر پورا کرنا لازم نہیں ہے جب وہ اختیار میں نہو (یعنے اپنے ملک میں نہو) دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ومن حلف
علی معصیۃ فلا یمین لہ ومن حلف علی قطیعۃ رحم فلا یمین لہ جو شخص قسم کھاوے گناہ کے کام پر تو اسکی قسم ہی نہیں
اور جو قسم کھاوے ناتا توڑنیکی تو وہ قسم ہی نہیں (یعنے لغو ہے قسم کا لحاظ کرے اور گناہ نہ کرے اور ناتا نہ توڑے **عن** عبداللہ
ابن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھذا الحدیث لہ ولا نذر الا فیما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالی ذکرہ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اتنا اسمیں زیادہ ہے کہ نذر نہیں درست ہے مگر اُسکام کی جس سے اللہ جل جلالہ کی
رضامندی چاہی جاوے نہ گناہ اور معصیت) **باب** فی الطلاق علی الغلط غصے کی حالت میں یا زبردستی سے طلاق دینا
عن محمد بن عبید بن ابی صالح الذی کان یسکن ایلیاء قال خرجت مع عدی بن عدی الکندی حتی قدمنا
مکۃ فبعثنی الی صفیۃ بنت شیبۃ وکانت قد حفظت من عائشۃ قالت سمعت عائشۃ تقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طلاق ولا عتاق فی غلاق **ترجمہ** محمد بن عبید بن ابی صالح جو ایلیا میں رہتا تھا
(ایلیا ایک موضع تھا شام میں) روایت کرتا ہے میں نکلا عدی بن عدی کندی کے ساتھ یہانتک کہ ہم لوگ مکہ میں پہونچے انہوں
نے مجھ کو صفیہ بنت شیبہ پاس بھیجا اور صفیہ نے حضرت عائشہ سے سنا تھا وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے نہیں طلاق اور نہ عتاق زبردستی سے **ف** یعنی جبر اور زور زبردستی کی کوئی طلاق دیدیوے تو طلاق نہ پڑیگا نہ عتاق
صحیح ہوگا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پڑجاویگا **باب**
فی الطلاق علی الھزل ہنسی سے طلاق دینا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث
جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تین چیزیں ہیں اُن کو قصداً کرے یا ہنسی سے کرے وہ صحیح ہوجاوینگی۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت **ف**
یعنے اگر ہنسی سے بھی ان کا مونکو کریگا تو صحیح ہوجاوینگے **باب** نسخ المراجعۃ بعد الطلیقات الثلث تین طلاق
کے بعد رجعت نہونا **عن** ابن عباس قال طلق عبد یزید ابو رکانۃ واخوتہ ام رکانۃ ونکح امراۃ من مزینۃ فجاءت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما یغنی عنی الا کما تغنی ھذہ الشعرۃ لشعرۃ اخذتھا من راسھا فحرق بینی وبینہ
فاخذت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمیۃ فدعا برکانۃ واخوتہ ثم قال لجلسائہ اترون فلانا یشبہ منہ کذا و
کذا اقالوا نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعبد یزید طلقھا ففعل ثم قال راجع امراتک ام رکانۃ واخوتہ
فقال انی طلقتھا ثلاثا یا رسول اللہ قال قد علمت راجعھا وتلا یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن

لعدتھن **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے عبد یزید کی جو رکانہ اور اُس کے بھائیون کا باپ تھا اُم رکانہ نے اپنی بی بی کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سے جو مزینہ کے قبیلے مین سے تھی نکاح کیا وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ ابو رکانہ میرے کام کا نہین مگر بال برابر اور ایک بال اُس نے اپنے سر کا پکڑا (یعنے میری حاجت روائی اُس سے نہین ہوسکتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر گرم ہوئے اور رکانہ اور اُسکے بھائیون کو بلا بھیجا پھر آپنے لوگون سے فرمایا کیا تم فلان لڑکے کو دیکھتے ہو کیسا مشابہ ہے ابو رکانہ سے لوگون نے کہا ہان (غرض یہ ہے کہ عبد یزید کی اولاد موجود ہے پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق نامرد ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق دیدی اس عورت کو اور رجعت کرو اُم رکانہ سے اور رکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ مین نے اُسکو تین طلاق دی تھی آپنے فرمایا مین جانتا ہون تو اُس سے رجعت کرلی اور یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن **ف** یعنی اگر سنت کے موافق ہر ہر طہر مین ایک ایک طلاق دیو تو تین طلاق پڑین گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار مین دیدی تو ایک طلاق پڑیگا یہی مذہب ہمارے ائمہ حدیث کا اور یہی صحیح ہے اور ائمہ اربعہ اس کے خلاف ہین ہین اُنکے نزدیک تینون پڑجاوین گی بدلیل حدیث عمر کے اور وہ موقوف ہے اور ہماری طرف آحادیث صحیحہ مرفوعہ موجود ہین ابوداؤد نے کہا اسحدیث کو نافع بن عجیر اور عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ سے روایت کیا اُنہون نے اپنے دادا سے کہ رکانہ نے طلاق دیا اپنی عورت کو پھر رسول اللہ نے اُسکو دلوادی اور یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ رکانہ کے گھرانے اس قصہ کو خوب جانتے ہونگے کہ رکانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو ایک کیا **عن** مجاھد قال کنت عند ابن عباس فجاء رجل فقال انہ طلق امراتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادھا الیہا ثم قال ینطلق احدکم فیرکب الحموقۃ ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس ان اللہ قال ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا وانک لم تتق اللہ فلم اجد لک مخرجا عصیت ربک وبانت منک امراتک وان اللہ قال یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے مین عبداللہ بن عباس کے پاس تھا تو مین ایک شخص آیا اور کہا مینے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی (ایک ہی بار مین) عبداللہ بن عباس یہ سنکر چپ ہورہے مین سمجھا شاید اُس عورت کو پھر دلوادین گے اُس مرد کو پھر اُنہون نے کہا ایک شخص تم مین سے جہالت کرتا ہے اور حماقت پر سوار ہوجاتا ہے پھر پکارتا ہے اے ابن عباس اے ابن عباس کوئی مخلصی کی تدبیر بتلاؤ اللہ فرماتا ہے جو اللہ سے ڈریگا تو اُسکو نکلنے کی جگہ ملیگی اور تو اللہ سے نہین ڈرا جب تو خلاف سنت کے تین طلاق ایک ہی فعہ دیدی اب مین تیرے لیے کوئی نکلنے کی جگہ نہین پاتا تو نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی بائن ہوگئی تیری عورت تجھسے اللہ فرماتا ہے اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو شروع عدت مین یعنی طہر مین حمید اور شعبہ اور ایوب اور ابن جریج نے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حماد بن زید نے روایت کیا ابن عباس سے جب کوئی اپنی عورت کو انت طالق ثلثا ایک ہی منہ سے کہے تو ایک ہی طلاق پڑیگا **عن** محمد بن ایاس ان ابن عباس وابا ھریرۃ وعبداللہ بن عمرو العاص سئلوا عن البکر یطلقھا زوجھا ثلاثا فکلھم

ف ابن عباس

قال لا تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ **ترجمہ** محمد بن ایاس سے روایت ہے ابن عباس اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو
بن العاص سے سوال ہوا ایک شخص اپنی باکرہ بی بی کو تین طلاق دیدی سب نے کہا پھر وہ اُس کو درست نہیں جبتک دوسرے
خاوند سے نکاح نکرے کہا ابوداؤد نے مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاش سے وہ اس قصے میں موجود تھے جب محمد
بن ایاس ابن زبیر اور عاصم بن عمر پاس یہ مسئلہ پوچھنے آئے انہوں نے کہا ابن عباس اور ابوہریرہ پاس جاؤ میں اُنکو حضرت
عائشہ پاس چھوڑ آیا ہوں آخر حدیث تک **عن** طاؤس ان رجلا یقال له ابو الصهباء کان کثیر السوال لابن عباس
قال لما علمت ان الرجل کان اذا طلق امراته ثلاثا قبل ان یدخل بها جعلوها واحدة علی عهد رسول
الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وصدرا من مارة عمر قال ابن عباس بلی کان الرجل اذا طلق امراته ثلاثا قبل
ان یدخل بها جعلوها واحدة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وصدرا من مارة عمر فلما
رای الناس تتابعوا فیها قال اجیزهن علیهم **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے ایک شخص ابوالصہبا نامی بہت مسئلے پوچھتا تھا
ابن عباس سے ایک بار اُسنے پوچھا تم تو جانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا دخول سے پہلے تو وہ ایک طلاق
گنا جاتا رسول اللہ صلعم کے زمانے اور ابوبکر کے زمانے میں اور شروع عمر کے زمانے میں ابن عباس نے کہا ہاں جب کوئی
شخص اپنی عورت کو جماع سے پہلے تین طلاق دیدیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر کے شروع زمانے تک جب عمر نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دینے لگے تو حکم کیا تینوں طلاق اُنپر نافذ کرنیکا **ف** مگر یہ حکم
حضرت عمر کا واجب العمل نہیں ہو سکتا جب حدیث صحیح سے رسول اللہ صلعم کے عہد میں تین کا ایک طلاق ہو جانا ثابت ہوتا ہے
اگرچہ قائل اس قول کے قلیل ہیں پر وہ لوگ علم میں بہت جلیل ہیں اتباع حق سب پر مقدم ہے **عن** طاؤس ان ابا الصهباء
قال لابن عباس تعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وثلاثا من
امارة عمر قال ابن عباس نعم **ترجمہ** ابوالصہبا نے ابن عباس سے کہا تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کی خلافت
میں تین سال تک ایک طلاق شمار کیجاتی تھی ابن عباس نے کہا ہاں **ف** روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح میں اسی
پر عمل ہے ائمہ حدیث اور علمائے ظاہر کا **باب** فیما عنی به الطلاق والنیات طلاق کنایہ کا بیان **عن** علقمة بن وقاص
اللیثی قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة وانما لامرئ ما نوی
فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت هجرته لدنیا یصیبها او امراة یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه
ترجمہ علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہے عمر خطاب سے میں نے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملوں کا اعتبار نیتوں سے
ہے اور ہر ایک مرد کیواسطے وہی ہے جو اُسنے نیت کی یعنے کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں ہوسکتی ہجرت
اللہ اور رسول کیواسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی یعنے اُسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے
ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسیکی طرف ہوئی جسکو واسطے اُسنے ہجرت کی

یعنے دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام قیس نام تھا ہجرت کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضائقہ نہین بلکہ زبان سے نماز مین نیت کرنا ہرگز ضرور نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے کہنا درست ہے یا نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اسکی ہی حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیئے اگر محض خدا کیواسطے ہے تو سبحان اللہ اور نہین تو اس کو قالب بے روح سمجھنا چاہیئے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین ثواب ہوتا ہے جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہنا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہوسکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہ سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا بری کلام سے روکنا غرض یہ کہ حدیث اخلاص اور عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑہنے والون کے سر سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑہین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکہین امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہ دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علمائے حدیث اسحدیث کی صحت مین متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم **عن** کعب بن مالک فساق قصة فی تبوک حتی اذا مضت اربعون من الخمسین اذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امراتک قال فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها فلا تقربها فقلت لامرتی الحقی باهلک فکونی عندهم حتی یقضی اللہ سبحانہ فی هذا الامر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے انہون نے قصہ تبوک کا بیان کیا جب پچاس مین سے چالیس دن گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ غیرہ کو جو غزوہ تبوک مین ہمراہ نہ گئے تہے یہ سزا دی تہی کہ لوگ انسے بات نہ کرین پچاس دن تک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہین اپنی عورت سے جدا رہنے کا مین نے کہا کیا مین اسکو طلاق دیدون یا جو کہو کرون انہون نے کہا نہین صرف اس سے جدا رہ اور صحبت نہ کر مین نے اس سے کہدیا تو اپنے میکے مین چلی جا اور وہین رہ جبتک اللہ اس مقدمے کا فیصلہ کرے **ف** انہون نے اپنی عورت سے کہا الحقی باهلک یہ بہی ایک طلاق کنایہ کے الفاظ مین سے ہے مگر کنایہ سے اسی صورت مین طلاق پڑیگا جب نیت کرے

باب فی الخیار عورت کو اختیار دینا **عن** عائشة قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعد ذلک شیئا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو پھر آپ نے اسکو کچھ شمار نہ کیا یعنے طلاق نہ جانا اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب خاوند عورت کو اختیار دے اور عورت خاوند ہی کو اختیار کرے تو کچھ نہ پڑیگا اور علی اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑجاویگا **باب** فی امرك بيدك امرك بيدك کا بیان **عن** حماد بن زید قال قلت لایوب هل تعلم احدا قال یقول الحسن فی امرك بيدك قال لا الا شئ حدثنا قتادة عن کثیر مولی ابن سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه قال ایوب فقدم علینا کثیر فسالته فقال ما حدثت بهذا قط فذکرته لقتادة فقال بلی ولکنه نسی **ترجمہ** حماد بن زید سے روایت ہے میں نے ایوب سے کہا تم جانتے ہو کسی کو جس نے امرک بیدک میں کچھ روایت کیا ہو حسن سے انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قتادہ نے کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کبھی بیان نہیں کی یہ سنکر میں نے قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھسے یہ حدیث بیان کی تھی مگر وہ بھول گئے **ف** امرک بیدک کے معنے یہ ہیں تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنے تجھکو اختیار ہے بعضوں کے نزدیک اسمیں ایک طلاق پڑتا ہے بعضوں نے کہا اگر عورت تین طلاق دے لے تو تین پڑجاوینگی **عن** الحسن فی امرك بيدك قال ثلاث **ترجمہ** حسن نے کہا امرک بیدک میں تین طلاق پڑجاوینگی **باب** فی البتة تین طلاق تو کا بیان **عن** رکانة بن عبد یزید طلق امراته سهيمة البتة فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم بذلك وقال والله ما اردت الا واحدة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله ما اردت الا واحدة فردها الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فطلقها الثانیة فی زمان عمر الثالثة فی زمان عثمان **ترجمہ** رکانہ عبد یزید کے بیٹے سے روایت ہے اس نے اپنی جورو کو جسکا نام سہیمہ تھا طلاق بتہ دیا طلاق بتہ کہتے ہیں اس طلاق کو جسکے بعد رجوع نہو سکے وہ تین طلاق ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر کیا اور رکانہ نے کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی جورو اسکی کو پھر وادی رکانہ نے پھر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کیوقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت کیوقت دیا **ف** اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق ایکبار دیدی تو ایک ہی طلاق پڑیگا دوسری روایت میں ہے **عن** عبد الله بن علی بن یزید بن رکانة عن ابیه عن جده انه طلق امراته البتة فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما اردت قال واحدة قال الله قال هو علی ما اردت رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے پوچھا تیرا قصد کیا تھا بولا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا خدا کی قسم تو لا خدا کی قسم آپ نے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق پڑا **باب** فی الوسوسة بالطلاق دل میں طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑیگا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله

تجاوز لامتی عما لم تتکلموا وتعمل بہ ویما حدثت بہ انفسہا ترجمہ ابوہریرہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی معاف کیا جو جو خطرے اور خیال دلمیں آیا کرتے ہیں جبتک اسکو نہ بولے یا اسپر عمل نکرے ف یعنے جس بُری کام کا خطرہ دلمیں آوے سو معاف ہے اور اگر اسکو مونہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا **باب** فی الرجل یقول لامراتہ یا اختی ایک شخص اپنی جورو کو بہن کہہ کر پکارے **عن** ابی تمیمۃ الہجیمی ان رجلا قال لامراتہ یا اخیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختک ھی فکرہ ذلک وفی عنہ ترجمہ ابوتمیمہ ہجیمی کی روایت ہے ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا یا اخیہ اے چھوٹی بہن میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تیری بہن ہے آپنے اُس کو بُرا جانا اور اس سے منع کیا ف اگرچہ اس کہنے سے وہ اُسکی بہن نہو جاویگی مگر بری بات کا مونہہ سے نکالنا بُرا ہے گو وہ اُسکی دینی بہن ہو یا نسبتی بہن بھی ہو مثلاً چچا کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی ہو دوسری روایت میں ہے فنہاہ آپنے اُسکو اس سے منع کیا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب قط الا ثلاث اثنتان فی ذات اللہ تعالیٰ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وبینما ھو یسیر فی ارض جبار من الجبابرۃ اذا نزل منزلا فاتی الجبار فقیل لہ انہ نزل ھھنا ورجل معہ امراۃ ھی احسن الناس فارسل الیہ فسالہ عنہا فقال انہا اختی فاتی فلما رجع الیہا قال ان ھذا سالنی عنک فانبانہ انک اختی وانہ لیس الیوم مسلم غیری وغیرک وانک اختی فی کتاب اللہ فلا تکذبنی عندہ ترجمہ ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علے نبینا و علیہ السلام کبھی جھوٹ نہیں کہا مگر تین بار دو بار تو خدا کیواسطے ایک تو انسقیم اور دوسرے بل فعلہ کبیرہم ف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شہر کے لوگ باہر میلہ میں جانے لگے انہوں نے بہانہ کیا اور کہا میں بیمار ہوں یہ بہانہ بت توڑنے کیواسطے کیا پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو انہوں نے سب بتوں کو کلہاڑی سے توڑ کر ڈالدیا اور وہ کلہاڑی بڑے بت کے گلے میں لٹکا دی جب وہ لوگ آئے تو پوچھا یہ بتوں کو کس نے توڑا ابراہیم کو بُلا کر بت نے توڑا اگرچہ یہ دونوں قول جھوٹ تھے پر حکمت سے خالی نہ تھے خدا کی رضامندی کے واسطے تھے ف اور ایک بار وہ جا رہے تھے ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں جو لوگوں کی بی بیاں چھین لیتا ایک مقام میں اُترے وہ ظالم آگیا لوگوں نے کہا یہاں ایک شخص آیا ہے جسکی بی بی بہت حسین ہے اُس ظالم نے اُنکو بلانیکو آدمی بھیجا اُنہوں نے جاکر کہا وہ میری بہن ہے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنی بی بی سے کہا اس بادشاہ نے مجھسے تمہارا حال پوچھا میں نے کہا میری بہن ہے اور آج کے دن دنیا میں سوا میرے اور تمہارے کوئی مسلمان نہیں تو تم میری دینی بہن ہو مجھسے مت جھٹلانا اُس ظالم کے روبرو **عن** ابن عباس ان امراۃ ثابت بن قیس اختلعت منہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدتہا حیضۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ثابت بن قیس کی بی بی نے اپنی میاں سے خلع کیا یعنے کچھ مال دیکر نکاح توڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض تک اُسکی عدت مقرر فرمائی **عن** ابن عمر قال عدۃ المختلعۃ حیضۃ ترجمہ ابن عمر سے جو عورت خلع کرے اُسکی عدت ایک حیض ہے **باب** فی الظہار ظہار کا بیان **عن** سلمۃ بن صخر قال ابن العلاء البیاضی

قد كنت امرأ اصيب من النساء ما لا يصيب غيري فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصيب من امري شيئا
يتتابع بي حتى اصبح فظاهرت منه حتى ينسلخ شهر رمضان فبينا هي تخدمني ذات ليلة اذا تكشف لي منها
شيء فلم البث ان نزوت عليها فلما اصبحت خرجت الى قومي فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معي الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا لا والله انا نخاف ان ينزل فينا قرآن او يقول فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالة
يبقى علينا عارها ولكن اذهب انت فاصنع ما بدا لك فخرجت حتى اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته
فقال انت بذاك يا سلمة قلت انا بذاك يا رسول الله مرتين وانا صابر لامر الله فاحكم في ما اراك الله قال حرر رقبة قلت والذي
بعثك بالحق ما املك رقبة غيرها وضربت صفحة رقبتي قال فصم شهرين متتابعين قال وهل اصبت
الذي اصبت الا من الصيام قال فاطعم وسقا من تمر بين ستين مسكينا قلت والذي بعثك بالحق
لقد بتنا وحشين ما لنا طعام قال فانطلق الى صاحب صدقة بني زريق فليدفعها اليك فاطعم
ستين مسكينا وسقا من تمر وكل انت وعيالك بقيتها فرجعت الى قومي فقلت وجدت عندكم الضيق
وسوء الرأي ووجدت عند النبي صلى الله عليه وسلم السعة وحسن الرأي وقد امرني ان ادفع اليه صدقتكم
زاد ابن العلاء قال ابن ادريس بياضة بطن من بني زريق ترجمہ سلمہ بن صخر بیاضی سے روایت ہے میں اسقدر عورتوں سے لگا کرتا
تھا کہ کوئی نہ لگتا ہوگا (یعنے بہت کثیر الجماع اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھا) جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھ کو ڈر ہوا ایسا نہو کہ اپنی
عورت سے کچھ کر بیٹھوں جسکی برائی صبح تک نہ چھوڑی تو میں نے اس سے ظہار کر لیا ظہار کہتے ہیں اپنی عورت سے یوں کہنا تو مجھ پر
ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ رمضان کے آخیر تک ایکرات وہ میری خدمت کر رہی تھی یکایک اسکا کچھ بدن کھل گیا
میں نے صبر نہ سکا اس پر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور ان سے سب حال کہا اور یہ کہا تم چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس میرے ساتھ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جاوینگے (انہوں نے ندامت اور خجالت کے ڈر سے انکے ساتھ جانے سے انکار کیا)
تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے سب حال بیان کیا آپنے فرمایا کیا تو نے یہ کام کیا ہے اے سلمہ میں نے
کہا جی ہاں میں نے کیا ہے دو بار اور میں صابر ہوں اللہ کے حکم پر آپ جو کچھ اللہ کا حکم میرے حق میں ہو وہ کیجئے آپنے فرمایا ایک
گردن (بردہ) آزاد کر میں نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا سوا اپنی گردن کے میں کسی کا مالک نہیں ہوں
میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مار آپنے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ میں نے کہا یہ آفت تو مجھ پر روزوں ہی سے آئی ہے
آپنے فرمایا اچھا ساٹھ صاع کھجور کے ساٹھ مسکینوں کو دے میں نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہم رات
کو دونوں مرد اور عورت بھوکے تھے کھانا نہ تھا کہ کھاویں آپنے فرمایا اچھا جا بنی زریق کے صدقہ دینے والے پاس وہ تجھ
کھجوریں دیگا اسمیں سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع دے اور باقی تو کھا اور تیری بی بی کھاوے تو میں اپنی قوم پاس لوٹ آیا
اور کہا میں نے تمہارے پاس تنگی اور برائی صلاح کو پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وسعت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا
آپنے میرے لیئے صدقے کا ابن العلاء زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق میں سے ف جمہور علماء کے نزدیک ظہار

ہین یہ ضرور نہین کہ اپنی ماں ہی سے تشبیہ دیوے بلکہ بہن یا خالہ یا اور کسی محرم کے عضو سے تشبیہ دیوے تو بھی ظہار ہو جاتا ہے مگر یہ قیاس ہے اور قیاس اس مقام مین قبول کے لائق نہین ہوا اور ظہار ایک ہو بیٹھا ہے جس مین بیباد نہو وہان بغیر کفارہ دئے جماع نہین کر سکتا اور ایک مدت بیسی پیچھے من ہے پہان قبل وقت کے اسنے جماع کیا اسواسطے کفارہ لازم ہوا **عن** خویلة بنت مالك ابن ثعلبة قالت ظاهر منی زوجی اوس بن الصامت فجئت رسول الله صلی الله علیه وسلم اشکو الیه ورسول الله صلی الله علیه وسلم یجادلنی فیه ویقول اتقی الله فانه ابن عمك فما برحت حتی نزل القرآن قد سمع الله قول التی تجادلك فی زوجها الی الفرض فقال یعتق رقبة قالت لا یجد قال یصوم شهرین متتابعین قالت یا رسول الله انه شیخ کبیر ما به من صیام قال فلیطعم ستین مسکینا قالت ما عنده من شیء یتصدق به قال فانا سنعینه بعرق من تمر قلت یا رسول الله وانا اعینه بعرق اخر قال قد احسنت اذهبی فاطعمی عنه ستین مسکینا وارجعی الی ابن عمك قالت والعرق ستون صاعا **ترجمہ** خویلہ بنت مالک سے روایت ہے مجھسے ظہار کیا میرے خاوند اوس بن صامت نے تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی شکایت کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے جھگڑنے لگے میرے خاوند کے بارے مین اور فرمانے لگے ڈر اللہ سے وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے اور یہ بیچ مین ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام مین یہ امر منسوخ ہو گیا یہانتک کہ وحی اتری قد سمع اللہ قول التی تجادلك فی زوجها یہانتک اس عورت کی بات کو جو جھگڑتی تھی تجھسے اپنے خاوند کے بارے مین اور وہ چاہتی تھی کہ اپنے خاوند پاس رہے اور نوکہتا تھا کہ حرام ہو گئی تو اوسپر آپنے فرمایا ایک برده آزاد کر خویلہ نے کہا اسکی طاقت نہین آپنے فرمایا دو مہینے پے در پے روزے رکھے خویلہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڈھا ہے روزے کی طاقت نہین رکھتا آپنے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینونکو کھلاوے خویلہ نے کہا اسکے پاس کچھ نہین جو صدقہ دیوے آپنے فرمایا اچھا ہم مدد کرینگے ایک ٹوکرا کھجور کا آیا خویلہ نے کہا یا رسول اللہ ایک ٹوکرا کھجور کا مین اسکو دونگی آپنے فرمایا بہت اچھا لیجا اور اسکی طرف سے ساٹھ مسکینونکو کھلا پھر اپنے چچا کے بیٹے کے پاس رہ راوی نے کہا وہ ٹوکرا جسکو عربی مین عرق کہتے ہین ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ابوداؤد نے کہا یہ عورت نے خاوند کیطرف سے کفارہ دیا بغیر اس سے پوچھے ہوئے ظاہر حدیث سے یہ درست معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم دوسری روایت مین ہے والعرق مکتل یسع ثلاثین صاعا عرق ایک پیمانہ ہے جسمین تیس صاع آتے ہین ابوداؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہے پہلی روایت سے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن قال یعنی بالعرق زنبیلا یاخذ خمسة عشر صاعا **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا عرق سے وہ زنبیل مراد ہے جسمین پندرہ صاع کھجور کے آتی ہین **عن** سلیمان بن یسار بهذا الخبر قال فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بتمر فاعطاه ایاه وهو قدر من خمسة عشر صاعا قال تصدق بهذا قال فقال یا رسول الله علی افقر منی ومن اهلی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کله انت واهلك **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے یہی حدیث مروی ہے اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجورین آئین آپنے اوس کو وہ کھجورین دیدین اور پندرہ صاع کے قریب ہونگی فرمایا اسکو صدقہ دے وہ بولا یا رسول اللہ اس لوگونکو دون جو مجھسے اور میرے گھر کے لوگونسے بھی زیادہ محتاج ہون آپنے فرمایا اچھا تو کہا لے ان کھجورونکو

اور تیرے گھر والے **ف** شاید یہ امر خاص ہو اوس کے جو کہ وہ خود سب سے زیادہ محتاج تھا تو اور کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا **عن**
اوس اخی عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ خمسۃ عشر صاعا من شعیر اطعام ستین مسکینا
ترجمہ اوس سے جو بھائی عبادہ بن صامت کا ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو پندرہ صاع جو کے دیئے ساٹھ مسکینوں کے کھانے
کو **ف** ابو داؤد نے کہا یہ حدیث عطا نے اُس سے روایت کی مگر عطا کی ملاقات اوس سے ثابت نہیں کیونکہ اوس بدری ہے پہلے مرگیا
تھا تو حدیث منقطع ہے **عن** ہشام بن عروۃ ان جمیلۃ کانت تحتا اوس بن الصامت وکان رجلا بہ لمم فاذا اشتد
لممہ ظاھر من امراتہ فانزل اللہ تعالی فیہ کفارۃ الظہار **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے جمیلہ اوس بن صامت کے نکاح میں تھی
اور اوس ایک دیوانہ آدمی تھا جب اُسکا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کر لیتا اوس وقت اللہ تعالی نے کفارہ ظہار کا اتارا
ف اور فرمایا والذین یظاھرون منکم من نسائھم ما ھن امھاتھم الایۃ جو لوگ ظہار کرتے ہیں اپنی جورؤں سے وہ اُنکی ماں نہیں **عن**
عکرمۃ ان رجلا ظاھر من امراتہ ثم واقعھا قبل ان یکفر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال ما حملک علی ما
صنعت قال رایت بیاض ساقیھا فی القمر فاعتزلھا حتی تکفر عنک **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے
پھر اُس سے جماع کیا کفارہ دینے سے پہلے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا
اوسنے کہا یا رسول اللہ میں نے اُسکی پنڈلی کی سفیدی چاندنی میں دیکھی مجھسے نہ رہا گیا آپ نے فرمایا اب جدا رہ جبتک کفارہ نہ دے **ف** یعنی پھر
دوبارہ ایسا نہ کرا اور کوئی کفارہ اُسکا نہ فرمایا سوا اسکے کہ توبہ اور استغفار کرے **باب** فی الخلع خلع کا بیان **عن** ثوبان قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ سالت زوجھا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ **ترجمہ** ثوبان سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بے ضرورت اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے یعنے جبکہ مقربون
اور محبوبون کو موقف میں جنت کی خوشبو پہنچیگی تو یہ محروم رہیں گی **عن** حبیبۃ بنت سھل الانصاریۃ انھا کانت تحت ثابت
بن قیس بن الشماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبۃ بنت سھل عند بابہ فی الغلس
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ فقالت انا حبیبۃ بنت سھل قال ما شانک قالت لا انا ولا ثابت
بن قیس لزوجھا فلما جاء ثابت بن قیس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ حبیبۃ بنت سھل وذکرت
ما شاء اللہ ان تذکر وقالت حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لثابت بن
قیس خذ منھا وجلست فی اھلھا **ترجمہ** حبیبہ سہل کی بیٹی انصاریہ سے روایت ہے وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں ایک
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو نکلے دیکھا تو حبیبہ بنت سہل آپکے دروازے پر کھڑی ہے اندھیری میں آپنے فرمایا کون ہے وہ
بولی میں حبیبہ بنت سہل ہوں آپنے فرمایا کیوں کیا حال ہے تو اولی یا میں نہیں یا ثابت بن قیس اپنے خاوند کو کہا وہ نہیں کیونکہ ثابت بن قیس عمدہ
آدمی تھا اُس نے نہ مارا تھا حبیبہ کو جب ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچھ اللہ کو منظور تھا اُس نے
مجھسے بیان کیا حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ثابت نے جو کچھ مجھکو دیا ہے وہ سب میرے پاس موجود ہے آپنے ثابت بن قیس سے کہا اچھا اس سے تم لے لو جو کچھ تمنے دیا ہے ثابت نے

وہ لے لیا ہر چند اپنے گھر میں بیٹھ رہیں **ف** اور نکاح فسخ ہو گیا کیونکہ خلع نکاح فسخ ہو جاتا ہے اول خلع تھا جو اسلام میں ہوا اور بعضوں کے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑ جاتا ہے عدت پورا اسطرح عدت اسکی مثل عدت طلاق کے تین حیض ہیں مگر یہ مذہب قوی نہیں صحیح یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور عدت اسکی ایک حیض ہے جیسا اوپر ابن عباس کی روایت میں گزرا **عن** عائشۃ ان حبیبۃ بنت سھل کانت عند ثابت بن قیس ابن شماس فضربھا فکسر بعضھا فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الصبح فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثابتا فقال خذ بعض مالھا وفارقھا فقال ویصلح ذلک یا رسول اللہ قال نعم قال فانی صدقتھا احدی وھما بیدھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خذھا وفارقھا ففعل **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے مروی ہے کہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں ثابت نے انکو مارا یہانتک کہ انکا کوئی عضو ٹوٹ گیا (نسائی و طبرانی کی روایت میں ہے کہ انکا ہاتھ ٹوٹ گیا) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں صبح کے بعد آپنے ثابت کو بلایا اور فرمایا کچھ مال لیکر اسکو چھوڑ دو انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ درست ہے آپنے فرمایا ہاں وہ بولا یا رسول اللہ میں اسکو دو باغ دیدیتا ہوں وہ اسی کے پاس ہیں آپنے فرمایا انکو لے لو اور اسکو چھوڑ دو ثابت نے ایسا ہی کیا۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ تیرھواں سنن ابی داؤد کے تعلیق پر روز پنجشنبہ ۱۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری پر ہوا چودھواں اسکی تائید اور اعانت اور توفیق پر بھروسا کرکے وہی مدد

تم الجزء الثالث عشر ویتلوہ الجزء الرابع عشر ان شاء اللہ تعالے

فہرست پارہ تیرھواں سنن ابی داؤد رح

صفحہ	باب	نمبر	باب	نمبر	باب	صفحہ
۴۹۵	جب ولی کے عضل سے نکاح کر دیوے	۴۹۹	مہر کم سے کم کتنا ہو سکتا ہے۔	۵۰۷	خاوند کا حق عورت پر کیا ہے۔	۵۲۸
	آیت کا حاصل یہ ہے کہ زور زبردستی	۵۰۰	کسی کام یا خدمت کے اوپر نکاح کرنا	"	عورت کا حق خاوند پر کیا ہے۔	"
	سرکش عورتوں کے وارث مت بنو اور ان	۵۰۱	ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر	۵۰۸	عورتوں کو مارنے کا بیان۔	"
	کو زبردستی نکاح کر کے لیلو اسی کچھ		مقرر نہیں کیا پھر مر گیا۔	"	انکھ پھوڑ دینے کا حکم بغیر مرد کے ظلم کرنے کے	۵۲۰
	اپنا دو یا مگر جب کہ وہ صریح بےحیائی	۵۰۲	نکاح کے خطبہ کا بیان۔	۵۱۰	جو خاوند اپنی عورت پر تہمت لگاوے	"
	کریں آخر آیت تک	۵۰۳	جو دن بالغ لڑکے کا نکاح۔	۵۱۱	نکاح کے مختلف مسائل کا بیان	"
۴۹۶	نکاح کیونکر ثابت کرنا چاہیئے۔	"	باکرہ عورت سے نکاح کر کے تو دل اسکا پاوے	۵۱۳	عائشہ عورت سے مباشرت کرنا۔	۵۲۱
"	کنواری لڑکی کا نکاح اسکا باپ کر دیوے تو	۵۰۴	ثیبہ عورت سے نکاح کر کے تو جب سے پہلے اسکو دیکھے	۵۱۴	جو شخص اپنی حائض عورت کو رجعی طلاق دیوے	"
۴۹۷	ثیبہ کا بیان۔	"	وطی کیا کہنا چاہیئے۔	"	عزل کا بیان۔ اسکی تفسیر آگے آتی ہے	"
"	کفو کا بیان۔	۵۰۵	ایک شخص کو عورت سے نکاح کر کے پھر مہر کو چاہا	۵۱۵	آدمی اپنی عورت سے جماع کرنے پر اپنے	۵۲۳
"	قبل بلوغ لڑکی کے نکاح کر دینا۔	"	عورتوں کی باری بانٹنے کا بیان	"	خاوند کے جماع کا حال اور نوکر کو	۵۲۴
۴۹۸	زہر کا بیان۔	۵۰۶	خاوند عورت کو دو طلاق تین یا بائن کی طلاق کر	۵۱۷	جو شخص کسی کے نکاح کو خراب کر دیوے	۵۲۵

۵۲۵ تین طلاق کا بیان ۵۲۶ باکرہ کو طلاق دینے کا بیان ۵۲۸ خلع کا بیان

۱۹۰۵ محمد اسمٰعیل

الجزء الرابع عشر

پارہ چودھواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی المملوکۃ تعتق وھی تحت حرا او عبد

لونڈی غلام یا آزاد کے نکاح مین ہو پھر آزاد ہوجاوے **عن** ابن عباس ان مغیثا کان عبدا فقال یا رسول اللہ اشفع الیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرۃ اتقی اللہ فانہ زوجک وابو ولدک فقالت یا رسول اللہ تامرنی بذلک قال لا انما انا شافع فکان دموعہ تسیل علی خدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ وبغضہا ایاہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مغیث بریرہ کا خاوند غلام تہا وہ بولا یا رسول اللہ میری سفارش کیجیو بریرہ سے زنا کہ مجہ سے چہوڑ دی کیونکہ بریرہ آزاد ہوگئی تہی اور لونڈی جب غلام کے نکاح مین ہو پھر آزاد ہوجاوی تو اسکو اختیار ہوتا ہے نکاح رکہنی یا توڑ ڈالنے کا اور جو آزاد کے نکاح مین ہو تو اختیار نہوگا نزدیک جمہور علماء کے اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہوگا آپ نے فرمایا ای بریرہ ذرا للہ سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ بولی یا رسول اللہ کیا آپ مجہ کو حکم کرتے ہین اس سے ملا رہنے کا آپ نے فرمایا نہین مین سفارش کرتا ہون تو مغیث کے آنسو ماری رنج کے گالون پر بہہ رہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تمہین تعجب نہین آتا مغیث کی محبت بریرہ کے ساتہہ اور بریرہ کی عداوت مغیث کے ساتہہ دیکہہ کر **عن** ابن عباس ان زوج بریرۃ کان عبدا اسود یسمی مغیثا فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرہا ان تعتد **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند ایک کالے رنگ کا غلام تہا جس کا نام مغیث تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنے خاوند کے پاس رہنے کا یا چہوڑ دینے کا (اس نے چہوڑ دیا) آپ نے اسکو حکم کیا عدت کرنیکا **عن** عائشۃ فی قصۃ بریرۃ قال کان زوجہا عبدا فخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسہا ولو کان حرا لم یخیرہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کے قصے مین (اوسکا خاوند غلام تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اختیار دیا اُس نے اپنی تئین اختیار کرلیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتے **عن** عائشۃ ان بریرۃ خیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجہا عبدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُسکا خاوند غلام تہا **باب** من قال کان حرا جسنی کہا بریرہ کا خاوند آزاد تہا **عن** عائشۃ ان زوج بریرۃ کان حرا حین اعتقت وانہا خیرت فقالت ما احب ان اکون معہ وان لی کذا وکذا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کا خاوند آزاد تہا جب بریرہ آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا وہ بولی مجہ اُسکے ساتہہ رہنا منظور نہین اگرچہ اتنا اتنا مال ملے (ابوحنیفہ کی یہی حدیث دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سے اسکی خلاف بہی ثابت ہے **عن** عائشۃ ان بریرۃ اعتقت وہی عند مغیث عبد کال ابی احمد

فخیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لها ان قربك فلا خیار لك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کی نکاح میں تھی اور مغیث غلام تھا ابو احمد کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث تجھ سے صحبت کرلی تو پھر تجھ کو اختیار نہ رہیگا **ف** اب حدیث ابن عباس کی اختیار کرنا بہتر ہے جس میں اختلاف نہیں **باب** فی المملوکین یعتقان معا هل یخیر امراته حب خاوند اور جورو ایک ساتھ آزاد کیے جاویں تو عورت کو اختیار رہیگا **عن** عائشة انها اراد تان تعتق مملوکین لها زوج قال فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تبدا بالرجل قبل المراة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے قصد کیا اپنی غلام لونڈی کے آزاد کرنیکا جو خاوند رکھتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا تاکہ عورت کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہو جاوے **باب** اذا اسلم احد الزوجین حب خاوند یا جورو مسلمان ہو جاوے **عن** ابن عباس ان رجلا جاء مسلما علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءت امراته مسلمة بعده فقال یا رسول اللہ انها قد کانت اسلمت معی فردها علیه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعد اسکی اسکی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی آپ نے وہ عورت اسی کو دلوادی **ف** کیونکہ جب ایک ساتھ مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہیں ہوا **عن** ابن عباس قال اسلمت امراة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجها الاخر وردها الی زوجها الاول ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور اسنے نکاح کرلیا ایک مسلمان سے بعد اسکے اسکا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ جانتی تھی میرے اسلام کو رہا باوجود اسکے اسنے شرارت سے دوسرا نکاح کرلیا آپ نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین کر پہلے خاوند کو دلادی **ف** جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعضوں کے نزدیک اسی وقت نکاح فسخ ہو جاویگا بعضوں کے نزدیک عدت تک انتظار ہوگا بعضوں کے نزدیک خاوند سے کہا جاویگا مسلمان ہو اگر ہو گیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ کیا جاویگا **باب** الی متی ترد علیه امراته اذا اسلم بعدها جب مرد عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اسکو مل سکتی ہے **عن** ابن عباس قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنته زینب علی ابی العاص بالنکاح الاول لم یحدث شیئا قال محمد بن عمرو فی حدیثه بعد ست سنین وقال الحسن بن علی بعد سنین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو رد کیا ابو العاص پر پہلے نکاح سے کوئی نئی بات نہیں کی چھ برس کے بعد یا دو برس کے بعد یا کئی برس کے بعد **ف** ابو العاص پہلے شوہر کا نام ہے حضرت زینب کے انکے خاوند پہلے کافر تھے بعد کئی سال کے مسلمان ہو کر آنحضرت پاس آئے آپ نے انکی نئی زینب کو ان سے ملا دیا **باب** فی من اسلم و

عندہ نساء اکثر من اربع جو شخص مسلمان ہو وے اور اسکے پاس چار سے زیادہ عورتیں ہوں **عن** الحارث بن قیس الاسدی
قال اسلمت وعندی ثمان نسوۃ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اختر منھن اربعا **ترجمہ** حارث بن قیس اسدی سے روایت ہے میں مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار ان میں سے چن لے اور باقی کو چھوڑ دے یہ آٹھ عورتیں زمانہ کفر کی نکاح کی
ہوئیں تھیں یہ ضرور نہیں کہ ان سب سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو **عن** فیروز قال قلت یا رسول اللہ انی اسلمت و
تحتی اختان قال طلق ایتھما شئت **ترجمہ** فیروز نے کہا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں
ہیں آپ نے فرمایا انمیں سے ایک کو طلاق دیدے **باب** اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد جب ماں یا باپ مسلمان ہو
تو اولاد کس کے پاس رہے **عن** رافع بن سنان انہ اسلم وابت امراتہ ان تسلم فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت ابنتی وھی فطیم او شبہ وقال رافع ابنتی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقعد ناحیۃ وقال لھا
اقعدی ناحیۃ قال واقعد الصبیۃ بینھما ثم قال ادعواھا فمالت الصبیۃ الی امھا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اللھم اھدھا فمالت الصبیۃ الی ابیھا فاخذھا **ترجمہ** رافع بن سنان سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے
اور انکی بی بی نے مسلمان ہونیسے انکار کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ میری لڑکی مجھ کو ملنی چاہیئے اُس کا
دودھ چھوٹ چکا تھا یا چھٹنے والا تھا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھ کو دلا دیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے کہا تو
ایک کونے میں بیٹھ اور عورت سے کہا تو ایک کونے میں بیٹھ اور لڑکی کو اُن دونوں کے بیچ میں بٹھا یا بعد اسکے دونوں سے کہا بلاؤ
اُس لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ماں کیطرف جھکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اُس کو ہدایت کر پھر وہ اپنے
باپ کیطرف چلی آئی اُسکو لے لیا **ف** یہ آپکا معجزہ تھا بعضوں کے نزدیک اب بھی یہی حکم ہے بعضوں کے نزدیک جو مسلمان
ہوگا اُسی کو اولاد ملیگی **باب** فی اللعان لعان کا بیان **عن** سھل بن سعد انہ سمع ابا حازم الاشجعی
جاء الی عاصم بن عدی فقال لہ یا عاصم ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف
یفعل سل لی یا عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فسال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابھا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ فلما رجع
عاصم الی اھلہ جاء ہ عویمر فقال لہ یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم
لم تاتنی بخیر قد کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسئلۃ التی سالتہ عنھا فقال عویمر واللہ لا انتھی حتی اسالہ
عنھا فاقبل عویمر حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا
وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فیک وفی
صاحبتک قرآن فاذھب فات بھا قال سھل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما

فرغنا قال عویمر کذبت علیہا یا رسول اللہ ان امسکتہا فطلقہا عویمر ثلاثا قبل ان یامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن شہاب فکانت تلک سنۃ المتلاعنین **ترجمہ** سہل بن ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی کے پاس آیا اور بولا اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس ایک مرد اجنبی دیکھے پھر وہ اسکو مار ڈالے تو لوگ اسکو مار ڈالین گے اگر نہ مارے تو کیا کرے تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس سوال کو برا جانا کیونکہ آپ سوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتے تھے آپ سمجھے کہ اس مسئلہ کی ضرورت نہین پھر بغیر ضرورت کے ایسی مکروہ باتونکا ذکر لانا کیا ضرور ہے اور معیوب سمجھا عاصم پر یہ امر بہت گران گزرا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے جب عاصم اپنے گھر مین لوٹ کر آئے تو عویمر انکے پاس آیا اور پوچھا اے عاصم کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم نے کہا کہ تم سے بھلائی مجھ کو نہین ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو برا جانا جو مین نے آپ سے کیا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو کبھی باز نہین آؤنگا جب تک یہ مسئلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھون گا بعد اسکے عویمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ لوگون کے بیچ مین بیٹھے ہوئے تھے یعنی سب لوگ آپکے آس پاس تھے آپ بیچ مین تھے عویمر نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو خبر پہنچی اس شخص کے حکم سے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پاوے جو اس عورت کا محرم نہو تو کیا اسکو قتل کرے یعنی کیا قتل اسکا جائز ہے مگر مقتول کے وارث اسکی عوض مین قاتل کو بھی قتل کرین گے یا کیا صورت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری عورت کے مقدمہ مین وحی اوتاری گئی ہے تو اپنی عورت کو جاکر بلا لا پھر سہل نے کہا کہ دونون نے لعان کیا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا مع اور آدمیون کے جب کہ دونو لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا رسول اللہ مین نے اسپر جھوٹ بولا اگر مین اسکو پھر اپنے پاس رکھون پھر عویمر نے اسکو تین طلاق دی بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ لعان کرنیوالونکا ہو گیا **ف** جب مرد اور عورت دونو لعان سے فارغ ہون تو قاضی اون دونون مین تفریق کردی پھر وہ عورت قیامت تک اس مرد سے نہ مل سکیگی اور اولاد کا نسب اپنی ماں سے رہیگا اگر مرد اولاد سے بھی انکار کرے **عن** سہل ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعاصم بن عدی امسک المراۃ عندک حتی تلد **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے کہا تم عورت کو اپنے پاس رکھو جبتک وہ جنے دوسری روایت مین ہے عن سہل بن سعد الساعدی قال حضر دلاعنہا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ وساق الحدیث قال فیہ ثم خرجت حاملا فکان الولد یدعی لامہ سہل بن سعد ساعدی نے کہا مین اندونونکی لعان کیوقت موجود تھا جب میرا سن پندرہ برس کا تھا بعد اسکے وہ عورت پیٹ سے نکلی تو لڑکی کو مان کیطرف نسبت کرکے پکارتی تھی کیونکہ باپ اسکا معلوم نہ تھا **عن** سہل بن سعد فی خبر المتلاعنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصروہا فان جاءت بہ اورج

العینین عظیم الالیتین فلا اراہ الا قد صدق وان جاءت بہ احمر کانہ وحرۃ فلا اراہ الا کاذبا
قال فجاءت بہ علی النعت المکروہ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے اسی لعان کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ لاوے یعنے جس سیاہ رنگ بہت کالی آنکھیں ہوں اور کولے بڑی ہوں تو میں عویمر کو جھوٹا نہیں
سچا جانونگا اور جو سرخ رنگ گیری کی طرح ہو تو عویمر جھوٹا ہے پھر اسکا بچہ بری طرح پیدا ہوا **عن** سہل بن سعد الساعدی
ان ھذا الخبر قال فکان یدعی یعنی الولد لامہ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے اسی حدیث میں پھر اسکے بچہ کو اسکی
ماں کی طرف نسبت دیکر پکارتے تھے **عن** سہل بن سعد فی ھذا الخبر قال فطلقھا ثلاث تطلیقات عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ما صنع عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سنۃ قال سہل حضرت ھذا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمضت السنۃ بعد فی
المتلاعنین ان یفرق بینھما ثم لا یجتمعان ابدا ترجمہ سہل بن سعد سے اسی حدیث میں روایت ہے عویمر نے اس عورت
کو تین طلاق دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے اسکو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے کیجاوے وہ سنت ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو تینوں پڑجاتی ہیں یہی جمہور علماء کا قول
ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہے اس لیئے کہ لعان سے خود فرقت ہوجاتی ہے اسکا طلاق دینا بیکار تھا اسلیئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے سہل نے کہا میں اسوقت موجود تھا پھر یہی طریقہ ہوگیا لعان کرنیوالوں کا کہ ان میں تفریق
کیجاویگی اور کبھی وہ مل نہ سکینگے **عن** سہل بن سعد قال مسد قال شھدت المتلاعنین علی عھد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرۃ ففرق بینھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
تلاعنا وتم حدیث مسدد وقال الاخرون انہ شھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرق بین المتلاعنین
فقال الرجل کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا لم یقل بعضھم علیھا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے
مسدد نے یوں نقل کیا سہل بن سعد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا لعان کیوقت میرا سن پندرہ برس
کا تھا آپنے انمیں تفریق کردی دوسروں نے اس طرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آپنے تفریق کی لعان کرنیوالوں میں وہ بولا اگر میں پھر اس عورت کو رکھوں تو گویا میں نے جھوٹ بولا اسپر
ف مالک اور شافعی کا قول یہ ہے کہ لعان سے خود بخود فرقت ہوجاتی ہے جب عورت لعان سے فارغ ہوا اور بعضوں نے
کہا جب مرد فارغ ہوا اور ابوحنیفہ اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضرور ہے **عن** سہل بن سعد فی ھذا الحدیث قد
کانت حاملا فانکر حملھا فکان ابنھا یدعی الیھا ثم جرت السنۃ فی المیراث ان یرثھا وترث منہ ما فرض اللہ
عز وجل لھا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے اسی حدیث میں عورت حاملہ تھی عویمر نے اسکے حمل کا اپنے سے انکار کیا پھر اسکا لڑکا
ماں کے نام سے پکارا جاتا بعد اسکی سنت میراث میں یوں جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس لڑکے

کی وارث ہوگی فرائض کے سوا ۱۲ عن عبداللہ قال انا لیلۃ جمعۃ فی المسجد اذ دخل رجل من الانصار المسجد
فقال لو ان رجلا وجد مع امراتہ رجلا فتکلم بہ جلدتموہ وقتل قتلتموہ فان سکت سکت علی غیظ واللہ
لاسئلن عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان من الغد اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال لو
ان رجلا وجد مع امراتہ رجلا فتکلم بہ جلدتموہ او قتل قتلتموہ او سکت سکت علی غیظ فقال اللھم افتح
وجعل یدعو فنزلت ایۃ اللعان والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم ھذہ الایۃ فابتلی بہ
ذلک الرجل من بین الناس فجاء ھو وامراتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلاعنا فشھد الرجل اربع
شھادات باللہ انہ لمن الصادقین ثم لعن الخامسۃ علیہ ان کان من الکاذبین قال فذھبت لتلعن فقال لھا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہ فابت ففعلت فلما ادبرت قال لعلھا ان یجیء بہ اسود جعدا فجاءت بہ اسود
جعدا ۱۲ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جمعہ کی رات کو مسجد مین بیٹھا تھا اتنے مین ایک شخص انصاری مسجد مین آیا اور کہنے لگا اگر
کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسیکو پاوے پھر اُسکو بیان کرے یعنے کہے کہ میری بی بی نے زنا کیا تو تم اُسکو کوڑے مارو (حد قذف
لگاؤ) اگر مار ڈالے تو تم بھی اُسکو مار ڈالو (قصاص مین) اگر چپ ہو رہے تو غصہ پی کر چپ ہو رہے قسم خدا کی مین یہ مسئلہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھونگا جب صبح ہوئی دوسرے دن تو وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور یہی پوچھا اگر کوئی شخص اپنی
بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پاوے پھر اُسکا ذکر کرے تو تم اُسکو کوڑے مارو اگر مار ڈالے تو تم اُسکو بھی مار ڈالو اگر چپ رہ جاوے تو
غصہ کھا کر چپ رہے آپنے فرمایا اللہ اس مشکل کو کھول (یعنے اس باب مین کوئی حکم اوتارے) تب آیت لعان کی اوتری والذین
یرمون ازواجھم الایۃ جو لوگ تہمت زنا کی لگاوین اپنی عورتون کو اور اُن کے پاس گواہ نہون آخر آیت تک سب سے
پہلے وہی شخص اس بلا مین مبتلا ہوا وہ آیا اور اُسکی بی بی بھی آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دونون نے لعان کیا پہلے
مرد نے گواہی دی چار بار اللہ کا نام لیکر کہ وہ سچا ہے پھر پانچوین بار مین کہا لعنت خدا کی اُسپر اگر جھوٹا ہو بعد اُسکی عورت نے
لعان کرنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جھڑکا (اسلیئے کہ اگر خاوند کا بیان سچا ہو تو آخرت کی رسوائی سے ڈر کر اقرار
کرکے حد قبول کرے) مگر اُس عورت نے نہ مانا اور لعان کیا (یعنے چار بار اللہ کا نام لیکر گواہی دی کہ خاوند جھوٹا ہے پھر پانچوین
بار مین کہا اگر خاوند سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب اوتری) جب دونون چلے تو آپنے فرمایا شاید اس عورت کا بچہ کالا گھونگریالے
والا پیدا ہوگا پھر ویسا ہی بچہ پیدا ہوا (کالا گھونگریالے والا پیدا ہوا) عن ابن عباس ان ھلال بن امیۃ قذف امراتہ عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ واحد فی ظھرک قال یا رسول
اللہ اذا رای احدنا رجلا علی امراتہ یلتمس البینۃ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول البینۃ والا فحد فی ظھرک
فقال ھلال والذی بعثک بالحق انی لصادق ولینزلن اللہ فی امری ما یبرئ ظھری من الحد فنزلت والذین یرمون
ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فقرا حتی بلغ من الصادقین فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل

اليهما فجاء افقام هلال بن امية فشهد والنبي صلى الله عليه وسلم يقول الله يعلم ان احدكما كاذب فهل
منكما من تائب ثم قامت فشهدت فلما كانت عند الخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين قالوا
لها انها موجبة قال ابن عباس فتلكأت ونكصت حتى ظننا انها سترجع فقالت لا افضح قومي سائر اليوم
فمضت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها فان جاءت به اكحل العينين سابغ الاليتين خدلج الساقين
فهو لشريك بن سحماء فجاءت به كذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها

شان ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہلال بن امیہ نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو شریک
بن سحما رساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال سے فرمایا کہ گواہ لا نہیں تو تہمت کی حد تیری پیٹھ پر ماری جاویگی ہلال نے کہا
یا رسول اللہ کیا جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بی بی پر کسی شخص کو دیکھ لیوے تو گواہ ڈھونڈنے کو جاوے اور یہ کہا جاوے گواہ کر نیکی ہے تجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے تھے کہ گواہ قائم کر اور نہیں تو تیری پیٹھ پر تہمت کی حد لگیگی ہلال نے کہا قسم ہے اس پاک
ذات کی جسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تحقیق سچا ہوں البتہ اللہ تعالے ایسا حکم اوتاریگا کہ میری پیٹھ کو تہمت کی حد
مارنیسے بچالیگا اتنے میں اللہ تعالے کے پاس سے یہ آیتیں اوتریں اور جو لوگ اپنی بی بیون پر تہمت لگاتے ہیں اور انکے لیے کوئی
گواہ نہیں ہے سوائے انکی ذات کے حضرت نے ان آیتون کو صادقین تک پڑھا یعنی والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من
الصادقين تک بعد اسکے ہلال بن امیہ اور اسکی جورو کو بلا بھیجا دونون آئے پہلے ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور گواہیان
دین اور رسول اللہ صلعم فرماتے جاتے تھے دیکھو بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے کیا کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے
پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اس نے گواہیان دین جب پانچوین شہادت آئی کہ غضب اللہ کا اسپر ہو اگر خاوند سچا ہو اور لوگون
نے کہا اللہ کا غضب ضرور پڑیگا کہا ابن عباس نے تو وہ عورت جھجک گئی اور اولٹی لوٹی یہانتک کہ ہم سمجھے وہ اپنی بیان سے
پھر جاویگی پھر وہ بولی میں اپنی قوم کو رسوا نکرونگی زمانے میں اور گئی را اور گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دیکھو اگر اسکا لڑکا کالی آنکھون والا بڑی بڑے سرین والا موٹی پنڈلیون والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے
پھر ایسا ہی لڑکا پیدا ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ کا حکم اس باب میں نہ ہو چکتا تو میں اس عورت سے
کچھ کرتا یعنے اسکو سزا دیتا زنا کی حد لگاتا ابو داؤد نے کہا اس حدیث سے متفرق ہوئی اہل مدینہ یعنے انہون نے روایت
کیا ابن بشار کی حدیث کو ابن عدی سے انہون نے ہشام بن حسان سے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر رجلا
حين امر الملتاعنين ان يتلاعنا ان يضع يده على فيه عند الخامسة يقول انها موجبة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا جب لعان کرنیوالونکو لعان کرلیچکے کہا کہ پانچوین بار میں اسکی منہ پر اپنا ہاتھ
رکھلے اور فرمایا کہ مقرر وہ عذاب کا باعث ہے **ف** یعنی اگر نفس الامر میں وہ جھوٹا ہی یا جھوٹی عورت ہے تو اللہ کا عذاب جھوٹے پر اور نکا

عن ابن عباس قال جاء هلال بن امية وهو احد الثلاثة الذين تاب الله عليهم فجاء من ارضه عشيا فوجد

عند اهله رجلا فرأى بعينه وسمع باذنه فلم يهجه حتى اصبح ثم غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله انى جئت اهلى عشاء فوجدت عندهم رجلا فرأيت بعينى وسمعت باذنى فكره رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما جاء به واشتد عليه فنزلت والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم
فشهادة احدهم الآيتين كلتيهما فسرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابشر يا هلال قد جعل الله
عز وجل لك فرجا ومخرجا قال هلال قد كنت ارجو ذلك من ربى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلوا
اليها فجاءت فتلا عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكرهما واخبرهما ان عذاب الآخرة اشد من عذاب
الدنيا فقال هلال والله لقد صدقت عليها فقالت كذب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاعنوا
بينهما فقيل لهلال اشهد فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين فلما كانت الخامسة قيل يا
هلال اتق الله فان عذاب الدنيا اهون من عذاب الآخرة وان هذه الموجبة التى توجب عليك العذاب
فقال والله لا يعذبنى الله عليها كما لم يجلدنى عليها فشهد الخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين
ثم قيل لها اشهدى فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين فلما كانت الخامسة قيل لها اتقى
الله فان عذاب الدنيا اهون من عذاب الآخرة وان هذه الموجبة التى توجب عليك العذاب فتلكأت
ساعة ثم قالت والله لا افضح قومى فشهدت الخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين ففرق
رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما وقضى ان لا يدعى ولدها لاب ولا ترمى ولا يرمى ولدها ومن رمى
او رمى ولدها فعليه الحد وقضى ان لا بيت لها عليه ولا قوت من اجل انهما يتفرقان من غير طلاق
ولا متوفى عنها وقال ان جاءت به اصيهب اريبح خمش الساقين فهو لهلال وان جاءت به
اورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ الاليتين فهو الذى رميت به فجاءت به اورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ الاليتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا الايمان
لكان لى ولها شان قال عكرمة فكان بعد ذلك اميرا على مضر وما يدعى لاب

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ ہلال بن امیہ ان تین لوگوں میں سے تھے جنکا اللہ نے قصور معاف کیا تھا غزوہ تبوک میں راجب وہ لوگ جہاد سے
رہ گئے تھے تو ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کو آئے اپنی بی بی پاس ایک شخص دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے
سنا ہلال نے اسکو نہ ڈانٹا نہ دھمکایا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں
شام کو اپنے گھر میں گیا تو بی بی کے پاس ایک شخص دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ہلال کا یہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہ امر سخت گزرا تب آیت وترى والذين يرمون ازواجهم ولم يكن
شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم الآية (جسکے معنے اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے وحی کی شدت جاتی
رہی آپنے فرمایا اے ہلال خوش ہو جا اللہ جل جلالہ نے تیرے واسطے کشایش کی اور راستہ نکالا ہلال نے کہا مجھے یہی اپنے رب سے یہی امید

تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاؤ بھیجو اُس عورت کو وہ آئی آپنے اُن دونون میان بیوی کو یہی آیت پڑھکر سنائی اور نصیحت کی اور بیان کیا اُونسے کہ اللہ کا عذاب دُنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہی ہلال نے کہا قسم خدا کی مین نے سچ کہا اس عورت کا حال عورت نے کہا جھوٹھہ بولتا ہی آپنے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ اُوندونون کو لعان کراؤ پہلے ہلال سے کہا گیا گواہیان دو اُسنے چار گواہیان اسطرح دین اللہ کا نام لیکر کہ مین سچ کہتا ہون جب پانچوان بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا اے ہلال ڈر اللہ کے عذاب سے کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے اور یہی اخیر گواہی ہی جو عذاب کو تیرے اُپر واجب کردی گی اگر تو جھوٹا ہی ہلال بولا قسم اللہ کی اللہ کبھی عذاب نہین کریگا مجھ کو اُس عورت پر جیسے اللہ نے کوڑی نہین مارے مجھکو اُسپر تہمت کرنیسے **ف** یعنی اگر یہ آیت اوترتی تو مجھ پر بعوض اس تہمت کے حد قذف پڑتی مگر اللہ جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث سے مجھکو کوڑونسے بچایا اسی طرح میری سچائی کیوجہ سے جہنم کے عذاب سے بھی بچاویگا **ف** پھر بعد اُسکے عورت سے کہا گیا اب تو گواہیان دے اُسنے چار گواہیان دین اللہ کا نام لیکر کہ خاوند میرا جھوٹھہ بولتا ہی جب پانچوان بار ہوا لوگون نے اُس سے کہا دیکھہ ڈر اللہ سے دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے اور یہی پانچوین گواہی ہی جو اللہ کا عذاب تجھپر واجب کردیگی یہ سنکر ایک ساعت تک وہ عورت چپ رہی پھر بولی قسم خدا کی مین اپنی قوم کو رسوا نہ کرونگی اور پانچوین گواہی بھی دیدی کہ اللہ کا غضب مجھپر اوترے اگر خاوند سچ کہتا ہو بعد اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونونمین جدائی کردی اور یہ فیصلہ کیا کہ اسکے پیٹ سے جو لڑکا پیدا ہوگا اُسکو باپ کی طرف نسبت نہ کیجاوی لیکن اس عورت کو زنا کی تہمت نہ لگائی جاوی نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو یا اسکی لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوی اُسپر حد قذف پڑیگی اور یہ بھی فیصلہ کیا کہ خاوند پر اسکو رہنے کی جگہہ دینا واجب ہی یا خرچ دینا واجب نہین کیونکہ یہ دونو جدا ہوتی ہین بغیر طلاق کے اور وفات کے اور فرمایا اگر لڑکا بھوری بال والا دبلی پتلے سرین والا چوڑی پیٹ والا باریک پنڈلیون والا پیدا ہو تو ہلال کا نطفہ ہی اور اگر گندمی رنگ گھونگر وال والا موٹا بھاری پنڈلیون والا بڑی سرین والا تو اُس شخص کا نطفہ ہی جسکی ساتھہ اُنکو تہمت لگائی گئی زنا کی **ف** یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیافے کے روسے فرمایا ان حدیثونسے ثابت ہوتا ہے کہ علم قیافہ ایک بہتر علم ہی مگر اُسکے اوپر کوئی حکم یقین سے نہین کرسکتے اگرچہ ظن غالب ہوجاتا ہے **ف** پھر اُس عورت کا بچہ گندم گون گھونگر بال والا موٹا موٹی پنڈلیون والا بھاری سرین والا پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گواہیان نہ ہوچکی ہوتین تو مین اُس عورت کو کچھہ کرتا یعنی سزا دیتا تاکہ اور وںکو عبرت ہوتی) عکرمہ نے کہا پھر وہ لڑکا امیر ہوگیا مضر کا لیکن باپ کا نام لیکر نہ بلایا جاتا **ف** نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال بن امیہ کے لیئے اوتری یا عویمر عجلانی کیلیئے جمہور علما کے نزدیک نزول اس آیہ شریفہ کا ہلال کیلیئے ہے اور ہلال کا لعان سب سے پہلے تھا اسلام مین اور بعضون نے کہا شاید دونون کے حقمین اوتری ہو اسطرح کہ دونون اس مسئلہ کو پوچھہ چکے ہون پھر یہ آیت اوتری واللہ اعلم **عن سعید**

بن جبیر یقول سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمتلاعنین حسابکما علی اللہ احدکما

کاذب لا سبیل لک علیها قال یا رسول الله مالی قال لا مال لک ان کنت صدقت علیها فهو بما استحللت من فرجها وان کنت کذبت علیها فذلک ابعد لک **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ مین نے ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنیوالون کو تم دونو کا حساب خدا پر ہی تم دونو مین ایک ضرور جھوٹا ہے مرد سے فرمایا تجھ کو اُس عورت پر کچھ قابو نہین اُسنے کہا یا رسول اللہ میرا مال آپنے فرمایا اگر تو نے اُسپر سچ کہا ہی تو وہ تیرا مال اُسکی بدلے مین گیا کہ تو نے اُسکی شرمگاہ کو اپنے پر حلال کیا اور اگر تو نے اُسپر جھوٹ باندھا تو وہ مہر بھی مانگنا تیری لیاقت سے بہت بعید ہی **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اُسنے انکار کیا دونون نے آپسمین قسم کہائی جھوٹے کو بددعا کرکے جدا ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دونو مین ایک مقرر جھوٹا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹ ثابت نہ ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھ کو اب اُسکی دیئی مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت باریکی بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عمر رجل قذف امراته قال فرق رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اخوی بنی العجلان وقال الله یعلم ان احدکما کاذب فهل منکما تائب یردد ها ثلاث مرات فابیا فقرق بینهما **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا کردیا عجلان کے بھائی بہن کو یعنے عویمر اور اُسکی بی بی کو آپنے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کوئی تم مین سے جھوٹا ہے پھر کیا تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہی تین بار آپنے اسی طرح فرمایا مگر مرد اور عورت دونو نے سنا آپنے اُن دونو مین جدائی کردی **عن** ابن عمر ان رجلا اعزم امراته فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتفی من ولدها ففرق رسول الله صلی الله علیه وسلم بینهما والحق الولد بالمراة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اُسکے لڑکے کی نسب کو نفی کیا یعنے یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کردی اُسکی اور عورت کے درمیان مین اور ابوداؤد نے کہا اسحدیث کو مالک نے فقط روایت کیا اور ملا دیا لڑکے کو عورت سے یعنے اُسکا نسب صرف ماں سے رہا اگر روایت مین ہی انکر حملها فکان ابنهما یدعی الیها انکار کیا مرد نے اُسکے حمل کا تو لڑکا ماں کے نام سے بلایا جاتا **باب** اذا شک فی المولد جب لڑکے مین شک ہو تو کیا حکم ہے **عن** ابی هریرة قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان امراتی جاءت بولد اسود فقال هل لک من ابل قال نعم قال ما الوانها قال حمر قال فهل فیها من اورق قال ان فیها لورقا قال فانی ترا ه قال عسی ان یکون نزعه عرق قال وهذا عسی ان یکون نزعه عرق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہی آپنے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ اونٹ بھی ہین اُسنے کہا ہان پھر آپنے پوچھا اُن اونٹون کا رنگ کیسا ہی وہ بولا سرخ ہے آپنے فرمایا کیا اُسمین کندمی رنگ کا بھی اونٹ ہی وہ بولا

ہان ہی آپنے فرمایا گندمی رنگ کا اونٹ کہان سی آیا وہ بولا شاید کسی رنگ نی یہ رنگ کھینچ لیا ہو آپنے فرمایا شاید تیرے لڑکے کا رنگ
کسے رنگ نے کھینچ لیا ہو **ف** یعنے اُسوقت کسی رگ مین تیرے جسمین سودا ویت زیادہ ہلگیا اور اُسکی وجہ سی لڑکا کالا ہوا تو اپنے خلاف سے دلیل
تہمہ کرنا لغو ہی **باب** التغلیظ فی الانتفاء لڑکے کی نسب سے انکار کرنا کیسا ہی **عن** ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول حین نزلت ایۃ الملاعنین ایما امراۃ ادخلت علی قوم من لیس منہم فلیست من اللہ فی شیئ ولن یدخلہا اللہ
جنتہ وایما رجل جحد ولدہ وھو ینظر الیہ احتجب اللہ منہ وفضحہ علی رؤس الاولین والاخرین **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا فرماتے تہے جب آیت لعان کے باب مین اوتری جس عورت نے اپنی لڑکے کو غیر قوم مین داخل
کیا جس قوم مین سی وہ نہین ہے یعنے عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور اُسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کیا کہ اُسکی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ
کی رحمت کی چیز وہ مین سی کسی چیز مین داخل نہین ہی اور اللہ اُس عورت کو ہرگز جنت مین داخل کریگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ
اپنی اولاد سے انکار کری جان بوجھ کر یعنے دیدہ و دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہی اُسکو اللہ تعالے کا دیدار نہوگا قیامت کے
روز اللہ تعالے اُسکو تمام جہان کی اگلی پچھلی مخلوق کے روبرو رسوا کریگا **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ
کسی غیر سی جنکر اُسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کری اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچے کا انکار کری اور عورت پر زنا کی
تہمت رکہے **باب** فی ادعاء ولد الزنا ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے **عن** ابن عباس انہ قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم لا مساعاۃ فی الاسلام من ساعی فی الجاھلیۃ فقد لحق بعصبتہ ومن ادعی ولدا من غیر رشدۃ فلا
یرث ولا یورث **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام مین خرچی کمانا نہین ہے جیسے جاہلیت
مین لوگ اپنی لونڈیون کو خرچی پر چلاتے تہے اور جس نے خرچی کمائی جاہلیت مین پہر اُس عورت کا لڑکا ہوا تو اُسکا نسب
اسکے مولی سے ملگیا اب جو شخص دعوی کریگا کسی بچے کی نسب کا بغیر نکاح رہا مالک کے تو نہ بچہ اُسکا وارث ہوگا نہ وہ بچہ اُسکا
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق بعد ابیہ الذی
یدعی لہ ادعاء ورثتہ فقضی ان کل من کان من امۃ یملکہا یوم اصابہا فقد لحق بمن استلحقہ ولیس لہ مما
قسم قبلہ من المیراث وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ الذی یدعی لہ انکرہ
وان کان من امۃ لم یملکہا او من حرۃ عاہرہا فانہ لا یلحق ولا یرث وان کان الذی یدعی لہ ہو ادعاہ فہو
ولد زنیۃ من حرۃ کان او امۃ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہی اُس نے اپنے باپ سے نقل کی اُس نے اپنے دادا سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنے ارادہ حکم فرمانیکا کہ جو لڑکا کہ اپنے باپ کے مرجانے کے بعد اُس سے ملایا جاوی یعنے اُس
باپ سے جسکے نام سے پکارا جاتا ہے اور باپ کے وارث اُسکو ملانا چاہین تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا لونڈی سے ہو جسکا
مالک تہا اسکا باپ جماع کیوقت تو اُس کا نسب ملانیوالے سے مل جاویگا لیکن جو ترکہ اُسکے ملانے جانیسے پیشتر تقسیم ہوگیا اُس
مین اُسکا حصہ نہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہین ہوا اُس مین اُسکا بہی حصہ ہوگا مگر جب وہ باپ جسے اُسکا نسب ملایا جاتا ہے اپنی

زندگی مین اسکی نسب کا انکار کرتا ہو تو وارثون کے ملانے سے نہین ملیگا - اگر وہ لڑکا ایسی لونڈی سے ہو جسکا مالک اُس کا باپ نہ تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اُسکی باپنے زنا کی تھی تو اُس کا نسب نہ ملیگا نہ وہ اس کا وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین اُسکا دعوی کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہی کیونکہ وہ ولد الزنا ہے آزاد کے پیٹ سے ہو یا لونڈی کے پیٹ سے اور ولد الزنا کا نسب زنا ہی سے ثابت نہین ہوسکتا اگرچہ اُسی کا نطفہ ہو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی وھو ولد زنا لاھل امہ من کانوا حرۃ او امۃ وذلک فیما استلحق فی اول الاسلام فما اقول الاسلام فما اقتسم من مال قبل الاسلام فقد مضے یعنی وہ لڑکا ولد الزنا اپنی ماں کے لوگون ہی سے ملجاویگا اور یہ حکم اُس مال مین ہی جو اسلام کے شروع مین تقسیم ہوا ہو اور جو اسلام سے پہلے تقسیم ہوچکا وہ گزر گیا اُسکا کچھ ذکر نہین **باب** فی القافۃ قیافہ جاننے والے کا بیان **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مسدد وابن السراج یوما مسرورا وقال عثمان یعرف اسارید وجھہ فقال ای عائشۃ الم تری ان مجززا المدلجی رای زیدا واسامۃ قد غطیا رؤسھما بقطیفۃ وبدت اقدامھما فقال ان ھذہ الاقدام بعضھا من بعض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ایکدن خوش خوش عثمان نے کہا آپکے روئی شریف مین خوشی کی لکیرین معلوم ہوتی تھین آپنے فرمایا ای عائشہ تم کو خبر نہین مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہی) نے زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید کو دیکھا دونون نے اپنا سر چادر سے چھپا لیا تھا اور پانو کھلے تھے اور کہا یہ پانون ایک سے ایک ملتے ہین (تو آپ کو خوشی ہوئی کیونکہ اُسامہ کالے تھے اور زید گورے اسواسطے عرب اُن کے صحت نسب مین گفتگو کرتے تھے) قیافہ شناس کے قول سے اُنکا خیال رد ہوگیا اسی واسطے ایمہ ثلاثہ کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہی احکام مین **باب** من قال بالقرعۃ اذا تنازعوا فی الولد جب ایک لڑکے کے کئی مدعی ہون تو قرعہ ڈالا جاویگا **عن** زید بن ارقم قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل من الیمن فقال ثلاثۃ نفر من اھل الیمن اتوا علیا یختصمون الیہ فی ولد وقد وقعوا علی امراۃ فی طھر واحد فقال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا ثم قال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا ثم قال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا فقال انتم شرکاء متشاکسون انی مقرع بینکم فمن قرع فلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلثا الدیۃ فاقرع بینھم فجعلہ لمن قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص یمن سے اور بولا کہ یمن مین تین آدمی حضرت علی کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک لڑکے مین اور اُن تینون نے جماع کیا تھا اسعورت سے ایک ہی طہر مین آپنے اُنمین سے دو کو الگ کرکے کہا تم دونون اس لڑکے کو دیدو اُنھون نے نہ مانا اور چیخا پھر اور دونو کو الگ کرکے اسی طرح کہا اُنھون نے نہ مانا اور پکار چلائے حضرت علی نے کہا تم جھگڑنیوالے شریک ہو مین قرعہ ڈالونگا جسکے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا لے لے اور اپنے دونو ساتھیون کو ایک ایک تہائی دیت دلاکر پھر آپنے قرعہ ڈالا اور جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکا اُسی کو دلوادیا

یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہان تک کہ آپکے کچلیان یا ڈاڑہین کہل گہین **عن** زید بن ارقم قال
الی علی ضبلاثۃ وھو بالیمن وقعوا علی امراۃ فی طھر واحد فسال اثنین القرعۃ بالولد قال لا حتی
سالھم جمیعا فجعل کلما سال اثنین قالا لا قارع بینھم فالحق الولد بالذی صارت علیہ القرعۃ وجعل علیہ ثلثی الدیۃ
قال فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک حتی بدت نواجذہ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی حضرت علی
پاس تین آدمی آئے یمن مین جنہون نے ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر مین آپنے دو دو کو الگ کرکے پوچہا کہ تم تینون
کے لئے اس لڑکے کا اقرار کردا ہون نے مانا اسیطرح تینون سے پوچہ لیا (تین بار) پھر قرعہ ڈالا جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکے کو اس سے دلادیا اور ایک
ایک تہائی دیت اُن سے ان دونون کو دلوادیا رسول اللہ یہ سنکر ہنسے یہان تک ڈاڑہین اُنکی کہل گہین **ف** اسحاق کا عمل اس
حدیث پر ہی اور یعون کے نزدیک قیافہ شناس کو بلائین گے اسکے قول پر فیصلہ کرینگے بعضونکے نزدیک جوان ہونی تک اُس لڑکے کو
چہوڑدین گے جب جوان ہو جاوی اُسکو اختیار ہی جس سے چاہے ملحاق بعضونکے نزدیک سب سے اسکا نسب متعلق رہی گا **باب** فی وجوہ النکاح التی
کان یناکح بھا اھل الجاھلیۃ جاہلیت کے نکاحونکا بیان کس کس طرح ہوتے تہے **عن** عائشۃ ان النکاح علی اربعۃ کان فی الجاھلیۃ
فکان نکاح منھا نکاح الناس الیوم یخطب الرجل الی الرجل ولیتہ فیصدقھا ثم ینکحھا ونکاح اخر کان الرجل
یقول لامراتہ اذا طھرت من طمثھا ارسلی الی فلان فاستبضعی منہ ویعتزلھا زوجھا ولا یمسھا ابدا
حتی یتبین حملھا من ذلک الرجل الذی تستبضع منہ فاذا تبین حملھا اصابھا زوجھا ان احب
وانما یفعل رغبۃ فی نجابۃ الولد فکان ھذا النکاح یسمی نکاح الاستبضاع ونکاح اخر یجتمع الرھط
دون العشرۃ فیدخلون علی المراۃ کلھم یصیبھا فاذا حملت ووضعت ومر لیال بعد ان تضع حملھا
ارسلت الیھم فلم یستطع رجل منھم ان یمتنع حتی یجتمعوا عندھا فتقول لھم قد عرفتم الذی کان
من امرکم وقد ولدت وھو ابنک یا فلان فتسمی من احبت منھم باسمہ فیلحق بہ ولدھا لا یستطیع
ان یمتنع الرجل ونکاح رابع یجتمع الناس الکثیر لا تمتنع ممن جاءھا وھن البغایا کن ینصبن علی ابوابھن رایات یکن علما لمن ارادھن دخل علیھن
فاذا حملت ووضعت حملھا جمعوا لھا ودعوا لھم القافۃ ثم الحقوا ولدھا بالذی یرون فالتاط بہ
ودعی ابنہ لا یمتنع من ذلک فلما بعث اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ھدم نکاح اھل الجاھلیۃ کلہ الا نکاح
اھل الاسلام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی انہون نے بیان کیا جاہلیت کے زمانے مین نکاح چار طرح
ہوتا تہا۔ ایک تو ایسا ہی جیسے اس زمانے مین ہوتا ہے ایک مرد دوسرے مرد کی بیٹی یا بہن سے پیام دیتا وہ مہر مقرر کرکے
سے نکاح کردیتا تہا اور ایک اسطرح پر تہا کہ آدمی اپنی بی بی سے کہتا جب تو پاک ہوتی حیض سے فلان شخص کو بلا بہیجا اور اُس سے جماع کرا یہ خاوند
اُس سے الگ رہتا کبہی جماع نہ کرتا جبتک اسکو معلوم نہو جاتا کہ یہ حاملہ ہوگئی ہی اس شخص سے جب معلوم ہو جاتا کہ حاملہ ہوگئی ہی اسوقت اگر خاوند
چاہتا تو جماع کرتا اور یہ سب اسطی کرتے کہ لڑکا عمدہ قوی اور حسین پیدا ہو (تو کسی شریف اور حسین مرد پاس جس خاندانی اور نجیب ہوتا اپنی عورت

کو جانے کی اجازت دیتی تاکہ اُسکا نطفہ حاصل کریں اور خاندان مین بھی ویسی اولاد ہونے لگی یہ فعل مشرکون کا درحقیقت مرغ یا کبوتر کے انڈے لینے سے کم نہ تہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہتے تہے اور ایک تیسرا نکاح تہا وہ یہ کہ آٹھ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے ہر ایک اُس سے صحبت کرتا جب وہ حاملہ ہو جاتی اور جنتی تو جننے کے بعد چند روز اُن سب کو بلا بھیجتی پھر نہ ہو سکتا کہ کوئی نہ آدمی سب آن کر اُس کے پاس جمع ہوتے وہ اُن سے کہتے تم اپنا اپنا حال جانتی ہو اب مین جنی ہون اور وہ لڑکا تم مین سے فلانی کا ہے جسکا چاہتے نام لے دیتی پھر وہ لڑکا اسیکا ہو جاتا اور ایک چوتھی قسم کا نکاح وہ یہ تہا کہ بہت سے آدمی ایک عورت پاس آتے جاتے وہ کسیکو نہ روکتی اور ایسی عورتون کو بغایا یعنے (بغایا جمع ہے بغیہ کے وہ عورت جو زانیہ ہو جسکو کنچنی اور کسبی اور رنڈی کہتے ہین) ان کے دروازون پر جھنڈی رہتے ہی نشانی ہتی جو چاہتا اون کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنتی تو سکی سب آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسونکو بلاتے بعد جسکو وہ حکم لڑکا کہہ دیتی اُسے سے اوس لڑکے کو ملا دیتی وہ کچہ نہ کہہ سکتا جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بہیجا انہون نے جاہلیت کے نکاحونکو باطل کر دیا اور وہی نکاح رہ گیا جو آجکل اہل اسلام مین مروج ہی یعنے پہلے قسم کا اور سب قسمین موقوف ہوئین **باب** الولد للفراش لڑکا اُسی کا ہوگا جسکی بی بی یا لونڈی ہے **عن** عائشۃ

اختصم سعد بن ابی وقاص وعبد بن زمعۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ابن لامۃ زمعۃ

فقال سعد اوصانی اخی عتبۃ اذا قدمت مکۃ ان انظر الی ابن امۃ زمعۃ فاقبضہ فانہ ابنہ وقال عبد بن

زمعۃ اخی ابن امۃ ابی ولد علی فراش ابی فرای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شبہا بینا بعتبۃ فقال الولد للفراش

وللعاھر الحجر واحتجبی منہ یا سودۃ زاد مسلم فی حدیثہ وقال ھو اخوک یا عبد ترجمہ حضرت عائشہ کی

روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے جہگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے لڑکے مین زمعہ نے کہا میرے بہائی عتبہ نے

مجہکو وصیت کی تہی جب مین مکے مین آؤن تو اُس لونڈی کے لڑکے کو لیلون کیونکہ وہ میرا لڑکا ہی عبد بن زمعہ نے کہا میرا

بہائی ہے میری باپ کے لونڈی سے پیدا ہوا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے کو دیکہا تو کہلم کہلا مشابہ تہا عتبہ سے آپنے فرمایا

لڑکا فراش کا ہی (یعنے صاحب فراش بچہونے کو کہتے ہین عورت مرد کو بچہونا ہے) اور زنا کرنیوالے کے لئے پتھر ہین (یعنے اسکو

رجم کرنا چاہئی اور آپنے فرمایا اے سودہ تو اُس سے چہپا کر (ہر چند کہ قاعدہ شرع کی موجب وہ زمعہ کا لڑکا کیا گیا تو سودہ بنت

زمعہ کا بہائی ہوا مگر چونکہ عتبہ کا لفظ تہا آپنے چہپنے کو فرمایا اور عبد بن زمعہ سے کہا وہ تیرا بہائی ہی **عن** عمر بن شعیب

عن ابیہ عن جدہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان فلانا ابنی عاھرت بامہ فی الجاھلیۃ فقال رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم لا دعوۃ فی الاسلام ذھب امر الجاھلیۃ الولد للفراش وللعاھر الحجر ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے

روایت ہی ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ فلانا شخص میرا بیٹا ہی میںنے اسکی ماں سے جاہلیت مین زنا کی تہی آپنے فرمایا اسلام

اُس کا دعوے نہین ہو سکتا جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والی کیواسطے پتہر ہین **عن**

رباح قال زوجنی اهلی امة لهم رومیة فوقعت علیها فولدت غلاما اسود مثلی فسمیته عبد
الله ثم وقعت علیها فولدت غلاما اسود مثلی فسمیته عبد الله ثم طرین غلام کان لاهلی رومی
یقال له یوحنه فراطها بلسنا فولدت غلاما کانه وزغة من الوزغات فقلت لها ما هذا فقالت
هذا لیوحنه فرفعنا الی عثمان احسبه قال مهدی قال فسألهما فاعترفا فقال لهما اترضیان
ان اقضی بینکما بقضاء رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قضی ان الولد للفراش واحسبه قال فجلدها وجلده وکانا مملوکین ترجمہ رباح سے روایت ہے میرے
گھر کے لوگوں نے میرا نکاح اپنی ایک رومیہ لونڈی سے کر دیا میں اس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا میں نے اسکا نام
عبداللہ رکھا پھر میں نے اوس سے جماع کیا پھر ایک سانولا سا لڑکا میرا سا پیدا ہوا میں نے اُس کا نام عبداللہ رکھا پھر
اسکو ایک غلام نے جو میرے گھر کے لوگوں کا تنہا پہانس لیا وہ بھی رومی تہا اسکا نام یوحنہ تہا اوس نے اپنی زبان میں
اوس سے کچھ باتیں کیں پھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تہا گرگٹوں میں سے (یعنے سرخ تہا رومیوں کے رنگ کے
میں نے کہا یہ کیا اُس نے کہا یہ یوحنہ کا ہے ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان پیش کیا انہوں نے غلام اور لونڈی کو بلا کر پوچھا دونوں
نے تسلیم کیا تب انہوں نے کہا تم راضی ہو میں تمہارا وسطہ فیصلہ کروں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا
لڑکا جماع فراش کا ہے۔ راوی نے کہا مجھے گمان ہے پھر حضرت عثمان نے غلام اور لونڈی دونوں کو کوڑے **باب من ینتزع**
بالولد لڑکے کی پرورش کا حقدار کون ہے **عن** عبد الله بن عمران امراة قالت یا رسول الله ان ابنی
هذا کان بطنی له وعاء وثدیی له سقاء وحجری له احواء وان باه طلقنی واراد ان ینتزعه منی فقال
لها رسول الله علیه وسلم انت احق به مالم تنکحی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اُس کا غلاف تہا اور میری چھاتی اُسکے پینے کا برتن تہی
اور میری گود اُسکا گہر تہی اب اُسکے باپ نے مجھے طلاق دے دیا ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھسے چھین لے آپنے فرمایا تو اُسکی حقدار ہے
جبتک نکاح نکرے کسی اور سے **عن** هلال بن اسامة ان ابا میمونة سلمی مولی من اهل المدینة
قال بینما انا مع ابی هریرة جاءته امراة فارسیة معها ابن لها فادعیاه وقد طلقها زوجها فقالت
یا ابا هریرة وطلقت بالفارسیة زوجی یریدان یذهب بابنی فقال ابو هریرة استهما علیه وطن
لها بذلک فجاء زوجها فقال من یحاقنی فی ولدی فقال ابو هریرة - اللهم انی لا اقول هذا الا انی
امراة جاءت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا قاعد عنده فقال رسول الله ان
زوجی یریدان یذهب بابنی وقد سقانی من بیر ابی عنبة وقد نفعنی فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم استهما علیه فقال زوجها من یحاقنی فی ولدی فقال النبی صلی الله علیه وسلم هذا ابوک وهذا امک

فخذ بید ایتهما شئت فاخذ بید امه فانطلقت به ترجمہ ہلال بن اسامہ سے روایت ہی کہ ابا میمونہ
جسکا نام سلمی تہا اہل مدینہ کا گہی بولا اور وہ سچا آدمی تہا کہ مین ابوہریرہ رضہ کے ساتہہ بیٹہا ہوا تہا اتنی مین ایک فارسی عورت آئی
اور اسکی ساتہہ ایک لڑکا تہا عورت چاہتی تہی وہ لڑکا میرے پاس رہے اور اُس کا خاوند چاہتا تہا میرے پاس رہے اور خاوند
نے اسکو طلاق دیدیا تہا وہ بولی ای ابا ہریرہ۔ فارسی مین گفتگو کی مرا خاوند چاہتا ہی کہ مجہسے میری کو لیلے ابوہریرہ نے کہا
دونون اُس پر قرعہ ڈالو اور فارسی مین اسکو سمجہا دیا پہر اُس کا خاوند آیا دیکہنے لگا کون جہگڑتا ہی مجہسے میرے لڑکے مین ابوہریرہ
نے کہا یا اللہ مین نہین کہتا یہ مگر اس وجہ سے کہ مین سنتا تہا ایکعورت ائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین آپکے پاس
بیٹہا تہا بولی یارسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہی کہ میری بیٹی کو مجہ سے چہین لے حالانکہ وہ مجہکو پانی پلاتا ہے کیوکر رہی ابو عنبہ
کے سے لاکر اور نفع پہونچاتا ہی مجہکو (یعنے اس عمر کو پہونچا پال پوس کر بڑا کیا اب خاوند چہیننا چاہتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دونون قرعہ ڈالو اور سر خاوند نے کہا کون جہگڑتا ہے مجہ سے میرے لڑکے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا یہ
تیرا باپ ہے اور یہ تیری مان ہے تجہے اختیار ہے جسکا چاہے ہاتہہ پکڑلے اُس نے اپنی مان کا ہاتہہ پکڑ لیا وہ لیکر چلی گئی ف امام شافعی
کی یہی حدیث دلیل ہے اُن کے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیے جہان اُسکا جی چاہے رہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک جبتک لڑکا
کم سن ہی تو ان کے پاس رہی جب آپ کہانے پینے پہنی استنجا کرنے لگی تو باپ کے پاس رہی عن علی رضی اللہ عنہ قال خرج
زید بن حارثہ الی مکۃ فقدم بابنۃ حمزۃ فقال جعفر انا احق بها انا اخذ ها انا احق بها ابنۃ عمی وعندی خالہا فاوما
الخالۃ ام فقال علی انا احق بها ابنۃ عمی وعندی ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهی احق بها
فقال زید انا احق بها انا خرجت الیها وسافرت وقد مت بها فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر حدیث
قال واما الجاریۃ فاقضی بها لجعفر تکون مع خالتها وانما الخالۃ ام ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہی زید
حارثہ مکہ کو گئے وہان سے حضرت حمزہ رضہ کی بیٹی کو لائے جعفر ابی طالب نے کہا مین اسکو لونگا مین اسکا حقدار ہون میری
چچا کی بیٹی ہی اور میرے پاس کی خالہ ہی خالہ مثل مان کی ہوتی ہے پہر حضرت علی نے کہا مین اس لڑکے کا زیادہ حقدار ہون کیونکہ
میرے چچا کی بیٹی ہی اور میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہین اور وہ اسکے حقدار ہین (کیونکہ ان کی ہین بہی ہی اس لیے کہ
حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ بہائی بہی تہے اور یہی بہی ہی) زید نے کہا مین اسکا حقدار ہون اسواسطے کہ مین
لکے گیا اور سفر کیا اور اسکو لیکر آیا (دوسری یہ کہ زید اور حمزہ کو آنحضرت نے بہائی بنا دیا تہا تو بہائی کی بیٹی ہی پہر رسول اللہ
نکلے اور فرمایا یہ لڑکی جعفر پاس رہیگی اپنی خالہ کی پرورش مین کیونکہ خالہ مثل مان کی ہی (تو بعد مان کے خالہ کو حق ہی) عن
عبد الرحمن بن ابی لیلی بهذا الخبر ولیس بتمامہ قال وقضی بها لجعفر وقال ان خالتها عندہ ترجمہ پوری
روایت مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکی جعفر کے پاس رہے کیونکہ ان کے نکاح مین اسکی خالہ ہی (اور خالہ
ان کی ہی) عن علی قال لما خرجنا من مکۃ تبعتنا بنت حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولها علی فاخذ بیدها وقال

دونك بنت عمك فحملتها فقص الخبر قال وقال جعفر انه عمي وخالتها تحته فقضى بها للنبي صلے
اللہ علیہ وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة ام **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی جب ہم مکے سے نکلے تو ہمارے
ہوگئے حمزہ کی بیٹی پکارنے لگی چچا چچا علےؓ نے اسکو اٹھالیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہؓ کو دیا اور کہا لو اپنی چچا کی بیٹی کو حضرت
فاطمہ کو اوسکو اپنے ساتھ بٹھالیا بعد اسکے یہی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی سر سے نکاح
مین ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلادی اور فرمایا خالہ مثل ماں کی ہے **باب** فی عدۃ المطلقۃ
مطلقہ کی عدت کا بیان **عن** اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریۃ انها طلقت علی عهد رسول الله
صلے اللہ علیہ وسلم ولم یکن للمطلقة عدة فانزل الله عزوجل حین طلقت اسماء بالعدة للطلاق فکانت
اول من انزلت فیها العدة للمطلقات **ترجمہ** اسما بنت یزید سے روایت ہی اون کو طلاق دیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین اوسوقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی تب اللہ تعالے نے عدت کی آیت اتاری والمطلقات یتربصن
بانفسهن ثلثة قروء یعنے طلاق والیان اپنے تائین روک رکھین تین طہر یا تین حیض تک) تو ہما اوہ عورت ہی
جسکی شان مین سب سے پہلی یہہ آیت طلاق کی عدت کی اتری **باب** فی نسخ ما استثنی به من عدة المطلقات طلاق
کی عدت کے آیت مین سے جو منسوخ ہوا **عن** ابن عباس قال والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء وقال و
اللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر فنسخ من ذلك وقال وان طلقتموهن
من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها **ترجمہ** ابن عباس نے کہا اللہ نے جو فرمایا طلاق والیان روک
رکھین اپنے تئین تین طہر یا تین حیض تک اسمین سے وہ عورتین نکالی گئین جو حیض سے مایوس ہوجاوین فرمایا جو عورتین نا امید
ہون حیض سے اون کی عدت تین مہینے ہین اسیطرح جنکو حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہون تو اون کی عدت وضع حمل ہی)
اور وہ بھی نکالے گئین جنکو قبل جماع کے طلاق دیا جاوے ایسی عورتون کے لئے فرمایا اون پر کچھ عدت نہین ہے **باب** فی المراجعة
رجعت کا بیان **عن** عمران رسول الله صلے الله علیه وسلم طلق حفصة ثم راجعها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حفصہؓ کو طلاق دیا پھر اون سے رجعت کی **باب** فی نفقة المبتوتة غیر
عورت کو تین طلاق دیجاوین اسکے نفقہ کا بیان **عن** فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو
غائب فارسل الیها وکیله بشعیر فتسخطته فقال والله مالك علینا من شیئ فجاءت رسول الله
صلے الله علیه وسلم فذکرت ذلك له فقال لها لیس لك علیه نفقة وامرها ان تعتد فی بیت ام
شریك ثم قال ان تلك امراة یغشاها اصحابی اعتدی فی بیت ابن ام مکتوم فانه رجل اعمی تضعین ثیابك و
اذا حللت فاذنینی قالت فلما حللت ذکرت له ان معاویة بن ابی سفیان وابا جهم خطباني فقال رسول الله
صلے الله علیه وسلم اما ابو جهم فلا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوك لا مال له انکحی اسامة

بن زید قالت فکرهته ثم قال انکحی اسامة بن زید فنکحته فجعل الله فیه خیرا کثیرا واغتبطت

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابو عمرو بن حفص نے اسکو تین طلاق دی اور وہ کہین گئی ہوئی تہی ادن کے وکیل نے اسکو جو ہیچ کہانے کو فاطمہ نے اسکو ناپسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچہ ہم کو دینا نہین آتا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا بیشک تیرا خرچ اُس نہین ہے اور حکم کیا فاطمہ کو عدت کرنیکا ام شریک کے گہر مین پہر آپنے کہا وہان اکثر میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہین تو عبداللہ بن ام مکتوم کے گہر مین عدت کر کیونکہ وہ اندہا ہی اگر تو کپڑے اتار یگی تو پردے کی حاجت نہوگی جب تیری عدت پوری ہوجاوی تو مجہ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہوئی تو مین نے آپسے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجہ سے پیام دیا ہی نکاح کا حضرتؐ نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹہی کندہی سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ سکے پاس کچہ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر

ف یہ حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو تین بار طلاق دی تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچہی کہ مین ابوجہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ مشورہ پوچہنے والا دہوکا نہکہا دی یہ غیبت مین داخل نہین **ف** مین نے اسامہ کو ناپسند کیا پہر آپنے فرمایا اسامہ سے نکاح کر مین نے اسنے نکاح کیا اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجہپر رشک کرنے لگے **عن** فاطمة بنت قیس ان اباحفص بن المغیرة طلقها ثلاثا وساق الحدیث فیه ان خالد

بن الولید ونفرا من بنی مخزوم اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله ان اباحفص بن المغیرة طلق

امراته ثلاثا وانه ترک لها نفقة یسیرة فقال لا نفقة لها وساق الحدیث وحدیث مالك ثم

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابا حفص بن المغیرہ نے انکو تین طلاق دی پہر یہی حدیث بیان کی خالد بن الولید اور چند لوگون نے مخزوم مین سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر یا رسول اللہ ابا حفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور خرچ ذرا سا چہوڑا سا آپنے فرمایا اسکے واسطے نفقہ نہین ہے **ف** امام احمد کے نزدیک مطلقہ ثلاث کو جو حاملہ نہو نہ نفقہ ہی نہ سکنے سی حدیث سی اور مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہی مگر نفقہ نہین ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک نفقہ اور سکنی دونو ہی دلیل اُن کی حضرت عمر کا قول ہی جو صحابی کے سامنے تہا **عن** فاطمة بنت قیس ان اباعمرو بن حفص المخزومی

طلقها ثلاثا وساق الحدیث وخبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم لیست لها

نفقة ولا مسکن قال فیه وارسل الیها النبی صلی الله علیه وسلم ان لا تسبقینی بنفسك **ترجمہ**

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی ابا حفص مخزومی نے اُن کو تین طلاق دی پہر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اسکے واسطے نفقہ ہی نہ سکنی (رہنے کیجگہ) ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہلا بہیجا کہ مین پوچہے بغیر کسی سے نکاح نہ کریجیو **ف** اس حدیث سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ مطلقہ ثلاث کو نہ نفقہ ہی نہ سکنے

عن فاطمة بنت قيس قال كنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساق نحو حديث مالك
قال فيه ولا تفوتيني بنفسك ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے وہ میں ایک شخص کے پاس تھی بنی مخزوم میں سے
اُس نے مجھ کو طلاق دیا پھر یہی قصہ بیان کیا پھر یہی حدیث بیان کی آنحضرت صلعم نے فرمایا مت کہو دیجیو اپنی تئیں مجھ سے
(یعنے ایسا نہ کیجیو کہ عدت گذرنے کے بعد بغیر مجھ سے پوچھے نکاح کرتے) عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها
ثلاثا ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے اون کے خاوند نے ان کو تین طلاق دی تھی عن فاطمة بنت قيس ان
زوجها طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت
ہے انکے خاوند نے اُن کو طلاق دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خرچ دلایا نہ مکان رہنے کو عن فاطمة بنت قيس
ان زوجها كانت عند ابي حفص بن مغيرة وان ابا حفص بن المغيرة طلقها آخر ثلاث تطليقات فزعمت انها
جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته في خروجها من بيتها فامرها ان تنتقل الى ابن ام مكتوم
الاعمى قال مروان يصدق حديث فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة انكرت عائشة رضي
الله عنها على فاطمة بنت قيس ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے وہ ابا حفص بن المغیرہ کے نکاح میں تھی انہوں نے
اسکو تین طلاق میں سے آخری طلاق یعنے تیسرا طلاق دیا فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ سے پوچھا
اوس گھر سے نکلنے کو آپنے فرمایا ابن ام مکتوم اندھے کے گھر میں جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اُس نے
انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے کے باب میں ف مطلقہ کو عدت کے گھر سے نکل کر دوسری
جگہہ رہنا درست نہیں مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلاً کرایہ نہ ہو یا مکان گر پڑے یا مالک مکان جبراً نکال دیوے
یہاں یہی لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بدزبان تھیں اپنے پہلے گھر میں لوگ انکا رہنا گوارا نہ کرتے تھے
عروہ نے کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا عن عبيد الله قال ارسل مروان الى فاطمة
فسألها فاخبرته انها كانت عند ابي حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم امر علي ابن ابيطالب يعني علي
بعض اليمن فخرج معه بزوجها فبعث اليها بتطليقة كانت بقيت لها من طلاقها وامر عياش بن ابي ربيعة والحرث بن
هشام ان ينفقا عليها فقالا والله ما لها نفقة الا ان تكون حاملا فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت
له ذلك فقال لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا واستأذنته في الانتقال فاذن لها فقالت اين انتقلت يا رسول
الله قال عند ابن ام مكتوم وكان اعمى تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت
عدتها فانكحها النبي صلى الله عليه وسلم اسامة فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك فقال
مروان لم نسمع هذا الحديث الا من امراة سنأخذ بالعصمة التي وجدنا الناس عليها فقالت فاطمة حين بلغها
ذلك بيني وبينكم كتاب الله قال الله تعالى فطلقوهن لعدتهن حتى لا تدري لعل الله يحدث بعد

امراۃ قالت فای امر یحدث بعد ذلک امر قالت فای امر یحدث بعد الثلاث ترجمہ عبید اللہ سے روایت ہے کہ مروان نے فاطمہ پاس کسیکو بھیجا پوچھنے کو اُسنے بیان کیا کہ مین ابو عمرو کے نکاحمین تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابیطالب کو امیر بنا کر مین بھیجا تھا اونہی کے ساتھہ میرا خاوند بھی گیا تھا اوسنے ایک طلاق جو باقی رہ گیا تھا (تین مین) مجھے کہلا بھیجا اور حکم کیا عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو خرچ دینے کا یہ یوسطے اُن دونون نے کہا قسم خدا کی اُسکے واسطے خرچ نہین ہی البتہ اگر حاملہ ہوتی تو اسکو خرچ ملتا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپسے بیان کیا آپنے فرمایا بیشک تیرو واسطے خرچ نہین ہے مگر یہ کہ تو پیٹ سی ہوتے اور مینے آپسے اجازت چاہی اس مکان سے اُٹھنے کی آپنے اجازت دی تو مین نے پوچھا کہان رہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا عبد اللہ بن ام مکتوم پاس رہ اندھا ہی فاطمہ کہتی ہے اپنا دوپٹا ڈالتی اوسکو دکھائی نہ دیتا پھر وہین رہی مدت گذری تک بعد اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نکاح اسامہ کر دیا (قبیصہ نے لوٹ کر یہ حال مروان سے کہا مروان کہا ہم نے اس حدیث کو نہین سنا مگر ایک عورت کے منہ سی تو ہم اُسکے پیروی کرین گے جسپر لوگ ہونگے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکی خبر پہونچی اوس نے کہا ہمارے تمہارے بیچمین اللہ کی کتاب ہی اللہ جل جلالہ فرماتا ہی یاایھا النبی اذا طلقتم النساء الایۃ جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو عدت کی شروع ہوتی ہی یعنے طہر مین اور شمار کرو عدت کو اور ڈرو اللہ سے اور مت نکالو اُن کو اپنے گھرون سے وہ نکلین مگر یہ کہ صریح بیحیائی کا کام کرین یہ اللہ کے حدین ہین جو اللہ کے حدون سے بڑہ جاوے اُسنے اپنی جان پر ظلم کیا وہ نہین جانتا اللہ بعد اسکو شاید کوئی نئی بات نکالی (یعنے خاوند کا دل پھر جاوے اور طلاق سے رجعت کرلے) تو تین طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی (پس معلوم ہوا کہ گھر سے نکالنے اور نہ نکلنا ایک یا دو طلاق کے بعد ہی **عن** الزھری ان قبیصۃ بنت ذویب حدثہ یعنے دلالۃ خبر عبید اللہ بن عبد اللہ حین قفل فرجع قبیصۃ الی مروان فاخبرہ بذلک ترجمہ زہری نے قبیصہ بن ذویب سے ایسا ہی نقل کیا جیسے عبید اللہ کی حدیث اوپر گذری بعد اسکے قبیصہ مروان بن الحکم پاس آئی اور اُس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس نے کہا **باب** من انکر ذلک علی فاطمۃ جسنے فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو نہ مانا **عن** ابی اسحاق قال کنت فی المسجد الجامع مع الاسود فقال انت فاطمۃ بنت قیس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال ما کنا لندع کتاب ربنا وسنۃ نبینا صلے اللہ علیہ وسلم لقول امراۃ لا ندری احفظت امر کہ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے مین جامع مسجد مین اسود کے ساتھہ بیٹھا تھا کہا انہون نے فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہی حدیث بیان کی حضرت عمر نے کہا ہم ایسے نہین جو اللہ کی کتاب کو اور اپنی پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہی سے چھوڑ دین معلوم نہین اس عورت کو یاد رہا یا نہ رہا کتاب اللہ سے مراد وہی آیت ہی جو اوپر گزری اور سنت سے مراد وہ حدیث ہی جسکا عمر نے روایت کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقہ ثلاث کو سکنی اور نفقہ ملیگا۔ مگر یہ روایت محفوظ نہین ہے **عن** عروۃ قال لقد عابت ذلک عائشۃ رضی اللہ عنہا اشد العیب یعنی حدیث فاطمہ بنت قیس قالت ان فاطمۃ کانت

فی مکان وحش تخیف علی ناحیتها فذلک ارخص لها سوا، الله صلے الله وسلم ترجمہ
روایت ہی ام المومنین عائشہ رضی سے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتی تہین کہ (فاطمہ کو جو اس گھر سے اوٹھنی کی
اجازت ہوئی تو اس وجہ سے کہ وہ) ایک بے ہتدار کہنڈر مکانمین تہین (جان ڈر معلوم ہوتا تہا اسواسطے رسول اللہ صلعم نے انکو
اوٹھنی کی اجازت دی) عن عروۃ بن الزبیر انہ قیل لعائشۃ الم تری الی قول فاطمۃ قالت اما انہ لا خیر لہا
فی ذلک ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی لوگون نے حضرت عائشہ سے کہا آپ نہین دیکہتین فاطمہ بنت قیس کی
حدیث کو انہون نے کہا یہ بات اسکے لئے اچہی نہین (کہ لوگون کو اسطرح حدیث بیان کری جس سے مغالطہ ہو) عن
سلیمان بن یسار انی خروج فاطمۃ قال انما کان ذلک من سوء الخلق ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت
ہی کہ فاطمہ اوس گہر سے اس لئے نکلین کہ بدزبان تہین عن القاسم بن محمد سلیمان بن یسار انہ سمعما یذکران
ان یحیی بن سعید بن العاصی طلق بنت عبد الرحمن بن الحکم البتۃ فانتقلها عبد الرحمن فارسلت عائشۃ
رضی اللہ عنہا الی مروان بن الحکم وھو امیر المدینۃ فقالت لہ اتق اللہ وارددالمراۃ الی بیتہا فقال مروان فی حدیث
سلیمان عبد الرحمن غلبنی وقال مروان فی حدیث القاسم او ما بلغک شان فاطمۃ بنت قیس قالت عائشۃ لا
بضرک ان لا تذکر حدیث فاطمۃ فقال مروان ان کان بک الشر فحسبک ما بین ھذین من الشر ترجمہ
قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ یحیی بن سعید بن عاص نے تین طلاق دیئی عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو (وہ مروان
کی بہتیجی کو) عبد الرحمن نے اوس گہر سے اپنی بیٹی کو اٹہالیا حضرت عائشہ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم پاس بہیجا اور مروان جو
حاکم تہا مدینے کا اور کہلا بہیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اپنے پہلے مکان بہیجدے (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہوئی تک
اوٹہنا نہ چاہیئے) تو ایک روایت مین ہی مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجہکو مجبور کر دیا دوسری روایت مین ہے
مروان نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہین پہونچی (اُن کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گہر بدلنے کی اجازت دی)
حضرت عائشہ نے کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تہا (یعنے وہان تو ایک مجبوری تہی اسوجہ سے آپنے
اوٹہنی کی اجازت دی) مروان نے کہا اگر تم بہی کہو کہ وہان شر کا خوف تہا تو یہان بہی وہی شر ہے یحیی مین اور اُنکی بی بی مین اسپر مکان
بدلنا کیا ضائقہ ہی عن میمون بن مہران قال قدمت المدینۃ فدفعت الی سعید بن المسیب فقلت فاطمۃ
بنت قیس طلقت فخرجت من بیتہا فقال سعید تلک امراۃ فتنت الناس انہا کانت لسنۃ فوضعت علی
یدی ابن ام مکتوم ترجمہ میمونہ بن مہران سے روایت ہی مین مدینے مین آیا تو سعید بن المسیب پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت
قیس کو طلاق دیا گیا تہا اور وہ اپنی گہر سے نکل گئی تہی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس ایک عورت ہی جس نے لوگون کو فتنے مین ڈال دیا
اصل حقیقت یہ ہی کہ وہ بدزبان تہی تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گہر مین رکہی گئی (اسواسطے پہلے گہر سے اوٹہائی گئی) باب
فی المبتوتۃ تخرج بالنہار جس عورت کو تین طلاق دیئی جاوین وہ دن کو نکلا کرے عن جابر قال طلقت خالتی

ثلثة ثلاثين ثم تحدادي اثنا عشر ثم احلي فنها اما اتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال
لها اخرجي فجدي نخلك لعلك ان تصدق منه او تفعلي خيرا ترجمہ جابر سے روایت ہے میری خالہ کو تین طلاق
دیئی گئی وہ اپنی کھجور کاٹنے نکلی رستے مین ایک شخص ملا اُسنے منع کیا نکلنے کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے
پوچھا آپنے کہا نکلا کر اور اپنی کھجورین کاٹا کر شاید تو اُس مین سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کرے) مگر کام سے فراغت کر کے
رات کو گھر مین آکر رہی) **باب نسخ متاع المتوفی عنها ما فرض لها من المیراث** جس عورت کا خاوند مر جاوے
اُسکو ایکسال کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا میراث کی آیت سے **عن** ابن عباس والذین یتوفون منکم ویذرون
ازواجا وصیة لازواجهم متاعا الی الحول غیر اخراج فنسخ ذلک بایة المیراث بما فرض لهن من الربع والثمن
ولنسخ الحول بان جعل اجلها اربعة اشهر وعشرا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا والذین
یتوفون منکم الایۃ جو لوگ تم مین سے مرنے لگین اور بی بیان چھوڑ جاوین تو ایکسال کے خرچ کے اون کے لئے وصیت کرین
اور نہ نکالنے کی یہ آیت منسوخ ہو گئی میراث کی آیت سے جب خاوند کی اولاد ہو تو اُن کو ثمن ملیگا جب اولاد نہو تو ربع ملیگا اور
ایک سال تک نکلنا منسوخ ہو گیا دوسری آیت سے جسمین اون کے عدت چار مہینے اور دس دن اللہ جل جلالہ نے مقرر کیے **باب**
احداد المتوفی عنها وجها جس عورت کا خاوند مر جاوے اُسکی عدت کا بیان **عن** زینب دخلت علی ام حبیبة
حین توفی ابوها ابو سفیان فدعت بطیب فیه صفرة خلوق او غیره فدهنت منه جاریة ثم مست
بعارضیها ثم قالت والله مالی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یحل
لامراة تؤمن بالله والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زینب
بنت جحش حین توفی اخوها فدعت بطیب فمست منه ثم قالت والله مالی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وهو علی المنبر لا یحل لامراة تؤمن بالله والیوم الاخر ان تحد علی
میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زینب وسمعت امی ام سلمة تقول جاءت امراة
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ابنتی توفی عنها زوجها وقد اشتکت عینها افنا
لحلها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا ثم قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انما هی اربعة اشهر وعشر وقد کانت احداکن فی الجاهلیة ترمی بالبعرة علی راس الحول قال حمید
فقلت لزینب وما ترمی بالبعرة فقالت کانت المراة اذا توفی عنها زوجها دخلت حفشا ولبست شر ثیابها ولم تمس طیبا ولا
شیئا حتی تمر بها سنة ثم تؤتی بدابة حمار او شاة او طائر فتفتض به فلما تفتض بشیء الا مات ثم
تخرج فتعطی بعرة فترمی بها ثم تراجع بعد ما شاءت من طیب او غیره ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے
ام حبیبہ پاس گئی جب اون کے باپ ابو سفیان مر گئے انہون نے خوشبو منگا کر ایک لڑکی کے لگائی پہر اپنے گالون پر لگائی اور کہا مجھی قسم خدا

کی خوشبو کی حاجت نہین مگر مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین حلال نہین اوس عورت کو جو خدا اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑ دی مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے پھر زینب نے کہا مین زینب بنت جحش پاس گئی جب اُن کے بھائی مر گئے (عبید اللہ بن جحش انہون نے) خوشبو منگا کر لگائی بعد اسکے کہا قسم خدا کی مجھ خوشبو کی احتیاج نہین ہے مگر مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منبر پر نہین درست ہے اوس عورت کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی مردی پر تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک کہا زینب نے مین نے اپنی ماں ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھین ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ میرا خاوند مر گیا اور اُسکی آنکھین دکھتی ہین کیا سرمہ لگا دین آپنے فرمایا نہین دو بار فرمایا یا تین بار فرمایا ہر بار یہی کہا کہ نہین (یعنے سرمہ لگانیکی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث مین اجازت ہے رات کو لگا لے دن کو پونچھ ڈال اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینے دس دن ہین اور جاہلیت مین تم مین سے ایک سال ہوئی پھینکنے پھینکتے حمید راوی نے کہا مین نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے انہون نے کہا جاہلیت کے زمانے مین جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک گھونسلی مین گھس جاتی اور بُری (پھٹے پرانے گلے سڑے) کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ یہان تک کہ ایک سال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا گدھا یا بکری یا پرندہ اسکو اپنے بدن سے ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ اکثر مر جاتا بعد اسکے ایک مینگنی اوس کو دیتے وہ اس کو پھینکتی پھر عدت سے باہر آتی اب جو چاہے خوشبو وغیرہ لگاتی **ف** یعنی جاہلیت مین ایسی ایسی سخت تکلیفین اٹھاتی تھین سعادہی بہت تھی پھر جب کیونکر بسر کرتی تھین - اب تو کوئی تکلیف نہین رہی سعادہی بہت کم ہو گئی چار مہینے دس دن رہ گئی وہ جانور مر جاتا تھا اس لئے کہ بہت زور سے ملا جاتا ہوگا یہی اعتقاد ہوتا ہے **باب** فی المتوفی عنہا تنتقل جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ یہی عدت تک اوس گھر سے نہ اُٹھے **عن** زینب بنت کعب بن عجرۃ ان الفریعۃ بنت مالک بن سنان وھی اخت ابی سعید الخدری انہا جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسئالہ ان ترجع الی اھلہا فی بنی خدرۃ فان زوجہا خرج فی طلب اعبد لہ ابقوا حتی اذا کانوا بطرف القدوم لحقھم فقتلوہ فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارجع الی اھلی فانی لم اترکنی فی مسکن یملکہ ولا نفقۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فخرجت حتی اذا کنت فی الحجرۃ او فی المسجد دعانی او امر بی فدعیت لہ فقال کیف قلت فردت علیہ القصۃ التی ذکرت من شان زوجی قالت فقال امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ قالت فاعتددت فیہ اربعۃ اشھر وعشرا قالت فلما کان عثمان بن عفان ارسل الی فسالنی عن ذلک فاخبرتہ فاتبعہ وقضی بہ **ترجمہ** زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابی سعید خدری کی بہن ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور حضرت سے پوچھنے لگی کہ کیا مین کبنی مین چلی جاؤن جو قبیلہ بنی خدرہ مین ہے اسلئے کہ خاوند

ادس کا اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو ڈھونڈھنے نکلا تھا غلاموں نے اسکو مار ڈالا قدوم میں (ایک جگہ کا نام ہے)
فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پوچھا کہ میرے خاوند نے تو میرے واسطے کوئی مکان اپنی ذات
کا نہیں چھوڑا اور نہ نان و نفقہ ہی (یعنے جس مکان میں رہتی ہوں وہ مکان دوسرے کا ہے میری خاوند کی
ملک نہیں اور نہ روپے کپڑا کچھ اُس نے چھوڑا تو اب میں عدت اپنی کیونکر اُس مکان میں رہ کر پوری کروں اس صورت
میں اپنے کنبہ کے لوگوں میں چلی جاؤں فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جا اپنے کنبے میں فریعہ نے
کہا پھر میں وہاں سے نکلکر مسجد میں آئی یا حجرہ میں تو حضرت نے مجھکو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا میں نے پھر سب قصہ
اپنے شوہر کے مارے جانیکا اور مکان میں نان و نفقہ نہ چھوڑنے کا بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی گھر میں
رہ جبتک مدت پوری ہو فریعہ نے کہا پھر میں نے اُسی مکان میں چار مہینے دس دن پوری کئے جب عثمان بن عفان
کی خلافت ہوئی انہوں نے میرے پاس آدمی بھیجا اور مجھ سے پوچھا اس مسئلہ کو میں نے بیان کیا جیسا آنحضرتؐ نے مجھکو حکم
کیا تھا حضرت عثمان نے اسکی پیروی کی اور ایسا ہی حکم کیا **باب** من رای التحول حیث انتقل مکان درست رکھتا ہے **عن** ابن ابی
نجیح قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت ھذہ الآیۃ عدتھا عند اھلہ فتعتد حیث شاءت وھو
قول اللہ تعالیٰ غیر اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اھلہ وسکنت فی وصیتھا وان شاءت خرجت
لقول اللہ تعالیٰ فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن قال عطاء ثم جاء المیراث فنسخ السکنی تعتد حیث
شاءت **ترجمہ** عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تمہی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم
متاعا الی الحول غیر اخراج منسوخ ہو گئی اب اختیار ہی عورت کو جہاں چاہے عدت کرے عطا نے کہا اگر چاہے اپنے خاوند کے لوگوں
پاس عدت کرے وصیت کے گھر میں چاہے نکل جاوے۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن اگر نکل
جاویں تو تمپر کچھ گناہ نہیں ہے۔ عطا نے کہا آیت میراث نے اسکو منسوخ کیا جیسے ایکسال کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا ویسے ہی
اُس مکان میں رہنا منسوخ ہو گیا اب اختیار ہی جہاں عورت کو منظور ہو وہاں عدت کرے **باب** فیما تجتنبہ
المعتدۃ فی عدتھا معتدہ عدت میں کن باتوں سے بچے **عن** ام عطیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحد المرأۃ
فوق ثلاث الا علی زوج فانھا تحد علیہ اربعۃ اشھر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تکتحل
ولا تمس طیبا الا اذا طھرت احداکن من محیضھا بنبذۃ من قسط او اظفار قال یعقوب وزاد ابن اسحاق
عصبا لا معسولا وزاد یعقوب ولا تختضب **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
عورت کیسکے مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ اُسکے غم میں سوگ نکرے مگر عورت کو خاوند کے مرنے کے بعد چار مہینے اور دس دن سوگ
کرنا چاہیئے اور سوگ کی مدت میں رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمن کا کپڑا ایسا ہوا۔ اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب حیض
سے پاک ہو تو ذرے سے قسط اور اظفار لگا لیوے (دونوں خوشبو کا نام ہیں بڑی کو بڑ کہتے ہیں) دوسری روایت میں ہے رنگین

کپڑا نہ پہنے مگر دھویا ہوا یعقوب کی روایت مین ہے مہندی بھی نہ لگاوے **عن** ام عطیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بھذا الحدیث ولیس فی تمام حدیثھما قال المسمعی قال یزید ولا اعملہ الا قال فیہ ولا تختضب وزاد فیہ
ھارون ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب **ترجمہ** اس روایت مین وہی ہے ہارون نے زیادہ کیا ہے نہ پہنے رنگا
ہوا کپڑا مگر یمن کا سیا ہوا **ف** مخطط کپڑا جسمین سفید اور رنگین دونو وضع کی دھاریان ہوتی ہین امام مالک کے نزدیک یہہ کپڑا
بھی نہ پہننا چاہیے اگر باریک ہو امام احمد سے مختلف روایتین ہین شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے **عن** ام سلمۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المتوفی عنھا زوجھا لا تلبس المعصفر من الثیاب
ولا الممشقۃ ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت نہ کسنبہ کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہاتھہ پاؤن بالون
کو مہندی لگاوے اور نہ سرمہ لگاوے **ف** کیونکہ یہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہین عدت مین ان سے احتراز کرنا ضرور ہے
عن ام حکیم بنت اسید عن امھا ان زوجھا توفی وکانت تشتکی عینیھا فتکتحل بالجلاء قال احمد
الصواب یکحل الجلاء فارسلت مولاۃ لھا الی ام سلمۃ فسألتھا عن کحل الجلاء فقالت لا تکتحلی بہ
الا من امر لا بد منہ یشتد علیک فتکتحلین باللیل وتمسحینہ بالنھار ثم قالت عند ذلک ام سلمۃ
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما ھذا
یا ام سلمۃ فقلت انما ھو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل و
تنزعیہ بالنھار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانہ خضاب قالت قلت بای شیء امتشط یا رسول اللہ قال
بالسدر تغلفین بہ رأسک **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید کی ماں سے روایت ہے کہ ان کے خاوند مرگئے اور اون کے
انکھین دکھ کرتی تھین تو وہ آنکھہ مین جلا لگاتی تھین راوی احمد کہتا ہے ایک قسم کا سرمہ ہے انہون نے اپنی لونڈی کو ام سلمہ پاس بھیجا پوچھنے
کو کہ یہ سرمہ لگاوین یا نہ انہون نے کہا نہین مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگاوی دن کو پونچھہ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے جس وقت ابو سلمہ مرگئے - یعنی ان کے خاوند جو حضرت سے پہلے تھے) اور اسوقت مین نے
اپنی آنکھہ پر ایلوہ لگایا تھا حضرت نے مجھہ سے فرمایا یہہ کیا ہے - یعنی عدت مین تو نے یہہ کیا لگایا ہے مین نے کہا کچھہ نہین یہ ایلوہ
ہے یا رسول اللہ اسمین تو خوشبو نہین ہے آپنے فرمایا یہہ تو چہرے کو جوان کر دیتا ہے اسکو سوای رات کے دنکو نہ لگایا کر اور اگر
ہو دی تو دن کو نکال ڈالا کر اور خوشبو یا مہندی لگا کر کنگھی نہ کیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے مین نے کہا یا رسول اللہ پھر مین اپنا سر کاہے سے
دھون آپنے فرمایا بیری کے پتے سے لتھیڑ کر یعنی بیری کا پتہ پانی مین جوش کر کے سر دھو ڈالا کر **باب** فی عدۃ الحامل المتوفی عنھا زوجھا
کی عدت کا بیان **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان ابا ہ کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزھری
یامرہ ان یدخل علی سبیعۃ بنت الحرث الاسلمیۃ فیسألھا عن حدیثھا وعما قال لھا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم حین استفتتہ فکتب عمر بن عبد اللہ الی عبد اللہ بن عتبۃ یخبرہ ان سبیعۃ اخبرتہ انہا
کانت تحت سعد بن خولۃ وھو من بنی عامر بن لوی وھو ممن شھد بدرا فتوفی عنہا فی حجۃ الوداع وھی
حامل فلم تنشب ان وضعت حملہا بعد وفاتہ فلما تعلت من نفاسہا تجملت للخطاب فدخل علیہا ابو السنابل
بن بعلکہ رجل من بنی عبد الدار فقال لہا مالی اراک متجملۃ لعلک ترجین النکاح انک واللہ ما انت
بناکح حتی یمر علیک اربعۃ اشھر وعشرا قالت سبیعۃ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی حین امسیت
فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین امسیت فاتیت
رسول اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین وضعت حملی وامرنی بالتزویج
ان بدا لی قال ابن شہاب ولا اری باسا ان تزوج حین وضعت وان کانت فی دمہا غیر انہ لا یقربہا
زوجہا حتی تطہر **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہی ان کے باپنے عمر بن عبد اللہ بن ارقم
زہری کو لکہا تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ پاس اور ان سے حدیث پوچہو جو رسول اللہ نے اون کو بتائی تہی جب انہون نے
مسئلہ پوچہا تہا آپسے عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو جواب لکہا کہ سبیعہ نے مجہسے بیان کیا مین سعد بن خولہ کے نکاح
مین تہی جو بنی عامر بن لوی مین سے تہا اور جنگ بدر مین حاضر تہا پھر حجۃ الوداع مین اونکا انتقال ہوا اور مین حامل
تہی تہوڑی دیر نہ گذری تہی جو کہ مین جنی اسکو مرنے کے بعد جب اپنے نفاس سے پاک ہوئی تو مین نے بناؤ کیا پیام دینے والون کے
واسطے میرے پاس ابو السنابل بن بعلک ایک شخص تہا عبد الدار مین سے آیا اور بولا کیا وجہ ہی جو تم نے بناؤ کیا ہی شاید
تمھین امید ہی نکاح کی قسم خدا کی تم نکاح نہین کرسکتین جبتک چار مہینے دس دن نہ گزرین سبیعہ نے کہا جب مین نے یہ سنا
تو اپنے کپڑے شام کو اکٹہا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپسے بیان کیا آپنے فرمایا تو حلال ہو گئی جب جی چاہے
نکاح تجھی درست ہو گیا) اور حکم کیا مجہکو نکاح کر لینے کا اگر مین چاہون ابن شہاب نے کہا مجہکو کچھ قباحت معلوم نہین ہوتی
اگر عورت بیٹہی ہے نکاح کرے مگر یہ ضرور ہے کہ خاوند اوس سے صحبت نکرے جبتک نفاس سے پاک نہو **ف** پہلے آیت
اتری تہی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا تیربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا یہ آیت سورہ بقر مین ہی یعنے جو
مرجاوین اونکی بیان چہوڑ جاوین تو وہ اپنے تئین روک رکہین چار مہینے دس دن تک اس مین حاملہ اور غیر حاملہ سب
داخل تہین پہر سورۂ طلاق مین یہ آیت اتری واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یعنے حمل والی عورتین انکی عدت یہ ہی
کہ حمل سے فارغ ہون تو حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینے دس دن البتہ غیر حاملہ کے چار مہینے دس دن عدت
پہلے آیت کے موافق رہی اکثر علما کا یہی مذہب ہی اور بعض علما کا یہ قول ہی کہ تو جہ تعارض دونون آیتون کے دو تو عدتون مین سے جو
ہو عورت اوسکو اختیار کرے **عن** عبد اللہ قال من شاء کاعنتہ لانزلت سورۃ النساء القصری بعد الاربعۃ الاشہر
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہتے تہے جو چاہے مجہسے لعان کرے چھوٹی سورہ نسا یعنے سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشرا کے

تو اسکی ناسخ ہوگی) **باب** فی عدۃ ام الولد اگر ولد کی عدت کا بیان **عن** عمرو بن العاص قال لا تبسوا علینا
سنۃ قال ابن شہاب سنۃ نبینا صلے اللہ علیہ وسلم عدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشہر وعشر یعنی ام الولد
ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہی کہا ہم سے سنت مت چھپاؤ ابن شہاب نے کہا ہماری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت
یہہ ہے کہ جب لڑکے والی باندی کا خاوند مرجاوے تو عدت اسکی دس دن اور چار مہینے ہین **ف** کیونکہ وہ آزاد ہوجاتی ہے
اپنے خاوند کے موت کے بعد **باب** المبتوتۃ لا یرجع الیہا وزوجہا حتی تنکح زوجا غیرہ تین طلاق جس عورت کو
دی جاوین وہ پہر اپنے خاوند سے مل نہین سکتی بغیر دوسرے نکاح کیے ہوئے **عن** عائشۃ قالت یسئل رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امراتہ فتزوجت زوجا غیرہ فدخل بہا ثم طلقہا قبل ان یواقعہا اتحل
لزوجہا الاول قالت قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تحل للاول حتی تذوق عسیلۃ الاخر ویذوق عسیلتہا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق
دی اور اس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھہ نکاح کر لیا وہ اس پاس گیا۔ لیکن اس شخص نے جماع کرنے سے پہلے اس عورت کو
طلاق دیدیا تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے درست ہوجاویگی کہا عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
حلال نہوگی جبتک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے لذت جماع کی حاصل نکرے **ف** یعنے صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا جبتک
جماع نکرے اکثر علماء کا یہی قول ہی **باب** فی تعظیم الزنا وہ زنا بہت بڑا گناہ ہی **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول
اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وہو خلقک قال فقلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ
ان یاکل معک قال قلت ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک قال وانزل اللہ تعالے تصدیق قول النبی صلے اللہ
علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الایۃ
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی مینے پوچھا یا رسول اللہ بہت بڑا گناہ کونسا ہی آپنے فرمایا بہت بڑا گناہ تو ہی کہ اللہ کے ساتھہ کسی کو
شریک کرے حالانکہ تجھی اللہ نے پیدا کیا ہے پہر ہمین اپنے خالق کے برابر کسیکو کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا) مینے کہا پہر کونسا گناہ آپ
نے فرمایا اپنے بچے کو مار ڈالنا اس ڈر سے کہ کہلا نا پڑیگا مین نے کہا پہر کونسا گناہ آپنے فرمایا زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی بی بی سے راوی نے
کہا پہر جو آپنے فرمایا اسی کی تصدیق مین یہ آیت اتری والذین لا یدعون الآیۃ جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو
نہین پکارتے نہ قتل کرتے ہین محرم نفس کو ناحق نہ زنا کرتے ہین اخر آیت تک **عن** جابر بن عبد اللہ یقول جاءت مسیکۃ
لبعض الانصار فقالت ان سیدی یکرہنی علی البغاء فنزل فی ذلک ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مسیکہ لونڈی تہی کسی انصاری کی وہ آئی اور بولی میرا مولی زبردستی مجھہ کہتا ہی زنا کرا اور خرچی
نکاتب یہ آیت اتری ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الایۃ **عن** معتمر عن ابیہ من یکرہہن فان اللہ
من بعد اکراہہن غفور رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفور لہن المکرہات **ترجمہ** یہ جو آپنے فرمایا جو اوپر زبردستی

کریگا تو اللہ اون کی زبردستی کے بعد بخشنیوالا ہے یعنے بخشدیگا لونڈیون کو کیونکہ انہون نے اپنے مالکون کے جبر سے زنا کیا
وہ اُن کے اختیار مین نہین مالک قیامت کے دن پکڑیگا اونکو سزا ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدأ فرض الصیام روزہ کیونکر فرض ہوا **عن ابن عباس** یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم وکان الناس علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمۃ حرم علیھم الطعام والشراب والنساء صائما الی القابلۃ فاختان رجل نفسہ فجامع امراتہ وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عزوجل ان یجعل فی ذلک ان یقی ورخصۃ ومنفعۃ فقال سبحانہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم وکاھل ما نفع اللہ بہ الناس ورخص لھم ویسر **ترجمہ** ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسے فرض کیا گیا اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تو لوگ آنحضرت کے زمانے مین جب نماز پڑہ چکتے عشا کی حرام ہوجاتا اونپر کہانا پینا جماع کرنا عورتون سے دوسری شب تک ایک شخص نے چوری کی تو اس نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کی نماز پڑہ چکا تھا لیکن روزہ افطار نہین کیا تھا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری اور چاہا کہ لوگون پر آسانی ہو اور رخصت ہو اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشروھن الآیۃ یعنے جان لیا اللہ نے تمہارے دلون کی چوری کو پھر معاف کردیا قصور تمہارا اور درگذر کی تم سے اب جماع کرو عورتون سے اور کہاؤ پیو جبتک سفید دھاری سیاہ دھاری سے تم کو کھلجائے یعنے فجر ہوجاوے **عن البراء** قال کان الرجل اذا صام فنام لم یاکل الی مثلھا ان صرمۃ بن قیس کان صائما فاتی امراتہ وکان صائما فقال عندک شیء قالت لا لعلی اذھب فاطلبک فذھبت فغلبتہ عینہ فجاءت فقالت خیبۃ لک فلم ینتصف النھار حتی غشی علیہ وکان یعمل یوما فی ارضہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت لعل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم فرحوا بھا وسمعوا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے جب کوئی سوجاتا (عروبہ افتاب کے بعد) تو پھر اُسکو کہانا درست نہوتا دوسرے روزے کے افطار تک ایک بار صرمہ بن قیس انصاری اپنی عورت پاس آئے اور روزے سے تھے پوچھا تیرے پاس کچھ کہانے کو ہے وہ بولی نہین مگر مین جاتی ہون کچھ ڈہونڈہ کر لاتے ہون وہ اوران آنکھون مین نیند پھر گئی یہ سوگئے جب وہ آئی تو کہنے لگی محروم ہوا تو (کہانے سے) پھر دوسرے دن پھر نہین ہوئی تھی کہ ان کو غش آگیا (بھوک کی شدت سے پہلے دن کے بھوکے تھے پھر دوسرا دن بھی یون ہی گذرا) حالانکہ دن بھر محنت کرتے تھے آنحضرت سے اسکا ذکر ہوا اسوقت یہ آیت اتری حلال ہوا تمہارے لئے راتون کو جماع کرنا اپنی عورتون سے **باب نسخ قولہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ** کا منسوخ ہونا **عن سلمۃ بن الاکوع** لما نزلت ھذہ الآیۃ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی فعل حتی نزلت الآیۃ التی بعدھا فنسختھا **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے یہ آیت اتری وعلی الذین یطیقونہ الآیۃ یعنے جاگ طاقت رکھتے ہین روزے کی اگر مالدار ہین تو فدیہ دیدین ایک مسکین کا کہانا

پھر ہم میں سے جس کا جی چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت وترى فمن شهد منكم الشهر فليصمه اور یہ اختیار جو پہلے تھا منسوخ ہو گیا پھر روزہ رکھنا پڑا **عن** ابن عباس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين فكان من شاء منهم ان يفتدي بطعام مسكين افتدى وتوله صوموا فقال فمن تطوع خيرا فهو خير له وان تصوموا خير لكم وقال فمن شهد منكم الشهر فليصمه من كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين جب یہ آیت اتری تو جس کا جی چاہتا کہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دیدیتا اور روزے کا ثواب کما لیتا مگر یہ فرمایا اللہ تعالے نے جو شخص نیکی میں رغبت کریگا تو بہتر ہے اسکے لیئے اور روزہ رکھنا بہتر ہے تمہارے لیے پھر فرمایا فمن شهد منكم الشهر فليصمه جو شخص تم میں سے ماہ رمضان پاوے تو اسمیں ضرور روزے رکھے اب فدیہ جاتا رہا البتہ مریض اور مسافر کے لیے رخصت باقی ہے اسکے بعد فرمایا ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنوں میں رکھ لے **باب** من قال هي منسوخة للشيخ والحبلى بعضوں نے کہا وعلى الذين يطيقونه منسوخ نہیں ہوا **عن** ابن عباس قال اثبتت للحبلى والمرضع ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حاملہ اور بوڑھی کے حق میں جنسے روزہ نہ رکھا جاوے یا روزہ رکھنا ضرر کرے **عن** ابن عباس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كانت رخصة للشيخ الكبير والمرأة وهما يطيقان الصيام ان يفطرا ويطعما مكان كل يوم مسكينا والحبلى والمرضع اذا خافتا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين یہ رخصت تھی بوڑھے مرد اور عورت کیلئے جو طاقت رکھتے تھے روزے کی ان کو حکم تھا کہ روزہ چاہیں تو نہ رکھیں اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں وہ اسی طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودھ پلانیوالی بچے کے نقصان کا خوف کریں تو روزہ نہ رکھیں فدیہ دیں **باب** الشهر يكون تسعا وعشرين كبھی مہینہ اوتیس دن کا ہوتا ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وخنس سليمان اصبعه في الثالثة يعني تسعا وعشرين وثلاثين ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہم اُمی یعنے ان پڑھ لوگ ہیں حساب کتاب نہیں جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بتایا تو دس تک تیس ہوئے اور ایک انگلی تیسری دفعہ میں ایک دفعہ بند کر لی یعنے کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروه ولا تفطروه حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له قال فكان ابن عمر اذا كان شعبان تسعا وعشرين نظر له فان رئي فذاك وان لم يره والريح دون منظره سحاب او قترة اصبح صائما قال فكان ابن عمر يفطر مع الناس ولا ياخذ بهذا الحساب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مہینا اوتیس دن کا ہوتا ہے تو روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور روزہ موقوف نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھو پس اگر ابر ہو تو شمار کرو یعنی تیس دن پورے کرو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند کیواسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہیں یا رمضان کے چاند کیواسطے دو گواہ ضرور ہیں یہ ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کیواسطے بھی دو گواہ ضرور ہیں **ف**

راوی نے کہا ابن عمر شعبان کی اونتیسوین تاریخ چاند کو دیکھتے اگر دکھائی دیتا تو بہتر نہیں تو اگر مطلع صاف ہوتا ابر نہ ہوتا نہ تیرکی ہوتی تو دوسرے دن روزہ رکھتے اور جو مطلع پر ابر یا غبار ہوتا تو دوسرے دن روزہ رکھتے ربیع یوم الشک ہے جسکے روزہ میں بڑا اختلاف ہے مگر افطار لوگوں کے ساتھ ہی کرتے اپنے حساب کا خیال نہ کرتے **ف** کیونکہ عید اور بقر عید سب مسلمانوں کے ساتھ کرنا چاہیئے علیحدہ کرنا درست نہیں دوسری حدیث میں ہے عید فطر اُسی دن ہے جسدن تم فطر کرو اور عید قربان اُسی دن ہے جسدن تم قربانی کرو **عن** عمر بن عبد العزیز کتب الی اھل البصرۃ بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم زادوان احسن ما یقدر لہ اذا رأیتم ھلال شعبان فلکذا ولکذا فلصوموا ان شاء اللہ کذا ولکذا الا ان تروا الھلال قبل ذلک **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے اہل بصرہ کو ایسا ہی لکھا جیسا ابن عمر کی حدیث میں گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اچھا اندازہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند دیکھیں فلاں فلاں روز تو روزہ فلاں فلاں دن ہوگا مگر جب چاند اُس سے پہلے دکھائی دیوے تو چاند سے روزے رکھو کیونکہ شرع میں رویت کا اعتبار ہے اندازوں کا ٹھیک نہیں ہے **عن** ابن مسعود قال لما صمنا مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا معہ ثلاثین **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے ہمارے رمضان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنتیسی تیسی سے زیادہ گزرے یعنے اکثر اوقات اُنتیس روزے آپ کے ساتھ رکھے **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال شھرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے فرمایا حضرت نے دو مہینے عید کے یعنے رمضان اور ذیحجہ کم نہیں ہوتے یعنے دونوں کامل ہیں اُنتیسی نہیں ہوتے ثواب میں کم نہیں ہوتے **باب** اذا اخطا القوم الھلال جب چاند دیکھنے میں لوگوں سے غلطی ہو جاوے **عن** ابی ھریرۃ ذکر النبی صلے اللہ علیہ وسلم فیہ قال وفطرکم یوم تفطرون واضحاکم یوم تضحون وکل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل فجاج مکۃ منحر وکل جمع موقف **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اُسدن ہے جسدن افطار کرو اور عید قربان اُسدن ہے جسدن قربانی کرو اور سارا عرفات وقوف کی جگہ ہے اور ساری منا نحر کی جگہ ہے اور جتنے راستے مکہ میں ہیں سب نحر کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے

باب اذا عمی الشھر جب رمضان کے چاند پر ابر ہو **عن** عبد اللہ بن ابی قیس قال سمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غم علیہ عد ثلاثین یوما ثم صام **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی تاریخوں کو اچھی طرح یاد رکھتے اسطرح اور مہینوں کے یاد نہ رکھتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ شروع کرتے اگر اُسدن ابر ہوتا تو شعبان کے تیس دن پورے کر لیتے پھر روزے رکھنا شروع کرتے **ف** یعنے یوم الشک میں روزہ نہ رکھتے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشھر حتی تروا الھلال او تکملوا العدۃ ثم صوموا حتی تروا الھلال او تکملوا العدۃ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت استقبال کرو رمضان کا یعنے رمضان کے شروع ہونے سے پہلے ہی روزے شروع نہ کیا کرو جبتک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کر لو پھر روزے رکھا کرو جبتک چاند دیکھو یا تیس روزے

پوری کرلو **باب** من قال فان غم علیکم فصوموا ثلاثین اگر شوال کی انتیسویں کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے **عن**
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقدموا الشہر بصیام یوم ولا یومین الا ان یکون شئی یصومہ
احدکم لا تصوموا حتی تروہ ثم صوموا حتی تروہ فان حال دونہ غمامۃ فاتموا العدۃ ثلاثین ثم افطروا و
الشہر تسع وعشرون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرو اس
سے پہلے ایک یا دو روزے رکھ کر مگر جب ان دنوں کوئی تم میں سے روزہ رکھا کرتا ہو یعنے عادت کے موافق اگر اتفاق سے وہی دن
آجاوے تو روزہ رکھنا مضائقہ نہیں اور روزہ مت رکھو جبتک چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھی جاؤ جبتک شوال کا چاند نہ
دیکھو اگر اُسدن ابر آجاوے تو تیس روزے پورے کرلو پھر افطار کرلو اور مہینہ کبھی انتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے **باب** فی التقدم
رمضان کا استقبال کرنا **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من
سرر شعبان شیئا قال لا قال فاذا افطرت فصم یوما وقال احدھما یومین ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا تو نے شعبان کے اخیر میں روزے رکھے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا جب رمضان
کے روزے ہو چکیں تو ایک روزہ اور رکھ یاد دو اور رکھ یہ حکم مستحبا ہے نہ وجوبا **عن** ابی الازہر المغیرۃ بن فروۃ قال
قام معاویۃ فی الناس بدیر مسحل الذی علی باب حمص فقال یا ایھا الناس انا قد رأینا الھلال یوم کذا وکذا و
انا متقدم بالصیام فمن احب ان یفعلہ فلیفعلہ قال فقام الیہ مالک بن ھبیرۃ السبائی فقال یا معاویۃ
اشی سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او شئی من رایک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ ترجمہ مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے معاویہؓ لوگوں میں کھڑے ہوئے دیر مسحل پر جو باب حمص پر ہے اور
کہا اے لوگو ہم نے چاند فلان دن دیکھا ہم تو پہلے سے روزہ رکھیں گے جو شخص چاہے وہ بھی رکھے مالک بن ہبیرہ نے
کہا یا معاویہ یہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنی دل سے کہتے ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے روزہ رکھو شروع رمضان میں اور آخر شعبان میں **ف** سر کے معنی آخر میں باعتبار لغت کے مگر ابو داؤد نے
اوزاعی اور سعید بن عبد العزیز سے نقل کیا وہ کہتے ہے سرہ اول شہر شروع کو کہتے ہیں اس صورت میں معاویہ کا مطلب حدیث سے
نکلنا مشکل ہے کیونکہ ہو سکتا ہے مراد یہ ہو رمضان کے روزے رکھو اور اُس کے آخر میں بھی روزے رکھو ناغہ نہ کرو یا شروع میں
رکھو یا شعبان کے شروع میں رکھو **باب** اذا رأی الھلال فی بلد قبل الاخری بلیلۃ اگر ایک شہر میں دوسرے شہر سے ایک رات پہلے
چاند دکھلائی دیوے **عن** کریب ان ام الفضل ابنۃ الحرث بعثتہ الی معاویۃ بالشام قال فقدمت الشام فقضیت حاجتھا
فاستھل رمضان وانا بالشام فرأینا الھلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ فی آخر الشھر فسألنی ابن عباس ثم
ذکر الھلال فقال متی رأیتم الھلال قلت رأیتہ لیلۃ الجمعۃ قال انت رأیتہ قلت نعم ورآہ الناس وصاموا
وصام معاویۃ قال لکنا رأیناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلاثین او نراہ فقلت افلا

نکتفی بروٴیۃ معاویۃ وصیامہ قال لا ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ کریب سے روایت ہے کہ
ام الفضل بنت الحارث نے انکو بھیجا شام میں معاویہ پاس کریب نے کہا میں شام میں پہونچا اور انکا کام پورا کیا پھر رمضان کا چاند
ہوگیا اور میں وہیں تھا تو ہنسی چاند جمعہ کی رات کو شام میں دیکھا تھا جب میں رمضان کے آخیر میں وہاں آیا تو ابن عباس نے مجھسے چاند
کو پوچھا اور کہا تمنے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہمنے جمعے کی رات کو دیکھا ابن عباس نے کہا تمنے اپنی آنکھسے دیکھا میں نے کہا ہاں اور لوگوں
نے دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزہ رکھے معاویہ نے بھی روزہ رکھا ہم نے تو اُس کو ہفتے کی رات کو دیکھا ہم
اُسی دن سے روزہ رکھہ رہے ہیں اور رکھی جائینگے جبتک تیس روزے پورے ہوں یا شوال کا چاند دکھلائی دیوے میں نے
کہا تم معاویہ کی رویت پر اور اُن کے روزے پر اعتبار نہیں کرسکتے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنیکا) **باب** کراھیۃ صوم یوم الشک یوم الشک کو روزہ مکروہ ہے **عن** صلۃ قال کنا
عند عمار فی الیوم الذی یشک فیہ فاتی بشاۃ فتنحی بعض القوم فقال عمار من صام ھذا الیوم فقد عصی ابا القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس ہی شک کے روز ایک بکری کا گوشت آیا بعضے لوگوں نے کہا ہمسے
پرہیز کیا عمار نے کہا جس نے اس روز روزہ رکھا اُس نے نافرمانی کی ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فیمن یصل
شعبان برمضان جو شخص شعبان میں روزے رکھہ کر رمضان ملادے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوما یصومہ رجل فلیصم ذلک الصوم ترجمہ ابی ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے رمضان کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے لیکن جسکو عادت ہو روزہ
رکھنے کی وہ روزہ رکھے یوے **ف** جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکھنے کی عادت رکھتا ہو مثلاً پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھتا ہو اور
اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوں تو اسکو منع نہیں اور جسکو عادت نہو روزہ نہ رکھے **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ لم یکن یصوم من السنۃ شھرا تاما الا شعبان یصلہ برمضان ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سوا رمضان کے کسی مہینے پورے مہینے بھر روزے نہ رکھتے البتہ شعبان بھر رکھتے رمضان سے ملادیتے **باب** فی کراھیۃ ذلک رمضان سے ملانا مکروہ ہے
عن عبدالعزیز بن محمد قال قدم علینا عباد بن کثیر المدینۃ فمال الی مجلس العلاء فاخذ بیدہ فاقامہ ثم قال اللھم
ان ھذا یحدث عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتصف شعبان فلا تصوموا
فقال العلاء اللھم انی حدثنی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عباد بن کثیر مدینہ میں آئے تو علاء کے
پاس گئے اور اُنکا ہاتھہ پکڑ کر کھڑا کیا بعد اُس کے کہا اے پروردگار یہ حدیث بیان کرتا ہے اپنے باپ سے اُس نے ابوہریرہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدھا گذر جاوے تو پھر روزے نہ رکھو جبتک رمضان نہ آوے علاء نے کہا اے پروردگار
بیشک میرے باپ نے ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی اُنہوں نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** شھادۃ رجلین
علی رؤیۃ ھلال شوال دو آدمی گواہی دیں شوال کے چاند دیکھنے کی تو صحیح ہے **عن** حسین بن الحرث الجدلی

من جديلة قيس ان امير مكة خطب ثم قال عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نسلك للرؤية فان
لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما فسالت الحسين بن الحرث من امير مكة قال لا ادري ثم لقيني بعد
قال هو الحرث بن حاطب اخو محمد بن حاطب ثم قال الامير ان فيكم من هو اعلم بالله ورسوله مني وشهد هذا
من رسول الله صلى الله عليه وسلم وما بيده الى رجل قال الحسين فقلت لشيخ الى جنبي من هذا الذي
اوما اليه الامير قال هذا عبد الله بن عمر وصدق كان اعلم بالله منه فقال بذلك امرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم **ترجمہ** حسین بن حارث جدلی سے روایت ہے کہ مکہ کے امیر نے خطبہ پڑھا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عہد دیا
کہ ہم چھ کے ارکان چاند دیکھ کر ادا کریں اگر ہم چاند نہ دیکھیں اور دو معتبر عادل آدمی گواہی دیں تو انکی گواہی پر ارکان ادا
کریں ابو مالک نے کہا میں نے حسین بن حارث سے کہا وہ مکہ کا امیر کون تھا انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر حسین نے مجھ سے ملکر کہا وہ
امیر حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی پھر امیر نے کہا تم میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور رسول کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اسی نے
گواہی دی اسبات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امیر نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا حسین نے کہا میں نے ایک شخص سے پوچھا جو میرے
بازو کھڑا تھا یہ کون شخص ہے جسکی طرف امیر نے اشارہ کیا وہ شخص بولا یہ عبد اللہ بن عمر ہیں اور سچ کہا امیر نے بیشک عبد اللہ بن عمر کو زیادہ
جانتے ہیں امیر سے عبد اللہ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا **عن** ربعی بن حراش عن رجل من اصحاب النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال اختلف الناس فی آخر یوم من رمضان فقدم اعرابیان فشهدا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم باللہ
لاهلا الهلال امس عشية فامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الناس ان یفطروا زاد خلف فی حدیثه او اغدوا الی
مصلاهم **ترجمہ** ربعی بن حراش سے روایت ہے اس نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھا کہا لوگوں نے
اختلاف کیا رمضان کے آخری روز میں دو اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے گواہی دی اللہ کا نام لیکر کہ ہم نے کل چاند
شام کو دیکھا رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو حکم کیا روزہ کھول ڈالنے کا خلف کے روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے یہی حکم کیا کہ دوسرے
دن صبح کو سب لوگ عیدگاہ کو چلیں **باب** فی الشهادة الواحد علی رویة هلال رمضان اگر رمضان کے چاند پر ایک ہی گواہی
گزرے تو روزہ رکھیں **عن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الهلال قال
الحسن فی حدیثه یعنی رمضان اتشهد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا
بلال اذن فی الناس فلیصوموا غدا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے چاند رمضان کا دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں بولا ہاں
پھر آپ نے پوچھا تو گواہی دیتا ہے اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا بلال سے اے بلال پکار دے لوگوں میں کل سے روزہ رکھیں
عن عکرمة انهم شکوا فی هلال رمضان مرة فاراد وا ان لا یقوموا ولا یصوموا فجاء اعرابی من الحرة فشهد انه
راى الهلال فاتی به النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال اتشهد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال نعم وشهد انه

رای الھلال فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا ترجمہ حکم سرکار ہے کہ لوگوں نے اگر چاند رمضان کے چاند میں شک کیا انکا قصد ہو اگر رات کو تہجد پڑھیں دنکو روزہ کہیں ہر ایک عراقی حرہ ایک میل سے بدیکے پاس آیا اور اُسنے گواہی دی چاند دیکھنے کی وہ لایا کہ رسول اللہ سے آپ نے پوچھا تو اسبات کی گواہی دیتا ہی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں اللہ کا رسول ہوں وہ بولا ہاں اور گواہی دی کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے بلال کو حکم کیا کہ لوگوں میں پکار دیں کہ روزہ رکھیں اور روزے رکھو **عن** ابن عمر قال تراءی الناس الھلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ فصامہ وامر الناس بصیامہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگوں نے چاند دیکھا میں نے رسول اللہ سے بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا **باب** التوکید السحور سحری کھانے کی تاکید **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق یہ ہے کہ وہ سحری نہیں کھاتے اور ہم سحری کھاتے ہیں احمد بغیر سحری کھانے کی بہت تاکید ثابت ہوئی **باب** من سمی السحور الغداء رمضان میں سحری صبح کا کھانا ہے **عن** العرباض بن سارية قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلعم نے سحری کھانے کو رمضان میں اور فرمایا آؤ کھانا کھائیں برکت کا کھانا کھانا ہے الحمد للہ تمام ہوا پارہ چودھواں سنن ابی داؤد کتاب الصوم کے بعد فرمایا ہے پارہ پندرھواں

تمام الجزء والرابع عشر ویتلوہ الجزء والخامس عشر انشاء اللہ تعالے

فہرست پارہ چہاردہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۳۱	توبہ کی علامت آزادی کی مکاتب ہو آزاد ہو جائے	۵۴۱	ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہو۔	۵۵۳	جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکو کیسا	۵۵۸	روزہ کیونکر فرض ہوا۔
۵۳۲	جسکی کنیز کا خاوند آزاد ہو۔	۵۴۲	قیافہ جاننے والے کا بیان۔		کا حرج بنا منسوخ ہو گیا میراث کی آیت سے	۵۵۹	یطیقونہ کا منسوخ ہونا۔
۵۳۳	جب خاوند اور جورو ایک ساتھ آزاد ہو جاویں	۵۴۳	ایک لڑکے کی کئی ماں ہوں تو قرعہ ڈالا جاوے	۵۵۵	جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکی عدت کا بیان		بعضوں کا یہی قول ہے علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین
۵۳۴	جب خاوند جورو مسلمان ہو جاوے۔	۵۴۴	جاہلیت کے نکاح کا بیان کس طرح ہوتے تھے	۵۵۶	جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ بھی	۵۶۰	کبھی مہینہ اور تیس دن کا ہوتا ہے۔
۵۳۵	جب مرد عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک	۵۴۵	لڑکا اسکی کا ہو گا جسکی بی بی ہو یا لونڈی ہو		عدت تمام کس گھر میں رہے		جب چاند کہیں میں لوگوں کو غلطی ہو جاوے۔
	عورت اسکو مل سکتی ہے۔	۵۴۶	لڑکے کی پرورش کا حق ماں کو ہے	۵۵۷	جس نقل مکان درست کہا ہے	۵۶۱	جب رمضان کے چاند پر اعتبار ہو۔
۵۳۶	جو شخص مسلمان ہو اور اسکی بی بی	۵۴۷	مطلقہ کی عدت کا بیان۔	۵۵۸	معتدہ عدت میں کن باتوں سے بچے		اگر شوال کی رات کو لوگ عید کا چاند نہ دیکھیں تو تیس روزے پورے کریں
	سے زیادہ عورتیں ہوں۔	۵۴۸	طلاق کی عدت کی آیت سے جو منسوخ ہوئی	۵۵۸	حاملہ عورت کی عدت کا بیان۔	۵۶۱	رمضان کا استقبال کرنا۔
۵۳۷	جب ماں باپ مسلمان ہوں تو اولاد کسکے پاس رہے	۵۴۹	رجعت کا بیان۔	۵۵۸	ام ولد کی عدت کا بیان۔	۵۶۲	اگر ایک شہر میں دو جگہ چاند دیکھا جاوے
۵۳۸	لعان کا بیان۔	۵۵۰	عورت کو تین طلاق دی یا ایک ساتھ تین طلاق دیں	۵۵۸	تین طلاق جس عورت کو دی جاویں وہ بھی خاوند	۵۶۳	یوم الشک کو روزہ رکھنا مکروہ ہے
۵۴۰	جب لعان میں شک ہو تو کیا حکم ہے۔	۵۵۰	جسکو خلع یا طلاق قبیس کی عدت بیٹھنا کہو		کی مال نہیں کہی جا سکتی نہ دوسرے کو پہنچ سکتی ہے	۵۶۳	جو شخص شعبان میں روزہ رکھکر رمضان ملاوے
۵۴۱	لڑکے کی نسب کا انکار کرنا کیسا ہے۔	۵۵۱	جس عورت کے تین طلاق دی جاوے وہ کہاں عدت	۵۵۸	زنا بہت بڑا گناہ ہے۔	۵۶۳	رمضان سے ملانا مکروہ ہے۔

۵۶۲ روزہ رکھنا اگر رمضان کے چاند میں شک ہو ۵۶۳ اگر رمضان کے چاند میں شک ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے ۵۶۴ سحری کھانا بابرکت ہے

الجزء الخامس عشر

پارہ پندرہواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقت السحور سحری کہانیکا وقت **عن** سمرۃ بن جندب یخطب و ہو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن من السحور کو اذان بلال ولا بیاض الافق الذی ہکذا حتی یستطیر ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ وہ خطبہ مین کہتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان تم کو سحری کہانے سے نہ روکے وہ صبح صادق سے پہلے اذان دیا کرتے اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارہ مین ظاہر ہوکر پھیل جاتی ہے ریعنے صبح کاذب **ف** یعنے صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اُسوقت تک روزہ دار کو کہانا پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اُس وقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہے اُسوقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی لیرجع قائمکم و ینبہ نائمکم ولیس الفجر ان یقول ہکذا قال مسدد و جمع یحیی کفیہ حتی یقول ہکذا ومد یحیی باصبعیہ الستابتین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روکے کسی بلال کی اذان اوسکی سحری کہانیسے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہے رات سے تاکہ تم مین سے نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانیکو اسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونو ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکہلایا یعنے جو لمبی اور اونچی روشنی اول ہوتی ہے اُس کا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملاکر پھیلایا یعنی اور بائین یعنی صبح وہ ہے جسکی روشنی چوڑی ہو **عن** طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا و اشربوا لا یہیدنکم الساطع المصعد فکلوا و اشربوا حتی یعترض لکم الاحمر ترجمہ طلق سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا و اور پیو مت روکے تم کو کہانے اور پینے سے وہ روشنی جو چڑہتی چلی آتی ہے صبح کاذب بلکہ کہاؤ اور پیو جب تک سرخ فجر نہ نکلے ریعنے سفیدی مین سرخی نہ آجاوے مراد یہ ہے کہ اچھی طرح روشنی ہوجاوے **عن** عدی بن حاتم قال لما نزلت ہذہ الآیۃ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال اخذت عقالا ابیض و عقالا اسود فوضعتہما تحت وسادتی فنظرت فلم اتبین فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال انما ذاک العریض طویل انما ہو اللیل والنہار قال عثمان انما ہو سواد اللیل وبیاض النہار ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین کہا یا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مین نے اونٹ باندہنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پہر آخر رات مین مین نے

اُس کو دیکھا مجھ کو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپ نے ہنسکر فرمایا تیرا تکیہ بہت لنبا چوڑا ہے یعنے تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ اور سفید دور سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے **ف** تیرا تکیہ بہت چوڑا لنبا ہے جب تو رات کے اور دن کے ڈورے اُس کے نکل آگئے یہ آپ نے ہنسی سے فرمایا **باب** الرجل یسمع النداء والاناء علی یدہ کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کھانا اسکے سامنے ہو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اذان سنے یعنے صبح کی اور پاس اوسکے ہاتھ میں ہو یعنی کچھ کھانا پینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب تک اپنی حاجت روائی نہ کر لیوے اس برتن کو نہ رکھے **ف** شاید مراد اذان سے وہ اذان ہے جو قبل طلوع فجر کے بلال دیا کرتے تھے مگر اس صورت میں برتن ہاتھ میں ہونے کی قید کیا ضرور نہی پس مطلب یہ ہوگا کہ اگر اذان فجر کی ہو جاوے لیکن کھانا سامنے ہو تو کچھ کھا لیوے تاکہ تکلیف مالا یطاق نہ اوٹھاوے **باب** وقت فطر الصائم روزہ کس وقت افطار کرے **عن** عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء اللیل من ھھنا وذھب النھار من ھھنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پورب کیطرف سے رات کی سیاہی آوے اور جاوے دن پچھم کو اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے **عن** عبد اللہ ابن ابی اوفی یقول سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ لو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک نھارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اذا رایتم اللیل قد اقبل من ھھنا فقد افطر الصائم و اشار باصبعہ قبل المشرق **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی کی روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور وہ روزہ دار تھے جسوقت کہ سورج ڈوب گیا تو آپ نے فرمایا اے بلال اوتر کر ہمارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش کہ آپ شام کرتے یعنی شام ہو جانے دیتے آپ نے فرمایا اوتر کر ہمارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپکے اوپر تو دن ہے یعنے آپ روزہ دار ہیں اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا اوتر اور ہمارے واسطے ستو گھول پھر وہ اوترا اور ستو گھولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پھر فرمایا جسوقت تم دیکھو کہ رات ادھر سے آوے یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں حضرت کے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا دل اُس وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہے روزہ کھولنے کا یہ ضرور نہیں کہ تارے نکل آویں اور خوب اندھیرا ہو جاوے **باب** ما یستحب من تعجیل الفطر روزہ جلدی کھولنا مستحب ہے **عن** ابی عبید عبد اللہ قال صلیت مع علی ثم دخلت علی عثمان فکانت عامۃ صلاتہ بعد ما یفطر فقال لہ علی رایتک یا امیر المؤمنین تعجل الصلاۃ قبل الفطر فقال عثمان انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال امتی بخیر او قال علی الفطرۃ ما عجلوا الصلاۃ قبل الفطر **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ روزہ جلدی کھولا کرینگے کیونکہ یہود اور نصاریٰ روزہ کھولنے مین دیر کیا کرتے ہین **ف** سورج ڈوبتے ہی اول روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب قیام دین وغیرہ ہے کہ حضرت کی سنت ہی اور دیر لرنا یہود اور نصاریٰ کی عادت ہی بعضے ناواقف جہالت اور شیعون کی صحبت کے سبب سے دیر کرتے ہین یہ مکروہ ہی **عن** ابی عطیۃ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا انا ومسروق فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی عطیہ ہی روایت ہی کہ مسروق اور مین حضرت عائشہ پاس گئے اور ہم نے کہا ہی مومنون کی ماں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے ہین کہ ایک ان مین سے روزہ جلدی افطار کرتا ہی اور نماز بھی جلدی پڑہتا ہی - یعنے اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کھولتا ہی اور نماز دیر کر پڑہتا ہی حضرت عائشہ نے کہا جو جلدی افطار کرتا ہی اور نماز جلدی پڑہتا ہی وہ کون ہی ہم نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے **ف** عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تہے انہون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ بھی بڑے صحابی تہے انہون نے جو پر عمل کیا یا ان کو کچھ عذر ہوگا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہون گے **باب** مایفطر علیہ کس چیز پر روزہ افطار کرے **عن** سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائما فلیفطر علی التمر فان لم یجد التمر فعلی الماء فان الماء طھور **ترجمہ** سلمان بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی روزہ دار ہو وے تو چاہیئے کہ کھجور سے روزہ کھولے اور جو کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنیوالا ہی **ف** یہ امر استحباب کے لیے فرمایا نہ وجوب کے دسرے اور چیزون پر بھی روزہ کھولنا درست ہی **باب** القول عند الافطار افطار کیوقت کیا ہی **عن** ابن سالم المقفع رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ **ترجمہ** ابن سالم المقفع سے روایت ہی کہ ابن عمر کو مینے دیکہا کہ اپنی ڈاڑہی مٹھی مین پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اسکو کترتے اور کہا کہ رسول اللہ صلعم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے پیاس گئے اور رگین تر و تازہ ہوگئین اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالے نے چاہا **ف** یعنے اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہوگیا **عن** معاذ بن زھرۃ انہ بلغہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت **ترجمہ** معاذ بن زہرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے ای اللہ تیری ہی لیئے مینے روزہ رکہا اور تیری ہی رزق پر مینے افطار کیا **ف** ابن مالک نے کہا کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑہتے تہے اور لک صحت کے جو لوگون نے دبک امنت و علیک توکلت زیادہ کر لیا ہی اسکی کچھ اصل نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی افطار کے نزدیک روزہ دار کیواسطے ایک دعا ہی کہ رد نہین

کیجاتی ہے اور یہی وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفرلی اور یہی پڑھتے تھے الحمد للہ
الذی عافانی فصمت ورزقنی فافطرت **باب** الفطر قبل غروب الشمس اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے روزہ کھول لے **عن** اسماء
بنت ابی بکر قالت افطرنا یوما فی رمضان فی غیم فی عهد رسول الله صلے الله علیه وسلم ثم طلعت الشمس
قال ابو اسامه قلت لهشام امروا بالقضاء قال وبد من ذلك **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ رمضان
مین ایکدن ہمنے افطار کیا بدلے اور ابر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین پھر سورج نکل آیا اور ابو اسامہ نے کہا مین نے
ہشام سے کہا پھر قضا کا حکم ہوا ہوگا انہون نے کہا قضا تو ضروری ہے **باب** الوصال نہ کے روزہ رکھنا بیان **عن** ابن عمر
ان رسول الله صلے الله علیه وسلم نهی عن الوصال قالوا فانك تواصل یا رسول الله قال انی لست کهیئتکم
انی اطعم واسقی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید روزہ رکھنے سے منع کیا یعنے دو روز یا زیادہ
برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نہ کھانا صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ آپ جو تاکید روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہے آپنے
فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجھکو دن مین کھانا پانی ملتا ہے یعنے جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے
مجھکو بدون اسکے خدا طاقت دیدیتا ہے یا سچ مچ خدا حضرت کو کھانا کھلاتا ہو یہ حضرت ہی کو خاص تھا دوسرے کو ایسی نہ رکھنی ہے
منع فرمایا **عن** ابی سعید الخدری انه سمع رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول لا تواصلوا فایکم
اراد ان یواصل فلیواصل حتے السحر قالوا فانك تواصل قال انی لست کهیئتکم انی اطعم یطعمنی و
ساقیا یسقینی **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تم
روزہ نرکھو سو جو تم کیا چاہے اور روزہ ملانیکا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملادے یعنے اگر روزہ دار شام کیوقت نکھاوے اور سحری
کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روز روزہ رکھے اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ہے صحابہ نے کہا یا
رسول اللہ آپ جو تاکید روزہ رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ مین تمہاری طرح نہین ہون میرے لئے کھلانیوالا ہے کہ وہ کھلا دیتا ہے
اور پلانیوالا ہے کہ وہ پلا دیتا ہے **ف** یعنے خداوند کریم کیطرف سے غذا بھی روحانی ہوگی **باب** الغیبة للصائم روزے مین
غیبت کرنا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله
حاجة ان یدع طعامه وشرابه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ چھوڑے جھوٹ بولنا
اور بری کام کرنا نہ چھوڑے یعنی روزہ مین تو اللہ کو اسکے کھانا پانی چھوڑ دینے کی کچھ حاجت نہین **ف** یعنے صرف فاقے کرنیسے اللہ
خوش نہین ہوتا جبتک بری کامون کو بھی نہ چھوڑے **عن** ابی هریرة ان النبی صلے الله علیه وسلم قال الصیام جنة
اذا کان احدکم صائما فلا یرفث ولا یجهل وان امرؤ قاتله او شاتمه فلیقل انی صائم انی صائم **ترجمہ** ابی
ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے تو جب تم مین سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ بیہودہ بکے اور جہالت
نکرے اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیان بکے تو کہدے مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **ف** روزہ کو ڈھال اسلئے کہا

جیسے ڈالنا لڑیمین صدمون سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے **باب** السواك للصائم روزی مین مسواک کرنا **عن** ربیعة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاك وهو صائم زاد مسدد ما لا اعد ولا احصی **ترجمہ** ربیعہ سے روایت ہے کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ مین مسواک کرتے ہوئے مسدد نے زیادہ کیا بیشمار دفعہ کہ مین شمار نہین کرسکتا **باب** الصائم یصب علیه الماء من العطش ویبالغ والاستنشاق روزہ دار کے سر پر پیاس کیوجہ سے پانی ڈالنا اور ناک مین پانی زور سے نہ ڈالنا روزے مین **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن بعض عن اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم امر الناس فی سفره عام الفتح بالفطر وقال تقووا العدو کم وصام رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر قال الذی حدثنی لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعرج یصب علی رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لوگون کو حکم دیا روزہ افطار کرنیکا سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا آپنے قوت حاصل کرو اپنے دشمنون کیواسطے (یعنے جہاد کا وقت ہے ایسا نہو روزے سے ضعف ہو جاوے) ابو بکر نے کہا اوسی صحابی نے مجھسے بیان کیا کہ مقر رمینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ مین اپنے سر پر پانی ڈالتے تھے عرج مین (نام ایک جگہکا ہے درمیان مکے اور مدینے کے) اسلئے کہ گرمی اور پیاس کے سختی کم ہو جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کیواسطے سر پر پانی ڈالنا یا نہانا یا بھیگا کپڑا وغیرہ بدن پر لپیٹنا شدت گرمی مین مکروہ نہین ہے **عن** صبرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما **ترجمہ** صبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کے اندر سے ڈالنے مین مبالغہ کیا کر مگر جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نکیا کر (شاید پانی دماغ مین نہ چلا جاوے) **باب** فی الصائم یتحجم روزہ دار پچھنی لگاوے تو کیسا **عن** ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف** دونونکا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو گیا کیونکہ پچھنی لگانیوالے کے مُنہ مین خون جانیکا خوف ہے اور جسکی لگائی اوسکو خوف ہے کہ ضعف ہو جاوے اور روزہ توڑنا پڑے **عن** شداد بن اوس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی علی رجل بالبقیع وهو یحتجم وهو لثمان عشرة خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** شداد بن اوس اور اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) مین ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگی لگوا رہا تھا اور حضرت میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رمضان کی اٹھارہوین تاریخ آپنے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف** بعضون نے اس حدیث

یہ معنے کئے ہین کہ جسکو پیچنی لگانا یا لگوانا منظور ہو تو وہ افطار کرے یعنی روزہ نہ رکھے اسلئے کہ روزہ ٹوٹ جانیکا خوف ہی پھر بھی توڑنیسے کفارہ کیون ہی **باب فی الرخصۃ فی ذلک** روزے مین پچنی کے اجازت **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ مین سینگی لگوائی (پچنے لگوائی) یہ حدیث دلیل ابو حنیفہ اور شافعی کی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم محرم ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے سینگی لگوائی روزہ مین حالت احرام مین (یعنے آپ روزہ دار تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے) **عن** رجل من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن الحجامۃ والمواصلۃ ولم یحرمھما ابقاء علی اصحابہ فقیل لہ یا رسول اللہ انک تواصل الی السحر فقال انی اواصل الی السحور یطعمنی ویسقینی ترجمہ ایک شخص صحابی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سینگی لگوانیسے اور روزہ کا روزہ رکھنے سے لیکن انکو حرام نہ کیا باقی رکھنے کے لئے اپنے اصحاب پر اگر کسیکو طاقت ہو وہ کرسکتا ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ روزہ ملاتے ہین سحر تک آپنے فرمایا مین روزہ ملاتا ہون سحر تک مجھکو میرا رب کھانا کھلاتا ہی اور پانی پلاتا ہی **عن** ثابت قال قال انس ما کنا ندع الحجامۃ للصائم الا کراھیۃ الجھد ترجمہ ثابت سے روایت ہی کہ انس نے کہا ہم پچنے نہین لگانے دیتے تھے روزہ دار کو اس خیال سے کہ کہین ضعف نہو جاوی (یہ اس لحاظ سے کہ روزہ ٹوٹ جاویگا) **باب** فی الصائم یحتلم نھارا فی شھر رمضان جو شخص رمضان مین صبح کو اٹھی احتلام کیحالت مین **عن** رجل من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یفطر من قاء ولا من احتلم لا من احتجم ترجمہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین روزہ ٹوٹتا کسیکو قے یا احتلام کیا یا پچنی لگائی (یعنے روزہ مین ان چیزون کے ہونیسے روزہ نہین ٹوٹتا) **باب** الکحل عند النوم سوتے وقت سرمہ لگانا **عن** النعمان عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ امر بالاثمد المروح عند النوم وقال لیتقہ الصائم ترجمہ نعمان روایت ہی رسول اللہ صلعم نے حکم کیا مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا سوتے وقت اور فرمایا روزہ دار اس سے بچے (استحبابا نہ وجوبا تو سرمہ لگانا مکروہ ہوا) روزہ دار کو مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور ائمہ کے نزدیک مکروہ نہین ہی **عن** انس بن مالک انہ کان یکتحل وھو صائم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ وہ روزہ مین سرمہ لگاتے تھے **عن** الاعمش قال ما رایت احدا من اصحابنا یکرہ الکحل للصائم وکان ابراھیم یرخص ان یکتحل الصائم بالصبر ترجمہ اعمش سے روایت ہی کہ مینے نہین دیکھا کسیکو اپنے یارون مین سے کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانے کو برا جانتا ہو اور ابراہیم نے رخصت دی ہی روزہ دار کو سرمہ لگانیکی ساہتہ صبر کے (وہ ملایک قسم ہے سرمہ کی) **باب** الصائم یستقیء عامدا روزہ دار قصدا قے کرے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ

وان استقاء فلیقض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر قے غلبہ کرے روزے
مین اوس پر روزہ کی قضا نہین اور جس نے از خود قے کیا اوس پر قضا ہے ف یعنی جسکو خود بخود روزے مین
قے آجاوے تو اُس کا روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اُسکا روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور اکثر علماء کے
نزدیک اوس روزہ کی قضا اُسپر لازم ہے کفارہ نہین خواہ قے تھوڑی ہو یا بہت عن ابی الدرداء ان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاء فافطر فال معدان فلقیت ثوبان مولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال
صدق وانا صببت لہ وضوءہ صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھسے ثوبان جو مولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہین یعنے حضرت کے آزاد کئے ہوئے غلام دمشق کی مسجد مین ملے تو مین نے ان سے پوچھا کہ ابی الدرداء
نے مجھسے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا مینے
اُس وقت وضو کا پانی ڈالا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یعنے مین پانی ڈالتا جاتا تھا آپ وضو کرتے تھے باب
القبلۃ للصائم روزہ دار بوسہ لیوے تو کیسا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یقبل وھو صائم ویباشر وھو صائم ولکنہ کان املککم لاربہ ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ مین بوسہ لیتے تھے اور مباشرت کرتے تھے ف مباشرت عورت سے
بدن ملانیکو کہتے ہین اور لپٹنے کو بغیر جماع کیے ف لیکن آپ بہت اختیار رکھتے تھے اپنی حاجت کا یعنے آپ کو اپنے
نفس پر بہت قدرت تھی شہوت بخوبی روک سکتے تھے تو اور کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو عن
عائشۃ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقبلنی وھو صائم وانا صائمۃ ترجمہ عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے مین بوسہ لیتے تھے (اپنی بی بیون کا) عن عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقبلنی وھو صائم وانا صائمۃ ترجمہ عائشہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تھے اور آپ اور مین دونون روزہ دار ہوتے تھے عن
جابر بن عبد اللہ قال قال عمر بن الخطاب ھششت فقبلت وانا صائم فقلت یا رسول
اللہ صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم قال ارایت لو مضمضت من الماء وانا صائم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ عمر بن خطاب نے کہا مین خوش ہوا اور مین نے بوسہ لیا روزہ مین پھر مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج مین نے بہت بڑا قصور کیا بوسہ لیا مین نے روزے مین
آپ نے فرمایا اگر تو کلے کرے روزے مین عیسے بن حماد کی حدیث مین ہی ہے کہا کچھ قباحت نہین آپ نے فرمایا پھر

یہ بھی اسی کا ہے **باب** الصائم یبلغ الریق روزہ دار رال نگل جاوے **عن** عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یقبلہا وھو صائم ویمص لسانہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ میں اُن کا بوسہ لیتے تھے اور زبان چوستے تھے (تو رال اندر جاتی ہوگی) **باب** کراھۃ الشاب جوان کے لئے مباشرت مکروہ ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واتاہ آخر فسالہ فنہاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ والذی نہاہ شاب **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے **ف** مباشرت کہتے ہیں عورت کے بدن سے بدن ملانے کو اور لپٹنے کو بغیر جماع کے **ت** آپ نے اُس کو اجازت دی پھر دوسرا شخص آیا اُس نے بھی سوال کیا آپ نے اس کو منع کیا جس کو اجازت دی تھی وہ بڈھا تھا اور جسکو منع کیا تھا وہ جوان تھا **عن** عائشۃ ام سلمۃ زوجی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان رسول اللہ صلے اللہ وسلم یصبح جنبا قال عبد اللہ اکاذرمی فی حدیثہ فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہے اُن دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنب رہتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تھی رمضان میں پھر روزہ رکھتے تھے **ف** احتلام پیغمبروں کو نہیں ہوتا ہے کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہے اور پیغمبروں پر شیطان کا زور نہیں چلتا اور بعضوں کے نزدیک پیغمبروں کو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا مذہب مشہور ہے (زرقانی) **عن** ابی یونس مولے عائشۃ عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو واقف علی الباب یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا اریدالصیام افاصوم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا اریدالصیام فاغتسل واصوم فقال الرجل یا رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فغضب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال واللہ انی لارجو ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتبع **ترجمہ** ابی یونس مولے (یعنے آزاد کئے ہوئے غلام) حضرت عائشہ کے عائشہ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ دروازہ پر کھڑے تھے کہ یا رسول اللہ مجھکو حالت جنابت میں فجر ہو جاتی ہے اور میں روزہ کی نیت سے ہوتا ہوں آپنے فرمایا کہ میں بھی جنب ہوتا ہوں اور صبح ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو میں غسل کرکے روزہ رکھتا ہوں وہ شخص بولا آپکا کیا کہنا اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہیں ہیں آپکے تو اللہ تعالے نے اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غصے میں آئے اور فرمایا قسم ہے خدا کی مقرر میں امید رکھتا ہوں کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا علمون کا ہونگا **ف** اس لئے کہ آپ سب سے زیادہ

مقرب ہے اللہ کے اور جتنا آدمی زیادہ مقرب ہوتا ہے اتنا ہی اُس کو احتیاط کرنا ہوتا ہی **باب** کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان جو شخص اپنی بی بی سے رمضان مین جماع کرے تو کیا کفارہ دی **عن** ابی ھریرۃ قال اتی رجل النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ھلکت فقال ما شانک قال وقعت علی امراتی فی رمضان قال فھل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال ھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس قال فاتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما بین لابتیھا اھل بیت افقر منا فضحک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی بدت ثنایاہ قال فاطعمہ ایاھم وقال مسدد فی موضع اخر انیابہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہے اُس نے کہا کہ مین نے رمضان مین (یعنے روزہ رکھے ہوے) اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپنے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ اسکو آزاد کردے اُس نے کہا کہ نہین پھر آپنے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے متواتر رکھ سکتا ہی اُس نے کہا یہ نہین پھر آپنے اسکو فرمایا کہ ساٹھ مسکینونکو کھانا کھلانیکا مقدور رکھتا ہی تو اُس نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جا اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عرق (یعنے کھجور کا بڑا ٹہیلا) کھجورون کا آیا اوس مین سب کھجورین تہین آپنے فرمایا کہ اسکو لے دیدے اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ مدینے کے دو طرفون مین میرے گھر والون سے زیادہ محتاج کوئی نہین ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہان تک ہنسے کہ آپکے دانتون کی کچلیان کہل گئین آپنے فرمایا کہ اپنی گھر والون کو کھلا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علیحدہ دوسرا کفارہ نہین ہوا یہی قول ہی شافعی اور ابوداؤد ظاہری اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور ابو ثور کے نزدیک عورت پر علیحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اُس نے اپنی خوشی سے جماع کرایا اور جو جبراً یا بہولیسے کرایا تو عورت پر کفارہ نہوگا **عن** الزھری ھذا الحدیث عصاہ زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ فلو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر **ترجمہ** زہری سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ یہ رخصت خاص اُسی شخص کے لئے تہی اب اگر کوئی ایسا کرے تو بغیر کفارہ کے بچ نہین سکتا (یعنے تین باتون مین سے کوئی بات کرنا ضرور پڑیگی (خطابی نے کہا) نسوخ ہے واللہ اعلم **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا افطر فی رمضان فامرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یعتق رقبۃ او یصوم شھرین متتابعین او یطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجلس فاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعرق تمر فقال خذ ھذا فتصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما احد احوج منی فضحک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی بدت

اینابہ وقال لہ کلمۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے افطار کیا رمضان مین (روزہ توڑ ڈالا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم کیا ایک بردہ آزاد کرنیکا یا دو مہینے پے در پے روزہ رکھنے کا یا ساٹھ مسکینونکو کھانا کھلانے کا وہ بولا مجھسے یہ نہین ہوسکتا (یعنے ان تینون کامون مین سے کوئی بھی نہین ہوسکتا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنے مین ایک ٹوکرا کھجورون کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اس کو لے اور صدقہ کردہ بولا مجھسے زیادہ کوئی مفلس نہین آپ ہنسنے لگے یہان تک کہ آپ کی کچلیان کھل گئین آپنے فرمایا تو ہی کھالے اس کو دوسری روایت مین یون ہے فاتی بعرق فیہ تمر قدر خمسۃ عشر صاعا وقال فیہ کل انت و اھل بیتک وصم یوما واستغفر اللہ ترجمہ آپ پاس ایک ٹہیلا کھجورونکا ایا جسمین پندرہ صاع کھجور ہوگی۔ اس روایت مین یہ ہے آپنے فرمایا تو کہا اسکو اور تیرے گھر کے لوگ کھاوین اور ایک روز روزہ رکھ لے (قضا کا) اور استغفار کر اللہ سے عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم تقول اتی رجل النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی المسجد فی رمضان فقال یا رسول اللہ احترقت فسالہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ما شانہ فقال اصبت اھلی قال تصدق قال واللہ مالی شیء ولا اقدر علیہ قال اجلس فجلس فبینما ھو علی ذلک اقبل رجل یسوق حمارا علیہ طعام فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم این المحترق انفا فقام الرجل فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تصدق بھذا فقال یا رسول اللہ اعلی غیرنا فواللہ انا لجیاع مالنا شیء قال کلوہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی وہ کہتی ہین ایک شخص مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا رمضان مین اور بولا یا رسول اللہ مین جل گیا (یعنے جھنم مین جل گیا مطلب یہ ہی کہ آیندہ جلونگا) آپنے پوچھا کیون کیا حال ہی وہ بولا مینے جماع کیا اپنی بی بی سے روزے مین) آپنے فرمایا صدقہ دے وہ بولا خدا کی میرے پاس کچھ نہین نہ مجھمین طاقت ہی آپنے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھا رہا اتنے مین ایک شخص گدہے پر غلہ لادے ہوئے مانگتا ہوا آیا آپنے پکار کر فرمایا کہان ہی جلنے والا یہ وہ کھڑا ہوا آپ نے فرمایا اسکو صدقہ کردہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دون قسم خدا کی ہم خود بھوکے ہین ہماری پاس کچھ نہین ہے آپنے فرمایا کھاؤ اس کو۔ دوسری روایت مین ہے فاتی بعرق فیہ عشرون صاعا آپ پاس ایک ٹہیلا آیا جس مین بیس صاع تھے **باب** التغلیظ فیمن افطر عمدا جو شخص قصد روزہ توڑ ڈالی اسکی سزا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ رخصھا اللہ لہ لم یقض عنہ صیام الدھر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روز رمضان کا کرکھی بغیر رخصت کے جس مین اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزے اسکو پورا نہ کرسکینگے (یعنے اگر قیامت تک روزے رکھے گا تو وہ ثواب جو ایک روزے مین رمضان کی حاصل ہوتا نہ ہوگا **باب**

من اکل ناسیا جو شخص بھول کر روزے مین کہا پی لے **عن** ابی هریرة قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال یارسول الله انی اکلت وشربت ناسیا وانا صائم فقال اطعمك الله وسقاك **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یارسول اللہ مین نے بھول کر کہا پی لیا روزے مین
آپ نے فرمایا اللہ نے تجھ کو کہلایا اور پلایا یعنے روزہ نہین گیا **باب** تاخیر قضاء رمضان رمضان کی قضا کرنے
مین دیر کرنا **عن** عائشة قالت ان کان لیکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضیه حتی
یاتی شعبان **ترجمہ** حضرت عائشہ کہتی ہین مجھ پر روزے ہوتے تھے رمضان کے قضا کرنے کے پھر مین اونکو کہہ نہ سکتی
یہان تک کہ شعبان آجاتا **ف** تو شعبان مین رکھ لیتی کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتھ بہت مشغول
رہتے آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ کہتین جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزے
رکھتے حضرت عائشہ بھی رکھ لیتین اگر رمضان مین روزے قضا ہو جاوین اور دوسرا رمضان آجاوے تو رمضان کے روزے
رکھکر پھر قضا کے روزے رکھے اور ہر روزہ کے ساتھ ایک ایک ماشہ سکین کو دیوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک غلہ دینا ضرور
نہین صرف قضا کرلے **باب** فیمن مات وعلیه صیام جو شخص مرجاوے اور اس کے ذمے پر روزہ ہون **عن**
عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات وعلیه صیام صام عنه ولیه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے اوسکا ولی روزے
رکھے **ف** یہی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ نہین
سکتا **عن** ابن عباس قال اذا مرض الرجل فی رمضان ثم مات ولم یصح اطعم عنه ولم یکن علیه
قضاء وان نذر قضی عنه ولیه **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے رمضان مین پھر مرجاوے
اور اچھا نہو تو اوسکی طرف سے مسکینون کو کھانا دیا جاویگا اور قضا اوس کے ذمہ واجب نہ ہوگی کیونکہ اوس نے مرض سے
صحت ہی نہین پائی اگر وہ نذر کریگا تو ولی اوسکی طرف سے پورا کرے **باب** الصوم فی السفر سفر مین روزہ رکھنے
کا بیان **عن** عائشة ان حمزة الاسلمی سال النبی صلی الله علیه وسلم فقال یارسول الله انی
اسرد الصوم افاصوم فی السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
حمزہ اسلمی نے پوچھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یارسول اللہ مین پے درپے روزے رکھا کرتا ہون کیا سفر مین بھی روزے رکھون
آپ نے فرمایا چاہے روزے رکھ چاہے افطار کر **ف** یعنی اختیار ہے مگر روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت نہو
اور ضعف کا خوف نہو اور جو یہ باتین ہون تو افطار افضل ہے یہی مذہب ہے محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور
اوزاعی کے نزدیک ہر حال مین روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور احادیث اس باب مین مختلف ہین **عن** حمزة الاسلمی قال
قلت یارسول الله انی صاحب ظهر اعالجه اسافر علیه واکریه وانه رمضان افاصوم فی هذا الشهر

یعنی رمضان وانا اجد القوۃ وانا شاب فاجدبان اصوم یارسول اللہ اھون علی ان اوخرہ
فیکون دینا افاصوم یارسول اللہ اعظم لاجری او افطر قال ای ذلک شئت یا حمزۃ ترجمہ
حمزہ اسلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں جانور والا ہوں (یعنے سواریوں والا) اون کو لیکر ایا کرتا
ہوں سفر کرتا ہوں کرایہ دیتا ہوں کبھی سفر میں رمضان کا مہینہ آجاتا ہے مجھہ میں طاقت ہے میں جوان ہوں روزے
رکھہ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہے قضا کرنے سے اور قرض کیطرح سر پر رکھنے سے کیا میں روزے رکھہ لیا کروں
اسمیں زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھوں آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے اے حمزہ **عن** ابن عباس قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ حتی بلغ عسفان ثم دعا بانا ء فرفعہ الی فیہ لیریہ
الناس وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم و افطر
فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے
مکے کو چلے جب عسفان میں پہونچے (ایک منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اپنے منہ تک اوس کو بلند کیا تا
کہ لوگ دیکھہ لیں رمضان میں ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا ہے اور افطار بھی
کیا ہے جس کا جی چاہے روزے رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے **عن** انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافطر بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
ترجمہ انس سے روایت ہے ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رمضان میں بعضوں نے ہم میں سے روزہ
رکھا بعضوں نے نہ رکھا تو روزہ دار نے نہ رکھنے والے پر عیب نہیں کیا نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا **عن**
قزعۃ قال اتیت ابا سعید الخدری وھو یفتی الناس وھم مکبون علیہ فانتظرت خلوتہ فلما
خلا سالتہ عن صیام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان عام
الفتح فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ونصوم حتی بلغ منزلا من المنازل فقال انکم
قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم فاصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرنا فنزلنا
منزلا فقال انکم تصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزیمۃ من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو سعید ثم لقد رایتنی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک و
بعد ذلک ترجمہ قزعہ سے روایت ہے میں ابو سعید خدری کے پاس آیا وہ لوگوں کو فتوی دے رہے تھے اور لوگ اون پر
جھکے ہوئے تھے میں فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلے ہوں تو پوچھوں جب اکیلے ہوئے میں نے پوچھا سفر میں رمضان کے روزے
رکھنا کیسا ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا آپ بھی روزے رکھتے تھے
ہم بھی روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ایک منزل میں آپ پہونچے آپ نے فرمایا اب تم اپنے دشمن کے قریب ہوگئے اب روزہ نہ رکھنا تمہارے

قوت کا باعث ہوگا پھر دوسری دن بعضوں نے ہم مین سے روزہ رکھا بعضوں نے نہ رکھا پھر ہم چلے ایک اور منزل میز
اوترے آپ نے فرمایا صبح کو تم دشمن سے ملوگے اب روزہ نہ رکھنا قوت کا باعث ہے پھر سب نے افطار کیا یہی بہتر ہوگیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے ابو سعید نے کہا مین نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ روزے رکھے **باب** اختیار الفطر سفر مین روزہ نہ رکھنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یظل علیہ والزحام علیہ فقال لیس من البر الصیام فی السفر **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسپر سایہ کیا گیا ہے اور لوگون کا مجمع
ہے آپ نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا نیکی نہین ہے **ف** یعنے سفر مین روزہ سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو روزہ رکھنا
خوب نہین افطار ہی افضل ہے **عن** انس بن مالک رجل من بنی عبد اللہ اخوۃ بنی فشیرا غارت علینا
خیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتہیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامنا ھذا فقلت انی صائم قال اجلس احدثک عن
الصلوۃ وعن الصیام ان اللہ وضع شطر الصلوۃ او نصف الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع
او الحبلی واللہ لقد قال ھما جمیعا او احدھما فما لھفت نفسی ان لا اکون اکلت من طعام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے جو ایک شخص بنی عبد اللہ بن کعب مین سے رسوا اون
انس بن مالک کے جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشہور صحابی ہین) روایت ہے کہ لوٹنے کو آئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار مین نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ
اور کچھ کھا ہمارے کھانے مین سے مین نے کہا روزہ دار ہون آپ نے فرمایا بیٹھ مین تجھے بتاتا ہون نماز اور روزے کا حال اللہ جل جلالہ
نے معاف کر دی آدھی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کر دیا روزہ دودھ پلانیوالی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپ نے
دونو کا نام لیا حاملہ اور دودھ پلانیوالی کا) یا ایک کا ذکر کیا۔ انس نے کہا مجھے بڑا افسوس ہوا بعد کو کہ مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کھانے مین سے نہ کھایا یعنے روزہ نفل تھا پھر رکھ سکتے تھے مگر یہ برکت اور سعادت پھر ملنا مشکل ہوا۔
کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر آپ کے کھانے مین سے کھانا کھاوین **باب** من اختار الصیام بعضون نے
کہا سفر مین روزہ رکھنا افضل ہے **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی بعض غزواتہ فی حر شدید حتی ان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ من
شدۃ الحر ما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ **ترجمہ** ابی الدرداء
سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے بعضے غزوات (لڑائیون) مین نہایت گرمی کے دنون
مین یہان تک کہ ہر ایک شخص ہم مین سے دھوپ کی سختی سے اپنے سر پر ہاتھ یا ہتھیلی رکھ لیتا تھا اور سوائے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے ہمارے مین کوئی روزہ دار نہ تہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکہنا افضل ہے **عن** سلمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ حمولۃ یاوی الی شبع فلیصم رمضان حیثما درکہ **ترجمہ** سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس ایسی سواری ہو کہ آسانی سے خاطرخواہ منزل کو پہونچا دیوے اور روز پیٹ بہر کر کہانا ملتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جہان رمضان کا مہینہ آجاوے وہین روزہ رکہے **ف** یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے ورنہ اجازت ہے سب علما کے نزدیک سفر مین افطار کرنا اگرچہ مشقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالے کا کلام مطلق ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر **باب** متی یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر سفر کرنکلے تو کہانے سے افطار کرے **عن** حمید قال سمعت جعفر بن جبیر قال کنت مع ابی بصرۃ الغفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفینۃ من الفسطاط فی رمضان فرفع ثم قرب غداءہ فقال جعفر فی حدیثہ فلم یجاوز البیوت قال ابو بصرۃ اترغب عن سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر فی حدیثہ اکل **ترجمہ** حمید بن جبیر سے روایت ہے مین ابو بصرہ غفاری کے ساتہہ تہا جو صحابی [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی مین جب فسطاط سے نکلے رفسطاط اوس شہر کا نام ہے جہان لوگون کا ہوم ہو رمضان کے مہینے مین جب وہ کشتی پر بیٹہے تو صبح کا کہانا آیا ہی شہر کے گہرون سے آگے نہین بڑہے تہے کہ انہون نے دسترخوان منگوایا اور مجہسے بہی کہا آؤ کہاؤ مین نے کہا کیا تم شہر کے گہرون کو نہین دیکہتے ہو نے کہا کیا تو فرار ہے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہون نے کہایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب شہر کی آبادی سے نکل جاوے تو قصر اور افطار شروع کر دے اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہوا ہو **باب** مسیرۃ ما یفطر فیہ کتنی مسافت پر روزہ افطار کرے **عن** منصور الکلبی ان دحیۃ بن خلیفۃ خرج من قریۃ من دمشق مرحلۃ او قریبا من فسطاط وذلک ثلثۃ امیال فی رمضان فتوانہ افطر وافطر معہ ناس وتحرج ناس ان یفطروا فلما رجع الی قریتہ قال واللہ لقد رأیت الیوم امرا ما کنت اظن انی ارا ان قوما یرغبون عن سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ یقول ذلک للذین صاموا ثم قال عند ذلک اللھم اقبضنی الیک **ترجمہ** منصور کلبی سے روایت ہے کہ دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گانون سے اتنے دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے اور یہ تین میل ہے رمضان مین تو انہون نے افطار کیا اور اونکے ساتہہ اور لوگون نے بہی افطار کیا مگر بہت سے لوگون نے رائے کی کم مسافت ہے افطار کو بہا جانا جب دحیہ اپنے گانون کو لوٹ کر آئے انہون نے کہا قسم خدا کی مین نے آج وہ بات دیکہی جسکا مجہے دیکہنے کا گمان نہ تہا کچہہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے نفرت کی اور اونکے صحابہ کے طریقے سے مراد وہ لوگ تہے جنہون نے روزہ رکہا تہا بعد اوس کے کہا یا اللہ اب تو مجہ کو اپنے پاس بلا لے راوی کہتا ہے اوس بات سے پناہ مانگی جس مین لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اوسکے خلاف کرنا بہتر سمجھے **باب** من یقول صمت رمضان کلہ یہ کہنا نہ چاہیے میں نے پوری رمضان بھر روزے رکھے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم انی صمت رمضان کلہ وقمتہ فلا ادری اکرہ التزکیۃ وقال لا بد من نومۃ او مرقدۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے میں نے رمضان بھر روزے رکھے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچھ سویا ہی ہوگا راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان کرنا دوسرے یہ کہ اسمیں تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزے اور عبادت قبول نہوئی ہو تو دعوے کرنا بیکار ہے دوسرے یہ کہ غلط بھی ہے اس لیئے کہ رمضان بھر عبادت اور روزے غیر ممکن ہے آخر کچھ سویا لیٹا آرام بھی کیا ہوگا **باب** فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحی کے دن روزہ رکھنا **عن** ابی عبید قال شہدت العید مع العمر فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام ہذین الیومین اما یوم الاضحی فتاکلون من لحم نسککم واما یوم الفطر فطرکم من صیامکم **ترجمہ** ابی عبید سے روایت ہے میں عید میں حضرت عمر کے ساتھ حاضر ہوا انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑہی پھر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکھنے سے یعنے ایک بقرعید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے دن لیکن بقرعید کا دن تو قربانی کے گوشت کھانے کا دن ہے اور فطر کا دن روزوں سے افطار کا دن ہے **فائدہ** ان دو دن میں روزہ رکھنا حرام ہے اسی طرح ایام تشریق یعنے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور بعضے علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جسکو صوم داودی کہتے ہیں افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام یومین یوم الفطر ویوم الاضحی وعن لبستین الصماء ان یجتبی الرجل فی الثوب الواحد وعن الصلوٰۃ فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزہ رکھنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑھنے سے کہ ہاتھ نکالنے کی گنجائش نہ رہے اور ایک کپڑا پہنکر گوٹ مارکر بیٹھنے سے کیونکہ ایسی سر کھلنے کا خوف ہے اور دو وقت نماز پڑھنے سے ایک فجر کی بعد جبتک آفتاب نہ نکلے دوسرے عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہو **باب** صیام ایام التشریق ایام تشریق ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا **عن** ابی المرۃ مولی ام ہانی انہ دخل مع عبد اللہ بن عمرو علی ابیہ عمرو بن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمرو کل فہذہ الایام التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینہی عن صیامہا قال مالک وہی ایام التشریق **ترجمہ** ابی مرہ سے روایت ہے جو مولی یعنے آزاد کیے ہوئے غلام ام ہانی کے ہیں وہ

عبداللہ بن عمرو کے ساتھ اون کے باپ عمرو بن العاص کے پاس گئے اونہون نے کہانا سامنے کیا اور عبداللہ بن عمرو سے کہا کہا وہ نہون نے کہا مین روزہ دار ہون عمرو بن العاص نے کہا کہ کہا وکیون کہ یہہ ایسے دن ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنون ہم کو روزہ توڑنے کا حکم فرمایا اور ان دنون مین روزہ رکہنے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا مراد ان دنو سے ایام تشریق ہین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی **عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ ویوم نحر وایام التشریق عیدنا اھل الاسلام وھی ایام اکل و شرب **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور بقر عید کا دن اور ایام تشریق کے اہل اسلام کے عید کے دن ہین اور یہہ دن کہانے اور پینے کے ہین **ف** تو ایام تشریق مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک اگر ان دنون مین روزہ رکہے گا درست ہی نہوگا اور یہی قول جدید ہے شافعی کا اور ابوحنیفہ کا اور بعضون کے نزدیک درست ہوگا **باب** النھی ان یخص یوم الجمعۃ بصوم اکیلے جمعے کے روز روزہ رکہنا کیسا ہے **عن** ابیھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ بیوم او بعدہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو خاص کر کے روزہ نہ رکہے بلکہ اوسکے ساتہہ جمعہ کے اگلے دن کو یا اوسکے پچھلے دن کو بہی ملا لیوے یعنے جمعہ کے ساتہہ جمعرات کا یا ہفتہ کا بہی رکہہ لیوے اکیلا ایک روز جمعہ کا نہ رکہے یہ مکروہ ہے **باب** النھی ان یخص یوم السبت بصوم ہفتے کے دن روزہ نہ رکہنا **عن** عبداللہ بن بسر السلمی عن اختہ وقال یزید الصماء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم وان لم یجد احدکم الا لحاء عنب او عود شجرۃ فلیمضغہ **ترجمہ** عبداللہ بن بسر سے روایت ہے اونہون نے اپنی بہن صماء سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکہو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم مین سے کسی کو ہفتے کے دن کچہہ نہ ملے مگر چھلکا انگور کا یا لکڑی درخت کی تو اسی کو چبا لیوے اور روزہ افطار کرے۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے (جویریہ کی حدیث سے جو آگے آتی ہے) امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہے اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے **باب** الرخصۃ فی ذلک ہفتے کے دن روزہ رکہنے کی اجازت **عن** جویریۃ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا یوم الجمعۃ وھی صائمۃ قال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری **ترجمہ** جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس جمعہ کے دن آئے اور وہ روزہ دار تہین آپ نے جویریہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بہی رکہا تہا اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکہنا چاہتی ہے اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا پہر تو روزہ افطار کر ڈال (اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا) **عن** ابن شہاب انہ کان اذا ذکر لہ انہ نھی عن الصیام یوم السبت یقول ابن شہاب ھذا حدیث حمص **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت

ف اگر کوئی روزے دن جیسے عرفات مین نہ رکہے روزہ درست ہے کا ہے

ہے جب اوسنے کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ رکھنا منع ہے وہ کہتی تہی یہ حدیث حمصی ہے (یعنے ضعیف ہے) اہل مدینہ
اوسکو نہین جانتے **عن** الاوزاعی قال مازلت له کاتما حتی رایته انتشر یعنی حدیث ابن بسر هذا فی
صوم یوم السبت ترجمہ اوزاعی سے روایت ہے وہ کہتے تہے مین عبداللہ بن بسر کی حدیث کو چہپاتا رہا یہان تک کہ مین نے
دیکہا وہ مشہور ہوگئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث جہوٹ ہے **باب** فی صوم الدهر ہمیشہ روزہ رکہنا کیسا ہے **عن**
ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یارسول الله کیف تصوم فغضب رسول
الله صلی الله علیه وسلم من قوله فلما رای ذلك عمر قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ
بالله من غضب الله وغضب رسوله فلم یزل عمر یردد ها حتی سکن غضب النبی صلی الله علیه وسلم
فقال یارسول الله کیف بمن یصوم الدهر کله قال لا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر
او ما صام ولا افطر شك عیلان قال یارسول الله کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال او
یطیق ذلك احد قال یارسول الله فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی اطوقت ذلك ثم قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث من کل شهر ورمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر
کله وصیام عرفة انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصوم یوم
عاشورا انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کس طرح روزہ رکہا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے اس کہنے سے غصہ ہوئے حضرت
عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکہا تو کہا کہ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتہہ اوسکی ربوبیت پر اور اسلام
کے ساتہہ دین ہونے پر اور محمد کے ساتہہ نبی ہونے پر اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کے ساتہہ اللہ کے غضب سے اور اوس کے
رسول کے غضب سے پہر کہتے رہے عمر بار بار اسی کلمہ کو یہان تک کہ حضرت کا غصہ ٹہر گیا پہر حضرت عمر نے پوچہا کہ یارسول
اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکہے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکہا مسدد کی روایت مین
لم یصم ولم یفطر ہے جسکے معنے ہی ہین پہر حضرت عمر نے کہا کہ یارسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ رکہے اور ایکدن
افطار کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکہتا ہے عمر رض نے کہا یارسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے جو ایکدن روزہ
رکہے اور ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پہر عمر نے کہا کہ یارسول اللہ اوس شخص کا کیا
حال ہے کہ ایک دن روزہ رکہے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا مین اسکو چاہتا ہون کہ اسکی مین ہی طاقت پاؤن اور
آپنے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزے ہین یعنے ثواب اسکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
رکہنیکا اور عرفہ کے دن کا روزہ یعنے حج کرنیوالیکے واسطے مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ اوسکے ایک برس پہلے کے اور ایک برس

یعنے نفل روزے کا رکہنا اور نہ رکہنا برابر ہے اور ہمیشہ روزہ رکہنا منع ہے اور کیسے روزے رکہنے ہین اور کیسے افطار ہمیشہ روزہ رکہنا منع ہے

پچھلے کے گناہ جھاڑ دے یعنے گناہ کرنیسے اوس سال مین بچاوے یا اگر گناہ ہوجاوین تو بخشے جاوین اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا اللہ سے امید رکھتا ہون کہ ایک س پہلے کے گناہ جھاڑ دے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوا سطے غصے ہوئے کہ اوس نے اپنی لیاقت سے بڑھکر سوال کیا اوسکو چاہیے تھا یہ پوچھنا کہ یارسول اللہ مین کیونکر روزے رکھون اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اوس نے روزے رکھے نہ افطار کیا مطلب اسکا یہہ ہے کہ نہ روزون کا ثواب اوسے حاصل ہوا نہ افطار کا مزا مگر مراد اس سے یہی ہے کہ سال بھر پورے روزے رکھے عیدین اور ایام تشریق مین بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ مین افطار کرے تو کچھہ قباحت نہین اور بعضون کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے **عن** ابی قتادۃ نحو الحدیث زاد فقال یارسول اللہ ارایت صوم یوم الاثنین والخمیس قال فیہ ولد فیہ انزل علی القرآن **ترجمہ** ابوقتادہ سے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا پیر ہی کو تو مین پیدا ہوا اور اوسی دن مجھپر قرآن اوترا **ف** تو آپنے پیر کے دن روزہ رکھنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے آپکی ولادت باسعادت کا روز ہے **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الم احدث انک تقول لاقومن اللیل ولاصومن النہار قال احدث قال نعم یارسول اللہ قد قلت ذاک قال قم ونم وصم وافطر وصم من کل شہر ثلاثۃ ایام وذاک مثل صیام الدہر قال قلت یارسول اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قال فقلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما وھو اعدل الصیام وھو صیام داود قلت انی اطیق افضل من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے اور فرمایا مجھہ کو خبر ملی ہے تم کہتے ہو مین رات بھر عبادت کرونگا اور دن بھر روزہ رکھونگا عبداللہ نے کہا ہان بیشک یارسول اللہ مین نے یہ کہا آپنے فرمایا عبادت بھی کرو اور سو بھی اور روزہ رکھو اور افطار بھی کرو ہر مہینے مین تین دن روزے رکھا کرو تیرہوین چودھوین پندرہوین کو بھی ایام بیض کہلاتے ہین اور اسکا ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے مین نے کہا یارسول اللہ مین اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا اچھا ایکدن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کا مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا اس سے بہتر کچھہ نہین ہے **ف** یعنے پیر برابر روزہ رکھی جانیسے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرنیسے بھی بہتر ہے کیونکہ اسمین نفس کو نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے مین سختی ہوتی ہے نفس پر اور جسقدر عبادت مین سختی ہو اسی قدر ثواب ہے **باب** فی صوم اشہر الحرام حرام مہینون مین روزہ رکھنا **عن** مجیبۃ الباھلیۃ عن ابیہا او عمہا انہا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلق فاتاہ بعد سنۃ وقد تغیرت

حالته وهيئته فقال يارسول الله اما تعرفني قال ومن انت قال انا الباهلي الذي جئتك عام
الاول قال فما غيرك وقد كنت حسن الهيئة قال ما اكلت طعاما الا بليل منذ فارقتك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم عذبت نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويوما من كل
شهر قال زدني فان بي قوة قال صم يومين قال زدني قال صم ثلثة ايام قال زدني قال صم من الحرم
واترك صم من الحرم واترك وقاله باصابعه الثلاثة فضمها ثم ارسلها **ترجمہ** مجیبہ نے اپنے باپ یا چچا سے
روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے راوی کے باپ یا چچا کا نام معلوم نہیں اور راوی میں اختلاف ہے کہ مجیبہ مرد ہے
یا عورت پھر چلے گئے بعد اوسکے ایک سال بعد پھر آئے اور اونکا حال بدل گیا تھا شکل اور ہوگئی تھی انہون نے کہا
یارسول اللہ آپ مجھ کو پہچانتے ہین آپ نے پوچھا تم کون ہو انہون نے کہا مین وہی باہلی ہون جو آپ پاس اگلے سال آیا تھا
آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیون بدل گئی اوسوقت تو اچھی تھی انہون نے کہا مین جب سے آپ پاس سے گیا رات ہی کو کھانا
کھایا کیا یعنے برابر روزے رکھے گیا آپنے فرمایا کیون تو نے عذاب مین ڈالا اپنی جان کو بعد اوسکے فرمایا ماہ رمضان
بھر روزے رکھ پھر ہر مہینے مین ایک دن روزہ رکھا کر انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے مجھ طاقت ہے آپنے فرمایا ہر
مہینے مین دو دن انہون نے کہا اس سے بھی زیادہ کیجیے آپنے فرمایا ہر مہینے مین تین دن انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے
آپنے فرمایا حرام مہینون مین (ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) روزے رکھا کر اور چھوڑ دیا کر تین انگلیون سے اشارہ
کیا آپنے پہلے اونکو بند کیا پھر کھولا یعنے تین دن روزہ رکھ پھر تین دن افطار کر اسی طرح **باب** فی صوم المحرم
محرم کے مہینے مین روزہ رکھنا **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام
بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وان افضل الصلوة بعد المفروضة صلاة من الليل لم يقل قتيبة
شهر قال رمضان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزون کے بہترین
روزے اللہ کے مہینے کے ہین کہ وہ مہینہ محرم کا ہے اور بعد نماز فرض کے بہترین نماز رات کی نماز ہے **ف** جس کو تہجد کہتے
ہین محرم مین جن جن تاریخون مین چاہے روزہ رکھو دسوین تاریخ عاشوری کا روزہ افضل ہے **عن** ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب آپ افطار ہی نہ کرین گے یعنے
ہمیشہ روزے ہی رکھا کرین گے اور کبھی آپ روزے رکھنا چھوڑ دیتے تو اسقدر ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھین گے **ف**
یعنے نفس سے مشقت بھی لیتے اور اوس کو آرام بھی دیتے تاکہ مشقت کی عادت نہ ہو جاوے **باب** فی صوم شعبان
شعبان مین روزے رکھنا **عن** عائشة تقول كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصومه شعبان
ثم يصله برمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے روزے رکھنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو

بہت دوست رکھتی ہے پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے **ف** یہ نہ کرتے کہ ایک دو دن پہلے رمضان سے شروع
کرتے **عن** عبید اللہ بن مسلم القرشی عن ابیہ قال سئلت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن صیام الدھر فقال ان لاھلک علیک حقا صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعا وخمیس
فاذا انت قد صمت الدھر **ترجمہ** عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچھا میں نے
یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجھ پر تیرے عیال کا حق ہے تو
تو رمضان کے روزے رکھ اور جو دن کہ رمضان سے متصل ہیں یعنے شعبان کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اوسوقت
تو نے گویا ہمیشہ روزہ رکھے **ف** بعضوں نے رمضان سے متصل کے معنی یہ کہے ہیں کہ شوال میں روزے رکھے جسکو
شش عید کہتے ہیں **باب** فی ستۃ ایام شوال شش عید کے روزے رکھنے کا بیان **عن** ابی ایوب صاحب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فکانما صام الدھر
ترجمہ ابی ایوب صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اوسکے
بعد چھ روزے شوال کے رکھے گویا اوس نے ہمیشہ روزہ رکھے **ف** امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے کہ
مذہب شافعی اور احمد اور داؤد اور اونکے موافقوں کا یہی ہے کہ یہ چھ روزے رکھنا مستحب ہے اور دلیل اونکی یہی حدیث ہے
اور ان چھ روزوں سے برس بھر کے روزوں کا ثواب ملنے کا یہ سبب ہے کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں
ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تین سو ساٹھ دن تو رمضان کے اور چھ دن بعد شوال کے سب چھتیس دن ہوئے اور چھتیس دن کے
تین سو ساٹھ دن ہوئے پس اس حساب سے جو رمضان کے شوال کے [illegible] روزوں کا ثواب حاصل ہوگا **ف** امام مالک نے ان روزوں کا انکار کیا ہے تو اس سبب سے کہ اونکو یہ حدیث نہیں پہونچی
ورنہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب ہیں **باب** کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزہ رکھتے تھے اوسکا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم
وما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شھر قط الا رمضان وما رایتہ فی شھر اکثر
صیاما منہ فی شعبان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے یہاں تک رکھتے تھے کہ ہم کہتے کہ
نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے تو یہاں تک کہ ہم کہتے کہ روزے نہ رکھینگے اور کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں
دیکھا کہ آپ نے سوائے رمضان کے مہینا بھر کسی مہینے کے روزے رکھے ہوں اور یہ بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان
کے سوا کسی مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں **ف** نفل روزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت
تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ یہ

کہتے کہ روزی نہ رکھین گے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد کان یصوم الا قلیلا
بل کان یصوم کلہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے جیسی عائشہ رضہ کی حدیث مین ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان
مین اکثر دنون مین روزے رکھتے تہے اور بہت کم ناغہ کرتے تہے بلکہ ساری شعبان مین روزے رکھتے تہے **باب** فی
صوم الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کا روزہ **عن** مولی اسامۃ بن زید انہ انطلق مع اسامۃ الی
وادی القری فی طلب مال لہ فکان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال لہ مولاہ لم تصوم یوم
الاثنین ویوم الخمیس وانت شیخ کبیر فقال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین
ویوم الخمیس وسئل عن ذلک فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین ویوم الخمیس **ترجمہ** اسامہ
بن زید کے مولی سے روایت ہے وہ اسامہ کے ساتہ گئے وادی القری تک اپنے اون کے اونٹ ڈہونڈنے کو تو اسامہ پیر اور
جمعرات کو روزہ رکہتے اون کے مولی نے کہا تم کیون ان دنون مین روزہ رکہتے ہو بوڑہے ضعیف ہو کر انہون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے تہے پیر اور جمعرات کو ایکبار لوگون نے آپ سے پوچہا اس کا باعث آپ نے فرمایا
کہ بندون کے اعمال ان دنون مین سامنے لائے جاتے ہین **ف** پیش کیے جاتے ہین خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے
کہ اندنون مین نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسری حدیث مین ہے کہ رات کے عمل صبح کے عمل سے پہلے اور صبح کے
عمل شام کے عمل سے پہلے اوسکے سامنے پیش کیے جاتے ہین ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان
مین سالانہ پیشی ہو **باب** فی صوم العشر ذی الحجہ کی دسوین تاریخ تک روزے رکہنا **عن** بعض ازواج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشورا
وثلاثۃ ایام من کل شہر اول اثنین من الشہر والخمیس **ترجمہ** بعضی نبی بیبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتے تہے نو دن شروع ذی الحجہ کے اور عاشورا کے دن اور ہر مہینے کے تین
دن نوچندی پیر اور جمعرات کو **ف** احمد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ نوچندی پیر اور جمعرات مین نا کہ تین روزے
پورے ہون یا ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
ایام العمل الصالح فیہا احب الی اللہ من ھذہ الایام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد
فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل کسیے دن مین اتنا اللہ جل جلالہ
کو پسند نہین ہے جتنا ان دنون مین پسند ہے یعنی ذی الحجہ کے دس دنون مین شروع سے دسوین تاریخ تک لوگون نے
کہا یا رسول اللہ جہاد بہی نہین آپ نے فرمایا جہاد بہی نہین مگر وہ جہاد جسمین آدمی اپنا مال اور جان لیکر نکلے پہر کچہہ پہیر کر نہ لاوے
وہین شہید ہو جاوے مال بہی لٹ جاوے تو البتہ ان دنون کی عبادت کے برابر ہوگا اسی واسطے لوگون نے کہا ہے جو آدمی

جہاد سے عاجز ہو وہ حج کرے واللہ اعلم **باب** فی فطر العشر زیجہ کے دس دنوں مین روزہ نہ رکھنا **عن** عائشۃ قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما العشر قط **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی مین نے نہین دیکھا کہ بقرعید کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکھا ہو **ف** مراد اس سے دس دن اول بقرعید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنوں مین یعنی سو سے اڈسو ین کے نو ین تک ثواب ہی برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب مین برابر ہی قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مین نے نہین دیکھا ندیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین ہے اس پر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے اندنو نکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہین ہوا **باب** فی صوم عرفۃ بعرفہ عرفے کے دن عرفات مین روزہ نہ رکھنا **عن** عکرمۃ قال کنا عند ابی ھریرۃ فی بیتہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم ابی ہریرہ کے گھر مین بیٹھے تھے اونکے پاس تو ابی ہریرہ نے ہمسے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے عرفات مین **ف** اسلیئے کہ ضعف سے وہان کے افعال مین قصور ہوگا **عن** ام الفضل بنت الحرث انہا ساتما روا عندھا یوم عرفۃ فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ **ترجمہ** ام الفضل بنت الحرث سے روایت ہے کہ لوگ اونکے پاس جھگڑنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کیمقدمہ مین تو بعضون نے کہا کہ حضرت روزے سے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین مین نے ایک دودھ کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے عرفات مین تو آپ نے دودھ پی لیا معلوم ہوا آپ روزے سے نہ تھے **باب** فی صوم یوم عاشورا عاشورا کے دن روزہ رکھنا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یوم عاشوراء یوما یصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فی الجاھلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض رمضان کان ھو الفریضۃ وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا عاشورا دسوین تاریخ محرم بقول مشہور اور صحیح اور بعضون نے کہا نوین تاریخ بعضون نے کہا گیارہوین اوہ دن تھا جس مین لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی زمانہ جاہلیت مین اسدن روزہ رکھتے جب آپ مدینے مین تشریف لائے تو آپ نے عاشورا کے دن روزہ رکھا اور لوگون کو اوسدن روزہ رکھنے کا حکم کیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے روزے ہے اور عاشورا چھوڑ دیا گیا اب جسکا جی چاہے عاشورا کے دن روزہ رکھے جسکا جی چاہے نہ رکھے **ف** مگر رکھنا مسنون یا مستحب ہے باجماع علمائے اہل سنت رحمہم اللہ

عن ابن عمر قال کان یوم عاشوراء نصومہ فی الجاھلیۃ فلما نزل رمضان قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا یوم من ایام اللہ فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے کہ ایام جاہلیت مین عاشورہ کے دن ہم روزہ رکھتے تہے پہر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہہ دن اللہ کے دنون مین ایک دن ہی جو چاہے اسمین روزہ رکہے اور جو چاہے چہوڑ دے یعنے عاشورا
مین **عن** ابن عباس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیھود یصومون عاشوراء
فسئلوا عن ذلک فقالوا ھذا الیوم الذی اظھر اللہ فیہ موسی علی فرعون ونحن نصومہ
تعظیما لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامہ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے تو عاشورا کے دن یہودون کو روزہ رکہے
ہوئے پایا تو آپنے یہودسے اوسدن کے روزے کا سبب پوچہا تو یہودنے کہا اسدن مین اللہ نے موسیٰ کو فتح دیا فرعون
پر اور ہم روزہ رکہتے ہین اسکی تعظیم کیواسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیک ہین موسے
کے ساتہہ اور حکم فرمایا روزہ رکہنیکا اُس روز **عن** عبد اللہ بن عباس یقول حین صام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یوم عاشوراء وامرنا بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیھود والنصاری
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل صمنا یوم التاسع فلم یات
العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جسوقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہا عاشورہ کے دن اور ہم کو حکم کیا اوسدن کے روزہ رکہنیکا صحابہ نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ یہہ تو وہ روز ہے کہ جسکی تعظیم یہود اور نصاری کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر مین سال آیندہ تک زندہ رہا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکہونگا پہر سال آیندہ آنے سے پیشتر آپ کی وفات ہوگئی **ف**
اسحدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورا کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیئے **عن** الحکم بن الاعرج قال اتیت ابن عباس
وھو متوسد ردائہ فی المسجد الحرام فسالتہ عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا رایت ھلال
المحرم فاعدد فاذا کان یوم التاسع فاصبح صائما فقلت کذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم قال کذلک کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصوم **ترجمہ** حکم بن اعرج سے روایت ہے مین ابن عباس کے
پاس آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام مین بیٹہے تہے مین نے اونسے عاشورہ کے روزے کو پوچہا انہون نے
کہا جب تو محرم کا چاند دیکہے تو شمار کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکہہ مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اسی دن روزہ رکہتے تہے انہون نے کہا ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکہتے تہے **ف** مگر یہ حدیث پہلے روایت کے
خلاف ہے اسی واسطے جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورا محرم کی دسوین تاریخ ہے **باب** فی فضل صوم عاشورا

کے روزوں کی تاکید **عن** عبد الرحمن بن مسلمۃ عن عمہ ان اسلم اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال صمتم یومکم ھذا قالوا لا قال فاتموا بقیۃ یومکم واقضوہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن سلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن (عاشورے کا) روزہ رکھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جتنا حصہ دن باقی ہے اسکو پورا کرو پھر اسکی قضا کرو شاید جب حکم دیا کہ عاشورا کا روزہ فرض نہ تھا **باب** فی صوم یوم وفطر یوم ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ تعالے صیام داود احب الصلوۃ الی اللہ تعالی صلوۃ داود کان ینام نصفہ ویقوم ثلثہ وینام سدسہ کان یفطر ویصوم یوما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سب روزوں میں اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے روزے پسند ہیں اور سب نمازوں میں اونکی نماز اللہ کو زیادہ پسند ہے وہ پہلی آدھی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتے تھے پھر چھٹا حصہ رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اسی کو صوم داؤدی کہتے ہیں **باب** فی صوم الثلاث من کل شہر ہر مہینے میں تین روزے رکھنا **ف** تیرھویں چودھویں پندرھویں جن کو ایام بیض کہتے ہیں یا شروع مہینے پہلی دوسری تیسری کو **عن** ملحان القیسی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ قال وقال ھن کھیئۃ الدھر **ترجمہ** ملحان القیسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھیں ۱۳ تیرھویں ۱۴ چودھویں ۱۵ پندرھویں - آپ نے فرمایا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے بیض جمع ابیض کی اندھوں میں رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے سو اسطے انکو ایام بیض کہتے ہیں **عن** عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یعنی من عشرۃ کل شہر ثلاثۃ ایام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع سے تین روزے رکھتے تھے یعنے پہلی دوسری تیسری تاریخ کو **باب** من قال الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کو روزے رکھنے کا بیان **عن** حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ ایام من شہر الاثنین والخمیس والاثنین من الجمعۃ الاخری **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلی پیر اور پہلی جمعرات میں پھر ایک اور پیر میں دوسرے ہفتے کے سب تین روزے ہوئے **عن** ھنیدۃ الخزاعی عن امہ قالت دخلت علی ام سلمۃ فسالتھا عن الصیام فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نصوم ثلثۃ ایام من کل شہر اولھا الاثنین والخمیس **ترجمہ** ھنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے اونے کہا کہ میں ام سلمہ کے پاس گئی اور ان سے روزوں کو پوچھا تو اونہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو حکم کرتے تھے کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھوں پہلا

اون مین پیر کا دن یا جمعرات کا ہو **ف** یعنی نوچندی جمعرات اور نوچندی پیر کو روزہ رکھے پھر ایک اور رکھ لے **باب** من قال لا یبالی من ای الشہر صام اگر کہا مہینے مین تین روزے جن نون مین چاہے رکھ لے **عن** معاذۃ قالت قلت لعائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قالت نعم قلت من ای شہر کان یصوم قالت ما کان یبالی من ای ایام الشہر کان یصوم **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے کہ اوس نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اونہون نے کہا ہان پھر مین نے پوچھا کہ مہینے مین کون سے دنون مین رکھتے تھے حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کی پرواہ نکرتے تھے مہینے مین جس دن چاہتے رکھ لیتے یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے مین تین روزے کافی ہین جس چاہے رکھ لے کچھ فضیلت تیرہوین چودھوین پندرھوین کی نہین لیکن اکثر حدیثون اور آثار مین یہی وارد ہوے ہین اور فضیلت ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین جو اوپر بیان ہو چکین اب رکھنے والے کو اختیار ہے جس پر چاہے عمل کرے **باب** النیۃ فی الصیام روزے مین نیت کرنا ضرور ہے **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اوسکا روزہ درست نہوگا۔

ف یہ فرض روزے مین ہے **باب** فی الرخصۃ ذلک روزے مین نیت ضرور نہونا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی قال ھل عندکم طعام فاذا قلنا لا قال انی صائم فزار یوما ولیم فدخل علینا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فحسینا ہ لک فقال ادنیہ فقال طلحۃ فاصبح صائما وافطر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے پاس آئے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس کچھ کھانیکی چیز ہے جب ہم کہتے کچھ نہین تو آپ فرماتے مین روزے سے ہون دیکھتے زیادہ کیا ایک دن آپ ہمارے پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تحفہ آیا حیس کا حیس ایک کھانا ہے عرب مین کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بناتے ہین تو ہم نے رکھ چھوڑی آپ کیواسطے آپنے فرمایا کہان ہی لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزے کی نیت کر چکے ہین لیکن آپ نے روزہ توڑ ڈالا کیونکہ نفل تھا **عن** ام ھانی قالت لما کان یوم الفتح فتح مکۃ جاءت فاطمۃ فجلست علی یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ھانی عن یمینہ قالت فجاءۃ الولیدۃ باناء فیہ شراب فتناولتہ فشرب منہ ثم ناولہ ام ھانی فشربت منہ فقالت یا رسول اللہ لقد افطرت وکنت صائمۃ فقال لھا کنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائین طرف آکر بیٹھین اور ام ہانی حضرت کے داہنی طرف تھین پس ایک لونڈی ایک برتن لیکر آئی اسمین کچھ پینے کی چیز تھی لونڈی نے

وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسمین سے پیا اور وہ برتن حضرت اُم ہانی کو دیا تو اُم ہانی نے بھی اوس مین سے پیا اور کہا یا رسول اللہ مین نے تو افطار کیا کیونکہ مین روزہ دار تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قضا کرتی تہی یعنے یہ روزہ قضا رمضان کا یا اندر کا کہا کہا کہ نہین آپنے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھ کو کچھ ضرر نہین کرتا **ف** یعنے کچھ گناہ نہین ہوا اب اختلاف ہے کہ قضا نفل روزے کی جب اُس کو توڑ ڈالی کرنا ضرور ہے یا نہین اکثر کے نزدیک قضا ضرور ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث مین ہے اسکے عوض مین ایک روزہ رکھو **باب** من رأی علیہ القضاء جن لوگون کے نزدیک نفل روزہ توڑنیسے قضا واجب ہوگی اونکی دلیل **عن** عائشۃ قالت اھدی لی ولحفصۃ طعاما وکنا صائمتین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لہ یا رسول اللہ انا اھدیت لنا ھدیۃ فاشتھیناھا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکما صوما مکانہ یوما اخر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میرے اور حفصہ کیواسطے کہانے کا حصہ آیا اور ہم دونون روزہ دار تہی تو ہم نے روزہ کھول ڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ہدیہ آیا اوسکو کہانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپنے فرمایا کچھ قباحت نہین اسکے بدلے ایک روزہ رکھ لینا **ف** یعنی روزہ توڑنے مین تم پر گناہ نہین ہوا اب اوسکا تدارک یہ ہے کہ اُس روزے کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین بلکہ مستحب ہے چاہے قضا کرے چاہے نہ کرے کیونکہ دوسری حدیث مین ہے نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم رکھے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ یہہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ہمارے مذہب کے منافی نہین کیونکہ مختار ہونیکے یہ معنی ہین کہ روزہ رکھنے یا توڑ ڈالنے مین اوسکو اختیار ہے اور اس سے یہ نہین نکلتا کہ اوسپر قضا نہ آوے گی بالجملہ قضا کر لینا بالاتفاق بہتر اور موجب احتیاط ہے **باب** المرأۃ تصوم بغیر اذن زوجھا عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند کے پوچھے درست نہین **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ غیر رمضان ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھد الا باذنہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت روزہ نہ رکھے یعنی نفل جب خاوند اُس کا موجود ہو بغیر اوس کے حکم کے سوائے روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے خاوند کی پروانگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گھر مین آنے کی اجازت نہ دے **ف** یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکے پاس اوسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتاً ہو یا دلالۃً اسلیئے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے تو مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ حجت ہے شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورہ کے روزون کو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گھر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا غیر قرابتی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اجازت خاوند کے اذن دے **عن** ابی سعید قال جاءت امرأۃ الی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانحن عندہ فقالت یارسول اللہ ان زوجی صفوان بن معطل یضربنی اذا صلیت ویفطرنی اذا صمت ولا یصلی صلاۃ الفجر حتی تطلع الشمس قال وصفوان وعندہ قال فسالہ عما قالت فقال یارسول اللہ اما قولہا یضربنی اذا صلیت فانہا تقرا بسورتین وقد نہیتہا قال فقال لو کانت سورۃ واحدۃ لکفت الناس ام ما قولہا یفطرنی فانہا تنطلق فتصوم وانا رجل شاب فلا اصبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم امراۃ الا باذن زوجہا واما قولہا انی لا اصلی حتی تطلع الشمس فانا اہل بیت قد عرف لنا ذاک لا نکاد نستیقظ حتی تطلع الشمس قال فاذا استیقظت

فصل **ترجمہ** ابوسعید سی روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہم آپکے پاس بیٹھے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا ہی مجھکو جب مین نماز پڑہتی ہون اور روزہ توڑ ڈالتا ہی میرا جب مین روزہ رکہتی ہون اور نماز فجر کی نہین پڑہتا یہان تک کہ آفتاب نکل آتا ہی یعنی ہر روز نماز مین دیر کرتا ہے اپنے وقت سی اگرچہ یہ تیسرا امر عورت کے حق سی متعلق نہ تہا جیسے پہلے دو امر متعلق تہے مگر شاید اس سی یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بی احتیاط فاسق ہی اس سبب سے وہ میرے روزہ نماز مین ہی خلل ڈالتا ہے اور صفوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچہا عورت تمہاری کیا کہتی ہی صفوان نے کہا یہ جو وہ کہتی ہی نماز پڑہنے مجھے مارتا ہی تو اوسکی حقیقت یہ ہے یارسول اللہ وہ دو دو سورتین نماز مین پڑہتی ہی مین نے اُس کو منع کیا وہ نہین سنتی راسوجہ سی نماز پر مارتا ہون آپنے فرمایا اگر ایک سورت پڑہی جاوی تو لوگون کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ ڈالتا ہی تو وہ روزے رکہتی چلی جاتی ہے مین جوان آدمی ہون مجہسے صبر نہین ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دن سے منع کر دیا کوئی عورت روزہ نہ رکہی بغیر خاوند سے پوچہی ہوئے یعنی نفل روزہ اور یہ جو وہ کہتی ہی مین فجر کی نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہے اسکی حقیقت یہ ہی کہ مین محنت کرنیوالا آدمی ہون رات کو پانی بہرتا تہا ہماری آنکہ نہین کہلتی یہان تک کہ آفتاب نکل آتا ہی آپنے فرمایا جب تیری آنکہ کہلے تو نماز پڑہ لیا کر **ف** کیونکہ سونیوالے پر کچہہ مواخذہ نہین ہے البتہ جاگنے کے بعد پہر دیر نہ کر کہ آنکہ کہلتی ہی وضو کر کے نماز پڑہی تو وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا **باب** فی الصائم یدعی الی ولیمۃ روزہ دار کی دعوت ولیمہ ہو وی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کہانے کیواسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے اگر روزہ دار نہو تو کہانا کہالیوی اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالے کیلئے نیک دعا کرے **ف** یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے کہانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچہہ بدعت ہو جیسی ناچ اور راگ اگر اسکی جانیسے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوی اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوی ایسی دعوت کا رد کرنا درست ہے اگر یہ شخص متقتدی ہو اور

اسکی لوگ پیروی کرتے ہون اور پہلے سے جانتا ہو کہ یہ باتین کہان ہین **باب** مایقول الصائم اذا دعی الی الطعام جب روزہ دار کہا یکے یہ بلایا جاوے تو کیا کہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہانیکے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیئے کہ یون کہے مین روزہ دار ہون **ف** یعنے نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کہانا کہاتا تاکہ اسکو رنج نہو **باب** الاعتکاف اعتکاف کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاول والاخر من رمضان حتی قبضہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر دہے مین یہان تک کہ اونکی روح کو قبض کیا اللہ تعالی نے پھر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نے اون کے پیچھے **ف** پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنے گھرون مین اس لیئے فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورتون کو کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اوسمین اعتکاف کرین پس وہ اون کے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہے بلا ضرورت اوس مین سے نہ نکلین **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین لیلۃ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخیر کے دس دن مین پھر ایک سال اعتکاف نہ کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے پھر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ قالت وانہ اراد مرۃ ان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قالت فامر ببنائہ فضرب فلما رایت ذلک امرت ببنائی فضرب قالت وامر غیرہ من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببنائہ فضرب فلما صلی الفجر نظر الی الابنیۃ فقال ما ھذہ البر ترون قالت فامر ببنائہ فقوض وامر ازواجہ ببنیتہن فقوضت فاخر الاعتکاف الی العشر الاول یعنی من شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کرنیکا کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اپنی اعتکاف کی جگہ مین داخل ہوتے ایکبار آپنے قصد کیا رمضان کے آخیر دہے مین اعتکاف کرنیکا اور حکم کیا خیمہ لگانیکا تو خیمہ لگایا گیا جب مین نے یہ دیکھا تو مین نے بھی حکم کیا خیمہ لگانیکا میرا بھی خیمہ لگایا گیا آپنے جب نماز فجر کی پڑھی تو دیکھا کہ خیمے لگے ہوئے ہین آپنے پوچھا یہ کیا ہے کہا انہون نے یہ کیا ہے آپنے اپنی بی بیون کو فرمایا کہ انہون نے خیمہ اعتکاف کیلئے تھا اوس مین سے نہ نکلین مین نے میرا بھی دیکھا دیکھی ہر ایک نے دوسرے کی حرص کی پھر آپنے حکم کیا اپکا

خیمہ توڑا گیا اور اپنی بی بیون کے بھی خیمے اوکھڑوا ڈالے اور اعتکاف نہ کیا جب شوال کا مہینہ آیا تو اسکی پہلے دہے مین اعتکاف کیا دوسری روایت مین ہے اعتکف عشرین من شوال شوال کی بیس تو مین اعتکاف کیا۔ اعتکاف کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہے **باب** این یکون الاعتکاف اعتکاف کہان ہو کسجگہ کرنا چاہیے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد اراني عبد الله المكان الذي كان يعتكف فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم من المسجد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر دہے مین نافع نے کہا عبد اللہ نے مجھ کو وہ مقام بتلایا جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد نبوی مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف مسجد مین چاہیے **عن** ابی هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف كل رمضان عشرة ايام فلما كان العام الذي قبض فيه اعتكف عشرين يوما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے مہینے مین دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جسمین آپکی قبض روح ہوئی تو آپنے اُس سال کے رمضان مین بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتكف يدخل البيت لحاجته معتكف گھر مین پائخانہ یا پیشاب کیلئے جاوے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعتكف يدني الي راسه فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور آپ مسجد مین ہوتے تو مین آپکے سر مین کنگھی کر دیتی اور آپ سوائے حاجت انسانی کے گھر مین نہ آتے **ف** یہہ دلیل ہے اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہے اُسکا اعتکاف باطل نہین ہوتا اور کنگھی کرنا بھی درست ہے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون معتكفا فيناولني راسه من خلل الحجرة فاغسل راسه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے تو اپنا سر حجرہ کے سوراخ سے اندر کر دیتے مین آپکا سر دھو دیتی دوسری روایت مین ہے فارجله وانا حائض مین کنگھی کر دیتی آپکے سر مین حالانکہ مین حائضہ ہوتی **عن** صفية قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم معتكفا فاتيته ازوره ليلا فحدثته ثم قمت فانقلبت فقام معي ليقلبني وكان مسكنها في دار اسامة ابن زيد فمر رجلان من الانصار فلما راى النبي صلى الله عليه وسلم اسرعا فقال النبي صلى الله عليه وسلم على رسلكما انها صفية بنت حيي قالا سبحان الله يا رسول الله قال ان الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم فخشيت ان يقذف في قلوبكما شيئا او قال شرا **ترجمہ** صفیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے مین اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کیوقت اور مین نے آپ سے باتین کین بعد اُس کے مین اوٹھی اور لوٹی آپ بھی میرے ساتھ اوٹھے میرے پہونچانیکو اور صفیہ کا گھر اون دنون مین اسامہ بن زید کے مکان مین تھا، راہ مین دو آدمی انصاری ملے اُنھون نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال سے چلو جلدی نہ کرو، یہ صفیہ بنت حیی ہے یعنے تم دونون اپنے دل مین کچھہ گمان فاسد نہ کرو کہ رسول اسوقت اندھیری رات مین ایک عورت کے ساتھہ جارہے ہین یہ عورت غیر نہین ہے بلکہ میری بیوی ہے) اُن دونون نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یارسول اللہ (یعنی ہمارا ہرگز ایسا گمان آپ کی نسبت نہین ہوسکتا آپ اللہ کے رسول ہین تمام برائیون اور گناہون سے معصوم اور پاک ہین) آپ نے فرمایا نہین شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر رگ مین حرکت کرتا ہے تو مجھے خوف ہوا کہین تمہارے دل مین بری بات نہ ڈالی (یعنی بدگمانی میری نسبت تمہارے دل مین نہ جماوے) **باب** المعتکف یعود المریض معتکف بیمار پرسی کو نجاوے **عن** عائشۃ قال السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یمس امراۃ ولا یباشرھا ولا یخرج لحاجۃ الا لما لا بد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اعتکاف کرنیوالے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کیواسطے حاضر ہو (یعنی باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھووے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کیواسطے نکلے سوائے ضرورت کے کام کے (یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ کیلئے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہین ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد مس سے مجامعت ہے اور روزہ اعتکاف کو باطل کرتا ہے ساتھہ اتفاق کے اور نہین ہے مراد مس سے یہان ہاتھہ لگانا کیونکہ ہاتھہ لگانیسے اعتکاف باطل نہین ہوتا اور بعضون کے نزدیک اگر شہوت سے ہاتھہ لگاوے تو اعتکاف باطل ہوگا اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہین ہے ہر مسجد مین درست ہے **عن** ابن عمر ان عمر رضی اللہ عنہ جعل علیہ ان یعتکف فی الجاھلیۃ لیلۃ او یوما عند الکعبۃ فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعتکف وصم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ عمرؓ نے جاہلیت کے زمانے مین نذر کی تھی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنیکی کعبے کے پاس اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھہ **عن** عبد اللہ بن بدیل باسنادہ نحوہ قال فبینما ھو معتکف اذ کبر الناس فقال ماھذا یا عبد اللہ قال سبی ھوازن اعتقھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وتلک الجاریۃ فارسلھا معھم **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ ہے

کہ عمر اعتکاف مین تہے یکایک لوگون نے تکبیر کہی عمر نے عبد اللہ سے پوچہا یہ کیا ہے ای عبد اللہ عبد اللہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیون کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس لونڈی کو بہی پہراس کو بہی اونکے ساتہہ کر دیا **باب** المستحاضۃ تعتکف مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اعتکف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من ازواجہ فکانت تری الصفرۃ والحمرۃ فربما وضعنا الطست تحتہا وھی تصلی ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین سے آپ کے ساتہہ اعتکاف کیا اونکو زردی یا سرخی آتی تہی استحاضہ سے تو کبہی ہم اون کے تلے طشت رکہہ دیتے اور وہ نماز پڑہا کرتین فقط اعتکاف پورا ہوا

اول کتاب الجہاد

جہاد کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما جاء فی الھجرۃ ہجرت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان اعرابیا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الھجرۃ فقال ویحک ان شان الھجرۃ شدید فھل لک من ابل قال نعم قال فھل تؤدی صدقتہا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک اعرابی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو آپ نے فرمایا ہائے ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس کچہہ اونٹ ہین بولا ہان آپ نے فرمایا تو اون کی زکوۃ ادا کرتا ہے بولا ہان آپ نے فرمایا پہر کہین ہی دریاؤن کے اوس پار رہ کر تو عمل کر اللہ تعالی تیرے عمل مین سے کچہہ کم نہ کریگا **ف** یعنے ہجرت اسکا نام تہوڑی ہے کہ فقط اپنا ملک چہوڑ دے بلکہ سب گناہون کو چہوڑنا ضرور ہے **عن** شریح قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن البداوۃ فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبدو الی ھذہ التلاع وانہ اراد البداوۃ مرۃ فارسل الی ناقۃ محرمۃ من ابل الصدقۃ فقال لی یا عائشۃ ارفقی فان الرفق لم یکن فی شئ قط الا زانہ ولا نزع من شئ قط الا شانہ ترجمہ شریح سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا بداوت کو یعنے بداوت جنگل مین رہنا آبادی سے چلے جانا خلوت اور عبادت کیواسطے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین جاتے تہے ان بہاؤن کیطرف یعنے پانی کے بہاؤ جو پہاڑون کے اوپر سے ہوتے ہین مجہکو ایکبار آپنے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اونٹنی بہیجا جسپر سواری نہین ہوئی تہی یعنے نیا یا پٹہا صدقے کے اونٹون سے اور آپ نے فرمایا اے عائشہ نرمی کر جہان نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہو جاتی ہے اور جسمین سے نرمی نکل جاوے وہ عیب دار ہو جاتی ہے **باب** فی الھجرۃ

هل انقطعت کیا ہجرت ختم ہوگئی نہین ہرگز نہین **عن** معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس مغربھا **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہوگی جب تک توبہ ختم نہوگی اور توبہ ختم نہوگی جب تک آفتاب پچھم کی طرف سے نہ نکلیگا **ف** تو یہ ہے دار الکفر اور دار المعاصی سے ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار الصلاح کی طرف بہتر ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین ہے (کیونکہ مکہ خود دار الاسلام ہوگیا) لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم جہاد کیلئے نکلنے کا ہو تو نکلو **عن** عامر قال اتی رجل عبد اللہ ابن عمرو وعندہ القوم حتی جلس عندہ فقال اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عمرو پاس آیا اور اُن کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہا بتاؤ مجھ کو کچھ اُس مین سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنھون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین (زبان سے برا نہ کہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اُن چیزون کو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے (نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دیوے) **باب** فی سکنی الشام شام مین بسنے کی فضیلت **عن** عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون ھجرۃ بعد ھجرۃ فخیار اھل الارض الزمھم مھاجر ابراھیم ویبقی فی الارض شرارھا تلفظھم ارضوھم تقذرھم نفس اللہ وتحشرھم النار مع القردۃ والخنازیر **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد (یہ جو رسول اللہ نے اور صحابہؓ نے مکے سے مدینے کو ہجرت کی) ایک اور ہجرت ہوگی (قیامت کے قریب) اُس وقت مین بہتر وہ لوگ ہون گے جو ابراہیم علیہ السلام کے مہجر کو لازم پکڑینگے (یعنے شام مین رہنا اختیار کرین گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی) اور زمین مین وہ لوگ رہ جاوین گے جو بدترین زمین کے رہنے والون مین سے ہینگے ..... زمین یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک جاوین گے بھاگے پھرین گے (مگر جا نہ سکینگے) اون کو اللہ جل جلالہ اور اکٹھا کریگی اُن کو آگ بندرون اور سوروں کے ساتھ **ف** شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کو لیجاویگی یا مراد جہنم کی آگ ہے بندر سور خود وہ لوگ ہین جنمین طمع اور حرص اور بےحیائی بھری ہوئی ہوگی یا حشر اُنکا ان جانورون کے ساتھ ہوگا اللہ اور

اوس کا رسول خوب جانتا ہے۔ اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عن** ابن حوالۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندۃ جند بالشام وجند بالیمن و
جند بالعراق قال ابن حوالۃ خرلی یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانھا
خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیھا خیرتہ من عبادہ فاما اذا ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من
غدرکم فان اللہ توکل لی بالشام واھلہ **ترجمہ** ابن حوالہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریب ہے ایسا وقت آویگا تمہاری لشکر جدا جدا ہونگے ایک لشکر شام میں ایک یمن میں ایک عراق میں ابن حوالہ نے
کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے میں کس لشکر میں ہوں اگر یہ زمانہ پاؤں آپ نے فرمایا لازم کر شام کو کیونکہ شام کا ملک بہتر زمین
ہے پروردگار کی زاخیز زمانے میں جمع کریگا اللہ اوس ملک میں اپنے نیک بندوں کو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو یمن
میں رہو اور اپنے حوضوں سے پانی پلاؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہے میرے لیئے شام کے ملک اور وہاں کے رہنے والونکی
(یعنی بچاویگا اللہ اوس ملک کو اور وہاں کے رہنے والوں کو کافرون کے غلبے اور شر سے) **باب** فی دوام الجھاد
جہاد ہمیشہ رہیگا **عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من
امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناواھم حتی یقاتل اخرھم المسیح الدجال **ترجمہ** عمران بن
حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا ہوا رہے گا اپنے
دشمن سے یہاں تک کہ آخری امت میری دجال سے لڑیگی **ف** امام مہدی یا عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوکر **باب**
فی ثواب الجھاد جہاد کا ثواب **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل ای المؤمنین
اکمل ایمانا قال رجل یجاھد فی سبیل اللہ بنفسہ ومالہ ورجل یعبد اللہ فی شعب من الشعاب
قد کفی الناس شرہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل
ہے آپ نے فرمایا اُس شخص کا جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے اور اُس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہے
کسی پہاڑ کی گھاٹی میں کسی شخص کو برائی اُس سے نہیں پہونچتی **باب** فی النھی عن السیاحۃ سیاحی کی ممانعت
عن ابی امامۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ائذن لی بالسیاحۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
سیاحۃ امتی الجھاد فی سبیل اللہ عز وجل **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے سیر سیاحت کی آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں **ف** تو جو سیاحت
کافرون کا ملک دریافت کرنے کیواسطے ہو اور وہاں کے حالات اور اُنکی طاقتیں پہچاننی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت سے
باب فی فضل القفل فی الغزو **ترجمہ** جہاد سے جب فارغ ہوکر لوٹے اُسکا ثواب یا لوٹتی وقت پہر کافرونکا پہچا کرے تو
اُسکا ثواب اسکو قفل اور قفلہ کہتے ہیں **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قفلہ مثل جہاد کی ہے ثواب میں **باب** فی فضل قتال الروم علی غیرھم من الامم روم سے لڑنا بہت ثواب ہے **عن** قیس بن شماس قال جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لھا ام خلاد وھی متنقبۃ تسال عن ابنھا وھو مقتول فقال لھا بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسالین عن ابنک وانت متنقبۃ فقالت ان ارزا ابنی فلم ارزا حیائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنک لہ اجر شھیدین قالت ولم ذاک یا رسول اللہ قال لانہ قتلہ اھل الکتاب **ترجمہ** قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جس کا نام ام خلاد تھا نقاب ڈالے ہوئے اپنے بیٹے کو ڈھونڈتی ہوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو تو ڈھونڈنے نکلی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی مصیبت کے وقت میں پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا لڑکا جاتا رہا تو میں اپنی حیا ہی کھو دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے بیٹے کو دو شہیدوں کا ثواب ہے وہ بولی کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اس کو اہل کتاب نے مارا معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے لڑنا بہ نسبت اور قوموں کے زیادہ ثواب ہے **باب** فی رکوب البحر فی الغزو وجہاد کیلئے دریا میں سوار ہونا **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاز فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرے کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ نہی احتیاطی اور تنزیہی ہے ورنہ تجارت اور سوداگری اور ملاقات احباب کیلئے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے) **عن** انس بن مالک قال حدثتنی ام حرام بنت ملحان اخت ام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندھم فاستیقظ وھو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحک قال رایت قوما من یرکب ظھر ھذا البحر کالملوک علی الاسرۃ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال فانک منھم قالت ثم نام فاستیقظ وھو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحک فقال مثل مقالتہ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین قال فتزوجھا عبادۃ ابن الصامت فغزا فی البحر فحملھا معہ فلما رجع قربت لھا بغلۃ لترکبھا فصرعتھا فاندقت عنقھا فماتت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مجھ سے بیان کی ام حرام بنت ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو اپنی امت میں سے دیکھا جو اس دریا پر سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (بڑی شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے

اللہ مجھکو اون لوگون مین سے کرے آپ نے فرمایا تو اونہی مین سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے کہا یا
رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھکو انمین سے کرے آپنے فرمایا
تو پہلے لوگون مین سے ہوچکی انس نے کہا ام حرام سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر انہون نے جہاد کیا دریا مین حضرت
عثمان کی خلافت مین کفار روم سے تو ام حرام کو بھی لے گئے جب لوٹے تو ایک خچر لایا اُنکی سواری کے لیئے اُس خچر نے
ام حرام کو گرا دیا اُن کی گردن ٹوٹ گئی وہ مرگئین **ترجمہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپھیون مین کوئی پھپھی ہوئی **عن**
انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب الی قباء یدخل
علی ام حرام بنت ملحان وکانت تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا یوما فاطعمتہ وجلست
تفلی راسہ وساق ھذا الحدیث **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا
کو جاتے تو ام حرام بنت ملحان کی یہان جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح مین تھین ایک دن آپ اون کے پاس گئے آپ کو
انہون نے کھانا کھلایا اور بیٹھکر آپ کے سر کی جوئین دیکھنے لگین پھر وہی حدیث بیان کی تیسری روایت مین یون ہے
عن اخت ام سلیم الرمیصاء قالت نام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستیقظ وکانت
تغسل راسہا فاستیقظ وھو یضحک فقالت یا رسول اللہ اتضحک من راسی قال لا
وساق ھذا الخبر بزیادۃ ونقص **ترجمہ** ام سلیم کی بہن رام حرام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے
پھر جاگے وہ اپنا سر دھو رہی تھین تو آپ جاگے ہنستے ہوئے انہون نے پوچھا کیا آپ میری سر پر ہنستے ہین آپنے فرمایا نہین پھر
یہی حدیث بیان کی کم و بیش رام حرام آنحضرت کی خالہ رضاعی تھین یا آپکے والد کی خالہ تھین **عن** ام حرام
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائد فی البحر الذی یصیبہ القیء لہ اجر شہید والغرقی لہ اجر
شہیدین **ترجمہ** ام حرام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دریا مین سوار ہو جو جہاد کے لیئے پھر
اُس کا سر گھومے اور قی کرے تو اُس کو ایک شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب جاوے تو دو شہید کا ثواب ہے **عن** ابی امامۃ
الباھلی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ کلھم ضامن علی اللہ عز وجل رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ
عز وجل فھو ضامن علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر وغنیمۃ ورجل راح الی المسجد
فھو ضامن علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر وغنیمۃ ورجل دخل بیتہ بسلام
فھو ضامن علی اللہ عز وجل **ترجمہ** ابو امامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکا اللہ ضامن ہے
ایک وہ جو اللہ کی راہ مین جہاد کو نکلے اللہ اُسکا ضامن ہے یا اسکو مار کر جنت مین داخل کریگا یا زندہ گھر کو پھیریگا ثواب اور
مال غنیمت دلواکر دوسری وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اسکا ضامن ہے اگر مرجاویگا تو جنت مین جاویگا نہین تو اجر اور ثواب کما کر پھر آویگا تیسرے وہ
شخص جو اپنے گھر مین السلام علیکم کرکے جاوے اُسکا اللہ ضامن ہے تمام ہوا پارہ پندرہوان سنن ابی داؤد کے تیس پارے ہین اللہ سبکو قبول فرمائے اور ہمکو بھی پارہ

تحریر الجزء الخامس عشر و یتلوہ الجزء السادس عشر انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ پانزدہم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۵۷۵	سحری کھانیکا وقت
	کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کھانا اسکے سامنے ہو۔
۵۷۶	روزہ کسوقت افطار کرے۔
//	روزہ جلد کھولنا مستحب ہے۔
۵۷۷	کس چیز پر روزہ افطار کرے۔
//	افطار کیوقت کیا کہے۔
۵۷۸	اگر افطار کے وقت کوئی روزہ افطار کرلے
//	تہ کے روزوں کا بیان۔
//	روزہ مین غیبت کرنا۔
۵۷۹	روزہ مین مسواک کرنا۔
//	روزہ دار کے پیاسے ہونے کی وجہ سے پانی ڈالنا اور ناک مین پانی روسے ڈالنا روزہ مین۔
//	روزہ دار کو بھچنے لگائی تو کیسا
۵۵۰	روزہ مین بچھنے کے اجازت۔
//	جو شخص رمضان مین صبح کو جنبی اٹھا اسکا روزہ۔
//	سوتے وقت سرمہ لگانا۔
//	روزہ دار قصداً قی کرے۔
۵۷۱	روزہ دار بوسہ لینو کیسا۔
۵۷۳	روزہ دار کی رال نگلجاوے۔
//	جوان کو بیوی سے مباشرت کرنا۔

صفحہ	باب
۵۷۳	جو شخص اپنی بی بی کے رمضان مین
//	جماع کرنیکو کیا کفارہ دیوے۔
۵۷۴	جو شخص قصداً روزہ توڑ ڈالے اسکی سزا
۵۷۵	جو شخص ہول کر روزہ مین کہا پیے
۵۷۵	رمضان کی قضا کرنے مین دیر کرنا۔
//	جو شخص عمداً اور بھولکر روزہ پر دوسرے کو
//	سفر مین روزہ رکھنے کا بیان۔
۵۷۷	سفر مین روزہ رکھنا بہتر ہے۔
//	بعضون نے کہا سفر مین روزہ رکھنا افضل ہے
۵۷۸	جب مسافر نکلے تو کہا نسے افطار کرکے
//	کتنی مسافت مین روزہ افطار کرے
۵۷۹	یہ کہنا کہ جسنے پوری رمضان بھر روزہ رکھے
//	عید الفطر اور فطر کے دن روزہ رکھنا
//	ایام تشریق ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ذی حجہ روزہ رکھنا
۵۸۰	اکیلے جمعے کا روزہ رکھنا کیسا ہے
//	ہفتے کے دن روزہ نہ رکھنا
//	ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت
۵۸۱	ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے۔
۵۸۲	حرام مہینون مین روزہ رکھنا کیسا ہے۔
۵۸۳	محرم کے مہینے مین روزہ رکھنا۔
//	شعبان مین روزہ رکھنا

صفحہ	باب
۵۸۴	شش عید کے روزے رکھنیکا بیان
//	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر
	روزے رکھتے تھے اسکا بیان
۵۸۵	پیر اور جمعرات کا روزہ۔
//	فجر کی سونین تا ظہر تک روزہ رکھنا
۵۸۶	ذی حجہ کے نو دنون مین روزہ رکھنا
//	عرفہ کے دن عرفات مین روزہ رکھنا
۵	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا
//	عاشورہ کے روزہ کی تاکید
۵۸۸	ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن
	دن افطار کرنا۔
//	ہر مہینہ مین تین روزے رکھنا
//	پیر اور جمعرات کے روزہ رکھنے کا بیان
۵۸۹	جسنے کہا مہینے مین تین روزے
	جن لوگون مین چاہے رکھے۔
//	روزہ مین نیت کرنا ضرور ہے
//	روزہ مین نیت ضرور ہونا۔
۵۹۰	جن لوگونکے نزدیک نفل روزہ توڑنے
	سے قضا واجب ہوگئی انکی دلیلین
//	عورت کو نفل روزہ بغیر شوہر کے
	سے پوچھے درست نہین۔

صفحہ	باب
۵۹۱	روزہ دار کی دعوت قبول کرنا
۵۹۲	جب روزہ دار کہا جائے کہ
	لیئے بلایا جاوے تو کیا کہے۔
//	اعتکاف کا بیان۔
۵۹۲	اعتکاف کہان اور کس مسجد مین کرنا چاہیے
//	معتکف گھر مین پاخانہ یا پیشاب
	کے لیئے جاوے۔
۵۹۴	معتکف بیمار پرسی کو نہ جاوے۔
۵۹۵	مستحاضہ اعتکاف کرسکتی ہے۔
//	ہجرت کا بیان۔
۵۹۶	کیا ہجرت ختم ہوگئی نہین ہوگئی مگر نہین
//	شام مین رہنے کی فضیلت۔
//	جہاد ہمیشہ رہے گا۔
//	جہاد کا ثواب۔
//	سیاحی کی ممانعت۔
//	جہاد سے جب غازی لوٹے اسکا ثواب
	لوٹنے وقت پھر پکارنا فرشتون کا پیچھا کرنا اسکا
	ثواب اسکو قفل اور نفقہ کہتے ہین۔
۵۹۸	روم سے لڑنا بہت ثواب ہے۔
//	جہاد کیلئے دریا مین سوار ہونا

تمت

الجزء السادس عشر

پارہ سولھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی فضل من قتل کافرا جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع فی النار کافر وقاتلہ ابدا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اس کا قتل کرنیوالا مسلمان دوزخ میں **ف** جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا **باب** فی حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین جہاد کرنیوالوں کی عورتوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتھم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اھلہ الا نصب لہ یوم القیمۃ فقیل لہ ھذا قد خانک فی اھلک فخذ من حسناتہ ما شئت فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ظنکم کان یقعنب رجلا صالحا وکان ابن ابی لیلی اراد یقعنبا علی القضاء فابی علیہ وقال انا اریدہ لحاجتہ بدرھم فاستعین علیہا برجل قال وانا لا یستعین فی حاجتہ قال اخرجونی حتی انظر فاخرج فتواری قال سفیان بینما ھو متوار اذ وقع علیہ البیت فمات **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیوں کی بی بیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسی ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مردوں کے گھر بار کی خدمت میں رہے پھر ان کے اہل میں خیانت کرے یعنی انکی بی بیوں سے برا کام کرے یا ان پر بد نظر ڈالے تو قیامت کے روز وہ شخص کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے معاملہ میں اب تو اسکی نیکیاں جتنی چاہے لے لے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پھر تم کیا سمجھتے ہو **ف** یعنے جب مجاہد کو اختیار دیا جاویگا خائن کی نیکیاں لے لینے کا تو وہ کہاں تک لیگا یعنی سب لے لیگا کچھ نہ چھوڑیگا یقعنب اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح تھا ابن ابی لیلے نے اس کو قاضی بنانا چاہا یقعنب نے انکار کیا اور کہا میں ایک درم کا سودا لیتا ہوں تو دوسرے کی مدد سے انہوں نے کہا کون ہم میں ایسا ہے جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہو پھر وہ ایک مکان میں چھپ گئے اور مکان گر کر مر گئے **باب** السریۃ تخفق جس مجاہدین کو مال غنیمت ملے **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون غنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرھم من الاخرۃ ویبقی لھم الثلث فان لم یصیبوا غنیمۃ تم لھم اجرھم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت غازیوں کی اللہ کے راہ میں کافروں سے لڑی اس کافروں کا مال لوٹے تو اون لوگوں نے دو تہائیاں اپنے

مزدوریونکی پائین اور ایک تہائی آخرت کیواسطے رہی اگر اُن کو مال غنیمت نہ ملی تو اُنکا پورا بدلہ آخرت کیواسطے رہیگا
ف کیونکہ دنیا مین کچھہ لوٹ کا مال اُن کو نہ ملا کل ثواب آخرت پر رہا **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ
تعالی جہاد مین نماز اور روزہ اور ذکر الہی کا ثواب **عن** معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
الصلاۃ والصیام والذکر تضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ضعف **ترجمہ** معاذ سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الہی اللہ کے راہ مین خرچ کرنے پر سات سو حصہ تک بڑہتا ہے
ف یعنے ایک روزہ کا ثواب سات سو روزہ کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار درود پڑہنے سے جو حاصل ہو **باب**
فیمن مات غازیا جو شخص جہاد کو نکل کر مرجاوے **عن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل فھو شھید او وقصہ فرسہ او بعیرہ او
لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شھید وان لہ الجنۃ **ترجمہ** ابا مالک اشعری
سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ مین نکلا یعنے جہاد کے
لیئے اور رہا مندا اوس کے پیچھے مرگیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہی یا اوس کے گھوڑے نے اُس کو کچلا یا اوس کے اونٹ نے یا
اُس کو کسی زہریلے جانور نے کاٹا یعنے سانپ وغیرہ نے یا وہ اپنے بچھونے پر مرگیا کسی موت کے ساتھہ جو اللہ نے چاہا تو مقرر
وہ شہید ہے اور اُس کے لیئے بہشت ہے **ف** ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہی جب خدا کے واسطے نکل چکا اگرچہ
اپنی موت سے مرجاوے **باب** فی فضل الرباط دشمن کے مقابلے مین مورچہ بندی کرنا **عن** فضالۃ بنت
عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختم علی عملہ الا المرابط فانہ ینمو لہ عملہ
الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتان القبر **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر میت کا عمل ختم کیا جاتا ہے یعنی عمل اُس کا زندگی تک ہی بعد مرنے کے عمل نہین رہتا یعنے اوس کے لیئے ثواب جدید نہین
لکھا جاتا مگر چوکیدار کہ بڑہایا جاتا ہے اوس کیواسطے عمل اوس کا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن مین رہتا ہی **ف**
یعنے خدا کی راہ مین دشمن سے لڑنے کیواسطے جو مورچہ مین تیاری کرے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑہتا جاوے گا
باب فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالی خدا کی راہ مین چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے **عن** سھل
ابن الحنظلیۃ انھم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کانت عشیۃ
فحضرت الصلاۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی
انطلقت بین ایدیکم حتی طلعت جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابائھم بظعنھم ونعمھم
وشائھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان
شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال فارکب فرکب

فرسالته فجاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم استقبل هذا
الشعب حتی تکون فی اعلاه ولا یغرن من قبلک اللیلة فلما اصبحنا خرج رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی مصلاه فرکع رکعتین ثم قال هل احسستم فارسکم قالوا یا رسول الله ما احسسنا
فثوب بالصلاة فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی
صلاته وسلم قال ابشروا فقد جاء کم فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال الشجر فی الشعب فاذا هو قد
جاء حتی وقف علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی هذا
الشعب حیث امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما اصبحت حتی طلعت الشعبین
کلیهما فنظرت فلم ار احدا فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم هل نزلت اللیلة قال لا
الا مصلیا او قاضیا حاجة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اوجبت فلا علیک ان لا
تعمل بعدها ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہے وہ ساتھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ حنین میں اور
بہت لمبی منزل کی جب تیسرا پہر ہوا تو سہل نے کہا نماز کا وقت آگیا اور میں شریک ہوا نماز میں آپ کے ساتھ اتنے میں ایک
سوار آیا اور بولا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس سے گیا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑھا قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو دیکھا سب ایک جگہ
جمع ہیں اپنی عورتوں اور اونٹوں اور بکریوں کو ہانکے ہوئے آپ نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا وہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہونگے
اگر خدا چاہے پھر آپ نے فرمایا رات کو ہمارا پہرہ کون دیگا انس بن ابی مرثد نے کہا میں دونگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سوار
ہو جاؤ وہ اپنی گھوڑی پر سوار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا اس گھاٹی میں یہاں تک کہ اوس
کی بلندی پر پہونچ جاوے مگر ایسا نہ کرنا کہ تمہاری وجہ سے ہم دھوکا کھاویں رات کو اور دشمن آ جاوے یعنی اچھی طرح ہوشیاری
سے پہرہ دینا یہ نہ کرنا کہ غافل ہو جاؤ اور دشمن بیخبری کی حالت میں ادھر سے چلا آوے جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز کو نکلے اور دو رکعتیں آپ نے پڑھیں پھر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہم نے اوس کو نہیں دیکھا پھر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑھنے لگے لیکن نماز پڑھنے میں کنکھیوں سے گھاٹی کیطرف دیکھ رہے تھے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ التفات ادھر اودھر نماز میں درست ہے بیان اسکا کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ف جب
آپ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو فرمایا خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکھنے لگے درختوں کے بیچ میں جو گھاٹی ہے میں تھی یکایک وہی سوار
آگیا یعنے انس بن ابی مرثد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور سلام کیا بعد اوس کے عرض کیا یا رسول
اللہ میں چلا گیا یہاں تک کہ گھاٹی کی بلندی پر پہونچ گیا جہاں آپ نے حکم کیا تھا جب صبح ہوئی تو میں نے دو لوگ اونٹوں کو
دیکھا کسی کو نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رات کو گھوڑے پر سے اوترا تھا وہ بولا نہیں
مگر نماز یا پاخانے پیشاب کو رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے واجب کر لیا اپنے واسطے جنت کو اب تجھ

کچھہ ضرر نہ کرے گا اگر بعد اس کے کچھہ عمل نہ کرے **ف** یہ عمل قبول ہوگیا اور اس کے بدلے جنت تیری لیئے
قرار پا گئی اب اگر کوئی اور عمل نیک تجھہ سے سرزد ہو جب ہی جنت تجھہ ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق
اولے جنت ملے گی یہہ آپنے خوشی اور بشارت کے طور پر فرمایا یہہ غرض نہین کہ اور فرائض تجھہ معاف ہوگئے اس
حدیث سے خدا کی راہ مین پہرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی خیال کرنا چاہیئے کہ جب جہاد مین ایسے
خفیف خدمتون کا اتنا بڑا ثواب اور درجہ ہی تو لڑکر شہید ہونے کا کیا کچھہ ثواب اور مرتبہ ہوگا **باب** کراھیۃ
ترک الغزو وجہاد نہ کرنیکی مذمت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو
ولم یحدث نفسہ بالغزو مات علی شعبۃ من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو مرگیا اس حال پر کہ نہ کبھی اُس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین اُس نے لڑنیکی نیت کی اپنے دل
مین تو وہ منافق کے ویسے پر مرا **ف** یعنی جو مسلمان سچا ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہے گا کافرون سے اللہ
کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان نہو گا تو دل مین البتہ اُس کا قصد رکھیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا تو معلوم
ہوا کہ منافقون کی طرح اُس کا ایمان زیادہ ہے **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز او یجھز
غازیا او یخلف غازیا فی اھلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قال یزید بن عبد ربہ فی حدیثہ قبل
یوم القیمۃ **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہین کیا یا کسی غازی کا سامان
بھی درست نہ کیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنے اُس کے پیچھے اُسکے گھر والونکی خبر گیری بھلائی کے ساتھہ نہ کی تو
اللہ تعالے اُس کو کوئی مصیبت سخت پہونچاویگا قیامت کے پہلے (دنیا مین) اور آخرت مین سخت عذاب ہی **عن** انس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم **ترجمہ** انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکون سے جہاد کرو تم اپنے مالون کے ساتھہ اور اپنی جانون کے ساتھہ اور اپنے
زبانون کے ساتھہ **ف** جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھہ یہہ ہی کہ خرچ کرکے اپنا مال جہاد مین اور اپنی جان اُسمین خلل کرکے
اور زخمی ہوا اور زبان کا جہاد یہہ ہے کہ مذمت کرے اون کے بتون کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے اون پر کہ
وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوے اُن کو قتل اور قید کرنے کے ساتھہ اور مانند اون کے اور دعا کرے
مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھہ لگنی کی اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی **باب** فی نسخ نفیر العامۃ
بالخاصۃ سب آدمیون کا جہاد کے لیئے نکلنا منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس قال الا تنفروا یعذبکم عذابا
الیما وما کان لاھل المدینۃ الی قولہ یعملون نسختھا الایۃ التی تلیھا وما کان المؤمنون لینفروا
کافۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا اگر تم نہ نکلوگے جہاد کے واسطے رسب کے سب) تو تم کو
عذاب کریگا دکھہ کا اور مدینہ والون کو نہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑکر پیچھے رہ جاوین یعنی سب آپ

کے ساتھہ جہاد کو نکلا کرین منسوخ ہوگیا اس آیت سے مسلمان سب نہین نکل سکتے ایک وقت مین **عن** نجدۃ بن نفیع
قال سالت ابن عباس عن ھذہ الایۃ الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما قال فامسک عنھم المطر و
کان عذابھم **ترجمہ** نجدہ بن نفیع سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلوگے جہاد کو تو اللہ
تم کو عذاب کریگا وکہہ کا کیا عذاب ہے ابن عباس نے کہا عذاب یہی تہا کہ بارش رک گئی اون سے اور قحط ہوگیا
گرانی ہوگئی لوگ بہوکون کے مارے مرنے لگے **باب** فی الرخصۃ فی القعود من العذر اگر کسی کو عذر ہو تو
جہاد کو نہ جانا درست ہے **عن** زید بن ثابت قال کنت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغشیتہ
السکینۃ فوقعت فخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فما وجدت ثقل شیء ثقل
من فخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سری عنہ فقال اکتب فکتبت فی کتف لا یستوی
القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ الی اخر الایۃ فقام ابن ام مکتوم وکان رجلا
اعمی لما سمع فضیلۃ المجاھدین فقال یا رسول اللہ فکیف بمن لا یستطیع الجھاد من المؤمنین
فلما قضی کلامہ غشیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السکینۃ فوقعت فخذہ علی فخذی و
وجدت من ثقلھا فی المرۃ الثانیۃ کما وجدت فی المرۃ الاولی ثم سری عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ یا زید فقرأت لا یستوی القاعدون من المؤمنین فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر الایۃ کلھا قال زید فانزلھا اللہ وحدھا فالحقتھا والذی نفسی
بیدہ لکانی انظر الی ملحقھا عند صدع فی کتف **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہلو مین بیٹہا تہا ناگاہ آپ پر وحی اوترنے لگی آپ کی ران میری ران پر گری مجہکو کبہی اتنا بوجہہ معلوم نہین ہوا
جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجہہ معلوم ہوا **ف** شاید وحی کیوقت اعضا آپ کے گران ہوجاتے
تہے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تہا بوجہ شدت اور سختی کے جو وحی آتے وقت ہوتی **ت** پہر یہ حالت آپ
کی جاتی رہی یعنے وحی اوترنا موقوف ہوا تو آپ نے فرمایا لکہہ مین نے بکری کے شانہ پر لکہا لا یستوی القاعدون من
المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ اخیر آیت تک یعنی نہین برابر ہوسکتے بیٹہنے والے اور جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ مین جو بیٹہے
یعنے جہاد کرنیوالون کا درجہ گہر بیٹہنے والون سے زیادہ ہے عبداللہ بن ام مکتوم اندہے تہے انہون نے جب مجاہدین کی فضیلت
سنی تو عرض کیا یا رسول اللہ جو مومنین جہاد کی طاقت نہین رکہتے مثلا معذور ہین جیسے اندہے لولے لنگڑے اتنا کہنا تہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر وحی کی حالت طاری ہوگئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گری مین نے پہر اونہی بوجہہ پایا
جیسا پہلی بار پایا تہا بعد اوسکی وحی اوترنا موقوف ہوا اور آپنے فرمایا پڑہو اسی زید مین نے پڑہا لا یستوی القاعدون من المؤمنین
آپنے فرمایا غیر اولی الضرر پہر آخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضرر علیحدہ اوترا لیکن مین نے اوسکو اپنے مقام

پر لگا دیا قسم خدا کی گویا مین اب دیکھ رہا ہون اوس ہڈی کے درار پر جہان مین نے اوس کو لگایا تھا **ف** یعنی وہ ہڈی پھٹی ہوئی تھی اُس کے شگاف پر یہ لفظ بڑھایا تھا غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ جو معذور ہین اس سے مستثنے ہین یعنے ان کو درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہین سکتے برخلاف اون لوگون کے جو بغیر عذر اور صحیح ہو کر نہین جاتے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ترکتم بالمدینۃ اقواما ما سرتم مسیرا ولا انفقتم من نفقۃ ولا قطعتم من واد الا وھم معکم فیہ قالوا یا رسول اللہ وکیف یکونون معنا وھم بالمدینۃ فقال حبسھم العذر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رایک جہاد مین) فرمایا تم مدینے مین ایسے لوگون کو چھوڑ آئے ہو جو تمہارے ساتھ مین چلنے مین اور خرچ کرنے مین اور جنگل کاٹنے مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہین ان کا مونین حالانکہ وہ مدینے مین ہین آپ نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے رک گئے (تو گویا شریک ہین) **باب** ما یجزی من الغزو و مجاہدین کی خدمت مین جہاد ہے **عن** زید بن خالد الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلفہ فی اھلہ بخیر فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنیوالے کا سامان درست کر دی تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اُس کے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو وہ بھی مقرر غازی ہوا (یعنے غازی کے برابر ثواب پاویگا) **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی بنی لحیان وقال لیخرج من کل رجلین رجل ثم قال للقاعد ایکم خلف الخارج فی اھلہ ومالہ بخیر کان لہ مثل نصف اجر الخارج **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر کو بھیجا۔ اور فرمایا کہ ہر دو شخصون مین سے ایک نکلے (یعنے ہر قبیلے مین سے آدھے رہ جاوین اور پس ماندون کے اہل و عیال وغیرہ کی خبر گیری کرین) پھر آپ نے فرمایا رہ جانیوالے سے اگر وہ نکلنے والے کے گھر بار کی اچھی طرح خبر گیری کریگا تو اُس کو نکلنے والے کا آدھا ثواب ملیگا **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثم ما فی رجل شح ھالع ولا جبن خالع **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سب سے بری آدمی مین دو خصلتین ہین۔ ایک تو بخیلی رہ لانیوالی دوسری نامردی خالی کر نیوالی **باب** فی قولہ تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یہ جو اللہ نے فرمایا مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین اسکے کیا معنے ہین **عن** اسلم ابی عمران قال غزونا من المدینۃ نرید القسطنطینیۃ وعلی الجماعۃ عبد الرحمن بن خالد بن الولید والروم ملصقو ظھورھم بحائط المدینۃ فحمل رجل علی العدو

بخیلی رہ لانیوالی برخلاف جہاد کے نامردی خالی کرنیوالی یعنی وقت لڑائی کے مین تو خالی کر دینے والا جبن نامردی کو کہتے ہین

اعضا کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا

فقال الناس مه مه لا اله الا الله يلقى بيده الى التهلكة فقال ابو ايوب انما نزلت هذه الآية فينا
معشر الانصار لما نصر الله نبيه واظهر الاسلام قلنا هلم نقيم في اموالنا ونصلحها فانزل الله تعالى
وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فالالقاء باليدي الى التهلكة ان نقيم
في اموالنا ونصلحها وندع الجهاد قال ابو عمران فلم يزل ابو ايوب يجاهد في سبيل الله حتى
دفن بالقسطنطينية ترجمہ اسلم ابو عمران سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا مدینے سے قسطنطینیہ کا قصد رکھنے ہوئے جو دار
السلطنت تہا روم کا اور اب تک دار الخلافت ہے سلطان روم کا اوس استنبول۔ اور اسلامبول بہی کہتے ہین اور جماعت
اسلام کے سردار عبد الرحمن بن خالد بن ولید تہے اور کفار روم اپنی پشت لگائے ہوئے تہے شہر کی دیوار سے یعنی منتظر کہڑے تہے
ہمارے آنے کے اور حملہ کرنیکے اتنے مین ایک شخص نے ہم مین سے دشمن پر ہتیار اٹہانا چاہا لوگون نے کہا ..... لا الہ الا اللہ اپنی
جان کو ہلاکت مین ڈالتا ہے اوس وقت ابو ایوب نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کے شان مین اوتری ہے جب اللہ تعالی
نے اپنے پیغمبر کو مدد دی اور اسلام کو غالب کیا تو ہم نے اپنے دلون مین کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہے ہم اپنے مالون مین رہین
اونٹون اور باغونمین اور اون کو درست کرین جہاد چہوڑ دین تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری وانفقوا فی سبیل اللہ
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین اور مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین تو ہلاکت مین جانون کو ڈالنا یہ ہے
کہ اپنے مالون مین مصروف ہین اونکی فکر کرین جہاد چہوڑ دین رہنا یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہے تو حیات ابدی ہے ابو عمران نے
کہا پہر ابو ایوب جہاد کرتے رہے اللہ جل جلالہ کی راہ مین یہان تک کہ دفن ہوے قسطنطینیہ مین **باب** فی الرمی تیر
مارنیکا بیان **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل
یدخل بالسہم الواحد ثلثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ و
ارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا لیس من اللہو الا ثلاث تادیب الرجل فرسہ و
ملاعبتہ اہلہ ورمیہ بقوسہ ونبلہ ومن ترک الرمی بعد ما علمہ رغبۃ عنہ فانہا نعمۃ ترکہا او
قال کفرہا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے تحقیق اللہ عزوجل
داخل کرتا ہے ایک تیر کے سبب سے یعنی کفار کی طرف پہینکنے کے سبب سے تین شخصون کو بہشت مین ایک تو اوس کے
بنانے والے کو جو اپنے پیشہ مین ثواب کی امید رکہے یعنے اس نیت سے بناوے کہ جہاد مین کام آوے دوسرے
تیر پہینکنے والے کو یعنے جہاد مین اور تیسرے تیر دینے والے کو تیر انداز کے ہاتہہ مین خواہ اپنا تیر دے خواہ اوس کا خواہ
نیا تیر دے یا نشانے پر سے اوٹہا کر لاوے پس تیر اندازی کرو اور گہوڑون پر سواری کرو یعنے سیکہو تیر اندازی
اور سواری لیکن بہت پیاری ہے مجہہ کو تیر اندازی سواری سے کیونکہ تیر اندازی پیادہ بہی کر سکتا ہے ہمارے
دین مین کوئی کہیل نہین مگر تین۔ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنے گہوڑے کو اور اپنی بی بی سے کہیلنا اور تیر اندازی

کرنا اپنی کمان سے اور تیر سے (یعنی اسی مین مشغول رہنا) اور جو شخص تیراندازی سیکھکر چھوڑ دے اوس سے بیزار ہو کر تو مقرر وہ تیراندازی ایک نعمت تھی جس کو چھوڑ دیا اوس نے فرمایا کہ اوس نعمت کا کفر کیا یا ناشکری کی) **ف** اس حدیث سے تیراندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور توپ ہی ہر مسلمان کو گولی اٹکانا گولہ مارنا سیکھنا اور اسکی مشق کرنا ضرور ہے اسی طرح جتنے سامان حرب اور جنگ ہین اون کا سیکھنا اور حاصل کرنا اور اس لیئے سفر کرنا جہاد مین داخل ہے **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یقول واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تہے کافرون کے لیئے تیار کرو جتنی تم مین طاقت ہو قوت کو خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیراندازی ہے خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیراندازی ہے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ مراد قوت سے تیراندازی ہے شاید اس لیئے کہ یہ اقوی و اہل ہے بہ نسبت اون چیزون کے راب اس زمانے مین قوت سے مراد بندوقین اور توپین اور کارتوس اور رٹیپان ہین **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال الغزو غزوان فاما من ابتغی وجہ اللہ واطاع الامام وانفق الکریمۃ وباشر الشریک واجتنب الفساد فان نوم ونبھہ اجر کلہ واما من غزا فخرا وریاء وسمعۃ وعصی الامام وافسد فی الارض فانہ لم یرجع بالکفاف **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح پر ہے ایک جہاد جو اللہ کی رضامندی کے واسطے کیا جاتا ہے اور امام کی فرمانبرداری کیجاتی ہے اور عمدہ مال اوس مین خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ نرمی اور محبت کیجاتی ہے اور فساد سے بچتا رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکھانے اور سنانے کیواسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین مین فساد منظور ہو تو یہ جہاد ایسا ہے اس مین جو کوئی جاوے ثواب تو کیا اوس کو خالی لوٹنا مشکل ہے **ف** یعنی ایسے جہاد مین اگر گناہ سے بچ جاوے تو یہی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ رجل یرید الجھاد فی سبیل اللہ وھو یبتغی عرضا من عرض الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اجر لہ فاعظم ذلک الناس وقالوا للرجل عد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک لم تفھمہ فقال یا رسول اللہ رجل یرید الجھاد فی سبیل اللہ وھو یبتغی عرضا من عرض الدنیا فقال لا اجر لہ فقالوا للرجل عد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ الثالثۃ فقال لہ لا اجر لہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکہتا ہے حالانکہ وہ اوس سے دنیا کے مال و اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کچھ ثواب نہوگا لوگون نے بہت بُری بات سمجھی اور دوبارہ اُس شخص سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پھر پوچھہ شاید کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا نہ سکا تو پھر اُس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کے راہ مین جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا کے مال و اسباب چاہتا ہی پھر آپنے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہوگا پھر تیسری بار لوگون نے اُس شخص سے کہا تو پھر سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ تو اُس نے تیسری بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا اُس کو کچھہ ثواب نہوگا **ف** اسلیئے کہ اُس نے جہاد اللہ کے راہ مین نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کیلئے کرے اور مقصود غنیمت کا حاصل ہونا بھی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اُس سے کم جو محض اللہ ہی کیلیے جہاد کرے اور اُس کو غنیمت مقصود نہو **عن** ابی موسے ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان الرجل یقاتل للذکر و یقاتل لیحمد و یقاتل لیغنم و یقاتل لیری مکانہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل حتی تکون کلمۃ اللہ ھی الاعلے فھو فی سبیل اللہ عزوجل **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہے اپنی ذکر کیواسطے یعنے آوازہ اور شہرت کیواسطے جس کو سمعہ کہتے ہین اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف و نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت لیلینے کے واسطے اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ اُس کا مرتبہ دیکھا جاوے یعنے اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کے راہ مین لڑتا ہے اوس کو جہاد کا ثواب ہی اور جو ملک اور دنیا کے لیئے لڑتا ہے وہ جہاد نہین ہے **عن** عبداللہ بن عمرو یا رسول اللہ اخبرنی عن الجھاد و الغزو فقال یا عبداللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا و ان قاتلت مرائیا مکاثرا بعثک اللہ مرائیا مکاثرا یا عبداللہ بن عمرو علے ای حال قاتلت و قتلت بعثک اللہ علی تلک الحال **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے اُنہون نے کہا یا رسول اللہ مجھہ کو جہاد سے خبر بیجیئے یعنے کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو اگر لڑی تو اس حال پر کہ صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا ہو تو اللہ تعالی تجھہ کو صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا اوٹھاویگا اور اگر تو لڑیگا اپنی بہادری دکھلانے کیلیئے اور زیادتی کیواسطے یعنی لوگون مین فخر کے لیئے کہ مین تم سے شجاعت اور بہادری مین زیادہ ہون تو اللہ تجھہ کو اسی حال پر اوٹھاویگا اے عبداللہ بن عمرو تو جس حالت پر لڑیگا یا مارا جاویگا تو اللہ تعالی تجھہ کو اوسی حال پر اوٹھاویگا اگر نیت خالص نہو تو مخلصون مین حشر ہوگا نہین تو ریاکارون مین ہوگا **باب** فی فضل الشہادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصیب اخوانکم باحد جعل اللہ ارواحھم فی جوف طیر خضر ترد انھار الجنۃ تاکل من ثمارھا و تاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ فی ظل العرش

فلما وجدوا طيب مأكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من يبلغ اخواننا عنا انا احياء في الجنة
نرزق لئلا يزهدوا في الجهاد ولا ينكلوا عند الحرب فقال الله سبحانه انا ابلغهم عنكم قال
فانزل الله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخر الآية **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید کیے گئے تو اللہ نے اون کی روحون کو سبز چڑیون کے
پیٹ مین کر دیا یعنے رکھدیا وہ بہشت کی نہرون پر پھرتی ہین اور اُسکے میوے کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین بسیرا کرتی ہین
عرش کے سایہ مین جب اون روحون نے اپنے کھانے اور پینے اور رہنے کی خوشی حاصل کی تو کہا کون ہے
جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیون کو یہہ خبر پہونچاوے کہ ہم بہشت مین زندہ ہین اور کھانے کھاتے ہین تاکہ وہ بھی بہشت
کے حاصل کرنے مین بے رغبتی نہ کرین اور لڑائی کیوقت سستی نہ کرین تو اللہ تعالی نے فرمایا مین پہنچاؤنگا اُن کو تمہاری
خبر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت جو لوگ اللہ کی راہ مین ماری گئے اُن کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے
پاس کھانے کھلائے جاتے ہین **ف** خوش ہین اون نعمتون پر جو اللہ نے اونکو دین اور خوشخبری دیتے ہین اون
لوگون کو جو ابھی اون تک نہین آئے کہ تم ہرگز مت ڈرو نہ غمگین ہو **عن** حسنا بنت معاوية الصريمية
قالت حدثنا عمي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم في
الجنة والشهيد في الجنة والمولود والوئيد **ترجمہ** حسنا بنت معاویہ اپنے چچا سلم بن سلیم سے روایت کیا مین
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بہشت مین کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نبی ہونگے اور بہشت
مین شہید ہونگے اور لڑکے اور جنی گاڑے گئے **ف** مراد شہید سے مومن ہے بموجب قول اللہ تعالی کے والذین
آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل یہہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا
مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکے مین داخل ہے کچا بچا ہی اور جنی گاڑے گئے الخ جیسے کہ عادت
کافرون کی تھی کہ جیتی لڑکیون کو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹون کو بھی گاڑ دیتے تھے تکلیف اور تنگی کیوقت۔ اگرچہ
اس حدیث مین لڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر مگر کفار کے لڑکون مین بڑا اختلاف ہے اور اُنکے باب مین علماء کے پندرہ
قول ہین مگر صحیح توقف ہے **باب** في الشهيد يشفع شہید کی شفاعت کا بیان **عن** نمران بن عتبة
الذماري قال دخلنا على ام الدرداء ونحن ايتام فقالت ابشروا فاني سمعت ابا الدرداء يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع الشهيد في سبعين من اهل بيته **ترجمہ** نمران بن عتبہ ذماری
سے روایت ہے ہم ام الدرداء پاس گئے اور ہم یتیم تھے اُنہون نے کہا خوش ہو جاؤ مین نے ابو الدرداء سے سنا وہ کہتے تھے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی شفاعت قبول کیجاویگی اوس کے ستر کنبے والون کیلئے **ف** بعضون
نے کہا مراد شہید سے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاوے نہ جو طاعون یا اسہال سے مرجاوے اور بعضون نے کہا

مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث مین عام فرمایا **باب** فی النور یری عند قبر الشہید
شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان **عن** عائشۃ قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال
یرے علی قبرہ نور **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی رہا دشاہ حبش مرگیا تو ہم سے لوگ کہا کرتے تہے کہ اُسکی قبر پر
ہمیشہ ایک نور برستا ہی **ف** شاید وہ شہید مرا ہوگا **عن** عبید بن خالد السلمی قال اخی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم بین رجلین فقتل احدھما ومات الاخر بعدہ بجمعۃ او نحوھا فصلینا علیہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقلنا دعونا اللہ وقلنا **اللھم** اغفر لہ والحقہ بصاحبہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوتہ بعد صلوتہ وصومہ بعد صومہ ان بینھما کما بین السماء والارض **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصون مین بہائی چارہ کردیا تہا یعنے ایک کو دوسرے کا بہائی بنا دیا تہا، تو ایک اُن مین سے قتل
کیا گیا۔ اور دوسرا کوئی ایک ہفتہ یا ایسے ہی کچہہ اُس کے بعد مرگیا ہم نے اُسپر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم نے کیا کہا ہم نے کہا ہمنے اُسکے لیئے دعا کی اے اللہ تعالے اُس کو اور ملا دے اُس کو اپنے ساتہی سے (یعنے پہلے بہائی سے جو قتل کیا گیا
تہا اللہ کی راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ریتم نے کیا کہا) اُسکی نمازین کدہر گئین جو اُس نے اپنے ساتہی
کے قتل کے بعد پڑہین اور اُس کے روزے کدہر گئے جو اُس نے اپنے ساتہی کے بعد رکہے اور اُسکے اعمال کدہر گئے
جو اُس نے اُسکے بعد کیئے بیشک ان دونون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان زمین مین فرق ہی (ایک کا رتبہ زیادہ
دوسرے کا کم ہے) **باب** فی الجعائل فی الغزو مزدوری پر جہاد کرنیکا بیان **عن** ابی ایوب الانصاری
انہ سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم امصار وستکون جنود مجندۃ
تقطع علیکم فیھا بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیھا فیتخلص من قومہ ثم یتصفح
القبائل یعرض نفسہ علیھم یقول من اکفیہ بعث کذا الا وذلک الاجیر
الی اخر قطرۃ من دمہ **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تہے فتح کی جاوین گے تمپر شہر یعنے بڑی بڑی شہر اور ہونگے یعنے پائی جاوین گے اور واقع ہون گے لشکر جمع کیئے گئے معبر
کی جاوینگی تمپر اُن لشکرون مین فوجین یعنے ہر ایک قوم اور قبیلے کو اپنے مین سے ایک حصہ لشکر کا دینا پڑیگا تو جا ئیگا
ایک شخص پیچہے امام کے کو اُس کے تئین یعنی ہمراہ فوج کے جہاد کے لیئے بغیر اجرت کے پس نکلیگا اور رہا گے گا اپنی
قوم مین سے یعنی تا پیچے جہاد سی بہر تلاش کریگا قبیلون کو در حالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اونپر کہتا ہوا کون ہے
کہ کفایت کرے مجہ مین اُسکو لشکر سی یعنے کون مجہہ کو نوکر رکہے گا تا محنت لشکر کی اُس سی اپنے فعلون متصود ہی کہ یہ شخص راضی
نہین ہی کہ بغیر اجرت کے جہاد کرے پس حضرت برائی اُسکی بیان کرنے مین خبردار ہوے یہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ خون

تک **ف** معین کیے جاوین گے الخ یعنے لازم کرینگا امام یہہ کہ بھیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی یعنی جب پہونچیگا
اسلام ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اسکی کہ بھیجے ہر جانب فوج تاکہ لڑے اُن کفار سے کہ قریب اُس جانب کے ہین اور نہ غالب
ہون کفار اُن مسلمانون پر کہ اس جانب مین ہین **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی **ترجمہ** ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
واسطے جہاد کرنیوالیکے اجر اُس کا ہے یعنے ثواب اُسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھہ اوس کے اور واسطے دینے والے
مال کے اجر اُس کا ہے اور جہاد کرنیوالیکا بھی **ف** یعنے جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تاکہ وہ
جہاد کرے تو اسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہوا اُس کے کا سبب
جہاد اُس غازی کا پس مراد ساتھہ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اُس کا اور فضیلت اُس کی
متفق علیہ علماء کے ہے **باب** فی الرجل یغزو ویاجیر لیخدم کوئی اپنے ساتھہ جہاد مین خدمت کے لیئے
کسے کو اجرت پر لیجاوے **عن** یعلی بن منیۃ قال اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا
شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی واجری له سهمی فوجدت رجلا فلما
دنا الرحیل اتانی فقال ما ادری ما السهمان وما یبلغ سهمی فسمی لی شیئا کان السهم اولم یکن
فسمیت له ثلاثة دنانیر فلما حضرت غنیمة اردت ان اجری له سهمه فذکرت له دنانیر
فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت له امره قال ما اجد لک فی غزوتک هذه فی الدنیا
والاخرة الا دنانیرک التی سمیت **ترجمہ** یعلی بن منیہ سے روایت ہے خبردار کیا لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے
نکلنے کیلیے اور مین بوڑھا تھا نہایت اور کوئی خادم میرے پاس نہا کہ میری خدمت کرے تو مین نے ضرور تلاش کیا کہ مجھہ کو کفایت
کرے اور مین نے اُس کیواسطے اُسکا حصہ ہی جاری کرنا چاہا **ف** یعنے جو مال غنیمت مجھہ کو ملے اُسمین سے ایک حصہ اُسکا دینا
چاہا یا کل حصہ اوسی کو دینا چاہا مین نے صرف آخرت کو ثواب پر قناعت کی **ف** آخر ایک مزدور مجھہ کو ملا جب کوچ کا وقت
قریب آیا اور بولا مین نہین جانتا کتنے حصے ہون گے اور میرا حصہ مین کیا آوے تم میری مزدوری کچھہ معین کرو حصے ہون یا نہون
یعنی مال غنیمت ملے یا نہ ملے مین نے تین دینار اُسکے لیئے مقرر کر دیے جب مال غنیمت آیا تو مین نے اُسکا حصہ دینا چاہا پھر مجھہ خیال آیا اُسکی
تو تین دینار مقرر ہوئے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سب حال بیان کیا آپنے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اُسکے لیئے دنیا
اور آخرت مین وہی تین دینار ہین **باب** فی الرجل یغزو وابواہ کارہان کوئی شخص بمون مرضی والدین کے
جہاد کرے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت بایعک
علی الهجرة وترکت ابوی یبکیان فقال ارجع علیهما فاضحکهما کما ابکیتهما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مین آپ سے ہجرت کی

بیعت کرنیکو آیا ہون اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہون آپ نے فرمایا جا اون کے پاس اور ہنسا اون کو جیسا رولایا
تہا تو نے اون کو **عن** عبداللہ بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اجاھد
قال لک ابوان قال نعم قال ففیھما فجاھد **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں جہاد کروں آپ نے فرمایا کیا تیری ماں باپ ہین اوس نے کہا کہ ہان آپ نے
فرمایا پس تو پہر اونہین کے جہاد کر یعنے اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہے **عن** ابی سعید ان
الخدری ان رجلا ھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال ھل لک احد بالیمن
قال ابوی قال اذن لک قال لا قال ارجع الیھما فاستاذنھما فان اذن لک فجاھد والا فبرھما
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص یمن سے ہجرت کر کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے اوس
سے فرمایا کیا یمن مین کوئی تیرا ہے اوسنے کہا ماں باپ ہین آپ نے فرمایا گیا اونہون نے تجہ کو اذن دیا ہے اوس نے
کہا نہین آپ نے فرمایا کہ اونہین کے پاس پہر جا اور اونسے اجازت مانگ اگر وہ تجہ کو اجازت دیوین تو جہاد کر اور نہین
تو اونہین کے ساتہہ نیکی کر یعنے خدمت کر اون کی **باب فی النساء یغزون عورتین جہاد مین جا سکتی ہین** **عن**
انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار لیستقین الماء
ویداوین الجرحی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد مین لیجاتے تہے اور انصار کی کئی
عورتون کو بہی اپنے ساتہہ لیجاتے تہے جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہہ عورتین اون کو پانی پلاتین اور زخمیون کی
دوا کرتین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون کا جہاد مین ہمراہ جانا درست ہے لیکن بہ ضرورت لڑائی بہڑائی نہ
کرین زخمیونکی مرہم پٹی کرین پیاسون کو پانی پلاوین اگر ضرورت ہو تو جنگ بہی کرین **باب فی الغزو مع ائمۃ**
الجور ظالم حاکمونکے ساتہہ جہاد کرنا درست ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلاثۃ من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا نکفرہ بذنب ولا نخرجہ من الاسلام بعمل
والجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر امتی الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل و
الایمان بالاقدار **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین ایمان کی جڑ ہین ایک تو یہ
جو لا الہ الا اللہ کہے اوس کے قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہی وہ گناہ کرے اسکو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا
ف یعنے جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار نہ کرتا ہو تو گناہ کرنیسے وہ کافر نہوگا البتہ اس گناہ سے
کافر ہوگا جو ایمان کو دور کر دے جیسے شرک کرنا **ف** اور جہاد جاری رہیگا جسدن سے اللہ تعالے نے مجہہ پیغمبر کیا یہانتک
کہ آخر امت میری دجال سے لڑیگی جہاد باطل نہین ہو سکتا کسی امام کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے رہنے بادشاہ مسلمان خواہ
ظالم ہو یا عادل جہاد اوسکے ساتہہ درست ہے اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الجهاد واجب علیکم مع کل امیر براکان اوفاجرا والصلاۃ واجبۃ علیکم خلف
کل مسلم براکان اوفاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علی کل مسلم براکان اوناجرا وان
عمل الکبائر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہے تم پر ہر امیر حاکم کے ساتھ
نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان پر
نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرے **ف** یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر متعدد طریقوں سے مروی ہے اور سب طریقے ضعیف ہیں۔ اسی
واسطے امام کا صالح اور نیک ہونا بہتر ہے اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک جائز ہے لیکن مکروہ
ہے بعضوں کے نزدیک جائز ہی نہیں مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے **باب**
الرجل یتحمل مال غیرہ یغزو ایک آدمی دوسرے کی سواری پر جہاد کرے **عن** جابر بن عبداللہ حدث عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اراد ان یغزو فقال یا معشر المهاجرین والانصار ان من اخوانکم
قوما لیس لهم مال ولا عشیرۃ فلیضم احدکم الیہ الرجلین او الثلاثۃ فما لاحدنا من ظهر
یحملہ الا عقبۃ کعقبۃ یعنی احدهم فضممت الی اثنین او الثلاثۃ قال مالی الا عقبۃ کعقبۃ احدهم
من جملہ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اے گروہ مہاجرین
اور انصار کے بعضے تمہارے بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہے نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم میں سے دو تین آدمیوں کو اپنے ساتھ
شریک کرلے اس طرح پر کہ ہم میں سے کسی کے پاس سواری نہ تھی مگر باری سے جیسے ایک اونٹ کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو میں نے اپنے
ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملالیا اور میں بھی صرف باری سے اپنے اونٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** یعنے ہر چند اونٹ
میرا تھا لیکن چونکہ اُن کو اپنے ساتھ شریک کرلیا تھا تو سب باری باری اُسپر چڑھتے حساب سے **باب** فی الرجل یغزو
یلتمس الاجر والغنیمۃ کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کے واسطے **عن** ضمرۃ ان ابن زغب الایادی حدثہ
قال نزل علی عبداللہ بن حوالہ الازدی فقال لی بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا
فرجعنا فلم نغنم شیئا وعرف الجهد فی وجوهنا فقام فینا فقال اللهم لا تکلهم الی فاضعف
عنهم ولا تکلهم الی انفسهم فیعجزوا عنها ولا تکلهم الی الناس فیستاثروا علیهم ثم
وضع یدہ علی راسی او قال علی هامتی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رأیت الخلافۃ قد نزلت
ارض المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من
الناس منی یدی هذہ من راسک **ترجمہ** ابن زغب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن حوالہ ازدی عاوتر سے میرے پاس آئے مجھ سے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا پاپیادہ غنیمت حاصل کرنے کیواسطے یعنے سواری ہمارے پاس نہ تھی پانوں
پیدل آپنے روانہ کیا ہم کو کچھ غنیمت نہ ملی یعنے مال غنیمت نہ ملا اور آپنے ہماری چہرہ پر بیزاری دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے

اور فرمایا اللہ مت سونپ ڈ ان لوگون کو مجھ پہر مین ان کی خبر گیری سے عاجز ہو جاؤن اور نہ سونپ ڈ ان کو اونہی کے کہ وہ عاجز ہو جاوین اور نہ سونپ ڈ اون کو اور لوگون کے کہ وہ اپنے تئین مقدم کرین اونپر **ف** بلکہ تو خود اونکی خبر گیری کر اور اُن کی حفاظت اپنے متعلق رکھہ **ت** پہر آپ نے اپنا ہاتھہ میرے سر پہر رکھا اور فرمایا اے ابن حوالہ جب تو دیکھے خلافت کو زمین مقدس یعنی شام مین اوترنے ہوئے رمراد خلافت سے خلافت نبوت ہے یا امامت مہدی علیہ السلام تو نزدیک ہو گئے زلزلے اور بلبلے رزلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہے اور بلبلہ رنجہ اور غم اور بڑے بڑے واقعات رعلامات کبریٰ اور قیامت اُن دنونمین قریب ہوگی لوگونسے اس سے بھی زیادہ جتنا میرا ہاتھہ تیرے سر سے نزدیک ہے رینعنے قیامت بہت قریب ہو جاویگی **باب** فی الرجل یشری نفسہ آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھہ بیچڈالے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عجب ربنا من رجل غزا فی سبیل اللہ فانھزم یعنی اصحابہ فعلم ما علیہ فرجع حتے اھریق دمہ فیقول اللہ تعالے لملائکتہ انظروا الی عبدی رجع رغبۃ فیما عندی وشفقۃ مما عندی حتی اھریق دمہ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تعجب کرتا ہے اُس شخص سے جو جہاد کو گیا اللہ کی راہ مین پہر اسکے ساتھی سب بھاگ نکلے اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہان تک کہ مارا گیا۔ اوسوقت اللہ جل جلالہ اپنے فرشتونسے فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو لوٹا یا میری ثواب کی رغبت کر کے اور میرے عذاب سے ڈر کے یہان تک کہ اُس کا خون بہایا گیا **ف** دوسری حدیث مین ہمارے ہنسنا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ضحک اور تعجب اُن صفات مین سے ہین جو پروردگار کے لیئے ثابت ہین **باب** فیمن یسلم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اوسی وقت مارا جاوے خدا کی راہ مین **عن** ابی ھریرۃ ان عمرو بن اقیش کان لہ ربا فی الجاھلیۃ فکرہ ان یسلم حتے یاخذہ فجاء یوم احد فقال این بنو عمی قالوا باحد قال این فلان قالوا باحد قال فاین فلان قالوا باحد فلبس لامتہ وترکب فرسہ ثم توجہ قبلھم فلما راہ المسلمون قالوا الیک عنا یا عمرو قال انی قد امنت فقاتل حتے جرح فحمل الی اھلہ جریحا فجاء سعد بن معاذ فقال لاختہ سلیہ حمیۃ لقومک او غضبا لھم او غضبا للہ فقال بل غضبا للہ ورسولہ فمات فدخل الجنۃ وما صلے اللہ صلاۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیش کو سود لینا تھا لوگون سے جاہلیت کے زمانے مین انہون نے اسلام کو برا جانا جبتک اپنا سود وصول نہ کرین کیونکہ اسلام لانیسے سود ساقط ہو جاویگا پہر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میرے چچا کے بیٹے کہان ہین لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پہر انہون نے اپنی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے بعد اسکے متوجہ ہوئے اونکی طرف جب مسلمانون نے اُن کو دیکھا تو کہا الگ رہو انہون نے کہا میں ایمان لایا پہر وہ لڑے یہانتک کہ زخمی ہو گئے

اور لوگ اُن کو اوٹھا لے گئے وہان سعد بن معاذ آئے اُنہون نے اون کی بہن سے کہا کہ بہن اپنے بہائی سے تم کیون لڑے اپنی قوم کی غیرت سے یا غصے سے یا اللہ کیواسطے غصہ کرکے اونہون نے کہا اللہ کیواسطے غصہ کرکے اور اوسکے رسول کے لیئے پھر وہ مرگئے اور جنت مین گئے حالانکہ اونہون نے ایک نماز بھی نہین پڑہی **باب** فی الرجل یموت بسلاحہ جو شخص اپنے ہتہیار سے آپ مرجاوے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی قتالا شدیدا فارتد علیہ سیفہ وقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی ذلک وشکوا فیہ رجلا مات بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاھدا مجاھدا اقال ابن شہاب ثم سالت ابنا لسلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک غیر انہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ بوا مات جاھدا مجاھدا فلہ اجرہ مرتین ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقا اُسکی تلوار اُسی کو لگ گئی اور وہ مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اسمین گفتگو کی اور اُسکی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یون کہا ایک شخص تہا جو اپنے ہتہیار سے مرگیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا نہین وہ مرا ہے اللہ کی راہ مین کوشش کرکے مجاہد ہوکر ابن شہاب جو اس حدیث کے اسناد مین ایک راوی ہین اونہون نے کہا پھر مین نے سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے پوچہا اونہون نے بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان کی مگر اتنا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا جھوٹ بولے وہ راسباب مین کہ وہ شہید نہین ہے وہ مرا ہے جہاد کرکے مجاہد ہوکر اوسکو دوہرا ثواب ہے اگرچہ وہ اپنے ہتہیار کی چوٹ سے مرگیا **عن** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغزنا علی حی من جھینۃ فضرب رجل من المسلمین رجلا منھم فضربہ فاخطاہ واصاب نفسہ بالسیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوکم یا معشر المسلمین فابتدرہ الناس فوجدوہ قد مات فلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثیابہ ودمائہ وصلی علیہ ودفنہ فقالوا یا رسول اللہ اشہید ھو قال نعم وانا لہ شہید ترجمہ ابو سلام سے روایت ہے اونہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تہا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنیکا اونہین سے پہر مارا اُس کو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اُسی کو لگ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اُٹہو اور خبر لو اپنے بہائی مسلمان کی لوگ جلدی سے دوڑے اُسکی طرف دیکہا تو وہ مرگیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اُسی کے کپڑون اور زخمون مین لپیٹا اور اُس پر نماز پڑہی پہر اُسکو دفن کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ شہید ہوا آپ نے فرمایا ہان اور مین اس پر گواہ ہون **ف** یعنے اُسکی شہادت پر گواہی دونگا قیامت کے روز اس حدیث سے شہید پر نماز پڑہی جانیکا ثبوت ہے جسمین ابو حنیفہ کا قول ہے **باب** الدعاء عند اللقاء جنگ شروع ہو تو وقت دعا کا قبول ہونا **عن** سہل بن سعد قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان لا ترد ان او قل ما ترد ان الدعاء عند النداء وعند البأس
حين يلحم بعضهم بعضا قال موسى وحدثني مرزوق بن سعيد بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن سهل
بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ووقت المطر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں نہیں رد کیجاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں یعنے ہمیشہ قبول ہوجاتی ہیں یا اکثر قبول ہوتی
ہیں یعنی بعد اذان کے اور دوسری لڑائی کیوقت جب ایکدوسرے سے بھڑ جاتے ہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مینہہ برسنے
کا وقت **ف** یعنی جب بارش شروع ہو کیونکہ اوسوقت خدا کی رحمت اترتی ہے امید ہے کہ دعا بھی اسکی رحمت اور کرم سے
قبول ہوجاوے دنیا میں یا آخرت میں **باب** فیمن سال الله تعالى الشهادة جو شخص اللہ سے شہادت مانگے **عن**
معاذ بن جبل انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد
وجبت له الجنة ومن سأل الله القتل من نفسه صادقا ثم مات او قتل فان له اجر شهيد او
ان المصفى من هنا ومن جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجيء يوم القيامة كاغزر ما كانت
لونها لون الزعفران وريحها ريح المسك ومن خرج بخراج في سبيل الله فان عليه طابع
الشهداء **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ
میں لڑا اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اسکے لیے بہشت واجب ہوئی (ایک بار اونٹنی کا دوہ دوہکر پھر دوسری بار
دوہنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اسکو فواق کہتے ہیں) اور جسنے شہادت مانگی اللہ تعالے سے سچے دل کے ساتھ پھر وہ مرگیا یا مارا
گیا تو اُس کو شہید کا ثواب ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے اگر نیت ٹھیک نہو تو جہاد کا ثواب بھی
کچھ نہیں **ف** اور جو شخص زخمی کیا گیا یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے اللہ کی راہ میں یا مصیبت زخم کی پہونچا یا گیا غیر شین سے یعنے
کہیں گر پڑا یا چوٹ کہائی مصیبت پہونچانا پس تحقیق وہ زخم آویگا قیامت کے دن مانند اگنے سیر کے جو پایا جاتا تھا دنیا میں تر
اُس حالت میں جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں اُسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور بو اُسکی مشک کی اور وہ شخص جو نکلا
اُسکے پہوڑا اللہ کی راہ میں پس تحقیق اُس پہوڑی پر یا پہوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی یعنے علامت شہیدوں کی ہوگی تاکہ
پہچانا جاوے جو اسی نرقی دین میں سعی کی تھی پس دیا جاویگا ثواب مجاہدین کا) **باب** فی کراهية جز نواصي
الخيل واذنابها گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا **عن** عتبة بن عبد السلمي وهذا لفظه
انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقصوا نواصي الخيل ولا معارفها ولا اذنابها
فان اذنابها من انفاقها ومعارفها دفاؤها ونواصيها معقود فيها الخير **ترجمہ** عتبہ بن عبد السلمی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہوں نے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانی کے بال نہ کترو اور نہ اُن
کی بالیں اور دُمیں کترو اس لیے کہ اونکی دمیں اونکی چوریاں ہیں اون سے مکھیاں اوڑاتے ہیں اور بالیں

ازکی سبب گرم ہونے اون کے کے ہین اور اونکی پیشانیون کے بالونمین نہد ہے ہی بہلائی **ف** یعنے برکت ہی رہتے ہین اور بہتری ہے اور زینت بہی ہے **باب** فی ما یستحب من الوان الخیل کون سی قسم کا گہوڑا بہتر ہے

عن ابی وھب الجشمی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل واشقر اغر محجل وادھم اغر محجل **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہی تم کو گہوڑا کمیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتہہ پانو نکا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانو نکا **ف** اشقر کہتے ہین گہوڑے سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہ ہی کہ کمیت کی دم اور ایال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ **عن** ابی وھب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیکم بکل اشقر اغر محجل او کمیت اغر فذکر نحوہ قال محمد یعنے ابن مہاجر سالتہ لم فضل الاشقر قال لان النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر **ترجمہ** ابو وہب سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے اوپر ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کو یا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کو محمد بن مہاجر نے کہا مین نے عقیل سے پوچہا اشقر کو کیون فضیلت ہوئی انہون نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا تو سب سے پہلے جو سوار فتح کی خبر لشکر آیا وہ اشقر پر سوار تہا **ف** بہتر قسمین گہوڑونکی لیے ہین کمیت پنجکلیان مشکی پنجکلیان استقر پنجکلیان انہی کی فضیلت آپ نے بیان فرمائی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی شقرھا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گہوڑون کی سرخ رنگ کے گہوڑون مین ہی **ف** یعنے اونمین نوالد تناسل ہوتا ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسمی الانثی من الخیل فرسا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مادہ کو بہی گہوڑا شمار کرتے تہے **باب** ما یکرہ من الخیل جو گہوڑے منحوس ہین انکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل والشکال یکون للفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی وفی رجلہ الیسری **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑون مین شکال کو مکروہ رکہتے تہے اور شکال یہ ہی جو ایسا گہوڑا ہو جسکے داہنے پانون اور بائین ہاتہہ مین سفیدی ہو یا اسکے داہنے ہاتہہ اور بائین پانون مین سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کی اس طرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گہوڑونمین یہ ہے کہ تین پانون گہوڑی کے سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کے یا العکس یعنے ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکال اصل مین اس رسی کو کہتے ہین کہ جس سے چارپائی کو باندہتے ہین پس اسطرح گہوڑی کو تشبیہ دی ساتہہ اسکے اور اسطرح کے گہوڑی کو مکروہ کہا ازراہ تفاول کے کہ وہ مضبوط مشکول کے

ہے اور ممکن ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر باوجود اسکے سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہے کراہت گھوڑی والوں کے نزدیک ہی ارجل اور اشکل گھوڑے منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہے ؎

ارجل و اشکل دستار پیشانی ہ گر نیفتت بہ سند نستانی **باب** مایؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم

جانوروں کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیئے **عن** سہل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعیر قد الحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ھذہ البہائم المعجمۃ فارکبوھا صالحۃ وکلوھا صالحۃ **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا جس کے پیٹ پیٹ سے لگ گئے تھے **ف** بوجہ بھوک اور تکلیف کے **ف** آپ نے فرمایا خدا سے ڈرو ان بے زبان جانوروں کے باب میں ان پر سواری کرو اچھی طرح اور ان کو کھلاؤ اچھی طرح **ف** یعنے خوب خدمت اور خبر گیری کرو **عن** عبداللہ بن جعفر قال ارد فنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث بہ احدا من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ھدفا او حائش نخل قال فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذا الجمل لمن ھذا الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تتقی اللہ فی ھذہ البہیمۃ التی ملکک اللہ ایاھا فانہ شکی الیک تجیعہ وتدئیبہ **ترجمہ** عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سے مجھ ایک بات کہی اور کسی سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کے واسطے چھپنے کی جگہوں میں دو جگہیں بہت پسند تھیں یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو ایک بار کسی انصار کے باغ میں آپ تشریف لے گئے اور دیکھا ایک اونٹ ہے اس نے آپ کو دیکھکر رونا شروع کیا یعنے آواز روئے کی سی نکالی اور آنکھوں سے آنسو بہانا شروع کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اسکے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے ایک جوان انصار میں سے آیا اور کہنے لگا میرا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور میں جسکا اللہ نے تجھ کو مالک کیا اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی تیری تو اس کو مارتا ہے اور تھکاتا ہے **ف** سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھکر اپنی فریاد سامنے لایا اور آپ کے ہاتھ پھیرنے سے چپ ہو گیا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق اشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیھا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یاکل الثری من العطش فقال الرجل لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغنی فنزل البئر وملأ خفہ فامسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البہائم لاجرا

فقال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ خدا میں جارہا تھا اس کو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر پانی پیا جب کنوئیں سے نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے دل میں کہا اس کتے کو بھی پیاس نے مارا ہے جیسا حال ہوگا جو میرا تھا پھر کنوئیں میں اتر کر اپنے موزہ میں پانی بھرا اور موزہ میں اسکو داب کر اوپر چڑھا **ف** کیونکہ کنواں ایسا ہوگا جسمیں چڑھنا دشوار ہوگا اس وجہ سے موزہ ہاتھ میں نہ لاسکا منہ میں داب لیا **ف** اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اس سے خوش ہوگیا اور اسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو بالور دان کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہر جاندار جگر میں ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور راحت رسانی اور رحم اور ذبح میں ایسی چیز ہے جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہیں وہ کبھی بے کار نہ جاویگی مگر انمیں سے وہ جانور مستثنی ہیں جو موذی ہوں یا واجب القتل ہوں جیسے سور وغیرہ **عن** انس بن مالک قال کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم جب منزل میں اترتے تو نماز نہ پڑھتے جبتک کجاؤں کو اونٹوں پر سے اوتار نہ رکھتے (تاکہ اونٹوں کو تکلیف نہو)

باب فی تقلید الخیل بالاوتار جانوروں کے گلمیں تانت کے گنڈے ڈالنا

عن ابی بشیر الانصاری کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا قال عبد اللہ بن ابی بکر حسبت انہ قال والناس فی مبیتہم لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر ولا قلادۃ الا قطعت ترجمہ ابی بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعضی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بھیجا اور لوگ سوتے تھے اس نے کہا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے۔ کہا مالک نے یہ گنڈا نظر لگنے کیواسطے باندھتے تھے آپ نے اس سے منع کیا کہ گنڈا کچھ مؤثر نہیں ہوسکتا سب آفتیں اللہ جل جلالہ بھیجنیوالا ہے **عن** ابی وہب الجشمی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربطوا الخیل وامسحوا بنواصیہا واعجازہا وقال اکفالہا وقلدوہا ولا تقلدوہا الاوتار ترجمہ ابی وہب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کو باندھ رکھو اور اون کے چھٹوں اور پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا بدلے اعجازہا کے اکفالہا فرمایا معنی دونوں کے ایک ہیں اور اونکے گردنوں میں گنڈے باندھو اور اونکی گردنوں میں کمان کے چلہ نہ باندھو **ف** گھوڑے باندھنے سے کنایہ یہ ہے کہ ان کو جہاد کیلئے فربہ کرو اور ہاتھ پھیرنے سے مقصود گرد و غبار سے انکو صاف کرنا ہے اور انکی فربہی کا حال معلوم کرنا ہے اور اس سے انس و راحت ہی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ کمان کے چلے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے تانظر لگے آپ نے تنبیہ کیلئے اس سے منع فرمایا کہ گھوڑے کا گلا نہ گھوٹے اور نہ یہ تقدیر کو رد کرسکتا ہے

باب فی تعلیق الاجراس جانوروں کے گلمیں گھنٹے لٹکانے کا بیان

عن ام حبیبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب

الملائکۃ رفقۃ فیہا جرس ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتی رحمت کے فرشتے ان لوگوں کا جن میں گھنٹا ہوتا ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب وجرس ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں ہوتے ان لوگوں کا جن میں کتا اور گھنٹا ہو عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجرس مزامیر الشیطان ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا ہے شیطان کا باجا ہے ف اگر گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن سے خبردار رہنا ہے وہ اچھا ہے کر لیتا ہے تو مسلمان اس پر غالب نہیں ہو سکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہ ہو ایک اونٹ پر پہونچ جاوے باب فی رکوب الجلالۃ عن ابن عمر ما قال نہی عن رکوب الجلالۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے منع کیا جلالہ پر سوار ہونے سے عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ پر چڑھنے سے منع کیا کیونکہ وہ نجس ہے اور گوشت اس کا حرام ہے تو پسینا بھی اس کا نجس ہی ہوگا باب فی الرجل یسمی دابتہ آدمی اپنے جانور کا نام رکھے عن معاذ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا ایک گدھے پر جس کو عفیر کہتے تھے باب فی النداء عند النفیر یا خیل اللہ ارکبی یعنی وقت مجاہدین کو یوں پکارنا اے اللہ کے لوگو سوار ہو جاؤ عن سمرۃ بن جندب ما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی خیلنا خیل اللہ اذا فزعنا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا فزعنا بالجماعۃ والصبر والسکینۃ و اذا قاتلنا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اللہ رکھا تھا جب ہم گھبراتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے گھبراہٹ کے وقت کہنا ہو جانا یکجا اور صبر اور تحمل کا اسی طرح لڑائی کے وقت ف ہر جتھہ خیل اصل میں گھوڑوں کو کہتے ہیں مگر یہاں مراد خیل سے جماعت مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہیں باب النہی عن لعن البہیمۃ جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فسمع لعنۃ فقال ما ھذہ قالوا ھذہ فلانۃ لعنت راحلتہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعوا عنہا فانہا ملعونۃ فوضعوا عنہا قال عمران فکانی انظر الیہا ناقۃ ورقاء ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی ربیعے کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا فلان عورت ہے اس نے لعنت کی اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتارو

بالان اُس اونٹ پر ہو کیونکہ وہ ملعون ہے لوگون نے اُس کو خالی کر دیا عمران نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون اُس اونٹ
کو وہ سیاہی مائل تھا **ف** مقصود اس حدیث سے اُس عورت کو جب تو نے اُسپر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا ضرور ہے
باب فی التحریش بین البہائم چوپایہ جانورون کو لڑانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال نھی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم **ترجمہ** روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چوپایہ جانورون کو لڑانے سے جیسے مینڈے وغیرہ کو **باب** فی وسم الدواب جانورونکو داغ دینا
عن انس بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باخ لی صغیر ولد یحنکہ فاذا ھو فی
مربضہ یسم غنما احسبہ قال فی اذانھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
بھائی کو لیکر آیا جو پیدا ہوا تھا تحنیک کیلیے یعنے کھجا کر آپ کے منہ مین دینے کیلیے مین نے دیکھا تو آپ جانورون کے تھان پر تھے
اور بکریون کے کانون پر داغ رہے تھے نشانی کیواسطے تاکہ اپنی بکریان پہچانی جاوین **عن** جابر ان النبی صلے
اللہ علیہ وسلم مر علیہ بحمار قد وسم فی وجھہ فقال اما بلغکم انی قد لعنت من وسم البھیمۃ
فی وجھھا فنھی عن ذلک **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ مین داغ
تھا آپنے فرمایا تم کو خبر نہین مین نے لعنت کی ہے اُس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اُس کے منہ پر ماری پھر آپنے
اس سے منع کیا **ف** منہ کے سوا اور جگہ پر داغنا یاد رہے یہ پہلی حدیث سے **باب** فی کراھیۃ الحمر تنزی علی
الخیل گدھونکا چڑھانا گھوڑونپر کیسا ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اھدیت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم بغلۃ فرکبھا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ھذہ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک خچر تحفہ آیا آپ اُس پر سوار ہوئے حضرت علی نے کہا کاش ہم بھی گدھون کو
گھوڑیون پر چڑھاتے تو خچر ہمارے پاس بھی ہوتے آپ نے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہین جو نہین جانتے **ف** گھوڑونکی
منفعت کو کہ وہ جہاد مین کام آتا ہے اُس کو حصہ ملتا ہے اور تربیت بھی گھوڑی کی زیادہ ہوتی ہے خچر سے بعضون نے ظاہر
حدیث سے گدھونکا جفتی کرانا گھوڑیون پر مکروہ رکھا ہے بعضون کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہے اُوسپر استحباب
کے واسطے بڑھانے گھوڑون کی نسل کے کیونکہ وہ آلہ ہین جہاد کا **باب** فی رکوب ثلاثۃ علی دابۃ
تین آدمیون کا ایک ہی جانور پر چڑھنا **عن** عبداللہ بن جعفر کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اذا قدم من سفر استقبل بنا فاتینا استقبل اولا جعلہ امامہ فاستقبل بنا
فحملنی امامہ ثم استقبل بحسن او حسین فجعلہ خلفہ فدخلنا المدینۃ وانا
لکذلک **ترجمہ** عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر سے آتے تو لوگ ہم کو آپ

کے استقبال کے لیے لے جاتے جو ہم مین سے پہلے پہونچتا آپ اُس کو اپنے آگے بٹہا لیتے تو پہلے مین پہونچا آپ نے مجھ کو
اپنے آگے بٹہا لیا پہر امام حسن پہونچے یا امام حسین آپنے اُن کو اپنے پیچھے بٹہا لیا بعد اُس کے ہم مدینہ کو آئے اسی طرح
بیٹہے ہوئے **باب** فی الوقوف علی الدابۃ جانور پر بیکار بیٹہے رہنے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال ایاکم ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر فان اللہ انما سخرھا لکم لتبلغکم
الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیھا فاقضوا حاجتکم
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم اس بات سے کہ اپنے جانورون کے پیٹہونکو
منبر بناؤ بیضرورت اُسپر بیٹہے رہو کیونکہ اللہ تعالے نے اُن کو تابع کر دیا تمہارے اس واسطے کہ تم ایک شہر سے دوسرے
شہر کو پہونچو جہان نہ پہونچ سکتے ہو مگر دل توڑکر یعنے تکلیف اُٹہاکر اگر سواری نہوتی اور تمہارے لیئے زمین بنائی ہے
اُسپر اپنے کام کیا کرو **باب** فی الجمائب کوتل اونٹونکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیاطین وبیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد
رایتھا الخ احدکم بنجیبات معقلات فلا یعلوا بعیرا منھا ویمر باخیہ قد
انقطع بہ فلا یحملہ واما بیوت الشیاطین فلم ارھا کان سعید یقول لا اراھا الا ھذہ
الاقفاص التی یستر الناس بالدیباج **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ
ہین شیطانون کیواسطے اور گہر شیطانون کے لیئے پس جو شیطانون کے اونٹ ہین سو اُن کو دیکہا کوئی تم مین سے
اچہے ساتہہ کوتل اونٹ زیب و زینت کے لیئے اکیلا نکلتا ہے جن کو اُس نے موٹا بنایا ہے اُنپر سواری نہین کرتا اور راہ مین
اپنے بہائی کو دیکہتا ہے کہ وہ چلنے سے عاجز ہوگیا لیکن اُس کو سوار نہین کرتا اور شیطانون کے گہر ہین نہین دیکہے
ف اب شیطانون کے گہر بہی موجود ہین کسی کے پاس بہت سے مکانات ہوتے ہین جو آراستہ پیراستہ فرش فروش
سے ہوتے ہین لیکن خالی اُن مین کوئی نہین رہتا اور اپنے بہائی مسلمان کو دیکہتے ہین اُس کو گہر نہین دیتا ہے مینہہ اور
دہوپ کی تکلیف اُٹہاتا ہے پر رہنے کو اسکو جگہہ نہین دیتے **ف** سعید نے کہا مین تو شیطانون کا گہر انہی ہودون کو سمجہتا
ہون جن کے پردے نشیمی ہوتے ہین مترجم نے کہا مین تو شیطانون کا گہر اونہی گہرون کو جانتا ہون جنکا اوپر بیان کیا
باب فی سرعۃ السیر جلدی چلنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقھا واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا
السیر فاذا اردتم التعریس فتنکبوا عن الطریق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب اچہی زمانی مین تم سفر کرو تو اونٹون کو حق اُنکا (یعنے اُنکو چارہ کہانے چہوڑ دیا کرو) خوب چرین اور جب
اور جب تم قحط سالی مین سفر کرو تو جلدی چلو (یعنے) راہ مین تاخیر نکرو تاضعف ہونے سے پہلے تم کو منزل مقصود کو

پہونچاوین) اور جب تم رات کو اور دو راہ سے چلو یعنی راہ مین اوترو وہان سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ
ہے **عن** جابر بن عبداللہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحو ھذہ قال یعد قولہ حقھا ولا تعدوا
المنازل **ترجمہ** دوسری روایت مین جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ منزل سے
آگے نہ بڑہو تاکہ جانور کو تکلیف نہو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدلجۃ
فان الارض تطوی باللیل **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو چلنا اختیار
کرو لازم پکڑو اس لیے کہ زمین رات کو طی ہو جاتی ہے **ف** یعنے دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ
چلا کرو اسلیے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک مین جہان دن کو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات
کو جاڑے سے زمین طی ہوتی ہے **باب** رب الدابۃ احق بصدرھا جو جانور کا مالک ہو وہ آگے بیٹھنے کا
حقدار ہے **عن** ابی بریدۃ یقول بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی جاء رجل ومعہ
حمار فقال یا رسول اللہ ارکب تاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انت
احق بصدر دابتک منی الا ان تجعلہ لی قال فانی قد جعلتہ لک فرکب **ترجمہ** ابو بریدہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا گدہے پر سوار ہو کر وہ بولا یا رسول اللہ سوار
ہو جایئے اور پیچھے سرکا آپنے فرمایا نہین تو زیادہ حق دار ہے آگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مجھے البتہ اگر تو یہ جانور مجھکو دیدے
تو مین آگے بیٹھونگا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے یہ آپ کو دیدیا پھر آپ اسپر سوار ہوئے **ف** یعنے آگے بیٹھ گئے کیونکہ
اب وہ جانور آپ کے ملک مین آگیا **باب** فی الدابۃ تعرقب فی الحرب جانور کی کونچین کاٹ ڈالنا
لڑائی مین **عن** عبداللہ بن الزبیر حدثنی الذی ارضعنی وھو احد بنی مرۃ بن
عوف وکان فی تلک الغزاۃ غزاۃ مؤتۃ قال واللہ لکانی انظر الی جعفر حین اقتحم
عن فرسہ شقرا فعقرھا ثم قاتل القوم حتی قتل **ترجمہ** عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے میرے باپ
رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف مین سے تھا مجھسے بیان کیا وہ جہاد مین تھا یعنی مونہ (ایک موضع ہے شام مین) کی لڑائی مین
کہا مین گویا دیکھ رہا ہون جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کود پڑے اپنے اشقر گھوڑے سے اور اسکی کونچین کاٹ دین
پھر لڑے کافرونسے یہان تک کہ قتل کیے گئے **ف** کونچین کاٹ دین تاکہ کافرون کے کام نہ آوے اس حدیث سے معلوم
ہوا لڑائی مین اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ بشمن کے ہاتھ مین آکر باعث اسکی تقویت کا ہوگا تو اس کا تلف
کر ڈالنا درست ہے۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے **باب** فی السبق آگے بڑہنے کی شرط کا بیان
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی حافر
او نصل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے مال کا لینا مسابقت کے

ساتھہ گراونٹ یا گھوڑی دوڑانے مین یا تیر چلانے مین **ف** سبق اوس مال کو کہتے ہین کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوے
اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھہ مال لینا روا نہین سوائے ان مین چیزون کے اور بعضے
فقہا نے لاحق کیا ہے ان کے ساتھہ اُن چیزون کو بھی جو جہاد کے اسباب سے ہین جیسے گدھا اور خچر گھوڑے کے حکم مین داخل
ہے اور فیل اونٹ کے حکم مین اور جو چیز جہاد کے اسباب سے ہے اُسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا جہاد کے رغبت
دلانے کیواسطے ہے بخلاف اون چیزون کے جو جہاد کے اسباب سے نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوسمین مسابقت
اور مال لینا اوسپر جائز نہین **عن** عبداللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل
التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ
الی المسجد بنی زریق وان عبداللہ کان ممن سابق بھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بھیجی اون گھوڑون مین جو تیار کیے گئے تھے گھوڑ دوڑ کے لیئے حفیا سے (ایک
مقام ہے باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑے تیار نہین کیے گئے تھے انکی حد ثنیۃ الوداع
سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مقرر کی اور عبداللہ بھی گھوڑ دوڑ مین شریک ہوے **عن** ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یضمر الخیل ویسابق بھا **ترجمہ** اضمار اُس کو کہتے ہین کہ گھوڑے کو خوب گہانس
کھلاتے ہین تاقوی وفربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گہانس کو اور اُس کی خوراک پر لاتھراتے ہین اور ایک مکان
مین بند کرکر گرد بنان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک
ہوجاتا ہے اس کا گوشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین **عن** ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
سبق بین الخیل وفضل القرح فی الغایۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گھوڑ دوڑ کی اور جو گھوڑا پانچون برس مین لگ چکا تھا اوس کا پٹہ دور مقرر کیا **باب** فی السبق علی
الرجل یا لون پانون دوڑنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا انما کانت
مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما
حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ھذہ بتلک السبقۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نہین سفر مین اونہون نے کہا ہم اور آپ دوڑے تو مین آگے
نکل گئی پھر جب مین موٹی ہوگئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے۔ آپ نے فرمایا یہ اسکا بدلہ ہے جو
تو پہلے آگے نکل گئی تہی یعنے اب ہم اور تم برابر ہوگئے **باب** فی المحلل گھوڑ دوڑ مین محلل کا شریک
ہوجانا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین
وھو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن

۴۰ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کی گھوڑ دوڑ کے لیئے اضمار کرنے کا حکم دیا

ان یسبق فھو قمار ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک گھوڑا داخل کرے دو گھوڑوں کے درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اسکی بڑھ جانے کا یقین نہ ہو بلکہ یہی رہ جانیکا بھی احتمال ہو تو وہ قمار نہیں اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑی کو درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ یقین رکھتا ہو اوسکی آگے بڑھ جانے کا پس وہ قمار ہے ف حاصل یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں اگر شرط حاکم کی طرف سے ہو یا ایک طرف سے ہو تو درست ہے اور جو دونوں طرف سے ہو تو محلل کا ہونا ضرور ہے یعنی ایک تیسرے شخص کا جسکے جیت جانے یا ہار جانے کا یقین نہ ہو بلکہ ہارنے کا بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتیگا تو دونوں سے شرط کا روپیہ بھر لے گا ہاریگا تو کچھ نہ دیگا اور جو اس محلل کے جیتنے یا ہارنے کا یقین ہو تو اس کا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا **باب** فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑ دوڑ میں کسیکا اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا دیجی فی حدیثہ فی الرھان ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہیں ہے اور نہ جنب ہے نہ دیجی اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے فی الرہان کے لفظ کو یعنی لا جلب ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے یہی شرط کرنا ہے اور مسابقت کرنا ہے گھوڑ دوڑ میں ف زکوۃ میں جلب یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دور اتر کر زکوۃ دینے والے سے اور اس کو یہ حکم کرے کہ مویشی میرے پاس یہاں لاؤ اور جنب یہ ہے کہ مال والے اپنے موضع سے دور جا بیٹھیں اور زکوۃ لینے والے کو مشقت میں ڈالیں تا وہ وہیں جاوے تو یہ دونوں مکروہ و ممنوع ہیں۔ اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے لگا لیوے کہ وہ گھوڑی کو ڈانٹتا رہے تا کہ وہ آگے بڑھ جاوے۔ اور جنب یہ ہے کہ اپنے گھوڑی کے پہلو میں اور ایک گھوڑا رکھے اس لیئے کہ جب سوار یگا گھوڑا تک جاوے تو اس گھوڑی پر سوار ہو لے یہ بھی منع ہے **عن** قتادۃ قال الجلب والجنب فی الرھان ترجمہ قتادہ نے کہا جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں ہونا رہن میں رجسکے معنی ابھی بیان ہوئی **باب** الشیف علی تلوار پر چاندی لگانا **عن** انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زیور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کمربند چاندی کا اور ٹوپی چاندی کی کیونکہ چاندی کا استعمال مردوں کیلئے درست ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت حدثا تابعہ علی ذلک ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی قتادہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ سعید بن ابی الحسن کی متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اسحدیث کی روایت میں **باب** فی النبل یدخل بہ المسجد تیر لیکر مسجد میں جانیکا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا کان ینصدق بالنبل فی المسجد ان لا یمر بھا الا وھو اخذ بنصولھا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیر بانٹ رہا تھا مسجد مین کہ جب وہ تیرون کو نکلے تو اُن کی پیکانین پکڑے رہے تاکہ وہ تیر کسی کو لگ نہ جاوین اگر لگے بھی تو کڑی کیجانب سے جس سے صدمہ نہو **عن** ابی موسے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علے نصالہا او قال فلیقبض کفہ او قال فلیقبض بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے ہماری مسجد یا بازار مین آوے اور اُس کے ہاتھ مین تیر ہون تو اُن کے گالنی (پیکان) ہاتھ مین پکڑی رہے یا مٹھی مین دبائے رہے ایسا نہو کسی مسلمان کو لگ جاوے **ف** اسی حکم مین ہے بندوق یا پستول کا بھرا ہوا دونون پاؤن پر چڑھا کر مجمع مین لیجانا کیونکہ اکثر دغا ہو جاتی ہے **باب** فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا ننگی تلوار دینے کی ممانعت **عن** جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی ان یتعاطی السیف مسلولا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے منع کیا (ایسا نہو لگ جاوے) اگر کسی کو تلوار دیوے تو غلاف مین کر کے دیوے **باب** النہی ان یقد السیر بین اصبعین تلی اور انگلیان رکھکر کسی چیز کو کاٹنا **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یقد السیر بین اصبعین **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چمڑے کو کاٹنے سے دو انگلیون کے بیچ مین (ایسا نہو کہ چمڑا کاٹ کر انگلیون کو صدمہ پہونچے **باب** فی لبس الدروع کئی زرہین پہننے کا بیان **عن** السائب بن یزید عن رجل قد سماہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر یوم احد بین درعین او لبس درعین **ترجمہ** سائب بن یزید نے ایک شخص سے روایت کیا جسکا انہون نے نام لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہین اوپر تلے پہنین **ف** کمال احتیاط اور بچاؤ کیواسطے پس اس زمانہ کے جنگ مین زرہ کا پہننا چندان مفید نہین ہے **باب** فی الرایات والالویۃ جھنڈے اور نشان کا بیان **عن** یونس بن عبیدۃ مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب یسالہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ **ترجمہ** یونس بن عبیدہ مولی محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ مجھکو بھیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب کیطرف درحالیکہ محمد پوچھتے تھے براء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براء نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نشان کا رنگ سیاہ تھا اور کپڑا اُس کا چوکور تھا نمرہ کی قسم سے **ف** سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ نمرہ کی قسم جو کہا تو نمرہ اُس کملی کو کہتے ہین کہ خط سیاہ اور سفید لمبین ہوتے ہین اسلیئے کہ اسکو مشابہت دی نمرہ کے ساتھ یعنی چیتہ کے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم انکان لواء یوم دخل مکۃ ابیض **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے جس روز آپکا

نشان اوسدن سفید تہا **عن** سماک عن رجل من قومہ عن اخر منہم قال رایت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفراء **ترجمہ** سماک نے سنا ایک شخص اپنی قوم والے سے اُس نے اور ایک شخص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان مین نے دیکہا تو زرد رنگ کا تہا **باب** فی الانتصار بردل الخیل و الضعفۃ ضعیف بیکس آدمیون کے وسیلے سے مدد مانگنا **عن** ابی الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابغونی الضعفاء فانما ترزقون وتنصرون بضعفاءکم **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرمانے تہے تلاش کرو میرے لیے ضعیف لوگون کو جیسی بوڑہے مرد بیوہ عورتین بیکس لاوارث بچے معذور اپاہج لولے لنگڑے اسواسطے کہ تم روزی دیے جاتے ہو یا مدد کیے جاتے ہو ضعیف لوگونکی وجہ سے یعنے اون کی طفیل سے تو اون کی خبر لیا کرو **باب** فی الرجل ینادی بالشعار یعنی کو پکار کر کہنے کا بیان **عن** سمرۃ بن جندب قال کان شعار المہاجرین عبد اللہ وشعار الانصار عبد الرحمن **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے مہاجرین کی علامت عبد اللہ تہی اور انصار کی علامت عبد الرحمن تہی **ف** یعنے جنگ مین اپنے آدمیون کے پہچاننے کیلئے یہی پکارنے کا اصطلاح تہی **عن** ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال غزونا مع ابی بکر رضی اللہ عنہ زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان شعارنا امت امت **ترجمہ** ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جہاد کیا ہم نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتہ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ہماری علامت یعنی اپنے لوگون کی پہچان کا کلمہ امت امت تہا یعنے مار اے خدا دشمنون کو یہ گویا نیک فال ہے اپنے لیے اور بد ہے دشمنون کیواسطے **عن** المہلب بن ابی صفرۃ اخبرنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بیتم فلیکن شعارکم حم لا ینصرون **ترجمہ** مہلب بن ابی صفرہ نے صحابی سے روایت کیا آپ نے فرمایا اگر دشمن تمہارے پیچہے خون کرین تو چاہیے کہ تمہاری علامت ہو وہ لفظ حم لا ینصرون **ف** علامت کے پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے اور یہ قرار دادہ سپاہیونکا ہے جو ایک بولی اپنی مقرر کر لیتے ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہے خصوصاً شبخون کیوقت کہ اکثر اسمین اشتباہ ہوتا ہے حاصل یہہ ہے کہ اپنے لوگون کو لہدیتے ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو تم یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کہ انگریزی زبان مین بولی کہتے ہین اور معنی حم لا ینصرون کے یہ ہین اے رحم کے اوتارنیوالے کافر مدد نہ دیے جاوین **باب** ما یقول الرجل اذا سافر سفر کو وقت آدمی کیا دعا پڑہے **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر قال اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاہل اللہم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکابۃ المنقلب و سوء المنظر فی الاہل والمال اللہم اطو لنا الارض وہون علینا السفر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جانے لگتے تو فرماتے اے اللہ تو سفر مین رفیق ہے اور اہل مین خلیفہ ہے اے اللہ تجہسے پناہ مانگتا ہون سفر

کے شر سے اور سختی کے ساتھ پھرنے سے اور بری نظر سے اہل مین اور مال مین اے اللہ ہمارے لیئے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر آسان کردے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انی اسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا اللھم اطو لنا البعد اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال واذا رجع قالھن وزاد فیھن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون وکان النبی صلے اللہ علیہ وسلم وجیوشہ اذا علوا الثنایا کبروا واذا ھبطوا سبحوا فوضعت الصلاۃ علی ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے انہون نے بتلایا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اونٹ پر سوار ہوتے سفر کو جانے کیلئے تو اللہ اکبر تین بار فرماتے پھر فرماتے پاک ذات ہے وہ جس نے اسکو ہمارے بس مین دیا اور ہم نہ تھے اس کو قابو مین لانیوالے اور ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے اے اللہ ہم مانگتے ہین تجھ سے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے کام الٰہی آسان کر ہم پر یہ ہمارا سفر یا اللہ لپیٹ دے ہمارے واسطے اسکی دوری الٰہی تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ گھر والون پر اور مال پر اور جب سفر سے لوٹ کر آتے تو یہی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر کے لوگ جب چڑھائیون پر چڑھتے تکبیر کہتے جب اونچی جگہ کو تو تسبیح کہتے پھر نماز اسی قاعدے پر لگی گئی رکعہ اونچی جگہ مین تکبیر سے) **باب** فی الدعاء عند الوداع رخصت کرنے وقت کیا کہے **عن** قزعۃ قال قال لی ابن عمر ھلم اودعک کما ودعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک **ترجمہ** قزعہ سے روایت ہے مجھ کو ابن عمر نے کہا آ مین تجھ کو رخصت کرون جیسے کہ مجھ کو رخصت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونپتا ہون اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیری انجام کاری کو **عن** عبد اللہ المحظمی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم **ترجمہ** عبد اللہ محظمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لشکر کے رخصت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپتا ہون اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور انجام کام تمہارے **باب** ما یقول الرجل اذا رکب سواری پر چڑھتے وقت کیا کہے **عن** علی بن ربیعۃ قال شھدت علیا رضی اللہ عنہ اتی بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاث مرات ثم قال اللہ اکبر ثلاث مرات ثم قال سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک

فقیل یا امیر المؤمنین ای شیٔ ضحکت قال بایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کما فعلت
ثم ضحک فقلت یا رسول اللہ من ای شیٔ ضحکت قال ان ربک یعجب من عبدہ اذا قال
اغفر لی ذنوبی یعلم ان لا یغفر الذنوب غیری ترجمہ ملی بن ربیعہ روایت ہے علی رضی اللہ عنہ کی اسطے
سواری حاضر کی گئی تاکہ اُسپر سوار ہوں پھر جب آپ رکاب میں رکھا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اُنکی پیٹھ پر بیٹھ
گئے تو کہا الحمد للہ پھر کہا پاک ہے وہ ذات جسنے ہمارے بس میں دیا ان جانوروں کو اور نہ تھے ہم ان کو تابع کرنیوالے اور بیشک
ہم اپنے رب کی طرف البتہ پھر جانیوالے ہیں پھر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار پھر کہا اللہ اکبر تین بار پھر کہا پاک
ہے تو بیشک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھ کو بیشک بات یہ ہے کہ کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو سوا تیرے پھر ہنسے
پھر تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا امیر المومنین تو کہا ہنسے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں نے ایسا ہی
کیا جس طرح میں نے کیا پھر ہنسے تو میں نے پوچھا کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تحقیق رب تیرا البتہ خوش
ہوتا ہے بندے سے جسوقت بندہ کہتا ہے میرے گناہ بخشدے کہ وہ جانتا ہے میرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا **ف** یعنی
بندے کے اس اعتقاد پر کہ اُس کے گناہوں کو سوا اوس کے پروردگار کے اور کوئی نہیں بخشتا خوش ہوجاتا ہے خداوند
بخشدے گناہ ہمارے سوا تیرے کوئی ہمارے گناہ نہیں بخشتا **باب** ما یقول الرجل اذا نزل المنزل جب آدمی
منزل میں اوترے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال
یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک اعوذ بک
من اسد واسود من الحیۃ والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہوجاتی تو آپ فرماتے اے زمین میرے رب اور تیرے رب اللہ ہی ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا
ہوں تیری بدی سے اور اُسچیز کی بدی سے جو تجھ میں ہے اور بدی اوسچیز کے جو پیدا ہوئی ہے تجھ میں اور بدی اوسچیز کے جو چلتی ہے
تجھ پر اور پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیر سے اور کالے سیاہ سانپ سے اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والے کی بدی سے اور بدی جننے
والے کی سے اور جسکو اُس نے جنا **باب** فی کراہیۃ السیر اول اللیل ترجمہ رات میں چلنے کی ممانعت کا بیان **عن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فواشیکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشا
فان الشیاطین تعیث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت چھوڑو اپنے جانوروں کو آفتاب ڈوبنے کے بعد جبتک اُن کی سیاہی جاوے کیونکہ شیطان چھیڑتے ہیں آفتاب ڈوبنے کے بعد
جبتک سیاہی عشا کی آوے **ف** اسواسطے سفر میں مغرب کے وقت ٹھہر جانا چاہیے اندھیرے ہوئے پر چلنا چاہیے **باب** ما یستحب
السفر کسدن سفر کرنا بہتر ہے **عن** کعب بن مالک قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی سفر الا یوم
الخمیس ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں راوی جعفر اذا کثر جمعت کو کہتا ہے **باب**

في الابتكار في السفر سفر کو صبح کے وقت نکلنا مستحب ہے **عن** صخر الغامدي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لامتي في بكورها وكان اذا بعث سرية او جيشا بعثهم من اول النهار وكان صخر رجلا تاجرا وكان يبعث تجارته من اول النهار فاثرى واكثر مالا **ترجمہ** صخر غامدی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی برکت دے میری امت کے لیے انکے اول روز میں یعنے اول روز میں طلب کریں بکسب یا سفر وغیر ذالک تو برکت حاصل ہو اُسمین اور حضرت جسوقت چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تھے تو اُسکو اول روز میں بھیجتے تھے اور صخر سوداگر تھا اور اپنی تجارت کا مال اول روز میں بھیجا کرتا تھا تو مالدار ہوگیا اور اُسکا مال بہت ہوگیا **باب** في الرجل يسافر وحده تنہا سفر کرنیکی ممانعت **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین **ف** یعنے تین سوار مستحق اسکے ہین کہ اُن کو سوار کہین اس لیے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہین اور آپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کرنیسے منع فرمایا اسلیے کہ ایک کے ہونیمین تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہون تو انمین سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ اُنکے ساتھ شیطان ہے جو شر کا حکم کرتا ہے اور مبالغۃً اُن کو نفس شیطان فرمایا غرض اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین تین آدمی چاہیئین تاکہ جماعت سے نماز پڑہین اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو دو باقی رہین اور آپس مین اُنس پکڑین اور اگر اُسکے آنیمین تاخیر ہووے تو ایک اُن دونو مین سے جاکر خبر لاوے اور ایک اسباب پاس بیٹھے **باب** في القوم يسافرون يؤمرون احدهم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلین تو ایک کو امیر کرلین **عن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمروا احدهم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر مین تین شخص ہون تو ایک شخص کو چاہیے کہ اپنا امیر بنالیوین یعنے دو شخص ایک کو اپنا سردار ٹہرالین **ف** امیر کرنیکو اسلیے حکم فرمایا کہ اگر کسی امر مین نزاع واقع ہو تو اُسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور مہربان ہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہے کہ سید القوم خادمہم **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا احدهم قال نافع فقلنا لابي سلمة فانت اميرنا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر مین ہون تو چاہیئے کہ آپسمین ایک کو سردار ٹہرالیوین۔ نافع نے کہا ہم ابوسلمہ سے بولے تم ہمارے امیر ہو سفر مین تاکہ نزاع نہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کردیوے **باب** في المصحف يسافر الى ارض العدو کلام اللہ کو دار الحرب مین لیجانا **عن** عبد الله بن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو قال مالك وانما ذلك مخافة ان يناله العدو **ترجمہ**

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک میں لیجانے سے
مالک نے کہا کہ اسواسطے منع کیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو پکڑ کر اسکی توہین کرے **ف** ابن عبدالبر نے کہا کہ
تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کے ہمراہ جسکی شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاویں اور بڑی فوج
کے ساتھ لیجانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے **باب** فیما یستحب
من الجیوش والرفقاء والسرایا لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کس قدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ
آلاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہترین مصاحبون اور رفیقون میں چار رفیق ہیں اور چھوٹی لشکروں میں بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑی لشکر و میں چار ہزار کا
لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب ہرگز مغلوب نہیں ہوتے **ف** چار اسلیئے بہتر ہیں کہ اگر ایک بیمار ہو اور
وصیت کرنا چاہے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاویں۔ اور علما نے لکھا ہے کہ چار سے پانچ بہتر ہیں بلکہ جسقدر زیادہ ہوں گے
بہتر ہوں گے اور حدیث میں مرتبہ اقل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب
بھی ہوں گے تو کمی کے سبب نہ ہوں گے کہ یہ عدد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ بسبب کسی اور امر کے مغلوب ہوں گے یعنی عجب اور
غرور نامردی وغیرہ ذلک سے **باب** فی دعاء المشرکین مشرکون کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سلیمان
بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او جیش
اوصاہ بتقوی اللہ فی خاصۃ نفسہ وعن معہ من المسلمین خیرا وقال اذا لقیت عدوک
من المشرکین فادعہم الی احدی ثلاث خصال او خلال فایتہا اجابوک الیہا فاقبل منہم
وکف عنہم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی التحول
من دارہم الی دار المہاجرین واعلمہم انہم ان فعلوا ذلک ان لہم ما للمہاجرین وان
علیہم ما علی المہاجرین فان ابوا واختاروا دارہم فاعلمہم انہم یکونوا کاعراب المسلمین یجری
علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الفیء والغنیمۃ نصیب الا ان
یجاہدوا مع المسلمین فان ہم ابوا فادعہم الی اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منہم وکف عنہم
فان ابوا فاستعن باللہ تعالی وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم
علی حکم اللہ تعالی فلا تنزلہم فانکم لا تدرون ما یحکم اللہ فیہم ولکن انزلہم علی حکمکم
ثم اقضوا فیہم بعد ما شئتم **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹی یا بڑے لشکر کا امیر کر کے بھیجتے تو آپ اسکو وصیت فرماتے اللہ سے ڈرنیکی

پہلے اپنی نفس کے لیئے پھر ساتھہ والے مسلمانون کے ساتھہ بھلائی کرنی کے اور فرماتے جب تو اپنے دشمن مشرکون کا سامنا
کرے تو اُن کو دعوت کر تین خصلتون کے یا کہا تین خلال کے ریہ شک راوی کا ہی کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا
معنے دونون کے ایک ہین) پھر جو چیز ان تینون چیزون مین سے مشرک قبول کرلین تو تو بھی اُنسے قبول کر اور اونسے باز رہ
یعنے اون کو زیادہ تکلیف نہ دی پھر اُنکو بالانتقل کیطرف یعنی چلے آوین گے اپنی ملک سی یعنے دار الحرب سے مہاجرین کے ملک
کیطرف یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اُن کو یہہ کہ اگر وہ اس کو کرلیوین یعنے اپنی ملک سی دار الاسلام مین چلے آوین تو اُن
کیواسطے وہ چیز ہے جو مہاجرین کیواسطے ہی اور اُن پر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہی پھر جو اگر وہ نہ قبول کرین یعنے اپنی ملک
سے اوٹھہ آنا تو اُن کو یہہ خبر دی کہ وہ گنوار مسلمانون کی مانند ہون گے اونپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاویگا جو سب مسلمانون
پر جاری کیا جاتا ہی ر یعنے واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہما اور قصاص اور دیت اور جو اونکی مانند ہو اور اون کے
واسطے نئے اور غنیمت مین کچھہ حصہ نہوگا مگر یہ کہ وہ مسلمانون کے ساتھہ ہوکر جہاد کرین ریعنے جیسا مہاجرون کے لیئے بغیر
جہاد کے بھی حصہ مقرر تہا تو یہ اونکی مثل نہون گے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کرین یعنی اسلام کو نہ مانین تو اونسے جزیہ کا سوال
کر و پھر جو اونہون نے تیری طرف سے قبول کیا تو تو بھی اُن سے قبول کر لے یعنی صلح کرلے اور باز رہ اونسے اور جو نہ مانین تو اللہ
سے مدد مانگ اور لڑ اون سے اور جس وقت قلعہ والون کو گھیرے تو یعنی کفار کو اور وہ تجھہ سے چاہین کہ اوتارے تو اون کو
اللہ کے حکم پر تو تو اُن کو مت اوتار سلیئے تو نہین جانتا کہ اُن کے باب مین اللہ کا کیا حکم ہے ولیکن تم اُن کو اپنے حکم پر نکالو
پھر تم اُنکا فیصلہ کر و جس طرح پر چاہو **ف** یعنے جب کفار قلعی مین محصور ہون اور وہ تم سے چاہین کہ ہمکو قلعی کے باہر
نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اللہ کا حکم ہمارے باب مین ہو بجالاؤ تو اُس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہین ہوسکتا کہ اللہ کا حکم
اون کے باب مین کیا ہے بر خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تہی اللہ کا حکم معلوم ہوجاتا تہا بلکہ ہم کو
یہ شرط کرنا چاہیئے کہ جو ہمارا حکم ہو اُس کو تسلیم کرین خواہ قتل یا اخراج یا جزیہ یا امان وغیرہ ولک **عن** سلیمان بن بریدۃ
عن ابیہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا
تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا ترجمہ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سی روایت کیا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین لڑو اللہ کے نام ساتھہ اور جو خدا کو نہ مانے اُس کو مارو لڑو لیکن
قول نہ توڑیو اور غنیمت مین چوری کیجیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ مارو **ف** یعنے نابالغ کو نہ عورتون کو
نہ بوڑہے ضعیف مردون کو جو لڑائی کے قابل نہین ہین نہ لڑائی کا مشورہ دینے ہین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا
طفلا صغیرا ولا امراۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکو واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب
المحسنین ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے مجاہدون کو بہیجتی کیوقت

جہاد کیواسطے اللہ کے نام کے ساتھہ روانہ ہو اور تائید اور توفیق الٰہی کے ساتھہ اللہ کے رسول کے دین پر اور جو بہت بوڑہا ہو اُس کو نہ مارنا اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت مین خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو جمع کرنا اور تم آپسمین تنازع کے ترک کرنے پر صلح کرو یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو اپنے امورات کو اور نیکی کرو یعنی آپسمین بیشک اللہ خدا تعالے نیکی کرنیوالون کو دوست رکہتا ہے **ف** بہت بوڑہے سے یہ مراد ہے کہ کسی کام کا نہو اور جو اگر لڑنیوالا ہو یا صاحب تدبیر و رائے ہو تو اس صورت مین اُسکو بہی مارو اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنے وہ لڑکا جو حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور مستثنا کیا گیا ہے اسی وہ لڑکا جو بادشاہ ہو یا لڑنیوالا ہو اور نہ عورت کو یعنے وہ جبکہ لڑنیوالی نہو اور نہ وہ لڑائی مین صاحب رائے ہو **باب** فی الحرق فی بلاد العدو دشمنونکی زراعت اور شجار کو جلانا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حرق نخل النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ عز وجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کہجورکے درختون کو جلادیا اور کاٹ ڈالا موضع بویرہ مین تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ما قطعتم من لینۃ الایۃ جو کاٹ ڈالا تم نے کہجور کا پیڑ یا بنو دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے تا رسوا کرے بیحکمونکو **عن** اسامۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان عھد الیہ فقال اغر علی ابنے صباحا وحرق ترجمہ اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا لوٹ لے اُبنے کو صبح کیوقت اور جلادے یہ اُبنی ایک گاؤن ہے فلسطین مین عسقلان اور رملہ کے بیچ مین **عن** عبد اللہ بن عمرو الغزی سمعت ابا مسہر قیل لہ ابنے قال نحن اعلم ھی بینے فلسطین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو غزی سے روایت ہے اُنہون نے سنا ابو مسہر سے اون سے اُبنا کا ذکر ہوا اُنہون نے کہا ہم جانتے ہین اُسکو وہ بنی ہے فلسطین مین (شام مین) **باب** فی بعث العیون جاسوس روانہ کرنیکا بیان **عن** انس قال بعث عینا النبی صلے اللہ علیہ وسلم بسیسۃ عینا ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ کو جاسوس بنا کر بہیجا تاکہ دیکہے ابو سفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے **باب** فی ابن السبیل یاکل مرا لتمر ویشرب من اللبن اذا مر بہ ہر مسافر کہجور کے درختون یا دودہ والے جانورون پر گذرے تو کہجور کہالیوے اور دودہ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہو **عن** سمرۃ بن جندب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیہا صاحبہا فلیستاذنہ فان اذن لہ فلیحلب ولیشرب فان لم یکن فیہا فلیصوت ثلاثا فان اجابہ فلیستاذنہ والا فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جانورون پر گذرے تو اگر اُنکا مالک موجود ہو تو اُس سے اجازت لیکر دودہ پیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہو تو تین بار اُسکو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو اُس سے اجازت لیکر ورنہ بلا اجازت دودہ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتہہ نہ باندہے **ف** یعنی جس قدر ضرورت ہو

نی لیوے ساتھہ نہ لیوی خطابی نے کہا یہ حدیث مضطرین ہی جس کو کہانا نہ ملا اور خوف ہو ہلاکت کا۔ اور بیہقی نے
سنن مین کہا کہ حسن کی روایتین سمرہ سی ثابت نہین ہین بعضون کے نزدیک **عن** عباد بن شرحبیل قال
اصابتنی سنة فدخلت حائطا من حیطان المدینة ففرکت سنبلا فاکلت وحملت فی ثوبی
فجاء صاحبه فضربنی واخذ ثوبی فاتیت رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال له ما علمت
اذ کان جاهلا ولا اطعمت اذ کان جائعا او قال ساغبا وامره فرد علی ثوبی واعطانی وسقا او
نصف وسق من طعام **ترجمہ** عباد بن شرحبیل سی روایت ہے مجھے قحط نے ستایا مین ایک باغ مین گیا مدینے کے
بہا خوشہین سی اور ایک بالی کو ملکر مین نے کہایا اور اپنے کپڑے مین باندہا اتنے مین باغ کا مالک آیا اس نے مجھہ مارا اور
میرا کپڑا چھین لیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے باغ کے مالک سی کہا یہ جاہل تہا تو نے اس کو مسئلہ نہ سکہایا
اور بہوکا تہا تو نے اس کو نہ کہلایا آپ نے حکم کیا اس کو میرا کپڑا پہیر دیا اور ساٹھہ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھہ دیے)
یعنے اس کو مارنا کیا ضرور تہا مسئلہ بتانا چاہیے تہا کہ تو نے کہا لیا ہوتا پر باندہ لیجانا درست نہین ہے **عن** عم
ابی رافع بن عمرو الغفاری قال کنت غلاما ارمی نخل الانصار فاتی بی النبی صلے الله علیه وسلم
فقال یا غلام لم ترمی النخل قال اکل قال فلا ترمی النخل وکل مما یسقط فی اسفلها ثم مسح
راسه فقال اللهم اشبع بطنه **ترجمہ** ابی رافع کے چچا سی روایت ہے مین لڑکا تہا انصار کے کہجور کے درختون
پر ڈہیلے مارا کرتا تہا لوگ مجھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا اے لڑکے تو کیون ڈہیلے مارتا ہی درختون
پر مین نے کہا مین کہاتا ہون آپ نے فرمایا ڈہیلے مت مار کر جو کہجور گرا ہو اس کو کہا لیا کر پہر میرے سر پر ہاتھہ
پہیرا اور دعا کی۔ یا اللہ اسکا پیٹ بہر دے **باب** فیمن قال لا یحلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دونده
کے نہ دوہے **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال لا یحلبن احد ماشیة احد بغیر
اذنه ایحب احدکم ان توتی مشربته فتکسر خزانته فیتنثل طعامه فانما تخزن لهم ضروع
مواشیهم اطعمتهم فلا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سی دوسرے کے جانور کا دودہ نہ نچوڑی بے اسکی اجازت کے کیا تم مین سی کوئی اسکو
پسند کرتا ہے کہ اسکی کہڑکی مین کوئی آن کر اسکا خزانہ توڑ کر غلہ نکال لیجاوی نہین کوئی اسکو پسند نہین کرتا اسی
طرح جانورون کے تہن اون کے کہانے مین کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ نچوڑی بے اس کی اجازت کے **باب**
فی الطاعة بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عن** ابن جریج یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبد الله بن قیس بن عدی بعثه النبی صلے الله علیه وسلم فی سریة
اخبرنیه یعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس **ترجمہ** ابن جریج سی روایت ہے یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ

الآیۃ ای ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور جو تم مین صاحب حکومت ہو یہ آیت عبداللہ بن حذیفہ بن عدی کے شان مین اتری ہی جب انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر یکا سردار کرکے بھیجا خبر دی اسکی مجھکو یعلی نے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے **عن** علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیہم رجلا وامرھم ان یسمعوا لہ ویطیعوا فاجج نارا وامرھم ان یقتحموا فیھا فابی قوم ان یدخلوھا وقالوا انما فررنا من النار وارادقوم ان یدخلوھا فبلغ ذلک النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوا فیھا لم یزالوا فیھا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف

ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسکا سردار ایک شخص کو بنایا اور حکم دیا اوسکی اطاعت کرنے کو اسنے آگ سلگائی اور حکم کیا اُس لوگ مین کہ جانیکا تو بعض لوگون نے انکار کیا اس سے انہون نے کہا ہم آگ سے بھاگے ہین دوزخ سے۔ اور بعضون نے کہنا چاہا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچی آپ نے فرمایا اگر آگ مین چلے جاتے پھر اسمین ہمیشہ رہتے یعنی مرجاتے یا آخرت مین جہنم مین جلتے اور آپنے فرمایا نہین اطاعت ہی کسی کی اللہ کی نافرمانی مین بلکہ اطاعت اسکام مین چاہیئے جو دستور کے موافق ہو **ف** اور شرع کے موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو مخصص لغو ہی اسکی اطاعت کرنا ہرگز نہ چاہیئے **عن** عبداللہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ وہ راضی ہو یا ناراض جبتک واجب ہی کہ گناہ کا حکم نہو اگر گناہ کا حکم کیا جاوے تو نہ سننا چاہیئے نہ ماننا چاہیئے **ف** اگر بادشاہ اسلام کا فرض کا حکم کرے ماننا فرض ہی واجب کا کرے ماننا واجب ہے سنت کا کرے ماننا سنت ہی مستحب کا مستحب ہے **عن** عقبہ بن مالک قال بعث النبی صلے اللہ علیہ وسلم سریۃ فسلحت رجلا منھم سیفا فلما رجع قال لو رأیت ما لا منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعجزتم اذ بعثت رجلا فلم یمض لامرے ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامرے **ترجمہ** عقبہ بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بھیجی مینے انمین سے ایک شخص کو ایک تلوار دی جب وہ لوٹا تو اس نے مجھسے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسی ملامت کی ہی ہم کو..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپنے فرمایا کیا تم سے نہین ہوسکتا جب مین نے ایک شخص کو بھیجا وہ میرا حکم بجا نہین لایا تو تم اسکے بدلے اُس شخص کو مقرر کرو جو میرا حکم بجالاوے اور اسکو کمال دوجہ میرے حکم کی تعمیل کرے **باب** مایؤمر من انضمام العسکر سب لشکر کے لوگون کو ملا رہنا چاہیئے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا قال عمر کان الناس اذا نزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان فلم
ینزل بعد ذلک منزلا الا انضم بعضھم الی بعض حتی یقال لو بسط علیھم ثوب لعمھم ترجمہ
ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ حضرت کے صحابہ جب منزل میں اوترتے تو متفرق ہوکر پہاڑوں کے درروں اور نالوں میں
اوترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ تفرقہ درروں اور نالوں میں نہیں مگر شیطان کی طرف سے جو تم کو
ایکدوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہونچاوے آپ کے اس فرمانے کے بعد پھر کسی منزل میں
لوگ کہیں متفرق نہ اوترتے بلکہ بعضے بعضے سے باہم ملکر اوترتے کہ اُن کو دیکھکر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر اُن پر پھیلایا جاوے تو
البتہ سب کو ڈھانک لیوے عن انس الجھنی عن ابیہ قال غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ
کذا وکذا فضیق الناس المنازل وقطعوا الطریق فبعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا ینادی
فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جھاد لہ ترجمہ انس جہنی نے اپنے باپ سے روایت کیا
ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگوں نے ایک منزل میں
جگہہ کو تنگ کیا یعنی بعضوں نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اوروں پر جگہہ تنگ ہوگئی اور
بعضوں نے راہ زنی کی یعنے راہ لوٹی ڈکیتی کے مسافروں کو مارا اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی
کو بھیجا جو پکار آوے یہ بات جو منزل کو تنگ کرے لوگوں پر یعنے حاجت سے زیادہ جگہہ گھیر لیوے یا راہ ماری ڈکیتی کرے
تو اُس کو جہاد کا ثواب نہوگا ف جہاد وہی ہے جسمیں افسر کی اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم وستم کا خلاف شرع نہ
ہونے پاوے ورنہ وہ غارت ہے باب فی کراھیۃ تمنی لقاء العدو دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیئے عن
سالم ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ وکان کاتبا لہ قال کتب الیہ عبید اللہ بن ابی اوفی حین خرج الی
الحروریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیھا العدو قال یا ایھا
الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ تعالی العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا و
اعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللھم منزل الکتاب مجری السحاب
وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم ترجمہ سالم ابو النضر سے روایت ہے جو کاتب ہے عمر بن عبید اللہ
کے کہ عبید اللہ بن ابی اوفی نے اُن کو لکھا جب وہ خارجیوں کیطرف نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے دنوں میں
جب دشمنوں سے مقابل لڑنیکے لئے ہوئے فرمایا اے آدمیو دشمنوں سے ملنے کی آرزو نہ کرو یعنی نہ چاہو کہ کافروں سے قتال واقعہ
ہو اسلئے کہ اسمیں بلا کا طلب کرنا ہے اور یہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو پھر جب دشمنوں سے مقابلہ ہو ہی جاوے تو پھر صبر کرو اور
یہ جان لو کہ بہشت تلواروں کے سایے کے نیچے ہے یعنی بہت ہی قریب ہے پھر آپنے دعا کیا یا اللہ کتاب کے اوتارنیوالے اور
ابر کے چلانیوالے اور کافروں کی جماعت کے شکست دینے والے اُن کو شکست دے اور ہمکو کافروں پر مدد دے ف مطلب

ہے کہ خواہ مخواہ دشمن سے ٹھہرنے کی آرزو کرنا بیفائدہ ہے شاید عین وقت پر صبر نہ ہو سکے تو نیکی برباد لازم ہو بلکہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جاوے اوسوقت صبر کرے اور اللہ پر بھروسا کر کے جنگ کرے **باب** ما یدعی عند اللقاء جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جہاد میں لڑتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں **باب** فی دعاء المشرکین مشرکوں کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشرکین عند القتل فکتب الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم غارون وانعامھم تسقی علی الماء فقتل مقاتلھم وسبی سبیھم واصاب یومئذ جویریۃ بنت الحارث حدثنی بذلک عبد اللہ وکان فی ذلک الجیش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہے میں نے لکھا نافع کو پوچھتا تھا میں اوسی مشرکوں کے بلانے کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف انہوں نے لکھا کہ یہ شروع اسلام میں تھا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنی المصطلق کو (جو خذیمہ کا لقب ہے اور وہ ایک شاخ ہے قبیلہ خزاعہ سے اس غزوہ میں حضرت عائشہ کا ہار گم کیا تھا اور آیت تیمم کی اوتری تھی) اور وہ غافل تھے اُن کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے اُنمیں سے جو لڑنیوالے تھے اُنکو قتل کیا اور باقی ماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اُسی دن آپ نے پایا نافع نے کہا مجھسے یہ عبد اللہ نے بیان کیا جو اُس لشکر میں شریک تھا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ سے نکاح کر لیا ۵ھ ہجری میں اوسکا انتقال ہوا **عن** انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یغیر عند صلوۃ الصبح وکان یستمع فاذا سمع اذانا امسک والا اغار **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حملہ کیا کرتے تھے صبح کی نماز کیوقت اور سنا کرتے تھے اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہیں تو حملہ کرتے **ف** کیونکہ جب اذان کی آواز آتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان ہیں ورنہ کافر ہوتا اُنکا یقین ہو جاتا پس آپ حملہ کرتے **عن** ابن عصام المزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال اذا رایتم مسجدا وسمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا **ترجمہ** ابن عصام مزنی اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا یعنی ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد میں دیکھو یا مؤذن کو اذان کہتے سنو تو کسی کو مت قتل کرو **ف** یعنے جب تم شعار اسلام کی کوئی علامت پاؤ فعلی ہو یا قولی تو کسی کو مت قتل کرو یہاں تک کہ مومن اور کافر کی تمیز کر لو **باب** المکر فی الحرب لڑائی میں مکر کرنیکا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال الحرب خدعۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لڑائی داؤں گھات کا نام ہے **ف** یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے
شعر کارہا راست کند عاقل کامل سخن ۔ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ۔ لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب سے عہد توڑنا درست
نہیں **عن** مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد غزوۃ وری غیرھا وکان یقول الحرب
خدعۃ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں لڑائی کا ارادہ کرتے تو لوگوں سے اور کچھ
بتاتے اور فرماتے تھے لڑائی داؤں گھات کا نام ہے **باب** فی البیات رات کو چھاپہ مارنے کا بیان **عن** سلمۃ
قال امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر رضی اللہ عنہ فغزونا ناسا من المشرکین فبیتناھم
فقتلھم کان شعارنا تلک اللیلۃ امت امت قال سلمۃ فقتلت بیدی تلک اللیلۃ سبعۃ اھل ابیات من
المشرکین **ترجمہ** سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو حاکم بنا کر بھیجا تو ہم نے جہاد کیا مشرکوں
سے پھر رات کو ہم نے اوپر چھاپہ مارا اُس رات کو ہمارا شعار (پکار) یہ تھا امت امت سلمہ نے کہا اُس رات کو میں نے اپنے ہاتھ
سے سات گھر کے مشرکوں کو قتل کیا **ف** اس حدیث سے چھاپہ مارنے کا جواز معلوم ہوا اور اسی حکم میں ہے ہر طرح کا فریب
و مکر جو کفار سے کیا جاوے **باب** فی لزوم الساقۃ ساقہ کے ساتھ امام کا رہنا **عن** جابر بن عبد اللہ
حدثھم قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لھم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہا کرتے تھے ساقی میں تو ساتھ لیجاتے ضعیف کو
اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے اُن کے لیے **ف** ساقہ لشکر کے اُس لشکر کے کو کہتے ہیں جو پیچھے رہا کرتا ہے اکثر ضعیف مجروح
بیمار لوگ اسی میں رہا کرتے ہیں **باب** علی ما یقاتل المشرکون کس بات پر مشرکوں سے لڑیں **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا منعوا
منی دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ تعالی **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ گواہی دیں اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود
نہیں پھر جب کہ وہ اسکا اقرار کریں تو مجھ سے بچایا اُنہوں نے اپنے مالوں اور اپنے خونوں کو مگر بسبب اُس کے حق کے یعنی
اگر وہ کسی کا مال لیں یا خون کریں تو اُنکا مال اور خون لیا جاویگا اُس کے بدلے میں) اور حساب اُنکا اللہ پر ہوگا **عن**
انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یاکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلاتنا
فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماؤھم واموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین وعلیھم
ما علی المسلمین **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں سے لڑنے کا حکم کیا گیا ہوں جب تک کہ
گواہی دیں اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اُسی کے رسول اور بندے ہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف

منہہ کرکے نماز پڑہین اور ہمارا حلال کیا جانور کہاوین اور نماز پڑہین ہماری نماز کی طرح پہر جب وہ یہ سب کرلین تو اُن کے مال اور خون ہمارے پر حرام ہین مگر کسی حق کیوجہ سے اُن کے لیئے وہ حق ہون گے جو مسلمانون کیلیئے ہین اور اُن پر وہ حق ہون گے جو مسلمانون پر ہین **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل المشرکین فاذا قالوا لا الہ الا اللہ عصموا منی دمائہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ہوا مجھہ کو مشرکون سے لڑنیکا پہر ویسا ہی ذکر جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوا **عن** اسامۃ بن زید قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سریۃ الی الحرقات فنذروا بنا فہربوا فادرکنا رجلا فلما غشیناہ قال لا الہ الا اللہ فضربناہ حتی قتلناہ فذکرتہ للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال من لک بلا الہ الا اللہ یوم القیمۃ فقلت یا رسول اللہ انما قالہا مخافۃ السلاح قال افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم من اجل ذلک قالہا ام لا من لک بلا الہ الا اللہ فما زال یقولہا حتی وددت انی لم اسلم الا یومئذ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹی لشکر مین بہیجا ہم کو حرقات رچند قبیلونکا نام ہے ایکطرف اُنہون نے ہماری خبر سن لی اور بہاگ گئے ایک آدمی کو اُنمین سے ہم نے پالیا جب ہمنے اُس کو پکڑ لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ مگر ہم نے اُسکو مارا یہان تک کہ مار ڈالا پہر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے کہا کون تیری مدد کریگا قیامت کے روز لا الہ الا اللہ کے سامنے یعنی لا الہ الا اللہ اُسکی حجت ہوگی اور تیرا جواب کچہہ نہوگا مین نے کہا یا رسول اللہ اُس نے ہتہیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ کہدیا آپ نے فرمایا کیا تو نے اسکا دل چیر کر دیکہا کہ تجہہ پہ معلوم ہوگیا اُس نے ہتہیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ کہا یا نہین کون تیری مدد کریگا لا الہ الا اللہ کے سامنے قیامت کے روز پہر آپ یہی فرماتے جاتے تہے یہان تک کہ مین نے آرزو کی کاش مین آج ہی مسلمان ہوا ہوتا تو اس گناہ سے محفوظ رہتا کیونکہ اسلام کفر کے گناہون کو مٹا دیتا ہے **عن** المقداد بن الاسود انہ اخبرہ انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فقاتلنی فضرب احدی یدی بالسیف ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ افاقتلہ یا رسول اللہ بعد ان قالہا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فقلت یا رسول اللہ انہ قطع یدی ثم قال ذلک بعد ما قطعہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانت بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال **ترجمہ** مقداد بن الاسود سے روایت ہے اونہون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کافر سے مین ملون وہ مجہہ سے لڑے اور میرا ایک ہاتہہ کاٹ ڈالے تلوار سے بعد اوس کے چہپ جاوے درخت کی آڑ مین اور کہے مین اسلام لایا خدا کے واسطے کیا مین اُس کو قتل کرون یہ کہنے کے بعد آپ نے فرمایا نہین مت قتل کر اوس کو اگر تو اُس کو قتل کریگا تو وہ تیرے مثل ہوجاویگا قتل سے پہلے یعنے معصوم الدم ہوجاویگا اور تو اوس کے قصاص مین قتل

کے لایق ہوگا اور تو اُس کی مثل ہوجاویگا جب تک اُس نے یہ کلمہ نہ کہا تہا یعنے اسلام کا اقرار نہ کیا تہا تو وہ
کافر حلال الدم تہا اسی طرح تو اُس کے خون کرنے سے حلال الدم ہوجاویگا اور تیرا مارنا اُس کے بدلے
مین مباح ہوجاویگا **ف** اگرچہ اسلام اور کفر مین اللہ کے نزدیک خلوص قلبی معتبر ہے پر لوگون کے
نزدیک ظاہر مین زبان کا اقرار اور انکار معتبر ہے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے لوگون کے نزدیک
مسلمان شمار کیا جاویگا اگرچہ اُس کے دل مین کچہہ ہی بہرا ہو **عن** جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول
اللہ علیہ وسلم سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس منهم بالسجود فاسرع فیهم القتل
قال بلغ ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرلهم بنصف العقل وقال انا بریٔ من کل
مسلم یقیم بین اظهر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا ترایا نارا هما **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر قبیلہ خثعم کیطرف بہیجا چند لوگون نے اُن مین سے
(جو مسلمان ہوچکے تہے لیکن اوہنی کافرون کے ساتہہ رہتے تہے) سجدہ کرکے بچنا چاہا لوگون نے اُن کو مار
ڈالا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپ نے اُن کے وارثون کو نصف دیت دلائی (آدہی
دیت کافرون کے یہان رہنے سے ساقط ہوگئی) اور آپ نے فرمایا مین جدا ہون اُس مسلمان سے جو کافرون کی
بیچ مین رہے لوگون نے کہا کیون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسواسطے کہ اسلام کی آگ اور کفر کی آگ ایک ساتہہ
نہین رہسکتین **باب** فی التولی یوم الزحف کافرون کے مقابلے سے بہاگنا **عن** ابن عباس قال
نزلت ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین فشق ذلك علی المسلمین حین
فرض اللہ علیهم ان لا یفر واحد من عشرة ثم انه جاء تخفیف فقال الآن خفف اللہ
عنکم فرا ابو توبة الی قوله یغلبوا مائتین قال فلما خفف اللہ تعالی عنهم من العلاوة
نقص من الصبر بقدر ما خفف عنهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اُتری اگر تم مین سے
بیس آدمی صبر کرنیوالے ہون تو دوسو کافرون پر غالب ہون مسلمانون پر بہت شاق گزرا اللہ کا یہ حکم کہ ایک آدمی دس
کے مقابلے سے نہ بہاگے پہر تخفیف ہوئی اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا اب اللہ نے تخفیف کی تمہارے اوپر اور جانا کہ تم مین
ضعیف ہی اگر سو آدمی تم مین سے ہون تو دوسو پر غالب ہون اور جو ہزار ہون تو دو ہزار پر غالب ہون راوی نے
کہا جب اللہ نے تخفیف کی تعداد مین تو اوسی قدر صبر مین کمی ہوگئی کیونکہ پہلا صبر اس صبر سے پانچ گنا زیادہ
تہا جب ایک کا دس سے مقابلہ تہا اور اب ایک کا دو سے رہ گیا **عن** عبد اللہ بن عمر حدثه انه کان فی
سریة من سرایا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فحاص الناس حیصة فکنت فیمن حاص
قال فلما برزنا قلنا کیف نصنع وقد فررنا من الزحف وبؤنا بالغضب فقلنا ندخل

المدینۃ فنثبت فیھا ونذھب ولا یرانا احد قال فدخلنا فقلنا لو عرضنا انفسنا
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان کانت لنا توبۃ اقمنا وان کان غیر ذلک
ذھبنا قال فجلسنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل صلوٰۃ الفجر فلما خرج
قمنا الیہ فقلنا نحن الفرارون فاقبل الینا فقال لا بل انتم العکارون قال فدنونا
فقبلنا یدہ فقال انا فئۃ المسلمین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لشکرون مین سے ایک لشکر مین وہ تہے اُنہون نے کہا ہاگ نکلے رکفار کے مقابلے سے ہین ہی اُن
لوگون مین تہا جو ہاگ نکلے جب پہر ہم لوگ تہے تو ہم نے صلاح کی اب کیا کرین ہم کافرون کے
مقابلے سے ہاگے اور اللہ کے غصے کے لائق ٹہرے پہر ہم نے کہا چلو مدینے مین چلین - اور وہان ٹہرے
رہین دوسری بار جب جہاد ہو تو چل نکلین اور ہمکو کوئی دیکہنے نہ پاوے خیر ہم مدینے گئے - وہان
ہمنے کہا کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلین اور اپنے تئین آپ کے سامنے پیش کرین اگر ہمارے
توبہ قبول ہو تو ہم ٹہرے رہین اور اگر کچہہ اور ہو تو چلدین - یہان تک کہ ہم گئے اور بیٹہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا انتظار کرتے ہوئے فجر کی نماز سے پہلے جب آپ نکلے تو ہم کہڑے ہو گئے اور آپ پاس جاکر عرض کیا یا
رسول اللہ ہم بہگوڑے لوگ ہین آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہین تم پہر لڑائی مین آنیوالے ہو
عبد اللہ نے کہا یہ سنکر ہم خوش ہو گئے اور آپ کے نزدیک گئے اور آپ کا ہاتہہ چوما آپ نے فرمایا مین
مسلمانون کے پناہ کی جگہہ ہون **ف** یعنے اُن کا ملجا اور منجا ہون میرے سوا اور مسلمان کہان جاوین گے
خواہ مقصور کہون یا کچہہ **عن** ابی سعید قال نزلت فی یوم بدر ومن یولھم یومئذ دبرہ
ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے یہ آیت ومن یولھم یومئذ دبرہ جو شخص اپنی پیٹہہ موڑے لڑائی
سے اُس پر اللہ کا غضب ہوا بدر کے دن اوتری **تمام ہوا** پارہ سولہوان سنن ابی داؤد کے
تیس پارون مین سے اور پورا ہوا ربع ثانی اور
نصف اول از کتاب مستطاب کالا اللہ جل شانہ
اسی طرح نصف ثانی کو بہی کامل کرے آمین

تم الجزء السادس عشر ویتلوہ الجزء السابع عشر ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۶۰۱	جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا۔
//	جہاد کرنیوالونکی عورتونکے ساتھہ کیا معاملہ کرنا چاہیے
//	جن مجاہدون کو مال غنیمت نہ ملے۔
۶۰۲	جہاد میں نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی کا ثواب۔
//	جو شخص جہاد کو نکل کر مرجاوے۔
//	دشمن کے مقابلہ میں مورچہ بندی کرنا۔
//	خدا کی راہ میں چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے۔
۶۰۴	جہاد نہ کرنے کی مذمت۔
//	سب آدمیونکا جہاد کے لئے نکلنا منسوخ ہوگیا۔
۶۰۵	اگر کسیکو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے۔
۶۰۶	مجاہدین کیخدمت بھی جہاد ہے
//	یہ جو اللہ نے فرمایا ہے تم اپنے ہاتھونکو ہلاکت میں نہ کرو کیا معنے ہیں
۶۰۷	تیر مارنے کا بیان
۶۰۹	شہادت کی فضیلت کا بیان۔
۶۱۰	شہید کی شفاعت کا بیان۔
۶۱۱	شہید کی قبر پر نورد کہائی دینے کا بیان۔
//	مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان۔
۶۱۲	کوئی شخص اپنے ساتھہ جہاد میں خدمت کیلئے کسیکو اجرت پر لیجاوے
//	کوئی شخص بغیر مرضی والدین کے جہاد کرے
۶۱۳	عورتیں جہاد میں جاسکتی ہیں۔
//	ظالم حاکمون کیساتھہ جہاد کرنا درست ہے۔

صفحہ	باب
۶۱۴	ایک آدمی دوسرے کی سواری پر جہاد کرے۔
//	کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کیواسطے۔
۶۱۵	آدمی اپنی جان خدا کے واسطے بیچڈالے۔
//	جو شخص مسلمان ہو اور اسی وقت مارا جاوے خدا کی راہ میں۔
۶۱۶	جو شخص اپنے ہتھیار سے آپ مرجاوے۔
//	جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا۔
۶۱۷	جو شخص اللہ سے شہادت مانگے۔
//	گھوڑی کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا۔
۶۱۸	کون سے قسم کا گھوڑا بہتر ہے۔
//	جو گھوڑے منحوس ہیں اُن کا بیان۔
۶۱۹	جانورونکی خدمت اور خبرگیری اچھی طرح چاہیئے۔
۶۲۰	جانورون کے گلے میں تانت کے گنڈے ڈالنا۔
//	جانورون کے گلے میں گھنٹی لٹکانے کا بیان۔
۶۲۱	جلالہ جو جانور گوہ کہاوے اُسپر سواری کی ممانعت۔
//	آدمی اپنے جانور کا نام رکھے۔
//	کوچ کیوقت مجاہدین کو یون پکارنا چاہیے اے اللہ کے لوگو سوار ہوجاؤ۔
//	جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت۔
//	چوپایہ جانور کو لڑانے کی ممانعت۔
۶۲۲	جانورون کو داغ دینا۔
//	گدہونکا چڑہانا گھوڑیون پر کیسا ہے۔

صفحہ	باب
۶۲۲	تین آدمیوں کا ایک ہی جانور پر چڑھنا
۶۲۳	جانور پر بیکار بیٹھے رہنے کی ممانعت
//	کوتل اونٹوں کا بیان
//	جلدی چلنے کا بیان
۶۲۴	جو جانور کا مالک ہو وہ آگے بیٹھنے کا حق دار ہے۔
//	جانوروں کے کونچ کاٹ ڈالنا لڑائی میں۔
//	آگے بڑھنے کی شرط کا بیان۔
۶۲۵	پانوں پانوں دوڑنے کا بیان۔
//	گھوڑ دوڑ میں محلل کا شریک ہو جانا۔
۶۲۶	گھوڑ دوڑ میں کسیکو اپنے گھوڑی کے پیچھے رکھنا۔
//	تلوار پر چاندی لگانا۔
//	تیر لیکر مسجد میں جانے کا بیان۔
۶۲۷	ننگی تلوار دینے کی ممانعت۔
//	نلے اوپر انگلیاں رکھکر کسی چیز کو کاٹنا۔
//	کس زرہ میں پہننے کا بیان۔
//	جھنڈی اور نشان کا بیان۔
۶۲۸	ضعیف بیکس آدمیوں کے وسیلہ سے مدد مانگنا۔
//	پرول کو پکار کر کہنے کا بیان۔
//	سفر کیوقت آدمی کیا دعا پڑھے۔
۶۲۹	رخصت کرنے وقت کیا کہے۔
//	سواری پر چڑھنے وقت کیا کہے۔
۶۳۰	جب آدمی منزل میں اترے تو کیا کہے۔
//	شروع رات میں چلنے کی ممانعت۔
//	کسدن سفر کرنا بہتر ہے۔

صفحہ	باب
۶۳۱	سفر کو صبح کیوقت نکلنا بہتر ہے۔
//	تنہا سفر کرنیکی ممانعت۔
//	جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو امیر کر لیں۔
//	کلام اللہ کو دار الحرب میں لیجانا۔
۶۳۲	لشکر اور رفقا اور سرایا کے تعداد کا بیان کہ کس قدر تعداد بہتر ہے۔
//	مشرکوں کو اسلام کی دعوت کرنا۔
۶۳۴	دشمنوں کی زراعت اور اشجار کو جلانا۔
//	جاسوس کو بھیجنے کا بیان۔
//	جب مسافر کو کھجور کے درخت یا دودھ والے جانور پر گزرے تو کھجور کھالیوے اور دودھ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو
۶۳۵	بعضوں کے نزدیک بلا اجازت دودھ نہ پیوے۔
//	بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان۔
۶۳۶	سب لشکر کے لوگوں کو ملا رہنا چاہیئے۔
۶۳۷	دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے۔
۶۳۸	جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا کہے۔
//	مشرکوں کو لڑائی کیوقت اسلام کی طرف بلانا۔
//	لڑائی میں مکر کرنے کا بیان۔
۶۳۹	رات کو چھاپہ مارنے کا بیان۔
//	ساقہ کے ساتھ امام کا رہنا۔
//	کس بات پر مشرکوں سے لڑیں۔
۶۴۱	کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا۔

تمت

حصار یعنی حصوں پارے یعنے صحیح بخاری و صحیح مسلم و ابوداؤد و مسند امام احمد و جزری ہو چکا ہے۔ بدون اجازت مالکان مطبع صدیقی لاہور کسکو کوئی چھاپنے
مالکان مطبع صدیقی لاہور